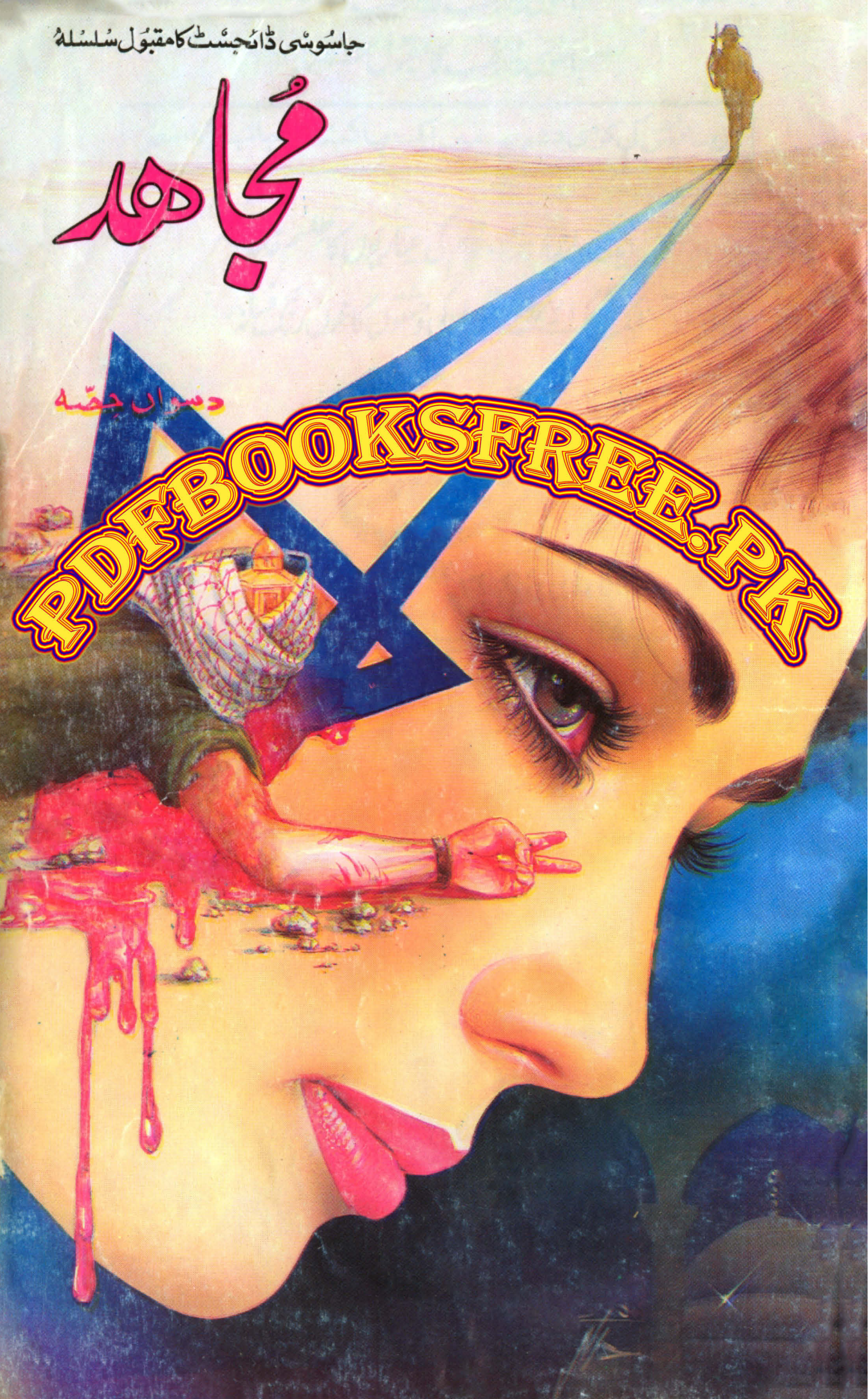
جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ
مجاھد
دسواں حصہ
PDFBOOKSFREE.PK

جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ

آزمائش کی کڑی دھوپ میں ایک پاکستانی جانباز کا سفر

ایک راندۂ درگاہ قوم کی عیاریوں کا طلسم خانہ
ایک ٹھکرائے ہوئے قبیلے کی وحشتوں کا خوں رنگ فسانہ

مجاہد

2270 Phone : 6194
Shaheen Librar
SAHIWAL,

علی یار خان

دسواں حصہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

2270 Phone: 61040
Shaheen Library
SAHIWAL

مقبول ترین سلسلہ

[illegible]

"سونیا رہا ہو سکتی ہے" سلویٰ نے کہا "اور تمہیں اس کے لئے کوئی قربانی بھی نہیں دینی پڑے گی بس میری ایک معمولی سی فرمائش پوری کرنی پڑے گی۔"

مجھے اندازہ تھا کہ وہ کس قسم کی فرمائش کر سکتی ہے لیکن پھر بھی میں نے اس سے پوچھ لینا ضروری سمجھا "مجھے جلدی سے بتاؤ سلویٰ تاکہ میں تمہاری فرمائش پوری کر کے جلد از جلد اسے رہا کرا سکوں" میں نے بے تابی کا مظاہرہ کیا۔

سلویٰ کے ہونٹوں پر ایک پُر ہوس مسکراہٹ پھیل گئی۔ "مجھے صرف ایک بار سیراب کر دو اور اس کے بعد مجھ سے مستقل تعلقات قائم رکھنے کا وعدہ کر لو' میں اسے چٹکی بجاتے میں رہا کرا دوں گی۔"

"تو پھر اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے" میں نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ میں اسی طرح اسے لے کر اس کمرے تک پہنچ گیا جہاں عدنان کو بند کر کے گیا تھا۔ کمرے کے دروازے پر رک کر میں نے چابی نکالی اور دروازہ غیر مقفل کر کے کھول دیا۔ سلویٰ کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تیرنے لگے تھے لیکن کمرے کا اندرونی منظر دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گئی۔ اس نے عدنان کو دیکھ لیا تھا اور یہ بات فوراً ہی اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہے... وہ کچھ کہنے کے لئے میری طرف مڑی مگر اس کی بات سننے سے قبل ہی میں نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر اسے دھکا دیا اور وہ کمرے کے فرش پر جا گری۔ اس کے منہ سے مغلظات کا طوفان پھوٹ نکلا۔

میں اس کی مغلظات سے بے پروا کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ عدنان بے بسی سے کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔

"سلویٰ نے اعتراف کر لیا ہے کہ سونیا کو تم نے ہی اغوا کرایا ہے" میں نے عدنان کو گھورتے ہوئے کہا اور وہ غصیلی نظروں سے سلویٰ کو دیکھنے لگا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے" سلویٰ چیخی "اس کی باتوں میں مت آنا۔ اس نے مجھے بھی دھوکا دینے کی کوشش کی تھی مگر میں اس کی باتوں میں نہیں آئی۔"

میرے ہونٹوں پر ایک سفاک مسکراہٹ ابھر آئی "یہ بات ثابت ہو چکی ہے عدنان کہ سونیا کو تم نے ہی اغوا کرایا ہے۔ اب بھی تمہاری بچت کی ایک صورت ہے۔ سیدھی طرح بتا دو کہ سونیا کہاں ہے؟"

"اس کا پتا بتانے کے بعد میری زندگی کی کوئی ضمانت نہیں رہے گی" عدنان نے کہا۔

"تم بہت گھٹیا بات کر رہے ہو عدنان" میں نے نفرت سے کہا "جس طرح میں نے سلویٰ سے یہ بات اگلوائی ہے کہ سونیا کے اغوا کی ذمے داری تم پر ہے اسی طرح میں کسی اور ذریعے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سونیا تک بھی پہنچ سکتا ہوں۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اس کے بل پر تم مجھ سے سودے بازی کر سکو گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ اس طرح تم اپنی موت کو یقینی بنالو گے۔"

"وہ تمہاری بیوی ہے اور جہاں بھی ہے آرام سے ہے۔ جب تم مجھے چھوڑ دو گے تو میں بھی اسے رہا کر دوں گا۔ اگر تم مجھے مار دو گے تو اس کی زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ تم مجھ جیسے غیر متعلق آدمی کی خاطر اپنی بیوی کی جان کا خطرہ مول لینا ہرگز پسند نہیں کرو گے۔"

"تم کس کے چکر میں آ رہے ہو عدنان!" سلوی پھر چیخی۔ "اس نے جھوٹ بولا تھا۔ سونیا اس کی بیوی نہیں ہے۔"

"سن لیا تم نے؟" میں نے عدنان کو گھورتے ہوئے کہا "میں نے جھوٹ بولا تھا کہ ہم نے شادی کر لی ہے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے؟"

کچھ دیر تک تو عدنان سکتے کی سی کیفیت میں رہا پھر سنبھل کر بولا "اگر تم نے اس سے شادی نہیں کی ہے تو اس کے لئے کیوں اتنے لمبے چکر میں پڑ رہے ہو؟"

"میں تو خیر بے وقوف آدمی ہوں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "لیکن تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم کیوں سلوی کے چکر میں آ گئے؟" عدنان بغلیں جھانکنے لگا۔ اس کے پاس میری بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔

"اور میں کسی چکر میں نہیں پھنسا ہوں عدنان! میں تو پہلے کی طرح آزاد ہوں۔ چکر میں تو تم پھنسے ہو۔"

اس بار بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے پاس کہنے کے لئے کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

"اور تم نے دیکھ لیا سلوی! یہ ہے تمہارا سب سے بڑا حمایتی"... میں نے عدنان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اس کا حشر دیکھو اور عبرت پکڑو۔ بلکہ اس سے بڑا کوئی اور حمایتی ہے تو بتاؤ۔"

سلوی نے مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کی مگر میرے ایک ہی تھپڑ نے اس کے پیر اکھاڑ دیئے اور وہ اچھل کر بیڈ پر جا پڑی۔ اس کے ہونٹوں سے خون کی ایک پتلی سے لکیر بہہ رہی تھی۔

"تم بے غیرت ہو۔ نامرد ہو۔ ایک عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم نہیں آئی" اس نے ہذیانی انداز میں کہا اور بے تحاشہ رونے لگی۔ مجھے اس پر ذرا بھی ترس نہیں آیا۔ کچھ ہی دیر پہلے تو وہ سونیا کا چہرہ بگاڑنے کی باتیں کر رہی تھی۔ اس کی رہائی کے عوض مجھے بلیک میل کر کے اپنے سفلی جذبات کی تسکین کی خواہش مند تھی۔ مجھے اس پر کس طرح ترس آ سکتا تھا۔

"جو عورت اپنی حدود بھول جائے اسے حدود میں لانا مرد کا ہی فرض ہوتا ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "ویسے یہاں تمہارا ایک آشنا بھی موجود ہے۔ تمہیں پٹتے دیکھ کر اسے غیرت کیوں نہیں آئی؟"

جواب میں سلوی نے عدنان کو بھی بے شمار مغلظات سے نواز کر رکھ دیا۔ عدنان کسی مجرم کی طرح نگاہیں جھکائے کھڑا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ مجھ سے الجھنے کا کیا انجام ہو سکتا ہے۔

"اور اب تمہارا نمبر ہے عدنان" میں نے جیب سے پستول نکالتے ہوئے کہا "میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اگر تم نے سونیا کے بارے میں زبان نہ کھولی تو میں تمہارے بھیجے میں گولی اتار دوں گا۔"

میرے لہجے کی سفاکی نے عدنان کو لرزا کر رکھ دیا۔ یہ حقیقت تھی کہ اگر اس نے اس موقع پر زبان نہ کھولی ہوتی تو میں واقعی اسے گولی مار دیتا۔ میں نے اس کی آنکھوں میں شدید ذہنی کش مکش کے تاثرات دیکھ لئے تھے۔ اس کے انداز سے میں نے یہ بھی بھانپ لیا تھا کہ وہ سلوی کے سامنے بات کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ یہ بات خاصی عجیب تھی مگر مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ سلوی کے سامنے زبان کھولنے سے کیوں گریزاں ہے۔ مجھے تو صرف اس کی زبان کھولنے سے دلچسپی تھی، ...میں تو جلد از جلد حقیقت جان لینے کے چکر میں تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم تشدد کے بغیر نہیں مانو گے" دفعتاً میں نے کہا "چلو کمرے سے نکلو میں تمہیں ابھی سیدھا کئے دیتا ہوں"... میں نے پستول سے اسے چلنے کا اشارہ کیا۔

سلوی نے بھی ہمارے ساتھ نکلنے کی کوشش کی تھی مگر میں نے بڑی بے دردی سے اسے اندر دھکیل کر باہر سے دروازہ لاک کر دیا اور عدنان کو لے کر ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

"بیٹھ جاؤ" میں اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گیا "میں نے محسوس کیا تھا کہ تم سلوی کے سامنے بات کرنے سے ہچکچا رہے ہو۔ اس لئے تمہیں وہاں سے ہٹا لایا ہوں لیکن میں اپنے اس فیصلے پر اب بھی قائم ہوں کہ اگر تم نے مجھے حقائق سے آگاہ نہ کیا تو میں تمہاری چھٹی کر کے خود ہی سونیا کو تلاش کر لوں گا۔"

"مجھے اندازہ ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر عمل بھی کر سکتے ہو" عدنان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "اور اپنی جان کسے پیاری نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ..." وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا۔

"رکو مت، بولتے رہو" میں نے کہا "ابھی تم نے عقلمندی کی باتیں کرنا شروع کی ہی تھیں کہ پھر خاموش ہو گئے۔"

"میں دو طرفہ مصیبت میں پھنس گیا ہوں" اس نے مضطربانہ لہجے میں کہا "زبان نہیں کھولی تو تم مار دو گے اور اگر زبان کھولی تو..." وہ ایک بار پھر چپ ہو گیا۔

"بولتے بولتے رک کیوں جاتے ہو؟" میں نے جھنجلا کر کہا۔ "کہیں میں تمہاری اس حرکت پر ہی تمہیں شوٹ نہ کر بیٹھوں"

"مجھے مرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ موت اب میرا

مقدر بن چکی ہے" اس کا لہجہ واقعی اس شخص کا سا لہجہ تھا جسے اپنی موت کا یقین ہو چکا ہو۔ چند ہی لمحوں کے اندر اندر وہ برسوں کا بیمار نظر آنے لگا تھا۔ وہ اداکاری نہیں کر رہا تھا۔ وہ اداکاری ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کی حالت میں میرے دیکھتے ہی دیکھتے بہت بڑا تغیر رونما ہوا تھا۔

"کیا تمہیں مجھ پر رحم نہیں آتا؟ کیا تم مجھے زندگی کی بخشش نہیں دے سکتے؟" اس نے میرے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔ "میں تمہیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کا واسطہ دیتا ہوں۔ انہیں ابھی میری ضرورت ہے۔ تم تو ایک رحم دل آدمی ہو۔ میرے معصوم بچوں کا کیا قصور ہے۔ تم کیوں انہیں باپ کے سائے سے محروم کرنا چاہتے ہو" اس کا انداز در حقیقت کسی ایسے شخص کا سا انداز تھا جسے اپنی زندگی کی ذرا سی بھی امید باقی نہ رہ گئی ہو۔

"ہوش میں آؤ عدنان" میں نے بلند آواز میں کہا "تمہاری اپنی گردن پر بہت سے بے گناہوں کا خون ہے۔ آج میرے سامنے اس طرح سے ہاتھ جوڑ کر گڑگڑاتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی؟"

"تم نہیں سمجھو گے" اس نے بڑی مایوسی سے کہا "بات اس طرح تمہاری سمجھ میں آ بھی نہیں سکے گی۔ میں نے تمہیں بتا دیا تب بھی تم یقین نہیں کرو گے۔"

"یقین کرنا یا نہ کرنا میرا کام ہے" میں نے بھنا کر کہا۔ "تمہارا کام صرف یہ ہے کہ مجھے حقائق سے آگاہ کر دو۔"

"میرے خدا! میں ایک بہت بڑا راز ظاہر کرنے جا رہا ہوں۔ ...پورے ملک میں چند ہی ایسے افراد ہیں جو اس راز سے واقف ہیں۔ یہ راز ظاہر کرنے کے بعد میری زندگی کی ضمانت ختم ہو جائے گی۔"

میرا جی چاہا کہ اس کی کھوپڑی میں گولی اتار دوں مگر اس کی حالت اس قدر تباہ تھی کہ مجھے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ یقیناً کوئی بہت بڑی بات تھی جو اس کی زبان سے ادا نہیں ہو پا رہی تھی۔ اس کی سفاکی اور بے رحمی سے واقف ہونے کے باوجود مجھے اس پر رحم آ رہا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کو زبان کھولنے پر کس طرح آمادہ کروں۔ آمادہ تو وہ تھا مگر ڈر رہا تھا۔ آخر اسے کس بات کا خوف تھا؟ میری سمجھ میں نہ آ سکا۔

"سنو! تمہیں مجھ سے اتنی دلچسپی ہرگز نہیں ہو سکتی کہ میری جان بچانے کی خاطر تم اپنا مشن ترک کر دو لیکن میں صرف اس توقع پر تمہیں اس راز سے آگاہ کر رہا ہوں کہ تم بہت با صلاحیت ہو۔ شاید میری جان کی قیمت پر تم اس فتنے کی بیخ کنی کر سکو جس کا نام عدنان عباسی ہے۔"

میرے اعصاب جھنجنا اٹھے اور میں بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا "یہ کیا بکواس ہے؟" میرے منہ سے بے اختیار نکلا "کیا تم عدنان عباسی نہیں ہو؟"

وہ بے جان سے انداز میں مسکرایا "میں نے کہا تھا نا کہ بات اس قدر ناقابل یقین ہے کہ میرے بتانے کے باوجود تم اس پر یقین نہیں کرو گے۔"

میں پلکیں جھپکائے بغیر اسے گھور رہا تھا "تم مجھ سے کئی جھوٹ بول چکے ہو۔ مجھے کئی بار دھوکا دینے کی کوشش کر چکے ہو۔ تمہاری اس بات پر یقین کرنا میرے لئے واقعی ناممکن ہے۔"

"اپنی جان بچانے کی خاطر مجھے اپنی زندگی کا سب سے بڑا جوا کھیلنے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ تم یقین کرو یا نہ کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔"

"اس بے ہودہ بات پر میں کیسے یقین کر لوں کہ تم عدنان عباسی نہیں ہو۔" میں نے خشک لہجے میں کہا۔

"کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں کو یہ بات معلوم ہے وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتے۔ میں نے اپنی زندگی بہت مختصر کر لی ہے۔"

اس کے انداز سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن اس پر یقین کرنا بہت مشکل تھا۔

"اگر تم عدنان عباسی نہیں ہو تو پھر عدنان عباسی کون ہے؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں اس کا ہم شکل ہوں۔ وہ خود تو زیادہ تر بغداد میں رہتا ہے۔ بصرہ شاذ و نادر ہی آتا ہے۔"

"کیا تمہیں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ دو افراد کے درمیان اتنی مشابہت یا تو جڑواں بھائیوں میں ہوتی ہے یا پھر کہانیوں اور فلموں میں دکھائی دیتی ہے؟"

"میں پیدائشی طور پر اس کا ہم شکل نہیں ہوں۔ میرے چہرے پر پلاسٹک سرجری کی گئی ہے۔"

"اگر یہ جھوٹ ہے تو اس کا سہارا لے کر تم زیادہ عرصے تک اپنی جان بچائے رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ میں جلد ہی حقیقت کا سراغ لگا لوں گا۔" میں نے اسے دھمکی دی۔

"تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر یہ سچ ہوا تو میرا کیا انجام ہو گا؟" اس نے تلخی سے کہا "تمہیں یہ سوچنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ تمہارا الو تو سیدھا ہو گیا۔"

اس نے مجھے مخمصے میں پھنسا دیا تھا۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کس ڈھب سے گفتگو کروں۔

"تم نے مجھے اس سے بھی زیادہ کوئی انہونی بات سنائی ہوتی تب بھی میں اس کی تصدیق کئے بغیر کوئی فیصلہ نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتا۔"

"میرے بیان کی تفتیش کرو گے تو عدنان عباسی کو ضرور علم ہو جائے گا اور یہ بہت واضح ہوگا کہ تم نے مجھ سے ہی معلومات حاصل کی ہیں۔"

"اگر یہ ثابت ہو گیا کہ تم نے مجھ سے تعاون کیا ہے تو میں بھول جاؤں گا کہ تم نے جان بچانے کے لئے مجھ سے تعاون کیا تھا۔ جس حد تک بھی میرے بس میں ہوگا میں تمہاری حفاظت کروں گا۔"

"عدنان عباسی کو اب تک میرے اغوا کا علم ہو چکا ہوگا۔ مجھے تو اسی بات پر حیرت ہے کہ اس نے مجھے چھڑانے کی اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں کی؟"

"کیا میں یہ سمجھوں کہ تم نے اپنے آدمیوں کو کوئی اشارہ کر دیا تھا؟" میں نے اسے گھورا۔

"ہرگز نہیں..... لیکن باس میں نہیں ہوں۔ میں تو خود کسی اور کو جواب دہ ہوں اور تم کیا سمجھتے ہو' میں نے جو کچھ کیا اپنی مرضی سے کیا' نہیں' میں نے جو کچھ بھی کیا عدنان کی ہدایت پر کیا۔ یہ اسی کی خواہش تھی کہ تمہیں اس کے لئے کام کرنے پر آمادہ کیا جائے اور اس کے لئے تمہیں کسی بھی معاوضے پر رضامند کر لیا جائے۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں نے سونیا کو چھوڑ دیا ہے تو اس نے میرے اس اقدام کو سراہا۔"

"کوٹھی میں گھسنے سے تمہاری خواب گاہ تک پہنچنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ اتنی جلدی تم نے ہدایات کس طرح لے لیں؟"

"فون پر میرا اس سے مستقل رابطہ تھا۔ سلوی خواب گاہ میں سونیا کے پاس موجود تھی اور میں عدنان عباسی کو ایک ایک لمحے کا آنکھوں دیکھا حال سنا رہا تھا۔ اس کے جرائم کی فہرست سن کر تمہارا خون کھول اٹھے گا مگر جب میں نے اسے یہ اطلاع دی کہ کوئی شخص کوٹھی میں گھسا ہے تو وہ بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خواب گاہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کی جاں بخشی کر دی جائے۔ اسے ایسے جرأت مند لوگوں کی ضرورت ہے جو اس کے لئے کارہائے نمایاں انجام دے سکیں۔"

"سلوی کے اور اس کے درمیان کس قسم کا تعلق ہے؟"... میں نے پوچھا۔

"کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ تعلق تو صرف میرے اور سلوی کے درمیان ہے وہ تو یہی سمجھتی ہے کہ اس کا تعلق عدنان عباسی سے ہے۔"

"گویا تمہیں اتنا اختیار ہے کہ عدنان عباسی کے علم میں لائے بغیر اس قسم کے اقدامات کر سکو؟"

"سونیا کا اغوا ذاتی معاملہ تھا اور اس میں تنظیم کے ملوث ہونے کا امکان نہیں تھا اس لئے سلوی کی فرمائش پر میں نے یہ قدم اٹھا لیا۔"

"لیکن اس میں تنظیم ملوث ہو ہی گئی۔" میں نے کہا۔ "سونیا کے بارے میں تم نے عدنان کو کیا بتایا تھا؟"

"حقیقت حال ہی بتائی تھی۔ وہ میرے اور سلوی کے تعلقات سے واقف ہے بلکہ میرے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ اس معاملے میں سونیا بے قصور ہے۔" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "اور وہ تمہاری ہی وجہ سے مشکل میں پھنسی ہے؟"

اس نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا "مجھے تو سلوی نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق...!"

"قصور سونیا کا ہی ہے۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "یہی کہنا چاہتے ہو نا؟"

"ہاں" عدنان جھجک گیا "سلوی کے بیان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سونیا نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی۔"

"تم نے سلوی کے بیان کی تصدیق کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی۔" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا "میری نظر میں تمہارا یہی ایک جرم تمہیں سزا دینے کے لئے بہت کافی ہے۔"

"تصدیق تو تم نے بھی نہیں کی۔" اس نے ترکی بہ ترکی کہا "ممکن ہے سونیا نے ہی غلط بیانی کی ہو۔"

"ہوش میں رہ کر گفتگو کرو۔ میں تصدیق کئے بغیر کوئی بڑا قدم نہیں اٹھاتا... اور اب مجھے جلدی جلدی اپنے بارے میں آگاہ کر ڈالو۔"

"میرا اصل نام تمکین ہے۔" اس نے کہا اور میں چونک پڑا مگر وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا "عدنان سے میرے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ ہم دونوں ہی چھوٹے موٹے جرائم کے ذریعے گزر بسر کیا کرتے تھے' پھر حالات نے پلٹا کھایا اور عدنان کو آگے بڑھنے کا موقع مل گیا۔ وہ حکمران پارٹی میں شامل ہو گیا تھا اور ان کے لئے کئی کارنامے کر کے ان کے درمیان اپنی ایک پوزیشن بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کے دشمنوں کی تعداد بڑھنے لگی تھی۔ اسی موقعے پر عدنان نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور مجھے آفر کی کہ میں پلاسٹک سرجری کرا کے اس کا ہم شکل بن جاؤں تاکہ وہ سکون سے اپنا کام کر سکے۔ ان دنوں میری نئی نئی شادی ہوئی تھی اور میرے حالات بہت خراب تھے۔

اس کام کے عوض وہ مجھے جتنی رقم کی پیشکش کر رہا تھا وہ میرے لئے ایسی نہیں تھی کہ میں اسے نظر انداز کرتا۔ میں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا۔ وہ فوراً ہی تیار ہو گئی۔ بس ایک رازداری کی شرط تھی۔ میں نے سوچا یہ شرط پوری کرنا کیا مشکل ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس راہ میں آگے چل کر میرا کیا حشر ہونے والا ہے' اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں نے اس کی پیشکش رد کر دی ہوتی۔ بہرحال میں نے سرجری کرائی اور اس کی جگہ لے لی۔ اس وقت عدنان کے یہ ٹھاٹ باٹ نہیں تھے۔ مجھ پر کئی بار قاتلانہ حملے ہوئے مگر میں کسی نہ کسی طرح بچتا رہا۔ اس کے بعد عدنان کی مزید ترقی کا دور شروع ہوا۔ اس کے ساتھ میری ترقی بھی شروع ہو گئی۔ آج میری پوزیشن تمہارے سامنے ہے لیکن اب عدنان میرے لئے پہلے والا عدنان نہیں رہا۔ اب وہ میرا آقا ہے اور میں اس کا ملازم ہوں۔ مجھے اس مصنوعی زندگی سے نفرت ہو گئی ہے۔ میں میں نہیں رہا' کوئی اور ہو گیا ہوں۔ ذرا سوچو کہ کسی سے اس کی شخصیت چھین لی جائے تو اس پر کیا گزرے گی۔ سلوی کے تعلقات پہلے تمکین سے تھے۔ اب وہ تمکین کو بھول گئی ہے۔ وہ بھی مجھے عدنان عباسی سمجھتی ہے۔ عدنان کے تقریباً سارے ملازم مجھے عدنان سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میری حیثیت اس کے ایک ادنیٰ ملازم سے زیادہ نہیں ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر وہ اپنے ماتحتوں کو قتل کرا دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اگر مجھ سے بھی کوئی غلطی ہوئی تو میرا حشر بھی دوسروں سے مختلف نہیں ہوگا۔"

"تم بے اختیار کس طرح ہو سکتے ہو جب کہ بصرہ میں اس کے تمام کاروبار کی دیکھ بھال تمہارے ذمے ہے؟" میں نے اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے سرسری انداز میں کہا۔

"کاروبار کے معاملے میں میری حیثیت ایک منیجر سے زیادہ نہیں ہے۔ تمام بڑے بڑے فیصلے عدنان خود کرتا ہے۔"

"وہ خود بھی تو کبھی یہاں آتا ہوگا۔ ایسے موقع پر تم کیا کرتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"وہ کبھی کبھار ہی بصرے کا رخ کرتا ہے۔ اس کی آمد کی اطلاع مجھے قبل از وقت مل جاتی ہے اور میں روپوش ہو جاتا ہوں جب تک وہ بصرے میں رہتا ہے مجھے سب کی نظروں سے اوجھل رہنا پڑتا ہے' اگر ایسا نہ کیا جائے تو بھانڈا پھوٹ سکتا ہے۔"

"کہانی تو تم نے بہت اچھی گھڑی ہے۔ اس کی داد نہ دینا نا انصافی ہوگی۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"مجھے خوش ہونا چاہیے مگر نہیں ہو سکتا۔" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا "تم نے میرے بیان کردہ حقائق کو تسلیم کر لیا تو عدنان کی تلاش میں نکل کھڑے ہو گے اور جیسے ہی اسے علم ہوگا کہ میں نے اس کا راز فاش کر دیا ہے۔ وہ میرے قتل کے احکامات صادر کرے گا اور اگر تم نے اس پر یقین نہیں کیا تو تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے لہٰذا میں تن بہ تقدیر ہو گیا ہوں۔"

"فرض کر لیا کہ تم عدنان نہیں تمکین ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عدنان کو تمہارے اغوا کا علم کس طرح ہو سکے گا؟"

"بصرہ میں عدنان کی ایک منظور نظر مرجانہ مستقل طور پر رہتی ہے۔ وہی اس کی اصل نائب ہے اور عدنان کے بعد میں اس سے احکامات وصول کرتا ہوں۔ بصرہ میں وہ واحد شخصیت ہے جو میری حقیقت سے واقف ہے۔ سونیا کے اغوا سمیت وہ پورے منصوبے سے واقف تھی۔ اس کا حکم میرا حکم یعنی عدنان عباسی کا حکم تصور کیا جاتا ہے۔ اسے یہ اختیار بھی ہے کہ عدنان کے کسی بھی ملازم کو براہ راست کوئی بھی حکم دے سکے۔ جب میں نے اسے کوئی وجہ بتائے بغیر اپنی غیر حاضری کے بارے میں بتایا تھا تو وہ اچنبھے میں پڑ گئی تھی۔ دوسرے لوگ تو خیر مطمئن ہو گئے ہوں گے لیکن مرجانہ جانتی ہے کہ میں عدنان کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ لہٰذا اس نے فوری طور پر ان دونوں محافظوں کو طلب کیا ہوگا جو میرے ساتھ ہوٹل میں موجود تھے۔ ان سے پوچھ گچھ کرنے پر اس کی سمجھ میں ساری بات آ گئی ہوگی۔ رہی سہی کسر ڈرائیور کی واپسی سے پوری ہو گئی ہوگی' پھر اس نے تمام حالات سے عدنان کو مطلع کر دیا ہوگا اور اس نے اس ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے اسے جو بھی ہدایات دی ہوں گی اس وقت مرجانہ ان پر عمل کرنے میں مصروف ہوگی۔"

یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اس کی بات میں کتنی صداقت ہے اس سے قبل وہ مجھ سے کئی جھوٹ بول چکا تھا لیکن اس بار اسے سلوی کی تائید بھی حاصل تھی ویسے بھی خود کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ اس کی تمام باتوں کو درست تسلیم کر لیا جائے تاکہ اپنے بچاؤ کی تدابیر کی جا سکیں۔ اگر میں اس کے بیان کو جھوٹ ہی سمجھتا رہتا اور سچ ثابت ہوتا تو میں کسی بہت بڑی ناگہانی مصیبت سے بھی دوچار ہو سکتا تھا۔

"تمہیں کچھ اندازہ بھی نہیں ہے کہ سونیا کو کہاں لے جایا گیا ہوگا؟" میں نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ اندازہ کرنا مشکل ہے۔ عدنان کے یہاں کئی ٹھکانے ہیں، ممکن ہے اسے مرجانہ کے بنگلے پر لے جایا گیا ہو۔"

"لیکن اسے تو تم نے سلوی کی فرمائش پر اغوا کرایا تھا۔" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ عدنان کا منصوبہ تھا تاکہ اگر تم اس کے لئے کام کرنے پر رضامند نہ ہو تو تمہیں اس کے ذریعے سے مجبور کیا جا سکے۔ میں نے سلوی پر یہی ظاہر کیا تھا جیسے میں اسے سلوی کی خواہش پر اغوا کرا رہا ہوں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ جب عدنان کا مقصد پورا ہو جائے گا تو میں اسے اپنی تحویل میں لے لوں گا۔"

"مجھے مرجانہ کی رہائش کا پتا بتاؤ۔" میں نے کہا اور وہ ایک بار پھر ہچکچاہٹ کا شکار نظر آنے لگا۔

"اگر تم وہاں گئے تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ میں نے ہی تمہیں اس کے پتے سے آگاہ کیا ہے۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اور اس طرح تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "یہی کہنا چاہتے ہو نا۔"

"ہاں، صرف شبے کی بنیاد پر عدنان مجھے دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دے سکتا ہے۔"

"تم مجھے اپنے بچوں کے واسطے دے رہے تھے کیا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ ایک طوائف سے تعلقات رکھ کے تم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو؟"

"بارہا سوچا ہے۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "لیکن جب میرے پاس جرائم کی راہ چھوڑنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو میں کیوں اس سے قطع تعلق کروں۔ دولت تو ویسے بھی تمام جرائم کی پردہ پوشی کر دیتی ہے۔"

"عدنان تمہیں بعد میں مارے گا اس سے پہلے تمہیں میری طرف سے خطرہ ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ تم پر کوئی آنچ نہ آنے پائے لیکن میں کسی بھی قیمت پر پیچھے نہیں ہٹ سکتا اگر میں نے کسی بھی وجہ سے پسپائی اختیار کی تو ساری زندگی سکون کا سانس نہیں لے سکوں گا لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جو کچھ بھی میں پوچھوں سیدھے سیدھے مجھے بتاتے رہو۔"

"وہ تو بتانا ہی پڑے گا۔" اس نے ایک طویل سانس لی اور مجھے مرجانہ کے پتے سے آگاہ کر دیا۔

"اب یہ بھی بتا ڈالو کہ اس کے بنگلے پر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں؟"

تمکین نے ایک طویل سانس لی "وہ کتے پالنے کی شوقین ہے۔ تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ اس کے بنگلے پر کیا حفاظتی انتظامات ہو سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں سلوی والے کمرے میں بند کروں یا تم کوئی علیحدہ کمرا پسند کرو گے؟"

تمکین کی خواہش پر میں نے اسے دوبارہ اسی کمرے میں پہنچا دیا اور خود واپس آ کر ڈرائنگ روم کے ایک صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔ صورتِ حال بڑی گمبھیر ہو گئی تھی۔ سلوی کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا تھا کہ جس شخص کو میں نے عدنان سمجھ کر پکڑا تھا وہ واقعی عدنان نہیں ہے بلکہ تمکین ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ وہ جو کوئی بھی ہو میرا اس سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں تھا۔ اس پورے ہنگامے کی پشت پر سلوی تھی۔ اسی کی وجہ سے عدنان عباسی یا تمکین اس میں ملوث ہوا تھا اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ عدنان عباسی سے میری باقاعدہ دشمنی ہو گئی تھی۔ سونیا اس کے قبضے میں تھی جسے اس کے چنگل سے آزاد کرانا میری ذمے داری تھی۔ دوسری طرف عدنان نے بھی اسے اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیا ہوگا۔ میری وجہ سے اسے جو زک اٹھانا پڑی، اسے برداشت کرنا اس کے لئے کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس بات سے مجھے بہرحال کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ اصل عدنان کون ہے اور نقل کون؟

دلچسپی ہونا یا نہ ہونا الگ معاملہ تھا۔۔۔ اب تو میں مجبور تھا۔ عدنان نے اپنی توجہ مجھ پر مرکوز کر دی تھی۔ میں دلچسپی نہ لیتا تو مارا جاتا۔ عدنان عباسی کا جو خاکہ بنا تھا اس کے پیشِ نظر اس سے درگزر کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود وہ مجھے اپنے لئے کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی مجھے خیالات کی دنیا سے باہر لے آئی۔۔۔ ریسیور اٹھاتے وقت میں سوچ رہا تھا کہ دوسری طرف میرے وہی نامعلوم دشمن ہوں گے مگر اس بار معاملہ مختلف تھا۔ دوسری طرف سے جو آواز سنائی دی اسے سن کر یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ آواز کسی مشین سے برآمد ہوئی ہو۔

"کون بات کر رہا ہے؟" لہجہ سپاٹ اور بے تاثر تھا۔

"تم کون ہو؟" میں نے جوابی سوال کیا۔ میرے ماتھے پر ناگوار سی شکنیں پڑ گئی تھیں۔

جواب میں اس مشینی آواز نے ٹیلی فون نمبر دہرایا۔ "کیا تم اس نمبر سے بات کر رہے ہو؟"

"ہاں" میں نے بھی بے تاثر آواز میں کہا "تمہیں کس سے بات کرنی ہے؟"

"اگر تم اسی نمبر سے بول رہے ہو تو تمہیں علی حماد ہونا چاہیے۔"

"ہاں، میں علی حماد ہی ہوں، میری پیشانی پر پڑی ہوئی شکنیں کچھ اور گہری ہو گئیں "مگر میں تمہیں شناخت نہیں کر سکا۔ تم کون ہو؟"

جواب میں ایک قہقہہ سنائی دیا۔ یہ بھی ایسا ہی تھا جیسے کسی مشین سے آواز نکلی ہو۔

"تم شناخت کر بھی نہیں سکتے۔ اگر تم عدنان عباسی کو رہا کر دو تو تمہاری جاں بخشی کی جا سکتی ہے۔"

میں نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا "کون عدنان عباسی؟"... میں نے بڑی معصومیت سے سوال کیا۔

"وہی جسے تم نے اغوا کیا ہے۔ تمہاری بھلائی کے لئے مشورہ دیا جاتا ہے کہ یا تو اسے رہا کر دو یا بدترین صورتِ حال کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"ٹھیک ہے، میں اسے رہا کر دوں گا مگر پہلے اس نے میری بیوی کو اغوا کیا تھا۔ میں نے اس کے خلاف جوابی کارروائی کی ہے۔"

"سودے بازی کرنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے، کرو ورنہ نتائج کے ذمے دار تم خود ہو گے۔"

"سودے بازی کرنا تمہارے اصول کے خلاف ہے اور دوسروں کے سامنے جھکنا میرا شیوہ نہیں ہے لہٰذا مزید گفتگو کرنا لا حاصل ہوگا۔"

"ٹھیک ہے، پہلے تم عدنان کو رہا کر دو، پھر ہم تمہاری بیوی کو بھی چھوڑ دیں گے۔"

"نہیں" میں نے دو ٹوک انداز میں کہا "جسے پہلے اغوا کیا گیا ہے، رہا بھی پہلے وہی کیا جائے گا"

"تم بہت ہٹ دھرم آدمی ہو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ اس طرح انکار کر کے تم اپنے لئے کتنی مشکلات پیدا کر لو گے۔"

"ہٹ دھرم میں نہیں ہوں بلکہ تم ہو۔ میں نے تو ایک اصول کی بات کی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر بعد ہم تمہیں دوبارہ فون کریں گے۔ اس وقت تک انتظار کرو۔"

فون بند کر کے میں دوبارہ سوچ میں ڈوب گیا۔ عدنان کے آدمیوں نے دوبارہ اسی بنگلے کی نگرانی شروع کر دی تھی اور کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اس وقت جو فون مجھے موصول ہوا تھا۔ وہ بھی خاصا الجھا دینے والا تھا۔ وہ آواز قطعی غیر انسانی معلوم ہوتی تھی گویا وہ کوئی مشینی آواز تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ عدنان کا گروہ کتنا منظم ہے؟ کیا تھوڑی دیر قبل میں نے کسی کمپیوٹر سے شرفِ ہم کلامی حاصل کیا تھا۔ کم از کم عراق میں کسی ایسے کمپیوٹر کی موجودگی تعجب خیز تھی جو باتیں بھی کر سکتا ہو۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ کوئی آدمی ہی ہو مگر آدمی کے لہجے میں جذبات کی تھوڑی بہت آمیزش تو ہو ہی جاتی ہے؟

میں محسوس کر رہا تھا کہ اتنے منظم گروہ سے تنہا ٹکرانا آسان نہیں ہوگا۔ میرے ذہن میں عراق انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل نعمان کا نام آیا مگر میں نے اس سے مدد لینے کا خیال ذہن سے جھٹک دیا۔ میرے اندازے کے مطابق عدنان عباسی کے سامنے کرنل نعمان بھی بے بس ہوگا۔ مجھے یہ احساس بھی تھا کہ کرنل نعمان تک نہ صرف آرتھر اور ٹارمنڈو کے قتل کی اطلاع پہنچ گئی ہوگی بلکہ وہ میرے غائب ہو جانے پر پریشان بھی ہو رہا ہوگا لیکن میں اس سے رابطہ قائم نہ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

میری نظر میں کرنل نعمان اپنے تمام تر اختیارات کے باوجود ایک بے بس آدمی تھا اور کسی بے بس آدمی کے لئے کام کرنا میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ اس سے بہتر تو یہ ہوتا کہ میں عدنان کے لئے ہی کام کر لیتا جو کم از کم بااختیار تو تھا۔

عدنان عباسی بعث پارٹی کا سرکردہ کارکن تھا اور اس سے الجھنے کا مطلب تھا حکومت سے تصادم، مگر میں اس تصادم کو کس طرح روک سکتا تھا۔ جب قسمت میں دربدری لکھ دی گئی ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔ آدمی کتنا بے بس ہے۔

اب میرے سامنے ایک طرف عدنان عباسی تھا اور دوسری طرف وہ پارٹی تھی جس نے آرتھر کے گھر پر شب خون مارا تھا۔ وہ دونوں ہی میرے دشمن ہو رہے۔ حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر مجھے ان دونوں میں سے کسی ایک سے مصالحت کرنی تھی۔ عدنان سے مصالحت کرنا ممکن نہیں تھا۔ تو پھر۔۔۔؟

میں اٹھ کر کھڑکی کے قریب آیا اور پردہ سرکا کر سامنے والے بنگلے کی طرف دیکھنے لگا۔ میرے پاس انتظار کرنے کے لئے وقت نہیں تھا۔ جو بھی فیصلہ کرنا تھا فوری طور پر کرنا تھا۔ عدنان عباسی کے ہاتھ بہت لمبے تھے اور وہ کسی بھی وقت میرے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا تھا۔ اپنا دفاع کرنے کے لئے میں ایک ناگوار فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

میں پلٹ کر ٹیلی فون سیٹ تک آیا اور ریسیور اٹھا کر سامنے والے بنگلے کا فون نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو!" دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جو میں اس سے قبل بھی ایک بار سن چکا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں علی حماد بات کر رہا ہوں۔" میں نے اپنی اصلی آواز میں کہا۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔" اس کا لہجہ ہیجانی ہو گیا۔ اس نے میری آواز پہچان لی تھی۔

"خبردار!" میں نے تیزی سے کہا "اس سے آگے کچھ نہ کہنا۔ ہو سکے تو مجھ سے مل لو۔"

"تم۔۔۔ تم کہاں سے بات کر رہے ہو۔" اس نے کہا' اس کے لہجے میں اب بھی ہیجان تھا۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ میں کہاں ہوں۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "وقت مت ضائع کرو۔"

میں نے فون بند کر دیا۔ معلوم نہیں میں نے صحیح قدم اٹھایا تھا یا نہیں۔۔۔ لیکن اب تو میں اپنی اصلیت ظاہر کر ہی چکا تھا۔

مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ دروازے پر دستک کی آواز سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اگر گیٹ سے اندر آنے کی کوشش کرتا تو اسے کال بیل بجانی پڑتی اس لئے کہ گیٹ تو بند تھا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ عدنان کے آدمیوں کو جل دے کر کسی اور طرح اندر گھسا ہے۔

دروازہ کھولتے ہی میری نظر اس پر پڑی اور میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ اگرچہ میک اپ میں تھا مگر میری نگاہوں سے چھپ نہیں سکتا تھا۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر صرف ایک لمحے کے لئے جھجکا تھا اور جب میں نے اسے اندر آنے کے لئے کہا تو اس نے ایک نعرہ لگا کر مجھ پر چھلانگ لگا دی۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے۔" میں نے بوکھلا کر کہا "الگ ہٹو۔"

"نہیں چھوڑوں گا' کتنی مشکل سے تو ملے ہو اور اب کہہ رہے ہو چھوڑ دوں۔"

میں نے اسے گردن سے پکڑ کر خود سے علیحدہ کیا اور وہ احتجاج کرنے لگا "ارے چھوڑو' میری گردن ٹوٹ جائے گی۔"

"ٹوٹ جانے دو" میں نے دوسرے ہاتھ سے دروازہ بند کرتے ہوئے بڑی بے نیازی سے کہا۔

"ارے خدا کے واسطے چھوڑ دو۔ کیوں میری جان لینے پر تل گئے ہو۔" وہ بری طرح مچل رہا تھا۔

"جاؤ خدا کے واسطے تمہاری گردن چھوڑی مگر اب مجھ سے لپٹنے کی کوشش مت کرنا۔"

"تم بہت سنگدل ہو چیف!" اس پستہ قامت نے کہا جو بڈ کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا "ہم تمہاری تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور تم بڈ کی گردن توڑنے کے چکر میں ہو۔"

"فضول باتیں مت کرو۔ حالات بہت سنگین ہو گئے ہیں۔ میں نے مجبوراً تم پر اپنی اصلیت ظاہر کی ہے۔"

"وہ تو میں تمہاری آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا چیف!" بڈ نے میرے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں عدنان پر ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے تھا۔"

"جسے میں نے عدنان سمجھ کر اغوا کیا تھا وہ عدنان کی ڈمی ہے۔" میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

بڈ میری بات سن کر اچھل پڑا "کیا کہہ رہے ہو چیف!" اس نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ جس شخص کو میں نے اغوا کیا ہے اس کا اصل نام تمکین ہے اور یہ مستقل عدنان کے روپ میں رہتا ہے۔"

"کیا... یہ سب باتیں اس نے تمہیں خود سے بتائی ہیں؟" ... بڈ نے پوچھا۔

"خود سے نہیں بتائیں' میں نے اس سے اگلوائی ہیں۔ ایسی باتیں کبھی خود سے نہیں بتائی جاتیں۔"

"اس نے اپنی جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہو گا۔" بڈ نے کہا۔

"تم مجھے اتنا بے وقوف سمجھتے ہو کہ میں اس کے بیان پر اتنی آسانی سے یقین کر لوں گا۔" میں نے بڈ کو گھورا اور وہ گڑبڑا گیا۔

"ن۔۔۔ نہیں" بڈ ہکلا گیا "میرا مطلب یہ تھا کہ تمہیں اس کے بیان کی تصدیق کر لینی چاہیے تھی۔"

"میں پہلے ہی تصدیق کر چکا ہوں۔ ظاہر ہے اتنی بڑی بات پر آنکھ بند کر کے تو یقین نہیں کیا جا سکتا تھا۔"

"کہیں آئے گئے بغیر تم نے کس طرح اس کے بیان کی تصدیق کر لی؟" بڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس بحث کو چھوڑو۔" میں نے جھنجلا کر کہا "مسئلہ یہ ہے کہ اصل عدنان عباسی میرے گرد گھیرا تنگ کر رہا ہے۔"

بڈ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا "ایسی باتیں تمہارے لئے مسئلہ کب سے ہو گئیں۔"

"جب سے دو افراد میری قید میں ہیں۔" میں نے کہا۔ "میں اگر تنہا ہوتا تو مجھے کوئی پروا نہیں ہوتی۔"

"سمجھ میں نہیں آتا۔" بڈ بڑبڑایا "کبھی تو تم اتنے نڈر ہو جاتے ہو ارے ہاں۔" وہ یک بیک چونک پڑا "تمہیں میرے بارے میں کس طرح علم ہوا؟"

میں مسکرایا "تم بہت باصلاحیت سہی بڈ' مگر میرے

سامنے طفلِ مکتب ہو۔"

"یہ بات تو مجھے تسلیم ہے چیف' ورنہ بڈ کسی کے سامنے نہیں جھکتا مگر تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔"

"جب تم نے پہلی بار مجھے فون کیا تو آواز بدل کر بول رہے تھے اس لئے میں تمہیں نہیں پہچان سکا تھا لیکن جب تم نے مجھ پر اپنی معلومات کا زیادہ رعب ڈالنے کی کوشش کی تو میں بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ جس قسم کی حماقت تم نے کی تھی اس سے کوئی بھی نتیجہ اخذ کر سکتا تھا کہ اس بنگلے کی نگرانی ہمہ وقت کی جاری ہے۔ ظاہر ہے اس کے بغیر اتنی اپ ٹو ڈیٹ معلومات نہیں ہو سکتیں۔ انہی خطوط پر غور و فکر کرنے کے بعد میں نے سامنے والے بنگلے کا فون نمبر ڈائریکٹری سے تلاش کیا اور جب دوسری طرف سے فون اٹھایا گیا تو تم نے اپنی اصلی آواز میں بولنے کی حماقت کی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تمہاری آواز سن کر میں سناٹے میں آ گیا تھا لیکن پھر مجھے تمہاری حماقتوں پر غصہ آ گیا۔ آخر ان حماقتوں کی کیا ضرورت تھی؟"

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو ہمارے ہاتھوں مارا گیا ہوتا۔" بڈ نے سر ہلا کر کہا "یہ تو ہماری بدقسمتی ہوئی کہ نارمن شیلوف کے میک اپ میں ہمارے مدِ مقابل تم نکلے۔"

"بکواس مت کرو" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "کسی روز تم اپنی کسی حماقت کے نتیجے میں دوسری دنیا کے سفر پر روانہ ہو جاؤ گے۔"

"ابھی تک تو ایسا کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جو بڈ کو دوسری دنیا کے سفر پر روانہ کر سکے۔" بڈ نے ڈھٹائی سے کہا۔

میں نے بڈ کو گھور کر دیکھا تو وہ مجھ سے نظریں چرانے لگا پھر اٹک اٹک کر بولا۔

"تم ہمیشہ بڈ کو ناجائز طور پر دبانے کی کوشش کرتے ہو چیف' بڈ اگر زبان کھولے تو اس پر ڈانٹ پڑتی ہے۔"

"بکو" میں نے بدستور اسے گھورتے ہوئے کہا "کیا بکنا چاہتے ہو۔"

"جب تم نے مجھے پہچان لیا تھا تو خود کو چھپائے رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تم خود کو ظاہر نہیں کر سکتے تھے؟"

"تمہاری حماقتوں کی وجہ سے میں نے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میں نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم نے بھی جواب میں حماقت کی تھی' اگر ہم میں سے کسی کے ہاتھوں مارے جاتے تو کیا ہوتا؟"

"میں نے اچھی طرح غور کر لیا تھا۔ تم میری طرف سے اتنی بری طرح مشکوک ہو گئے تھے کہ اپنا اطمینان کئے بغیر میرے خلاف کوئی بڑا قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔"

"تمہاری یہ بات درست ہے چیف! جب تم نے ہمارے بنائے ہوئے نشان کو ضرب کا نشان قرار دیا تو مجھے چوکنا ہونا پڑا کیونکہ موساد کے ایجنٹ اس نشان سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔"

"واقف تو میں بھی ہوں مگر چونکہ پہلی بات یہی ذہن میں آئی تھی اس لئے ذہن کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہو سکا۔ جب تم نے "آئی کو ون" اور "او کو زیرو" والی مثال دی تو یہ بات واضح ہو گئی کہ وہ ضرب کا نشان نہیں بلکہ انگریزی حرف ایکس تھا اور ظاہر ہے کہ یہ حرف تہذیب مالکم ایکس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

"تم نے تو ہم لوگوں سے یوں منہ موڑا کہ پھر پلٹ کر خبر تک نہ لی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنے بے مروت بھی ہو سکتے ہو۔"

بڈ کا کہنا اپنی جگہ درست تھا۔ میں نے واقعی ان لوگوں کی خبر نہیں لی تھی لیکن وہ یہ بات نہیں جان سکتا تھا کہ تہذیب سے یوں قطع تعلق کر لینے سے مجھ پر کیا بیتی تھی۔ میں نے خود سے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ تہذیب نے خود ہی اس بات کی خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ مجھ سے علیحدہ رہ کر کام کرنا چاہتی ہے۔ تہذیب جو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی' میں اس کی خواہش کس طرح رد کر سکتا تھا۔ جذباتی بحران تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ آدمی اپنی ہر کیفیت سے لڑ سکتا ہے' بڑے بڑے طوفانوں سے سرخ رو ہو کر ابھر سکتا ہے تو اپنی کسی محبوب ہستی کی خواہش پر کوئی قربانی کیوں نہیں دے سکتا؟

میں نے بھی تو یہی کیا تھا۔ تہذیب کی خواہش پر خود کو اس سے دور کر لیا تھا۔ میں نے کوئی جرم تو نہیں کیا تھا' مگر میں مجرم گردانا جا رہا تھا اور مجھے مجرم گرداننے والا کون تھا وہ کوئی غیر نہیں تھا' میرا سب سے قریبی ساتھی تھا... جو میرے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار رہا کرتا تھا۔ جس نے میری خاطر سب کچھ چھوڑ دیا تھا اور صرف میرا ہو رہا تھا۔ وہ جو میرے احکامات پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھا کرتا تھا' مجھ سے میری بے مہری کا شکوہ کر رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ اسے کیا بتاؤں کن الفاظ میں اپنی صفائی پیش کروں۔

"کیا تہذیب کو بھی مجھ سے یہی شکایت ہے۔" میں نے کہا۔ تمام تر کوششوں کے باوجود میں اپنی آواز کی بھراہٹ پر قابو نہیں پا سکا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہم لوگ پوری دنیا میں تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ علی گروپ کا ہر ممبر تمہاری تلاش میں ہے۔"

"تہذیب کہاں ہے" نہ چاہتے ہوئے بھی میں پوچھ بیٹھا "کیا وہ بھی مجھے یاد کرتی ہے؟"

بڈ نے عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھا "تمہارے بعد میڈیم ہی تو ہماری انچارج ہیں۔ کیا ان کی مرضی کے بغیر ہم کوئی کام کرسکتے ہیں؟"

بڈ کے جواب سے صاف ظاہر تھا کہ تہذیب مجھ سے ملنے کے لئے بے چین ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہ رہی ہے۔

"تمہیں کچھ اندازہ ہے چیف کہ ہم لوگ کب سے تمہاری تلاش میں سرگرداں ہیں؟" بڈ نے کہا۔

"نہیں' مجھے بھلا کیسے معلوم ہو سکتا ہے؟"

"تمہیں واقعی نہیں معلوم ہو سکتا۔" بڈ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "تمہیں یاد ہو گا کہ تم امریکا سے شام آئے تھے اور تم نے وہ اسلحہ ساز فیکٹری تباہ کردی تھی جو اولیو ہاورڈ اور ہاروت رابیل کے اشتراک سے شام میں خفیہ طور پر قائم کی گئی تھی۔ اس فیکٹری کے ساتھ ہی اولیو ہاورڈ بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ ہم لوگ اس وقت امریکا میں ہی تھے اور ہم نے اس کامیابی کا جشن بھی منایا تھا۔ اس کے بعد ہمیں اطلاع ملی کہ تم نے شامی فوج میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ میڈم اس اطلاع پر خوش بھی ہوئی تھیں اور افسردہ بھی تھیں۔"

"اس میں افسردہ ہونے والی کون سی بات تھی؟" میں نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

"میڈم کے خیال میں تم نے خود کو محدود کرلیا تھا۔ ان کا موقف تھا کہ تمہیں یہودیوں کا مقابلہ زیادہ وسیع محاذ پر کرنا چاہیے۔ خوشی ان کو تمہارے جذبے کی تھی جس کے تحت تم فوج میں شامل ہوئے تھے تاہم تم نے جلدی میں اپنے اس فیصلے پر نظرثانی کرلی۔ شاید تمہیں خود بھی احساس ہوگیا ہو گا کہ تم نے صحیح فیصلہ نہیں کیا تھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں چیف؟

"تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو لیکن یہ تجزیہ بھی تہذیب نے کیا ہو گا؟" میں نے کہا اور بڈ جھینپ گیا۔

"ہاں' پھر تم بیروت میں ایک مشن کی تکمیل کے بعد اسرائیلیوں کی قید میں چلے گئے۔ میں بیان نہیں کرسکتا چیف کہ تمہاری گرفتاری کی خبر سن کر میڈم کی کیا حالت ہوئی تھی۔ ہم نے تمہیں اسرائیلیوں کی قید سے رہا کرانے کے لئے ایک منصوبہ بنایا اور بیروت پہنچ گئے۔ جہاں ہم نے اس کیمپ کے ایک افسر کو اغوا کرلیا جہاں تمہیں قید کیا گیا تھا۔ ہمیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ وہ تمہاری اصلیت سے ناواقف تھے۔ بہرحال یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ تم پہلے ہی ان کی قید سے فرار ہو چکے ہو۔ مزید تصدیق کرنے کی غرض سے ہم نے ایک اور افسر کو اغوا کیا۔ اس سے بھی وہی معلومات حاصل ہوئیں۔ ان معلومات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا تھا کہ تم نے جام شہادت نوش کرلیا ہو گا لیکن میڈم اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھیں۔ انہوں نے حکم دیا کہ جب تک علی یار خان کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع نہ مل جائے۔ علی گروپ کا ہر ممبر تمہاری تلاش پر مامور رہے گا۔"

"تو کیا تم لوگ اس وقت سے ہی مجھے تلاش کر رہے ہو؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"ہاں' تمہاری شہادت کی تصدیق بھی نہیں ہو پا رہی تھی اور سراغ بھی نہیں مل رہا تھا۔ آخر کار میڈم نے نیا حکم جاری کیا کہ تمہارے بارے میں کوئی اطلاع ملنے تک جو بھی یہودی ایجنٹ زد پر آئے اسے بلا تردد ہلاک کردیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے۔"

"اسی لئے تم لوگ ایکس کا نشان استعمال کر رہے تھے؟"... میں نے پوچھا۔

"ہاں شروع میں ہم نے انہیں بتادیا تھا کہ ایکس سے مراد تہذیب مالکم ایکس ہے۔ اس کے بعد ہم صرف ایکس کا نشان بنانے پر ہی اکتفا کرنے لگے۔ اب تک ہم ان کے درجنوں ایجنٹ ہلاک کرچکے ہیں اور موساد کے بڑوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ پوزیشن یہ ہے کہ ہم تمہاری تلاش میں ہیں اور موساد کے ایجنٹ علی گروپ کے ارکان اور تہذیب مالکم ایکس کا سراغ لگانے کے درپے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے اپنا ہیڈ کوارٹر بیروت سے گوٹے نل منتقل کردیا ہے۔ بیروت میں ہمارے لئے اپنا وجود برقرار رکھنا ممکن نہیں رہ گیا تھا۔"

گوٹے نل کے ذکر سے مجھے جنرل اور کیتھی براؤن یاد آگئے اور میں نے بڈ سے ان کے بارے میں پوچھا۔

"وہ دونوں بھی تم سے بے حد محبت کرتے ہیں چیف! اور جب سے تمہاری زندگی کی خبر ملی ہے وہ دونوں بھی تم سے ملنے کے لئے بے چین ہیں۔"

"میری زندگی کی خبر!" میں نے حیران ہو کر کہا "انہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں زندہ ہوں؟"

"اسرائیل کے کانگرڈ اغوا ہونے کے بعد تمہاری زندگی کا راز افشا ہوا گو کہ اس سے قبل بھی ہم نے تنظیم آزادی فلسطین سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کی تھیں مگر ہر بار انہوں نے لاعلمی ظاہر کی تھی۔ کانگرڈ اغوا ہونے کے بعد انہوں نے ہمیں تمہارے بارے میں بتادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں نظر آرہے ہیں۔"

میں خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔ ایک عرصے بعد تہذیب کے بارے میں کچھ معلوم ہوا تھا اور وہ مجھ سے ملنا چاہ رہی تھی۔ اب میرے لئے مزید ضبط کرنا ممکن نہیں رہ گیا تھا۔

"لیکن تہذیب کہاں ہے؟ کیا وہ بھی تم لوگوں کے ساتھ موجود ہے۔" میں نے بے تابی سے کہا۔

بڈ مسکرایا "فراق کی ایک رات اور باقی رہ گئی ہے۔ میڈم کل صبح یہیں پہنچ جائیں گی۔"

مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی۔ تہذیب اگر مجھ سے ملنے کے لئے اتنی بے چین تھی تو اصولی طور پر اسے پہلی فرصت میں یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔

"تم لوگ یہاں کب سے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کئی روز ہوگئے۔" بڈ نے بتایا "ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ تم یہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔ اس کے بعد ہم کچھ معلوم نہیں کرپا رہے تھے۔"

"تہذیب نے یہاں پہنچنے میں اتنی دیر کیوں کردی۔ وہ تو مجھ سے ملنے کے لئے بہت بے تاب تھی؟"

"اس سوال کا جواب تو میڈم ہی دے سکیں گی۔ بڈ بھلا کیا بتا سکتا ہے۔" بڈ نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"مجھے ٹالنے کی کوشش مت کرو بڈ!" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔"

"ہاں" بڈ نے خلاف توقع بڑی شرافت سے اعتراف کرلیا "میں واقعی تم سے کچھ چھپا رہا ہوں۔ مجھے میڈم کی تاخیر کی وجہ معلوم ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ وجہ تم خود ان کی زبانی ہی سنو۔"

"ایسی کون سی بات ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو؟"

"یہی بتادیا تو پھر چھپانے کو کیا رہ جائے گا۔" بڈ شرارت آمیز انداز میں مسکرایا پھر فوراً ہی سنجیدہ بھی ہو گیا "تم سے کون سی بات چھپائی جاسکتی ہے چیف! میڈم کی ہدایت تھی کہ اگر تمہارا سراغ مل جائے تو پہلی فرصت میں یہ اطلاع تم تک پہنچادی جائے مگر میں ان کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔"

"کیوں؟" میں نے اسے گھورا۔

"اطلاع بہت اہم ہے چیف! اگر میڈم کل صبح یہاں پہنچنے والی نہ ہوتیں تو میں تمہیں آگاہ کردیتا مگر اب میں چاہتا ہوں کہ وہ بات تم خود میڈم کی زبانی ہی سنو۔"

مجھے بڈ پر غصہ تو آیا مگر میں نے اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں غصے میں ہوں۔ میں نے بے پروائی سے شانے جھٹکے اور اس سے پوچھا "تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی تھی کہ میں نے اس بنگلے میں پناہ لی ہے؟"

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ہم تمہاری تلاش کے ساتھ ساتھ یہودی ایجنٹوں کو بھی ٹھکانے لگا رہے تھے۔ یہاں ہم تمہیں تو نہیں ڈھونڈ سکے مگر آر تھر ہماری نظروں میں آگیا۔ اس کے بارے میں چھان بین کرنے پر مزید شکوک و شبہات پیدا ہوئے اور پھر تم بڈ کے طریقہ کار سے تو واقف ہی ہو۔ ہم نے اس کی سیکریٹری کو اغوا کرلیا۔ جب اس کی سمجھ میں پیار محبت کی زبان نہیں آئی تو ہم نے اپنا مخصوص طریقۂ کار آزمایا۔ نازک اندام سیکریٹری نے ذرا سے ہی تشدد کے بعد زبان کھول دی اور وہ باتیں تک بتادیں جو ہم نے اس سے پوچھی بھی نہیں تھیں۔"

"میں پوچھ رہا ہوں کہ بحیثیت نارمن شیلوف میرے اس بنگلے میں پناہ لینے کے بارے میں تمہیں کس طرح معلوم ہوا اور تم غیر متعلق باتیں کر رہے ہو۔" میں نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"وہی بتا رہا ہوں چیف!" بڈ نے کہا "آر تھر کی نگرانی کرنے کی غرض سے ہم پہلے سے ہی سامنے والے بنگلے پر قابض تھے۔ اس علاقے کے بیشتر مکین اپنے مکانات چھوڑ کر جاچکے ہیں۔ اسی لئے ہم نے عقبی روڈ کے ایک مکان پر بھی قبضہ کرلیا تھا۔ وہیں سے تمہیں اس بنگلے کی عقبی دیوار کودتے دیکھا گیا تھا۔ یہ بات ہمیں پہلے سے معلوم تھی کہ یہاں سرونٹ کوارٹر میں صرف سونیا رہ رہی ہے' بنگلا خالی پڑا تھا لیکن چیف اگر اس روز رات کو خدانخواستہ تم بھی ہماری کسی گولی کا نشانہ بن جاتے تو کیا ہوتا؟"

"وہی ہوتا جو گولی کا نشانہ بننے پر ہوتا ہے۔" میں نے سادگی سے کہا "فی الحال تو تم یہ بتاؤ کہ اس وقت یہاں کس طرح آئے ہو؟"

"برابر والا بنگلا بھی خالی پڑا ہے۔" بڈ نے بائیں آنکھ دبا کر کہا "اسی کی دیوار کود کر آیا ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ، گویا اس راستے سے فرار بھی ہوا جاسکتا ہے؟" میں نے چونک کر کہا۔

"بڑی آسانی سے۔" بڈ نے کہا "لیکن مجھے یقین نہیں ہے کہ تم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرو گے۔"

"کیوں نہیں کروں گا۔ مجھے صرف سونیا سے دلچسپی ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔"

"ان دونوں یرغمالیوں کا کیا بنے گا جو تمہاری قید میں ہیں؟" بڈ نے پوچھا "کیا انہیں یہیں چھوڑ جاؤ گے؟"

"ہاں' ان کے عوض کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مجھے ان سے کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔"

"تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا۔" بڈ نے خوش ہو کر کہا۔ "بس اب یہاں سے نکل چلو۔"

"ابھی نہیں' اندھیرا پھیلنے کے بعد۔" میں نے کہا۔ "نگرانی کرنے والے میرے چہرہ آشنا ہیں۔ میں تمہاری طرح آسانی سے نہیں نکل سکوں گا۔"

"جیسی تمہاری مرضی چیف۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم کسی چھوٹے آدمی سے نہیں الجھ سکتے تھے۔ ایک عدنان عباسی ہی ملا تھا تمہیں؟"

"میں اس سے نہیں الجھا' وہ مجھ سے الجھا ہے۔ میں تو اب بھی اس سے پہلو بچانا چاہ رہا ہوں۔"

"تم سونیا کو اس کے چنگل سے نکالنے کی کوشش کرو گے تو تصادم لازمی ہے۔"

"کوشش تو یہی ہے کہ اس سے تصادم نہ ہونے پائے۔۔۔" میرا جملہ مکمل ہونے سے قبل ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"تمہاری بات اصولی طور پر درست ہے۔" دوسری طرف سے مشینی آواز آرہی تھی "ہم سونیا کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

میں نے معنی خیز انداز میں سرہلایا "مجھے خوشی ہے کہ میرا ایک جائز مطالبہ تسلیم کرلیا گیا۔"

"ہم بہت فراخ دل لوگ ہیں۔ اصولی بات کوئی بھی کرے' ہم اسے مان لیتے ہیں۔"

"شکریہ!" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تو پھر اس تبادلے کی کیا صورت ہوگی۔"

"تمہارے لہجے میں طنز ہے۔" بے تاثر' سپاٹ لہجے میں کہا گیا "لیکن ہماری طرف سے کوئی شرط عائد نہیں کی جارہی۔ پہلے سونیا کو رہا کیا جائے گا۔ جب وہ تمہارے پاس پہنچ جائے' اس کے بعد ہی تم عدنان اور سلوی کو رہا کرنا۔ یہ ہم اس لئے کر رہے ہیں تاکہ تمہاری بدگمانی دور کی جاسکے۔۔۔ یقیناً تم یہ سوچ رہے ہو گے کہ ہم تمہارے خلاف کوئی چال نہ چل جائیں۔"

"میں واقعی یہی سوچ رہا تھا مگر اب مطمئن ہو گیا ہوں۔" میں نے کہا جب کہ درحقیقت میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔

"ہمیں تمہارا اطمینان ہی مقصود تھا۔ اب ہم سونیا کو رہا کر رہے ہیں۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر وہ تم تک پہنچ جائے گی۔"

"اگر ایسا ہوا تو میں بھی ان دونوں کو رہا کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔"

"تو پھر انتظار کرو۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"کس کا فون تھا چیف؟" بڈ نے بے صبری سے پوچھا۔ "تم کس سے بات کر رہے تھے؟"

"ایک مشین سے" میں نے مسکرا کر کہا "جو عدنان عباسی کی نمائندہ ہے۔"

"مشین سے!" بڈ نے حیران ہو کر کہا "مشین بھلا کسی کی نمائندگی کس طرح کر سکتی ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم لیکن ہے وہ کوئی مشین ہی۔۔۔ کس طرح آپریٹ ہوتی ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے وہ کوئی ایسی مشین ہو جو انسانی آواز کو کسی خاص طریقۂ کار کے ذریعے جذبات و تاثرات سے عاری کر دیتی ہو۔"

"خاصی حیران کن بات ہے لیکن عدنان عباسی جیسے شخص کے لئے اس قسم کی مشینری مہیا کرنا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔" بڈ نے کہا "اب وہ کیا کہہ رہا ہے؟"

"مشین کے ذریعے یہ فراخ دلانہ پیش کش ہوئی ہے کہ پہلے وہ لوگ سونیا کو رہا کریں گے۔ جب وہ میرے پاس پہنچ جائے گی تب میں اپنے دونوں قیدیوں کو رہا کروں گا۔"

"یہ بات بھی تعجب خیز ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جو شخص تمہاری قید میں ہے وہ اصل عدنان عباسی ہی ہو۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عدنان عباسی نہیں ہے۔۔۔ سونیا کو رہا کرنے کا ایک مقصد تو یہی ہے کہ کہیں میں عدنان کے ہم شکل کے راز سے آگاہ نہ ہو جاؤں۔"

"اور دوسرا مقصد؟" بڈ نے پوچھا۔

"وہ ضرورت سے زیادہ پُراعتماد ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ جب میں ان۔۔۔ دونوں کو رہا کروں گا تو وہ مجھ پر قابو پالیں گے۔"

"تو گویا تمہارا پروگرام یہ ہے کہ تم ان دونوں کو رہا نہیں کرو گے!" بڈ نے کہا۔

"نہیں' میرا پروگرام یہ ہے کہ ان دونوں کو ضرور رہا کروں گا۔" میں نے مسکرا کر کہا "وعدے کا پاس بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔"

"کیا یہ غلطی نہیں ہوگی چیف؟" بڈ نے کہا "اس طرح تم اپنے ہاتھ پیر نہیں کٹوا بیٹھو گے؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے صرف سونیا کی رہائی سے غرض ہے۔ اس نے برے وقت میں میری مدد کی تھی اب میں اسے یوں بے سہارا نہیں چھوڑ سکتا۔"

"مگر ان دونوں کو رہا کرنے کے بعد تمہارے پاس کیا ڈھال رہ جائے گی؟"

"وہ ڈھال نہیں یرغمال ہیں۔ مقصد پورا ہوتے ہی میں انہیں آزاد کردوں گا۔ عدنان عباسی سے الجھنا میرا مقصد ہے ہی نہیں۔"

"اس طرح تو تم عدنان عباسی کو خود پر حملہ کرنے کی دعوت دو گے۔ کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ ان دونوں کے آزاد ہوتے ہی عدنان کے آدمی تم پر چڑھ دوڑیں گے۔"

"میں تمہیں انتہائی احمق نظر آرہا ہوں نا۔ ان دونوں کو چھوڑنے کے بعد یہیں بیٹھ کر اس کے آدمیوں کا انتظار کرتا رہوں گا۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں کیوں تمہارے سامنے عقل ہی خبط ہو کر رہ جاتی ہے۔" بڈ نے جھینپ کر سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"ویسے کب خبط نہیں رہتی۔ فون پر اپنی معلومات کا رعب ڈالنے والی حرکت کیا عقل مندی کے زمرے میں آتی ہے؟"

"بس' اب تم مجھے شرمندہ کیے جاؤ۔" بڈ نے منہ بنایا۔ "حالاں کہ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اگر تمہاری جگہ واقعی نارمن شیلوف ہوتا تو اس کا آدھا خون تو مارے خوف کے خشک ہو گیا ہوتا۔"

"ہاں' شاید تمہاری بات درست ہو۔" میں بڑبڑایا۔ "لیکن کیا تم ابھی واپس نہیں جاؤ گے؟"

"اس وقت واپس جانے کا کیا فائدہ ہوگا چیف! کچھ دیر بعد اندھیرا پھیلنے والا ہے۔" اب تمہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گا۔"

میں خاموش ہو گیا۔ ہر بات میرے بنائے ہوئے منصوبوں کے خلاف ہو رہی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ بڈ کو اس کے بنگلے میں گھس کر حیران کردوں گا مگر حالات کے تحت اس سے قبل از وقت ہی رابطہ قائم کرنا پڑ گیا۔ شاید ایک اعتبار سے یہ ٹھیک ہی ہوا تھا۔ میں تو بڈ کی بصرے میں موجودگی کو اتفاق ہی محمول کر رہا تھا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ تہذیب مجھ سے ملنے کی خواہاں ہے۔ اس کی خاطر تو سارے پروگرام ترک کیے جاسکتے تھے۔

میں نے سوچا تھا کہ سلوی کو سزا دوں گا تاکہ آئندہ وہ سونیا سے الجھنے کی ہمت نہ کرسکے مگر میں اپنے اس منصوبے پر بھی عمل نہیں کرپایا تھا۔ اب اگر میں اسے یونہی چھوڑ دیتا تو وہ کسی اور ذریعے سے سونیا کو پریشان کرتی۔ ظاہر ہے میں سونیا کو تو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا تھا۔ اسے تو یہیں عراق میں ہی رہنا تھا۔

میں نے بڈ سے ڈرائنگ روم میں ہی ٹھہرنے کو کہا اور جا کر تمکین کو اس کے کمرے سے نکال لایا۔ سلوی نے ایک بار پھر مغلظات بکنا شروع کردی تھیں مگر میں نے اس پر توجہ نہیں دی اور اسے واپس کمرے میں دھکیل کر تمکین کے ساتھ ڈرائنگ روم میں واپس آگیا۔

"بیٹھو" میں نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ بڈ پر ایک سرسری نظر ڈالتا ہوا بیٹھ گیا۔

"کچھ دیر قبل مجھے ایک فون موصول ہوا ہے۔" میں نے کہا "مجھے یوں محسوس ہوا جیسے دوسری طرف سے کوئی مشین گفتگو کر رہی ہے۔ کیا تم اسے معمے پر کوئی روشنی ڈال سکتے ہو؟"

تمکین نے ایک بار پھر بڈ پر نظر ڈالی اور ہچکچاتے ہوئے بولا "ہاں' وہ ایک مشین ہے جس سے گزر کر انسانی آواز مشینی آواز معلوم ہونے لگتی ہے۔"

"میرا خیال بھی یہی تھا۔" میں نے مطمئن انداز میں سرہلایا "اس مشین سے تمہاری رہائی کا معاملہ طے پاگیا ہے۔"

"تو کیا تم مجھے رہا کردو گے۔" تمکین نے گھبرا کر کہا۔ "تم نے انہیں کچھ بتایا تو نہیں۔"

"بے فکر رہو۔۔۔ نہ کچھ بتایا ہے اور نہ ہی آئندہ کچھ بتانے کا ارادہ ہے۔"

تمکین مطمئن ہو گیا "تاوان کی رقم کیا طے ہوئی؟" اس نے پوچھا۔

"تم دونوں کو تبادلے میں رہا کیا جائے گا۔ پہلے وہ سونیا کو رہا کریں گے۔ جب وہ میرے پاس پہنچ جائے گی اس کے بعد میں تم دونوں کو رہا کروں گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمکین نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر منہ سے کوئی لفظ نکالے بغیر سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ میں بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔" میں نے کہا "جو کچھ کہنا چاہتے ہو بے فکر ہو کر کہو۔"

"ن نہیں۔" تمکین نے گھبرا کر کہا "میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہ رہا تھا۔"

"غالباً تم یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ تم دونوں کو رہا کرنے کے بعد میں غیر محفوظ ہو جاؤں گا۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

تمکین نے خوف زدہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"تم اپنے طور پر جو چاہو مطلب اخذ کرو' میں کچھ نہیں کہہ رہا۔"

"میں تمہاری پوزیشن سمجھ رہا ہوں۔" میں نے نرم لہجے میں کہا "تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ مجھ سے تعاون کر کے تم نقصان میں نہیں رہو گے۔"

"جتنا تعاون پہلے کر چکا ہوں اسی پر پچھتا رہا ہوں۔ معلوم نہیں رہائی کے بعد میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔"

"تم سے پوچھ گچھ تو ضرور ہوگی لیکن تم کہہ سکتے ہو کہ تم نے کسی بھی قسم کی معلومات فراہم نہیں کیں۔"

"لیکن۔" تمکین نے جھجکتے ہوئے کہا "اگر وہ تمہیں پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور تم نے ان کے تشدد کے سامنے زبان کھول دی تو۔۔۔؟"

"اس کا بندوبست میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔ وہ مجھے ڈھونڈتے ہی رہ جائیں گے لیکن اگر تم اتنے ہی خوف زدہ ہو تو میں اب تم سے مزید معلومات حاصل نہیں کروں گا البتہ تم سے ایک تعاون... کی درخواست ضرور کروں گا۔"

تمکین حیرت سے مجھے دیکھنے لگا "میں تم سے کیا تعاون کر سکتا ہوں؟" اس نے پوچھا۔

"تم دونوں کو رہا کرنے کے بعد میں عراق میں نہیں رکوں گا لیکن ظاہر ہے سونیا یہیں رہے گی۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بات کی کیا ضمانت ہوگی کہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"

تمکین سوچ میں پڑ گیا۔ چند لمحے بعد بولا "سلوی کی حد تک تو میں تمہیں یقین دہانی کرا سکتا ہوں۔ اسے میں کسی نہ کسی طرح سنبھالوں گا لیکن جہاں تک دوسرے معاملے کا تعلق ہے اس میں میں کوئی یقین دہانی نہیں کرا سکتا۔"

"تم کوشش تو کر سکتے ہو۔" میں نے کہا "اور مجھے یقین ہے کہ اگر تم نے دلچسپی سے کوشش کی تو اسے کوئی نقصان پہنچنے سے بچا سکو گے۔"

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔" تمکین نے بڑے خلوص سے کہا "اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا۔ تم نے میرے ساتھ برا سلوک نہیں کیا اور اب تو تم میرے رازوں کے بھی امین ہو۔"

"مزید پیش بندی کے طور پر میں مرجانہ کو اغوا کرا رہا ہوں۔" میں نے کہا اور تمکین بھڑک اٹھا۔

"کیوں مجھے بے موت مرواؤ گے۔ مرجانہ پر ہاتھ ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ میں نے ہی تمہیں معلومات فراہم کی ہیں۔"

"ٹھیک ہے' میں اس پر غور کروں گا۔" میں نے کہا۔ "ویسے یہ ضروری نہیں ہے کہ مرجانہ کے بارے میں مجھے تم سے ہی معلومات حاصل ہوئی ہوں۔"

"اس سے بہت سے لوگ واقف ہیں۔" تمکین نے مجھ سے اتفاق کیا "لیکن اس موقعے پر تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں نے ہی تمہیں مرجانہ کے بارے میں بتایا ہے۔"

"اچھا چلو۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "سونیا کی واپسی تک تو تم یہیں رہو گے۔

میں اسے دوبارہ کمرے میں بند کر کے واپس آیا۔ بڈ ڈرائنگ روم میں ٹہل رہا تھا۔

"میری مانو تو سونیا کا چکر چھوڑ دو اور یہاں سے نکل چلو۔" بڈ نے کہا۔

"تم جانتے ہو ایسا کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا "اور پھر تم نے شاید سونیا کو دیکھا نہیں ہے۔"

بڈ نے مشکوک نظروں سے مجھے دیکھا "نہیں' میں نے اسے نہیں دیکھا مگر تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"اگر اسے دیکھ لیا ہوتا تو ہرگز اس قسم کی بات نہ کرتے۔" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کیا وہ بہت حسین ہے چیف!" چوکنا ہونے کے باوجود بڈ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"بہت زیادہ" میں نے کہا "جی تو یہی چاہ رہا ہے کہ اسے چھوڑ چھاڑ کر نکل جاؤں مگر تمہارا خیال آڑے آجاتا ہے۔"

"میرا خیال کیوں آڑے آجاتا ہے؟" بڈ نے پوچھا۔ وہ ایک بار پھر الرٹ ہو گیا تھا۔

"ہم اسے دو چار روز اپنا مہمان رکھیں گے۔ تمہارا

دل بھی ذرا بہلا رہے گا۔"

"تم بہت بدلے بدلے نظر آرہے ہو چیف! پہلے تو تم ایسے نہیں تھے؟"

"تم سے بہت عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے نا' اس لئے جی چاہتا ہے کہ تمہیں کسی انعام سے نوازا جائے۔"

"اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا۔" بڈ بڑبڑایا "لیکن خیر" اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی "تمہارے دیئے ہوئے انعام سے دامن بچانا بھی ممکن نہیں ہے۔"

کچھ دیر بعد کال بیل بجی۔ اس وقت تک باہر اندھیرا پھیل چکا تھا۔ میں نے انٹرکام کا ریسیور اٹھا کر دریافت کیا کہ گیٹ پر کون ہے۔

"ہم مس سونیا کو لے کر آئے ہیں جناب!" مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسے گیٹ پر چھوڑ دو اور تم لوگ واپس چلے جاؤ۔" میں نے کہا۔

"بہت بہتر جناب!" دوسری طرف سے کہا گیا۔ میں نے چند لمحے توقف کرنے کے بعد سونیا کو آواز دی "تم میری آواز سن رہی ہو سونیا۔ کیا وہ لوگ واپس چلے گئے؟"

"ہاں" سونیا کی کمزور سی آواز سنائی دی "وہ لوگ واپس جا چکے ہیں۔"

"تم ٹھہرو' میں ابھی آکر گیٹ کھولتا ہوں۔" میں انٹرکام کا ریسیور رکھ کر باہر نکل آیا۔ بڈ بھی میرے پیچھے باہر نکلا تھا۔ میں بڈ کی طرف توجہ دیئے بغیر گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گیٹ کے قریب پہنچ کر میں نے ذیلی کھڑکی کی کنڈی ہٹائی اور تیزی سے دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ میں نے محض احتیاطاً یہ حرکت کی تھی مگر یہ احتیاط ہی میرے کام آگئی۔ کنڈی کے کھلتے ہی برین گن کا ایک طویل برسٹ مارا گیا تھا۔ ...گیٹ چھلنی ہو کر رہ گیا تھا۔ نہ صرف گیٹ چھلنی ہوا تھا بلکہ شاید سونیا بھی چھلنی ہو گئی تھی۔ برین گن کی تڑتڑاہٹ میں سونیا کی کربناک چیخ بھی شامل ہو گئی تھی۔ میں نے بڑی تیزی سے خود کو زمین پر گرا دیا۔ عدنان عباسی نے میرے ساتھ دھوکا کیا تھا۔ میں یہی سمجھتا رہا تھا کہ وہ پہلے تمکین کو رہا کرائیں گے اس کے بعد میرے خلاف کچھ کریں گے لیکن اس نے انتہائی بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے پہلی فرصت میں ٹھکانے لگانے کی کوشش کر ڈالی تھی۔

میرا پورا جسم غصے سے دہک اٹھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری رگوں میں خون کے بجائے لاوا دوڑنے لگا ہو مگر میں بے قابو نہیں ہوا۔ ان لوگوں نے دو چھوٹے چھوٹے برسٹ اور مارے جن کے نتیجہ میں گیٹ کے سوراخوں میں اضافہ ہو گیا۔ سونیا تو پہلے ہی مر چکی تھی اور میں دیوار کے عقب میں گولیوں کی دست برد سے محفوظ تھا۔ سونیا اس طرح گری تھی کہ اس کا آدھا دھڑ گیٹ سے اندر تھا اور آدھا باہر تھا۔ میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ سونیا صرف میری وجہ سے ماری گئی تھی۔ حملہ آوروں کا مقصد مجھے ہلاک کرنا تھا۔ وہ بے چاری تو خواہ مخواہ زد میں آگئی۔

"کیا خیال ہے چیف!" مجھے اپنے نزدیک سے بڈ کی سرگوشی سنائی دی "کوئی جوابی کارروائی کرو گے؟"

"نہیں" میں غرایا "ابھی نہیں۔ ابھی تو اس بنگلے سے ہی نکل چلو۔"

ہم دونوں آگے پیچھے تیزی کے ساتھ رینگتے ہوئے کمپاؤنڈ وال تک پہنچے اور دیوار کود کر برابر والے بنگلے کے احاطے میں پہنچ گئے۔ بڈ اسی راستے سے آیا تھا اور اب میں بھی اس کے ساتھ اسی راستے سے واپس جا رہا تھا۔

ہم برابر والے بنگلے کے گیٹ سے باہر نکلے تو سڑک سنسان پڑی تھی۔ حملہ آور غالباً فرار ہو چکے تھے۔

"تیزی سے نکل چلو" میں نے بڈ سے کہا اور ہم دونوں نے جلدی جلدی سڑک عبور کی اور چند ہی لمحوں کے اندر اندر میں بڈ کے ساتھ اس بنگلے میں پہنچ گیا جہاں اس نے اپنی عارضی پناہ گاہ بنا رکھی تھی۔

"تم اس وقت بال بال بچے ہو چیف!" بڈ نے کہا اور وہاں موجود اس کے ساتھی مجھے حیرت سے دیکھنے لگے۔ جس شخص کو وہ لوگ ٹھکانے لگانے کے درپے تھے اب وہ چیف کیسے ہو گیا۔ ان کے لئے یہ بات کسی معمے سے کم نہیں تھی۔ ...بڈ نے بھی ان کی حیرت محسوس کر لی تھی۔ اس لئے وہ ان سے میرا تعارف کرانے لگا۔ میں اپنے خیالوں میں گم تھا اس لئے ان لوگوں کی طرف توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔

"عدنان عباسی نے براہ راست مجھ پر حملہ کیا ہے۔" دفعتاً میں غرایا "اور سونیا بے گناہ ماری گئی ہے۔ اب میں عدنان سے انتقام لئے بغیر یہاں سے ہلوں گا بھی نہیں۔"

"جیسا تم کہو گے ویسا ہی ہوگا چیف!" بڈ نے کہا "ہم لوگ تو ماتحت ہیں۔"

"سامنے والے بنگلے کی کیا پوزیشن ہے؟" میں نے پوچھا۔

"وہ لوگ حیرت انگیز طور پر فرار ہو گئے ہیں اور اب مکمل طور پر سناٹا چھایا ہوا ہے۔" بڈ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تمہیں معلوم ہے انہوں نے کیا منصوبہ بندی کی ہے۔ ...انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ میرے اور دو قیدیوں کے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں ہے۔ لہٰذا جب وہ سونیا کو چھوڑنے آتے تو گیٹ کھولنے کے لئے میں ہی آتا۔ میرا ان کی فائرنگ کی زد میں آنا لازمی تھا، اگر میں غیر معمولی طور پر محتاط نہ ہوتا تو یہ گفتگو کرنے کے لئے زندہ نہ بچتا۔ ابھی انہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں ان کی فائرنگ کی زد سے بچ نکلا ہوں۔ وہ خود تو فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ اب پولیس آکر تمکین اور سلوی کو برآمد کرلے گی۔ اس طرح ان کے سارے کام ہو جائیں گے۔ وہ خود کسی کی نظروں میں بھی نہیں آئیں گے اور ان کے دونوں آدمی بھی رہا ہو جائیں گے۔"

"میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا چیف! وہ بہت خطرناک شخص ہے۔ سرکاری سرپرستی حاصل ہونے کی وجہ سے اس سے مقابلہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔"

"یہ تم مجھ سے کہہ رہے ہو بڈ۔" میں نے تلخی سے کہا۔ "ابھی تک میں اس سے تصادم سے گریز کرتا چلا آرہا تھا مگر اب" میں سائرن کی آواز سن کر خاموش ہو گیا۔ پولیس آگئی تھی۔

"میں کہہ چکا ہوں چیف کہ تم حکم کرو۔ ہم لوگ ہر طرح سے خدمت کے لئے حاضر ہیں۔"

"ابھی تو تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔ پولیس علاقے سے چلی جائے تبھی کوئی قدم اٹھائیں گے۔"

پولیس کی کارروائیاں مکمل ہونے میں کئی گھنٹے لگے۔ میں نے جلتی آنکھوں سے سونیا کی لاش اٹھائے جانے کا منظر دیکھا۔ وہ جو طوائف ہوتے ہوئے بھی طوائف نہیں تھی۔ جس نے مجھ سے بے لوث محبت کی تھی اور آخر کار میری خاطر جان سے ماری گئی۔ میں کیسے اس کے لہو کی پکار کو نظر انداز کر سکتا تھا۔

رات بارہ بجے کے قریب پولیس علاقے سے رخصت ہوئی اور میں نے فوری طور پر بڈ سے کہا کہ وہ مرجانہ کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ تمکین کے ذریعے اس کا پتا تو پہلے ہی میرے علم میں تھا۔ بڈ نے اپنے تمام آدمیوں کو اس کام پر مامور کر دیا۔ کوئی ایک گھنٹے بعد فون پر اطلاع ملی کہ مرجانہ رائل کلب میں موجود ہے اور تنہا نہیں ہے۔ عدنان عباسی بھی اس کے ہمراہ ہے۔ یہ خاصی حیرت انگیز اطلاع تھی۔ مجھے سوچنا پڑا۔ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ ایک بار پھر تمکین پر عدنان کا دھوکا کھا جاؤں۔ آخر اس طرح منظر عام پر آنے سے اس کا کیا مقصد ہے۔ یہ بات تو اس کے علم میں آچکی ہو گی کہ مجھ پر اس کے آدمیوں کا قاتلانہ حملہ ناکام ہو چکا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ میرے لئے کوئی ایسا جال بچھانا چاہتا ہو جس میں میں خود جا کر پھنس جاؤں۔

میں نے تمام خیالات ذہن سے جھٹکے اور بڈ کو ساتھ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ مجھ پر جو ہیجانی کیفیت طاری تھی اسے محسوس کر کے بڈ نے بھی چپ سادھ لی تھی۔ چنانچہ رائل کلب تک کا سفر خاموشی سے طے ہوا۔ کلب کے پارکنگ لاٹ میں جیسے ہی کار رکی ایک شخص جھپٹتا ہوا کار کے نزدیک آیا۔ اس کا تعلق علی گروپ سے تھا۔

"کیا رپورٹ ہے سعید؟" بڈ نے اس شخص سے پوچھا۔

"وہ دونوں ابھی تک اندر ہی موجود ہیں جناب!" سعید نے کہا "وہ غیر معمولی حفاظتی انتظامات میں یہاں آیا ہے۔ کمپاؤنڈ میں اس کے کئی مسلح آدمی موجود ہیں اور اندر بھی کئی آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ہم نے معلومات کی ہیں۔ اس سے قبل وہ کبھی اتنے حفاظتی انتظامات کے ساتھ یہاں نہیں آیا۔"

بڈ نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا اور میں نے سعید سے کہا "اپنی جگہ پر واپس جاؤ اور بہت محتاط رہو... کسی بھی معاملے میں اس وقت تک مداخلت کرنے کی ضرورت نہیں جب تک کہ مداخلت کرنا اشد ضروری نہ ہو جائے۔"

سعید مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر واپس چلا گیا اور میں نے بڈ سے کہا "تم اور میں الگ الگ کلب میں داخل ہوں گے۔ تم حالات پر گہری نظر رکھو گے اور ضرورت کے تحت کوئی بھی قدم اٹھا سکو گے۔"

بڈ اچھی طرح جانتا تھا کہ کب کیا قدم اٹھانا چاہیے۔ اس لئے اسے زیادہ ہدایات دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ پروگرام کے مطابق ہم دونوں ایک دوسرے سے بے تعلق کلب میں داخل ہوئے اور سیدھے ڈائننگ ہال کی طرف جا نکلے۔ جہاں عدنان اور مرجانہ موجود تھے۔

میں نے عدنان کے قریب ترین میز منتخب کی اور اس پر جا بیٹھا۔ میں نے ہر قسم کا میک اپ پہلے ہی ختم کر دیا تھا اور اپنے اصل روپ میں تھا۔ اب نہ میں علی حماد تھا اور نہ نارمن شیلوف۔ اب تو میں علی یار خان تھا۔

میں نے بہت قریب سے عدنان کو دیکھا۔ وہ کم از کم تمکین تو ہرگز نہیں تھا۔ تمکین کا تو میں نے حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح سوجا ہوا تھا جبکہ میرے سامنے

موجود شخص نہ صرف پوری طرح ہشاش بشاش تھا بلکہ اس کے چہرے پر کسی بھی قسم کا نشان نظر نہیں آرہا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور خاص بات جو میں نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ اس عدنان عباسی میں رکھ رکھاؤ نظر آرہا تھا۔ تمکین کی طرح اس کے انداز سے عامیانہ پن نہیں ٹپک رہا تھا۔ یہ ایسی باریک بات تھی جس کا مشاہدہ کرنا آسان نہیں تھا۔

اپنی اصل شکل و صورت میں ہونے کی وجہ سے میں پہچانے جانے کے خدشے سے بے نیاز تھا۔ عدنان کے جتنے آدمیوں نے بھی مجھے دیکھا تھا، علی حماد والے میک اپ میں دیکھا تھا۔ بھلا وہ مجھے علی یار خان کے روپ میں کس طرح شناخت کر سکتے تھے۔

عدنان عباسی اور مرجانہ ایک دوسرے میں گم تھے۔ مرجانہ کے بارے میں میرا تصور یہ تھا کہ وہ کوئی بہت حسین و جمیل عورت ہو گی مگر اسے دیکھ کر میرے تصورات باطل ہو گئے تھے۔ اسے حسین تو نہیں کہا جا سکتا تھا مگر اس کے انداز میں ایک عجیب قسم کی تمکنت موجود تھی اور یہ کوئی ایسی عجیب بات بھی نہیں تھی۔ جس طبقے سے وہ تعلق رکھتی تھی اس طبقے کے لوگوں میں تمکنت تو پیدا ہو ہی جاتی ہے۔

عدنان عباسی کے بارے میں میں نے اندازہ لگایا تھا کہ یہی اصل عدنان عباسی ہے۔ تمکین کے بیان کے مطابق اس کا کوئی اور ڈپلی کیٹ نہیں تھا، پھر یہ بات بھی مجھے یاد تھی کہ وہ جب بھی بصرے آتا ہے، اس کا زیادہ تر وقت مرجانہ کے ساتھ گزرتا ہے۔

بڈ مجھ سے ذرا فاصلے پر تھا اور بہت چوکنا نظر آرہا تھا۔ اس کی یہی خوبی مجھے پسند تھی۔ جب کام کا وقت آتا تھا تو وہ سب کچھ بھول کر صرف کام کا ہی ہو رہتا تھا۔ اس وقت وہ ان حسیناؤں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا جو تھوک کے بھاؤ ہال میں موجود تھیں۔

دفعتاً عدنان عباسی نے مرجانہ کی طرف سے نگاہ ہٹائی اور سر گھما کر کسی طرف دیکھنے لگا۔ اس عمل کے دوران اس کی نگاہ مجھ پر بھی پڑی تھی لیکن وہ اچٹتی ہوئی سی نگاہ تھی۔ ...عدنان شاید کسی ویٹر کو بلانا چاہ رہا تھا۔ اس نے ایک ویٹر کو بلانے کے لئے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا تھا لیکن پھر میں نے اسے چونکتے دیکھا اور عجیب بات یہ ہوئی کہ اس نے چونک کر میری طرف دیکھا تھا۔ میں اسے بغور دیکھ رہا تھا لیکن جب میں نے اسے اپنی طرف متوجہ ہوتے محسوس کیا تو میں نے فوری طور پر اس کی طرف سے نگاہ ہٹالی مگر اس کی حرکات و سکنات اب بھی میری نظر میں تھیں۔

عدنان براہِ راست مجھی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی یہ حرکت میرے لئے ناقابلِ فہم تھی۔ مجھے اس طرح گھورنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں تھی اور چونکہ اس کے طور طریقوں سے عامیانہ پن نہیں جھلکتا تھا اس لئے یہ بھی نہیں سوچا جا سکتا تھا کہ اس نے یوں ہی بلا وجہ مجھے گھورنا شروع کر دیا ہے۔ یقیناً کوئی نہ کوئی وجہ ضرور تھی۔ میں اضطراب کا شکار ہونے لگا۔

مرجانہ نے بھی عدنان کی مجھ میں غیر معمولی دلچسپی نوٹ کرلی تھی اور اس نے عدنان سے کچھ کہا بھی تھا۔ مرجانہ کے بولنے پر عدنان چونک پڑا تھا اور اس کیفیت سے نکل آیا تھا، جسے محویت کہا جاتا ہے۔ اس نے جواب میں مرجانہ سے کچھ کہا تھا اور نفی میں سر ہلایا تھا غالباً اس نے مرجانہ کو بتایا ہو گا کہ وہ مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا مگر پہچان نہیں سکا۔ اس کے انداز سے میں یہی نتیجہ اخذ کر سکتا تھا۔ مرجانہ کی دخل اندازی سے اتنا فائدہ ضرور ہوا تھا کہ اب عدنان کی توجہ میری طرف سے ہٹ گئی تھی۔

عدنان کی مجھ میں غیر معمولی دلچسپی بڈ کی نظروں سے بھی پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی اور میری طرح وہ بھی حیران ہو رہا تھا۔ کیا عدنان کسی مافوق الفطرت قوت کا مالک تھا جس کے ذریعے اسے یہ معلوم ہو گیا کہ میں اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہوں؟

میں نے انگڑائی لینے کے بہانے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اسی آڑ میں میں نے بڈ کو ایک مخصوص اشارہ کر دیا جس کا مطلب تھا کہ میں ڈائریکٹ ایکشن لینے جا رہا ہوں۔ بڈ نے میرا اشارہ دیکھ لیا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ میں کیا کروں گا تاہم وہ مزید الرٹ ہو گیا۔

عدنان عباسی مستقل بے چینی کا شکار ہو گیا تھا۔ اس کی نظریں بار بار میری طرف اٹھ رہی تھیں۔ ایسے ہی ایک موقعے پر جیسے ہی اس سے نظریں ملیں میں مسکرایا اور اپنا ہاتھ بلند کر دیا۔ عدنان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دیے تاہم اس نے بھی بادلِ ناخواستہ جواب میں ہاتھ ہلایا۔ مجھے اور کیا چاہیے تھا۔ میں اپنی کرسی سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا جناب!" میں نے اس کے نزدیک پہنچ کر بڑی شائستگی سے کہا "کیا آپ تھوڑی دیر کے لئے مجھے اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت دیں گے۔"

"بیٹھو" عدنان نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور میں اس کا شکریہ ادا کرکے بیٹھ گیا۔

"ایسا لگتا ہے کہ میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے۔" عدنان نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ کچھ دیر قبل مجھے دیکھ کر جس طرح وہ چونکا تھا اس سے صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ مجھے جانتا ہے اور مجھے یہاں دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا ہے۔ میرے لئے یہ بات خاصی حیران کن تھی کہ وہ مجھے پہچانتا ہے۔ میرا نام تو خیر بہت مشہور تھا لیکن میرے صورت آشنا لوگوں کی تعداد بہت کم تھی۔ میں خود ہی اس بات کی کوشش کرتا تھا کہ کم سے کم لوگ مجھے صورت شکل سے پہچانیں۔ مجھ جیسے لوگوں کے لئے یہ ضروری بھی ہوتا ہے۔ جتنے کم لوگ چہرہ آشنا ہوں، کام کرنے میں اتنی ہی آسانی رہتی ہے۔

جتنے لوگ بھی مجھے پہچانتے تھے ان سب کے نام میرے حافظے میں محفوظ تھے۔ ان میں عدنان عباسی کا نام کہیں بھی نہیں تھا۔ گزشتہ چند روز سے قبل میں نے اس کا نام تک نہیں سنا تھا اور ملاقات آج پہلی بار ہوئی تھی، پھر اس کے پاس ایسا کون سا ذریعہ تھا کہ اس نے مجھے پہچان لیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ مجھ پر اپنی شناسائی کے اظہار سے گریزاں تھا۔

"آپ بڑے لوگ ہیں جناب!" میں نے خاکسارانہ انداز میں کہا "یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آج آپ سے میری ملاقات ہوئی اور آپ نے ازراہ کرم مجھے اپنی ٹیبل پر بیٹھنے کا اعزاز بھی بخش دیا۔ ورنہ ہم جیسے چھوٹے لوگوں کا تو آپ کے نزدیک سے بھی گزر نہیں ہوتا۔"

اگر میں واقعی کوئی معمولی آدمی ہوتا تو عدنان میرے الفاظ پر برہم ہو جاتا لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجھ سے بہت اچھی طرح واقف ہے اور شاید یہی وجہ تھی کہ میرے الفاظ پر اس نے کوئی خاص ردِ عمل ظاہر نہیں کیا۔

"ایسے شربتی آنکھوں والے نوجوان کو ایک بار دیکھ لینے کے بعد بھلانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے عدنان!" مرجانہ نے کہا جو اب تک مجھے بہت غور سے دیکھتی رہی تھی "مجھے حیرت ہے تمہاری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے؟"

"شکریہ خاتون!" میں نے بڑے ادب سے کہا "آپ جیسی باوقار خاتون کے منہ سے نکلے ہوئے توصیفی کلمات مجھ جیسے معمولی آدمی کے لئے ایک اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

"تم معمولی آدمی تو ہرگز نہیں ہو سکتے۔" مرجانہ نے اپنے ہونٹوں پر ایک دل فریب مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔ "تم بڑی دل آویز شخصیت کے مالک ہو۔"

میں نے عدنان کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرتے دیکھے مگر میں نے اسے اس کے تاثرات سمیت نظر انداز کر دیا۔

"آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں خاتون!" میں نے شرمانے کی اداکاری کی۔

"میرا نام مرجانہ ہے۔" مرجانہ نے جلدی سے کہا۔ "تم مجھے میرا نام لے کر مخاطب کر سکتے ہو۔" میری شخصیت کا سحر اس پر غالب آ رہا تھا۔

"اوہو!" میں نے پُرمسرت انداز میں کہا "میں کس قدر خوش قسمت ہوں۔ آپ مجھے بہت بڑے اعزاز سے نواز رہی ہیں۔"

"تم شاید مجھ سے ملنے آئے تھے؟" عدنان عباسی کھٹکنے انداز میں غرایا۔

"ایک ہی بات ہے جناب!" میں نے بڑے ادب سے کہا "آپ ہوں یا آپ کی اہلیہ۔"

"مرجانہ میری بیوی نہیں، دوست ہے۔" عدنان نے غرا کر کہا۔

"آپ کے دوست بھی میرے لئے اتنے ہی لائقِ احترام ہیں جتنے خود آپ ہیں۔"

"تمہاری مجھ سے ملنے کی آرزو پوری ہو چکی" عدنان نے بے رخی سے کہا "اب تم واپس اپنی میز پر جا سکتے ہو۔"

"تم اتنی بد اخلاقی کا مظاہرہ کیوں کر رہے ہو عدنان!" مرجانہ نے اسے سرزنش کی "یہ ہمارے مہمان ہیں۔"

"یہ" عدنان زہریلے انداز میں مسکرایا "جس کے نام تک سے ہم لاعلم ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے آپ دونوں کے درمیان تلخی پیدا ہوئی۔" میں نے اٹھنے کے لئے کرسی کھسکاتے ہوئے کہا "مجھے پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا کہ میرا نام حسن کمال ہے۔"

"تم ایسے نہیں جا سکتے۔" مرجانہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا "یہ ہماری توہین ہوگی۔"

میں اٹھتے اٹھتے دوبارہ بیٹھ گیا "دیکھئے، میں آپ دونوں میں سے ایک کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔" میں نے بے بسی سے کہا۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ ہمارے درمیان نہ تو کوئی تلخی پیدا ہوگی اور نہ ہی تمہارے یہاں بیٹھنے سے عدنان کا دل ٹوٹے گا۔ کیوں عدنان؟" وہ عدنان عباسی کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"نہیں — میں تو ان کے یہاں بیٹھنے سے بہت خوش ہوں۔" عدنان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دیکھا" مرجانہ نے اس کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے مجھ سے کہا "میں نے تم سے کیا کہا تھا۔ اب یہ بتاؤ کیا پسند کرو گے؟"

"آج کی رات میرے لئے بڑی خوش قسمتی لے کر آئی ہے۔ عدنان صاحب جیسی بڑی شخصیت سے ملاقات ہوئی۔ ان کے طفیل آپ جیسی جادو اثر خاتون میری میزبان بنیں۔ اس کے بعد بھی کچھ پسند کرنے کو رہ جاتا ہے۔"

مرجانہ کھل کھلا کر ہنس پڑی "میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" … اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "میں کھانے پینے کی بات کر رہی تھی۔"

"اوہ! کھانا تو میں کھا چکا ہوں۔ آپ کے اصرار پر کوئی سافٹ ڈرنک لے لوں گا۔"

"تکلف مت کرو حسن!" مرجانہ نے بڑی اپنائیت سے کہا "یہ وقت تو ہارڈ ڈرنک کے لئے بہت موزوں ہے۔"

"بدقسمتی سے میری زندگی میں ابھی تک وہ وقت آیا ہی نہیں جو ہارڈ ڈرنک کے لئے موزوں ہو۔"

"اوہ! تو یوں کہو کہ تم پیتے ہی نہیں ہو۔" مرجانہ نے بڑی ادا سے کہا اور ایک ویٹر کو اشارے سے بلا کر میری طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"سافٹ ڈرنکس میں کچھ بھی منگا لیں۔" میں نے دھیمی آواز میں کہا اور مرجانہ نے ویٹر کو لائم جوس کا آرڈر دے دیا۔

"آپ کی یہ نوازشِ خصوصی میری کتابِ زیست میں ایک سنہری باب کے طور پر رقم رہے گی۔"

"تم ہر ایک سے ایسی ہی دل فریب گفتگو کرتے ہو گے؟" مرجانہ نے شوخی سے کہا۔

"یہ آپ کے قرب کا اعجاز ہے۔ شاید میری گفتگو پر آپ کے جمال کا کوئی پرتو پڑ گیا ہے۔"

مرجانہ ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی "شکریہ اے شربتی آنکھوں والے نوجوان! تم کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعریف کرنے کے ماہر لگتے ہو۔"

"مرجانہ!" دفعتاً عدنان کٹ کھنے کتے کی طرح غرایا۔ "کسی اجنبی کے ساتھ اتنی زیادہ بے تکلفی ٹھیک نہیں ہے۔"

مرجانہ کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں "شاید میرا ہنسنا تمہیں ناگوار گزرا ہے۔" اس نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"یہی سمجھ لو — لیکن میں تمہیں کسی اجنبی سے اس قدر بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"تم حد سے گزر رہے ہو عدنان! میں تمہاری زر خرید نہیں، بزنس پارٹنر ہوں۔"

"میں بھی یہ بات بزنس کی بہتری کے لئے کہہ رہا ہوں۔" … عدنان دفعتاً ہی نرم پڑ گیا۔

"تم میری ذاتیات میں مداخلت کر رہے ہو" مرجانہ نے تیکھے لہجے میں کہا "میں تمہیں اس مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتی۔"

عدنان ایک طویل سانس لے کر رہ گیا لیکن اس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے دل ہی دل میں کوئی خطرناک فیصلہ کر لیا ہے۔

"ٹھیک ہے" اس نے بے بسی سے کہا "میں تمہاری ذاتیات میں مداخلت نہیں کروں گا لیکن اس سے کم از کم اتنا تو پوچھ ہی لو کہ یہ ہے کون؟"

"قطعی ضروری نہیں ہے کہ جس شخص سے ہم تھوڑی دیر کے لئے مل رہے ہوں اس کے کوائف بھی ہمیں ازبر ہوں۔" مرجانہ نے بگڑ کر کہا "بعض اوقات تم حد سے تجاوز کر جاتے ہو۔"

"اگر یہ جھگڑا صرف میری اجنبیت کی وجہ سے ہے تو میں اسے ابھی دور کئے دیتا ہوں۔ میں ——"

ان لوگوں کو سنانے کے لئے مجھے کوئی جھوٹ نہیں بولنا پڑا۔ اس لئے کہ اسی وقت پبلک ایڈریس سسٹم جاگ اٹھا تھا "خواتین و حضرات توجہ فرمایئے" میں نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں اور اس میز کی طرف دیکھا جس پر بڈ بیٹھا تھا۔ اب وہ میز خالی پڑی تھی۔ بڈ اب وہاں ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے کہ اسپیکر سے ابھرنے والی آواز اسی کی تھی۔

"کلب کی انتظامیہ آپ سب سے پُرسکون رہنے کی درخواست کرتی ہے۔" پورے ہال پر پہلے ہی سناٹا چھا گیا تھا۔ … غالباً اس طرح مخاطب کئے جانے کا یہ پہلا واقعہ تھا۔ میں حیران تھا کہ بڈ آخر کیا کرنا چاہ رہا ہے "ہمیں توقع ہے کہ آپ لوگ نظم و نسق کی اعلیٰ مثال قائم کریں گے۔" کوئی اعلان کرنے سے قبل اس قسم کی تمہید کا مطلب تھا کہ کوئی خطرناک اعلان کیا جانے والا ہے۔ لوگوں نے بھی یہ بات محسوس کر لی تھی اور ان میں بے چینی اور اضطراب پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔

"ایک گمنام فون کال کے ذریعے اطلاع ملی ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کسی تخریب کار نے کلب کی عمارت میں بم رکھ دیا ہے۔" میں اس سے آگے کچھ نہیں سن سکا۔ ہال میں ایسی چیخ وپکار شروع ہوئی تھی جس کے سامنے مچھلی بازار کا شور بھی ماند پڑجائے۔ لوگ گرتے پڑتے دروازے کی طرف بھاگ نکلے تھے۔ میزیں الٹ رہی تھیں، کرسیاں گر رہی تھیں اور لوگ ایک دوسرے کو دھکیل کر پہلے نکل جانے کی فکر میں تھے۔

بڈ نے یہ حرکت کچھ سوچ سمجھ کر ہی کی ہوگی۔ میں کسی حد تک سمجھ تو گیا تھا مگر زیادہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ صورتِ حال فوری فیصلے اور اس پر تیزی سے عمل پیرا ہونے کی متقاضی تھی اور میں نے وہی کیا۔ بڈ کا کیا ہوا اعلان سن کر دیگر لوگوں کی طرح مرجانہ اور عدنان بھی بدحواسی کا شکار ہوگئے تھے۔ انہوں نے بھی اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگنے کی کوشش کی تھی مگر میں نے ان دونوں کی راہ میں اپنی ٹانگ حائل کرکے انہیں گرادیا۔ اتنا بہت کافی تھا۔ بقیہ کام بدحواس لوگوں نے پورا کردیا جو انہیں اٹھنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔ عدنان کے محافظ بھی اس افراتفری کا شکار ہونے سے نہیں بچ سکے تھے۔

ذرا سی کوششوں کے بعد وہ دونوں اٹھنے میں کامیاب ہوگئے مگر میں نے ان دونوں کو پکڑلیا "عقبی سمت سے نکل چلو" میں نے گھبراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا "سامنے تو ہم پھنس کر رہ جائیں گے۔"

بات چونکہ جان بچانے کی تھی اس لئے بدحواسی کے باوجود ان کی سمجھ میں آگئی اور میں انہیں عقبی سمت میں لے چلا۔ ہال سے نکلنے سے قبل ہی میں نے ہال سے ملحقہ ایک کمرے سے بڈ کو برآمد ہوتے دیکھا۔

"کار لے کر عقبی سمت میں آؤ۔" میں نے چیخ کر کہا۔ "جلدی کرو، ہمیں ہر قیمت پر عدنان صاحب کی جان بچانی ہے۔"

بڈ سامنے والی سمت میں جھپٹا اور میں ان دونوں سمیت عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ بڈ نے کیا حرکت کی ہوگی کہ کلب کی انتظامیہ نے اسے اس قسم کا اعلان کرنے کی اجازت دے دی لیکن میں اس کی حکمتِ عملی کا بہرحال قائل ہوگیا۔ اس نے بہت بروقت فیصلہ کیا تھا اور نہایت مناسب فیصلہ کیا تھا۔ اس افراتفری کے بغیر عدنان کا اغوا آسان نہ ہوتا۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ فائدہ اٹھانے کے لئے مجھے برق سرعت سے فیصلہ کرنا پڑا تھا ورنہ بڈ کے کئے کرائے پر پانی پھر جاتا۔

ہم کلب کی عمارت سے نکل کر عقبی کمپاؤنڈ میں پہنچ گئے جہاں کلب کے ملازمین افراتفری کے عالم میں عقبی گیٹ کی طرف بھاگ رہے تھے۔ ہم اس عالم میں عقبی گیٹ سے باہر نکلے کہ کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی ہماری طرف نہیں دیکھا اور دیکھتا کون؟ بم کی خبر سن کر چوکیدار بھی فرار ہوگیا تھا۔

کلب سے باہر پہنچ کر میں نے رکنے کی کوشش کی مگر عدنان وہاں رکنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

"بم عمارت میں رکھا گیا ہے اگر وہ پھٹ بھی گیا تب بھی اس کے اثرات یہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"

"معلوم نہیں کتنی طاقت کا بم ہو اور کس قدر تباہی پھیلائے۔" عدنان نے وحشت سے کہا "میرا ہاتھ چھوڑدیا پھر اس جگہ مت رکو۔ عمارت سے دور نکل چلو۔"

اسی وقت بڈ کی کار آتی دکھائی دی اور میں نے سکون کا سانس لیا۔ بڈ نے بہت پھرتی دکھائی تھی ورنہ سامنے جو افراتفری مچی ہوگی۔ اس میں سے اتنی جلدی کار نکال لانا ممکن نہیں تھا۔ اگر بڈ نہ آتا... تو مجھے عدنان عباسی کو قابو میں رکھنے کے لئے اسی کا ریوالور استعمال کرنا پڑتا جو اس دوران میں اس کی جیب سے نکال چکا تھا۔

بڈ نے کار ہمارے قریب لاکر روکی اور میں نے جھپٹ کر عدنان کے لئے اگلی نشست کا دروازہ کھول دیا "تشریف رکھیے جناب!" میں نے کہا اور وہ ایک بھی لفظ کہے بغیر جلدی سے اندر بیٹھ گیا۔ اسی دوران مرجانہ پچھلی نشست پر بیٹھ چکی تھی۔ میں نے جلدی سے اگلا دروازہ بند کیا اور مرجانہ کے ساتھ پچھلی نشست پر بیٹھ گیا۔ بڈ نے فوراً ہی کار چلادی۔

کلب سے کچھ دور بحفاظت نکل آنے کے بعد ان دونوں کی جان میں جان آئی جس کا پہلا ثبوت مرجانہ نے پیش کیا۔

"تم نے ہماری بہت مدد کی حسن!" وہ میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی "میں تمہاری شکرگزار ہوں۔"

"جو کچھ میں نے کیا وہ میرا فرض تھا مرجانہ!" میں نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور جب اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسے ہولے ہولے سہلانے لگا۔

"اگر تم نہ ہوتے تو معلوم نہیں ہمیں کن زحمتوں سے دوچار ہونا پڑتا۔" مرجانہ نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بغیر کہا۔

"عدنان صاحب اتنے بڑے آدمی ہیں۔ یہ میرے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ میں ان کے کسی کام آسکا۔"

"تم کیوں اس قدر احساسِ کمتری کا شکار ہو۔" مرجانہ نے خفگی سے کہا "بار بار بڑا آدمی کہہ کر ہمیں شرمندہ مت کرو۔"

"اگر یہ بات آپ کو ناگوار گزرتی ہے تو اب نہیں کہوں گا۔" میں نے آہستگی سے اس کا ہاتھ دبایا۔

کار تیزی سے اڑی چلی جارہی تھی۔ دفعتاً عدنان نے چونک کر کہا "یہ تم ہم لوگوں کو کہاں لے جارہے ہو؟"

"آج کی رات قسمت مجھ پر مہربان ہوئی ہے تو کیا آپ میرے غریب خانے پر ایک پیالی چائے نوش کرنا پسند نہیں کریں گے؟" میں نے آگے کی طرف جھک کر کہا۔ مرجانہ کا ہاتھ بدستور میرے ہاتھوں میں تھا۔

"نہیں" عدنان نے مضطربانہ انداز میں کہا "اس وقت رہنے دو پھر کبھی دیکھی جائے گی۔"

"کیا حرج ہے" مرجانہ بولی "ایک پیالی چائے میں دیر ہی کتنی لگے گی۔"

"بات دیر اور جلدی کی نہیں ہے مرجانہ!" عدنان نے بے بسی سے کہا "تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتیں؟"

"اگر تم نہیں جانا چاہتے تو مت جاؤ" مرجانہ نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا "میں تو ضرور جاؤں گی۔"

عدنان نے خاموشی اختیار کرلی۔ وہ بڑی آسانی سے میرے قبضے میں آگیا تھا اور بڈ کے علاوہ اس کا ایک بڑا سبب مرجانہ تھی جو مجھ سے متاثر ہوگئی تھی۔ ورنہ عدنان کو زبردستی ہی اغوا کرنا پڑتا۔

بلیک آؤٹ کے سبب سڑکوں پر اندھیرا تھا اور اسی سبب عدنان کے لئے راستوں کا پہچاننا آسان نہیں تھا۔

جلد ہی ہم اپنی قیام گاہ تک پہنچ گئے۔ کار رکتے ہی میں نے مرجانہ کا ہاتھ چھوڑا اور کار سے اتر کر عدنان کے لئے اگلا دروازہ کھولا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے طرزِ عمل سے مرجانہ بہت مطمئن ہے جبکہ عدنان مستقلاً اضطرابی کیفیت کا شکار تھا۔ کلب سے یہاں تک آنے کے دوران بھی وہ راستے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

میں ان کو بڑے احترام سے ڈرائنگ روم میں لایا اور عدنان عباسی کو خاص طور ایک نشست والے صوفے پر بٹھایا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہاری شخصیت کسی عام آدمی کی شخصیت نہیں ہوسکتی۔" مرجانہ نے کہا "اتنے شاندار گھر میں رہتے ہو اور خود کو معمولی آدمی کہتے ہو۔"

"یہ میرے دوست کا گھر ہے۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر بڈ کی طرف اشارہ کیا جس نے چپ سادھ رکھی تھی۔

"تم تو ہمیں یہاں یہ کہہ کر لائے تھے کہ یہ تمہارا گھر ہے۔" عدنان عباسی نے بھڑک کر کہا۔

"یہ میرا بہت عزیز دوست ہے۔" میں نے مرجانہ کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا "اس میں اور خود میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔" میں نے بڈ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم جلدی سے ہمیں چائے پلا کر رخصت کرو۔" عدنان عباسی نے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا تھا۔

"اس قدر جلدی کرنے کی کیا ضرورت ہے جناب!" میں نے قدرے بے نیازی سے کہا پھر مرجانہ کی طرف متوجہ ہو کر بولا "کیوں مرجانہ!"

"عدنان کی باتوں پر توجہ مت دو۔" مرجانہ مسکرا کر بولی "ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ تم کہو گے تو ہم ناشتا بھی یہیں کریں گے۔"

"ہاں اور کیا" میں نے گردن ہلائی "صبح ہونے میں اب دیر ہی کتنی رہ گئی ہے۔"

"بکواس مت کرو" عدنان آپے سے باہر ہوگیا "تم انتہائی بدتمیز آدمی ہو۔"

"لینگویج پلیز" مرجانہ نے ہاتھ اٹھا کر سرد لہجے میں عدنان سے کہا اور وہ تلملا کر رہ گیا۔

"مجھے تمیز سکھاتی ہو اور خود میری آنکھوں کے سامنے دوسرے کے پہلو میں بیٹھی ہو۔" عدنان نے برہم ہو کر کہا۔

"میں تمہاری بیوی نہیں ہوں عدنان! میرا نام مرجانہ ہے اور مجھ پر کوئی الزام عائد کرنے سے قبل تمہیں بہت کچھ سوچنا پڑے گا۔"

تم میری بیوی ہو بھی نہیں سکتیں۔ وہ تمہاری طرح آبرو باختہ عورت نہیں ہے۔"

"شٹ اَپ" مرجانہ اچھل کر کھڑی ہوگئی "تمہاری یہ مجال کیسے ہوئی کہ تم نے میرے لئے آبرو باختہ جیسے گھٹیا الفاظ استعمال کیے۔"

عدنان بھی غصے میں بھنّایا ہوا اٹھا اور قبل اس کے کہ مرجانہ اس کے ارادے سے آگاہ ہوپاتی عدنان نے اس کے گال پر ایک بھرپور تھپڑ رسید کردیا۔ تھپڑ کی آواز ڈرائنگ روم کی محدود فضا میں گونج کر رہ گئی تھی اور مرجانہ

تیورا کر مجھ پر گری تھی۔

"خواتین پر ہاتھ اٹھانا ناشائستگی کے زمرے میں آتا ہے جناب عالی!" میں نے مرجانہ کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے بڑے ادب سے کہا۔

"ناشائستگی کے بچے میں تیرے دانت توڑ دوں گا۔"

عدنان دہاڑا اور اس نے مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کی۔ میں تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔

"یہ آپ کیا کررہے ہیں جناب!" میں چیخا "میں تو آپ کو چائے پلانے کے لئے لایا تھا۔ آپ نے معلوم نہیں کیا شروع کردیا۔"

"رک جاؤ عدنان!" دفعتاً مرجانہ کی سرد آواز کمرے میں گونجی اور عدنان جہاں تھا وہیں رک گیا۔ مرجانہ نے اپنے بلاؤز کے گریبان سے پستول نکال کر عدنان کو کور کرلیا تھا۔

میں نے ایک طویل سانس لے کر بڈ کی طرف دیکھا اور شرارت آمیز انداز میں مسکرایا۔ مرجانہ کی طرف ضرورت سے زیادہ التفات سے میں عدنان کو مشتعل کرنا چاہتا تھا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ بات اس حد تک بڑھ جائے گی۔ شاید مرجانہ کے معاملے میں عدنان کے جذبات کچھ زیادہ ہی قابضانہ تھے۔ بات کچھ بھی رہی ہو میں تو اس صورتِ حال سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"یہ کیا کررہی ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے؟" عدنان نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا "تمہاری اتنی جرأت کہ تم نے مجھ پر پستول نکال لیا۔"

"اگر اپنی جگہ سے ذرا بھی جنبش کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں بے دریغ شوٹ کردوں گی۔" مرجانہ نے سفاکانہ انداز میں کہا "تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں تمہیں اس کی سزا ضرور دوں گی۔"

"شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا کررہی ہو اور کس کی خاطر کررہی ہو۔"

"میں کسی کی خاطر کچھ نہیں کررہی ہوں۔ تم نے میری توہین کی ہے اور میں تم سے اس کا انتقام ضرور لوں گی۔"

"اگر میں تمہیں بتادوں کہ جس شخص کی خاطر تم نے مجھ پر پستول اٹھایا ہے وہ دراصل کون ہے تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے۔"

میں نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا اور بڈ کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا۔ میرا اندازہ درست ثابت ہونے کے نزدیک تھا۔ عدنان نے اعترافِ شناسائی تو کرلیا تھا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ مجھے کس حیثیت سے شناخت کرتا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ عنقریب بہت سے سنسنی خیز انکشافات ہونے والے ہیں۔

"میں تمہاری فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں عدنان! تم لوگوں کو چالاکی سے مارتے ہو۔ مجھ پر تمہاری کوئی چال کارگر نہیں ہوسکے گی۔"

"جس شخص کا جادو تمہارے سر چڑھ کر بول رہا ہے اس کا نام علی یار خان ہے۔" عدنان نے کہا اور مرجانہ چونک پڑی۔

"تم اس کی تردید کرو حسن!" مرجانہ نے جارحانہ انداز میں کہا "میں اسے جانتی ہوں۔ یہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے بڑے سے بڑا جھوٹ بول سکتا ہے۔"

"بے شک یہ شخص بہت مکار اور جھوٹا ہے لیکن بدقسمتی سے اس وقت اس نے سچ بولا ہے۔" میں نے دبنگ آواز میں کہا "میں واقعی علی یار خان ہی ہوں۔"

میرا اعتراف سن کر مرجانہ کا چہرہ دھواں ہوگیا۔ اس کی حالت کا یہ تغیر ناقابلِ فہم تھا۔ اس نے فوراً ہی پستول کا رخ میری طرف کردیا۔

"میں تم لوگوں کا دشمن تو نہیں ہوں۔" میں نے متحیّرانہ لہجے میں کہا "میں تو یہودیوں کے خلاف جنگ کررہا ہوں۔ تم سے میری کیا دشمنی ہے۔"

مرجانہ نے عدنان کی طرف دیکھا۔ انداز ایسا تھا جیسے مدد کی طلب گار ہو۔ عدنان عباسی نے بھی اسے مایوس نہیں کیا۔

"حسن کمال کو کس خانے میں فٹ کرو گے؟" عدنان نے طنز کیا "کوئی دوستوں سے بھی جھوٹ بولتا ہے۔"

"تم مجھے پہچاننے سے کیوں گریزاں تھے عدنان؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عدنان مجھے گھورنے لگا "تم اس وقت میرے قیدی ہو علی! تم نے کسی سازش کے تحت فرضی نام سے ملاقات کرکے ہم دونوں کے تعلقات خراب کرانے کی کوشش کی مگر تم ناکام ہوگئے۔"

"میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم مجھے کیوں کر پہچانتے۔ جب کہ اس سے قبل کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوئی؟" میں نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ غیر متوقع طور پر حاصل ہونے والی بہت سی کامیابیوں نے تمہارا دماغ حد سے زیادہ خراب کردیا ہے مگر اب تم بچ نہیں سکو گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے بڈ کی طرف دیکھا اور وہ میرا مطلب سمجھ کر مرجانہ کے پستول والے ہاتھ پر جھپٹ پڑا۔ ان دونوں ہی نے اسے نظرانداز کر رکھا تھا۔ مرجانہ کے پستول سے فائر ضرور ہوا مگر گولی دیوار میں کہیں پیوست ہو گئی تھی۔ عدنان نے پانسہ پلٹتے دیکھا تو بوکھلا کر جیب میں ہاتھ ڈالا مگر اس کا ریوالور تو میری جیب میں تھا۔

"کہیں تم اسے تو تلاش نہیں کر رہے؟" میں نے اپنی جیب سے اس کا ریوالور نکال کر اسے دکھاتے ہوئے مضحکانہ انداز میں کہا۔

عدنان کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نظر آئے۔ کچھ ہی دیر قبل وہ میرے سامنے بعض اعترافات کر چکا تھا جو اب اس کی جان کو آنے والے تھے۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ ایک سنگین صورت حال سے دوچار ہو چکا ہے۔ بڈ نے مرجانہ سے پستول چھین کر اسے صوفے پر دھکیل دیا تھا اور وہ صوفے پر پڑی یوں پلکیں جھپکا رہی تھی جیسے اس کی بصارت زائل ہو گئی ہو۔

"دیکھ لیا اپنی حماقت کا انجام" عدنان نے مرجانہ کی طرف پلٹ کر رہی سے کہا۔

"سکون سے بیٹھ جاؤ عدنان! تمہیں بہت طویل حساب کتاب سے دوچار ہونا ہے۔ تمہارا نامہ اعمال بہت سیاہ ہے۔"

"تم خسارے کا سودا کر رہے ہو علی! اگر مجھے کوئی نقصان پہنچا تو تم عراق سے صحیح و سالم نہیں نکل سکو گے۔"

"یہ میرا مسئلہ ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "تمہیں اس میں سر کھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم تو بس وہ کرو جو تم سے کہا جائے۔"

عدنان عباسی کو اندازہ ہو گیا کہ حکم عدولی کا کیا انجام ہو گا ورنہ وہ ہرگز میری ہدایت پر عمل نہ کرتا۔

"اب اگر اجازت ہو تو میں مرجانہ کے پاس بیٹھ جاؤں؟" میں نے بڑی معصومیت سے کہا "بات دراصل یہ ہے کہ مرجانہ مجھے پسند آ گئی ہے۔"

"ضرور ضرور" عدنان نے بڑے خلوص سے کہا "بلکہ اگر تم چاہو تو میں اس پر اپنے دعوے سے دست بردار بھی ہو سکتا ہوں۔"

"تمہارا کیا خیال ہے مرجانہ؟" میں نے کہا "کیا تم میرے ساتھ خوش رہ سکو گی؟"

مرجانہ نے اپنی آنکھیں پٹ پٹائیں۔ اتنی بات تو اس کی سمجھ میں آ رہی تھی کہ میں ان کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کروں گا۔

"ہم تمہاری قید میں ضرور ہیں لیکن کیا ضروری ہے کہ تم ہمارے جذبات سے کھیلو" مرجانہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم نے سمجھداری کی بات کی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ تمہارے اپنے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ جب بھی کسی شخص کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے، وہ بہت سمجھدار ہو جاتا ہے۔ کوئی ایسا نہیں ملتا جو دوسروں کے جذبات کا بھی پاس کرے۔ معلوم نہیں دوسروں کے جذبات سے کھیلتے وقت آدمی کے احساسات کہاں جا کر سو جاتے ہیں۔"

"کم از کم میں نے تو تمہارے جذبات کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچائی" مرجانہ نے کہا۔

"میں غیر عرب ہو کر عربوں کے مفاد کے لئے لڑ رہا ہوں۔ صرف اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں اور تم نے ایک عرب ہوتے ہوئے بھی میری حقیقت جاننے کے بعد مجھ پر پستول تان لیا تھا۔ کیا یہ کوئی بہت خوش گوار بات تھی۔ کیا تمہارے اس رویے سے میرے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچی چاہیے تھی۔"

مرجانہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گئی۔ عدنان عباسی کے مقابلے میں وہ بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"تم لوگوں کے غیر معمولی رویے کا سبب جانے بغیر میں سکون کا سانس نہیں لے سکتا۔ یہ تم پر منحصر ہے کہ مجھے از خود معلومات فراہم کرتے ہو یا۔۔۔" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"کم از کم میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ کسی مجرم نے بغیر تشدد کے زبان کھولی ہو" بڈ نے دخل اندازی کی۔

"یہ بات میں بھی جانتا ہوں لیکن ایک موقع دے دینے میں کیا حرج ہے" میں نے کہا۔

"ہاں، حرج تو کوئی نہیں ہے" بڈ نے کہا "بس اس چکر میں تھوڑا سا وقت برباد ہو جائے گا۔"

"تم مجھے کس طرح جانتے ہو عدنان؟" میں نے اچانک عدنان عباسی سے کہا "کیا تم اپنی معلومات کا ذریعہ ظاہر کرنا پسند کرو گے؟"

عدنان نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا "میں نے تمہاری تصویر دیکھی تھی۔ اس لئے تمہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔"

"میری تصویر تم تک کیسے پہنچی؟"

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم نارمن شیلوف کے میک اپ میں اسرائیل جانے والے تھے" عدنان نے کہا

Shaheen Library
SAHIWAL

اور میں بری طرح چونک پڑا۔

"کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو [illegible] یہ معلومات آرمی انٹیلی جنس کے ذریعے تم تک پہنچی ہیں؟" میں نے کہا۔

"خود کرنل نعمان نے مجھے یہ ساری باتیں بتائی ہیں" عدنان نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ حکم بھی تمہیں اسی نے دیا تھا کہ مجھے مار دیا جائے" میں نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"نہیں، اس سے ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی تھی" عدنان نے نفی میں سر ہلایا۔

"تمہیں جھوٹ بولنے تک کی تمیز نہیں ہے عدنان! میں نے کہا تھا نا کہ تمہارا نامۂ اعمال بہت زیادہ سیاہ ہے اور میں تم سے بہت طویل حساب لوں گا۔"

"تم مستقل مجھ پر الزامات عائد کئے جا رہے ہو" عدنان بپھر گیا "جانتے ہو عراق میں میں کس پوزیشن کا مالک ہوں؟"

"میں لوگوں کی ظاہری پوزیشن [illegible] جاتا۔ میری نظر تو ان کے باطن پر ہوتی ہے [illegible] ظاہری پوزیشن خواہ کتنی مضبوط کیوں نہ ہو [illegible] قابل نفرت آدمی ہو۔"

"اس [illegible] بے عزتی میں ہرگز برداشت نہیں کر سکتا" عدنان نے صوفے سے اٹھنے کی کوشش کی۔

"ابھی تو ابتدا بھی نہیں کی ہے پیارے، بیٹھے رہو کہ بیٹھے رہنے میں ہی تمہاری عافیت ہے۔ اٹھنے کی کوشش کرو گے تو میں تمہارے گھٹنے پر فائر کروں گا۔"

عدنان بیٹھ گیا۔ نہ بیٹھتا تو اپنی کم از کم ایک ٹانگ تو ضرور تڑوا بیٹھتا۔

"تم بہت زیادہ جذباتی ہو اور یہ تمہاری بہت بڑی خامی ہے، آدمی کو حقیقت پسند ہونا چاہیے۔"

"مجھے اپنی خامی کا اعتراف ہے عدنان! مگر میں نے حقائق سے کبھی منہ نہیں موڑا۔"

"تم کن چکروں میں الجھ رہے ہو۔ سب کچھ بھول جانے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ تمہاری نسلیں عیش سے زندگی بسر کریں گی۔"

"اگر واقعی اتنی بڑی رقم مل جائے تو مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ میں کسی بھی قسم کے چکر میں الجھوں، مگر میں سودے بازی میں ذرا کمزور رہوں۔"

"تمہیں سودے بازی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تمہیں ایک ملین ڈالر دے سکتا ہوں۔ ایک ملین ڈالر کی خطیر رقم جو ایک امریکی کا خواب ہوتی ہے۔"

"تم نے اپنی آزادی کے لئے ایک ملین ڈالر کی بولی لگائی ہے جبکہ میں تمہیں محض اس بات کے لئے دو ملین ڈالر دے سکتا ہوں کہ تم مجھے میرے بارے میں اپنی معلومات کے ذرائع سے آگاہ کر دو" میں نے حقارت آمیز لہجے میں کہا "جانتے ہو، دو ملین کی رقم کیا ہوتی ہے۔ یہ دو امریکیوں کا خواب ہوتی ہے۔"

عدنان کا چہرہ تاریک ہو گیا مگر اس نے فوراً ہی سنبھالا لے کر کہا "میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ کرنل نعمان۔۔۔"

"میں مانے لیتا ہوں کہ میرے بارے میں کرنل نعمان ہی تمہاری تمام معلومات کا ذریعہ بنا ہے مگر یہ معمہ کس طرح سلجھے گا کہ تمہیں میری ذات سے کیا دشمنی ہے؟"

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" عدنان نے سنجیدگی سے کہا۔ "مجھے تم سے ہرگز کوئی دشمنی نہیں ہے۔"

"تمہارے اور مرجانہ کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا، پھر مرجانہ نے جس طرح میرا نام سنتے ہی مجھے پستول کی زد میں لیا تھا۔"

"مرجانہ کی کسی حرکت کی ذمے داری مجھ پر کس طرح عائد ہو سکتی ہے" عدنان نے کہا۔ اس کی بات سن کر مرجانہ نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا تھا مگر میں نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"بات تو معقول ہے" میں نے بڈ کی طرف دیکھا "اب کیا کہتے ہو؟"

"تمہارے اندر یہ بہت بڑی خرابی ہے چیف!" بڈ نے برا سا منہ بنایا "خواہ مخواہ کی باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہو۔ اس کی معلومات کا ذریعہ معلوم کر کے تمہیں کیا حاصل ہو جائے گا۔ جو تھوڑی بہت رقم یہ تمہیں دے رہا ہے، لے کر اسے چھوڑ دو۔ مانا کہ ایک ملین ڈالر کی رقم بہت کم ہوتی ہے مگر نہ ہونے سے تو بہتر ہے۔ کچھ دن عیش سے گزریں گے، پھر دوسرا شکار دیکھیں گے۔"

"تمہارا ساتھی بہت عقل مند ہے" عدنان نے خوش ہو کر کہا "کیسی دانش مندی کی باتیں کر رہا ہے۔"

"میں اس سے بھی زیادہ عقل مند ہوں۔ کھوٹے سکوں کا سودا کبھی نہیں کرتا۔"

"کیا مطلب؟" عدنان نے چونک کر کہا۔

"اگر تم اصل عدنان عباسی ہوتے تو میں ضرور تم سے سودے بازی کرتا مگر تم کوئی فراڈ لیے ہو۔ عدنان عباسی تو ہرگز نہیں ہو سکتے۔"

"یہ کیا بکواس ہے" عدنان نے بھڑک کر کہا "اگر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عدنان عباسی نہیں ہوں تو پھر عدنان عباسی کون ہے؟"

"وہ جو آج شام تک قید میں تھا" میں نے کہا "پٹائی کے نتیجے میں اس کا چہرہ تقریباً ناقابلِ شناخت ہو کر رہ گیا تھا۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" عدنان نے حیرت سے کہا۔

"میں نے ہی اس کی پٹائی کی تھی۔ وہ میری قید میں تھا مگر اس کے آدمی اسے چھڑا کر لے گئے۔"

"وہ تو علی حماد تھا اور اس کے چہرے کے نقوش بھی کچھ اور تھے" عدنان عباسی نے بوکھلا کر کہا۔

"اتفاق سے وہی خاکسار تھا۔ اور اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے تمہیں اصل عدنان عباسی مان لوں؟"

عدنان عباسی کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ چند منٹ تک وہ بے یقینی سے مجھے دیکھتا رہا پھر اچانک اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"سنو' وہ میرا ڈپلی کیٹ ہے۔ میں اسے منظرِ عام پر رکھتا ہوں اور خود پس پردہ رہ کر کام کرتا ہوں تاکہ میرے خلاف اگر کوئی سازش ہو تو میں محفوظ رہوں۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو عدنان! غالباً تم نے اندازہ لگا لیا ہے کہ میں اصل عدنان کو جان سے نہیں ماروں گا جبکہ نقلی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"یقین کرو' میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں" عدنان گڑگڑایا۔ اسے اپنی موت جو نظر آنے لگی تھی۔

"میں خواہ مخواہ تو یقین نہیں کر سکتا۔ کیا تم اپنے اصلی ہونے کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں" عدنان نے جلدی سے کہا "میرے ڈپلی کیٹ کا نام تمکین ہے اور اس کے سپرد بہت محدود ذمے داریاں ہیں۔ وہ زیادہ بڑی رقومات کا لین دین بھی نہیں کر سکتا۔"

"تم اس وقت اتنی دیدہ دلیری کے ساتھ منظرِ عام پر کیوں آئے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے اپنی حفاظت کا معقول بندوبست کر رکھا تھا۔ اگر عین وقت پر وہ بم درمیان میں نہ آجاتا تو تم مجھے اغوا نہیں کر سکتے تھے۔"

بم کے تذکرے پر میں نے بڈی کی طرف دیکھا "کیا واقعی کلب کی عمارت میں بم رکھے جانے کی اطلاع ملی تھی؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"ہرگز نہیں چیف!" بڈ نے نفی میں سر ہلایا "میں نے تو ریوالور کے زور پر وہ اعلان کیا تھا۔ خود کلب کے ملازمین یہی سمجھے تھے کہ واقعی ایسی کوئی اطلاع ملی ہے۔"

"میرے علم میں لائے بغیر تمہیں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اگر میں بھی دوسروں کی طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتا تو کیا ہوتا؟" میں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اتنا وقت کہاں تھا چیف! تم تو پہلے ہی مجھے ڈائریکٹ ایکشن کا اشارہ کر چکے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ تم عدنان کی میز پر کچھ دیر بیٹھنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میں نے فوری طور پر منصوبہ بنایا اور اس پر عمل بھی کر گزرا لیکن میں نے خیال رکھا تھا کہ تم لاعلم نہ رہنے پاؤ۔ اسی لئے میں نے اپنی اصل آواز میں اعلان کیا تھا۔"

"دیکھا تم نے" میں نے فخریہ لہجے میں عدنان سے کہا۔ "میرے ساتھی کتنے ذہین ہیں' وہ میرے محتاج نہیں رہتے جہاں ضرورت پڑتی ہے بڑے بڑے فیصلے بھی کر لیتے ہیں۔"

"میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں" عدنان نے مضمحل انداز میں کہا "میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے تم لوگ یہ طریقہ بھی اختیار کر سکتے ہو۔"

"میں تمہارے اس طرح منظرِ عام پر آنے کی وجہ سے بھی واقف ہوں عدنان! تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ علی حماد تم سے سونیا کا بدلہ لینے کی کوشش ضرور کرے گا۔ تم نے اپنے آدمی ہر طرف پھیلا رکھے تھے تاکہ علی حماد کو پکڑ سکیں اس سے تمہاری اَنا کو سخت ٹھیس پہنچی تھی۔ تم یہ کس طرح گوارا کر سکتے تھے کہ تم اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے اور تمہیں اس کے ہاتھوں کئی بار زک بھی اٹھانا پڑی۔"

"تم بہت باصلاحیت آدمی ہو۔ میں ایک بار پھر تمہیں اپنے ساتھ کام کرنے کی پیش کش کرتا ہوں۔ تم بادشاہوں کی سی زندگی بسر کرو گے۔"

"فقیروں کو بادشاہی راس نہیں آیا کرتی۔۔ اور بادشاہوں کو وعدہ خلافی زیب نہیں دیتی۔ تم نے سونیا کو رہا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تمہارے ساتھ کام کروں گا تو مجھے بھی یہی کچھ کرنا پڑے گا۔"

"وہ میری مجبوری تھی" عدنان نے کہا "لیکن جب تم میرے ساتھ کام کرو گے تو تمہیں ہر قسم کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔"

"تم" میں نے اس کی طرف انگلی اٹھائی "تم مجھے تحفظ فراہم کرو گے" میں نے حقارت سے کہا "تمہیں گفتگو کرنے تک کی تمیز نہیں ہے۔ میرے قیدی ہونے کے باوجود تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ تمہاری زندگی اس وقت میری انگلی کے ایک ہلکے سے اشارے کی محتاج ہے اس کے باوجود تم مجھ سے حاکمانہ شان سے بات کر رہے ہو۔ یوں

جیسے میں تمہارا پشتی غلام ہوں۔ تم آخر کتنے متکبر شخص ہو عدنان! تمہیں یہ احساس بھی نہیں ہے کہ تم اپنے ماتحتوں کی نظروں سے اوجھل ہو چکے ہو۔ وہ سر پٹختے رہ جائیں گے مگر تمہاری گرد کو بھی نہیں پاسکیں گے۔ تم ہر طرح میرے رحم و کرم پر ہو مگر تمہارے لہجے کی اکڑفوں کا وہی عالم ہے۔ تم آخر ہو کیا چیز؟ میں تمہیں کسی حقیر چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہوں مگر میں تمہیں زندہ رکھوں گا لیکن تمہاری زندگی ایسی ہوگی کہ تم موت کی دعائیں مانگا کرو گے۔ میں تمہیں اپاہج کر دوں گا۔ بتاؤ' تم مجھے کس طرح پہچانتے تھے۔"

میرے لہجے کی سفاکی نے اسے لرزا کے رکھ دیا "یقین کرو" وہ گھگھیایا "میں نے تمہیں جو کچھ بتایا وہ درست ہے۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو عدنان" میں نے دانت پیس کر کہا اور ریوالور کی نال ذرا سا جھکا کر فائر کر دیا۔ گولی اس کے جوتے کی ٹو پھاڑتی ہوئی گزر گئی۔ اس کے جسم کو کوئی گزند نہیں پہنچا تھا مگر اس کے باوجود اس کے منہ سے جو کربناک چیخ نکلی تھی اسے سن کر یہی محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس کا پیر زخمی ہو گیا ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں اس کے علاوہ مرجانہ کی سریلی چیخ بھی گونجی تھی۔

"بیٹھ جاؤ عدنان! ورنہ اگلی گولی تمہاری کھوپڑی میں اترے گی" میں نے غرا کر کہا اور عدنان ایک جھٹکے سے دوبارہ بیٹھ گیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میرا نشانہ خطا ہو گیا۔ ضروری نہیں کہ اگلی بار بھی نشانہ خطا ہو۔"

"مم۔ میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں" عدنان گڑگڑایا "میرے ساتھ یہ سلوک مت کرو۔ میرا دل بہت کمزور ہے۔"

"تم۔ اور کسی کی بات مانو گے۔ کس قدر مضحکہ خیز تصور ہے۔ تم تو حکمرانی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔ میں تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے تحفظ فراہم کرو گے؟"

عدنان عباسی کے چہرے پر پسینہ پھوٹ نکلا تھا اور اس کے ہونٹ پھڑکنے لگے تھے۔

"اب تم مجھ سے زندگی کی بھیک مانگو عدنان ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں ہلاک ہی کر بیٹھوں۔"

"میری وجہ سے تمہیں جو بھی تکلیف پہنچی ہے' میں اس کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں" اس نے جیب سے رومال نکالا اور چہرے پر بہتا ہوا پسینہ پونچھنے لگا۔

"تم نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ میں خوش قسمتی سے بچ گیا جب کہ سونیا بے قصور ماری گئی۔ میں نے اس کا انتقام لینے کا عہد کیا ہے عدنان اور یہ اس کی پہلی قسط ہے" میں نے دوبارہ فائر کیا۔ اس بار گولی نے جوتے کے ساتھ ساتھ اس کے پیر کو بھی پھاڑ دیا تھا۔ عدنان کی چیخ بڑی کربناک تھی۔ وہ ڈرائنگ روم میں فرش پر بچھے قالین پر ماہیِ بے آب کی طرح لوٹ رہا تھا۔ مرجانہ چیخ مار کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اس کی ڈریسنگ کراؤ" میں نے بڈ سے کہا "اور ان دونوں کی ہر چیز اپنے قبضے میں لے لو۔ ان کے لباس بھی تبدیل ہونے ضروری ہیں۔"

بڈ نے سر کو اثباتی جنبش دی "ہمارے پاس سارے انتظامات ہیں۔ ابھی اس کی ڈریسنگ ہو جائے گی۔"

"ڈریسنگ سے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس کا خون بہنا بند ہو جائے" میں نے خشک لہجے میں کہا "ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور مرجانہ کو لباس تبدیل کرنے کے بعد میرے پاس بیڈ روم میں لے آؤ۔" میں تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ڈرائنگ روم سے نکل گیا۔

بیڈ روم میں آنے کے بعد میں بیٹھا نہیں۔ مجھے رہ رہ کر سونیا کا خیال آرہا تھا۔ بار بار اس کا چہرہ تصور میں ابھرتا تھا۔ وہ اندر سے کتنی پاکیزہ تھی مگر جب اس نے میرا کہنا مانتے ہوئے اپنی راہ بدلنے کا فیصلہ کیا تو موت نے اسے مہلت نہیں دی۔ اس نے خود کو مجھ پر نچھاور کر دیا۔ اس کا خون مجھ پر قرض تھا اور اب اس کے ماں باپ میری ذمے داری تھے۔ میرا بس چلتا تو سونیا کا انتقام لینے کے لئے عدنان عباسی کو بار بار موت کے گھاٹ اتارتا مگر میں اسے صرف ایک بار ہلاک کر سکتا تھا اور اس سے میرے جذبۂ انتقام کی تشفی نہیں ہو سکتی تھی۔

میرا سینہ انتقام کی جس آگ میں جل رہا تھا وہ بجھ نہیں سکتی تھی۔ میں بے بس تھا۔ موت کا تو خیر ایک وقت معین ہوتا ہے' کوئی کسی کو مرنے سے نہیں روک سکتا لیکن میں تو سونیا کا انتقام بھی نہیں لے پا رہا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا احساسِ بے بسی ہو سکتا تھا۔

کوئی پندرہ منٹ بعد بڈ' مرجانہ کو لئے ہوئے بیڈ روم میں داخل ہوا۔ اب وہ تبدیل شدہ لباس میں تھی اور چہرے سے برسوں کی بیمار نظر آرہی تھی۔

"تمہاری ہدایت کے بموجب ان دونوں کی ہر چیز قبضے میں لے لی گئی ہے" بڈ نے کہا "اور عدنان کی ڈریسنگ کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بعد اسے ایک کمرے میں بند کردیا گیا ہے۔"

"ٹھیک ہے 'بیٹھو" میں نے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جو کچھ تم نے ابھی دیکھا ہے وہ صرف ابتدا ہے" میں نے مرجانہ سے کہا "آئندہ میں جو سلوک کرنے والا ہوں تم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتیں۔"

مرجانہ خالی خالی نظروں سے مجھے دیکھتی رہی۔ اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔

"مجھے اندازہ ہے کہ کسی غیر معمولی بات نے تم لوگوں کو میرا دشمن بنادیا ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتادو تو میں تمہارے ساتھ نرم رویّہ اختیار کرلوں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ تم جھوٹ بول کر میرے ہاتھوں سے بچ نکلو۔"

"تم نے عدنان کے بیان کی تصدیق کئے بغیر اسے زخمی کردیا" مرجانہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "ممکن ہے اسے کرنل نعمان سے ہی تمہارے بارے میں معلوم ہوا ہو۔"

"وہ جھوٹ بول رہا تھا اور اب تم بھی وہی حرکت کررہی ہو۔ میں نے کہا ہے کہ سچ بولنے پر تو میں کوئی رعایت دے بھی سکتا ہوں مگر جھوٹ بولنے کا نتیجہ بہت سنگین نکلے گا۔"

"مجھے کیا معلوم تمہارا اور اس کا کیا جھگڑا ہے 'میں تو خواہ مخواہ ماری گئی۔"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرا اور اس کا کوئی جھگڑا ہے؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "جھگڑا تو میرا اصل نام معلوم ہونے کے بعد شروع ہوا ہے۔"

مرجانہ نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے مگر اس کے ہونٹ لرز کررہ گئے۔

"مجھے معلوم ہے کہ بات بہت سنگین ہے لیکن میں اسے تمہاری زبانی سننا پسند کروں گا" میں نے کہا۔

"نہیں" مرجانہ نے ہذیانی انداز میں کہا "مجھے اس پر مجبور مت کرو 'مجھے کچھ نہیں معلوم۔ میں کچھ نہیں جانتی"

اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپالیا۔

"میں تم دونوں کے تعلقات کی نوعیت سے بھی باخبر ہوں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جو الزام عدنان پر آئے گا تم اس سے بچ نہیں سکوگی۔"

"ایسا نہیں ہے" مرجانہ نے کہا "میں اس کے ہر کام میں شریک ضرور ہوں مگر ضروری نہیں ہے کہ ہر کام میں میری منشا بھی شامل ہوتی ہو۔"

"میں بے وقوف نہیں ہوں مرجانہ! تم لوگوں کے ردِ عمل اور طرزِ عمل سے میں بہت سے نتائج اخذ کرچکا ہوں۔ بس یہ عقدہ نہیں کھلنے پاتا کہ عدنان مجھے پہچان کس طرح گیا تھا۔"

"کرنل نعمان۔" مرجانہ نے کہنا چاہا مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ ایک ذمّے دار آفیسر ہے۔ اس سے ایسی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی۔"

"عدنان بھی کوئی غیر ذمّے دار آدمی نہیں ہے۔ بعث پارٹی کی ایک اہم شخصیت ہے اور حکومت کے تمام عہدے دار اس کی عزت کرتے ہیں۔"

"مگر وہ سب اس کی اصلیت سے واقف ہوں گے۔ انہیں معلوم ہوگا کہ اس کا ماضی کیا تھا۔ میں کبھی اس بات پر یقین نہیں کرسکتا کہ اس کا ذریعۂ معلومات کرنل نعمان رہا ہوگا۔"

"تم اس کے بیان کی تصدیق کیوں نہیں کرلیتے؟" مرجانہ نے کہا۔

"اس لئے کہ اب میں کرنل نعمان سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ کرنل نعمان کے ذریعے اسے عراق میں میری موجودگی کی خبر بھی مل سکتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ میں نارمن شیلوف نامی ایجنٹ کے میک اپ میں اسرائیل جارہا ہوں مگر یہ بات ناقابلِ یقین ہے کہ کرنل نعمان نے اسے میری تصویر بھی دکھائی ہوگی۔ اور تم تو پہلے سے بہت کچھ جانتی ہو ورنہ مجھے پستول کی زد میں کیوں لیتیں؟"

مرجانہ نے ایک طویل سانس لی "میں اس معاملے میں عدنان سے کبھی متفق نہیں رہی" اس نے آہستہ آواز میں کہنا شروع کیا "مگر میں مجبور ہوں۔ اس سے ٹکرا نہیں سکتی۔ میں نے کئی بار اس کی مخالفت بھی کی لیکن اس کے لئے پیسہ سب سے اہم چیز ہے اور وہ ایسا کوئی ذریعہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس سے اسے آمدنی ہورہی ہو۔"

میں نے معنی خیز نظروں سے بڈ کی طرف دیکھا جو مرجانہ کی گفتگو پر حیرت سے منہ پھاڑے بیٹھا تھا۔ شاید اس کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔

"تم حکومت کے اعلیٰ عہدے داروں کو حقیقت سے آگاہ کرسکتی تھیں؟" میں نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے بہت کچھ ثابت کرنا پڑتا اور میں کچھ بھی ثابت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔ پھر میں کیوں خواہ مخواہ اس سے دشمنی مول لیتی۔"

"بات تو معقول ہے لیکن اگر تم دل سے اس کے خلاف ہوتیں تو اس کے مقابلے میں میرا ساتھ دیتیں۔"

"ممکن ہے تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو مگر میرے لئے نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے تحفظ کی فکر کرتا ہے۔ اگر مجھے غور و فکر کرنے کا موقع ملا ہوتا تو شاید میرا ردِ عمل مختلف ہوتا۔"

"اب کیا کہتی ہو؟" میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ "اب تو تم اضطرابی کیفیت کا شکار نہیں ہو؟"

"میرے اعصاب ٹوٹ پھوٹ کر رہ گئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم میں کیا کررہی ہوں اور کیوں کررہی ہوں۔ دماغ پر ایک دھند سی چھائی ہوئی ہے۔ ایسے میں میں کیا فیصلہ کرسکتی ہوں۔"

"مجھے افسوس ہے مگر میں بھی مجبور ہوں۔ فی الحال تمہارے ساتھ اتنی ہی رعایت کرسکتا ہوں کہ تم سے مزید گفتگو صبح تک کے لئے ملتوی کردوں۔ اس دوران تم آرام کرکے تازہ دم ہوجاؤگی۔"

اس نے نفی میں سرہلایا "میں نہیں سمجھتی کہ ان حالات میں مجھے نیند آسکے گی۔"

"پروا مت کرو 'بڈ تمہیں ٹرانکولائزر دے دیگا۔ سکون سے نیند پوری کرو' مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہم پھر کسی وقت اطمینان سے گفتگو کریں گے۔ بڈ انہیں چھوڑ کر واپس آؤ۔"

بڈ مرجانہ کو چھوڑ کر واپس آگیا "اسے کسی علیحدہ کمرے میں تو نہیں رکھنا تھا" بڈ نے پوچھا۔

"نہیں 'اس کا عدنان کے ساتھ ہی رہنا بہتر ہے۔ تہذیب کب آئے گی؟"

"میڈم کو صبح دس بجے تک یہاں پہنچ جانا چاہیے۔ ممکن ہے کسی وجہ سے لیٹ ہوں تو گیارہ بج جائیں۔"

"تہذیب کو ریسیو کرنے ائرپورٹ کون جائے گا؟" میں نے پوچھا اور بڈ مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"وہ بغداد سے بائی روڈ آئیں گی۔ بصرہ میں تو جہازوں کی آمدورفت بند ہے۔"

"اوہ! مجھے خیال نہیں رہا تھا۔ یہاں تو جنگ ہورہی ہے۔ کیا وہ بغداد سے تنہا آئے گی۔"

"مجھے نہیں معلوم چیف!" بڈ نے کہا "ممکن ہے ان کے ساتھ کوئی اور بھی ہو۔ ایک بات کہوں چیف! تم برا تو نہیں مانوگے؟"

"کیا بات ہے؟" میں نے چونک کر کہا۔ بڈ کا انداز بہت عجیب تھا۔ جیسے اسے کسی بات کا خوف ہو۔

"تم اب سوجاؤ چیف! رات بہت ہوگئی ہے" میں نے محسوس کیا کہ یہ بات کہتے وقت بھی اس کے انداز میں خوف تھا۔

"میں سوجاؤں گا بڈ" میں نے نرم لہجے میں کہا "مگر تم نے یہ بات اس قدر ڈرتے ڈرتے کیوں کہی ہے؟"

بڈ نے یوں ایک طویل سانس لی جیسے اس کے سر سے کوئی بوجھ ہٹ گیا ہو "تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کہ شام سے تمہاری حالت کیا ہورہی ہے۔ تم پر ایک وحشت طاری ہے۔ ایسے میں خوف محسوس نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا۔"

"ایسا تو نہیں ہے۔ عدنان اور مرجانہ کے ساتھ میں کافی دیر تک ہنسی مذاق کرتا رہا تھا۔"

"خدا کی پناہ!" بڈ نے کانوں کو ہاتھ لگالئے "وہ تمہاری اپنی دانست میں ہنسی مذاق رہا ہوگا۔ مجھے تو تم اس وقت کچھ زیادہ ہی خوں خوار لگ رہے تھے۔"

"اچھا" میں نے ہنس کر کہا "اگر ایسا تھا بھی تو تمہیں خوف محسوس کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

"تم بہت بدل گئے ہو چیف! بہت زیادہ۔ پہلے تو تم بہت رحم دل ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک کی مخالفت کے باوجود تم نے ہمیشہ اولیوہاورڈ کو ڈھیل دی۔ اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم ڈھیل دینا جانتے ہی نہیں۔"

"عدنان عباسی کو سونیا کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا بڈ! تم نہیں جانتے کہ اس کی موت سے مجھ پر کیا گزری ہے۔ میں عدنان کو اپاہج کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔"

"بہتر ہوگا کہ اب تم سو ہی جاؤ چیف!" بڈ نے اٹھتے ہوئے کہا "میں بھی ذرا اپنی نیند پوری کرلوں۔"

بڈ کے جانے کے بعد میں لائٹ آف کرکے سونے کے لئے لیٹ گیا۔ تہذیب سے ملاقات کے لمحات قریب آنے والے تھے۔ برسوں کے بعد اسے دیکھنے کا تصور جسم و جاں میں سنسنی سی پیدا کررہا تھا۔ کہیں میک اپ میں نہ ہو، اگر ایسا ہوا تو کیا ہوگا۔ کیا میری آنکھوں کی پیاس بجھ جائے گی؟ نہیں' اس کا چہرہ اگرچہ میرے ذہن پر نقش تھا مگر میں اس نقش کو تازہ کرنا چاہتا تھا۔

تہذیب کے خیال کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی تو ذہن موجودہ صورتِ حال کی طرف منتقل ہوگیا۔ مرجانہ نے ڈھکے چھپے لفظوں میں جو اعتراف کیا تھا وہ دہلا دینے والا تھا۔ علی یار خان سے دشمنی اور خصوصاً عدم واقفیت کے باوجود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دشمنی کا واحد مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ عدنان کے روابط یہودیوں سے ہیں۔ یہ بہت سنگین بات تھی۔ مرجانہ نے کہا تھا کہ عدنان کے نزدیک پیسہ سب سے اہم شے ہے گویا وہ محض پیسوں کی خاطر یہودیوں کا آلۂ کار بن کر میری جان کے درپے ہو گیا تھا۔

پوری یہودی قوم فلسطینیوں کی جانی دشمن تھی۔ فلسطینیوں کے دوست بھی ان کے اتنے ہی دشمن تھے۔ میں چونکہ فلسطینیوں کی جدوجہد کا سب سے بڑا حمایتی تھا اس لئے وہ مجھے بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے تھے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کسی حد تک بھی جا سکتے تھے۔ مجھے اس معاملے کی حد تک یہودیوں سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ میں ان کا دشمن تھا تو انہیں میری جان کے درپے ہونا ہی چاہیے تھا۔ شکایت اگر تھی تو اپنوں سے تھی جو یکجا نہیں ہوتے تھے۔ انہیں آپس کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ملتی تھی اور پھر انہی کی صفوں میں کچھ ضمیر فروش بھی تھے جو مسلمانوں کی آبرو کا سودا کرتے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک عدنان عباسی بھی تھا۔

کچھ ایسے تھے جو یہودیوں کے آلۂ کار تو تھے مگر اس میں ان کی مرضی شامل نہیں تھی۔ کچھ مجبوریاں تھیں جو انہیں ان کا آلۂ کار بننے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ ممکن ہے سونیا بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہو مگر میں ایسی کسی مجبوری کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھا جو آدمی کو مذہب یا وطن کی آبرو کا سودا کرنے پر مجبور کر دے۔ کچھ حاصل کرنے کے لئے کچھ کھونا ہی پڑتا ہے اور یہاں تو اتنا بڑا مقصد سامنے تھا کہ خواہ کتنی ہی بڑی قربانی پیش کر کے اسے حاصل کر لیا جاتا سودا مہنگا نہ ہوتا۔

ایسے ہی غداروں اور وطن فروشوں میں وہ لوگ بھی تھے جو یہودی لڑکیوں کے جال میں پھنس کر غداری کے مرتکب ہو رہے تھے۔ اس قسم کے غداروں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ یہودی قوم نے اپنی لڑکیوں کو مسلمانوں کے خلاف سب سے بڑے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا تھا۔ عرب شیوخ اور بااثر طبقہ اس ہتھیار کا سب سے بڑا شکار تھا۔ میں یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ عدنان صرف پیسوں کے چکر میں ان کا آلۂ کار بنا تھا یا اس میں یہودی حسن کی کارفرمائیاں بھی شامل تھیں۔

میرے حق میں سب سے زیادہ خطرناک بات جو ہو سکتی تھی وہ ٹل چکی تھی، اگر عدنان واقعی یہودیوں کا آلۂ کار بنا ہوا تھا تو اس کے توسط سے میرا نارمن شیلوف کے میک آپ میں ہونا یہودیوں کے علم میں آنا لازمی تھا۔ میں اپنے طور پر یہی سمجھتا رہتا کہ میں قطعی محفوظ ہوں۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اگر میں نارمن شیلوف کے میک اپ میں اسرائیل پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا تو اسرائیلی میرا کیا حشر کرتے۔

یہی سب کچھ سوچتے سوچتے معلوم نہیں کس وقت میں نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔ آنکھ کھلی تو نو بج رہے تھے۔ بڈ وغیرہ مجھ سے پہلے ہی اٹھ چکے تھے۔ میں آدھے گھنٹے کے اندر ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر بڈ کے ساتھ عدنان عباسی والے کمرے میں پہنچ گیا۔ عدنان کے ساتھ مرجانہ بھی تھی جس کا چہرہ اترا ہوا تھا لیکن عدنان کے چہرے پر تو مُردنی چھائی ہوئی تھی۔

"تم نے کیا فیصلہ کیا عدنان؟" میں نے اندر داخل ہوتے ہی سنجیدگی سے کہا "تم نے مجھے کیوں کر پہچانا تھا۔"

"میں بڑی اذیت سے گزر رہا ہوں" عدنان نے کراہ کر کہا "مجھ پر رحم کھاؤ۔ میرے پیر کی ہڈی پر ضرب آئی ہے۔ رات بھر تکلیف کی وجہ سے سو بھی نہیں سکا۔"

"میری بات کا جواب دو عدنان!" میں نے سخت لہجے میں کہا "ورنہ میں تم پر تشدد کروں گا۔ مجھے یہ پروا بھی نہیں ہوگی کہ تشدد کے دوران تم کہیں مر نہ جاؤ۔"

"میں واقعی مر جاؤں گا" یہ تکلیف اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔ مجھے کوئی دافع درد گولی ہی منگوا دو۔"

"اب تمہارے مقدر میں بس ریوالور کی گولیاں ہی رہ گئی ہیں۔ میں نے طے کر لیا ہے کہ ایک گولی صبح اور ایک شام۔ اس وقت تمہارے دوسرے پیر کا نمبر ہے" میں نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"نہیں" عدنان ہاتھ اٹھا کر چیخا "میں۔۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا مگر مجھے مارو مت۔"

"اگر میں تمہارے گروہ میں شامل ہو جاؤں تو تم مجھے تحفظ تو فراہم کرو گے نا" میں نے سفاکی سے کہا "عراق میں میری سلامتی کو کوئی خطرہ تو لاحق نہیں ہوگا نا؟"

"تم۔۔ تم جو کہو گے، میں وہی کروں گا۔ تم دنیا کے جس ملک میں کہو گے، میں تمہیں پہنچوا دوں گا۔"

"تمہارا زندہ رہنا میرے لئے بہت خطرناک ہو گیا ہے عدنان! نہ ہوتا تب بھی سونیا کے قتل کی پاداش میں میں تمہیں ہلاک ضرور کرتا لیکن میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں کہ پہلے تم سے معلومات حاصل کروں گا۔"

"مجھے ایک گلاس پانی پلادو" عدنان گڑگڑایا۔ "میرا حلق خشک ہو رہا ہے۔"

"ان لوگوں کو ناشتا دیا گیا یا نہیں؟" میں نے بڈ کی طرف پلٹ کر کہا اور وہ بوکھلا گیا۔

"ن۔۔ نہیں چیف!" اس نے ہکلا کر کہا۔

"کیوں" میں نے خوں خوار لہجے میں پوچھا "کیا تم انہیں بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہو۔ جاؤ انہیں ناشتا مہیا کرو۔"

بڈ دُم دبا کر کمرے سے نکل گیا۔ میرا موڈ خراب ہو گیا تھا۔ عدنان کی حالت تو ویسے ہی تباہ تھی لیکن مرجانہ کے جسم پر بھی کپکپی سی طاری تھی۔ میں کمرے سے نکل آیا۔

"ان لوگوں کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھو" میں نے بڈ کو ہدایت دی "اور عدنان کو دافع درد گولیاں بھی فراہم کرو۔ ہڈی ٹوٹنے کی تکلیف برداشت کرنا جسی ... نہیں ہوتا، کہیں وہ مر ہی نہ جائے۔"

بڈ نے اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا اور میں ڈرائنگ روم میں چلا آیا تھا۔ بڈ میرا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد میں دوبارہ بڈ کے ہمراہ عدنان کے کمرے میں پہنچا۔ اب اس کی حالت خاصی بہتر نظر آ رہی تھی۔

"میں تمہارا شکر گزار ہوں" عدنان نے کہا "اگر مجھے پین کلر گولیاں نہ ملتیں تو میں شاید تکلیف کی زیادتی سے مر ہی جاتا۔"

"میں تمہیں دنیا کے لئے سامانِ عبرت بناؤں گا عدنان! تمہیں ناقابلِ تسخیر تصور کیا جاتا ہے اور میں تمہارا حشر اتنا برا کروں گا کہ تم موت کی تمنا کرنے لگو گے۔"

عدنان نے اپنے خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیری "اگر تم مجھ پر کوئی تشدد کئے بغیر رہا کر دو تو میں تمہارا ہر مطالبہ ماننے کو تیار ہوں۔"

"یہ بعد کی باتیں ہیں عدنان! پہلے تو مجھے اپنے سوال کا جواب چاہیے" میں نے کہا۔

"میں تمہارا قیدی ہوں۔ پہلے تم مجھے ضمانت فراہم کرو کہ مجھے مزید کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"

"ابھی دماغ کے کیڑے نہیں جھڑے" میں نے طنزیہ انداز میں مسکرا کر کہا "ابھی اتنا دم خم موجود ہے کہ مجھ سے سودے بازی کر رہے ہو۔"

"غلط مت سمجھو، میں اپنی رہائی کے عوض تمہارا ہر مطالبہ ماننے کو تیار ہوں۔ اپنی سلامتی کے لئے تم سے صرف ایک ضمانت ہی تو طلب کر رہا ہوں۔"

"میں تمہیں شام تک کی مہلت دے رہا ہوں عدنان!" میں نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا "اس وقت کی گولی تو تم نے بچی کر لی۔ شام کی گولی کا فیصلہ شام کو تمہارا طرزِ عمل دیکھنے کے بعد کروں گا۔"

"نہیں" عدنان ہذیانی انداز میں چیخا "مجھ پر رحم کرو، میں تمہیں ویسے ہی سب کچھ بتانے کو تیار ہوں۔"

میں نے متاسفانہ انداز میں سر کو نفی میں جنبش دی "تم نے دیر کر دی عدنان! میں بحث کرنا پسند نہیں کرتا۔ اب میں بہرا ہو چکا ہوں" میں نے اس کی دوسری ٹانگ کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ گولی ٹخنے پر لگی تھی۔ ٹخنے کی ہڈی چور چور ہو گئی ہوگی۔ عدنان کی چیخ بڑی بھیانک تھی اور وہ مرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ مرجانہ پر دوبارہ کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

"چینڈ بج" میں نے عدنان کی طرف اشارہ کر کے بڈ سے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ گیا۔ میرا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا کہ میں نے عقب سے مرجانہ کی آواز سنی۔

"میرے حال پر تو رحم کرو" وہ کمزور سی آواز میں کہہ رہی تھی "میرا قصور کیا ہے؟"

"تمہیں تکلیف کیا ہے" میں نے پلٹ کر کہا "تم سے تو کسی نے کچھ نہیں کہا۔"

"میری طبیعت بگڑ رہی ہے۔ مجھ سے یہ سب مناظر نہیں دیکھے جاتے۔ میں اس کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہ سکتی۔"

"ٹھیک ہے، تم میرے ساتھ آ جاؤ" میں اسے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ ڈرائنگ روم میں پہنچنے کے بعد وہ ایک صوفے پر گر گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام رکھا تھا۔

"ایک نہ ایک دن تو یہ ہونا ہی تھا" میں نے کہا "ہر عروج کو زوال ہوتا ہے۔"

"مگر میرا کیا قصور ہے، مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے" مرجانہ نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی شریک ہو، اس کے ہر جرم میں شریک سمجھی جاؤ گی۔ اس کے باوجود میں نے تمہارے ساتھ کوئی خراب سلوک نہیں کیا۔"

"مگر تم عدنان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔ وہ تمہیں سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو گیا تھا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں اس کے باوجود اسے نہیں بخشوں گا۔ وہ ایک درندہ ہے۔ اسے یوں ہی چھوڑ دیا گیا تو آزاد ہوتے ہی پھر دوسروں کو بھنبھوڑنے لگے گا۔"

"مجھے اگر معلوم ہوتا کہ اسے تمہارے بارے میں کس ذریعے سے اطلاع ملی تھی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتی۔"

"لیکن تم یہ جانتی تھیں کہ میرا وجود اس کے لئے خطرناک ہے؟" میں نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ یہ بات میرے علم میں تھی۔ کون نہیں جانتا کہ تم یہودیوں کے دشمن ہو۔"

"عدنان خود تو یہودی نہیں ہے" میں نے کہا "کیا وہ صرف پیسوں کی ہوس میں ان کا آلۂ کار بن گیا ہے؟"

"کوئی اور وجہ میرے علم میں نہیں ہے" مرجانہ نے کہا "اور نہ ہی ... وہ ہر بات کا مجھ سے تذکرہ کرتا ہے۔"

"کیا تمہارے درمیان میری ذات بھی کبھی زیرِ بحث آئی؟" میں نے مرجانہ کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے یاد نہیں آتا" مرجانہ ذہن پر زور دیتے ہوئے بولی "شاید ایسا کبھی نہیں ہوا۔"

"تو پھر تم نے میرا نام سنتے ہی پستول کا رخ میری طرف کیوں کر دیا تھا؟"

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ میری اضطراری حرکت تھی۔ میں عدنان کی ساتھی ہوں اور ہم معقول معاوضے کے عوض یہودیوں کو بے ضرر قسم کی سہولتیں فراہم کر دیتے ہیں۔"

"بے ضرر قسم کی سہولتیں!" میں نے حیرت سے کہا۔ "ان کی وجہ سے تو احساسِ جرم کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔"

"جو بھی غیر قانونی کام کرے گا احساسِ جرم کا شکار ضرور ہو گا اور پھر اس وقت تو عدنان نے مجھے احساس دلا دیا تھا کہ تم ہمارے حق میں بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہو۔"

"تمہاری حد تک تو بات قابلِ فہم ہے لیکن جہاں تک عدنان کا معاملہ ہے ـــ" میں جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔ بڈ ڈرائنگ روم میں داخل ہو رہا تھا۔

"میڈم کے آنے کا وقت ہو رہا ہے چیف!" بڈ نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

"تو مجھے کیا کرنا چاہیے" میں نے بڑی سادگی سے پوچھا۔ "تم تو کہہ رہے تھے وہ سیدھی یہیں آئے گی۔"

"ہاں چیف! وہ بس یہاں پہنچنے ہی والی ہیں۔ میں نے انہیں بتایا نہیں ہے کہ تم بھی ہمارے درمیان موجود ہو۔"

"اچھا" میں نے کہا اور پھر مرجانہ کی طرف متوجہ ہو گیا "ممکن ہے تم بہت سی باتوں سے بے خبر ہو۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ عدنان بعض ایسے سنگین معاملات میں ملوث ہے جن سے اس کی حب الوطنی پر بھی آنچ آ سکتی ہے۔"

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے" مرجانہ نے تیزی سے کہا۔ "وہ تو شدید قسم کا حبِ الوطن ہے۔"

"یہودی، دنیا کے کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو، اس کی ہمدردیاں اسرائیل کے ساتھ ہوتی ہیں۔ یہ وہی اسرائیل ہے جس نے چند سال پیشتر عراق کا ایٹمی ری ایکٹر تباہ کر دیا تھا، اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ کسی یہودی سے تعاون کر کے حب الوطنی کا مظاہرہ کر رہا ہے تو کم از کم وہ عراقی نہیں ہو سکتا۔"

"تمہاری بات دل کو لگتی ہے" مرجانہ نے مضطربانہ انداز میں کہا "میں نے کبھی اس انداز میں نہیں سوچا تھا لیکن اسے غداری تو نہیں کہیں گے۔"

"یہ صریحاً غداری ہے۔ وہ ملک و قوم کا غدار تو ہے ہی، مذہب سے بھی بغاوت کا مرتکب ہوا ہے۔ اس نے یہودیوں کے ہاتھ مضبوط کئے... مجھے بتاؤ کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ کرنے میں وہ کس حد تک حق بجانب تھا۔"

"تم اس وقت کی بات کر رہے ہو جب تم علی حماد کے روپ میں ہمارے سامنے آئے تھے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ تم کون ہو؟"

"اس کے دل میں میرے لئے اچھے جذبات ہوتے تو اس نے رائل کلب میں مجھ سے اظہارِ شناسائی کر دیا ہوتا مگر وہ تو چور بن گیا۔"

"ہاں، تمہیں دیکھ کر وہ چونکا ضرور تھا مگر میرے پوچھنے پر اس نے یہی کہا تھا کہ اس نے شاید تمہیں کہیں دیکھا ہے۔"

"اس نے مجھے ایک نظر میں پہچان لیا تھا۔ اس کے بعد اس نے تمہیں اکسایا کہ تم مجھ پر پستول تان لو۔ نہیں مرجانہ... اس کے حق میں کوئی ایک بات بھی نہیں جاتی۔"

"تم رحم دل بھی بہت ہو اور تمہاری سفاکی سے بھی خوف آتا ہے۔ میرے ساتھ تم نے ابھی تک کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ تمہارا رویّہ نرم ہے۔ دوسری طرف عدنان کے ساتھ تم جو سلوک کر رہے ہو وہ خاصا لرزا دینے والا ہے۔"

"میں اسے اپاہج کر دینا چاہتا ہوں اس لئے کہ وہ مجرم ہے۔ نہ صرف مجرم بلکہ بہت بڑا مجرم ہے۔ جب کہ

تمہارے خلاف ابھی تک اس کے علاوہ کچھ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ تم اس کی ساتھی ہو۔"

"میں براہِ راست کسی بھی چیز میں ملوث نہیں ہوں۔ کیا تم مجھ پر اتنی مہربانی نہیں کر سکتے کہ مجھے رہا کر دو" مرجانہ نے کہا اور میں نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میرے نرم رویّے سے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں احمق نہیں ہوں جو تمہیں رہا کر دوں۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میں عدنان کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے مجبور تھی۔ میرا کوئی ٹھکانا بھی تو نہیں تھا، اگر وہ مجھے گروہ سے نکال باہر کرتا تو میں کہاں جاتی؟"

"میں تمہارے بیان کی تردید نہیں کر رہا" میں نے کہا۔ "لیکن فی الحال میں تمہیں رہا بھی نہیں کر سکتا۔ تم یہ خیال ذہن سے نکال دو۔"

"میں عدنان کی حرکتوں سے بالکل برگشتہ ہو چکی ہوں لیکن اس کے چنگل سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔"

میں نے مرجانہ کو غور سے دیکھا۔ وہ میرا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور اس کا واحد طریقہ یہ تھا کہ وہ عدنان کو برا بھلا کہتی مگر یہ طریقہ بہت فرسودہ ہو چکا تھا۔ میں ایسے جھانسوں میں آنے والا نہیں تھا خصوصاً اس صورت میں کہ تمکین کے ذریعے مرجانہ کے بارے میں کسی حد تک پہلے ہی جان چکا تھا۔

"جس آدمی کا ضمیر تھوڑا سا بھی زندہ ہو گا وہ عدنان سے نفرت کرنے پر مجبور ہو جائے گا" میں نے کہا۔

"ہاں، میرا ضمیر اکثر مجھے کچوکے لگایا کرتا تھا لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ عدنان کس پوزیشن کا مالک ہے لہٰذا میں اپنے ضمیر کو تھپک تھپک کر سلا دیا کرتی تھی... لیکن اب ـــ" وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر چپ ہو گئی۔

"تم چاہو تو اس کے خلاف میری مدد کر سکتی ہو" میں نے نرم لہجے میں کہا "اس طرح تمہارے جذبات کی تسکین بھی ہو جائے گی اور میں بھی اس سے انتقام لے سکوں گا۔"

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے مجھے کسی قابل سمجھا" وہ خوشی سے کھل اٹھی "مجھے بتاؤ کہ میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

"اگر تم نے مجھے اس کے بارے میں صحیح اطلاعات فراہم کر دیں تو میں تمہیں اس رقم میں سے بھی حصہ دوں گا جو میں اس سے وصول کروں گا" میں نے کہا "پھر تم بے فکر ہو کر کہیں بھی جا سکو گی۔"

"جو تم پوچھو گے میں بتا دوں گی لیکن مجھے کوئی رقم دینے کے بجائے اگر تم مجھے بھی اپنے ساتھ شریک کر لو تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔"

"یہ بہت کٹھن راہ ہے مرجانہ! تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے۔ میرے ساتھ چلو گی تو ہر لمحے زندگی داؤ پر لگی رہے گی۔"

"ضمیر تو مطمئن رہے گا نا" مرجانہ نے کہا "شاید اسی طرح میں اپنے سابقہ گناہوں کی تلافی کر سکوں۔"

"ٹھیک ہے مرجانہ! میں تمہاری درخواست پر غور کروں گا لیکن اس سے رقم اینٹھنے کا خیال ترک نہیں کیا جا سکتا۔"

"اس کے پاس ساری کی ساری ناجائز دولت ہے۔ اس سے رقم ضرور وصول کرو، میں کب منع کر رہی ہوں؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ اس کی مالی پوزیشن کیا ہے۔ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ کتنی رقم ادا کر سکتا ہے؟"

"اوہ! یہ ساری تفصیلات تو میں تمہیں فراہم کر سکتی ہوں۔ اس وقت بصرہ میں اس کا سب سے بڑا اکاؤنٹ نیشنل بینک میں ہے جس میں اس نے کل ہی دس لاکھ دینار جمع کرائے ہیں۔"

"دس لاکھ دینار یعنی چھ کروڑ پاکستانی روپوں سے زیادہ رقم!" میں نے حیرت سے کہا "اتنی رقم کا وہ کیا کرے گا؟"

"وہ کھجوریں صاف کرنے اور انہیں جدید ترین طریقے سے پیک کر کے ایکسپورٹ کرنے کے لئے بصرہ میں ایک کارخانہ لگانا چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک جاپانی فرم سے اس کے مذاکرات چل رہے تھے۔ آج گیارہ بجے مشینری کی خریداری کے سودے کو حتمی شکل دی جانے والی تھی۔ اسی سلسلے میں اس نے یہ رقم یہاں منتقل کرائی تھی۔"

"میں سمجھا تھا شاید وہ علی حماد سے نمٹنے کے لئے خود بصرہ آیا تھا" میں نے قدرے مایوسی سے کہا۔

"تمکین کے اغوا پر وہ خاصا پریشان ہو گیا تھا۔ مشینری کی خریداری کا مرحلہ درپیش نہ ہوتا تو شاید وہ تمہاری شرائط اتنی آسانی سے نہ مانتا لیکن اس نے جھکنا نہیں سیکھا... تمہاری شرائط تسلیم کرنے کی آڑ میں اس نے تم پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے خیال میں تمہاری ہلاکت یقینی تھی لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ حملے میں علی حماد بچ گیا ہے تو وہ تشویش کا شکار ہو گیا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باوجود اس نے تمہاری طرف سے کوئی خاص خطرہ محسوس نہیں کیا ورنہ ہرگز اتنی دیدہ دلیری سے منظرِ عام پر نہ آتا۔"

"خیر! وہ تو الگ معاملہ ہے۔ اس وقت جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ نیشنل بینک سے وہ رقم کس طرح نکلوائی جائے؟"

"تم نے عدنان کو زخمی نہ کردیا ہوتا تو رقم بڑی آسانی سے نکالی جاسکتی تھی۔"

"تمہارا خیال غلط ہے" میں نے اس کی بات کاٹ دی "میں اسے کھلے بندوں لے کر گھومنے کا خطرہ ہرگز مول نہ لیتا۔ اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ میں اس رقم کے حصول کا خیال ہی دل سے نکال دوں۔"

"اس کے علاوہ بھی ایک طریقہ ہے" مرجانہ نے کہا۔ "عدنان سے چیک لکھوالو اور بینک کے منیجر کو فون کرادو۔ اس کی یہ مجال نہیں ہوسکتی کہ عدنان کے فون کے بعد رقم کی ادائیگی سے انکار کردے۔"

"ہاں' یہ ممکن ہے" میں نے کہا "لیکن اس کے لئے چیک بک موجود ہونی ضروری ہے۔"

"چیک بک عدنان کے آفس میں موجود ہے' اگر تم کہو تو میں فون کرکے ابھی چیک بک منگوا سکتی ہوں۔"

"فون کرنے سے خرابی پیدا نہیں ہوگی" میں نے کہا۔ "آج تو مشینری کی خریداری کے معاہدے کو حتمی شکل دی جانے والی تھی؟"

"میں اس کے لئے بھی ہدایت دے دوں گی تاکہ کسی قسم کی گڑبڑ کا امکان نہ رہے" مرجانہ نے تیزی سے کہا۔

"رات سے عدنان عباسی غائب ہے۔ اس کے آدمیوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہوگی۔ تم انہیں کس طرح مطمئن کروگی؟"

"ہاں' یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے" مرجانہ نے کہا "میں انہیں کیا کہہ کر مطمئن کروں گی" وہ سوچ میں پڑگئی۔

"عدنان کے آدمی اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ اس کی کوئی ڈی بھی ہے" میں نے مرجانہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا "تمہیں صرف تمکین کو مطمئن کرنا ہوگا۔"

"اوہ!" مرجانہ اچھل پڑی "اس طرف تو ذہن ہی نہیں گیا تھا۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں تمکین کو فون کردیتی ہوں کہ وہ آفس پہنچ جائے۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس سے کچھ پوچھ سکے۔"

"میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ عدنان کے آدمیوں میں سے کوئی ہماری اس پناہ گاہ سے آگاہی حاصل کرے۔"

"میں تمکین کو ہدایت دے دوں گی۔ تمہارا کوئی آدمی جاکر اس سے چیک بک لے آئے گا۔ میں اسے ایک رقعہ لکھ دوں گی۔ اس کے بعد بس ایک ہی مرحلہ رہ جائے گا۔ عدنان چیک بک پر دستخط کرتا ہے یا نہیں۔"

"وہ چیک بک پر دستخط بھی کرے گا اور فون پر منیجر کو ہدایت بھی دے گا۔ اب تم اٹھو اور تمکین کو فون کرو۔"

فون کرنے کے دوران میں مرجانہ کے نزدیک ہی موجود تھا۔ اس نے بڑی خوش اسلوبی سے تمکین کو ہدایات دیں۔ اس دوران بڈ بھی ڈرائنگ روم میں دوبارہ داخل ہوا مگر میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا۔

"لاؤ مجھے قلم دو" فون بند کرنے کے بعد مرجانہ نے مجھ سے کہا "تمکین آدھے گھنٹے کے اندر اندر عدنان کی جگہ لے لے گا۔ میں اس کے نام تمہیں رقعہ لکھ دوں۔"

میں نے بڈ سے قلم کاغذ لانے کو کہا' مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ اس کے انداز سے ہچکچاہٹ ظاہر ہو رہی تھی۔

"کیا بات ہے؟" میں نے اسے گھور کر دیکھا "میں نے تم سے قلم کاغذ لانے کو کہا ہے' تم نے سنا نہیں؟"

"میڈم کے یہاں پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ رہ گئے ہیں" بڈ نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"تو میں کیا کروں" میں جھنجلا گیا "مجھے معلوم ہے کہ وہ آنے والی ہے۔ تم یہ اطلاع مجھے کتنی بار دو گے؟"

"اب نہیں دوں گا" بڈ نے دل گرفتگی سے کہا "میں چاہ رہا تھا کہ تم ڈھنگ کا لباس پہن لیتے۔ رات سے یہی کپڑے پہن رکھے ہیں۔ اتنے عرصے بعد میڈم سے ملاقات ہوگی۔ لیکن خیر' مجھے کیا" وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

"تمہارا ساتھی بار بار کس میڈم کا تذکرہ کر رہا ہے؟" مرجانہ نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

"کچھ نہیں' میں نے بے پروائی سے جواب دیا "تم سے قطعی غیر متعلق بات ہے۔"

مرجانہ کا چہرہ اتر گیا مگر وہ کچھ بولی نہیں۔ مجھے اس کے جذبات سے کوئی غرض تھی بھی نہیں۔ وہ اپنی زندگی بچانے کے لئے مجھ سے تعاون کر رہی تھی' مجھ پر کوئی احسان تو کر نہیں رہی تھی۔ بلکہ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی خاص مقصد کے تحت مجھ سے نزدیک آنے کی خواہاں ہے۔ اس کے ریاکارانہ رویئے سے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کا روادار نہیں تھا۔

بڈ قلم کاغذ لے آیا اور مرجانہ نے ایک کاغذ پر چند سطریں لکھ کر میری طرف بڑھادیں۔ میں نے بہت باریک بینی سے اس تحریر کا جائزہ لیا۔ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی۔ مطمئن ہونے کے بعد میں نے وہ پرچہ بڈ کے حوالے کردیا۔

"یہ پرچہ اپنے کسی آدمی کو دے کر عدنان عباسی کے پاس بھیج دو۔ وہ ایک چیک بک دے گا جو تمہیں مجھ تک پہنچانی ہوگی مگر خیال رہے کہ کوئی ہمارے ٹھکانے تک نہ پہنچنے پائے۔"

"یہ بات تم بڈ کو سمجھا رہے ہو" بڈ نے حیرت سے کہا۔ "بڈ تو خود دوسروں کے ٹھکانوں تک پہنچتا ہے اور اپنا ٹھکانا ہر نظر سے اوجھل رکھتا ہے۔"

"عدنان بدترین سزا کا مستحق ہے" بڈ کے جانے کے بعد مرجانہ نے کہا "دس لاکھ دینار کی رقم سے تو اس کا کچھ بھی نہیں بگڑے گا۔ وہ بہت موٹی اسامی ہے۔"

وہ مجھے پوری طرح اُلّو بنانے کے چکر میں تھی۔ عدنان کی دولت کے بل پر میرا اعتماد حاصل کرنا چاہ رہی تھی۔ اس کی اپنی گرہ سے تو کچھ بھی نہیں جا رہا تھا۔ عدنان کنگال ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اس کا اپنا مستقبل تو محفوظ ہو جائے گا۔ اس نے اندازہ کرلیا تھا کہ اب عدنان کا بچنا محال ہے۔ اس لئے وہ خود کو بچانے کے لئے ہر ممکن طریقے سے مجھے بے وقوف بنانے کے درپے تھی۔

"اگر تم اسی طرح تعاون کرتی رہیں تو میں بہت جلد دولت مند ہو جاؤں گا" میں نے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں شاید احساس نہیں ہے کہ میں تمہاری خاطر کیا کچھ کرسکتی ہوں۔ عدنان عباسی تو کیا چیز ہے' میں تو خود کو بھی داؤ پر لگا دوں۔"

"وہ تو تم نے لگا ہی دیا ہے" میرے لہجے میں خفیف سا طنز تھا۔

"کیا مطلب؟" مرجانہ نے چونک کر کہا۔

"یہ تمہارا خلوص ہی تو ہے کہ مجھ سے کوئی ضمانت طلب کئے بغیر تم میرے ساتھ اس قدر تعاون کر رہی ہو" میں نے کہا اور مرجانہ کے چہرے پر سکون کے تاثرات نظر آنے لگے ورنہ وہ میرا جملہ سن کر گھبرا گئی تھی۔ جس کا مطلب یہی ہوسکتا تھا کہ اس کے دل میں چور تھا۔

دفعتاً باہر سے کسی کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ تہذیب آگئی ہے۔ چند ہی منٹ کے اندر اندر میرا اندازہ درست ثابت ہوگیا۔ تہذیب ڈرائنگ روم کے دروازے سے بڈ کے ساتھ اندر داخل ہو رہی تھی۔ وہ بغداد سے بائی روڈ بصرہ آئی تھی اور اس کے چہرے پر تھکن کے آثار موجود تھے مگر اس کے باوجود وہ ہنس ہنس کر بڈ سے باتیں کر رہی تھی۔

پھر اچانک ہی اس کی نگاہ مجھ پر پڑی اور وہ اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گئی "یہ۔۔ یہ تم ہو" اس نے بمشکل کہا۔ "میرے خدا' میں خواب دیکھ رہی ہوں یا یہ حقیقت ہے"

میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا "یہ میں ہی ہوں تہذیب! تمہارا علی" میں نے اس کے نزدیک پہنچ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میرے خدا' میرے معبود! تو کتنا بڑا کارساز ہے۔ آخر کار تو نے مجھ گناہ گار کی دعائیں سن لیں" تہذیب نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔

"وہ سب سے بڑا کارساز ہے تہذیب! دلوں کے احوال سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کے دل میں کیا ہے۔ وہ جو اپنے بندوں سے ماں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے' انہیں مایوس کیسے کرسکتا ہے۔"

"مجھے سہارا دو علی!" تہذیب نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا پورا جسم لرز رہا تھا "تم سے ملتے ہی یہ احساس ہونے لگا ہے کہ میں نے تمہاری تلاش میں کتنی صعوبتیں برداشت کی ہیں۔ اچانک ہی تھکن کا احساس ہونے لگا ہے علی!"

میں بڑی محبت سے تہذیب کو سہارا دے کر صوفے تک لایا۔ بڈ کو میں نے اشارہ کردیا تھا کہ وہ مرجانہ کو لے جائے اور اس نے فوراً ہی اس پر عمل بھی کیا تھا۔

تہذیب کا سر میرے شانے سے ٹکا ہوا تھا اور مجھے بے پایاں سکون کا احساس ہو رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں مکمل ہوگیا ہوں۔ اس سے دوری کے ہر لمحے میں میں نے خود کو ادھورا محسوس کیا تھا۔ اس نے بھی یہی کچھ محسوس کیا ہوگا' جبھی تو اس کی یہ حالت ہو رہی تھی۔ کون کسی سے اتنی محبت کرتا ہے' اب تو محبت بھی ایک کاروبار بن کر رہ گئی ہے جسے ہر شخص اپنی کسی غرض کے لئے استعمال کرتا ہے۔ میں کتنا خوش قسمت تھا کہ وہ مجھ سے اس قدر محبت کرتی تھی۔ میری تلاش میں اس نے آدھی دنیا چھان ماری تھی۔

"مجھے سمیٹ لو علی! ورنہ میرے وجود کا شیرازہ بکھر جائے گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم بکھر گئیں تو میرا کیا بنے گا؟ کبھی یہ بھی سوچا ہے؟" میں نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لے کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے کہا۔

"تم نے تو کبھی پلٹ کر خبر تک نہیں لی۔ کم از کم اپنی خیریت سے مطلع کر دیتے۔ ایک چھوٹی سے غلطی کی اتنی بڑی سزا؟"

"ایسا نہ کہو تہذیب! تمہیں کیا معلوم تمہاری دوری میں مَیں کس کرب سے گزرا ہوں۔ میں نے تمہیں بھلانے کے لئے ہر لمحے خود کو مصروف رکھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر تم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تو میرے پائے استقلال میں لغزش آجائے گی۔ میں تم سے کیا ہوا عہد نبھا کر تمہارے سامنے سرخ رو ہونا چاہتا تھا۔ تمہاری ادنیٰ سی خواہش بھی میرے لئے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔"

"تو مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ میری ایسی کسی خواہش پر عمل نہیں کرو گے جس کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے دور ہو جائیں۔"

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تہذیب!" میں نے اس کا نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا "آئندہ ہم کبھی ایسی حماقت کا ارتکاب نہیں کریں گے جس سے ہماری زندگیاں جہنم بن جائیں۔"

تہذیب کے چہرے پر طمانیت کے گہرے سائے اتر آئے۔ اس کی حالت اب سنبھل گئی تھی۔ ہم دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے۔ گرد و پیش کی ہمیں کچھ خبر نہیں تھی۔

معلوم نہیں کتنی دیر گزر گئی۔ ہم تو اس وقت چونکے جب ڈرائنگ روم کے دروازے پر دستک سنائی دی' پھر دروازہ کھلا اور بڈ اندر داخل ہوا۔

"ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتا ہوں چیف!" بڈ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا "لیکن وہ مرجانہ اصرار کر رہی ہے کہ چیک سے رقم آج ہی نکلوا لو۔ ابھی کچھ وقت باقی ہے۔" بڈ نے اپنے ہاتھ میں موجود چیک بک میری طرف بڑھائی۔

"ہاں ٹھیک ہے' اسے بلالاؤ" میں نے چیک بک لیتے ہوئے کہا اور بڈ نے دونوں ہاتھ دعا کے سے انداز میں اٹھا دیئے۔

"خدایا تیرا شکر ہے' چیف کا موڈ تو بحال ہوا۔ ورنہ کل شام سے یہ حال تھا کہ بات بات پر کاٹ کھانے کو دوڑ رہے تھے؟"

"شروع کر دی بکواس" میں نے برا سا منہ بنایا "جاؤ' دیر مت کرو۔"

"جا رہا ہوں چیف! بس تم اپنا موڈ مت خراب کر لینا" بڈ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

"یہ بہت سور ہے" تہذیب نے ہنس کر کہا "اس بات کی ہوا تک نہیں لگنے دی کہ تم بھی یہاں موجود ہو۔"

"کل شام ہی تو میری اس سے ملاقات ہوئی ہے" میں نے بڈ کی طرف داری کرنے کی کوشش کی۔

"آج فون پر دوبارہ میری اس سے بات ہوئی لیکن مجال ہے کہ اس نے کوئی اشارہ تک دیا ہو۔"

میں ہنسنے لگا "وہ تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا" میں نے کہا "لیکن کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیتا۔ ایک سرپرائز میرے لئے بھی رکھ چھوڑا ہے۔ کوئی اطلاع تھی جو تمہاری ہدایت کے مطابق فوراً مجھ تک پہنچنی چاہیے تھی لیکن وہ کہنے لگا کہ میڈم چونکہ صبح آنے والی ہیں لہٰذا انہی کی زبانی سننا۔"

تہذیب چونک گئی "بہت مردود ہے' اسے چاہیئے تھا کہ وہ اطلاع فوراً تم تک پہنچاتا' تم خطرے میں ہو۔" وہ مرجانہ کو آتے دیکھ کر چپ ہو گئی لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ مرجانہ کو دیکھ کر وہ کچھ بے چین سی ہو گئی ہے۔

"جلدی کرو' عدنان سے چیک پر دستخط کرا لو تاکہ چیک آج ہی کیش کرا لیا جائے" مرجانہ نے آتے ہی کہا "تم پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکے ہو۔"

"موشے رینڈل تمہیں بہت یاد کرتا ہے" میرے جواب دینے سے قبل ہی تہذیب نے مرجانہ سے کہا اور مرجانہ بری طرح چونک پڑی۔

"کون موشے رینڈل؟" مرجانہ نے انجان بننے کی کوشش کی لیکن صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ موشے رینڈل کو جانتی ہے۔

"وہی جس نے اپنا نام تبدیل کر کے..." تہذیب بڑے اطمینان سے کہہ رہی تھی "موشے ہاورڈ رکھ لیا ہے" معلوم نہیں ان الفاظ میں کیا تاثیر تھی کہ مرجانہ کسی غضب ناک بلی کی طرح تہذیب پر جھپٹ پڑی۔ میں تو حیرت سے گنگ ہو کر رہ گیا تھا۔ کیا موشے ہاورڈ' اولیو ہاورڈ کا کوئی رشتے دار ہے؟ میں اس کے علاوہ کچھ نہ سوچ سکا۔

مرجانہ کو تہذیب پر جھپٹتے دیکھ کر بڈ نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی مگر میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔ میں خود بھی ان دونوں سے دور ہٹ گیا تھا۔ تہذیب بالکل ایکس ماضی میں گرین پول کی مایہ ناز ایجنٹ رہ چکی تھی۔ کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ مرجانہ سے نہ نمٹ پاتی۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ مرجانہ کون ہے اور وہ موشے ہاورڈ کیا شے ہے کہ جس کے حوالے پر مرجانہ آپے سے باہر ہو گئی۔ یہ بات بھی حیران کن تھی کہ تہذیب نہ صرف مرجانہ سے واقف تھی بلکہ اس کے بیک گراؤنڈ سے بھی بہت زیادہ واقفیت رکھتی تھی۔ معلوم نہیں تہذیب کی معلومات کا کیا ذریعہ تھا؟

مرجانہ نے تہذیب پر کراٹے کا خطرناک وار کیا تھا مگر تہذیب پہلے سے ہی ہوشیار تھی۔ غالباً اسے اندازہ رہا ہو گا کہ جو حوالہ اس نے دیا ہے اس پر مرجانہ کسی حد تک آپے سے باہر ہو سکتی ہے۔ تہذیب خود بھی جوڈو کراٹے کی ماہر تھی اور اسے زیر کرنا آسان نہیں تھا۔ ویسے بھی میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ غیر ضروری طور پر دوسروں کے معاملات میں مداخلت کی جائے۔

مرجانہ تہذیب پر جوڈو کراٹے کے تابڑ توڑ حملے کر رہی تھی لیکن ابھی تک تو تہذیب کے جسم پر ایک خراش تک نہیں آئی تھی۔ خود تہذیب نے ایک بھی وار نہیں کیا تھا۔ وہ مخالف کو تھکا کر مارنے والی پالیسی پر عمل پیرا تھی۔ دوسری طرف مرجانہ پر جنون طاری تھا۔ وہ جلد از جلد تہذیب پر کوئی کاری وار کرنے کے چکر میں تھی۔ اس جنونی کیفیت میں وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ خود وہ ہماری قید میں ہے اور اگر اس نے تہذیب کو کوئی نقصان پہنچایا تو خود بھی نہیں بچ سکے گی۔

تہذیب کی پھرتی اور برق رفتاری قابل دید تھی۔ مرجانہ اس پر جھپٹ جھپٹ کر حملے کر رہی تھی اور تہذیب بڑی کامیابی سے اپنا دفاع کر رہی تھی۔ پھر تہذیب کو مرجانہ پر وار کرنے کا موقع مل گیا۔ مرجانہ اچھل کر پیچھے گری تھی مگر فوراً ہی نہ صرف اچھل کا دوبارہ کھڑی ہو گئی بلکہ اس نے تہذیب پر بھرپور جوابی حملہ بھی کر دیا۔ اس نے تہذیب کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی تھی مگر تہذیب نے بڑی پھرتی سے جھکائی دی تھی۔ مرجانہ اپنے ہی زور میں گویا اڑتی ہوئی صوفے پر جا گری۔ پہلے کی طرح اس بار بھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر اس بار تہذیب نے اس پر بازی لے گئی اور اس کے سنبھلنے سے قبل ہی تہذیب نے اسے دبوچ لیا۔ مرجانہ کا ہاتھ اس کی گرفت میں تھا جسے تہذیب پوری قوت سے موڑ رہی تھی۔ پھر اچانک تہذیب نے مرجانہ کی گردن پر دو تین وار کئے اور مرجانہ کو بے ہوش کر دیا۔

"تم نے دیکھا" تہذیب بے ہوش مرجانہ کو چھوڑ کر ہٹتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوئی "موشے ہاورڈ کے حوالے پر یہ کس طرح بھڑک اٹھی۔"

"ہاں میں نے دیکھا مگر سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔ البتہ اولیو ہاورڈ ضرور یاد آیا۔"

"سمجھ میں کس طرح آئے گا" تہذیب غصیلے لہجے میں بولی۔ "میری واضح ہدایات کے باوجود بڈ نے تمہیں بے خبر رکھا۔"

"میں نے سوچا تھا کہ چوبیس گھنٹے سے بھی کم رہ گئے ہیں۔" بڈ نے ہکلا کر کہا "تم خود ہی چیف کو تفصیلات سے آگاہ کر دو گی۔"

"بڈ سے بعد میں جواب طلبی کرتی رہنا۔ پہلے مجھے تو بتادو کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ موشے ہاورڈ کا جغرافیہ کیا ہے اور مرجانہ کا اس سے کیا تعلق ہے؟"

تہذیب نے ایک طویل سانس لی "یہ شخص اولیو ہاورڈ کا غائبانہ پرستار ہے" تہذیب نے کہنا شروع کیا "جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس کی ملاقات کبھی اولیو ہاورڈ سے نہیں ہوئی لیکن اس سے اس کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس نے اپنے نام کے ساتھ ہاورڈ کا اضافہ کر لیا۔ اب اس کا پورا نام موشے رینڈل ہاورڈ ہے۔ یہ شخص سی آئی اے کا ایجنٹ بھی رہ چکا ہے اور اولیو ہاورڈ کی طرح اسے سی آئی اے سے نکالا نہیں گیا بلکہ اس نے خود سی آئی اے سے استعفیٰ دیا ہے۔ استعفیٰ دینے کا فیصلہ اس نے اولیو ہاورڈ کی موت کی خبر سننے کے بعد کیا۔ وہ غائبانہ طور پر تمہارا جانی دشمن تھا مگر اس نے تمہارے خلاف کبھی کوئی قدم اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ وجہ یہ تھی کہ تمہارے مقابلے پر اولیو ہاورڈ موجود تھا جو رینڈل کا آئیڈیل ہے۔ اولیو ہاورڈ سے اسے صرف ایک اختلاف تھا اور وہ یہ کہ وہ تمہیں بے جا ڈھیل دیا کرتا تھا۔ رینڈل اپنے دوستوں سے اکثر اس بات کا تذکرہ کیا کرتا تھا۔ پھر جب اسے اولیو ہاورڈ کے مرنے کی خبر ملی تو اس نے برملا کہا تھا کہ اس کی موت کی ذمے داری علی یار خان پر عائد ہوتی ہے۔ تل ابیب میں اسرائیلی ایجنسیوں کو بھی تم پر شبہ تھا مگر اس شخص کو شبہ نہیں یقین تھا اور ہے۔ اس نے اپنے روحانی استاد اولیو ہاورڈ کی موت کا انتقام لینے کے لئے سب سے پہلے سی آئی اے سے پیچھا چھڑایا۔ اس کے بعد اس نے کسی صیہونی تنظیم میں شامل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے کے بجائے اپنی ایک الگ تنظیم قائم کی جس کا نام اس نے اسگر رکھا۔ اسگر کا صدر دفتر پیرس میں ہے جو بظاہر ایک بڑے کاروباری ادارے کا دفتر ہے۔ اگرچہ رینڈل کو اس میدان میں قدم رکھے زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی تنظیم کو تقریباً پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔ اسے اپنے ہم خیال یہودیوں کو جمع کرنے میں بہت زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی۔ دنیا کے جس ملک میں یہودی موجود ہیں۔ وہاں اسگر کے ممبر بھی موجود ہیں جس کی ایک مثال مرجانہ ہے۔ مرجانہ یہودی ہے اور اسے یہاں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے۔ یہ تو رینڈل کے ساتھ سی آئی اے میں ہوا کرتی تھی۔ دونوں کے تعلقات اس قدر گہرے تھے کہ ان کا آپس میں شادی کرلینا یقینی تھا۔ انتہا یہ ہے کہ رینڈل کے ساتھ ساتھ مرجانہ نے بھی سی آئی اے سے استعفیٰ دیا تھا۔

میں سناٹے کے عالم میں یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ تہذیب بڑی دھماکہ خیز اطلاعات فراہم کررہی تھی۔ یہ تصور بڑا سنسنی خیز تھا کہ کوئی شخص میری جان لینے کے درپے ہے اور اسی مقصد کے لئے اس نے پوری دنیا میں میرے واسطے جال بچھا رکھا ہے۔ میں کسی بھی وقت بے خبری میں اس جال میں پھنس سکتا تھا۔

"تم سے انتقام لینے کے لئے رینڈل تمہاری تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ شروعات اس نے شام سے کی تھیں۔ وہاں سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن ان معلومات سے وہ کوئی بڑا فائدہ حاصل نہیں کرسکا۔ یہ تصدیق تو ہوگئی کہ ایلیو ہاورڈ اور اس کے تمام ساتھیوں کی موت کے ذمے دار تم ہی تھے۔ اس نے یہ بھی معلوم کرلیا کہ تم نے وہاں سے بیروت کا رخ کیا ہے لیکن اس کے بعد بلیک آؤٹ تھا۔ معلومات اگر حاصل ہوسکتی تھیں تو صرف تنظیم آزادی فلسطین سے ہی ہوسکتی تھیں اور یہ وہ مقام ہے جہاں ہر یہودی کے پر جلنے لگتے ہیں۔ فدائین سے کسی قسم کی معلومات کا حصول تقریباً ناممکن کام ہے۔ پھر بیروت کے حالات ایسے نہیں تھے کہ رینڈل وہاں سے کچھ معلوم کرپاتا لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری۔ تاہم اسے یقین ہوگیا تھا کہ تمہاری تلاش کا کام وہ تنہا نہیں کرسکے گا۔ اسی لئے اس نے اسگر نامی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ تمہیں منظم طریقے سے تلاش کیا جاسکے۔ تمہیں تو اندازہ ہے کہ کسی یہودی کے لئے اس قسم کی تنظیم قائم کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ یہودیوں کے پاس دولت کی کمی نہیں ہے اور وہ اپنی تمام تر فطری کنجوسی کے باوجود اس قسم کے کاموں کے لئے دل کھول کر پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ چناں چہ جب رینڈل اپنا منصوبہ لے کر چند یہودی سرمایہ داروں کے پاس پہنچا تو انہوں نے فوراً ہی اس پروجیکٹ کے لئے اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے۔ رینڈل نے دنیا کے تمام اہم ممالک میں اپنے ایجنٹ تمہاری تلاش پر مامور کردیئے۔ ان ایجنٹوں کو عموماً کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ ان کا کام صرف اتنا ہے کہ جیسے ہی انہیں تمہارے بارے میں کوئی اطلاع ملے وہ فوراً ہیڈ کوارٹر کو مطلع کریں۔ اتنے سے کام کے عوض انہیں بھاری معاوضے ادا کئے جاتے ہیں۔"

"یہ ساری معلومات تمہیں کس طرح حاصل ہوئیں؟" میں نے متحیرانہ لہجے میں سوال کیا۔

تہذیب مسکرائی "ہم خود تمہاری تلاش میں تھے۔ رینڈل کی بہ نسبت ہمیں تمہارے بارے میں آسانی سے معلومات حاصل ہوگئیں اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ سب جانتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں۔ اسی دوران ہم پر یہ منکشف ہوا کہ ہمارے علاوہ بھی کوئی تم میں دلچسپی لے رہا ہے۔ بس وہیں سے ہم نے اپنی توجہ اس شخص پر مرکوز کردی اور پھر اس کے بارے میں بڑی باریک بینی سے تفتیش کی گئی۔ رینڈل پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں تھا۔ اسی لئے ہم نے صرف اس کی نگرانی پر اکتفا کیا۔ چوں کہ تمہاری تلاش کی حد تک ہمارے مقاصد ایک ہی تھے اس لئے اس پر نظر رکھنا اور بھی زیادہ ضروری ہوگیا تھا تاکہ اگر تم پہلے اس کی نظروں میں آجاؤ تو ہماری نگاہ سے بھی اوجھل نہ رہو۔ پھر یہ ہوا کہ تم اسرائیل کے کانکرڈ اغوا کرکے عراق پہنچے۔ یہاں پہنچنے کے بعد تمہاری شخصیت پوری طرح ابھر کر سامنے آگئی۔"

"میں تو عراقی آرمی انٹیلی جنس کے لئے کام کررہا تھا۔" میں نے حیرت سے کہا "پھر یہ راز کس طرح کھلا؟"

"عدنان عباسی کے ذریعے" تہذیب نے ایک طویل سانس لے کر کہا "وہ بدبخت یہودیوں کے لئے بھی کام کررہا ہے۔ اسی کے ذریعے رینڈل ہاورڈ کو تمہارے بارے میں معلوم ہوا۔ ہمیں تو بہت بعد میں علم ہوا کہ تم یہاں ہو۔ مجھے حیرت ہے کہ اتنی رازداری برتنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہمیں بھی تمہارے وجود سے بے خبر رکھا گیا۔" تہذیب کا لہجہ شکایتی ہوگیا۔

"مجھے تو خیر یہ بھی معلوم نہیں کہ تم نے میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں بھی کی تھیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں نے تنظیم آزادی فلسطین کے لئے بہ شرط رازداری ہی کام کرنا قبول کیا تھا۔ رازداری کی انتہا کا اندازہ

اس بات سے کرلو کہ طیارے کے اغوا میں حصہ لینے والے تمام افراد بھی اس بات سے بے خبر تھے کہ میں بھی اس منصوبے میں شریک ہوں۔ طے یہ ہوا تھا کہ ایک بھی غیر ضروری فرد کو میرے بارے میں نہیں بتایا جائے گا۔ منصوبے میں عملی طور پر حصہ لینے والے بھی پورے منصوبے سے بے خبر تھے۔ اس حد تک رازداری نہ برتی جاتی تو کامیابی کے امکانات بہت کم ہوجاتے لیکن مجھے عدنان عباسی پر حیرت ہے۔"

"ایسے بدطینت لوگوں کی کمی نہیں ہے جو حقیر فائدوں کے عوض دشمن کے ہاتھ مضبوط کررہے ہیں۔" تہذیب نے متنفرانہ لہجے میں کہا "یہودیوں کے پاس دو ہتھیار ہیں پیسہ اور لڑکیاں۔ اور وہ ان دونوں ہتھیاروں کو مسلمانوں کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال کررہے ہیں۔"

"یہی تو افسوس ناک بات ہے تہذیب! ہم اس کا تدارک بھی نہیں کرسکتے۔ کاش مسلمان مملکتوں کو ایسی کالی بھیڑوں کے وجود سے پاک کیا جاسکتا۔"

"مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم عدنان عباسی تک کس طرح جا پہنچے!" تہذیب نے کہا۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔" میں مسکرا کر بولا "مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ یہودیوں کے لئے کام کررہا ہے۔" میں نے تہذیب کو عدنان سے تصادم کی داستان مختصراً سنادی۔

"عدنان کو تمہاری تصویر رینڈل نے دکھائی ہوگی۔" تہذیب نے مضطربانہ لہجے میں کہا "ورنہ وہ تمہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔"

"اگر یہ بات تھی تو پھر مرجانہ مجھے کیوں نہیں پہچان سکی؟" میں نے اعتراض کیا۔

"یہ بات تم اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو کہ مرجانہ تمہیں نہیں پہچان سکی تھی؟"

"میں نے اس کے تاثرات دیکھے تھے۔ اس کی آنکھوں میں شناسائی کا کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا۔"

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ ان دونوں میں سے کوئی تمہیں پہچانتا ہوگا۔ اس لئے تم ان کے ردعمل پر اس انداز میں غور بھی نہیں کرسکتے تھے۔"

"لیکن عدنان عباسی کا ردعمل تو بہت واضح تھا۔" میں نے کہا۔ "مرجانہ اگر مجھے پہچانتی ہوتی تو اس کے چہرے پر کوئی تاثر تو ابھرتا؟"

"مت بھولو کہ مرجانہ ایک منجھی ہوئی ایجنٹ ہے۔ اس نے اپنے تاثرات چھپا لئے ہوں گے جبکہ عدنان اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

"تمہاری بات دل کو لگتی ہے لیکن اس کا طرز عمل آخر تک ایسا نہیں تھا۔"

"وہ تم سے بہت اچھی طرح واقف ہے اور جو شخص بھی تم سے اس حد تک واقف ہوگا وہ تم پر ہاتھ ڈالتے ہوئے گھبرائے گا۔ مرجانہ تو پھر ایک عورت ہے۔ اس نے یہی بہتر سمجھا ہوگا کہ تم پر ہاتھ ڈالنے کے بجائے تمہارے بارے میں رینڈل ہاورڈ کو اطلاع دے دے لیکن جب عدنان نے اس کے سامنے ہی تمہارا نام بھی لے دیا تو اس کے پاس کوئی چارہ کار نہیں بچا۔"

"مجھے اب بھی یہ الجھن ہے کہ اگر وہ میری صورت آشنا تھی تو یہ بات عدنان عباسی کے علم میں کیوں نہیں تھی۔ ان دونوں کے درمیان جس قسم کے مکالمے ہوئے اسے اداکاری تو قرار نہیں دیا جاسکتا۔"

"عدنان عباسی کو مرجانہ کی اصل حیثیت کا علم نہیں تھا۔ وہ تو ایک باصلاحیت عورت تھی جو نہ صرف اس کے گروہ کو کنٹرول کررہی تھی بلکہ اس کی جسمانی طلب بھی پوری کررہی تھی۔ اس کی کسی اور حیثیت سے عدنان بے خبری رہا ہوگا۔ رینڈل نے اسے حال ہی میں عدنان کے ساتھ لگایا تھا تاکہ اگر عدنان اس سے چند باتیں چھپائے بھی تو وہ مرجانہ کے ذریعے اس کے علم میں آجائیں۔"

"یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔" میں نے تفہیمی انداز میں سرہلایا "اب تم بتاؤ کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہئے۔"

"یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو۔" تہذیب نے شوخی سے کہا۔ "تمہارے سامنے آکر تو میں ہمیشہ خود کو بے بس محسوس کرنے لگتی ہوں۔"

"اس بار معاملہ مختلف ہے" میں مسکرایا "تمہاری معلومات اتنی زیادہ ہیں کہ ہر فیصلہ تم ہی کو کرنا ہے۔ میں نے کوئی قدم اٹھایا تو تذبذب کا شکار رہوں گا۔"

"سب سے پہلے تو میں تمہیں وہ علامت دکھاؤں جس کے ذریعے اسگر کے ممبر ایک دوسرے کو شناخت کرتے ہیں۔" تہذیب مجھے بے ہوش مرجانہ کے قریب لائی جو ابھی تک ڈرائنگ روم میں بے ہوش پڑی ہوئی تھی اور جس دوران میں اور تہذیب گفتگو کررہے تھے۔ بڈ نے اس کے ہاتھ پیر رسیوں سے جکڑ دیئے تھے۔

تہذیب جھک کر مرجانہ کا لباس ٹٹولنے لگی "یہ اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لباس نہیں ہے۔" میں نے کہا۔

"اوہ!" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھا۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ مرجانہ پر جھکی۔ اس بار اس نے مرجانہ کے بالوں میں لگا ہوا ہیر کلپ کھول کر نکال لیا تھا۔ وہ ہیر کلپ کا الٹ پلٹ کر جائزہ لیتی رہی پھر اس نے کلپ میری طرف بڑھادیا۔ میں نے اس کے ہاتھ سے کلپ لے کر دیکھا۔ ہیر کلپ کے عقب میں ایک جھپٹتے ہوئے عقاب کی ننھی سی شبیہہ کھدی ہوئی تھی۔

"ہوں" میں نے ہونٹ بھینچ لئے "تو یہ ہے ان کا شناختی نشان" میں نے کہا "لیکن یہ اس کے پاس رہنے کیوں دیا گیا۔ میں نے کہا تھا کہ ان کی کوئی بھی چیز ان کے پاس نہ رہنے دی جائے۔"

"اس سے اندازہ کرلو۔۔۔ یہ لوگ عام استعمال کی ایسی بے ضرر چیزوں پر اپنی علامت کندہ کرتے ہیں جن پر کسی کی توجہ نہیں جاسکتی۔ ظاہر ہے ایک خاتون کے ہیر کلپ سے کسی کو کیا دلچسپی ہوسکتی ہے۔ یہ ایک ایسی لازمی ضرورت کی چیز ہے جو کوئی بھی ضبط نہیں کرے گا۔"

"تم نے مرجانہ کو کس طرح پہچانا تھا۔ کیا تم نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے؟"

"میں نے اسے متعدد بار رینڈل کے ساتھ دیکھا ہے۔" تہذیب نے کہا "تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں پہچاننے کے بعد اسے کوئی موقع نہیں ملا ورنہ اب تک رینڈل کے آدمی یہاں یلغار کرچکے ہوتے۔"

"سنو تہذیب" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "مجھے معلوم نہیں تھا کہ کوئی ایسا شخص بھی ہے جو خود کو اولیو ہاورڈ کا جانشین سمجھتا ہے۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں اس سے دو دو ہاتھ تو ضرور کرتا۔"

"یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں۔ اگر مرجانہ کی اصلیت معلوم ہونے سے قبل اسے ذرا سا بھی موقع مل جاتا تو تم خطرے میں پڑجاتے۔"

"تم کیا سمجھتی ہو۔ کیا میں خود کو موشے رینڈل ہاورڈ سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کروں گا؟"

"میں تمہیں جانتی ہوں۔" تہذیب مضطرب ہوگئی "تم علانیہ اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کروگے مگر میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گی۔"

"کیا تم مجھے بزدلی کا درس دے رہی ہو تہذیب! میں علی الاعلان اس کا مقابلہ کیوں نہ کروں؟"

"میں تمہیں بزدلی کا درس دے نہیں سکتی لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ اس سے مقابلہ کرنے سے قبل اسے للکارا بھی جائے۔ فتنے کا سر کچل دینا چاہئے۔ جس طرح بھی ممکن ہو۔"

"پھر اس میں اور مجھ میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔ وہ بھی تو بے خبری میں مجھ پر حملہ کرنا چاہ رہا تھا۔"

"یہ بتانا ضروری ہے کہ اولیو ہاورڈ رینڈل کا آئیڈیل ضرور تھا مگر رینڈل اس سے کہیں زیادہ سفاک اور بے رحم ہے۔ اس کا سب سے بڑا ہتھیار اس کی سرد مزاجی ہے۔ وہ اولیو ہاورڈ کی طرح گرم دماغ کا مالک نہیں ہے۔ ایسے آدمی سے مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔"

"یہ میرا ایمان ہے تہذیب کہ میری کامیابیاں میری صلاحیتوں کی مرہون منت نہیں ہوتیں بلکہ یہ صرف تائید ایزدی ہے جس کے سبب میں کامیاب ہوجاتا ہوں ورنہ صلاحیتوں کے معاملے میں میرے مقابلے پر آنے والے اکثر حریف مجھ سے برتر تھے۔ للٰذا صرف اس وجہ سے پیچھے ہٹ جانا مجھے گوارا نہیں ہے کہ رینڈل ہاورڈ ایک باصلاحیت اور خطرناک حریف ہے۔"

"مجھے معلوم تھا تم نہیں مانو گے۔" تہذیب نے بے بسی سے کہا "لیکن کیا اپنی حفاظت کا بندوبست بھی نہیں کرو گے؟"

"اس طرف سے میں کب غافل رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "اس وقت بھی نہیں رہا جب تمہارے چہیتے بڈ صاحب حماقتیں فرما رہے تھے۔"

"بعض اوقات بڈ پاگل ہوجاتا ہے۔ معلوم نہیں اس کے دماغ میں کس قسم کی خرابی ہے لیکن علی! اس کی یہ حماقت تو بڑی مفید ثابت ہوئی۔"

"وہ کس طرح؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"وہ چاہتا تو ان جھنجٹوں میں پڑے بغیر نارمن شیلوف کو ٹھکانے لگا دیتا۔ ذرا غور کرو یہ کتنا بڑا المیہ ہوتا کہ تم اپنوں کے ہاتھوں مارے جاتے۔ ہم تمہیں تلاش کرتے رہ جاتے۔ کسی کو کبھی یہ معلوم نہ ہوپاتا کہ علی یار خان کا انجام کیا ہوا تھا؟"

میں نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا "سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا بڈ سے اتنی بڑی حماقت کی توقع کی جاسکتی ہے؟"

"نہیں" تہذیب نے نفی میں سر ہلایا "عام حالات میں وہ ایک ذہین اور معاملہ فہم آدمی ہے۔ اس کی عمومی کارکردگی بھی حیران کن ہوتی ہے۔ میں سمجھ نہیں سکی کہ اس نے تمہیں گمنام فون کالیں کیوں کیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس

کی چھٹی حس نے اسے تمہارے بارے میں خبردار کردیا ہو؟"

"میں صرف یہ جانتا ہوں کہ مجھے تائید ایزدی حاصل رہتی ہے۔ بڈ نے گمنام فون کالیں کرکے جس بے ہودگی کا مظاہرہ کیا وہ بھی اس کی ایک ادنٰی سی مثال ہے۔"

مرجانہ کسمسائی۔ وہ ہوش میں آرہی تھی۔ تہذیب اس کی طرف متوجہ ہوگئی۔ چند ہی لمحوں میں اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے اپنے ہاتھ پیروں کو جنبش دینے کی کوششیں کیں مگر اس کے ہاتھ پیر تو بندھے ہوئے تھے۔

"مجھے کس جرم میں قید کیا گیا ہے۔" مرجانہ غرائی "مجھے کھول دو ورنہ میں تم لوگوں پر کیس کردوں گی۔"

اس کی اکڑ دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی جب کہ تہذیب نے پرسکون لہجے میں کہا "اب تمہارا راز راز نہیں رہا۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں کھولنے کے لئے تیار ہوں مگر اس سے پہلے تمہارے لئے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ یہاں موجود تمام لوگ فلسطینی گوریلے ہیں۔"

تہذیب کی بات سن کر مرجانہ حواس باختہ تو ہوئی مگر اب بھی وہ ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں تھی "میں خود بھی عرب ہوں۔" اس نے کہا "فلسطینی گوریلوں سے مجھے کیا خطرہ ہوسکتا ہے؟"

"ہر اس عرب کو فلسطینیوں سے خوف زدہ ہونا چاہئے جو یہودی مفادات کے حامی ہیں۔" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "تم تو خیر ان کی ایجنٹ ہو۔"

"یہ الزام ہے۔ تم میری توہین کررہی ہو۔ اتنا بڑا الزام لگانے سے پہلے تمہیں تصدیق کرلینی چاہئے تھی۔ میں تم پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کردوں گی۔"

"ضرور کردینا" تہذیب نے کہا "لیکن اس کے لئے تمہارا عدالت تک پہنچنا ضروری ہوگا اور مجھے اس میں شبہ ہے کہ اب دنیا کی کسی عدالت تک تمہاری رسائی ہوسکے گی۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا" مرجانہ نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ "کیا۔۔ کیا تم لوگ مجھے ہلاک کردو گے؟"

"ممکن ہے نہ بھی کریں۔" تہذیب بے پروائی سے بولی۔ "اس کا انحصار تمہارے رویئے پر ہے۔ تمہارا موجودہ رویہ ایسا نہیں ہے جس کی بنیاد پر تمہیں کسی بھی قسم کی رعایت دی جاسکے۔"

"لیکن تم مجھ پر الزام کیوں لگا رہی ہو۔ فدائین کی دھمکیاں کیوں دے رہی ہو۔ تم نے مجھے صیہونی ایجنٹ قرار دیا ہے۔ کیا میں اس پر احتجاج بھی نہ کروں؟"

"رینڈل ہاورڈ کے حوالے پر تم کیوں بھڑک اٹھی تھیں۔" تہذیب نے طنز کیا "اور تم نے مجھ پر جو حملہ کیا اس کا کیا جواز پیش کروگی؟"

"میں۔۔ میں سمجھی تھی تم موشے رینڈل کی ساتھی ہو۔"

مرجانہ کے اس بے ساختہ جھوٹ پر تہذیب ہکا بکا رہ گئی۔ پھر اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہوئے۔

"تمہارے اندر جھوٹ بولنے کی بھی صلاحیت نہیں ہے۔ کم از کم یہ تو سوچ لیا ہوتا کہ علی یار خان کے ساتھ کوئی صیہونی ایجنٹ نہیں ہوسکتا۔" تہذیب نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوسکتا۔ علی یار خان بھی آدمی ہے۔ کسی وقت وہ بھی دھوکا کھا سکتا ہے۔ یہ کوئی اتنی انوکھی بات تو نہیں ہے۔"

تہذیب غصے میں دانت پیسنے لگی جبکہ میں مرجانہ کے جوابات سے محظوظ ہورہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔" تہذیب غصیلے لہجے میں بولی "تمہارے خلاف یہی ایک بات بہت کافی ہے کہ تم موشے ہاورڈ سے واقف ہو۔"

"واقف تو تم بھی ہو" مرجانہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا "اگر اس سے واقف ہونا جرم ہے تو تم بھی اتنی ہی مجرم ہو جتنی مجرم میں ہوں۔"

"زبان طراریوں سے کام نہیں چلے گا مرجانہ! تمہیں بتانا پڑے گا کہ تم اسے کیوں اور کس طرح جانتی ہو؟"

"اگر یہ بات تم نے پہلے پوچھ لی ہوتی تو بات اس قدر نہ بڑھتی۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتی کہ۔۔۔" مرجانہ کی آواز بھرا گئی۔ وہ بہت عمدہ اداکاری کررہی تھی۔ چند لمحے وہ یوں خاموش رہی جیسے اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کررہی ہو۔ پھر اس نے دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا "پچھلے سال میں عدنان کے ساتھ یورپ کے دورے پر گئی تھی۔ تفریح کے ساتھ ساتھ عدنان کے پیش نظر اپنے کچھ کاروباری امور بھی تھے۔ جنہیں وہ ساتھ ساتھ نمٹاتا جارہا تھا۔ جب ہم پیرس پہنچے تو وہاں کے ایک ہوٹل میں عدنان کے ایک دوست نے ہمیں اس کے بارے میں بتایا تھا۔ اس وقت موشے رینڈل ہاورڈ بھی موجود تھا۔ مجھے اس کی صورت ہی نفرت انگیز معلوم ہوئی تھی اور یہ معلوم ہونے کے بعد کہ اس کے عزائم کتنے مذموم ہیں۔ میری نفرت اور بھی گہری ہوگئی مگر ظاہر ہے میں کچھ نہیں کرسکتی تھی اگر وہ عراق میں ہوتا تو میں ہرگز اسے نہ چھوڑتی لیکن فرانس جیسے ملک میں اس کے خلاف کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم کیوں اپنا وقت ضائع کر رہی ہو تہذیب" میں نے دخل اندازی کی "تمہیں یہ بات ویسے ہی سمجھ لینی چاہئے کہ سیدھی طرح کچھ نہیں بتائے گی۔"

"یہ بات میں بھی جانتی ہوں علی! میں تو یہ چیک کر رہی تھی کہ یہ کس حد تک جھوٹ بول سکتی ہے۔ جتنی غلط بیانی اب تک یہ کر چکی ہے اس کے بعد اس کی کسی بات پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔"

"یہ سراسر زیادتی ہے۔" مرجانہ نے احتجاجی لہجے میں کہا۔ "میں نے تم سے کوئی غلط بیانی نہیں کی۔ تم جس طرح چاہو میری باتوں کی تصدیق کر سکتے ہو۔"

"مثال کے طور پر" میں نے اس کا ہیر کلپ اس کی آنکھوں کے سامنے لے جاکر کہا "اس ہیر کلپ کے بارے میں تم کیا سچ بولنا پسند کرو گی؟"

"یہ۔ یہ تو میں نے بصرہ کی ایک دکان سے خریدا تھا۔" مرجانہ نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا "اس کے بارے میں میں کیا کہہ سکتی ہوں۔"

"تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو بجائے خود ایک داستان ہے۔ سی آئی اے کے ایک ایجنٹ کی اپنی تنظیم قائم کرنے کی داستان۔"

"تم لوگ معموں میں گفتگو کر رہے ہو۔ یہ ایک عام ہیر کلپ ہے۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ اس پر ایک داستان رقم ہے۔ اگر تم نے میری بات سے اتفاق نہ کیا تو مجبوراً مجھے ایک اور داستان رقم کرنی پڑے گی جو تمہارے جسم پر رقم ہوگی۔ یہ داستان رقم کرنے کے لئے کسی قلم کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ یہ تو لوہے کی گرم سلاخوں اور ہنٹروں کی مدد سے رقم کی جائے گی۔"

"کیا تم لوگ باتیں ہی کرتے رہو گے" بڈ نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا "کھانا کھانے کا ارادہ نہیں ہے؟"

"ضرور کھائیں گے بڈ" میں نے کہا "تم اس کا انتظام کرو ہم کھانے کے لئے چلتے ہیں۔"

بڈ نے مرجانہ کو ڈرائنگ روم سے ہٹوا دیا۔ میں اور تہذیب کھانے کے کمرے میں پہنچ گئے۔ کھانے کی میز پر ہمارے ساتھ بڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

"علی نے مجھے تمہاری حماقتوں کے بارے میں بتایا ہے۔" کھانے کے دوران تہذیب نے بڈ سے کہا "تمہیں گمنام فون کالیں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ انہی حماقتوں کے لئے میں نے تمہیں انچارج بنایا تھا؟"

بڈ بری طرح جھینپ گیا "میں خود اس بات پر غور کرتا رہا ہوں میڈم! سمجھ میں نہیں آتا کہ میں نے وہ حرکت کیوں کی تھی۔"

"حالاں کہ تم نے دلیلیں دے کر مجھے قائل کرنے کی کوشش کی تھی کہ جو کچھ تم نے کیا وہی درست تھا۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"عقل مند اور بے وقوف میں یہی تو فرق ہوتا ہے چیف!" بڈ نے محققانہ انداز میں کہا "عقل مند اپنی حماقت کو دلیلوں سے چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ بے وقوف یہ نہیں کر سکتا۔"

"گویا تم اپنی حماقت کا برملا اعتراف کر رہے ہو۔" میں نے کہا۔

"جب اپنے سے زیادہ عقل مند لوگوں سے واسطہ پڑے تو یہی کرنا پڑتا ہے لیکن میں نے اس پر بہت غور کیا ہے چیف! اس کے سوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ابھی تمہیں مزید زندہ رہنا تھا ورنہ مجھ سے یہ حماقت نہ ہوتی۔"

"جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا" تہذیب نے کہا "اب اپنے آئندہ قدم پر غور کرو۔ میری رائے میں ہمیں یہ جگہ فوراً چھوڑ دینی چاہئے۔"

"کیوں" بڈ نے حیرت سے کہا "یہاں کیا پریشانی ہے۔ مفت کی جگہ میسر آگئی ہے۔ ہم کیوں اسے چھوڑ کر کفران نعمت کے مرتکب ہوں۔"

"اس قسم کے خالی مکانات میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ مکین کسی وقت بھی لوٹ کے آسکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ہم کسی ہوٹل میں منتقل ہو جائیں۔"

"کم از کم آج تو یہ ممکن نہیں ہوگا۔" میں نے کہا "اس لئے کہ عدنان عباسی ہماری قید میں ہے اور اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا ہے۔"

"فیصلہ کیا کرنا ہے چیف!" بڈ بولا "ایک گولی میں اس کا کام تمام ہو جائے گا۔"

"یہ اتنا آسان نہیں ہے بڈ! اس کی گردن پر سونیا کا خون ہے جو میں کسی صورت بھی معاف نہیں کر سکتا۔" میں نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو علی" تہذیب بولی "وہ واقعی سخت سزا کا مستحق ہے لیکن اسے سزا دینے کے لئے کوئی اور طریقہ بھی تو اختیار کیا جاسکتا ہے۔"

"تم سب لوگ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں فی الحال یہیں

رہوں گا۔" میں نے قطعیت سے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" تہذیب نے آہستہ سے کہا۔ "میں نے تو محض ایک تجویز پیش کی تھی۔"

"میں نے تمہاری تجویز سے اختلاف تو نہیں کیا۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہہ رہا ہوں کہ علی گروپ کے بقیہ ارکان کو واپس ہی بھیج دو۔"

"ٹھیک ہے۔ اب ان کی یہاں کوئی ضرورت بھی نہیں رہی۔" تہذیب نے بڈ کی طرف دیکھا۔

"میں ان سب کی واپسی کا انتظام کئے دیتا ہوں۔" بڈ نے مستعدی سے کہا "مگر خیال رہے کہ بڈ خود واپس نہیں جائے گا۔"

"تمہارا شمار علی گروپ کے ارکان میں ہوتا ہی کب ہے۔" تہذیب نے ہنس کر کہا "تم تو علی گروپ کے بانیوں میں سے ہو۔"

کھانے کے بعد بڈ تو علی گروپ کے ارکان کی روانگی کے انتظامات کرنے نکل گیا اور میں تہذیب کے ساتھ خواب گاہ میں چلا آیا۔

"مجھے یہ سب کچھ خواب سا معلوم ہو رہا ہے علی! لگتا ہے کسی بھی لمحے آنکھ کھلے گی اور سپنا بکھر کر رہ جائے گا۔"

"نہ آنکھ کھلے گی اور نہ سپنا بکھرے گا۔" میں نے کہا "ہمیں تو ٹل کر حقائق کا سامنا کرنا ہے۔ عدنان عباسی، مرجانہ اور رینڈل ہاورڈ جیسے حقائق کا سامنا۔"

"تم نے عدنان عباسی کو اپاہج کر دینے کا فیصلہ کیا ہے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"ہاں، اس سے کم اسے کوئی سزا دینا ناانصافی ہوگی اور میں اس کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتا۔"

"ٹھیک ہے۔ وہ اس کا مستحق بھی ہے لیکن مرجانہ کے لئے تم نے کیا سوچا ہے؟"

"مرجانہ کو میں عراق سے صحیح سالم حالت میں نکال کر لے جانا چاہتا ہوں۔"

"اوہ" تہذیب مجھے غور سے دیکھنے لگی "کیا میں اس کی وجہ پوچھ سکتی ہوں؟"

"تم جانتی ہو کہ عموماً میں ایسی باتوں کی وضاحت نہیں کرتا لیکن چوں کہ اس پورے معاملے کا کریڈٹ تمہارے نام ہے اس لئے بتا رہا ہوں کہ ہم یہاں سے فرانس جائیں گے۔"

"اس کی تو خیر تم سے مجھے توقع ہے کہ تم رینڈل ہاورڈ سے ضرور الجھو گے لیکن مرجانہ کا اس میں کیا رول ہوگا۔"

"بہترین رول ہوگا۔ میں رینڈل ہاورڈ کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مرجانہ کی لاش کا تحفہ ہوگا۔"

"تمہیں روکنے کی کوشش کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہوگا لیکن کیا رینڈل کو چیلنج کرنے کی اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔"

"میں تو اسی کو بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر تم اس سے بہتر کوئی تدبیر پیش کر سکو تو میں اسے قبول کر لوں گا۔"

"مرجانہ کو یہاں سے لے کر نکلنے میں ہمیں خواہ مخواہ خطرات سے کھیلنا پڑے گا۔" تہذیب نے کہا "اور پھر کیا ضروری ہے کہ اسے فرانس ہی لے جایا جائے۔"

"اسے یہاں سے لے کر نہیں جائیں گے تو اس کی لاش کا تحفہ رینڈل ہاورڈ کو کس طرح پیش کریں گے؟"

"اگر تم پسند کرو تو ایسا بندوبست بھی ہو سکتا ہے کہ رینڈل خود عراق آجائے۔ اس طرح ہم بہت سے خطرات سے بچ جائیں گے۔"

"نہیں" میں نے سر کو منفی جنبش دی "اسے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ میں زندہ ہوں۔ عدنان عباسی کی مہربانی سے یہ بات بھی اس کے علم میں ہے کہ میں نارمن شیلوف کے میک اپ میں اسرائیل جا رہا تھا۔ پھر اسے معلوم ہوا ہوگا کہ آرتھر اور نارمنڈو مارے گئے اور نارمن شیلوف بچ نکلا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نارمن شیلوف یا علی یار خان کہاں گیا؟" میں نے تہذیب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اصولی طور پر تو علی کو کرنل نعمان سے رابطہ قائم کرنا چاہئے تھا۔" تہذیب نے کہا۔

"بالکل ٹھیک" میں نے تعریفی انداز میں کہا "مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اس پر کچھ روشنی ڈال سکتی ہو۔"

تہذیب چند لمحے ذہن پر زور دیتی رہی پھر مایوسی سے سر کو منفی جنبش دی۔ "نہیں۔۔۔ اس کا اندازہ لگانا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔"

"تم نے تہذیب مالکم ایکس کی حیثیت سے سوچا ہے اس لئے تمہاری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اگر تم نے رینڈل ہاورڈ کے نکتہ نگاہ سے سوچا ہوتا تو سب کچھ تمہاری سمجھ میں آجاتا۔ دراصل رینڈل کو معلوم ہے کہ نارمن شیلوف کے میک اپ میں میں تھا۔ پھر آرتھر کے گھر پر حملہ ہوا جس میں میرے علاوہ سب مارے گئے۔ حملہ آور کون تھے۔ میرے ساتھی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ! میں سمجھ گئی" تہذیب اچھل پڑی "اس نے یہی سمجھا ہوگا کہ جو کچھ ہوا وہ ہماری ملی بھگت کا نتیجہ تھا۔"

"اس کے علاوہ اور کوئی نتیجہ بھی تو نہیں نکلتا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو منطقی اعتبار سے مجھے کرنل نعمان سے لامحالہ رابطہ قائم کرنا چاہئے تھا۔"

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو علی!" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھا "لیکن تمہاری گفتگو نے مجھے الجھن میں مبتلا کردیا ہے۔ آخر تم نے کرنل نعمان سے رابطہ کیوں قائم نہیں کیا۔"

"کوئی خاص وجہ نہیں تھی۔ میرا خیال ہے میں زیادہ عرصہ کسی کا پابند نہیں رہ سکتا۔ میرا کام کرنے کا ایک الگ انداز ہے۔ جس سے دوسروں کا متفق ہونا آسان نہیں ہے لہٰذا میں نے بہتر یہی سمجھا کہ اس سے رابطہ قائم نہ کروں۔ خیر یہ تو ایک الگ معاملہ ہے۔ بات ہو رہی تھی ریندل کی... اس نے تل ابیب میں میرے استقبال کے انتظامات کرلئے ہوں گے لیکن وہ پروگرام ملیامیٹ ہوگیا۔ اب ریندل یہی سمجھ رہا ہوگا کہ میں تمہارے ساتھ مل کر کام کر رہا ہوں۔ یہ حقیقت بھی ہے مگر یہ حقیقت محض اتفاقاً ہی حقیقت ہوئی ہے ورنہ حالات بہت مختلف بھی ہوسکتے تھے۔ اس حد تک تو ریندل کا اندازہ درست ثابت ہوتا ہے لیکن اس سے آگے وہ مکمل طور پر تاریکی میں ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ میرا آئندہ قدم کیا ہوگا۔ وہ اس بات سے بھی بے خبر ہے کہ میں اس کے وجود اور اس کے عزائم سے واقف ہوں لہٰذا ایسے میں جب اسے اچانک اپنی ایک ایجنٹ کی لاش تحفے میں ملے گی تو وہ بوکھلا جائے گا۔ اسے اپنی حیثیت کا بھی اندازہ ہوگا اور وہ زیادہ بہتر انداز میں میرا مقابلہ کرے گا۔"

"محض اتنی سی بات کے لئے تم اتنے جھمیلوں میں پڑ رہے ہو۔" تہذیب نے مجھے عجیب سے نظروں سی دیکھتے ہوئے کہا۔

میں مسکرایا "بات اتنی سی نہیں ہے تہذیب۔" میں نے کہا "ریندل ہاورڈ کو خاموشی سے بھی ٹھکانے لگایا جاسکتا ہے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ریندل ہاورڈ کی پشت پر دنیا کے بہت سے یہودی ہوں گے۔ اگر میں نے اسے مار دیا تو وہ اس کی موت کو زیادہ عرصہ یاد نہیں رکھیں گے لیکن اگر میں نے اسے کوئی زک پہنچائی تو اس کی شکست سے یہودیوں کو اپنی بے وقتی کا احساس ہوگا۔ انہوں نے میرے مقابلے میں ریندل ہاورڈ کو اپنی امیدوں کا مرکز بنا رکھا ہے۔ میں اسے جتنی زیادہ بے بسی میں مبتلا کروں گا۔ یہودیوں کو اتنی ہی زیادہ اذیت ہوگی اور میرا مشن کیا ہے؟"

تہذیب نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "میں تمہاری بات سمجھ رہی ہوں۔" اس نے کہا "بس مجھے اس میں ایک ہی تردد ہے کہ مرجانہ کو یہاں سے نکال لے جانا آسان نہیں ہوگا۔"

"یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔" میں نے کہا "تم اصل مسئلے کے بارے میں تو سوچ ہی نہیں رہی ہو۔ ہم عدنان کو زندہ چھوڑ کر جائیں گے کیا وہ ہم سے پہلے ہی ہمارے بارے میں ریندل کو خبر نہیں کردے گا۔"

تہذیب بے بسی سے ہنسی "ہاں یہ مسئلہ ہے اور چوں کہ تمہارے ذہن میں موجود ہے اس لئے میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم نے اس کا بھی کوئی حل سوچ رکھا ہوگا۔"

"تمہارا اندازہ درست ہے۔ مرجانہ کو تو ہم یہاں سے بغرض علاج پیرس لے جائیں گے۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ حاصل کرنا مشکل نہیں ہوگا اور ایسے انجکشنوں کی کمی نہیں ہے جن کے ذریعے عارضی طور پر دماغ ماؤف کردیا جائے۔ پہلے ہم دونوں مرجانہ کو لے کر یہاں سے نکل جائیں گے اور عدنان کو بڈ کی تحویل میں یہاں چھوڑ جائیں گے۔ ہم اپنا کام تیزی سے تکمیل کو پہنچائیں گے اور پھر بڈ کو سگنل دیں گے۔ ہمارا اشارہ ملنے پر وہ عدنان کو رہا کرکے خود بھی ہم سے آملے گا۔"

"میں نے کہا تھا ناکہ تمہارے ذہن میں اس مسئلے کا حل ضرور ہوگا۔" تہذیب نے ہنس کر کہا "اب یہ بتاؤ کہ کھیل کب سے شروع ہوگا۔"

"کھیل کی ابتدا تو ہوچکی ہے تہذیب! بڈ کے واپس آتے ہی ہم اسے مرجانہ کے لئے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے پر مامور کردیں گے۔ کل صبح ہم عدنان عباسی سے دس لاکھ دینار کا چیک حاصل کرکے اسے کیش کرانے کی کوشش کریں گے اور اس کے بعد پہلی فرصت میں عراق سے نکل جائیں گے۔"

"دس لاکھ دینار کا چیک۔" تہذیب نے حیران ہوکر کہا "کیا اتنی بڑی رقم کا چیک کیش ہوجائے گا۔"

"کیش کیوں نہیں ہوگا۔ اگر نہ ہوا تو عدنان عباسی بھی زندہ نہیں رہے گا اور یہ بات وہ خود اچھی طرح سمجھتا ہے۔"

"ٹھیک ہے علی! یہ تمہارے معاملات ہیں۔ جس طرح مناسب سمجھو کرو لیکن تمہیں اپنی مصروفیات میں سے تھوڑا بہت وقت دوسروں کے لئے بھی نکالنا چاہئے۔"

میں نے چونک کر اسے دیکھا "کہیں تمہارا اشارہ کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس کی طرف تو نہیں ہے؟"

"ہاں میرا اشارہ انہی کی طرف تھا۔ تمہیں بڈ نے نہیں بتایا کہ وہ دونوں تمہیں کتنا یاد کرتے ہیں؟"

"بڈ نے نہ بتایا ہوتا تب بھی مجھے اندازہ ہے تہذیب! میں جانتا ہوں کہ وہ دونوں مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔"

"اور یہ بات بھی تمہارے علم میں ضرور ہوگی کہ جنرل ٹیرس نے گوٹے بل میں انتخابات کرا دیئے ہیں اور اب وہ وہاں کا منتخب صدر ہے۔"

"میں نے اخبارات میں پڑھا تھا اور اس پر مجھے بے حد خوشی بھی ہوئی تھی۔ جمہوریت بہرحال اچھی چیز ہے۔"

میں اور تہذیب بہت دیر تک گزرے دنوں کی باتیں کرتے رہے۔ پھر بڈ آگیا۔ اس نے اطلاع دی کہ علی گروپ کے ارکان فوری طور پر روانہ ہو رہے ہیں۔ ان سب کی سیٹیں اگلے روز کے جہاز سے گوٹے بل کے لئے بک کرادی گئی ہیں اور فلائٹ ظاہر ہے بغداد سے روانہ ہونی تھی۔ بصرہ ائرپورٹ تو ان دنوں جنگ کی وجہ سے بند تھا۔

علی گروپ کے ارکان کے پاس چوں کہ برائے نام سامان تھا لہٰذا وہ فوری طور پر روانہ ہوگئے۔ انہیں رخصت کرنے کے بعد میں تہذیب اور بڈ کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آگیا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مرجانہ کو ذہنی مریض کی حیثیت سے بغرض علاج فرانس لے جاؤں۔ تہذیب میرے ساتھ جائے گی اور تم عدنان عباسی کے ساتھ یہیں رکو گے۔ کیا خیال ہے؟"

"تمہارے مقابلے میں بڈ کیا خیال ظاہر کرے گا۔" بڈ نے کہا۔ "بڈ کو تو یہ بتاؤ کہ اسے کیا کرنا ہے۔"

"ایک عدد ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کا بندوبست کرو جس میں مرجانہ کو علاج کے لئے بیرون ملک لے جانے کی سفارش کی گئی ہو۔ اس کے علاوہ میرے اور مرجانہ کے لئے دیگر ضروری کاغذات کا بندوبست کرو۔ تہذیب کے پاس تو خیر پاسپورٹ موجود ہے۔ صرف ویزے کا مسئلہ ہوگا۔"

"میرے پاسپورٹ پر فرانس کا ویزا موجود ہے۔" تہذیب نے کہا "تم بس اپنی اور مرجانہ کی فکر کرو۔"

"پاسپورٹ تو مرجانہ کا بھی ہوگا۔" بڈ بولا "بہتر یہی ہوگا کہ اس کا اصل پاسپورٹ استعمال کیا جائے۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ حاصل کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور تمہارے لئے کاغذات تیار کرانے میں بھی زیادہ سے زیادہ دو دن لگیں گے۔"

"میں بہت معمولی سے میک اپ میں یہاں سے جاؤں گا۔ میک اپ بس اس قدر ہوگا کہ کوئی پہلی ہی نظر میں مجھے نہ پہچان لے۔ تم مجھے میک اپ کا سامان دو۔ یہ کام میں ابھی کرلینا چاہتا ہوں۔"

بڈ نے مجھے میک اپ کا سامان لاکر دیا اور میں نے محض چند منٹ میں میک اپ کرلیا۔ یہ میک اپ ہلکی سی مونچھوں اور فرنچ کٹ داڑھی پر مشتمل تھا۔ اس سے بس اتنا ہوگیا کہ سرسری نظروں سے دیکھنے پر کوئی مجھے بحیثیت علی یار خان کے شناخت نہیں کرسکتا تھا۔ میک اپ کرنے کے بعد میں نے ایک نزدیکی فوٹو اسٹوڈیو سے ارجنٹ تصویر کھنچوائیں اور جب اسٹوڈیو سے واپس لوٹا تو تصویر میرے پاس تھیں۔ میں نے تصویریں بڈ کے حوالے کیں اور مرجانہ کو طلب کرلیا۔

بڈ مرجانہ کو لے کر آیا تو اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ پیر البتہ بڈ نے کھول دیئے تھے۔ مرجانہ کا چہرہ اگرچہ اترا ہوا تھا مگر اس کے تیور اب بھی خراب تھے۔

"تم لوگ میرے ساتھ جو سلوک کر رہے ہو اس کا خمیازہ تمہیں ضرور بھگتنا پڑے گا۔" اس نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس کے ہاتھ بھی کھول دو بڈ" میں نے مرجانہ کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور بڈ نے اس کے ہاتھوں کی بندشیں بھی کھول دیں۔ میں نے مرجانہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ مجھے گھورتی ہوئی ایک صوفے پر ٹک گئی۔

"تمہاری تمام حرکتوں کے باوجود میں نے اب تک تمہارے ساتھ کوئی خراب سلوک نہیں کیا ہے۔" میں نے مرجانہ سے کہا۔ "تم سے میرا کوئی جھگڑا ہے بھی نہیں۔ جھگڑا تو دراصل اس سے ہے جو میری جان کا دشمن ہے۔ اگر تم اس کی ایجنٹ ہو تو ہوا کرو۔ میں ہمیشہ جڑ پر توجہ دیتا ہوں۔ جب ریندل ہاورڈ نہیں ہوگا تو تم بھی میری دشمن نہیں رہو گی۔ میں تم سے بس اس حد تک تعاون کا طلب گار ہوں کہ ریندل تک پہنچنے میں میری مدد کرو۔ اگر تم نے مجھ سے تعاون کیا تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ بولو، تمہیں یہ سودا منظور ہے یا نہیں؟"

مرجانہ کی آنکھیں سوچ میں ڈوب گئیں۔ وہ میری تجویز پر غور کررہی تھیں جو ہر اعتبار سے اس کے لئے سود مند تھی۔ غالباً اسے یقین رہا ہوگا کہ میں ریندل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکوں گا بلکہ خود ہی پھنس جاؤں گا۔ میرے بارے میں ریندل کو اطلاع فراہم کرنا تو اس کی ذمے داری تھی۔ میری گرفت میں آجانے کی وجہ سے وہ اپنی یہ ذمے داری پوری نہیں کرسکتی تھی لیکن اسے یہ موقع قسمت سے مل رہا تھا کہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود ہی اس سے ریڈل کے پاس جانے کی فرمائش کر رہا تھا اور اس کے ساتھ کوئی خراب سلوک بھی نہیں کر رہا تھا۔ وہ یہ موقع ہاتھ سے کس طرح گنوا سکتی تھی۔ چند لمحوں کی سوچ بچار کے بعد اس نے لب کشائی کی۔

"ریڈل کے بارے میں معلومات تمہیں کس ذریعے سے حاصل ہوئیں؟" اس نے کہا۔

"تم ابتدا ہی غلط کر رہی ہو۔ ہم ایک دوسرے سے کوئی بھی غیر متعلق بات نہیں کریں گے۔ مجھے ریڈل تک پہنچانے کی ذمے داری قبول کرتی ہو یا نہیں؟"

"میں یہ ذمے داری قبول تو کرلوں مگر میری زندگی کی ضمانت کون دے گا؟"

"میرا رویہ ہی ضمانت ہے۔ عدنان سے میری دشمنی تھی۔ اس کا حشر تمہارے سامنے ہے۔ تم سے دشمنی نہیں تھی چنانچہ میں نے تمہیں انگلی بھی نہیں لگائی۔ اب جب کہ تم مجھ سے تعاون کرو گی تو میں تمہیں کیا اور کیوں نقصان پہنچاؤں گا؟"

"میں یہ رسک لینے کے لئے تیار ہوں۔ مرجانہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تمہیں ریڈل کے پتے سے آگاہ کردوں گی۔"

"غلط بات مت کرو مرجانہ! میں نے تم سے اس کا پتا نہیں پوچھا ہے۔ یہ کہا ہے کہ تم مجھے اس تک پہنچاؤ گی۔"

"ایک ہی بات ہے۔ تمہیں تو ریڈل تک پہنچنا ہے یہ کام ایسے بھی ہو سکتا ہے۔"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو مرجانہ! تم خود بھی جانتی ہو کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ میں تصدیق کئے بغیر تو تمہیں رہا نہیں کروں گا؟"

"ٹھیک ہے" مرجانہ نے بے بسی سے کہا "مگر اس کے لئے تمہیں فرانس جانا پڑے گا۔"

"فرانس جانے میں کوئی حرج نہیں ہے" میں نے مسکرا کر کہا "بلکہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس بہانے فرانس بھی دیکھ لوں گا" تمہارے پاس پاسپورٹ تو ہوگا؟"

"پاسپورٹ بھی ہے اور فرانس کا ویزا بھی" مرجانہ نے کہا۔ "لیکن اس کے لئے مجھے گھر جانا پڑے گا۔"

"میں خود تمہیں لے کر چلوں گا۔" میں نے کہا "خیال رکھنا کہ اگر تم نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو میں تنہا نہیں ہوں گا اور لوگ بھی ہوں گے جو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہوں گے اور کسی گڑبڑ کا احساس ہوتے ہی حرکت میں آجائیں گے۔"

"میں سمجھتی ہوں" مرجانہ نے دھیمی آواز میں کہا "بے فکر رہو' مجھے اپنی زندگی بہت عزیز ہے۔ میں کوئی گڑبڑ نہیں کروں گی۔"

"میرے خیال میں اب میڈیکل سرٹیفکیٹ کے جھنجٹ میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہی۔" میں نے بڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیسا تم مناسب سمجھو چیف!" بڈ نے کہا مگر وہ مطمئن نظر نہیں آرہا تھا۔

"میں مرجانہ کے ساتھ جا رہا ہوں۔" میں نے بڈ کے عدم اطمینان کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا "تم مرجانہ کی رہائش گاہ سے واقف ہو۔ اپنے تمام آدمیوں کو مرجانہ کی رہائش گاہ کے اطراف پھیلا دو۔ اگر میں مرجانہ کے ساتھ پندرہ منٹ کے اندر اس کی رہائش گاہ سے باہر نہ آیا تو تم پوری قوت سے حملہ کرسکتے ہو۔"

مرجانہ کو کیا معلوم تھا کہ سب لوگ واپس جا چکے ہیں۔ بڈ بھی سمجھ گیا کہ میرا مقصد صرف مرجانہ کو خوف زدہ کرنا ہے تاکہ وہ کوئی غلط حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔ لہٰذا اس نے بڑی شدومد سے میری تائید کی۔

پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد میں مرجانہ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ کار مرجانہ ڈرائیو کررہی تھی اور میں اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا۔ مرجانہ ہونٹ بھینچے خاموشی سے کار ڈرائیو کررہی تھی۔ شام کا وقت ہونے کی وجہ سے بصرہ کی سڑکوں پر ٹریفک کا ازدحام تھا۔ دفاتر اور کاروباری اداروں میں چھٹی ہونے کے بعد لوگ اپنے گھروں کو واپس جارہے تھے۔ بصرہ کی سڑکوں پر شام کے سائے اتر رہے تھے۔ سورج مغرب کی سمت جھک رہا تھا اور ٹریفک سے بھری پڑی سڑکوں پر ہماری کار سست رفتاری سے سفر کررہی تھی۔

وعدے کے مطابق مرجانہ نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میں بہرحال پوری طرح چوکس تھا۔ اگر وہ کوئی حرکت کرتی تو اسے بھگتنا پڑتا۔

اپنے بنگلے پر پہنچ کر اس نے ہارن دیا اور گیٹ پر موجود چوکیدار کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا۔ چوکیدار کے چہرے پر عجیب سے تاثرات دکھائی دیئے مگر ظاہر ہے وہ رتبے کے فرق کی وجہ سے کچھ پوچھ نہیں سکتا تھا۔ گیٹ کھلتے ہی مرجانہ کار اندر لیتی چلی گئی۔ میں مرجانہ کے ساتھ اس کے بنگلے میں داخل ہوا کئی ملازمین نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر مرجانہ نے ان سب کو جھڑک دیا اور میرے ساتھ سیدھی اپنی خواب گاہ میں پہنچ گئی۔ اس نے خواب گاہ میں موجود الماری کھولی تو میں

اس کے سر پر مسلط تھا اور اس کی ہر حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ مرجانہ نے الماری کی ایک دراز سے پاسپورٹ نکال کر میری طرف بڑھایا۔ میں نے پاسپورٹ لیتے ہوئے اسے الماری بند کرنے کا اشارہ کیا۔ جب اس نے الماری بند کردی تب میں نے اس کے پاسپورٹ پر نگاہ ڈالی۔

"بیٹھ جاؤ علی!" اس نے بڑے شیریں لہجے میں کہا "یہاں تم میرے مہمان ہو۔ کچھ پینا پسند کرو گے؟"

"مجھے یقین ہے کہ اس خواب گاہ سے کچھ کاغذات بھی برآمد ہوسکتے ہیں۔" میں نے کہا "لیکن وعدے کا پاس کرتے ہوئے میں صرف پاسپورٹ پر اکتفا کررہا ہوں۔ ہمارے درمیان معاہدہ ہوا ہے کہ ہم اپنے کام سے کام رکھیں گے۔ میں تم سے کوئی غیر متعلق بات نہیں کررہا ہوں لہٰذا تم بھی احتیاط کرو۔"

"کیا ہم اپنی ذاتیات کا گلا بھی گھونٹ دیں۔ اخلاقیات کو بھی ترک کردیں؟"

"تم بھول رہی ہو کہ اگر مجھے پندرہ منٹ سے زیادہ وقت لگا تو میرے آدمی یہاں دھاوا بول دیں گے۔"

"ٹھیک ہے" مرجانہ جھنجلا گئی "لیکن مجھے اتنی مہلت تو دو کہ میں اپنے کچھ کپڑے رکھ لوں۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم فرانس ضرور جارہے ہیں مگر تم اپنا کام کرتے ہی واپس آسکتی ہو۔"

"مجھے چند جوڑوں کی ضرورت تو پڑے گی اور پھر ممکن ہے میں اپنے طور پر وہاں کچھ وقت گزارنا چاہوں۔"

"ریڈی میڈ کپڑے خرید لینا" میں نے بے پرواہی سے کہا۔ "اب جلدی سے نکل چلو۔"

مرجانہ نے روانہ ہوتے وقت اپنے ملازمین سے کہہ دیا کہ وہ چند روز بعد واپس آئے گی اور اس کے بعد ہم واپس آگئے۔ ہمارے واپس پہنچنے تک سورج غروب ہوچکا تھا۔ بڈ اور تہذیب موجود تھے۔ میں ان کو ساتھ لے کر عدنان عباسی والے کمرے میں پہنچ گیا۔ مرجانہ کو دوسرے کمرے میں بند کروا دیا گیا تھا۔

عدنان عباسی کا برا حال تھا۔ ہم اس کے کمرے میں پہنچے تو اس نے ہماری طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر مردنی اور آنکھوں میں ویرانی بسیرا کئے ہوئے تھی۔ نگاہوں میں اجنبیت تھی۔

"کیا حال ہے عدنان!" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "اگر میں تمہارے گروہ میں شامل ہوجاؤں تو تم مجھے زندگی کی ضمانت تو فراہم کرو گے نا۔"

وہ جواب میں اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گیا۔ اس میں اتنی سکت نہیں رہ گئی تھی کہ مجھ سے زبان چلا سکتا۔

"کچھ بولو نا عدنان!" تم تو بڑے زندہ دل مشہور ہو۔ اس وقت تمہاری زندہ دلی کو کیا ہوگیا ہے؟"

وہ بے بسی سے مجھے دیکھتا رہا۔ کل تک وہ عراق کا سب سے زیادہ بارسوخ شخص تھا اور آج اس پر ایسی بے بسی مسلط تھی جسے دیکھ کر عبرت پکڑی جاسکتی تھی۔

"میں نے تمہارے لئے ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کا نسخہ تجویز کیا تھا۔" میں نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کے چیخ پڑا "میں بڑے عذاب سے گزر رہا ہوں۔ میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ مجھے معاف کردو۔"

"یوں کام نہیں چلے گا عدنان! یہ مفلس اور قلاش لوگوں کا طریقہ کار ہوا کرتا ہے۔ تم تو یوں معافی مت مانگو۔"

"مجھے بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کروں۔" اس نے ہذیانی انداز میں کہا "مجھے اس کرب سے نجات حاصل کرنے کی قیمت بتادو میں ادا کردوں گا۔"

"ابھی تم سیدھے نہیں ہوئے ہو عدنان! میرے خیال میں مزید دو چار روز کے بعد تم راہ راست پر آؤ گے۔ ابھی میں نے قیمت لگائی تو تم اپنی غربت کا رونا رونے لگو گے۔"

"میں۔۔۔ میں ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔" عدنان گڑگڑایا "تم کیوں ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔ مجھے بتاتے کیوں نہیں کہ تم کتنے تاوان کے طلب گار ہو؟"

"دس لاکھ دینار کے بارے میں کیا خیال ہے عدنان!" میں نے شرارت آمیز انداز میں کہا۔

"مجھے منظور ہے۔" عدنان نے بے ساختہ کہا "لیکن اتنی بڑی رقم اکٹھی کرنے میں وقت لگے گا۔"

"بالکل بھی وقت نہیں لگے گا عدنان!" میں نے جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے کہا "یہ نیشنل بینک آف عراق بصرہ برانچ کی چیک بک ہے۔ اسے پہچانتے ہو نا؟"

عدنان کا چہرہ دھواں ہوگیا "یہ۔ یہ چیک بک تمہارے پاس کہاں سے آئی؟" اس نے اٹک اٹک کر پوچھا۔

"یہ میں نے تمہاری آسانی کے لئے منگوائی ہے۔" میں نے چیک بک اس کی طرف بڑھائی "دس لاکھ دینار کا چیک کاٹ دو۔"

"چیک تو میں کاٹ دوں گا مگر تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔۔۔ بینک میں اتنی بڑی رقم نہیں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میری مشکلات کی پرواہ مت کرو عدنان! اگر کرو گے تو میں اپنے تجویز کردہ نسخہ پر دوبارہ عمل شروع کردوں گا۔" میں نے ریوالور لہرایا۔

"نہیں... نہیں... لاؤ مجھے قلم دو۔ میں چیک کاٹے دیتا ہوں" عدنان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کے اس انداز پر بڈ کو ہنسی آگئی۔ میں نے بڈ کو گھورا مگر وہ میری طرف سے بے نیازی برتتے ہوئے آگے بڑھا اور قلم نکال کر بڑے ادب سے عدنان کی خدمت میں پیش کردیا۔

"چیک کاٹنے سے قبل اپنے حواس درست کرلو عدنان! کہیں دستخط کرتے وقت تمہارا ہاتھ نہ بہک جائے۔ اگر ایسا ہوا تو تمہاری گردن بھی کٹ سکتی ہے۔" میں نے بلند آواز سے کہا۔

چیک لکھنے کے لئے عدنان کو اٹھ کر بیٹھنا پڑا اور یہ اس کے لئے بڑا تکلیف دہ عمل تھا۔ اس کے حلق سے کئی بار درد میں ڈوبی ہوئی کراہ خارج ہوئی مگر وہ جیسے تیسے اٹھ کر بیٹھ ہی گیا۔ بڈ نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔ عدنان نے بڑی مشکل سے چیک پر صرف دستخط کئے اور دوبارہ ڈھے گیا۔

"میں نے دستخط کردیئے ہیں۔" عدنان کراہا "رقم تم خود بھر لینا۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔"

مجھے اندازہ تھا کہ اس کی تکلیف میں بے حد اضافہ ہوگیا ہوگا اور اس کے لئے لکھنا تو کیا کوئی بھی کام کرنا ممکن نہیں تھا۔ بڈ نے عدنان سے چیک بک اور قلم واپس لے لیا اور چیک بک میری طرف بڑھادی۔ میں نے چیک بک سے عدنان کا دستخط شدہ چیک علیحدہ کیا اور اسے تہہ کرکے احتیاط سے جیب میں رکھ لیا۔

"اس رقم میں سے بڈ کو کتنا کمیشن ملے گا چیف!" بڈ نے کہا۔

"کمیشن!" میں نے حیرت سے بڈ کو دیکھا "کس بات کا کمیشن؟"

"بڈ کوئی کام بغیر کمیشن کے نہیں کرتا۔" بڈ نے سینہ پھلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو اس وقت تم نے کون سا کام کیا ہے جس کے عوض کمیشن طلب کررہے ہو؟"

"اگر میں نے عدنان کو سہارا نہ دیا ہوتا تو وہ دستخط نہیں کرسکتا تھا لہٰذا اس رقم میں کم از کم پچیس فیصد کا حق دار بڈ بھی ہے۔"

"ہر وقت مسخرے پن کی باتیں مت کیا کرو۔" میں نے ناگواری سے کہا "کسی وقت سنجیدہ بھی ہوجانا چاہئے۔"

بڈ کی باتیں سن کر عدنان تھوڑی دیر کے لئے اپنی تکلیف بھول گیا تھا اور حیرت سے ہمیں دیکھ رہا تھا۔

"موشے ہاورڈ کے لئے تم کب سے کام کررہے ہو؟" دفعتاً تہذیب نے سوال کیا اور عدنان بری طرح چونک پڑا۔

"کون سا ہاورڈ؟" بوکھلاہٹ کے عالم میں اس کے منہ سے اس کے سوا کچھ نہ نکل سکا۔

"موشے ہاورڈ" تہذیب ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی "موشے ریڈنل ہاورڈ"

"میں ... میں نہیں جانتا تم کس کی بات کررہی ہو۔" عدنان نے اٹک اٹک کر کہا "میں تو تمہیں بھی نہیں جانتا... تم کون ہو؟"

"جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ وہ تہذیب ما لکم ایکس ہے جس کے بغیر علی یار خان نامکمل رہتا ہے۔" میں نے پاٹ دار آواز میں کہا۔

"اوہ ہاں ... میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے۔" عدنان نے زور زور سے سر ہلایا۔ وہ تہذیب کے سوال سے فرار ہونے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔

"ضرور سنا ہوگا مسٹر عدنان۔" تہذیب نے کہا "اور آئندہ مجھے یاد بھی رکھو گے۔ اس لئے کہ میں اپنے سوال کا جواب پوچھ کر ہی دم لوں گی۔"

"میں نے کہا نا کہ میں اس نام کے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔" عدنان نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔

"میرا خیال ہے اس ڈھیٹ شخص کے لئے تم نے ٹھیک ہی نسخہ تجویز کیا تھا۔" تہذیب مجھ سے مخاطب ہوئی "ذرا اپنا پستول تو نکالنا۔"

"نہیں" عدنان بے بسی سے چیخ پڑا "تم وعدہ کرچکے ہو کہ اب مجھے کوئی اذیت نہیں پہنچاؤ گے۔"

"اگر تم تہذیب کے سوالوں کے جواب دے دو تو میں اب بھی اپنے وعدے پر قائم ہوں۔"

"جب تم لوگ سب کچھ جانتے ہو تو مجھے کیوں ذہنی اذیت میں مبتلا کررہے ہو؟"

"ہم سب کچھ نہیں جانتے عدنان!" تہذیب نے کہا "مگر بہت کچھ جانتے ہیں۔ تم ہمیں سب کچھ بتاؤ گے۔ اگر تمہاری ایک بات بھی ہماری معلومات کے خلاف ثابت ہوئی تو ہم سمجھیں گے کہ تم نے ہم سے سب کچھ ہی جھوٹ بولا ہے اور اگر ایسا ہوا تو پھر علی نے تمہارے لئے جو نسخہ تجویز کیا ہے اس پر دوبارہ عمل درآمد شروع ہوجائے گا۔"

"تم لوگ مجھے ہلاک کردو۔" عدنان حلق پھاڑ کر چیخا۔

اس پر جنونی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔

"شور مت مچاؤ عدنان! حلق پھاڑ کے تم اپنے جرائم پر پردہ نہیں ڈال سکو گے۔" میں نے اسے سرزنش کی مگر اس پر واقعی جنونی کیفیت طاری ہوچکی تھی۔ اس نے اٹھ کر مجھ پر جھپٹ پڑنے کی کوشش کی جبکہ وہ بیٹھنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھا۔ اس کے پیروں کی ہڈیاں دو تین جگہ سے چکنا چور ہوچکی تھیں۔

"میں تجھے جان سے مار ڈالوں گا۔" اس نے مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "تو نے مجھے تباہ کردیا مگر تجھے اب بھی سکون نہیں مل رہا۔"

میں نے عدنان کو پکڑ کر دوبارہ بیڈ پر دھکیل دیا۔ اتنی ہی دیر میں اس کی جنونی کیفیت ہوا ہوگئی تھی اور اب اس پر ہسٹریائی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ میں سمجھ سکتا تھا کہ اس کے پیروں میں اٹھنے والی درد کی شدید لہریں اس کا سبب بنی ہیں۔ وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا اور اس کے منہ سے بے معنی الفاظ کی بارش ہورہی تھی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر دو تین زوردار تھپڑ رسید کئے۔ اس نے ایک بار پھر مجھ سے اُلجھنے کی کوشش کی مگر اس کے لئے میرا ایک ہی گھونسہ کافی ثابت ہوا۔ گھونسہ اس کی ناک پر لگا تھا اور اس کی ناک سے خون جاری ہوگیا تھا۔ عدنان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپالیا۔ اب وہ سسکیاں لے رہا تھا۔

"میں بہت شریف آدمی ہوں عدنان!" میں نے بہ آواز بلند کہا۔ "اگر میری شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کروگے تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا۔"

بڈ جھپٹ کر ٹھنڈے پانی کی بوتل لے آیا تھا اور عدنان کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے رہا تھا۔ عدنان کی ناک سے بہنے والا خون بڈ کی کوششوں سے جلدی رک گیا۔

"دس لاکھ دینار کی بھاری رقم ادا کرنے کے باوجود میرے ساتھ یہ سلوک کیا جارہا ہے۔" عدنان نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

"اپنی حرکتوں پر بھی نظر کرو عدنان! تمہیں اپنی پوزیشن کا اندازہ نہیں ہے۔ میں نے تمہارے ساتھ جو نرمی برتی ہے اس سے تم ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔"

"یہ نرمی ہے۔" عدنان نے ہذیانی انداز میں کہا "میرے پیروں کی ہڈیاں چکنا چور کردیں۔ اب بھی مستقل مجھ پر تشدد کئے چلے جارہے ہو اور کہتے ہو یہ نرم رویہ ہے۔"

"یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ میں تمہاری آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیتا۔" میں نے سفاکی سے کہا "اور اگر تم نے مجبور کیا تو اب بھی یہ ہوسکتا ہے۔"

عدنان کو جھرجھری آگئی۔ بینائی چھن جانے کا تصور بڑا دہشت ناک ہوتا ہے۔

"تمہاری بہتری اسی میں ہے عدنان کہ جو کچھ تم سے پوچھا جائے سیدھی طرح بتادو۔ ورنہ یقین کرو تم اپنی بینائی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

"میں تباہ ہوجاؤں گا۔" عدنان نے بڑے کربناک لہجے میں کہا۔ "میری پوری زندگی کی محنت پر پانی پھر جائے گا۔ میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔"

"مجھے معلوم ہے عدنان کہ تم ایک طرح سے صیہونی ایجنٹ ہو۔ تم نے انہیں بہت کارآمد معلومات فراہم کی ہیں لیکن اس کے باوجود میں تمہیں زندگی سے محروم نہیں کروں گا۔ جتنی سزا تمہیں مل چکی ہے وہ بہت کافی ہے۔"

"اس کے باوجود میں تباہ ہوجاؤں گا۔ یہ باتیں جب دوسروں کے علم میں آئیں گی تو میری موت کے احکامات جاری ہوجائیں گے اور رسوائی الگ ہوگی۔"

"یہ تو تمہیں پہلے سوچنا چاہئے تھا۔" میں نے بے رحمی سے کہا "تاہم فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ یہ باتیں کسی اور کو بتاؤں۔ یہ فیصلہ تو تمہیں کرنا ہے کہ آئندہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ یہاں سے رہا ہونے کے بعد بھی اگر تم نے یہودیوں کو معلومات کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا تو میں یہ ساری معلومات عراقی حکومت کو فراہم کردوں گا۔"

"نہیں... ایسا مت کرنا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اب کسی یہودی سے تعلق بھی نہیں رکھوں گا۔"

"ٹھیک ہے، اب یہ بتاؤ کہ ریڈنل ہاورڈ سے تمہارے مراسم کب سے ہیں اور تم نے اس کے لئے کیا کیا کام سر انجام دیئے ہیں؟"

"اس بات کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اس نے خود ہی مجھ سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اسے کہیں سے معلوم ہوگیا تھا کہ میں مسد کے لئے کام کررہا ہوں۔"

میں چونک پڑا "مسد کے لئے تم کیا کام کررہے تھے اور کب سے کررہے تھے؟" میں نے پوچھا۔

"غلط مت سمجھو" عدنان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میرا کام صرف اتنا تھا کہ ان کا کوئی آدمی اگر کسی مشکل میں پھنس جائے تو اس کی مدد کردوں یا ان کو اگر کسی قسم کی مشکل درپیش ہو تو اسے حل کرادوں۔ یہ کام پس منظر میں رہ کر کرتا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے اور کوئی کام نہیں کیا۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ آرتھر سے تمہارا رابطہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مستقل رہتا ہوگا؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے کہا ناکہ صرف ضرورتاً ہم میں رابطہ قائم ہوا کرتا تھا اس کام کے لئے میں نے اپنے آدمی مخصوص کر رکھے تھے۔"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں نازمن شیلوف کے میک اپ میں اسرائیل جارہا ہوں؟"

"کرنل نعمان نے اس منصوبے کی منظوری دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بات میرے علم میں آگئی۔ بصورت دیگر یہ ممکن نہ ہوتا۔"

"رینڈل ہاورڈ کے لئے تم کیا خدمات انجام دے رہے تھے!" تہذیب نے پوچھا۔

"اس نے مجھ سے کوئی کام نہیں لیا۔ میرے سپرد صرف اتنی ذمے داری تھی کہ علی یار خان کے بارے میں جیسے ہی کوئی اطلاع ملے اسے مطلع کروں۔"

"تو تم نے اسے بتادیا کہ نارمن شیلوف کے میک میں علی ہے؟" تہذیب نے کہا۔

"ہاں" میں نے یہ اطلاع اس تک پہنچادی تھی اور اس نے کہا تھا کہ یہ بات کسی اور کے علم میں نہ آنے پائے۔"

"جب تمہیں آرتھر اور اس کے دو ساتھیوں کے قتل کی اطلاع ملی تو تمہیں تشویش نہیں ہوئی تھی؟" میں نے کہا۔

"ہوئی تھی لیکن مجھے اس سے کیا سروکار ہوسکتا تھا۔ میں نے تو یہ اطلاع بھی رینڈل کو فراہم کردی تھی اس نے کہا کہ میں اپنے طور پر نارمن شیلوف کو تلاش کرنے کی کوشش کروں مگر میں نے معذرت کرلی۔ میں اس معاملے میں براہ راست ملوث نہیں ہونا چاہتا تھا۔"

"اور تم نے مجھے دیکھ کر کس طرح پہچان لیا تھا؟" میں نے پوچھا۔ "جبکہ پہلے کبھی ہم ایک دوسرے سے نہیں ملے تھے؟"

"تمہاری تصویر مجھے رینڈل نے فراہم کی تھی تاکہ اگر کہیں تم سے آمنا سامنا ہو تو تمہیں پہچان سکوں۔"

"مرجانہ بھی تو اس کی ساتھی ہے۔ وہ مجھے کیوں نہیں پہچان سکی؟" میں نے کہا۔

"وہ بھی تمہیں پہچان گئی تھی۔ میں نے تو اس سے کہا تھا کہ میں فوری طور پر رینڈل کو تمہارے بارے میں مطلع کردوں مگر اسی نے روک دیا۔"

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرے سامنے تم دونوں میں جو گفتگو ہوئی وہ محض دکھاوا تھی؟"

"کلب کی حد تک تو وہ سب کچھ محض دکھاوا تھا مگر جب تم ہمیں یہاں لے آئے تو میں خوف زدہ ہوگیا۔ اس لئے کہ میرے محافظ میرا سراغ کھو چکے تھے اور کسی مشکل میں گرفتار ہونے کی صورت میں کسی قسم کی مدد کی توقع نہیں تھی جبکہ مرجانہ پر کوئی اثر نہیں معلوم ہو رہا تھا۔ شاید وہ تمہارا پتا معلوم ہوجانے پر بہت مگن تھی۔

"کیا بعد میں وہ اس بات پر برہم نہیں ہوئی کہ تم نے میرے سامنے میرا نام کیوں لے دیا تھا؟"

"بہت زیادہ برہم ہوئی تھی اور اس نے تمام تر الزام میرے سر ڈال دیا تھا۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ میں اپنے کئے کی سزا بھگتوں۔ وہ تمہیں کسی نہ کسی طرح بے وقوف بنا کر نکل جائے گی۔ میں نے اس کی بات سے اتفاق کر لیا۔ اس لئے کہ وہ یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوجاتی تو مجھے بھی فائدہ ہوتا مگر وہ خام خیالی کا شکار تھی۔ اس نے تمہاری قوت کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ تمہاری معلومات تو بہت وسیع ہیں۔"

"نہ صرف معلومات وسیع ہے بلکہ ذرائع بھی لامحدود ہیں" میں نے کہا "تم تصور بھی نہیں کرسکتے کہ میرے وسائل کہاں کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں۔"

"میں صرف اندازہ لگا سکتا ہوں ـــــ اولیو ہاورڈ جیسا شخص تمہارے ہاتھوں مارا گیا اور اسرائیل کی اتنی بڑی ایجنسی تمہارے سامنے بے بس ہوگئی۔ پوری دنیا کے یہودی تمہارے جانی دشمن ہیں مگر تم آزادی کے ساتھ دندناتے پھر رہے ہو۔ یقیناً تم غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ورنہ جس شخص کے اتنے دشمن ہوں اس کا زندہ رہنا سمجھ میں نہیں آتا۔"

"رینڈل ہاورڈ کو اطلاع دینے کے لئے تم کیا ذریعہ استعمال کرتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"اس سے میرا رابطے کا ذریعہ صرف فون ہے" عدنان نے کہا "میں اسے فون پر ہی اطلاع فراہم کرتا ہوں۔"

"اگر میں اسے کوئی اطلاع بھجوانا چاہوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟"

"کیا تم خود اس سے فون پر بات کرو گے؟" عدنان نے پوچھا

"نہیں ـــــ میں تمہیں جو کچھ بتاؤں گا وہ تم اس سے فون پر کہو گے۔ کیا یہ ممکن ہے؟"

"ممکن کیوں نہیں ہے" عدنان نے کہا "لیکن اس کے لئے ٹیلی فون تو ضروری ہے۔"

"ٹیلی فون سیٹ یہیں اٹھا لاؤ بڈ" میں نے بڈ سے کہا پھر

عدنان کی طرف متوجہ ہوگیا۔ "تم اسے بتاؤ گے کہ علی یار خان نے تمہیں اور مرجانہ کو اغوا کرلیا تھا۔ پھر اس نے تمہیں تو رہا کردیا اور مرجانہ کو لے کر پیرس روانہ ہوگیا ہے۔ یہ کوئی مشکل پیغام نہیں ہے۔ کیا تم یہ کام کرسکو گے؟"

"ضرور کرسکوں گا لیکن میں شدید تکلیف میں مبتلا ہوں" عدنان کراہا۔ "تکلیف سے نجات حاصل کئے بغیر سکون سے کوئی کام کیسے کرسکتا ہوں۔"

میں نے بڈ کو اشارہ کیا جس نے ٹیلی فون سیٹ لاکر اس کا پلگ لگا دیا تھا۔ میرا اشارہ پاکر اس نے عدنان کو رافع درد گولیاں لاکر کھلائیں۔ گولیاں کھانے کے کوئی چند منٹ بعد عدنان کے چہرے پر سکون کے تاثرات ابھرنا شروع ہوگئے۔ مزید دس منٹ گزرنے کے بعد میں نے اسے فون کرنے کا اشارہ کیا۔ بڈ اور تہذیب کو وہیں چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا۔ میں دوسرے سیٹ پر عدنان اور رینڈل کی گفتگو سننا چاہتا تھا۔

دوسرے کمرے میں پہنچ کر میں نے ایکسٹینشن سیٹ کا ریسیور اٹھا لیا۔ اس وقت تک عدنان نمبر ملا چکا تھا۔ گھنٹی بجنے کی آواز آرہی تھی۔ پھر ریسیور اٹھا لیا گیا اور دوسری طرف سے ایک سریلی نسوانی آواز آئی۔

"ہیلو یونیورسل ٹریڈنگ کارپوریشن۔"

"میں عدنان عباسی بات کررہا ہوں فرام عراق ـــــ مجھے موشے ہاورڈ سے بات کرنی ہے۔"

"ایک منٹ توقف کریں ـــــ میں ابھی ان سے آپ کی بات کراتی ہوں۔" اس کے بعد کلک کی آوز سنائی دی۔ پھر چند لمحوں کے توقف سے ایک مردانہ آواز ابھری "ہاورڈ اسپیکنگ ـــــ اس وقت کیسے یاد کیا؟"

"میرے پاس ایک اہم اطلاع ہے۔ علی یار خان نے مجھے اور مرجانہ کو اغوا کرلیا تھا۔ پھر اس نے مجھے تو چھوڑ دیا لیکن مرجانہ کو لے کر فرانس کے لئے روانہ ہوگیا ہے۔"

"اوہ! یہ تو بہت اہم اطلاع ہے لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ فرانس ہی گیا ہے؟"

"اس نے خود ہی بتایا تھا" عدنان نے کہا "ورنہ مجھے یہ بات کس طرح معلوم ہوسکتی تھی؟"

"تم نے اس کے بیان کی تصدیق کرنے کی کوشش نہیں کی؟" رینڈل نے سوال کیا۔

"نہیں ـــــ میں اس بات کی تصدیق کیسے کرسکتا ہوں۔ معلوم نہیں وہ کس نام سے اور کون سے میک اپ میں سفر کرے۔"

"مرجانہ کے نام سے چیک کرلو۔ اس کے پاس تو اپنا پاسپورٹ ہوگا۔ مسافروں کی فہرست چیک کرالو۔"

"وہ میک اپ کا ماہر ہے" عدنان نے جواب دیا "اور جعلی کاغذات کی فراہمی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ علی یار خان کوئی کچا کام کرے گا۔"

دوسری طرف سے ایک طویل سانس لینے کی آواز سنائی دی "تمہارا خیال بالکل درست ہے عدنان! وہ واقعی بہت چالاک ہے۔ بہرحال اطلاع کا شکریہ۔ اب سارے معاملات مجھے خود ہی دیکھنے ہوں گے۔"

فون بند ہونے کے بعد میں نے بھی ریسیور رکھا اور دوبارہ اس کمرے میں واپس آگیا۔

"تم نے اپنا کردار بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا ہے" میں نے عدنان سے کہا "اب تم آرام کرو۔ تم سے صبح ملاقات ہوگی۔"

ہم تینوں ڈرائنگ روم میں آگئے۔ تہذیب کچھ بے چین سی نظر آرہی تھی۔ موقع ملتے ہی مجھ سے کہنے لگی "تم نے غلطی تو نہیں کی علی!"

"معلوم نہیں تہذیب! میں نے غلطی کی یا نہیں کی۔ اس کا فیصلہ تو نتائج سامنے آنے کے بعد ہی ہوسکے گا۔"

"تم نے رینڈل کی صلاحیتوں کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ جس قدر معلومات تم نے اسے فراہم کردی ہیں ان کی بنیاد پر وہ تم تک پہنچ بھی سکتا ہے۔"

"اگر وہ مجھ تک پہنچتا ہے تو پہنچ جائے" میں نے بے پروائی سے کہا "اس میں حرج ہی کیا ہے۔"

"یہ مت سمجھنا کہ جس طرح اولیو ہاورڈ تمہیں ڈھیل دے دیا کرتا تھا اسی طرح رینڈل بھی ڈھیل دے دے گا۔"

"یہاں تم غلطی پر ہو تہذیب!" میں مسکرایا "اولیو ہاورڈ نے کبھی مجھے ڈھیل نہیں دی بلکہ کوئٹے ہل میں تو اس نے میرے کمرے کو بھی بم سے اڑا دیا تھا۔ میرے مرنے میں کیا کسر رہ گئی تھی؟"

"مجھے یاد ہے" تہذیب نے کہا "لیکن رینڈل اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اس نے تم پر اس قسم کا کوئی وار کیا تو کوئی امکان نہیں چھوڑے گا۔"

"مجھے اندازہ ہے تہذیب کہ وہ مجھ تک پہنچنے کے لئے کیا کچھ کرسکتا ہے۔ اس کو جانچنے کے لئے میں نے یہ حرکت کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا کچھ کرتا ہے۔"

تہذیب ایک طویل سانس لے کر رہ گئی اور بڈ نے مجھ سے کہا۔ "مجھے بتاؤ چیف کہ میرے ذمے کیا کام ہیں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم میرے لئے کاغذات کا بندوبست کرو گے اور روانگی کے انتظامات کرو گے۔ باقی باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی۔"

"لیکن چیف تم یہاں سے فرانس تو نہیں جاؤ گے" بڈ نے عجیب سے لہجے میں کہا اور میں چونک پڑا۔

"یہ نتیجہ تم نے کس طرح اخذ کیا؟" میں نے بڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڈ بھی کبھی کبھی دماغ استعمال کر لیتا ہے چیف" بڈ نے مسکرا کر کہا "جب سے تم نے رینڈل کو پیغام بھجوایا ہے میں مستقل الجھن میں ہوں۔ تمہیں غلط بھی نہیں کہہ سکتا اسی لئے کہ تم ذہانت میں بڈ سے بہت آگے ہو۔ تم سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکتا' اس لئے کہ تم کچھ بتاتے ہی نہیں ہو۔ چنانچہ میں نے خود سوچنے کا فیصلہ کیا۔ سب سے پہلے تو میں نے یہ سوچا کہ اگر میں رینڈل کی جگہ ہوتا تو کیا کرتا۔۔۔" بڈ خاموش ہو گیا۔

میرے ساتھ ساتھ تہذیب بھی بڑے غور سے بڈ کی باتیں سن رہی تھی۔ بڈ خاموش ہوا تو تہذیب نے اسے ٹوک دیا "تم خاموش کیوں ہو گئے بڈ؟"

"فرض کرو اس قسم کا پیغام میں تمہیں بھجواتا تو کیا تم یہ نہیں سوچتیں کہ رینڈل نے آخر مجھے یوں ہی کیوں چھوڑ دیا" بڈ نے تہذیب سے سوال کیا۔

"قدرتی بات ہے۔ یہ خیال میرے ذہن میں ضرور آتا" تہذیب نے کہا۔

"دشمن کے کسی آدمی کو یوں ہی چھوڑ دینا شبے میں ڈالنے والی حرکت ہے۔ کیا چیف کو یہ بات نہیں معلوم۔۔۔؟" بڈ نے کہا۔ "بالکل معلوم ہے۔ خصوصاً جب کہ مقابلے پر رینڈل جیسا زیرک اور چالاک آدمی موجود ہے۔ سب سے پہلے اس کے ذہن میں یہی خیال آیا ہو گا کہ کہیں یہ پیغام زبردستی تو نہیں بھجوایا گیا؟"

"اوہ!" تہذیب مضطرب ہو گئی "میں نے اس پہلو پر غور نہیں کیا تھا۔ علی! تم بتاؤ' اس طرح تو پیغام کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔"

"نہیں ختم ہوتی" بڈ مسکرایا "ظاہر بات ہے رینڈل اپنے ذرائع سے اس پیغام کی تصدیق کرنے کی کوشش کرے گا جو اسے عدنان کے ذریعے ملا ہے۔۔۔"

"اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ عدنان کے ذریعے اسے جو پیغام بھجوایا گیا وہ غلط ہے۔ اس لئے کہ عدنان عباسی تو غائب ہے" تہذیب نے بڈ کی بات کاٹ کر کہا۔

"نہیں" بڈ نے نفی میں سر ہلایا "تم عدنان کی ڈمی کو بھول گئیں میڈم! رینڈل کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ عدنان عباسی غائب ہے؟"

"واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو" تہذیب نے کہا "تب تو رینڈل کو اس پیغام پر یقین کرنا ہی پڑے گا۔"

"اس کے پاس ایسا کون سا ذریعہ ہو سکتا ہے جس کے ذریعے وہ اس پیغام کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے؟" بڈ نے کہا۔

"تم احمق ہو۔۔۔ تم نے یہ بات نظرانداز کر دی کہ مرجانہ عدنان عباسی کی حقیقت سے واقف ہے؟" میں نے کہا اور بڈ اچھل پڑا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا تھا چیف! تم نے بہت سوچ سمجھ کر رینڈل کو پیغام بھجوایا ہے۔ وہ معلوم کرے گا کہ اصلی عدنان ع ابھی تک غائب ہے۔ یا اس کے ذریعے جو پیغام موصول ہوا وہ بوگس تھا۔"

"تم بڑی ذہانت سے تجزیہ کر رہے ہو بڈ" میں فخریہ انداز میں مسکرایا "تمہارا اب تک کا تجزیہ درست ہے۔ اب آگے چلو۔"

"آگے کیا چلوں۔ جب اسے معلوم ہو گا کہ تم یہاں سے نہیں گئے تو وہ تمہیں عراق ہی میں گھیر کر مارنے کے چکر میں پڑ جائے گا" بڈ نے کہا۔

"بات اتنی سادہ نہیں ہے بڈ! یہاں سے پیچیدگیاں پیدا ہونا شروع ہوتی ہیں۔ کیا ضروری ہے کہ میں عراق میں ہی موجود ہوں؟"

"جب یہ ثابت ہو گیا کہ عدنان سے زبردستی پیغام بھجوایا گیا ہے تو ظاہر ہے وہ پیغام غلط ہی ہو گا۔ گویا تم فرانس نہیں گئے اور اسے دھوکا دینے کے لئے کہلوا دیا کہ تم فرانس کے لئے روانہ ہوئے ہو۔"

"یہ نتیجہ تم نے صرف اس وجہ سے اخذ کر لیا کہ یہ بات تمہارے علم میں ہے۔ سوچنا ہے تو اس شخص کے انداز میں سوچنے کی کوشش کرو جو قطعاً تاریکی میں ہے۔ وہ دونوں پہلوؤں میں سے ایک کو بھی نظرانداز کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ میں واقعی فرانس گیا ہوں اور اسے مغالطے میں ڈالنے کے لئے فون کرا دیا ہو؟"

بڈ نے بے چینی سے پہلو بدلا "ممکن تو ہے چیف! مگر یہ بہت بعید از امکان پہلو ہے۔ اتنے لمبے چکر میں کون پڑتا ہے۔"

"کسی وقت پڑ بھی سکتا ہے۔ جہاں دو حریف ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہوں وہاں بعید تر امکانات بھی نظرانداز نہیں کئے جا سکتے۔"

"اگر رینڈل نے یہ تصدیق کر لی کہ پیغام زبردستی بھجوایا گیا ہے تو اس سے وہ یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ تم نے تشدد کے ذریعے عدنان یا مرجانہ میں سے کسی کی زبان کھلوائی ہے۔" تہذیب نے کہا "اسے کیا معلوم کہ تمہاری معلومات کا کوئی اور ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے سب سے زیادہ تشویش ناک بات یہی ہو گی کہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے۔"

"اب تو میں بھی یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ تم نے غلطی کی ہے چیف!" بڈ نے کہا "دشمن کو ہوشیار کرنا عقلمندی نہیں کہلاتا۔"

میں نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا "جو شخص اولیو ہارڈ کو اپنا روحانی استاد مانتا ہے' اسے آئیڈیل تسلیم کرتا ہے اسے یہ سوچنا چاہئے کہ اس کے آئیڈیل نے جس کے مقابلے میں اپنی جان گنوا دی وہ بھی کچھ وزن رکھتا ہو گا۔ رینڈل کو بے خبری میں بھی مارا جا سکتا ہے لیکن یہ تو بڑی کم ذوقی ہو گی۔ میرا مقصد اسے ہلاک کرنا نہیں' احساس شکست سے دوچار کرنا ہے۔"

"اس سے بڑھ کر اور کیا شکست ہو گی کہ شکار تاریکی میں ہے اور شکاری خود روشنی میں آ گیا" تہذیب نے کہا "اب اسے اپنی سلامتی کی فکر لاحق ہو گئی ہو گی۔"

"فی الحال میرا اس پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن وہ یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں اس پر کسی وقت بھی حملہ کر سکتا ہوں۔ اب اس کی زندگی کا ہر لمحہ خوف کے عالم میں گزرے گا۔ اندھیرے کے تیر کا کیا پتا کب کدھر سے آئے اور شکار کر لے۔ میرا سراغ مل جانے کے باوجود وہ میری نقل و حرکت سے بے خبر ہے۔"

"اس کے باوجود میری چھٹی حس کہتی ہے کہ تم یہاں سے سیدھے فرانس نہیں جاؤ گے۔"

"تمہاری چھٹی حس بالکل صحیح کہہ رہی ہے۔ میں نے پروگرام تبدیل کر دیا ہے۔ اب ہم سب سے پہلے گوٹے مل جائیں گے۔"

"تم نے بالکل درست فیصلہ کیا" تہذیب نے خوش ہو کر کہا۔ "جنرل ٹیرس کو فون کروں؟"

"ہاں۔۔۔ اسے مطلع کر دو کہ ہم عنقریب گوٹے مل پہنچ رہے ہیں" میں نے کہا اور تہذیب نے جھپٹ کر فون کا ریسیور اٹھا لیا اور نمبر ملانے کے بعد اس نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا۔

"تم خود بات کر لو نا" میں نے تہذیب سے کہا "کوئی لمبی چوڑی بات تو کرنی نہیں ہے۔"

"جلدی سے ریسیور سنبھالو۔ لائن پر خود جنرل موجود ہے" تہذیب نے کہا اور میں نے ریسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ہیلو" میں نے ریسیور میں کہا اور جواب میں مجھے جنرل ٹیرس کی مانوس آواز سنائی دی۔

"تم۔۔۔ تم علی یار خان بات کر رہے ہو نا۔۔۔ میرے خدا کیا میں خوشی سے پاگل ہو جاؤں۔ تم کہاں ہو؟" اس کی آواز شدت جذبات سے لرز رہی تھی۔

"پاگل ہونے کی ضرورت نہیں ہے جنرل" میں نے ہنس کر کہا۔ "اگر تم پاگل ہو گئے تو گوٹے مل کے عوام کا کیا بنے گا؟"

"ارے تم اتنا عرصہ کہاں رہے اور اب کہاں سے بات کر رہے ہو؟ کتنے عرصے بعد تمہاری آواز سنی ہے۔ تم خود کب ملاقات کر رہے ہو؟"

"اتنے بہت سے سوال جنرل! ایک ایک کر کے سوال کرو تو میں ان کے جوابات بھی دوں۔ بہرحال میں اس وقت عراق میں ہوں۔"

"ہاں' مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم ایک مشن کی تکمیل کے سلسلے میں عراق پہنچے ہو۔"

"اور اب ایک اور مشن کی تکمیل کے سلسلے میں گوٹے مل آنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

"بڑا مبارک ارادہ ہے لیکن اس ارادے پر جلدی سے عمل کر گزرو۔ ہمیں اور کب تک انتظار کراؤ گے؟"

"میں ایسے ہی شرمندہ ہوں جنرل! مجھے اور شرمندہ مت کرو۔ بس چند ہی روز میں تم مجھے گوٹے مل میں دیکھو گے۔"

"اگر تم کہو تو میں تمہارے لئے خصوصی طیارہ بھجوا دوں" جنرل ٹیرس نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"ارے نہیں' ایسا غضب مت کرنا جنرل" میں نے بوکھلا کر کہا "اگر ایسی کوئی ضرورت ہوئی تو میں خود ہی تم سے کہہ دوں گا۔"

"تم بہت زیادہ غیریت برتنے لگے ہو علی! اپنائیت کا مظاہرہ کرتے تو مجھے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔۔۔ لو اب کیتھی سے بات کرو۔ یہ تم سے بات کرنے کے لئے بے چین ہے۔"

"ہیلو' بے مروت علی!" کیتھی کی آواز آئی "تم کبھی دوسروں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے۔"

"تم لوگوں کے خلوص کے سامنے میں کتنی ہی مروت کا مظاہرہ کیوں نہ کروں' بے مروت ہی کہلاؤں گا" میں نے ہنس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کہا۔

"اپنی عادت کے مطابق باتوں میں اڑانے کی کوشش مت کرو۔ تمہیں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کرنی پڑے گی۔"

"ضرور ضرور" میں نے بڑے خلوص سے کہا "آئندہ کوشش کروں گا کہ جہاں بھی ہوں تمہیں اپنی خیریت سے مطلع کرتا رہوں"

"میں تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گی علی!" کیتھی بولی "اب تمہیں کم از کم دو مہینے تک میرے پاس رہنا پڑے گا۔"

"اب اتنی بڑی سزا بھی مت دو۔ تم تو جانتی ہو میں بہت مصروف رہتا ہوں۔ اس وقت بھی ایک مہم درپیش ہے۔"

"تو گویا تم ہم سے ملنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں یہاں آرہے ہو" کیتھی نے برا مان کر کہا۔

"یقین کرو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے تو کوٹے نل آنے کے لئے ایک جواز پیدا کیا ہے۔ ورنہ میرا کام یوں بھی چل سکتا تھا۔"

"ہاں' تم بڑے آدمی ہو۔ تمہیں ہماری کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ ہم خود بھی تمہارے ضرورت مند ہیں۔"

"تم بہت زیادہ ناراض معلوم ہوتی ہو کیتھی! میں تمہیں منانے کے لئے اپنے کچھ نہ کچھ وقت کی قربانی ضرور دوں گا۔"

"اگر تم نے ایسا کیا" کیتھی کی آواز مسرتوں سے لبریز تھی "تو میں تمہاری ساری کوتاہیوں کو معاف کردوں گی۔"

"ایک آدھ روز میں دوبارہ فون کرکے تمہیں اپنی آمد کی تاریخ سے مطلع کروں گا" میں نے کہا اور اسے خدا حافظ کہہ کے سلسلہ منقطع کردیا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں اس قدر محبت کرنے والے دوست میسر ہیں" تہذیب نے کہا۔

"میں اکیلا ہی تو خوش قسمت نہیں ہوں۔ تم بھی تو میرے ساتھ شامل ہو۔"

"کمال ہے" بڈ نے حیران ہو کر کہا "میں تو سمجھتا تھا کہ تم لوگ ہر معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ شامل ہو۔ آج معلوم ہوا کہ یہ شمولیت صرف اس ایک بات تک محدود ہے۔"

تہذیب ہنسنے لگی اور بڈ اسے ہنستے دیکھ کر پھول گیا "کیوں میڈم! میں نے غلط تو نہیں کہا" بڈ نے داد طلب انداز میں کہا۔

"تم ہمیشہ درست بات کہتے ہو۔ بس انداز ذرا ایسا ہوتا ہے کہ دوسروں کے لئے وہ بات نہیں پڑتی۔" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکریہ میڈم" بڈ نے جھک کر آداب بجالاتے ہوئے کہا۔ "ایک تم ہی ہو جو بڈ کی قدر کرتی ہو' ورنہ چیف کا موڈ تو ہمیشہ بگڑا ہی رہتا ہے۔"

"تمہارا حال یہ ہے کہ اگر تمہاری ذرا سی تعریف کردی جائے تو فوراً جامے سے باہر ہو جاتے ہو لہٰذا موڈ آف ہی رکھنا پڑتا ہے" میں نے کہا اور بڈ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"سن لیا آپ نے میڈم! اب بھی وقت ہے۔ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرلیں۔ آپ دونوں کے خیالات میں بہت زیادہ تضاد ہے۔"

"اس قسم کے فیصلے صرف ایک بار کئے جاتے ہیں بڈ" تہذیب نے کہا وہ بھی تفریح کے موڈ میں نظر آرہی تھی "اب تو میں فیصلہ کرچکی ہوں۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔"

"ہو کیوں نہیں سکتا میڈم" بڈ نے سینہ ٹھونک کر کہا "آپ حکم کیجئے۔ میں ایک سے بڑھ کر ایک اعلیٰ رشتوں کے ڈھیر لگادوں گا۔"

"بکواس مت کرو" میں نے ڈانٹ کر کہا "میں کہہ رہا تھا کہ ذرا سی دیر میں تم کھال سے باہر ہو جاتے ہو۔"

بڈ نے برا سا منہ بنایا اور تہذیب نے شرارت آمیز انداز میں میری طرف دیکھا "بڈ نے اپنی خدمات مجھے پیش کی ہیں علی! تم کیوں جل رہے ہو۔"

"شکر ہے میڈم تمہاری سمجھ میں بات تو آئی" بڈ نے دونوں ہاتھ دعا کے سے انداز میں اٹھاتے ہوئے کہا "ورنہ چیف تو بس تمہیں کنوارہ ہی دیکھنا چاہتا ہے۔"

"تم بھی اس بے ہودہ آدمی کی حوصلہ افزائی کررہی ہو" میں نے کہا اور تہذیب ہنسنے لگی۔

"غلط بات ہے علی! تم نے اس کی زبان پر بہت زیادہ پابندی عائد کررکھی ہے۔ یہ ہمارے بہت کام آتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت ہنسی مذاق کرکے اس کا دل بہل جاتا ہے تو ہمارا کیا جاتا ہے۔"

"تمہارا کچھ نہیں جاتا میڈم" بڈ چہکا "لیکن چیف کو ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم میری باتوں میں آکر کسی اور سے شادی نہ کر بیٹھو۔ یہ تو سب کو اپنی طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ کنوارے پیدا ہوئے اور کنوارے ہی رہیں گے۔"

"ابے تو کیا شادی شدہ پیدا ہوا تھا؟" میں نے جھنجلا کر کہا اور تہذیب بے ساختہ ہنس پڑی۔

"بولنے دو علی" تہذیب نے ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "بے چارہ کبھی کبھی تو بولتا ہے۔"

"دورہ بھی آدمی کو کبھی کبھار ہی پڑتا ہے" میں نے سرہلا کر کہا۔ "روز روز تو نہیں پڑتا۔"

"اس وقت مجھے میڈم کی حمایت حاصل ہے" بڈ سینہ تان کر بولا "اس لئے تم مجھے ناجائز نہیں دبا سکو گے۔"

"اس وقت ہم جلدی سوئیں گے" اچانک میں نے اعلان کیا۔ "تہذیب تھکی ہوئی ہے اور ہمیں فوری طور پر کوئی کام نہیں ہے۔"

"مجھے اتنی جلدی نیند نہیں آئے گی چیف! اس لئے مجھے اجازت دو کہ۔۔۔ کہ۔۔۔"

"کیا بات ہے" میں نے بڈ کو تیز نظروں سے گھورا "کون سی ایسی بات ہے جسے کہتے ہوئے تم جھجک رہے ہو؟"

"میں۔۔۔ دراصل یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ مرجانہ بور ہورہی ہوگی۔ اگر تم برا نہ مانو تو۔۔۔" بڈ پھر خاموش ہو گیا۔

"مرجانہ اگر کسی طرح بھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی تو ہم بہت پیچھے چلے جائیں گے" میں نے سنجیدگی سے کہا "لہٰذا تم اپنے عشق کے بھوت پر قابو پائے رکھو۔"

ہم نے رات کا کھانا کھایا اور اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔ صبح ناشتے کے بعد میں نے عدنان عباسی کے چیک پر رقم بھری اور عدنان کے پاس پہنچ گیا۔

"میں یہ چیک کیش کرانے جارہا ہوں عدنان! تم میرے سامنے بینک منیجر کو فون کرکے اسے رقم ادا کرنے کی ہدایت کردو۔"

بڈ نے کل رات کی طرح عدنان کو ٹیلی فون سیٹ فراہم کیا اور عدنان نے بنک کا نمبر ملانے کے بعد ہمدان سعیدی سے بات کی۔

"میں اپنے ایک آدمی کو دس لاکھ دینار کا چیک دے کر بھیج رہا ہوں۔ اسے فوراً کیش کردو" وہ خاموش ہو کر چند لمحے دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سنتا رہا پھر بڑی تلخی سے بولا "مجھے کاروباری اصول سمجھانے کی کوشش مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ کب چیک کو کراس کرنا چاہئے اور کب نہیں" عدنان نے فون بند کردیا۔

"تم بے فکر ہو کر جاؤ" اس نے مجھ سے کہا "چیک کیش ہو جائے گا۔ تم سے کوئی تعرض نہیں کرے گا۔"

میں بڈ کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔ بڈ نے ٹیلی فون سیٹ ہاتھوں میں اٹھا رکھا تھا "تم تہذیب کے پاس ہی رکو۔ میں چیک کیش کراکے ابھی واپس آتا ہوں۔"

بینک تک پہنچنے میں مجھے صرف پندرہ منٹ لگے اور چیک کیش ہونے میں صرف دو منٹ کا وقت صرف ہوا۔ رقم تو پہلے سے ہی تیار رکھی گئی۔ عدنان عباسی کے فون کی وجہ سے کسی میں اتنی جرات نہیں تھی کہ مجھ سے کوئی سوال کرسکتا۔ میں بڑے اطمینان سے بینک میں داخل ہوا اور صرف دو منٹ بعد اس سے بھی زیادہ اطمینان سے دس لاکھ دینار کی خطیر رقم سے بھرا ہوا بریف کیس لے کر بینک سے نکل رہا تھا۔

بنگلے پر واپس پہنچ کر میں نے بڈ کو روانہ کردیا۔ اس کے سپرد کاغذات کی تیاری کا کام تھا۔

"عدنان عباسی سے جو رقم تم نے حاصل کی ہے اسے کس مصرف میں لاؤ گے؟" تہذیب نے مجھ سے پوچھا۔

"ویسے تو اس رقم پر سونیا کے گھر والوں کا حق ہے لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اتنی بڑی رقم ان کے لئے بہت زیادہ ہو جائے گی"

"یہ رقم تو واقعی زیادہ ہو جائے گی" تہذیب نے مجھ سے اتفاق کیا "اس کے باوجود کم از کم آدھی رقم پر تو ان کا حق بنتا ہے۔"

"میں نے کہا نا کہ اس پوری رقم پر ان کا حق ہے مگر میں انہیں دو لاکھ دینار سے زیادہ نہیں دوں گا۔ یہ بھی ان کے لئے بہت بڑی رقم ہوگی۔ انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ اتنی بڑی رقم انہیں اکٹھی بھی مل سکتی ہے۔ ایک دہی کیا عراق کے اسی فیصد سے زائد لوگوں کے لئے اتنی بڑی رقم ایک خواب کی حیثیت رکھتی ہوگی۔ اس رقم کے سہارے وہ اپنی پوری زندگی بڑے آرام سے بسر کرسکیں گے۔"

"یہ رقم تم سونیا کے والد تک کس طرح پہنچاؤ گے" تہذیب نے پوچھا۔

"سونیا نے مجھے اپنا پتا بتایا تھا۔ خود میرے اندر تو اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس کے والدین کا سامنا کرسکوں۔ یہ رقم بڈ کے ہاتھوں ان تک پہنچوانی پڑے گی۔ اب آؤ ذرا عدنان سے بھی کچھ گفتگو ہو جائے۔"

بڈ نے عدنان کو درد دور کرنے والی گولیاں فراہم کردی تھیں جن کے سہارے اس نے اپنے درد سے نجات حاصل کررکھی تھی۔

"میں نے چیک کیش کرالیا ہے عدنان" میں نے کہا "اور یہ پورے دس لاکھ دینار ہیں" میں نے بریف کیس کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

عدنان عباسی کے چہرے پر کرب کے تاثرات ابھرے۔ یہ خیال ہی اس کے لئے بہت تکلیف دہ تھا کہ اتنی بڑی رقم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یوں آسانی سے اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔

"چیک کیش کرانے میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی؟" اس نے اپنے تاثرات چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔

"دقت سے بچنے کے لئے ہی تو میں نے تم سے فون کرایا تھا" میں نے بریف کیس بند کرتے ہوئے کہا "کس کی مجال ہے کہ تمہارے فون کے بعد کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرے۔"

"تم نے اپنی مطلوبہ رقم وصول کرلی۔ اب تو مجھے رہا کرو" عدنان نے کراہتے ہوئے کہا۔

"تمہاری رہائی میں ایک آدھ دن مزید لگے گا۔ مجھے امید ہے کہ تمہارا انجام دیکھ کر لوگ عبرت حاصل کریں گے۔ اپنی بقیہ زندگی تم یا تو وھیل چیئر پر گزارو گے یا پھر بیساکھیاں تمہارا مقدر بنیں گی۔ یہاں سے جانے کے بعد میرا مقابلہ رینڈل سے ہوگا۔ تم نے اپنی حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کی تو میرے آدمی تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

"نہیں نہیں۔۔۔۔۔ میں تمہارے خلاف کچھ نہیں کروں گا۔ میری بات پر یقین کرو۔"

وہ مجھ سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔ میرے سامنے گڑگڑا رہا تھا حالاں کہ وہ اپاہج ہو چکا تھا اور اس کی ٹانگوں کا علاج اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے جڑنے کی توقع نہ ہونے کے برابر تھی مگر وہ اس کے باوجود مرنے سے خوف زدہ تھا۔ اسے اپاہجوں والی زندگی گزارنا گوارا تھا۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہاری فرعونیت ختم ہو چکی ہے۔ آئندہ تم کسی سے خراب سلوک کرو گے تو تمہیں اپنا انجام بھی یاد آئے گا اور یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ تمہارا یہ حشر سونیا کی وجہ سے ہوا ہے۔ زندگی بھر تم اپنے اس فیصلے پر پچھتاتے رہنا کہ تم نے مجھے مروانے کا فیصلہ کیا تھا اور تمہارے آدمیوں کی زد میں سونیا آگئی تھی۔"

"اس کے باوجود میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے جان سے نہیں مارا۔"

"میں نے تمہیں جان سے نہ مار کر تم پر کوئی احسان نہیں کیا عدنان! یہ تو تمہاری سزا کا ایک حصہ ہے۔ اگر تم مر جاتے تو مجھے بہت قلق ہوتا۔ میرا انتقام ادھورا رہ جاتا۔ یہ رقم جو میں نے تم سے وصول کی ہے اس کا ایک حصہ سونیا کے خاندان کے لئے ہے جن کی وہ کفالت کیا کرتی تھی۔ بقیہ رقم میرے پاس محفوظ رہے گی تاکہ اگر کبھی تم دوبارہ سر اٹھانے کی کوشش کرو تو اسے تمہارا سر کچلنے کے لئے استعمال کر سکوں۔"

"میں پہلے ہی تمہیں یقین دہانی کرا چکا ہوں کہ اب نہ تمہارے خلاف کچھ کروں گا اور نہ ہی یہودیوں کے لئے کام کروں گا۔"

"چوں کہ تمہاری رقم کا ایک حصہ سونیا کے والدین کو جائے گا اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم ان کے خلاف ہی انتقامی کارروائی نہ کر بیٹھو۔"

"نہیں، میں ان کے خلاف بھی کچھ نہیں کروں گا۔ اپنی زندگی مجھے بہت عزیز ہے۔"

"تم ایک بد طینت آدمی ہو۔ تمہاری کسی بات پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ تمہیں کام کرنے کے ڈھنگ آتے ہیں۔ تم ان کے خلاف کچھ نہ کرو تب بھی انہیں اچانک کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ کسی کا ایکسیڈنٹ ہو سکتا ہے۔ ان کے گھر کو یا فصلوں کو آگ لگ سکتی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی کئی طرح کے حوادث ہوتے ہیں۔ تمہیں تو ان کا خاصا تجربہ ہوگا۔"

"یہ میری بدقسمتی ہوگی اگر انہیں اس قسم کا کوئی حادثہ پیش آجائے اور اسے میرے کھاتے میں ڈال دیا جائے" عدنان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم نے اپنے ماضی کی حرکتوں سے اپنے مستقبل پر بدقسمتی کی مہر ثبت کردی ہے۔ کسی دوسرے کا اس میں کیا قصور ہے۔ اگر ان میں سے کسی کا بال بھی بیکا ہوا تو میں اسے تمہارے ہی کھاتے میں ڈالوں گا۔"

عدنان کا چہرہ جو پہلے ہی اترا ہوا تھا، مزید اتر گیا مگر وہ کچھ بولا نہیں۔ اس نے اندازہ کرلیا تھا کہ اس موضوع پر کچھ بولنا لاحاصل ہوگا۔

دوپہر کو بڈ واپس آگیا۔ وہ اپنے ساتھ لنچ باکس لایا تھا۔

"پرسوں تک سارے کاغذات تیار ہو جائیں گے جس کے بعد صرف ٹکٹ اور ویزے کا کام باقی رہ جائے گا جو بغداد سے بھی ہو سکتا ہے" بڈ نے بتایا۔

"وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے" میں نے کہا "ہمیں تو کوٹے مل کے ویزے درکار ہوں گے جو ہمیں کھڑے کھڑے مل جائیں گے۔ اب تمہارے لئے ایک اور کام ہے۔ تمہیں سونیا کے گھر والوں کو دو لاکھ دینار کی رقم پہنچانی ہوگی۔"

میں نے بڈ کو سونیا کے والدین کا پتا بتایا اور اسے سمجھایا کہ اسے ان سے کیا گفتگو کرنا ہے۔ بڈ بھی یہ کام کرتے ہوئے ہچکچا رہا تھا مگر وہ راضی ہو ہی گیا۔ اس کی ہچکچاہٹ کی وجہ بھی وہی تھی جس وجہ سے میں ہچکچا رہا تھا۔ سونیا کے اہل خانہ کو اس کی موت کی اطلاع پہنچانا ایک ناگوار فریضہ تھا جس سے بچنے کی کوشش ہم سب کر رہے تھے۔

لنچ کے بعد بڈ رقم لے کر روانہ ہوگیا۔ تہذیب نے فرصت دیکھ کر ایک بار پھر کرنل نعمان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔

"اصولی طور پر تمہیں چاہئے کہ اس سے کم از کم ایک ہی بار رابطہ قائم کرکے اسے مطلع تو کردو کہ اب تم اس کے لئے کام نہیں کرو گے" تہذیب نے کہا۔

"میں اس کا ملازم نہیں ہوں اور نہ ہی کسی معاہدے کی رو سے اس بات کا پابند ہوں۔"

"میں کب کہہ رہی ہوں کہ تم پابند ہو۔ میں تو ایک اصولی بات کہہ رہی تھی۔"

"تو میں کون سی غیر اصولی بات کر رہا ہوں۔ میں نے بھی تو ایک اصولی بات ہی کی ہے۔"

"تم بہت ضدی ہو علی" تہذیب نے ہنس کر کہا "ضدی تو پہلے بھی تھے لیکن اب تو کچھ زیادہ ہی ضدی ہوگئے ہو۔"

"بات ضد کی نہیں ہے تہذیب! ممکن ہے میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے اسے مطلع کر دیتا لیکن میں بہت بری طرح بدظن ہو گیا ہوں۔"

"بدظن ہوگئے ہو" تہذیب نے چونک کر کہا "کس بات سے بدظن ہوگئے ہو۔ کس کی طرف سے بدظن ہوگئے ہو؟"

"کرنل نعمان کی حد تک تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے وہ ایک مخلص آدمی محسوس ہوا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں بھی میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی لیکن جب مجھے عراقی قوم کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تو میں نے انہیں اس سے بہت مختلف پایا جیسا کہ ان کے بارے میں تاثر پایا جاتا ہے۔ جو قوم سات آٹھ سال سے مسلسل جنگ لڑ رہی ہو اسے بہت سنجیدہ ہو جانا چاہئے لیکن یہ لوگ لہو و لعب میں مبتلا ہیں۔ اعلیٰ سطح پر عدنان عباسی جیسے ضمیر فروش اور بے حس لوگ موجود ہیں جو بڑی آسانی سے بک جاتے ہیں۔ میں نے کسی توقع پر ہی کام کرنے کی حامی بھری تھی لیکن تم اندازہ کر سکتی ہو کہ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے کس قدر مایوسی ہوئی ہوگی۔ جنگیں حکومتیں نہیں جیتا کرتیں۔ یہ تو پوری قوم کا کام ہوتا ہے۔ یہ لوگ بے حس ہوگئے ہیں۔ ان کے لئے کام کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ آدمی اپنے طور پر کام کرے۔"

"تمہاری بات دل کو لگتی ہے علی" تہذیب نے مجھ سے اتفاق کیا۔ اس میں یہ خوبی تھی کہ کج بحثی نہیں کرتی تھی اور معقول بات فوراً تسلیم کر لیتی تھی۔

"میرا مقصد تو فلسطین کو آزاد کرانا ہے۔ عرب دنیا کو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

یہودیوں کے ناپاک وجود سے آزاد کرانا ہے۔ مجھے تو ہر حال میں یہودیوں کے خلاف برسرِپیکار رہنا ہے۔ میں یہی کر رہا ہوں اور یہی کرتا رہوں گا۔"

سونیا کے والدین کو رقم پہنچانے کے بعد بڈ کی واپسی شام کے وقت ہوئی۔ وہ خاصا افسردہ نظر آ رہا تھا۔

"تم نے مجھے بہت مشکل کام سونپا تھا چیف" بڈ نے مضمحل انداز میں کہا "بہرحال میں کام نمٹا آیا ہوں۔"

میں نے ایک طویل سانس لی "تم نے بہت بڑا کام کیا ہے بڈ! اچھا بھی اور نیک بھی۔"

"نیک کام کر کے تو سکون ملتا ہوگا چیف! پھر مجھے سکون کیوں نہیں مل رہا؟"

"سکون تو ملتا ہے بڈ!" تہذیب بولی "تم پر صرف افسردگی طاری ہے۔ تم نے ان لوگوں کو ایک ناگوار اطلاع جو پہنچائی ہے یہ اسی کا اثر ہے۔"

"تم اندازہ نہیں کر سکتیں میڈم کہ بیٹی کی موت کی اطلاع سن کر وہ لوگ کس طرح دھاڑیں مار مار کر روئے تھے۔"

"کیوں اندازہ نہیں کر سکتی۔ جوان بیٹی یا بہن کی اچانک موت پر تو ہر ایک کا ردعمل یہی ہوگا۔"

"وہ بہت خوش اخلاق لوگ ہیں چیف" بڈ نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا "انہیں معلوم ہوا کہ میں ان کی بیٹی کو جانتا ہوں تو انہوں نے مجھے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان کے لئے اس دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہستی نہیں ہے۔ مجھے چیف کہ اس حالت میں میں کیا کرتا لیکن جو کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے انہیں یہ ناگوار اطلاع پہنچا کر ان سے ان کی خوشیاں چھین لیں۔ سونیا کی موت کی اطلاع نہ ملتی تو وہ اس کے زندہ ہونے کی آس میں زندگی تو آسانی سے گزار لیتے۔"

"جذباتی باتیں مت کرو بڈ! صدمہ بہت بڑا سہی مگر وقت ہر صدمے کو مندمل کر دیتا ہے۔ اب کم از کم وہ بے یقینی کی صلیب پر تو مصلوب نہیں رہیں گے۔"

"وہ لوگ تو رقم بھی نہیں لے رہے تھے چیف! انہیں اس رقم میں سے اپنی بیٹی کے خون کی بو آتی محسوس ہو رہی تھی" بڈ کی آواز بھرا گئی۔ تہذیب کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔

"ان کا کہنا ایک طرح سے ٹھیک ہے بڈ!" میں نے دھیمی آواز میں کہا "رقم خواہ کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو، کسی کی زندگی کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔"

"بڈ کو آئندہ اتنا مشکل کام مت سونپنا چیف! مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ مرحلہ اس قدر مشکل ہوتا ہوگا۔"

"آدمی کو مشکلات سے گزرنے کا عادی ہونا چاہئے۔ خصوصاً تم جیسے آدمی کو۔"

"اس قسم کے مشکل کام تم خود ہی کر لیا کرو چیف! قربانی کا بکرا بننے کے لئے ایک بڈ ہی رہ گیا ہے؟"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میرے دوست" میں نے اداسی سے کہا "لیکن میں سونیا کے گھر والوں کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ سونیا سے میرا جذباتی تعلق تھا۔"

بڈ اچانک اٹھ کر کھڑا ہو گیا "ایک بار پھر کہو چیف!" بڈ نے کہا۔ "تم نے مجھے دوست کہا ہے۔ اگر ہمیشہ اسی طرح کہتے رہو تو بڈ تمہارے لئے اس سے ہزار گنا زیادہ مشکل کام سرانجام دے سکتا ہے۔"

میں پھیکے سے انداز میں ہنس پڑا "تم میرے دوست ہی تو ہو بے وقوف آدمی۔۔۔ تم ہو، تہذیب ہے، جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن ہیں۔ تم سب وہ لوگ ہو جن کے بغیر علی یار خان کچھ بھی نہیں ہے۔"

"شکریہ چیف! شکریہ، تمہارے یہ الفاظ بڈ کی عزت افزائی کے مترادف ہیں۔ اب بڈ تمہارے لئے جان بھی دے سکتا ہے۔"

"اس کے لئے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جان تو تم میرے لئے ویسے بھی دے سکتے ہو۔ یہی جذبہ تو ہے جو مجھے تم لوگوں کے سحر سے نکلنے نہیں دیتا۔ تم ہی لوگوں کی وجہ سے میں نے اتنی بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔"

"بس کرو چیف! بس کرو" بڈ نے ہاتھ اٹھا کر کہا "بڈ کی اتنی تعریفیں مت کرو کہ اس کا دماغ خراب ہو جائے یا وہ خوشی سے پاگل ہو جائے۔۔۔ لیکن اس رقم میں سے بڈ کو کمیشن کب ملے گا۔"

"وہ ساری کی ساری رقم تم اپنے تصرف میں لا سکتے ہو بڈ! کمیشن کا کیا مطلب ہے۔ میری ہر چیز پر تمہارا حق ہے۔"

بڈ نے مجھے دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکائیں "آج تو تم بڈ کو حیران کئے دے رہے ہو چیف! ایسے موڈ میں میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

"پہلے کبھی تم نے اتنا بڑا کام بھی تو نہیں کیا تھا" میں نے کہا۔ اور بڈ نے ایک بار پھر حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

"یعنی ماضی میں بڈ نے تمہارے لئے جو کچھ کیا وہ سب کا سب ضائع ہو گیا" بڈ نے کہا۔

"علی کا مطلب یہ ہے کہ سونیا کے گھر والوں کو رقم پہنچانے کا کام خود علی کے لئے بے حد مشکل تھا" تہذیب نے کہا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میں نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے ورنہ میں چیف سے کوئی انعام ضرور طلب کر لیتا۔"

"وہ تو تم اب بھی طلب کر سکتے ہو بڈ" میں نے کہا "تم بجا طور پر انعام کے مستحق ہو۔"

"مجھے بار بار مرجانہ کا خیال آ رہا ہے چیف! وہ بے چاری بور ہو رہی ہوگی۔ اگر تم اجازت دو۔۔۔"

"ہرگز نہیں" میں نے سختی سے کہا "تمہیں کسی فضول کام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔"

"دیکھ لیا میڈم" بڈ نے فریاد طلب انداز میں تہذیب کی طرف دیکھا "چیف نے کتنی تیزی سے چولا بدلا ہے۔"

"علی کا کہنا درست ہے بڈ!" تہذیب نے نرمی سے کہا۔ "مرجانہ ایک خطرناک ایجنٹ ہے۔ وہ ذرا سے موقعے سے بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اس سے دور ہی رہنا بہتر ہوگا۔"

"بس بس رہنے دو میڈم! تم دونوں نے مل کر بڈ کے خلاف سازش کی ہے" بڈ نے بگڑ کر کہا اور پیر پٹختا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بہت سور ہے" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا "سنجیدگی تو ذرا دیر کے لئے بھی نہیں برداشت کر سکتا۔"

"اس کے باوجود بہت کارآمد آدمی ہے۔ اس کی افادیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔"

تیسرے روز سارے کاغذات تیار ہو گئے اور ہم بصرہ سے بغداد کے لئے روانہ ہو گئے۔ کاغذات کے مطابق میں عراقی باشندہ تھا۔ مجھے فوجی بھرتی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ان دنوں عراق میں لازمی فوجی بھرتی کی وجہ سے جگہ جگہ چیکنگ ہوتی تھی اور لوگ فوجیوں سے چھپتے پھرتے تھے۔ میرے کاغذات میں یہ چیز شامل نہ ہوتی تو میں کہیں بھی دھرا جا سکتا تھا۔

کار بڈ ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر تہذیب تھی۔ میں پچھلی سیٹ پر تھا اور مرجانہ کو میں نے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔

"راستے میں چیکنگ ضرور ہوگی" میں نے مرجانہ سے کہا۔ "ممکن ہے تم کوئی حرکت کرو لیکن یہ سوچ لینا کہ کسی کے حرکت میں آنے سے قبل میرے ریوالور کی گولی تمہیں چاٹ جائے گی۔"

"میں جانتی ہوں" مرجانہ نے کہا "مجھے کچھ بتانے کی کوشش مت کرو۔"

"تمہیں یہ بتانا اس لئے ضروری ہے کہ تم جوڈو کراٹے جانتی ہو اور جو لوگ کراٹے جانتے ہیں وہ خود کو سپرمین سمجھنے لگتے ہیں۔"

مرجانہ نے مجھے گھور کر دیکھا مگر کچھ نہیں بولی، عدنان کو ہم وہیں چھوڑ آئے تھے۔ چوں کہ سارے پروگرام تبدیل ہو گئے تھے اس لئے عدنان کے بارے میں بھی ہمارا پروگرام تبدیل ہو چکا تھا۔ اب ہم اسے تنہا چھوڑ کر جا رہے تھے۔ بغداد پہنچنے کے بعد ہم اس کے کسی آدمی کو فون کر دیتے جو اسے چھڑا لیتا۔

بصرہ سے عراق تک ساڑھے پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے میں پانچ گھنٹے سے زیادہ وقت لگ گیا۔ راستے میں تین جگہ ہماری چیکنگ ہوئی تھی۔ چیکنگ کے دوران فوجیوں کی توجہ کا مرکز میں ہی رہا تھا۔ بڈ اور تہذیب تو غیر ملکی سیاح تھے اور مرجانہ کو عورت ہونے کی وجہ سے چھوٹ تھی جب کہ میں مقامی تھا۔ اصولی طور پر تو مجھے فوج میں بھرتی ہو جانا چاہئے تھا۔ ان لوگوں کے چیک کرنے کا مقصد بھی یہی تھا لیکن میرے کاغذات ہر طرح سے مکمل تھے اس لئے کسی مشکل میں پھنسنے سے بچ گیا۔

بغداد پہنچنے کے بعد سوال پیدا ہوا کہ کون سے ہوٹل میں ٹھہرا جائے لیکن مرجانہ کا مسئلہ تھا۔ اگر ہم ہوٹل میں ٹھہرتے تو مرجانہ کے پاس گڑبڑ کرنے کے بہت سے مواقع ہوتے۔ ہم کہاں تک اس کی نگرانی کر سکتے تھے۔ اس مسئلے کا ایک حل تو یہ تھا کہ کوئی مکان یا فلیٹ کرائے پر لے لیا جائے مگر اس میں بھی مشکلات تھیں۔ اول تو ہمیں ایک دو دن سے زیادہ یہاں رکنا نہیں تھا۔ دوسرے یہ کہ یوں اچانک کوئی جگہ کرائے پر نہیں مل سکتی تھی۔ مل جاتی تو بھی فوری طور پر قبضہ تو نہیں مل سکتا تھا۔ ضروری کارروائیوں کے بغیر کوئی بھی اجنبیوں کو اپنی جگہ کرائے پر نہیں دے سکتا۔

اس مسئلے کا حل میں نے پیش کیا اور جھک کر بڈ کے کان میں کہا "گوٹے ملے کے سفیر کی قیام گاہ کی طرف نکل چلو۔"

"تمہارا دماغ خوب کام کرتا ہے چیف" بڈ نے خوش ہو کر کہا۔ اس کے اور تہذیب کے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ ہم وہاں بھی رہ سکتے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سفیر کا نام نگروما تھا۔ اس سے اس کے گھر پر ملاقات کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا لیکن جب میں نے ملازم سے کہلوایا کہ علی یار خان آیا ہے تو وہ خود ہی گیٹ تک دوڑا چلا آیا۔ اس کی بوکھلاہٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔

"معاف کیجئے گا میں نام سے واقف ہوں مگر چہرے سے آشنا نہیں ہوں" اس نے کار کی کھڑکی پر جھکتے ہوئے کہا۔ "آپ میں سے کوئی صاحب ــــ"

"علی یار خان میں ہوں سفیر محترم" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "آپ گیٹ تو کھلوائیے۔ باتیں تو بعد میں بھی ہو سکتی ہیں"

نگروما نے بوکھلائے ہوئے انداز میں گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا مگر میں نے دیکھ لیا تھا کہ اس نے محافظوں کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا ہے۔ وہ ایک حاضر دماغ آدمی تھا۔ اسے احساس تھا کہ صرف نام سن کر کسی اجنبی پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔

اندر پہنچنے کے بعد ہم کار سے اترے "مجھے بتایئے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" سفیر نے کہا۔

"ہمیں گوٹے بل کے ویزے چاہئیں" میں نے کہا "یہ میری ساتھی تہذیب ما لکم ایکس ہیں' یہ بڈ ہیں۔ ان دونوں کے نام تو آپ نے سنے ہوں گے۔ یہ تیسری ہستی محترمہ مرجانہ ہیں۔ مرجانہ ہماری قیدی ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کو زحمت دینی پڑی ورنہ ہم خود تو کہیں بھی ٹھہر سکتے تھے۔"

"میری خوش قسمتی کہ آپ جیسے لوگوں نے غریب خانے کو اس قابل سمجھا اور بد قسمتی یہ کہ میں آپ میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا" نگروما نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

میں نے تہذیب کی طرف دیکھا اور اس نے میرا اشارہ سمجھ کر اپنے اور بڈ کے پاسپورٹ نکال کر نگروما کی طرف بڑھا دیئے۔ دونوں پاسپورٹ گوٹے بل کے ہی تھے۔

"میں اس گستاخی کے لئے معذرت خواہ ہوں جناب" نگروما نے مجھ سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور محافظوں کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔

"جو کچھ آپ نے کیا مسٹر نگروما اگر وہ نہ کرتے تو یقین کریں میں جنرل فیرس سے رپورٹ کر دیتا۔"

"اطمینان کرنا تو بہر حال ضروری ہوتا ہے جناب! آیئے اندر تشریف لایئے۔"

ہم اس کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ڈرائنگ روم میں آئے۔ "سب سے پہلے میں گوٹے بل فون کرنا چاہوں گا" میں نے کہا۔

"آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے جناب! یہاں کی ہر چیز پر آپ کا حق ہے۔"

میں نے تہذیب کو نمبر ملانے کا اشارہ کیا اور نگروما کی طرف متوجہ ہو گیا جو ابھی تک بوکھلایا ہوا تھا۔

"ہم لوگ بصرہ سے سیدھے یہاں آرہے ہیں مسٹر نگروما۔" میں نے کہا "کچھ کھانے پینے کا بندوبست تو کیجئے۔"

"بالکل بالکل" اس نے گھنٹی بجا کر ملازم کو بلایا اور اسے ہدایات دینے لگا۔ اس دوران میں تہذیب نے گوٹے بل کا نمبر ملا لیا تھا اور کیتھی براؤن سے بات کر رہی تھی۔ پھر اس نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو' کیا حال ہے کیتھی؟" میں نے ریسیور لے کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ٹھیک ہوں علی! اس بار تو تم نے کمال کر دیا۔ وعدے کے مطابق فون کر لیا۔"

"مجھے گوٹے بل آنا ہی ہے۔ تہذیب نے تمہیں بتا دیا ہوگا کہ ہم لوگ اس وقت کہاں ہیں؟"

"ہاں' تہذیب مجھے بتا چکی ہے۔ تم ریسیور ذرا نگروما کو دو تاکہ میں اسے ہدایات دے دوں۔ جنرل تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔"

میں نے ریسیور نگروما کے حوالے کر دیا۔ نگروما بڑے مودبانہ انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔ کیوں نہ کرتا۔ وہ اپنے ملک کی خاتونِ اول سے بات کر رہا تھا۔

چند منٹ بعد نگروما نے فون بند کر دیا اور مجھ سے کہنے لگا "مادام کیتھی نے ہدایت کی ہے کہ آپ لوگوں کو سرکاری مہمان تصور کیا جائے اور آپ کی ہر خواہش کی تکمیل کی جائے۔"

"مجھے اپنے اور مرجانہ کے لئے گوٹے بل کا ویزا چاہئے۔" میں نے کہا "اس کے علاوہ جس قدر جلد ممکن ہو یہاں سے ہماری روانگی کا بندوبست کرا دو۔"

"ویزے تو میں ابھی لگوا دیتا ہوں۔" نگروما نے کہا۔ "فلائٹ کے لئے البتہ معلوم کرنا پڑے گا۔"

"تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے لے کر فرانس جاؤ گے۔" دفعتاً مرجانہ نے کہا۔

"میں احمق نہیں ہوں۔ ہم فرانس ضرور جائیں گے مگر یہاں سے نہیں' گوٹے بل سے۔ تاکہ ہر ممکن حد تک رینڈل کی نظروں سے بچ سکیں۔"

○☆○

ٹھیک چھ بجے صبح ہم بغداد ائرپورٹ کی بلڈنگ میں موجود تھے۔ ہمیں آٹھ بجے کی فلائٹ سے گوٹے بل کے لئے روانہ ہونا تھا۔ آٹھ لاکھ دینار کی رقم میں نے نگروما کے حوالے کر دی تھی جو وہ گوٹے بل منتقل کرا دیتا۔ اس کے پاس سے روانہ ہوتے وقت میں نے بصرہ فون کر دیا تھا اور تمکین کو اس بنگلے کا پتا بتا دیا تھا جہاں عدنان عباسی اپنی آزادی کا منتظر تھا۔ مرجانہ کے ایک انجکشن لگا دیا گیا تھا جس کے بعد یہ امکان نہیں رہ گیا تھا کہ وہ کوئی گڑبڑ کرے گی۔

امیگریشن کاؤنٹر پر کاغذات کی جانچ پڑتال کے دوران میں نے محسوس کیا کہ میرا پاسپورٹ چیک کرنے والا شخص کچھ چونک گیا ہے۔ میرا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ یقیناً کوئی گڑبڑ تھی۔ یہ اندازہ لگانے سے قاصر تھا کہ گڑبڑ کیا تھی۔ اس شخص نے میری تصویر کو بڑے غور سے دیکھا۔ پھر میرے چہرے کی طرف دیکھا پھر دوبارہ اس کی نگاہ میری تصویر پر جم گئی۔ چند لمحے یوں ہی گزر گئے پھر اس نے اپنے ساتھی کی طرف جھک کر سرگوشیانہ انداز میں کچھ کہا اور پاسپورٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے بھی اپنے ساتھی کی طرح بہت غور سے پہلے میری طرف اور پھر میری تصویر کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ میں پریشان ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ آخر وقت میں کیا چکر پڑ گیا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ انہیں پاسپورٹ کے جعلی ہونے کا شبہ ہو گیا ہو لیکن وہ تو میری تصویر دیکھ کر چونکے تھے۔

"آپ اس طرف تشریف لے آیئے جناب۔" آخر کار امیگریشن کاؤنٹر پر موجود شخص نے مجھ سے کہا اور میں دھڑکتے دل کے ساتھ کاؤنٹر کے عقب میں اس کے پاس پہنچ گیا۔ اتنی دیر میں اس نے ایک اور باوردی شخص کو اپنے قریب بلا کر اسے کچھ ہدایات دے دی تھیں۔ ہدایات سن کر اس باوردی شخص نے سر کو اثباتی جنبش دی اور مجھے اپنے ساتھ لے کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس پر امیگریشن آفیسر کی تختی لگی تھی۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ میرے وہاں سے ہٹتے ہی کاؤنٹر پر موجود شخص نے انٹرکام کا ریسیور اٹھا لیا تھا۔ شاید وہ امیگریشن آفیسر کو کسی خاص بات سے مطلع کر رہا تھا۔

میں ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ بڈ کو میں نے پُرسکون رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔ اس موقع پر میں ہر قسم کی ہنگامہ آرائی سے گریز کرنا چاہتا تھا... اگر یہاں کوئی ہنگامہ کھڑا ہوتا تو عراق سے نکلنے کے لئے ہمیں از سر نو محنت کرنی پڑتی اور اس میں بہت وقت صرف ہوتا۔

باوردی شخص مجھے لے کر امیگریشن آفیسر کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ انٹرکام کا ریسیور رکھ رہا تھا۔ امیگریشن آفیسر نے باوردی شخص سے پاسپورٹ لے کر باہر جانے اور مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کاؤنٹر پر موجود افراد کی طرح اس نے بھی پہلے میرا اور میری تصویر کا موازنہ کیا پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھا لیا اور کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"مجھے کیوں روکا گیا ہے جناب" میں نے کہا "کیا میرے پاسپورٹ میں کوئی سقم ہے؟"

بھاری بھرکم امیگریشن آفیسر نے ہاتھ اٹھا کر مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اب تک اس نے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ اس کے منہ سے پہلا جملہ میں نے اس وقت سنا جب اسے مطلوبہ فون نمبر مل گیا۔

"مطلوبہ شخص مل گیا ہے جناب! وہ اس وقت میرے سامنے والی کرسی پر موجود ہے۔ آٹھ بجے والی فلائٹ پر گوٹے بل کے لئے اس کی سیٹ بک ہے جناب۔"

دوسری طرف سے جو کچھ کہا گیا اسے سن کر اس نے فون بند کر دیا اور میرے پاسپورٹ کا مطالعہ کرنے لگا۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے جناب۔" میں نے کہا "ابھی ائرلائن والوں سے بھی نمٹنا ہے۔ آپ نے آخر مجھے کیوں روکا ہے؟"

میری بات سن کر اس نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا۔ انداز ایسا تھا جیسے میری بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"میں عرض کر رہا ہوں کہ مجھے دیر ہو رہی ہے۔" میں نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا "کیا آپ میری فلائٹ نکلوائیں گے؟"

"مجھے نہیں معلوم" اس نے مختصر سا جواب دیا اور دوبارہ میرے پاسپورٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کمال ہے' آپ نے مجھے روکا ہے اور آپ کو ہی نہیں معلوم۔ پھر یہ کون بتائے گا کہ مجھے کیوں روکا گیا ہے؟"

اس نے دوبارہ نگاہ اٹھائی "کیا تم تھوڑی دیر خاموش بیٹھ کر انتظار نہیں کر سکتے۔" عراقی افسر نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

"میں کیوں انتظار کروں اور کس بات کا انتظار کروں؟" میرے لہجے میں بدستور جھنجلاہٹ موجود تھی۔

امیگریشن آفیسر کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ میرے ساتھ کس قسم کا رویہ اختیار کرے۔ لیکن اتنا تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ معاملہ خطرناک نہیں ہے۔ کم از کم امیگریشن آفیسر کی حد تک تو یہ بات یقینی تھی کہ اس کی طرف سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن یہ تشویش بہرحال برقرار تھی کہ مجھے کس کے کہنے پر روکا جا رہا ہے۔

"ملک سے باہر جانے کے لئے امیگریشن سے کلیرنس لینا ضروری ہوتا ہے۔" چند لمحوں کی سوچ بچار کے بعد امیگریشن آفیسر نے کہنا شروع کیا "امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے۔ بعض اوقات ہمیں مروجہ طریقۂ کار سے ہٹ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اپنا کام ہم اس طرح کریں گے جس طرح ہم مناسب سمجھیں گے۔"

"خواہ اس چکر میں میری فلائٹ ہی کیوں نہ نکل جائے۔"

...میں نے تیز مزاجی کا مظاہرہ کیا۔

"خواہ اس چکر میں ایک مہینہ ہی کیوں نہ لگ جائے۔"

...عراقی افسر نے میز پر گھونسہ مار کر کہا۔ اسے غصہ آ گیا تھا۔

"ہم کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں یہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔ میں نے تم سے کہا ہے کہ خاموش بیٹھ کر انتظار کرو۔ اگر تم خاموش نہیں بیٹھ سکتے تو مجبوراً مجھے اپنے کسی آدمی کو بلانا پڑے گا۔"

میں یوں خاموش ہو گیا جیسے اس سے مرعوب ہو گیا ہوں جب کہ درحقیقت میں تذبذب اور بڑی طرف سے فکرمند تھا۔ معلوم نہیں میں کس چکر میں پھنس گیا تھا۔ اگر فلائٹ نکل گئی تو ان دونوں کا کیا بنے گا اور پھر مرجانہ بھی تو تھی اگرچہ حفظ ماتقدم کے طور پر اس کے انجکشن لگا دیا گیا تھا لیکن اس پر کلی طور پر انحصار تو نہیں کیا جا سکتا تھا۔

میں اپنی سوچوں میں غلطاں و پیچاں خاموش بیٹھا تھا۔ امیگریشن آفیسر بھی خاموش تھا اور میرے پاسپورٹ کے اوراق الٹتے ہوئے اس پر یوں نظریں جمائے ہوئے تھا جیسے پاسپورٹ کے اوراق سادہ نہ ہوں بلکہ ان پر کوئی دلچسپ کہانی تحریر ہو۔ ایسی دلچسپ کہانی جس پر سے نظریں ہٹائے نہ ہٹ رہی ہوں۔

تقریباً پندرہ منٹ یوں ہی گزر گئے۔ پھر اس سکوت کو ٹیلی فون کی گھنٹی نے توڑا۔ امیگریشن آفیسر نے چونک کر ریسیور اٹھایا۔

"جی ہاں ... مجھے یقین ہے کہ یہی مطلوبہ شخص ہے ... جی ہاں، وہ اس وقت بھی میرے سامنے موجود ہے۔

... ٹھیک ہے۔ میں ریسیور اسے دے رہا ہوں۔" اس نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا۔

میں نے دھڑکتے دل کے ساتھ ریسیور اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے کانوں سے لگا لیا۔ معلوم نہیں دوسری طرف کون تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب میں نے ریسیور میں ہیلو کہا تو میرا لہجہ اور آواز دونوں کسی حد تک تبدیل تھے۔ امیگریشن آفیسر اس معمولی سی تبدیلی کو نوٹ نہیں کر سکا تھا۔

"ہیلو، تم کون ہو... اپنا تعارف کراؤ۔" دوسری طرف سے بولنے والے کو میں نے فوراً ہی پہچان لیا۔ وہ عراق کی ملٹری انٹیلی جنس کا کرنل نعمان تھا۔

"میرا نام علی حماد ہے جناب۔" میں نے بدستور بدلی ہوئی آواز میں کہا "میں امیگریشن آفیسر صاحب سے مستقل پوچھ رہا ہوں کہ مجھے کیوں روکا گیا ہے مگر یہ کچھ بتاتے ہی نہیں۔ آپ معلوم نہیں کون ہیں؟ کم از کم آپ ہی مجھے بتا دیجئے کہ میرا قصور کیا ہے ورنہ میری فلائٹ مس ہو جائے گی۔"

"تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہئے کہ میں کون ہوں تاہم تمہیں اس لئے روکا گیا ہے کہ تمہاری شکل ایک ایسے شخص سے ملتی ہے جو حکومت کو مطلوب ہے۔"

"اگر میری صورت آپ کو مطلوب کسی شخص سے ملتی ہے تو اس کی سزا مجھے تو نہیں ملنی چاہئے۔ آخر وہ شخص کون ہے۔ ممکن ہے میں اس شخص کو جانتا ہوں۔"

"ممکن ہے تم اسے جانتے ہو مگر ہم اس کا نام ظاہر نہیں کر سکتے اور پوری طرح تصدیق کئے بغیر تمہیں ملک سے باہر جانے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے۔"

"یہ تو بہت زیادتی ہوگی جناب! آخر اس کارروائی میں کتنا وقت صرف ہوگا؟"

"آج کا پورا دن صرف ہو جائے گا۔ تم آج کی کسی بھی فلائٹ سے نہیں جا سکو گے۔"

"امیگریشن آفیسر صاحب تو اس شخص کے نام سے واقف ہوں گے۔ میں انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ کیا اس طرح کام نہیں چل جائے گا۔"

"امیگریشن آفیسر اس کے نام تک سے واقف نہیں ہے۔ وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکے گا۔"

"میں احتجاج کرتا ہوں جناب! یہ ایک ذمے دار آفیسر ہیں۔ ایک اہم عہدے پر فائز ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ اس کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ آپ لوگ مجھے خواہ مخواہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"فضول باتیں مت کرو، وہ شخص اس امیگریشن آفیسر سے کہیں زیادہ اہم ہے اور اس کا نام تک خفیہ رہنا ضروری ہے۔ تم انتظار کرو، میرے آدمی تمہیں لینے آ رہے ہیں۔"

"ایک منٹ ٹھہرئیے جناب۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "جب وہ شخص اتنا ہی اہم ہے تو آپ نے مجھ سے اپنا تعارف کرانے کے لئے کیوں کہا تھا۔ فرض کیجئے میں ہی وہ شخص ہوں۔ تو کیا میں اپنی حقیقت ظاہر کر سکتا ہوں۔"

"اوہ!" کرنل نعمان چونک گیا "مگر میں اس کی آواز پہچان سکتا ہوں۔"

"مجھے کہنے دیجئے کہ آپ اس شخص سے واقف ہی نہیں ہیں" میں نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"میں نے پہچان لیا۔ تم علی یار خان ہی ہو۔" کرنل نعمان کی آواز شدتِ جذبات سے لرز رہی تھی "تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ تمہاری تلاش کے لئے تو میں نے کنوؤں میں بانس ڈلوا دیئے۔"

"میری پوزیشن سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں یہاں سے تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔"

"میں سمجھ رہا ہوں" کرنل نعمان کی آواز آئی۔ "ریسیور ذرا امیگریشن آفیسر کے حوالے کرو۔"

میں نے ریسیور امیگریشن آفیسر کی طرف بڑھایا۔ اس نے دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سنی اور "جی بہتر" ...کہہ کر ریسیور مجھے واپس کیا اور خود اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔

"ہاں، اب بتاؤ" کرنل نعمان نے کہا "اب وہ اس وقت تک اپنے کمرے میں واپس نہیں آئے گا جب تک تم اسے واپس آنے کو نہیں کہو گے۔"

"میں کوئے بل جا رہا ہوں کرنل! مجھے افسوس ہے کہ میں تمہارے لئے کام نہیں کر سکوں گا۔"

"کسی معقول وجہ کے بغیر تمہیں ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔" کرنل نعمان نے کہا "ویسے تم ہر قسم کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد ہو۔"

"شکریہ کرنل" میں نے کہا "لیکن میرے پاس بہت سی معقول وجوہات موجود ہیں۔"

"اگر تم نے آرتھر اور اس کے ساتھیوں کی موت سے خوف زدہ ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے تو۔"

"نہیں کرنل! اس قسم کے حادثات تو ہمارے لئے معمول کی بات ہوتے ہیں۔ میرے انکار کی سب سے بڑی وجہ عدنان عباسی ہے۔"

"عدنان عباسی!" کرنل نے حیرت سے کہا "اس کا تم سے کیا تعلق ہے؟"

"تمہیں معلوم نہیں ہوگا لیکن میرا اس سے ٹکراؤ ہوا تھا اور مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ صیہونی ایجنٹ ثابت ہوا ہے۔ اگر خدانخواستہ میں نارمن شیلوف کے میک اپ میں اسرائیل پہنچ جاتا تو میری چٹنی بن جاتی۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو علی! معلوم ہوتا ہے تم کسی شدید قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔"

"ایک غلط فہمی تو میرے ساتھ کوئے بل جا رہی ہے۔"

...میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اس غلط فہمی کا نام مرجانہ ہے جو کسی زمانے میں سی آئی اے کی ایجنٹ تھی اور اب رینڈل ہاورڈ کے لئے کام کر رہی ہے۔ رینڈل بھی یہودی ہے اور اس نے اولیو ہاورڈ کی موت کا انتقام لینے کے لئے اینگلز نامی ایک تنظیم قائم کی ہے۔ اینگلز کی ایجنٹ مرجانہ کی عدنان کے ساتھ جوڑی کو کیا معنی پہناؤ گے؟"

"عدنان عباسی سب کچھ ہو سکتا ہے مگر اس کا صیہونی ایجنٹ ہونا میری فہم سے بالاتر ہے۔"

"تم انٹیلی جنس کے سربراہ ہو کرنل! اس قسم کی باتیں تمہارے فہم سے بالاتر نہیں ہونی چاہئیں۔ اس نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس نے نہ صرف رینڈل کو میرے بارے میں اطلاع دی تھی بلکہ وہ عراق میں موجود موساد کے ایجنٹوں کو درپردہ سہولیات بھی فراہم کر رہا تھا۔"

"تمہارے منہ سے نکلی ہوئی بات کی تردید کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔" کرنل نعمان بولا "تم نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔"

"میں حرام موت مرنا پسند نہیں کرتا کرنل! مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ میں علیحدہ رہ کر کام کروں۔ ورنہ کسی کی مخبری پر مارا جاؤں گا۔"

"تمہارا فیصلہ درست ہے علی! ان حالات میں میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا۔ لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے مطلع ہی کر دیتے۔ مجھے طرح طرح کے اندیشوں اور وسوسوں نے گھیر لیا تھا۔ ملک سے باہر جانے والے ہر راستے پر تمہاری تصویریں پہنچا دی گئی تھیں تاکہ اگر کوئی تمہیں زبردستی ملک سے باہر لے جانا چاہئے تو نہ لے جا سکے۔"

"میری تصویر تمہارے پاس کہاں سے آئی؟"

"جب بھی کوئی اجنبی ہمارے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا ہے۔ خودکار طریقے سے اس کی تصویر کھینچ لی جاتی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میری تصویر تمہیں اتنے بڑے پیمانے پر نہیں پھیلانا چاہئے تھی۔"

"بے فکر رہو۔ تمہاری تصویر کی ہر کاپی واپس لے لی جائے گی۔"

"بہرحال، تمہارے ان جذبات کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں کرنل! مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس حد تک پریشان ہو جاؤ گے تو میں خود تمہیں مطلع کر دیتا۔"

"اب مجھے مشورہ دو کہ عدنان عباسی کے سلسلے میں میں کیا کروں۔ اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہے۔ کسی ثبوت کے بغیر اس پر ہاتھ ڈالنا ممکن نہیں ہو گا۔"

"اس کے خلاف کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ معلوم نہیں اور کتنے لوگ یہودیوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس لئے ان سب کی نشان دہی تو نہیں ہو سکتی۔ زیادہ کچھ کرنا چاہو تو عدنان کی سرگرمیوں پر نظر رکھو۔ اگر وہ زد میں آتا ہے تو ضرور اسے گرفت میں لے لو۔ ورنہ بہتر یہی ہے کہ خاموشی اختیار کئے رکھو۔"

"مجھے ہمیشہ اس بات کا قلق رہے گا کہ میرے ملک میں تمہیں تکلیف پہنچی اور ہم تمہاری خدمات سے استفادہ نہیں کر سکے۔"

"جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ کرنل! ہمارا مشن ایک ہی ہے۔ میں جہاں بھی رہوں گا اسی مقصد کے لئے کام کرتا رہوں گا۔ اب مجھے اجازت دو، بہت دیر ہو چکی ہے۔"

"خدا حافظ علی! تمہیں کبھی کہیں میری ضرورت پڑے تو مجھے یاد ضرور کر لینا۔ تمہارے کام آ کر مجھے خوشی ہو گی۔"

"تمہارے خلوص کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں اور اب امیگریشن آفیسر کو بلا رہا ہوں۔ اسے ضروری ہدایات دے دو۔"

میں نے امیگریشن آفیسر کو بلایا اور کرنل نے اسے ہدایت کر دی کہ مجھے چلا جانے دیا جائے۔ امیگریشن آفیسر ...فون بند کر کے میری طرف مڑا۔

"یہ لیجئے جناب اپنا پاسپورٹ۔" اس نے پاسپورٹ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "کاؤنٹر سے اسٹیمپ لگوا لیجئے۔ میں انٹرکام پر انہیں ہدایت کر دیتا ہوں۔"

میں امیگریشن آفیسر کے کمرے سے نکلا تو بڈ بہت بے چین نظر آ رہا تھا۔ اس کی نگاہ امیگریشن آفیسر کے کمرے کے دروازے پر جمی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس نے بے چینی کا مظاہرہ کیا۔ میں نے ہاتھ ہلا کر اسے پُرسکون رہنے کو کہا اور امیگریشن کاؤنٹر سے پاسپورٹ پر اسٹیمپ لگوا کر باہر نکل آیا۔

باہر نکلتے ہی بڈ اور تہذیب نے مجھ پر سوالات کی بوچھار کر دی۔ میں نے مختصراً انہیں ساری صورت حال بتائی تب کہیں جا کر ان کی جان میں جان آئی۔

"ویسے تمہیں میک اپ کر لینا چاہئے تھا۔ اگر میک اپ کر لیا ہوتا تو ہم بلا روک ٹوک یہاں سے نکل جاتے۔ اب کسی اور مشکل میں نہ پڑ جائیں۔" تہذیب نے کہا۔

"اتنا ہلکا میک اپ کرنے کی بہت سی وجوہات تھیں تہذیب! ان میں سے ایک تو تمہارے سامنے آ گئی۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ رینڈل کتنے پانی میں ہے۔"

"تم نے خود کو مشکلات میں مبتلا کرنے کی عادت اپنا لی ہے علی! رینڈل سے بچنے کی کوشش کرو۔ وہ تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرے گا۔"

"بے فکر رہو۔ میں پوری طرح محتاط ہوں۔"

○☆○

فلائٹ ٹھیک وقت پر گوٹے بل ائرپورٹ پر لینڈ کر گئی تھی۔ دوران سفر کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا تھا اور بڈ کے ساتھ ساتھ تہذیب بھی اس بات پر بے حد خوش تھی کہ اب ہم گوٹے بل پہنچ کر نئی حکمت عملی وضع کرنے کے بعد پوری یکسوئی کے ساتھ رینڈل ہاورڈ کے خلاف سرگرم عمل ہو سکیں گے۔

رن وے پر ہمارا استقبال آرمی کے ایک سیاہ فام شخص نے کیا۔ جس کی وردی پر لگے ہوئے نشانات اسے کرنل ظاہر کر رہے تھے۔

"مجھے کرنل شوالو کہتے ہیں جناب۔" اس نے مجھ سے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "میں جنرل ٹیرس کے ذاتی محکمہ تعلقات عامہ کا سربراہ ہوں۔ جنرل خود آپ کے استقبال کے لئے نہیں آ سکے۔ انہیں اچانک ایک ایسی مصروفیت پیش آ گئی کہ ان کے پاس معذرت کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ مجھے ان کا نمائندہ ہی سمجھئے۔"

"گویا آپ ان کے نمائندے نہیں ہے۔" بڈ نے کہا اور کرنل شوالو چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب" اس نے قدرے برہمی سے کہا "میں ان کا نمائندہ کیوں نہیں ہوں؟"

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ مجھے ان کا نمائندہ سمجھئے" ...بڈ بڑی معصومیت سے بولا "گویا آپ ان کے نمائندے نہیں ہیں تبھی آپ نے "سمجھئے" کا لفظ استعمال کیا۔"

کرنل شوالو ہنسنے لگا "آپ کے ساتھی بہت بذلہ سنج معلوم ہوتے ہیں جناب۔" اس نے مجھ سے کہا۔

"گویا ہوں نہیں، صرف معلوم ہوتا ہوں۔" بڈ نے تیزی سے کہا اور کرنل شوالو ایک بار پھر چونک پڑا۔ لیکن اس بار اس کی سمجھ میں جلدی ہی آ گیا کہ بڈ کا کیا مطلب تھا اور وہ ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

کرنل شوالو کے ساتھ ہم سیاہ رنگ کی لیموزین میں بیٹھ کر ائرپورٹ کی بلڈنگ تک آئے اور کرنل شوالو ہمیں لے کر وی آئی پی لاؤنج میں لے گیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ پہلے میں جنرل ٹیرس کے ساتھ نہیں تھا ورنہ آپ جیسے دلچسپ آدمی سے پہلے ہی میری ملاقات ہو جاتی۔" کرنل شوالو نے کہا۔

"ہمیں یہاں کتنی دیر رکنا ہو گا۔ مسٹر شوالو؟" میں نے وی آئی پی لاؤنج کے نرم اور آرام دہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بس ذرا آپ لوگوں کا سامان آ جائے۔ میرے آدمی نیچے موجود ہیں۔ سامان آتے ہی وہ مجھے اطلاع دیں گے اور ہم روانہ ہو جائیں گے۔"

"کیتھی براؤن کہاں ہے کرنل" تہذیب نے کہا۔ "جنرل نہیں آئے تھے تو وہی آ جاتی۔"

"وہ ضرور آتیں محترمہ تہذیب۔ لیکن اچانک ہی ان کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ تاہم وہ بڑی بے چینی سے آپ لوگوں کی منتظر ہیں۔"

"چلو کوئی بات نہیں۔ اب دیر ہی کتنی رہ گئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد ہم ان سے ان کے محل میں ملاقات کر لیں گے۔" میں نے کہا اور کرنل شوالو اثبات میں سر ہلانے لگا۔

"جی ہاں، ہم تو بہت جلدی محل تک پہنچ جاتے مگر آپ لوگوں کو پورے پروٹوکول کے ساتھ لے جایا جائے گا۔ جنرل ٹیرس نے اس سلسلے میں سخت ہدایات دی ہیں۔"

"اوہ!" میں نے مردہ سی آواز میں کہا "گویا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ہمیں پہلے آزادی کی یادگار پر لے جایا جائے گا۔"

"ہم فوجی لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جناب۔" کرنل شوالو نے ہنستے ہوئے کہا "ڈسپلن پر ہر حال میں عمل پیرا رہتے ہیں۔"

"میں تو سمجھا تھا جنرل اس بار خود نہیں آ سکا تو تمہیں اس سلسلے میں ہدایات دینا بھی بھول گیا ہو گا۔"

"فوجی کبھی کچھ نہیں بھولتا جناب۔" کرنل شوالو نے فخریہ لہجے میں کہا "جنرل ٹیرس خود نہیں آ سکے تو کیا ہوا۔ مجھے تو انہوں نے واضح ہدایت دے دی تھی۔"

"خیر کوئی بات نہیں۔" میں نے مضمحل انداز میں کہا "اب تو بھگتنا ہی پڑے گا۔"

کرنل شوالو ایک بار پھر ہنسنے لگا اور بڈ نے کہا "آپ ہنسنے کے بڑے شوقین معلوم ہوتے ہیں جناب۔"

کرنل شوالو کی ہنسی کو بریک لگ گیا "کیا مجھے نہیں ہنسنا چاہئے مسٹر بڈ۔" شوالو نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"حالاں کہ آپ کو پوچھنا چاہئے تھا کہ کیا میں صرف ہنسنے کا شوقین معلوم ہوتا ہوں... جوان نہیں؟" بڈ نے کہا اور کرنل شوالو نے پھر ہنسنا شروع کر دیا۔

"آپ لوگ یہاں کتنا عرصہ قیام کریں گے؟" شوالو نے بڈ سے پوچھا۔

"آپ یہ بات کیوں پوچھ رہے ہیں... کیا بجٹ بنانے کی ذمے داری بھی آپ کے سپرد ہے؟"

"یہ بات نہیں ہے جناب" شوالو نے ہنس کر کہا "میں یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ آپ کی صحبت سے کتنے دنوں تک فیض یاب ہو سکوں گا۔ آپ بڑے دلچسپ آدمی ہیں۔"

"ابھی ابھی ہوا ہوں۔" بڈ نے برجستہ کہا "ورنہ کچھ دیر پہلے تک یہ حال تھا کہ دلچسپ معلوم تو ہوتا تھا مگر تھا نہیں۔"

"بس کیجئے جناب" شوالو بے تحاشہ ہنس رہا تھا "آپ تو ہر بات میں مزاح پیدا کر دیتے ہیں۔"

میں ان دونوں کو باتیں کرتا چھوڑ کر اٹھا اور وی آئی پی لاؤنج کے دروازے کی طرف بڑھا۔

"ارے... آپ کہاں جا رہے ہیں مسٹر علی؟" کرنل شوالو نے چونک کر پوچھا۔

"آپ لوگ باتیں کریں... میں ذرا باہر کاریڈور میں ٹہل رہا ہوں۔"

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں جناب" کرنل شوالو نے اٹھنے کی کوشش کی مگر میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

"تم بیٹھے رہو کرنل" میں نے کہا "میں کہیں گم نہیں ہو جاؤں گا۔"

"یہ بات نہیں ہے جناب! آپ کی حفاظت کی ذمے داری ہم پر ہے۔ خدانخواستہ آپ کو کچھ ہو گیا تو ہمارے لئے جواب دہی کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

"میں بچہ نہیں ہوں کرنل! خطرات سے کھیلتے میری عمر گزری ہے۔ تمہیں جنرل ٹیرس کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنل بیٹھ گیا لیکن انداز ایسا ہی تھا جیسے میرے ساتھ جانا چاہتا ہو لیکن اگر وہ ساتھ آتا تو میرا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔

باہر کاریڈور میں وی آئی پی روم کے دروازے پر دو فوجی مستعد کھڑے تھے۔ مجھے دیکھ کر دونوں اٹین شن ہو گئے۔

"میں کرنل شوالو کی اجازت سے باہر نکلا ہوں۔ امید ہے تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا؟" میں نے کہا اور وہ دونوں صرف سر ہلا کر رہ گئے۔

کاریڈور میں سناٹا تھا۔ میں ٹہلتا ہوا کاریڈور کے سرے کی طرف بڑھا جہاں سے کاریڈور بائیں سمت گھوم گیا تھا۔ سرے پر پہنچ کر میں بھی بائیں طرف مڑ گیا۔ مڑتے وقت میں نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ دونوں فوجی اپنی جگہ موجود تھے۔ ان کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی میری رفتار اچانک ہی تیز ہو گئی۔ میرا رخ نیچے جانے والے زینوں کی طرف تھا۔

میں بڑی تیزی سے نیچے اترا۔ نیچے مسافروں کا ہجوم تھا۔ میں ان کے درمیان جگہ بناتا ہوا ٹیلی فون بوتھ تک پہنچ گیا۔ خوش قسمتی سے ٹیلی فون بوتھ مجھے خالی مل گیا۔ میں نے بوتھ میں داخل ہو کر سکے ڈالے اور ٹیرس محل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ یہ جنرل ٹیرس کے ذاتی ٹیلی فون نمبر تھے۔ جو ڈائریکٹری میں موجود نہیں تھی اور ٹیلی فون سیٹ جنرل کی خواب گاہ میں بھی موجود تھا۔

تیسری گھنٹی پر ریسیور اٹھا لیا گیا اور دوسری طرف سے کیتھی براؤن کی سریلی آواز سنائی دی۔

"میں علی یار خان بات کر رہا ہوں کیتھی ڈیئر۔" میں نے کہا "تمہاری طبیعت کیسی ہے؟"

"میں ٹھیک ہوں علی لیکن تم کہاں سے بات کر رہے ہو۔ اور یہاں کب آ رہے ہو؟"

"تمہارا کیا خیال ہے کیتھی ڈیر! مجھے کہاں ہونا چاہئے"... میں نے کہا۔

"تمہارے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ رات تک تو تم بغداد میں تھے۔" کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا اور میں نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔

"اور جنرل کہاں ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"وہ باتھ روم میں ہیں۔" کیتھی نے کہا "کیوں کیا ان سے کوئی ضروری بات کرنی ہے؟"

"نہیں، ضروری بات تو کوئی نہیں کرنی۔ بس ویسے ہی تم لوگوں کی خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کر لیا تھا۔"

"تم کچھ چھپا رہے ہو علی!" کیتھی نے عجیب سے لہجے میں کہا۔ "تم نے یونہی بلا مقصد تو فون نہیں کیا ہو گا۔"

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ میں نے بلا مقصد فون کیا ہے۔ میں نے تو تمہاری خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کیا تھا۔"

"اپنی باتیں تم خود جانو علی! میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ بہرحال میں یہ نہیں مان سکتی کہ تم نے صرف خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کیا ہو گا۔ یہ تو بتا دو کہ اب تمہاری روانگی میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟"

"بہت تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے۔ کوشش کروں گا کہ آنے سے پہلے تمہیں مطلع کر دوں۔ ورنہ پھر پہلے کی طرح اچانک ہی وارد ہو جاؤں گی۔"

کیتھی کو خدا حافظ کہہ کر میں نے فون بند کر دیا۔ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کرنل شوالو جعلی آدمی ہے۔ ٹیرس محل فون کرنے سے میرا واحد مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کہیں جنرل ٹیرس یا کیتھی براؤن پر تو کوئی زد نہیں آ گئی۔ یہ بات خاصی حیران کن تھی کہ وہ دونوں تو ہماری آمد سے لاعلم تھے اور ہمارے مخالفین باخبر تھے۔ یہ بات ناقابل فہم تھی کہ ایسا کیوں کر ہوا۔ بغداد میں کوٹے بل کے سفیر نگروما نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جنرل ٹیرس کو ہماری کوٹے بل آمد کی اطلاع پہنچا دے گا۔ کیا وہ فون کرنا بھول گیا تھا؟ لیکن سوال یہ تھا کہ اگر وہ فون کرنا بھول گیا تھا تو پھر مخالفین کو کیسے اطلاع ہوئی؟

وقت کم تھا اور ان سوالات پر بعد میں بھی سر کھپایا جا سکتا تھا۔ اس لئے میں فون بند کرتے ہی بوتھ سے باہر نکل آیا۔ کرنل شوالو پر مجھے ابتدا ہی میں شبہ ہو گیا تھا۔ حالاں کہ وہ فوجی گاڑی میں تھا اور اسے ائرپورٹ پر ہر وہ سہولت حاصل تھی جو کسی خاص آدمی کو بھی حاصل ہو سکتی تھی۔ لیکن اس کے انداز میں کوئی ایسی چیز تھی جو مجھے کھٹک رہی تھی۔ اس پر شبہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جنرل ٹیرس ہمیں لینے خود نہیں آیا تھا۔ یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ خود ہمیں ریسیو کرنے نہ آتا۔ اس کے علاوہ کرنل شوالو نے کیتھی براؤن کی بیماری کا بہانہ کیا۔ یہ بہانہ بھی کمزور تھا اسے شاید اندازہ نہیں تھا کہ کیتھی مجھ پر کس طرح جان چھڑکتی ہے۔ اسے معلوم ہوتا تو وہ کوئی جاندار بہانہ گھڑنے کی کوشش کرتا۔

میں کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ تہذیب اور ریڈ خطرے میں تھے۔ ان دونوں میں سے کسی کو بھی اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ کرنل شوالو جعلی ہے اور مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس گروپ کا آدمی ہے۔ بظاہر تو یہی

معلوم ہوتا تھا کہ اس کا تعلق ریندل سے ہو گا تاہم یہ اندازہ پھر بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ ہمارے بارے میں اس کے عزائم کیا ہیں۔

اوپر پہنچتے ہی میری نگاہ ان دونوں فوجیوں پر پڑی جنہیں میں وی آئی پی روم کے دروازے پر چھوڑ گیا تھا۔ وہ دونوں کاریڈور کے نکڑ پر نظر آ رہے تھے۔ غالباً میری تلاش... انہیں یہاں تک کھینچ لائی تھی۔

"آپ کہاں چلے گئے تھے جناب؟" ان میں سے ایک نے کہا "ہم تو پریشان ہو گئے تھے۔"

ان کے سوال سے ثابت ہو گیا کہ وہ بھی جعلی ہیں۔ اگر اصلی فوجی ہوتے تو کبھی یہ سوال نہ کرتے۔

"میں تمہیں بتا کر تو گیا تھا کہ میں کرنل شوالو کے ایک کام سے نیچے جا رہا ہوں۔" میں نے کہا اور ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"آپ نے یہ کب کہا تھا کہ آپ کرنل شوالو کے کسی کام سے جا رہے ہیں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ میں ٹہلنے کے لئے نکلا ہوں۔"

"یہ کہا تھا میں نے" میں نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔ "مجھے تو یاد نہیں آ رہا.... خیر چھوڑو" دفعتاً میں نے بے تکلفی سے ایک کے شانے پر ہاتھ مارا اور وہ گڑبڑا گیا۔ دوسرا فوجی بھی الرٹ ہو گیا تھا "اب تو میں واپس آ گیا ہوں۔ اب تو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے نا؟"

"نہیں جناب! اب ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔" ان میں سے ایک نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس تو پھر آؤ واپس چلتے ہیں۔" میں نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ کاریڈور بدستور سنسان پڑا تھا۔ چند قدم چل کر میں نے اچانک ان پر حملہ کر دیا۔ دائیں جانب والے کی گدی پر میں نے ایک مخصوص وار کیا تھا۔ وہ تو اپنی گدی پکڑنے کی کوشش میں ہی ڈھیر ہو گیا۔ بائیں جانب والے نے ذرا سنبھالا لینے کی کوشش کی تھی مگر اس کی کوشش رائیگاں ہی ثابت ہوئی۔ ایک سے نمٹنے کے بعد میری تمام تر توجہ کا مرکز وہی تھا لہٰذا اس کے بچنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ جلد ہی وہ بھی ڈھیر ہو گیا۔ میں نے جلدی جلدی ان دونوں کی گنوں پر قبضہ کیا اور انہیں گھسیٹتا ہوا وی آئی پی لاؤنج کے دروازے تک لے آیا۔

ان دونوں کو دروازے پر ہی چھوڑ کر میں سیدھا کھڑا ہوا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ ایک گن میں نے بڈ کی طرف اچھال دی تھی اور دوسری سے کرنل شوالو کو زد پر لے لیا تھا۔ کرنل شوالو نے چونک کر میری طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔ یوں جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اپنے ہاتھ اٹھا لو اور کھڑے ہو جاؤ۔ جعلی کرنل شوالو"... میں نے سفاکی سے کہا "تمہارا ڈرامہ اختتام کو پہنچا۔"

کرنل شوالو اچھل کر کھڑا ہوا اور اس کے ایک ہاتھ نے بڑی تیزی سے حرکت کی۔ اتنی تیزی سے کہ میں کچھ دیکھ ہی نہیں سکا۔ بس ایک سفید سی چیز مجھے اپنے چہرے کی طرف آتی دکھائی دی تھی۔ میں نے اس سے بچنے کی کوشش بس جبلی طور پر ہی کی تھی مگر اس کی یہ حرکت اتنی غیر متوقع تھی کہ میں اپنی تمام تر کوشش کے باوجود اس چیز کی زد سے نہیں نکل سکا تھا۔ معلوم نہیں وہ کیا چیز تھی۔ میرے ماتھے سے ٹکرا کر پھٹی اور اس سے کسی قسم کا مائع نکل کر میرے چہرے پر پھیل گیا تھا۔

میرے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور میرے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پہنچ گئے۔ میرے چہرے پر ناقابل برداشت جلن ہو رہی تھی اور میرے حواس جواب دیتے چلے جا رہے تھے۔ مجھے ارد گرد کا کوئی ہوش نہیں رہ گیا تھا اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں اندھا ہو گیا ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہرے کی جلن بتدریج بڑھتی جارہی تھی۔ اس وقت میں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہ گیا تھا ورنہ میں وہاں تنہا تو نہیں تھا۔ بڈ اور تہذیب بھی تھے اور بڈ تو مسلح بھی تھا۔ میں نے خود اس کی طرف وہ گن پھینکی تھی جو میں نے جعلی فوجیوں کو بے ہوش کر کے ان سے چھینی تھی۔ جس گن سے میں نے شوالو کو کور کرنے کی کوشش کی تھی وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی تھی۔

ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے شوالو مردود نے مجھ پر تیزاب پھینک دیا ہو۔ چہرے پر گویا آگ لگ گئی تھی۔ میری قوتِ برداشت بڑی تیزی سے جواب دیتی جارہی تھی۔ میرا جی چاہ رہا تھا اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے رگڑ ڈالوں مگر اتنا ہوش تو بہرحال تھا کہ میں نے اپنی اس خواہش پر عمل نہیں کیا ورنہ ممکن ہے میرے چہرے کی کھال ہی اتر جاتی۔

میں وی آئی پی لاؤنج کے نرم اور دبیز قالین پر گرا ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا۔ کرب کا ایک سمندر تھا جو میرے چاروں طرف لہریں لے رہا تھا۔ میرے وجود کی گہرائی سے درد کی لہریں اٹھ کر میرے اطراف بکھرے ہوئے سمندر میں شامل ہو رہی تھیں۔ درد کے اس سمندر میں گہری تاریکی تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا اور میں اس سمندر میں کسی ایسے تختے کے مانند بہا چلا جارہا تھا جو کسی کشتی سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہو اور اب اس کی کوئی منزل نہ ہو۔ کرب کے اس بیکراں سمندر میں تاریکی تو تھی مگر سناٹا نہیں تھا۔ کچھ آوازیں تھیں' نامانوس اور ناقابلِ شناخت قسم کی آوازیں۔ سمندر کی لہروں کے دوش پر تیرتی ہوئی آوازیں ___ آپس میں گڈمڈ ہوتی ہوئی آوازیں۔ ایسی آوازیں جنہیں کوئی معنی نہیں پہنائے جاسکتے۔

پھر رفتہ رفتہ ان آوازوں نے سمٹنا شروع کیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا شروع ہو گئیں۔ چہرے کی جلن بھی حیرت انگیز طور پر زائل ہونا شروع ہو گئی تھی۔ جتنی تیزی سے اس جلن نے مجھے اپنی لپیٹ میں لیا تھا اس سے کہیں زیادہ تیزی سے زائل ہو گئی تھی۔ مگر ذہن اب بھی پوری طرح میرے قابو میں نہیں آیا تھا۔ بہت دور سے کوئی آواز آتی محسوس ہو رہی تھی اور یہ موہوم سا احساس تھا کہ مجھے پکارا جارہا ہے۔ میں نے اپنی سماعت پر زور دینے کی کوشش کی ___ ایک قہقہہ سنائی دیا۔

"اٹھو علی یار خان اور دیکھو کہ بساط کس طرح الٹ گئی ہے۔" اس بار میں نے پہچان لیا۔ یہ کرنل شوالو کی آواز تھی۔

میرا ذہن کام کرنے لگا تھا۔ میں سوچ سکتا تھا مگر میرے ہاتھ پیر قابو میں نہیں رہ گئے تھے۔ شاید وہ اعصاب کو مفلوج کردینے والی کوئی شے تھی جو شوالو نے مجھ پر پھینکی تھی۔

"تم بڑے طرم خاں بنتے ہو۔ دنیا میں تمہارے نام کا بڑا شہرہ ہے۔ دیکھ لو آج تم کس طرح میرے سامنے بے بس پڑے ہو۔ اپنی خواہش کے مطابق ہل بھی نہیں سکتے۔"

گویا میرا اندازہ درست تھا۔ مجھ پر واقعی کوئی ایسی چیز آزمائی گئی تھی جس کے باعث میں ہلنے جلنے سے معذور ہو گیا تھا۔ شوالو کی آواز مجھے اپنے نزدیک سے سنائی دے رہی تھی مگر میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ دیکھنے کے لئے مجھے اپنے دونوں ہاتھوں کو جنبش دے کر چہرے سے ہٹانا ضروری تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ تہذیب اور بڈ کو کیا ہوا۔ دونوں اپنی اپنی جگہ بہت ماہر تھے۔ ان پر قابو پانا آسان نہیں تھا۔ تنہا شوالو نے ان پر کس طرح قابو پایا ہوگا؟

"کچھ تو بولو علی!" شوالو کی مضحکانہ آواز آئی "یا تم اپنی زبان کو حرکت دینے سے بھی معذور ہو گئے ہو؟"

شوالو کے کہنے پر میں نے کوشش کی تو معلوم ہوا کہ میں زبان کو حرکت دے سکتا ہوں۔ لیکن میں جس پوزیشن میں پڑا ہوا تھا اس میں تو کچھ بولنا بھی دشوار تھا۔ غالباً شوالو کو بھی اس بات کا احساس ہو گیا تھا۔ وہ میرے قریب آیا اور میرے ہاتھ چہرے پر سے ہٹا دیے۔ اب میں قالین پر چت پڑا تھا۔ میں نے آنکھیں گھما کر دیکھا۔ تہذیب اور بڈ صوفوں پر بے حس و حرکت پڑے تھے۔ وی آئی پی لاؤنج میں شوالو کے علاوہ دو افراد اور بھی موجود تھے جو تہذیب اور بڈ پر جھکے ہوئے نظر آئے۔ معلوم نہیں وہ لوگ کیا کر رہے تھے۔ مرجانہ بھی موجود تھی اور اس کی حالت پہلے سے بہتر نظر آرہی تھی مگر وہ بدستور اسی جگہ بیٹھی تھی جہاں میں اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ وہ دونوں محافظ اب اندر پڑے تھے جنہیں میں دروازے کے باہر چھوڑ کر آیا تھا۔ انہیں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ شاید میں کچھ دیر کے لئے ہوش و حواس سے بالکل ہی بیگانہ ہو گیا تھا تبھی تو میں ان دونوں کی منتقلی سے بے خبر تھا۔

"امید ہے تمہارے حواس ٹھکانے آگئے ہوں گے۔ تم خود کو ناقابلِ تسخیر سمجھنے لگے تھے۔" شوالو نے کہا۔

"تم کون ہو ___ میں تمہیں جانتا تک نہیں ہوں اور تمہیں مجھ سے کیا دشمنی ہے؟" میں نے دکھتے جبڑوں کے ساتھ بمشکل کہا۔ بولنے میں بھی مجھے دقت محسوس ہو رہی تھی۔

"نہیں جانتے تو جان جاؤ گے ___ دو محافظوں کو بے ہوش

کر کے تم خود کو ہیرو سمجھنے لگے تھے۔"

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ فی الحال تم نے مجھے پوری طرح بے بس کر دیا ہے۔" میں نے کہا اور شوالو ہنس پڑا۔

"ہم نے مکمل منصوبہ بنایا ہے۔ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی کہ تم پر کیا گزری۔ اور خود تم اس قابل نہیں ہو کہ ہمارے چنگل سے نکل سکو۔ اگر تم کسی بیرونی مدد کی توقع کر رہے ہو تو اسے اپنے ذہن سے جھٹک دو۔"

"ٹھیک ہے" میں نے کہا "مگر یہ بھی تو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا قصور کیا ہے؟"

"تم نے عدنان عباسی کا جو حشر کیا ہے کیا تم اسے اپنا کارنامہ سمجھتے ہو؟" شوالو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہو تو تم عدنان عباسی کے آدمی ہو۔" میں نے اپنے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"تم اتنے معصوم تو نہیں ہو علی! ہم نے تمہارے بارے میں بڑی باریک بینی سے معلومات جمع کی ہیں اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ ہمارا عدنان عباسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم کون ہو" میں نے بے بسی سے کہا "عدنان عباسی کے سوا کسی اور سے تو میری دشمنی بھی نہیں ہے۔"

"اور یہ مرجانہ کیا چیز ہے جسے تم اپنے ساتھ لئے پھر رہے ہو؟" شوالو نے طنز کیا۔

"یہ بھی عدنان کی ساتھی ہے۔" میں نے سادگی سے کہا "عدنان کو سزا دینے کے خیال سے میں اسے اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔"

"تم سمجھتے تھے کہ موشے ہاورڈ تمہارے اس فون سے دھوکا کھا جائیں گے جو تم نے انہیں عدنان عباسی سے کرایا تھا؟"

"میں سمجھا نہیں" میں نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ حیرت کے اظہار کے لئے پلکیں جھپکانے کے سوا اس وقت میں کچھ اور کر بھی نہیں سکتا تھا۔

"تم نے موشے ہاورڈ کو غلط راہ پر ڈالنے کے لئے عدنان عباسی سے فون کرایا کہ تم مرجانہ کو لے کر فرانس روانہ ہو گئے ہو۔" شوالو نے زہریلے لہجے میں کہا "تم یہ بھول گئے تھے کہ اس وقت تک موشے ہاورڈ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ عدنان تمہاری قید میں ہے۔ تمہارے فون سے ان کے لئے نئی راہیں کھل گئیں۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ معلوم کیا کہ عدنان عباسی کہاں ہے۔ فوراً ہی معلوم ہو گیا کہ وہ ابھی تک غائب ہے۔ اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرنا کیا مشکل تھا کہ وہ ابھی تک تمہاری قید میں ہے اور تم نے اس سے زبردستی فون کرایا ہے۔ تم شاید موشے ہاورڈ کو دھوکے میں رکھ کر عراق سے نکل جانا چاہتے تھے مگر تم نے دیکھا ___ ہم نے تمہیں کتنی آسانی سے بے بس کر دیا۔"

"میں نے واقعی یہ سوچا تھا کہ رینڈل کو دھوکے میں رکھ کر میں بحفاظت عراق سے نکل سکوں گا۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ اس کے باوجود تم لوگ مجھ تک کیسے پہنچ گئے؟" میں نے بے بسی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"غیر متوقع طور پر حاصل ہو جانے والی کامیابیوں نے تمہیں مغرور کر دیا ہے۔ تم حد سے زیادہ اوور کانفیڈنس کے شکار ہو گئے ہو۔ اس کا نتیجہ تمہیں اب بھگتنا پڑے گا۔ ہم تمہارے بارے میں ہر بات جانتے ہیں۔ تم میک اپ کے ماہر ہو۔ اگر تم چاہتے تو عمدہ قسم کا میک اپ کر کے بہ آسانی عراق سے نکل سکتے تھے مگر تم نے اتنا ہلکا میک اپ کیا کہ تمہیں ایک نظر میں پہچان لیا جائے۔ تم نے مرجانہ کا بھی میک اپ کرنے کی زحمت نہیں کی۔ تم چاہتے تو یہاں کوٹے بل میں جنرل ٹیرس کو اپنی آمد سے مطلع کر سکتے تھے مگر تم نے یہ کام خود نہیں کیا اور اسے بھی بغداد میں کوٹے بل کے سفیر کے سپرد کر کے مطمئن ہو گئے۔"

"اس سے کیا فرق پڑ گیا؟" میں نے حیرت سے کہا "جنرل ٹیرس کو اطلاع پہنچانا ہی مقصود تھا کیا گمروما نے یہ اطلاع نہیں پہنچائی؟"

"اس بے چارے نے تو فون کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ براہِ راست جنرل ٹیرس سے تو بات نہیں کر سکتا تھا۔"

میرا ذہن بہت تیزی سے کام کر رہا تھا اور میں شوالو کی گفتگو کی روشنی میں صورتِ حال کا تجزیہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر گمروما نے فون کر کے میری کوٹے بل آمد کی اطلاع دی تھی تو وہ جنرل کے اعتماد کے آدمی تک ہی پہنچی ہوگی جبکہ تھوڑی دیر قبل کیتھی سے ہونے والی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہماری یہاں آمد سے لاعلم ہے۔ گویا جس شخص نے بھی یہ پیغام وصول کیا تھا اس نے جنرل کو اس سے باخبر کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ یہ ایک خطرناک صورتِ حال تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ رینڈل کی رسائی ٹیرس محل کے اندر تک ہے۔

"اس کے علاوہ" شوالو نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "ابھی کچھ دیر قبل تم نے کیتھی براؤن کو یہ بتانے تک کی زحمت نہیں کی کہ تم کوٹے بل پہنچ چکے ہو۔"

میرا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ یہ تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ لوگ اتنے باخبر ہوں گے۔ انہوں نے اس وقت بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میری نگرانی جاری رکھی تھی جب میں اپنی دانست میں ان کی نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا۔ ان کی باخبری کی انتہا یہ تھی کہ وہ اس گفتگو تک سے واقف تھے جو میں نے فون پر کیتھی براؤن سے کی تھی۔ کیتھی براؤن تو ان لوگوں کی ایجنٹ ہونے سے رہی اور ٹیلی فون بوتھ سے آواز باہر جانہیں سکتی تھی۔ یقیناً جنرل ٹیریس کا فون ٹیپ کیا جارہا تھا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ کام ٹیلی فون ایکسچینج کے ذریعے کیا گیا تھا یا ٹیریس محل کا کوئی شخص ان لوگوں سے ملا ہوا تھا۔

"اگر تم نے کیتھی کو اپنی آمد سے باخبر کردیا ہوتا تب بھی تمہارے بچت کی کوئی صورت نکل آتی لیکن تمہاری اڑان بہت اونچی ہے۔ تم نے سوچا کہ تم تنہا ہی مجھ پر قابو پالوگے۔ کم از کم اتنا ہی سوچ لیتے کہ میں یہاں تنہا نہیں تھا۔ میرے ساتھ اور بھی کئی لوگ تھے جن سے تم ناواقف تھے۔"

شوالو کا انداز مستقل مضحکانہ تھا اور مجھے اس کے مقابل بے بسی ہی ظاہر کرنی تھی ورنہ وہ ہرگز نہ کھلتا۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہوسکتا تھا۔

"واقعی مجھ سے زبردست قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں مسٹر شوالو! مجھے اندازہ ہوتا کہ رینڈل اس قدر ذہین ہے تو میں محتاط رہتا۔" میں نے بے چارگی سے کہا۔

"تمہارے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ہر امکان کو مدِنظر رکھتے ہو۔" شوالو نے کہا "موشے ہاورڈ کا کہنا ہے کہ تم سے غلطی ہوتو سکتی ہے لیکن وہ تم سے کسی غلطی کی توقع نہیں رکھتے۔"

"معلوم نہیں لوگ مجھ سے کیوں اس قدر توقعات وابستہ رکھتے ہیں۔ اس ایک معاملے میں ہی دیکھ لو' مجھ سے کتنی بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔"

"تم دوسروں کو بے وقوف بنانے کے خبط میں مبتلا ہو۔ تم نے صرف ایک غلطی کی ہے اور وہ ہے موشے ہاورڈ کو کم تر سمجھنے کی غلطی۔۔۔ تمہیں ان کے بارے میں صحیح معلومات مل جاتیں تو تم اتنی آسانی سے ہمارے قابو میں نہیں آسکتے تھے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو شوالو۔۔۔ مجھے واقعی رینڈل کے بارے میں اندازہ نہیں تھا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اس کی ذہنی سطح بھی عام مجرموں کی طرح ہوگی۔"

"عام مجرموں کی طرح" شوالو نے تمسخر آمیز لہجے میں کہا "تم موشے ہاورڈ کے لئے مجرم کا لفظ استعمال کررہے ہو جب کہ وہ ایک اعلیٰ درجے کے آرٹسٹ ہیں۔"

"ممکن ہے وہ اس سے بھی بڑے آرٹسٹ ہوں جتنا تم انہیں قرار دے رہے ہو لیکن میری نظر میں اس کی حیثیت ایک مجرم سے زیادہ نہیں ہے۔ وہ ایک بین الاقوامی مجرم ہے۔"

"اس مقام پر میں تمہارا اور موشے ہاورڈ کا موازنہ کروں تو وہ تم سے کہیں بڑے آدمی ثابت ہوں گے۔ تم انہیں مجرم قرار دے رہے ہو مگر ان کی سخت ہدایات ہیں کہ تمہیں یا تمہارے کسی ساتھی کو ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچنے پائے۔"

"اگر رینڈل نے اس قسم کی ہدایات جاری کی ہیں تو اس میں بھی اس کا کوئی مفاد پوشیدہ ہوگا۔ اس موازنے کے ذریعے تم مجھ پر اس کی بڑائی ثابت نہیں کرسکتے۔"

"تم اگر موشے ہاورڈ کو گالیاں دینے لگو تب بھی مجھے غصہ نہیں آئے گا۔" شوالو نے مسکرا کر کہا "ہمیں اس چیز کی خصوصی تربیت دی گئی ہے۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ میں ہر حال میں سچ بولتا ہوں۔ تمہیں غصہ دلانا ہرگز میرا مقصد نہیں تھا۔"

تہذیب اور بڈ پر جھکے ہوئے دونوں افراد علیحدہ ہٹ گئے تھے۔ ان کے ہٹنے پر میں نے دیکھا کہ انہوں نے تہذیب اور بڈ کے ساتھ کیا کارستانی کی ہے۔ وہ دونوں اب بالکل سیاہ فام نظر آرہے تھے۔ ان لوگوں کے پاس کوئی ایسا سیال تھا جو جلد کی رنگت تبدیل کرکے سیاہ کردیتا تھا۔ جلد کی رنگت تبدیل کردینے والا یہ سیال میک اپ کے لئے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

"اب ہمارے لئے کیا حکم ہے جناب!" ان دونوں میں سے ایک نے کہا جو تہذیب اور بڈ پر جھکے ہوئے تھے۔

"اب اس کی رنگت بھی تبدیل کردو تاکہ ہم اگلا مرحلے پر عمل شروع کرسکیں۔" شوالو نے کہا اور جس شخص نے سوال کیا تھا وہ بڑی نیازمندی سے سر کو خم کرکے میرے نزدیک چلا آیا۔

مجھے معلوم نہیں تھا کہ تہذیب اور بڈ پر کیا گزری ہے۔ میں تو اب تک یہی سمجھتا رہا تھا کہ وہ دونوں بے ہوش ہیں لیکن جب میں نے تہذیب کی آواز سنی تو معلوم ہوا کہ وہ بھی میری طرح اعصاب زدگی کے شکار ہوئے ہیں۔

"اب تمہیں اندازہ ہوا علی کہ میں محتاط رہنے پر اتنا اصرار کیوں کررہی تھی؟"

"دراصل بعض باتیں ٹھوکر کھائے بغیر سمجھ میں آتی ہی نہیں ہیں۔" میں نے کہا "بہرحال اب مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ مقابلے پر کتنا زیرک اور ذہین مجرم ہے۔"

"اب اندازہ ہونے کا کیا فائدہ؟" شوالو نے قہقہہ لگایا۔ "اس لئے کہ جو ہمارے چنگل میں ایک بار پھنس جائے وہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔"

"ممکن ہے کبھی کوئی بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو ہی جائے۔" میں نے کہا "اتنے یقین کے ساتھ کوئی دعویٰ مت کرو۔"

"موشے اورڈ سائنٹیفک اصولوں کے تحت کام کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تم نے اس قسم کی کوئی توقع وابستہ کر بھی رکھی ہے تو اسے حرفِ غلط کی طرح مٹادو۔"

"میرا مشورہ بھی یہی ہے۔" بڈ کی آواز آئی "موشے ہاورڈ بڑے مخلص آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ مجھے سیاہ فام بنادیا تاکہ سیاہ فام لڑکیوں سے عشق کرنے میں مجھے کوئی دقت نہ ہو۔"

"سیاہ فام لڑکیوں سے عشق کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" شوالو نے کہا "ہم تمہیں حسین ترین لڑکیوں کی ایک پوری کھیپ فراہم کرسکتے ہیں۔ وہ تم سے عشق بھی کریں گی۔"

"سفید فام لڑکیوں سے میرا دل بھرچکا ہے مسٹر شوالو! بالکل پھیکا شلغم معلوم ہوتی ہیں۔"

"کوئی بات نہیں مسٹر بڈ! سیاہ فام لڑکیوں کا بندوبست کرنا بھی ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"میں کرائے کی لڑکیوں سے عشق کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں مسٹر!" بڈ نے غصیلے لہجے میں کہا "میں آزاد آدمی ہوں اور آزاد لوگوں کو ہی پسند کرتا ہوں۔"

"تو پھر سیاہ فاموں کا تصور بھی ذہن سے نکال دو۔ یہ لوگ صدیوں سے غلام چلے آرہے ہیں۔" شوالو نے کہا اور میں چونک پڑا۔ اس کے اس جملے سے ثابت ہوگیا تھا کہ وہ سیاہ فام نہیں ہے۔

"کیا ایسا ممکن نہیں ہے مسٹر شوالو کہ تم کچھ آزاد سفید فام لڑکیوں کو میرے لئے سیاہ فام بنادو؟" بڈ نے بڑی معصومیت سے کہا اور مجھے بے ساختہ ہنسی آئی جسے میں نے بڑی مشکل سے ضبط کیا۔

"کیوں نہیں ہوسکتا مسٹر بڈ!" شوالو نے بڑی سنجیدگی سے کہا "ہم اپنے مہمانوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

"کیا خاک خیال رکھتے ہو۔ مفلوج کرکے تو ڈال رکھا ہے۔ ایسے میں آدمی کیا خاک عشق کرے گا۔"

"بے فکر رہو مسٹر بڈ! تم لوگوں کی یہ کیفیت عارضی ہے۔ بہت جلد تم لوگوں کا کوئی مناسب بندوبست ہوجائے گا اور تم پہلے کی طرح اپنی مرضی سے جو چاہوگے کرسکوگے۔"

"میں تو سمجھا تھا کہ ہم تمہارے چنگل میں پھنس گئے ہیں تو اب تم ہمیں زندہ نہیں چھوڑوگے۔" بڈ نے کہا۔

"ہم کسی کو رعایت دینے کی بات کرتے ہیں تو واقعی رعایت دیتے ہیں' رحم دلی کا پروپیگنڈا نہیں کرتے۔ ہم کشت و خون کے خلاف ہیں اور ہماری یہ پالیسی ہمارے عمل میں بھی نظر آئے گی۔ اس وقت تم لوگ ہماری قید میں ہو۔ کیا ہم تم سے عدنان عباسی کا انتقام نہیں لے سکتے؟ لیکن دیکھ لو کہ اب تک تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی گئی۔"

"محض پندرہ منٹ کے سلوک کی بنیاد پر کیا فیصلہ کیا جاسکتا ہے؟" میں نے کہا۔

"اصل مجرم تو تم ہی ہو۔" شوالو نے ہنس کر کہا "لیکن میں موشے ہاورڈ کی طرف سے تمہیں یہ یقین دہانی کرارہا ہوں کہ تم سے کوئی انتقام نہیں لیا جائے گا۔"

"تم لوگ تو بہت اچھے معلوم ہوتے ہو۔" بڈ بولا "ہماری معلومات کے بالکل برعکس۔"

"صرف معلوم ہوتے ہیں۔" شوالو نے قہقہہ لگایا "اچھے ہیں نہیں؟"

"بہت اچھے مسٹر شوالو" بڈ نے تعریفی انداز میں کہا۔

"اکثر لوگ اس سے بہت مختلف ہوتے ہیں جیسے دکھائی دیتے ہیں۔" میں نے کہا "لہٰذا اگر تم لوگ اچھے معلوم ہوتے ہو تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم درحقیقت اچھے ہی ہو۔"

"ہم تمہاری نس نس سے واقف ہیں علی!" شوالو نے

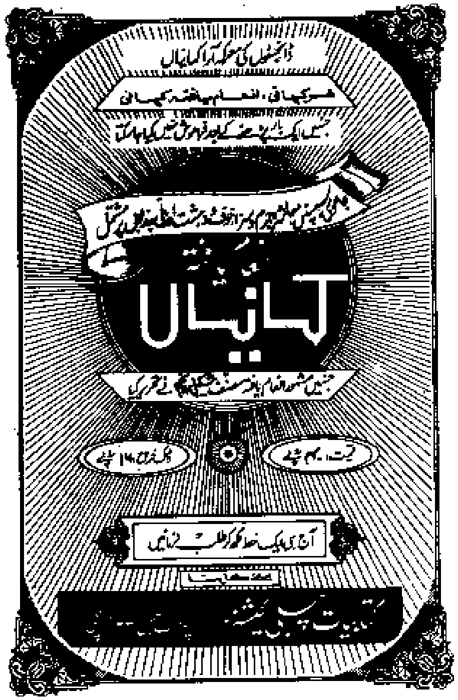

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمسخرانہ لہجے میں کہا "تم اپنی باتوں سے حریف کو غصہ دلاتے ہو۔ غصے سے عقل سلب ہوجاتی ہے اور تم اپنے حریف پر قابو پالیتے ہو۔ تمہارا یہ حربہ ہم پر کارگر نہیں ہوگا۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ میں ہر حال میں صاف گوئی کا عادی ہوں۔ اگر تمہیں میری صاف گوئی بری لگ رہی ہے تو مجھے افسوس ہے۔"

"ہم تمہیں دکھائیں گے کہ ہم کیا ہیں۔" شوالو نے کہا۔ "ہم پر تمہارا کوئی حربہ بھی کارگر نہیں ہوگا۔"

اتنی دیر میں مجھے بھی سیاہ فام بٹھادیا گیا تھا۔ پھر شوالو کے اشارے پر ہم لوگوں کے انجکشن لگائے گئے۔ مفلوج تو ہم پہلے ہی تھے۔ انجکشن کے اثر سے بے ہوش ہوگئے۔

میں ایک جزیرے پر ہوش میں آیا۔ صبح ہونے والی تھی۔ تہذیب اور بڈ میرے ساتھ ہی کھلے آسمان تلے سمندر کے کنارے ریتلی زمین پر پڑے تھے۔ اب ہم سیاہ فام نہیں رہے تھے۔ میں تیزی سے اٹھ بیٹھا۔ فضا میں اچھی خاصی خنکی پھیلی ہوئی تھی۔ اور افق پر پھیلی ہوئی سرخی سورج کی آمد کی اطلاع دے رہی تھی۔ سمندر ہم سے فاصلے پر تھا مگر لہروں کا شور ہم تک پہنچ رہا تھا۔ عقب میں درختوں اور بے ترتیب جھاڑیوں کے جھنڈ نظر آرہے تھے اور سمندر کے اوپر آسمان پر پرندوں کے غول شکار کی تلاش میں غوطہ لگانے کو بے چین تھے۔

میں اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ معلوم نہیں ہم کس مقام پر تھے۔ سمندر کی سطح پر تاحدِ نگاہ کوئی متحرک شے دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا ہم اس جزیرے پر قیدی تھے۔ مجھے یقین تھا کہ یہ جزیرہ عام سمندری راستے سے ہٹ کر ہوگا اور ہمارے حریفوں نے اسے اپنی آماجگاہ بنا رکھا ہوگا ورنہ ہمیں یہاں لاکر ہرگز نہ پھینکا جاتا۔

تہذیب اور بڈ یکے بعد دیگرے ہوش میں آئے اور دونوں نے مجھ سے ایک ہی سوال کیا "ہم کہاں ہیں؟"

"میں بھی ابھی ابھی ہوش میں آیا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ کوئی غیر آباد جزیرہ ہے۔ جس پر کسی حکومت کا دعویٰ نہیں ہوگا۔"

"کیا ضروری ہے کہ یہ کوئی جزیرہ ہی ہو۔" بڈ نے کہا۔

"ہونا تو جزیرہ ہی چاہئے اگر نہ ہوا تو مجھے حیرت ہوگی۔ ہم ان کے قیدی تھے اور انہوں نے یہ سب کچھ تفریحاً نہیں کیا ہوگا۔ صرف جزیرہ ہی ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں سے فرار نہیں ہوا جاسکتا۔"

"مجھے تم سے اختلاف ہے چیف! شوالو انہی لوگوں کا آدمی تھا مگر کس قدر شریف تھا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے ہمارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے ہمیں رہا کرادیا ہے۔"

"کون سا وعدہ بڈ؟" میں نے حیرت سے کہا "تم دونوں کے درمیان وعدے وعید کب ہوگئے؟"

"اس نے ائرپورٹ پر مجھ سے کہا نہیں تھا کہ تم لوگوں کی یہ کیفیت عارضی ہے۔ بہت جلد تم پہلے کی طرح اپنی مرضی سے جو چاہو گے کرسکو گے۔"

"تم اتنے سیدھے کب سے ہوگئے بڈ! شوالو کی بات پر تم نے اتنی آسانی سے یقین کرلیا؟"

"آسانی سے تو خیر یقین نہیں کیا چیف! اس کا رویّہ اس بات کا گواہ تھا اور اس نے ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔۔۔ کیوں میڈم؟"

"میں نے تو علی سے پہلے ہی کہا تھا کہ رینڈل خطرناک آدمی ہے۔ اسے چھیڑنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ مگر وہ علی ہی کیا جس نے کسی کی سن لی ہو۔" تہذیب بولی "جب شوالو اتنا خطرناک ہے تو خود رینڈل کا کیا عالم ہوگا؟"

"ثابت ہوا کہ میرے لئے خاموشی اور گمنامی سے ہی سرگرم عمل رہنا بہتر تھا۔" میں نے مسکرا کر کہا "نہ تم لوگ مجھے تلاش کرتے ہوئے مجھ تک پہنچتے اور نہ ہم اس حال کو پہنچتے۔"

"رینڈل سے الجھنے والی حرکت کے تنہا ذمّے دار تم خود ہو۔ میں نے تو تمہیں ہر طرح سے خبردار کردیا تھا مگر تم کسی کی سنتے ہی کب ہو۔" تہذیب کے لہجے میں شکایت تھی۔

"یہ محض تمہاری غلط فہمی ہے تہذیب!" میں نے سنجیدگی سے کہا "میں رینڈل سے الجھتا یا نہ الجھتا یہ نوبت ضرور آتی۔"

"میں ایسا نہیں سمجھتی۔ اگر تم عدنان عباسی سے اسے فون نہ کراتے تو اسے کیسے معلوم ہوتا کہ تم کہاں ہو؟"

"اس ٹیلی فون سے کوئی فرق نہیں پڑا تہذیب! یہ تو اسے پہلے سے معلوم تھا کہ میں زندہ ہوں اور عراق میں ہوں۔"

"مگر اسے یقین نہیں تھا۔ اگر تم وہ فون نہ کراتے تو وہ اسی الجھن میں رہتا کہ ممکن ہے تم عراق سے نکل گئے ہو۔"

"تم نے ایک فیصلہ کرلیا ہے اس لئے دوسرے رخ کو نہیں دیکھ رہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گوٹے بل کے ائرپورٹ پر ہی ہم پر کیوں مصیبت نازل ہوئی۔ کیا میں نے اسے یہ بھی بتادیا تھا کہ میں کہاں جانے والا ہوں؟"

"اوہ!" تہذیب چونک پڑی "یہ بات قابلِ غور ہے۔ آخر جنرل ٹیرس خود کیوں نہیں آیا۔ گروما نے آسے فون تو کردیا ہوگا؟"

"اب تم نے درست لائنوں پر سوچنا شروع کیا ہے۔ میں نے معلوم کرلیا تھا۔ کیتھی براؤن ہماری گوٹے بل آمد سے لاعلم تھی۔"

"تم تو ہمارے ساتھ تھے۔" تہذیب نے حیران ہوکر کہا۔ "تم نے کیتھی براؤن سے کس طرح معلومات حاصل کیں؟"

"میں وی آئی پی لاؤنج سے نکل کر اسے فون کرنے ہی تو گیا تھا۔ مجھے شوالو پر شبہ ہوگیا تھا۔"

"میرے خیال میں تو تمہیں یقین ہوگیا تھا۔" تہذیب نے کہا "تم نے یادگارِ آزادی کے بارے میں جو بات کہی تھی۔"

"ہاں' اس سے صرف یہ تصدیق ہوئی تھی کہ شوالو گڑبڑ آدمی ہے۔ اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے قبل میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کہیں جنرل ٹیرس یا کیتھی براؤن کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچ گیا۔ فون کرنے سے یہ اندازہ ہوگیا کہ وہ دونوں خیریت سے ہیں اور انہیں ہمارے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔"

"جب انہیں ہی کچھ معلوم نہیں تھا تو پھر ان لوگوں کو ہمارے بارے میں کس طرح علم ہوگیا؟" بڈ نے کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ گروما نے ہماری ہدایت کے مطابق جنرل ٹیرس کو فون کیا ہوگا جو اس کے سیکریٹری نے اٹینڈ کیا ہوگا اور یہ اطلاع وہیں سے ان لوگوں تک پہنچی ہے۔"

"کیا ان لوگوں کی رسائی ٹیرس محل کے اندر تک ہے چیف؟" بڈ نے حیرت سے کہا "اس طرح تو جنرل ٹیرس کو بھی خطرہ لاحق ہے۔"

"نہیں' جنرل ٹیرس کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ رینڈل جیسے لوگوں کی رسائی ہر جگہ تک ہوسکتی ہے مگر وہ خواہ مخواہ کی الجھنوں میں پڑنے سے گریز ہی کرتے ہیں۔ اس کا الّو سیدھا ہوگیا لہٰذا اب ٹیرس محل میں اس کا کوئی آدمی نہیں ملے گا۔"

"اور یہ میری بات کا جواب بھی ہے۔" تہذیب مسکرائی "تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر تم رینڈل کو عدنان سے فون نہ کراتے تب بھی اس تک تمہاری گوٹے بل آمد کی اطلاع پہنچ جاتی؟"

"بالکل یہی بات ہے۔ چونکہ رینڈل کو میری تلاش تھی اس لئے اس نے ہر ایسی جگہ اپنے آدمی پہنچادیے ہوں گے جہاں میری آمد کا ذرا سا بھی امکان ہو۔ بالفرض میں اچانک جنرل ٹیرس کے پاس پہنچ جاتا تب بھی اس تک اطلاع ضرور پہنچتی۔ اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے جنرل ٹیرس کے ملازمین کو خرید لیا ہوگا یا انہیں اغوا کرا کے اپنے آدمی اصل آدمیوں کی جگہ پہنچوا دیے ہوں گے لیکن یہ طے ہے کہ اب وہاں اس کا کوئی آدمی نہیں ہوگا۔"

"لیکن تم نے دیکھا کہ وہ اور اس کے آدمی کس قدر برق رفتار ہیں۔" تہذیب نے کہا "کتنے کم وقت میں انہوں نے تمام انتظامات کرلئے؟"

"وہ بہت پہلے سے میری تاک میں تھا اور اس نے اس قسم کے انتظامات کر رکھے ہوں گے کہ میرے بارے میں کوئی اطلاع ملتے ہی فوراً میرے خلاف حرکت میں آسکے۔"

"کچھ ناشتے وغیرہ کی بھی فکر کرو چیف!" بڈ نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "بڑے زور کی بھوک لگ رہی ہے۔"

"واقعی" تہذیب نے چونک کر کہا "ہم لوگ فضول قسم کی باتوں میں الجھ گئے۔ ذرا گھوم پھر کر دیکھیں تو سہی کہ یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہیں؟"

"مجھے یقین ہے کہ یہ کوئی جزیرہ ہی ہے۔" میں نے کہا۔ اس کے باوجود تم لوگوں کے اصرار پر میں یہاں کا جائزہ لینے کو تیار ہوں۔ ویسے بھی یہ ضروری ہے۔ معلوم نہیں ہمیں کس قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑے۔"

"تو یوں کرتے ہیں کہ ساحل کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کردیتے ہیں۔" تہذیب نے کہا "ممکن ہے اس طرح ہم کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جہاں سے فرار ہوا جاسکے۔"

"فرار" میں ہنس پڑا "فی الحال تو فرار کا تصور بھی ذہن سے نکال دو۔ جس منظم طریقے سے یہ لوگ ہمارے خلاف سرگرم عمل ہوئے ہیں اس کے پیشِ نظر ان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ انہوں نے کہیں کوئی سقم چھوڑا ہوگا۔"

"فرض کرو کہ یہ کوئی جزیرہ ہی ہے۔" تہذیب بولی "تب بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے طول و عرض سے آشنا ہوں تاکہ اگر کبھی کوئی موقع ملے تو ہم اس سے فائدہ اٹھانے کی پوزیشن میں ہوں۔"

"اس بات سے تو میں نے پہلے ہی اتفاق کیا تھا لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ میرے خیال میں بہتر صورت یہ ہے کہ ہم ساحل کی مخالف سمت میں چلیں۔"

ہماری باتیں سن کر بڈ بھنا گیا "میں نے کہا تھا بھوک لگ رہی ہے اور تم لوگوں کو اس جگہ کے محل وقوع کی فکر پڑی ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پہلے پیٹ کی آگ بجھانے کی فکر کرو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس طرف کچھ درخت نظر آرہے ہیں بڈ" میں نے کہا "ہمیں انہی کے درمیان سے گزرنا ہے۔ ممکن ہے کوئی پھل دار درخت مل جائے تو تمہارا مسئلہ حل ہوجائے گا۔ ورنہ درخت کے پتے چبا کر گزارا کرنا پڑے گا۔"

"علی!" اچانک تہذیب نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔ "تمہاری کلائی پر گھڑی موجود ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی" تہذیب کی نظریں اپنی گھڑی پر جمی ہوئی تھیں۔

"کسی کو وقت دے رکھا ہے کیا؟" میں نے مزاحیہ لہجے میں کہا اور گھڑی کی طرف دیکھا "یا تمہاری گھڑی بند ہوگئی ہے۔۔۔ خیر وقت ملالو۔ پانچ بج کر بیالیس منٹ ہوئے ہیں۔"

تہذیب نے عجیب سی نظروں سے میری طرف دیکھا۔ "میری گھڑی میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی علی! وقت بالکل درست ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ میں کچھ گڑبڑ ہوگئی ہے۔"

تہذیب کے کہنے پر میں نے تاریخ دیکھی تو میں بھی چونک پڑا۔ گھڑی کے مطابق پندرہ تاریخ تھی جب کہ ہم گیارہ تاریخ کی صبح کوٹے بل ائرپورٹ پر اترے تھے۔ تو کیا ہم چار روز تک بے ہوش رہے تھے؟

"کیا سوچنے لگے علی!" تہذیب نے مجھے ٹوکا "میری گھڑی کے مطابق تو آج پندرہ تاریخ ہے۔۔۔ کیا تمہاری گھڑی۔۔۔۔۔۔"

"ہاں تہذیب! اِدھر بھی یہی صورت حال ہے۔" میں نے ایک طویل سانس لی "اگر تم توجہ نہ دلاتیں تو معلوم نہیں میں کب تک اس چیز پر توجہ نہ دیتا۔"

"تبھی تو میں سوچ رہا تھا کہ مجھے اتنی زوردار بھوک کیوں لگ رہی ہے۔" بڈ اچھل پڑا "غضب خدا کا! میں چار روز سے بھوکا ہوں۔"

"ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہیں بڈ!" میں نے کہا "اگر تم چار روز سے بھوکے ہو تو ہم نے بھی چار روز سے کچھ نہیں کھایا۔"

"تمہارا اور میڈم کا کیا ہے۔۔۔ تم لوگ تو باتوں سے بھی پیٹ بھر لیتے ہو۔ مصیبت تو بے چارے بڈ کی آتی ہے۔ ہر بار تم لوگوں کی محبت میں مارا جاتا ہے اور پھر بھی اس کی قدر نہیں ہوتی۔"

"ہم آخر کس جگہ ہیں علی!" تہذیب نے مضطربانہ انداز میں کہا "اس جگہ کا فاصلہ کوٹے بل سے بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی ہمیں یہاں تک پہنچانے میں انہیں چار دن لگ گئے۔"

میں نے تہذیب کو بڑے غور سے دیکھا "تم نے غور کرنے کے لئے مجھے ایک نیا زاویہ دے دیا ہے تہذیب! واقعی اس چیز پر غور کرنا پڑے گا۔"

"ارے تم لوگ کیوں میرا بیڑہ غرق کردینے پر تل گئے ہو۔" بڈ بلبلایا "تم اس مقام پر ریسرچ کرتے رہو گے اور بڈ اللہ کو پیارا ہوجائے گا۔"

"چلو' اب یہاں سے اٹھ ہی چلو۔" میں نے تہذیب سے کہا "ورنہ یہ بے چارہ کہیں واقعی اللہ کو پیارا نہ ہوجائے۔ باتیں تو راستے میں بھی ہوتی رہیں گی۔"

سورج طلوع ہوچکا تھا۔ ہم اس سمت میں بڑھے جدھر درختوں کے جھنڈ دکھائی دے رہے تھے۔ درخت تو خیر ساحل کے ساتھ ساتھ بھی نظر آرہے تھے مگر وہ سب ناریل کے درخت تھے جو کسی طرح توڑ لئے جاتے تب بھی ہمارے لئے بے کار ہی ہوتے اس لئے کہ ناریل کو توڑنے کے لئے خاصے مضبوط اوزاروں کی ضرورت پڑتی ہے۔

"میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہماری گھڑیوں میں تاریخیں آگے کردی گئی ہیں۔" اچانک میں نے تہذیب سے کہا۔

"یہ نتیجہ تم نے کیسے اخذ کرلیا علی! ایسی ادویات کی کمی نہیں ہے جن کے استعمال سے کچھ نہ کھانے پینے کے باوجود کسی قسم کی کمزوری محسوس نہیں ہوتی۔"

"مگر ایسی ادویات نہیں ہیں جن کے ذریعے جسم کی اکڑن پر قابو پایا جاسکے۔ کسی اچھے خاصے آدمی کو اگر چار روز تک بے ہوش رکھا جائے تو کیا اس کا جسم اکڑ نہیں جائے گا؟"

"بات تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" تہذیب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "واقعی اگر ہم حرکت کرنا بند کردیں تو جسم اکڑنے لگتا ہے اور جسم میں دکھن شروع ہوجاتی ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ گھڑیوں میں تاریخیں تبدیل کرنے سے ان کا کیا مقصد ہوسکتا ہے؟"

"ایک مقصد تو یہ ہے کہ ہم اس مقام کے بارے میں کوئی اندازہ نہ لگا پائیں۔ میرا اندازہ ہے کہ ہم چوبیس گھنٹے سے زیادہ بے ہوش نہیں رہے۔ یعنی ہم جہاں بھی ہیں' وہ جگہ کوٹے بل سے بہت زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ یہاں ہم کسی بھی طرح تاریخ معلوم نہیں کرسکیں گے۔"

"ایسی جگہ تو کوئی جزیرہ ہی ہوسکتا ہے۔" تہذیب نے کہا "اور جزیرہ بھی ایسا جو یا تو غیر آباد ہو یا پھر مکمل طور پر ان لوگوں کے تسلط میں ہو۔"

"تمہاری دوسری بات زیادہ قرین قیاس ہے۔" میں نے کہا "ہمیں کسی غیر آباد جگہ پر پھینکوانے کا انہیں کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ یہ جزیرہ غیر آباد ہوگا جس پر انہوں نے اپنا قبضہ کرلیا ہوگا۔"

"تم دیکھ رہے ہو علی" تہذیب نے دونوں اطراف اُگے ہوئے درختوں کی طرف اشارا کیا "یہ درخت کتنی ترتیب سے اُگے ہوئے ہیں۔ درمیان میں چلنے کے لئے دس بارہ فٹ کا فاصلہ چھوڑ دیا گیا ہے۔"

"میں تو پہلے ہی اس بات پر مصر ہوں کہ اب جزیرے پر ہمارے مخالفین کا قبضہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ شجر کاری بھی انہی کی مرہونِ منت ہوگی۔"

"اوہ چیف! ذرا دیکھو تو سہی' وہ کیا ہے۔" بڈ نے اچانک رکتے ہوئے کہا اور میں اس طرف دیکھنے لگا جدھر اس نے اشارا کیا تھا۔ درختوں کے درمیان پگڈنڈی پر بہت دور دھول اڑتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا جیسے کوئی جانور دوڑتا ہوا ہماری طرف آرہا ہو۔ میں اور تہذیب بھی رک گئے تھے۔ زیادہ فاصلے اور اڑتی ہوئی دھول کے سبب کوئی فیصلہ کرنا مشکل تھا۔

فاصلہ ذرا کم ہوا تو ہم نے دیکھا کہ وہ ایک سیاہ فام آدمی تھا جس کے اوپری دھڑ پر چیتے کی کھال تھی اور نچلے حصے پر صرف ایک لنگوٹی۔

"اللہ رحم کرے" تہذیب نے کہا "مصیبت نازل ہونے میں دیر نہیں لگی۔۔۔ لیکن اس کے عزائم کیا ہیں؟"

"ہمیں کسی خوں ریز تصادم کے لئے تیار رہنا چاہئے۔" میں نے کہا "بہتر ہوگا کہ تم لوگ مجھ سے دور ہٹ جاؤ۔ میں اسے دیکھتا ہوں۔" میں نے کہا اور ان کے کوئی جواب دینے سے قبل ہی ان سے چند قدم آگے بڑھ گیا۔

حبشی کی رفتار حیران کن حد تک تیز تھی۔ میں نے کسی آدمی کو اس قدر تیز دوڑتے نہیں دیکھا تھا۔ میں پگڈنڈی کے عین وسط میں کھڑا تھا اور میں نے اس کے جارحانہ عزائم کا اندازہ لگالیا تھا اس لئے میں اس کے راستے سے نہیں ہٹا۔ مجھے توقع تھی کہ وہ مجھ پر حملہ ضرور کرے گا اور میری توقع بے وجہ نہیں تھی۔ ہم رینڈل ہاورڈ کی قید میں تھے' ایک اجنبی جزیرے پر تھے اور بڈ کی طرح میں اس سے کوئی اچھی توقع کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

وہ میری توقعات پر پورا اترا۔ اس نے کوئی چھ فٹ کے فاصلے سے مجھ پر چھلانگ لگادی۔ میری جگہ کوئی اور ہوتا یا خود میں اگر پہلے سے پوری طرح تیار نہ ہوتا تو اس کی زد سے نہیں بچ سکتا تھا۔ میں بڑی تیزی سے جھکا تھا اور وہ تقریباً اڑتا ہوا میرے سر پر سے گزر گیا تھا۔ اس نے شاید طویل ترین جست کا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ مجھ سے تقریباً چھ ہی فٹ پیچھے جاکر گرا تھا اور گرنے کے بعد اس طرح اچھلا تھا جیسے فٹ بال پختہ سطح سے ٹکرا کر اچھلتی ہے۔

میں اس کی طرف پلٹ کر پھر تیار ہوگیا۔ اس کے جسم میں پارہ بھرا ہوا محسوس ہورہا تھا لیکن وہ جدید فنونِ حرب سے ناآشنا تھا اس لئے براہِ راست مجھ پر جھپٹ پڑا۔ میں اس بار بھی جھکائی دے کر اس کی زد سے بچ نکلا۔ میں نہ صرف اس کے حملے سے بچا بلکہ اس پر جوڈو کا ایک داؤ بھی آزما ڈالا جس کے نتیجے میں وہ اچھل کر کئی فٹ کے فاصلے پر جاگرا۔

ساڑھے چھ فٹ سے نکلتے ہوئے قد کا حبشی دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو اس کا دماغ بڑی حد تک ٹھکانے آچکا تھا۔ اب وہ اندھا دھند حملہ آور ہونے کے بجائے آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ ایک خطرناک صورت حال تھی۔ جوڈو کراٹے سے واقفیت کے سبب مجھے اس پر فوقیت حاصل تھی مگر وہ نہ صرف حبشی تھا بلکہ اس کا جسم کسی گینڈے کے مانند مضبوط تھا۔ اسے زیر کرنا میرے لئے آسان نہ ہوتا۔

تہذیب اور بڈ مجھ سے خاصے فاصلے پر تھے اور مجھے اندازہ تھا کہ ان دونوں کے دم ت اڑے ہوئے ہیں۔ اگر وہ وحشی مجھے زیر کرلیتا تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد انہی دونوں کا نمبر آتا۔

"اتنی دور کھڑے کیا سوچ رہے ہو؟" میں نے انگریزی میں حبشی کو مخاطب کیا۔ مجھے توقع تھی کہ اسے کچھ نہ کچھ انگریزی ضرور آتی ہوگی "کیا میرے قریب آتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے؟"

میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ اسے انگریزی آتی تھی اور میرے جملے پر مشتعل ہوکر وہ دوبارہ مجھ پر حملہ آور ہوگیا تھا۔ میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ بغیر سوچے سمجھے مجھ پر حملے کرتا رہے۔ اس سے نمٹنے کی واحد صورت یہی تھی۔ ورنہ اگر کہیں وہ سوچ سمجھ کر مجھ پر حملے کرنے لگتا تو میں کہیں کا نہ رہتا۔

وہ تیر کی طرح میری طرف آیا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے اس بار مجھے کچل ڈالنا چاہتا ہو۔ میں انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی زد سے نکلا۔ اسی دوران میں نے اس کی کنپٹی پر ایک بھرپور گھونسا بھی جڑ دیا تھا لیکن مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے دائیں ہاتھ پر قیامت گزر گئی ہو۔ جیسے میں نے گھونسا اس کی کنپٹی پر نہیں بلکہ کنکریٹ کی کسی دیوار پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دے مارا ہو۔ اور حبشی کا یہ عالم تھا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

میرے ہوش ٹھکانے آگئے۔ وہ میرے اندازے سے کہیں زیادہ سخت جان تھا۔ میں اپنا ہاتھ جھٹک کر اس پر اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرسکتا تھا۔ اسے اگر میری کمزوری کا علم ہوجاتا تو وہ شیر ہوجاتا۔ چیتے کی کھال تو اس نے پہلے ہی اوڑھ رکھی تھی۔ لہٰذا میں نے تکلیف ضبط کرتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر ایک مصنوعی استہزائیہ مسکراہٹ سجائی۔

"کوئی بات نہیں میرے دوست! تم میں پھرتی کی کچھ کمی معلوم ہوتی ہے۔ ایک بار پھر کوشش کرو' شاید تم مجھے چھونے میں کامیاب ہوجاؤ۔"

میں اسے ایک موہوم سی امید پر اشتعال دلا رہا تھا۔ شاید مجھے اس پر کوئی کاری وار کرنے کا موقع مل جائے۔ اس کی جسمانی مضبوطی کا یہ عالم تھا کہ مجھے اس پر کرائے کا کوئی وار بھی کارگر ہوتا نہیں دکھائی دے رہا تھا اور اس کی توانائیوں کے پیش نظر میں یہ توقع بھی نہیں کرسکتا تھا کہ وہ تھک جائے گا۔ اسے تھکانے کے چکر میں میں خود ہی تھک جاتا۔

میں اس کے ہر حملے سے نبرد آزما ہونے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس بار اسے میرا جملہ بھی پوری طرح مشتعل نہیں کرسکا تھا۔ مشتعل تو خیر وہ تھا لیکن آنکھیں بند کرکے مجھ پر حملہ کرنے سے گریزاں تھا۔ اس بار وہ میری طرف بڑھا تو اس کی رفتار خاصی سست تھی۔ دو تین بار میں اس نے اندازہ کرلیا تھا کہ میں اس کی زد سے ہٹ جاتا ہوں اس لئے اب اس نے اپنی عقل استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ اس بار وہ سیدھا مجھ پر نہیں آئے گا بلکہ اس سمت حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا جس طرف میں بچنے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنی جگہ ڈٹا کھڑا رہا اور جب وہ مجھ سے مطلوبہ فاصلے پر پہنچا تو میں نے اپنا بایاں پیر زمین پر مارا' ساتھ ہی جسم کو بائیں جانب ہلکا سا جھولا دیا۔ وہ بہ آسانی میرے دھوکے میں آگیا اور رخ بدل کر بائیں طرف جھپٹ پڑا۔ اپنی دانست میں اس بار اس نے مجھ پر کاری وار کردیا تھا لیکن گردے کے مقام پر پڑنے والی کِک نے اس کے چودہ طبق روشن کردیے ہوں گے۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ میں اس جگہ نہیں تھا جہاں اس کے خیال میں مجھے ہونا چاہئے تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسے زمین چاٹنا پڑی۔ نہ صرف زمین چاٹنا پڑی بلکہ گردہ بھی سہلانا پڑا۔ میں نے اس کے گردے پر غیر معمولی طاقت سے کِک

ماری تھی۔

"یہ تم کیا حرکتیں کررہے ہو دوست!" میں نے اسے مشتعل کرنے کے لئے ہانک لگائی "لڑنے کا اتنا ہی شوق ہے تو مجھ پر حملہ کرو۔ اِدھر اُدھر ہوا میں کیا ہاتھ پیر مار رہے ہو؟"

میرے جملے نے اس کے تن بدن میں آگ لگادی اور وہ اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ یہ میرے جملے کے نتیجے میں پیدا ہونے والا اشتعال ہی تھا کہ وہ اپنی تکلیف بھی بھول گیا تھا۔

ایک بار پھر وہ پہلے کی طرح وحشیانہ انداز میں مجھ پر حملہ آور ہوا۔ میں نے حکمتِ عملی تبدیل کرتے ہوئے اس بار اسے پہلے کی طرح جھکائی نہیں دی بلکہ پوری قوت سے اچھ اور اسے فلائنگ کِک ماری۔ زمین سے ساڑھے چھ فٹ کی بلندی پر واقع اس کے سر پر بیک وقت دو قیامتیں گزریں۔ ایک تو اسے میری بھرپور فلائنگ کِک برداشت کرنی پڑی تھی .... یہ اس کے لئے ایک بالکل نئی چیز رہی ہوگی۔ فلائنگ کِک اور وہ بھی ساڑھے چھ فٹ کی بلندی پر۔ اور دوسرے یہ کہ وہ الٹ کر پیچھے جاگرا۔

میں نے موقع دیکھ کر تہذیب اور بڈ پر ایک نگاہ ڈالی۔ ان دونوں کے چہروں پر رونق لوٹ آئی تھی۔ کچھ دیر پہلے تک میری طرح وہ دونوں بھی بے یقینی کا شکار تھے۔ اپنے مدِ مقابل کی جسمانی برتری کے باعث مجھے یہ امید نہیں تھی کہ میں اس پر قابو پاسکوں گا۔ اور میں واقعی اس پر قابو نہیں پاسکتا تھا اگر وہ خود ذہنی طور پر مجھ سے شکست نہ کھا گیا ہوتا۔

"یہ تو بڑی غلط بات ہے پیارے بھائی! لڑائی کے دوران آرام نہیں کرتے۔ تم تو سوگئے شاید۔"

وہ آہستہ آہستہ اٹھا اور اپنی جگہ رک کر مجھے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر بے یقینی اور نگاہوں میں حیرت تھی۔ چوٹ تو اس کے اتنی نہیں لگی تھی مگر اس کے حواس ضرور معطل ہوگئے تھے۔ یہ بات اس کے فہم سے بالاتر تھی کہ وہ جسمانی اعتبار سے اپنے سے ایک بہت کم تر آدمی سے کس طرح شکست کھا سکتا ہے۔ اس نے کئی طرح سے مجھ پر حملے کئے تھے جو سب کے سب ناکام ہوگئے تھے۔ اب وہ کوئی نیا طریقہ سوچ رہا تھا۔ خطرناک بات یہ تھی کہ اب اس پر میری باتوں کا اثر بھی نہیں ہورہا تھا۔

چند لمحے وہ اپنی جگہ کھڑا مجھے دیکھتا رہا۔ یوں جیسے نظروں ہی نظروں میں مجھے تول رہا ہو۔ میں نے اسے مشتعل کرنے کے لئے کئی باتیں کہیں مگر اس نے تو جیسے اپنے کان بند کرلئے تھے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھنے لگا۔ میں نے خود کو زیادہ خراب صورتِ حال کے لئے تیار کرنا شروع کردیا۔ میں

جانتا تھا کہ ایک بار اس کی گرفت میں آنے کے بعد میری سلامتی کی ہر ضمانت ختم ہوجائے گی۔ جس طرح بھی ممکن ہو مجھے اس کی گرفت میں آنے سے بچنا تھا۔

ہمارے درمیان فاصلہ بتدریج کم ہورہا تھا۔ میں اس وقت تک اپنی جگہ کھڑا رہا جب تک میں خود کو محفوظ سمجھتا رہا ... پھر میں نے بھی آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع کردیا۔ میرا مدِ مقابل ایک جنگلی تھا۔ بغیر کسی ہتھیار کے دوبدو لڑائی کی صورت میں جنگلیوں میں پینترے بازی نہیں ہوتی۔ وہاں تو صرف جسمانی برتری کی بنیاد پر مقابلے ہوتے ہیں۔ جو زیادہ طاقت ور ہوتا ہے وہ لازماً فتح سے ہمکنار ہوتا ہے۔ کمزور کو یقینی شکست سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ میرے حریف کی بدقسمتی تھی کہ اسے میرے مقابلے پر آنا پڑگیا تھا۔ مہذب دنیا نے دوبدو لڑائی کو ایک ایسے آرٹ کا درجہ دے دیا تھا جہاں جسمانی برتری بے حقیقت ہوکر رہ جاتی ہے۔ جو جتنا بڑا آرٹسٹ ہے وہ اتنا ہی بڑا لڑا کا تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن جسمانی برتری کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اس جنگلی نے یہ نکتہ سمجھ لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اب وہ مجھ پر حملہ کرنے کے بجائے مجھے اپنی گرفت میں لینے کے چکر میں تھا۔

ہم دونوں نیم دائرے کی صورت میں گردش کررہے تھے۔ وہ مجھ پر جھپٹ پڑنے کے لئے بے تاب تھا مگر اس نے خود پر صبر کر رکھا تھا۔ غالباً اس نے تہیہ کرلیا تھا کہ اس بار مجھ پر قابو پاکر ہی رہے گا۔ اب ہمارے درمیان اعصاب کی جنگ شروع ہوگئی تھی۔ میں تو اس جنگ کا ماہر تھا۔ پرسکون رہ کر طویل انتظار کرسکتا تھا۔ وہ شاید اپنے اس انداز سے مجھے خوف زدہ کرنا چاہتا تھا۔ اگر اس کی ایسی کوئی نیت تھی تو یہ اس کے اپنے خوف کی دلیل تھی۔ وہ مجھ پر حملہ کرتے ہوئے خوف کھا رہا تھا۔

چند منٹ یوں ہی گزر گئے۔ پھر اس نے ایک بار پھر مجھ پر حملہ کیا۔ اس بار چونکہ اس نے بہت دیکھ بھال کر اور بہت کم فاصلے سے حملہ کیا تھا لہٰذا اس کے خیال میں کامیابی یقینی تھی مگر میں بڑی صفائی سے اس کے ہاتھوں کے نیچے سے نکل گیا تھا۔ اس کے ہاتھ ہوا میں لہرائے۔ اس کے ہاتھوں کے نیچے سے نکلتے وقت میں نے اپنی ایک ٹانگ اس کی ٹانگوں میں پھنسا کر اسے زور سے دھکا دے دیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ منہ کے بل زمین پر جاکے گرا۔

"مردوں کی طرح اٹھ کر مقابلہ کرو۔" میں نے اسے للکارا "اس وقت اگر میں چاہوں تو تمہیں چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہوں مگر میں پشت سے حملہ کرنا پسند نہیں کرتا۔"

اس بار وہ اٹھا تو اس کے جسم کا بیشتر حصہ مٹی میں اَٹ چکا تھا اور اس کا اشتعال انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ تھوڑی بہت عقل جو اس نے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی' ناکام ہوچکی تھی اور اس پر مستزاد ... اشتعال کی وہ تازہ لہر تھی جس نے اس کی رہی سہی عقل بھی خبط کرکے رکھ دی تھی۔ اس کے اٹھنے کے انداز سے میں نے محسوس کرلیا کہ اس وقت اسے صاف دکھائی بھی نہیں دے رہا ہوگا چنانچہ میں نے اس پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور قبل اس کے کہ وہ پوری طرح اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا میں نے اس کے ایک اور بھرپور فلائنگ کِک رسید کی۔ وہ ایک بار پھر الٹ کر گرا۔ اس کی ایک آنکھ میری کِک کی زد میں آگئی تھی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھا۔ میں مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کے سر پر جا پہنچا اور ایک بھرپور ٹھوکر اس کے کان پر رسید کی۔ ٹھوکر اگرچہ بہت زوردار تھی لیکن تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے اس نے میری ٹانگ پکڑنے کی کوشش کی اور مجھے اچھل کر پیچھے ہٹنا پڑا' ورنہ بساط الٹ گئی ہوتی۔ خوش آئند بات یہ تھی کہ وہ اپنی آنکھ کی تکلیف کو نظر انداز نہیں کرپا رہا تھا اور بار بار آنکھ سہلانے لگتا تھا۔ یہی تکلیف اسے اٹھنے بھی نہیں دے رہی تھی۔ میں اس کے سر کے اردگرد ہی موجود رہا اور موقعے موقعے سے اس کے ٹھوکریں رسید کرتا رہا۔ کوئی اور ہوتا تو اتنی ٹھوکریں کھانے کے بعد کسی قابل نہ رہتا مگر وہ اب بھی میری ٹانگ کی فکر میں تھا۔

یہ کھیل کوئی پندرہ بیس منٹ جاری رہا اور آخرکار اس کی قوتِ برداشت جواب دینے لگی۔ مجھے یقین تھا کہ اتنی دیر میں اس کا دماغ ہل کر رہ گیا ہوگا۔ پھر اچانک وہ کسی زخمی سانپ کی طرح پلٹا۔ وہ آزاد دنیا کا باسی ہوتا یا کسی مہذب معاشرے کا فرد ہوتا تو اس نے شکست تسلیم کرلی ہوتی۔ تہذیب آدمی کو بزدل اور کم ہمت بناتی ہے۔

"اس سے ہوشیار رہنا علی!" اچانک تہذیب نے چیخ کر مجھ سے کہا "یہ کسی زخمی درندے کی طرح خطرناک ثابت ہوگا۔"

جنگلی جو اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا تھا' تہذیب کی آواز سن کر ایک لمحے کے لئے اس کی طرف متوجہ ہوا اور اسی لمحے میں اس پر جاپڑا۔ میں نے اس کی آنکھ پر گھونسا مارا تھا اور فوراً ہی اس کی زد سے نکل گیا تھا۔ وہ اپنی آنکھ پکڑ کر دوہرا ہوگیا اور میں نے اس کی گدی پر گھونسوں کی بارش کردی۔ ایک گھونسا اس کے لئے بڑا خطرناک ثابت ہوا اور وہ چکرا کر ڈھیر ہوگیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڈ دوڑتا ہوا میرے قریب آیا "تم نے کمال کر دیا چیف! اسے مار گرایا۔"

"یہ مرا نہیں ہے' صرف بے ہوش ہوا ہے۔" میں نے کہا "کم بخت بہت سخت جان ثابت ہوا۔"

تہذیب بھی نزدیک چلی آئی تھی "ایک اجنبی مقام پر یہ بڑا ہنگامہ خیز آغاز ہے۔" اس نے کہا۔

"یہ تو بڈ سے پوچھو جن کے خیال میں شوالو نے ہمارے ساتھ غیر معمولی نرمی برتی ہے۔"

"تو کیا تم سمجھ رہے ہو کہ یہ جنگلی مسٹر شوالو کا آدمی ہے؟" بڈ نے حیرت سے کہا۔

"یہ اس جزیرے کا باشندہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔" میں نے کہا "ورنہ اس طرح ہم پر نہ چڑھ دوڑتا۔"

"تم تو ہر ایک کی طرف سے بدگمان ہو جاتے ہو چیف!" بڈ نے منہ بنا کر کہا "اس قسم کے جنگلی کسی کے تابع دار کس طرح ہو سکتے ہیں؟"

"یہ بات تم اتنے یقین سے اس لئے کہہ رہے ہو کہ تم نے اس ـــ نے یہاں کوئی انگلش میڈیم اسکول کھول رکھا ہوگا۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟" بڈ نے احمقانہ انداز میں منہ کھول کر کہا۔

تہذیب ہنس پڑی "علی کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے انگریزی کس طرح آتی ہے؟"

"ہاں' اس بات پر تو غور کرنا پڑے گا۔" بڈ نے متفکرانہ انداز میں کہا۔

"بے وقوف آدمی' اس پر غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ اس مقام پر قابض ہیں اور جن کی قید میں ہم ہیں یہ انہی لوگوں کا کارنامہ ہے۔"

"تم تو مجھے بھی مسٹر شوالو کی طرف سے بدظن کئے دے رہے ہو چیف!" بڈ نے تشویش سے کہا "وہ تو اتنے نیک دل آدمی ہیں کہ انہوں نے میرے لئے سیاہ فام لڑکیاں مہیا کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔"

"اور وہ وعدہ پورا کرنے کے بجائے انہوں نے تمہیں بھی سیاہ فام نہیں رہنے دیا۔"

بڈ جھینپ گیا "دراصل اس وقت بھوک بہت سخت لگ رہی ہے نا اس لئے دماغ بھی کام نہیں کر رہا۔"

"چلو' ہمیں اپنا سفر جاری رکھنا چاہئے۔" میں نے کہا۔ "معلوم نہیں آگے اور کون کون سی آفتیں ہماری منتظر ہوں گی۔"

"پہلے اس جنگلی کا تو کوئی بندوبست کر لو چیف! اسے ہوش آگیا تو یہ ہمارے پیچھے ضرور آئے گا۔"

"آنے دو" میں نے بے پروائی سے جواب دیا "جب ایک بار اسے شکست سے دوچار کر دیا ہے تو اب کیا ڈرنا۔"

تہذیب مجھ سے متفق تھی مگر بڈ بہت خوف زدہ تھا "مجھے جنگلیوں سے بہت ڈر لگتا ہے چیف!" اس نے کہا۔

میں نے متاسفانہ انداز میں سر کو جنبش دی "شوالو نے اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ اب تم سیاہ فام جنگلی عورتوں سے عشق کرنا۔"

"ایسے مذاق مت کرو چیف!" بڈ نے خوف زدہ سے انداز میں ہنس کر کہا "جنگلی عورت کو تو دیکھ کر ہی میری روح فنا ہو جائے گی۔"

میں نے بڈ کو گدی سے پکڑ کر آگے کی طرف دھکیلا "تم شوالو کی شان میں قصیدے پڑھتے رہو۔ میں تمہیں اس سے منع نہیں کرتا مگر تمہیں رکنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"میں اس بات پر حیران ہو رہی ہوں کہ ان لوگوں نے یہاں شجر کاری کیوں کی ہے؟" تہذیب نے کہا "اگر یہ اتنا ہی ضروری تھا تو اس طرح کرتے کہ یہ انسانی ہاتھوں کی کارستانی نہ معلوم ہوتی۔"

"ہمارا واسطہ معمولی لوگوں سے نہیں ہے تہذیب! انہیں کسی قسم کا کوئی خوف معلوم نہیں ہوتا۔"

"اوہو چیف! سیب۔" اچانک بڈ نے چیخ کر کہا اور اچھل کر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ میں نے اس طرف دیکھا تو واقعی وہاں سیب کا ایک درخت موجود تھا جو پھلوں سے لدا ہوا تھا۔

اگلا آدھا گھنٹا سیب توڑنے اور کھانے کی نذر ہو گیا۔ بڈ کو سیب کھانے کے دوران بھی اسی جنگلی کا خیال ستاتا رہا اور وہ پلٹ پلٹ کر خوف زدہ نظروں سے اس طرف دیکھتا رہا جدھر سے گزر کر ہم آئے تھے۔

"اب چلو چیف! کہاں چلنا ہے؟" پیٹ بھرنے کے بعد بڈ نے اکڑتے ہوئے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے جنگلیوں کا خیال دل سے نکل گیا۔" تہذیب نے کہا اور بڈ پھر پلٹ کر دیکھنے لگا۔

"میری بلا سے۔" اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ "اگر کوئی مشکل درپیش ہوئی تو چیف ہی اس کا مقابلہ کریں گے یہ میرا دردِ سر تھوڑی ہے۔"

"میں تنہا کتنی مشکلات کا مقابلہ کروں گا۔ مجھے تو یہ فکر ہے کہ کہیں کسی آدم خور کے ہاتھوں نہ مارا جاؤں۔ پھر تمہارا کیا ہوگا؟"

"ارے چھوڑو چیف! بڈ اتنا گیا گزرا بھی نہیں ہے۔ دو چار جنگلیوں کو تو پھر مار مار کر گرا دوں گا۔"

"اگر ہم پگڈنڈی پر چلنے کے بجائے درختوں کے درمیان سفر کریں تو کیسا رہے گا؟" تہذیب نے کہا۔

"ہم پگڈنڈی پر ہی سفر کریں گے تاکہ معلوم تو ہو کہ جس جگہ ہمیں لا کے پھینکا گیا ہے یہاں کے کیا اسرار ہیں۔"

پگڈنڈی پر مزید پندرہ منٹ چلنے کے بعد ہمیں درختوں اور جھاڑیوں کے ایک جھنڈ سے واسطہ پڑا۔ یہاں سے آگے جانے کا راستہ نہیں تھا بلکہ پگڈنڈی دو شاخے میں تبدیل ہو گئی تھی۔ دونوں شاخیں ایک دوسرے کے مخالف سمت میں جا رہی تھیں۔ یہاں پہنچ کر ہم تینوں رک گئے۔ ہمیں فیصلہ کرنا تھا کہ دائیں طرف والے راستے پر جائیں یا بائیں طرف مڑیں۔

"بائیں طرف والے راستے پر چلو چیف!" بڈ نے کہا۔ "یہ مشرقی سمت ہے اور سورج توانائی کا سرچشمہ ہوتا ہے لہٰذا اس طرف چلنے سے ممکن ہے ہمیں کچھ توانائی حاصل ہو جائے۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔" میں نے بڈ کو گھورا "ہم دائیں سمت جائیں یا بائیں طرف ـــ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

پھر ہم دائیں طرف والے راستے پر ہو لئے۔ راستہ بتدریج بلند ہو رہا تھا پھر کچھ آگے جا کر ہمیں راستے کے ساتھ ساتھ نیم دائرے کی صورت میں گھومنا پڑا اور پھر اچانک میں نے تہذیب اور بڈ کو رکنے کا اشارا کیا۔

وہ دونوں رک گئے اور سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگے۔ میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارا کیا اور اپنی سماعت پر زور دینے لگا۔ میں نے کسی قسم کی آوازیں سنی تھیں۔ تہذیب اور بڈ نے میرے انداز سے سمجھ لیا کہ میں کچھ آوازیں سننے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وہ آوازیں فضا کی دوش پر تیرتی ہوئی آ رہی تھیں اور بہت ہلکی تھیں۔ یہ مختلف قسم کی دھمک کی آوازیں تھیں جن میں بہت سے لوگوں کی آوازیں بھی شامل تھیں جو بڑے تواتر سے متعین وقفوں کے ساتھ آ رہی تھیں۔

"کیا ہمیں گھیرنے کی کوشش کی جا رہی ہے علی؟" تہذیب نے بوکھلا کر کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا نہیں ہے۔" میں نے کہا "ہم تو ان کے قبضے میں ہیں ہمیں گھیرنے کی انہیں کیا ضرورت ہے؟"

"بڈ بری طرح بھڑکا ہوا نظر آ رہا تھا "میں چھپنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتا ہوں۔" اس نے سراسیمہ نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ ہم ان کے قیدی ہیں۔ بھاگنے کی کوشش فضول ہی ثابت ہوگی۔"

ہم ایک بار پھر پگڈنڈی پر آگے بڑھے۔ خم کھاتی ہوئی پگڈنڈی کا اختتام ایک محراب دار دروازے پر ہوا تھا۔ دروازے سے زیادہ اسے در کہنا مناسب ہوگا۔ یہ چوبی محراب بیلوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ہم در میں رک گئے۔ اس سے آگے تھوڑی دور تک ڈھلوان زمین تھی اور اس کے بعد ایک وسیع و عریض مسطح میدان تھا جس کی لمبائی اور چوڑائی آدھے آدھے میل سے ہرگز کم نہیں تھی۔ اس میدان میں کنارے کنارے متعدد تعمیرات نظر آ رہی تھیں۔ کئی بیرکیں اور عمارتیں تھیں جن میں سے ایک عمارت کو دیکھ کر تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کوئی بنگلہ ہو۔ ہمارے سامنے موجود میدان کے وسط میں دو ڈھائی سو کے لگ بھگ افراد سیاہ رنگ کے لبادے اوڑھے کراٹے کی مشقوں میں مصروف تھے۔

"میری بات مان لو چیف! یہاں سے بھاگ نکلنے کی فکر کرو ورنہ ہماری چٹنی بن جائے گی" بڈ نے کہا۔

تہذیب سناٹے کے عالم میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ میں بھی حیران تھا۔ جو کچھ ہماری نظروں کے سامنے تھا وہ خاصا ناقابلِ یقین تھا۔ ان لوگوں نے اپنی ایک علیحدہ دنیا آباد کر رکھی تھی۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ رینڈل ہاورڈ کا موساد سے کوئی تعلق نہیں ہے؟" میں نے تہذیب کی طرف پلٹ کر کہا۔

"ہاں' اس نے اپنی زندگی کا ایک مشن بنایا اور اس کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ اگر موساد کے لئے کام کرتا تو اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکتا تھا۔"

"تو کیا جو کچھ ہماری نظروں کے سامنے ہے یہ سب کچھ اس کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ایکلز کے لئے اتنے بڑے پیمانے پر کام ہو رہا ہے؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"یہ سب کچھ میرے لئے بھی حیران کن ہے علی!" تہذیب نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "حالاں کہ میں نے رینڈل کے بارے میں خاصی تحقیقات کی ہیں مگر یہ رخ تو بالکل ہی نیا ہے۔"

"یہ سمجھ میں آنے والی بات ہے تہذیب!" میں نے کہا "وہ باتیں جو تم نے اس کے بارے میں آسانی سے معلوم کر لیں وہ سب دکھاوے کی باتیں ہوں گی۔ اصل معاملات تو اتنے خفیہ ہوں گے کہ ان کو ہوا بھی نہیں لگ سکتی ہوگی۔"

"ممکن ہے ایسا ہی ہو" تہذیب نے دھیرے سے کہا۔ "میں خود یہ سوچا کرتی تھی کہ اگر ذرا سی کوشش کی جائے تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریڈل کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جا سکتا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ کس قدر مشکل کام ہے۔"

"یعنی تم اب بھی ایسے امکانات پر غور کر رہی ہو" میں نے ہنس کر کہا "حالاں کہ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ ہم ان کے شکنجے میں بری طرح جکڑے ہوئے ہیں۔"

"اب بھی وقت ہے چیف! ابھی ہم پر کسی کی نظر نہیں پڑی۔ کسی اور طرف نکل چلو۔"

"تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہے بڈ کہ ہم لوگ آزاد ہیں؟" میں نے کہا "خود کو قید میں ہی تصور کرو۔"

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو چیف! قبل اس کے کہ ہمیں کسی کال کوٹھری میں بند کر دیا جائے، کیوں نہ ہم کوئی کوشش کر لیں۔ شاید ہماری کوشش نتیجہ خیز ثابت ہو جائے۔"

"میں بڈ سے متفق ہوں علی!" تہذیب نے آہستگی سے کہا "خود کو اس طرح ان کے حوالے کر دینا اعترافِ شکست ہوگا۔"

"اور جب ہم یہاں سے نکلنے میں ناکام ہو جائیں گے تو کیا ہوگا؟" میں نے کہا "نتیجہ تو وہی نکلے گا نا۔ ذرا سوچو تو سہی۔ ہم تھک ہار کر خود کو ان کے حوالے کریں گے تو اعترافِ شکست کے ساتھ ساتھ ذلت اور بے بسی ہمارا مقدر بن چکی ہوگی۔ اگر تمہیں ذلت ہی منظور ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"تمہیں اتنا یقین کیوں ہے کہ ہم یہاں سے فرار نہیں ہو سکیں گے؟" تہذیب نے جھنجلا کر کہا "تم نے اپنے طور پر ایک مفروضہ قائم کر لیا ہے اور اسی پر اڑے ہوئے ہو۔"

"ایسا نہیں ہے تہذیب!" میں نے نرمی سے کہا "میں نے تو تمہاری فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں صورتِ حال کا تجزیہ کیا ہے۔ ریڈل بڑے ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ وہ مجھ سے اولیو ہاورڈ کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہے۔ یہ انتقام وہ مجھے مار کر بھی لے سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس کے آدمیوں نے کوٹے ٹل ائرپورٹ پر جس طرح ہمیں بے بس کر دیا تھا اس کے بعد ان کے لئے ہمیں زندگیوں سے محروم کر دینا کیا مسئلہ رہ گیا تھا۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے ہماری خاطر اتنی زحمت کیوں اٹھائی۔ ہمیں سیاہ فاموں کی شکل میں معلوم نہیں کتنے خطرات مول لے کر یہاں منتقل کیا۔ اس کے بعد ہمارے سیاہ فاموں والے میک اپ ختم کئے گئے۔ کیا یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا گیا کہ ہم ہوش میں آ کر فرار ہو جائیں اور ریڈل کے لئے ایک بار پھر وہی مسئلہ کھڑا ہو جائے جس سے وہ پہلے دوچار تھا۔ یعنی میری تلاش کا مسئلہ؟"

تہذیب اور بڈ مجھے دیکھ رہے تھے۔ بات ان کی سمجھ میں آ رہی تھی۔

"تو پھر اس نے ایسا کیوں کیا؟" چند لمحوں بعد تہذیب نے سوال کیا "اور اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

"ریڈل کا مقصد یہی رہا ہوگا کہ ہم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کریں اور ناکام ہو جائیں۔ جیسا کہ تم دونوں کا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اس کی بے فکری ظاہر کرتی ہے کہ یہاں سے فرار ہونا ناممکن ہے۔ خود میں نے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس ردِ عمل کا اظہار کریں تو میری نظر میں بہتر یہی ہے کہ ریڈل سے اسی کی سطح پر مقابلہ کیا جائے۔ بے نیازی کے جواب میں بے نیازی۔ وہ مجھے ذہنی شکست سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ مجھے احساسِ کم تری میں مبتلا کرنا اس کا مقصد ہے اور یہ مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہم فرار ہونے کی کوشش کریں۔ فرض کرو ہم اس جنگل میں چھپ جاتے ہیں تو تمہارا کیا خیال ہے ہم یہاں کتنے دن گزار سکیں گے۔ ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے۔ کھانے کا مسئلہ تو کسی حد تک حل بھی ہو سکتا ہے لیکن پانی کا کیا ہوگا؟"

"تم بہت دور تک سوچتے ہو علی!" تہذیب نے کہا۔ "ایسے پہلوؤں پر نظر رکھتے ہو جو نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔"

"میرے خیال میں تو یہ سامنے کی بات ہے۔ فرق یہ ہے کہ میں نے پہلے ہی اس پر غور کر لیا۔ میری جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو فرار ہونے کے بعد یہ بات اس کی سمجھ میں آتی۔"

بڈ بہت مضطرب نظر آ رہا تھا "میں تو مسٹر شوالو کو بہت دیانت دار آدمی سمجھ رہا تھا مگر انہوں نے بھی میرے ساتھ فراڈ کیا۔"

"اب تم یہ بتا دو کہ تمہارے کیا ارادے ہیں۔ ہمارے ساتھ رہو گے یا فرار ہونے کی کوشش کرو گے؟" تہذیب نے پوچھا اور بڈ نے ایک طویل سانس لی۔

"بڈ نے ہمیشہ تم لوگوں کا ساتھ دیا ہے۔ اسی چکر میں کسی روز مارا جائے گا۔"

اچانک مجھے پگڈنڈی پر کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اور پھر کچھ فاصلے پر وہ جنگلی نمودار ہوا جو تھوڑی دیر قبل میرے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوا تھا۔

"ہوشیار ہو جاؤ بڈ!" میں نے بڈ سے کہا "وہی جنگلی آ رہا ہے۔"

بڈ نے پلٹ کر دیکھا اور جنگلی پر نظر پڑتے ہی بھڑک کر ایک طرف بھاگ نکلا۔ تہذیب بھی مجھ سے دور ہٹ گئی تھی۔ میری نگاہ جنگلی پر جمی ہوئی تھی جو سر جھکائے چلا آ رہا تھا۔ اس نے ابھی تک ہمیں نہیں دیکھا تھا۔ میں اپنی جگہ جما کھڑا رہا۔ جس وقت جنگلی کی نظر مجھ پر پڑی اس وقت تک وہ میرے خاصا قریب آ چکا تھا۔ میں ایک بار پھر اس سے نبرد آزما ہونے کو تھا مگر اس کی نوبت نہیں آئی۔ مجھے دیکھتے ہی جنگلی ٹھٹک گیا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات تھے۔ چند لمحوں تک وہ یوں مجھ پر نظریں جمائے کھڑا رہا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ پھر اچانک ہی وہ سجدے میں گر گیا۔ میرے لئے یہ بدترین صورتِ حال تھی۔ کسی انسان کو سجدہ کرنا میرے تصور سے بھی باہر تھا۔ یہ تو اظہارِ عبدیت کی وہ خالص ترین شکل ہے جو صرف ربِ واحد کو ہی جائز ہے۔ کسی اور کو سجدہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ وہ تو خیر جنگلی تھا۔ ہر قسم کی تعلیمات سے بے بہرہ تھا مگر میں تو سب کچھ جانتا تھا۔

وہ میرے سامنے سجدے میں گرا تو خوف کی شدت سے مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ میں نے کیا جرم کیا تھا جس کی پاداش میں ایک انسان میرے سامنے سرنگوں ہو گیا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانستگی میں سرزد ہونے والی کوئی غلطی حیاتِ ابدی میں دائمی پچھتاوا بن جائے۔ میں بے خودی کے سے عالم میں آگے بڑھا۔ مجھے کچھ ہوش نہیں تھا۔ سماعت سے کچھ آوازیں ٹکرا رہی تھیں مگر ذہن ان آوازوں کو کوئی معنی پہنانے سے قاصر تھا۔ میں اس وقت کچھ سن ہی نہیں سکتا تھا۔ سنتا تب بھی اسے نظر انداز کرنا مجھ پر لازم تھا۔ میرے سامنے مجھ جیسا ایک آدمی سجدہ ریز تھا۔ وہ اس گناہِ عظیم کا مرتکب ہو رہا تھا جو خدائے رحمان و رحیم کے نزدیک بھی ناقابلِ مغفرت ہے اور اس کے اس گناہ کا باعث میں بنا تھا۔ میں اپنی تمام تر بے گناہی کے باوجود اسے روکنے میں ایک لمحے کی تاخیر بھی کر دیتا تو وہ ایک لمحہ میرے نامۂ اعمال کی ہر نیکی پر خطِ تنسیخ کھینچ سکتا تھا۔ اس ایک لمحے کے لئے تو بڑی سے بڑی قربانی دی جا سکتی تھی۔ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے بھی خود کو اس گناہِ عظیم سے بری الذمہ قرار دلوا لیتا تو میں سمجھتا کہ میں نے مہنگا سودا نہیں کیا۔ اصولی طور پر مجھے کسی فریب کے امکانات پر غور کرنا چاہئے تھا مگر میں نے نہیں کیا۔ اس وقت تو صرف ایک بات پیشِ نظر تھی۔ اس کے علاوہ ہر خیال ذہن سے محو ہو گیا تھا۔ وقت کا بہتا ہوا دھارا تھم گیا تھا۔ خیالات کی روانی رک گئی تھی، ہوا کے دوش پر اڑتی ہوئی آوازیں ساکت ہو گئی تھیں۔ پوری کائنات کا نظام درہم برہم ہونے کو تھا۔ ہر چیز کا دارومدار مجھ پر تھا۔ میری جانب سے ایک لمحے کی تاخیر قیامت برپا کر سکتی تھی اور مجھے اس قیامت کو روکنا تھا۔ قیامت نہیں آنی چاہئے تھی۔ اس کا تو ایک وقت مقرر ہے۔ وہ وقت سے پہلے کیوں آئے؟

میں چشم زدن میں درمیانی فاصلہ طے کر کے جنگلی کے سر پر پہنچ گیا اور اسے بازو سے پکڑ لیا۔ میرا لمس محسوس کرتے ہی اس کے جسم کو ایک شدید جھٹکا لگا اور وہ یوں اچھل کر پیچھے ہٹ گیا جیسے اسے میرے لمس سے جل کر خاکستر ہو جانے کا اندیشہ رہا ہو۔ اس کے منہ سے طرح طرح کی بے معنی آوازیں نکل رہی تھیں اور وہ یوں ہاتھ ہلا رہا تھا جیسے مجھے اپنے قریب آنے سے روکنا چاہتا ہو۔

"اٹھو اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ" میں نے پاٹ دار آواز میں کہا "تم میرے سامنے کیوں جھکے تھے؟"

وہ تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ شاید یہ اظہارِ ندامت تھا۔

"بتاؤ، میں نے کیا پوچھا ہے؟" میں نے گرج کر کہا "مجھے اپنی بات کا جواب چاہئے۔"

اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تو نہیں تھے مگر چہرے پر شدید بے بسی نظر آ رہی تھی۔ پھر اس نے اپنا منہ کھول دیا اور میں لرز کر رہ گیا وہ گونگا تھا۔ اس کی زبان کٹی ہوئی تھی اور یہ کارنامہ انہی لوگوں کا معلوم ہوتا تھا جن کی قید میں ہم تھے۔ میرا خون کھول اٹھا۔ جسمانی قوت کے اعتبار سے اسے اگر پہاڑ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ انہوں نے اس قسم کا سلوک کیوں کیا؟ وہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑیے تھے۔

"میرے قریب آؤ" میں نے بلند آواز میں کہا اور وہ ایک بار پھر خوف سے کانپنے لگا۔

"سنو، میں کوئی دیوتا نہیں ہوں۔ تم جیسا ہی ایک آدمی ہوں۔ آئندہ میرے ساتھ ایسی حرکت مت کرنا جیسی تم نے ابھی کی تھی۔ سمجھے؟"

اس کے چہرے پر بے بسی پھیل گئی لیکن اس نے اثبات میں سر ہلا کر رضامندی کا اظہار کیا تو میں نے سکون کا سانس لیا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ وہ خود کو ناقابلِ تسخیر سمجھتا ہے اور مجھ سے شکست کھانے کے بعد وہ مجھے کوئی آسمانی مخلوق سمجھنے لگا ہے۔ جنگلیوں میں اس قسم کے عقائد بہت عام ہیں۔

"اس کے لئے تم طاقت کے دیوتا ہو چیف!" مجھے اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نزدیک سے بڈ کی چہکار سنائی دی "ایک بڑا خطرہ ٹل گیا چیف! اب ہمیں کم از کم اس طرف سے کوئی خطرہ نہیں رہا۔"

"ان جیسے لوگ ہمیشہ بے ضرر ہوتے ہیں بڈ! خطرہ تو ہمیشہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے جو بھیڑ کی کھال میں بھیڑیے ہوتے ہیں۔"

"فلسفہ چھوڑو چیف! اس بات پر غور کرو کہ یہ ہمارے لئے کتنا کارآمد ہے۔"

"یہ بے چارہ تو خود ان کا قیدی ہے۔ انہوں نے اس کی زبان کاٹ کر اسے گونگا کر دیا ہے۔ اب دیکھو ہمارے ساتھ کیا سلوک ہو۔"

"یہ لوگ بھیڑیے تو ہیں علی!" تہذیب نے نفرت سے کہا "ان کا ہمیشہ سے یہی کام رہا ہے کہ دنیا کے سامنے خود کو مظلوم بنا کر پیش کرتے ہیں اور اندر ہی اندر دوسروں پر مظالم ڈھاتے ہیں۔"

"اس سے بات کرنے میں مجھے کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا؟" بڈ نے مجھ سے پوچھا۔

"نہیں، تمہارے اور تہذیب کے لئے یہ اب بالکل بے ضرر ہو گیا ہے مگر تم اس سے بات کر کے کیا کرو گے؟"

مجھے جواب دینے کے بجائے بڈ جنگلی کی طرف متوجہ ہو گیا "سنو، تم کہاں رہتے ہو؟" بڈ نے جنگلی سے پوچھا اور اس نے میدان کی طرف ہاتھ اٹھا دیا۔

"یہ تو بڑا مسئلہ ہو گیا چیف!" بڈ نے تشویش سے کہا "یہ تو خود بھی وہیں رہتا ہے۔ اب ہم کہاں جائیں گے؟"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا" تہذیب نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا "ہم اس جنگلی کے ساتھ رہیں گے کیا؟"

"تو اس میں حرج بھی کیا ہے میڈم؟" بڈ نے بڑی ڈھٹائی سے کہا "چیف اس کے لئے دیوریں تو، آپ دیورانی ہوئیں۔"

"تم دیکھ رہے ہو علی!" تہذیب بھنا کر بولی "یہ کس قدر بے ہودگی کر رہا ہے۔"

"تم نے ہی اس کے دماغ اس قدر خراب کئے ہیں" میں نے ہنس کر کہا "ویسے بھی اس نے کوئی ایسی غلط بات تو نہیں کی۔"

"بس تو پھر ٹھیک ہے چیف!" بڈ خوشی سے اچھل کر بولا "ہم اس جنگلی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی رہیں گے۔"

"میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہ انہی کا آدمی ہے" میں نے

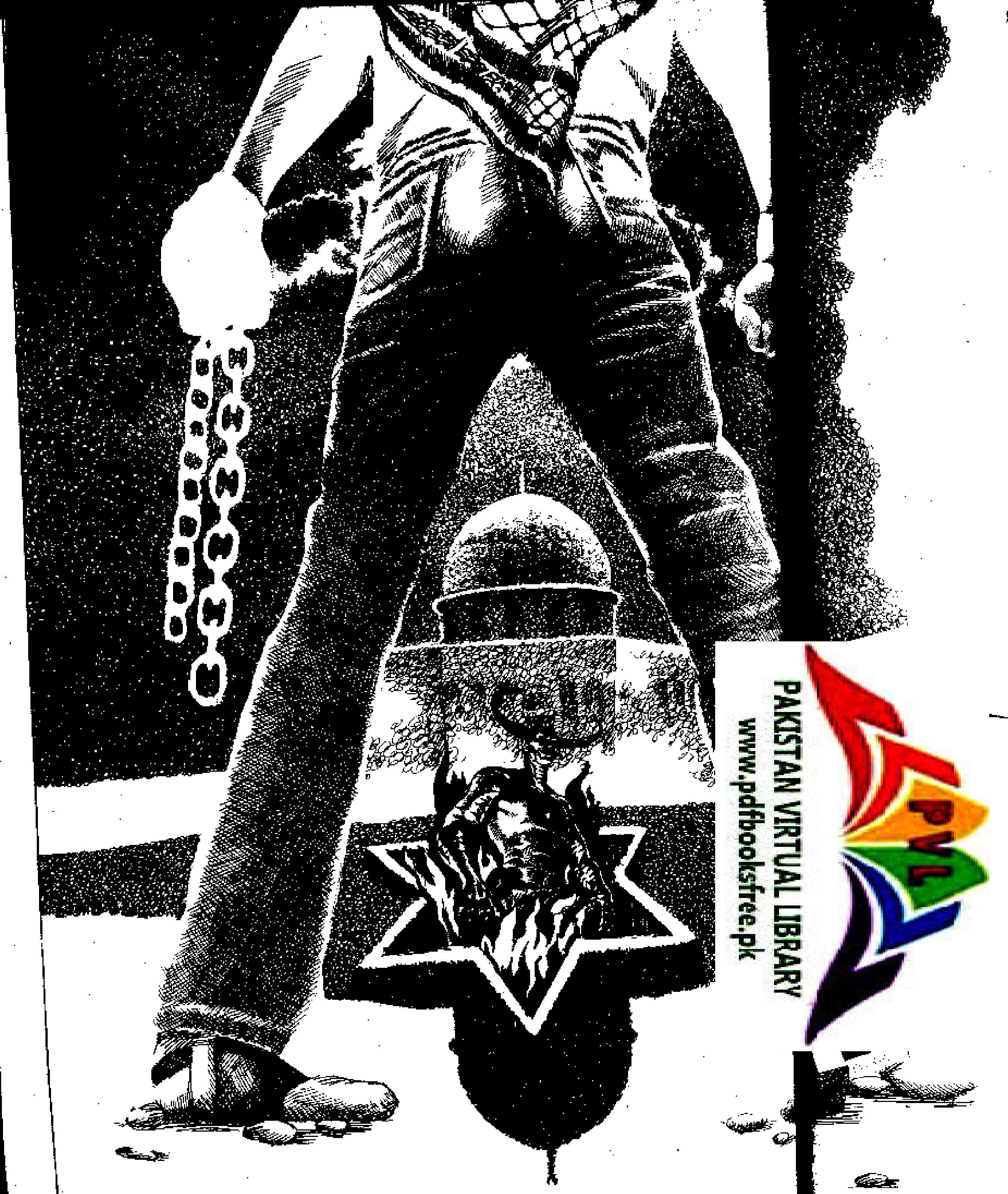

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا "اس کے باوجود تم اس کے ساتھ رہنے پر اصرار کر رہے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"تم تو ہر بات کی مخالفت کر رہے ہو۔ فرار ہونے کی کوشش بھی نہ کریں۔ اس کے ساتھ بھی نہ رہیں تو کیا ہوا میں معلق ہو جائیں؟"

"اگر تم ہوا میں معلق ہو سکو تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اپنے معاملے میں' میں خود مختار ہوں اور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

"چلو چھٹی ہوئی" بڈ وہیں دھرنا دے کر بیٹھ گیا "ایک بات سے تمہیں اختلاف ہے' دوسری پر کوئی اعتراض نہیں اور تیسری کا ارادہ نہیں ہے۔ جب تم کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ تو بتا دینا۔"

"یہ تو واقعی سنگین مسئلہ ہے علی!" تہذیب نے کہا۔ "ہمیں جلد سے جلد کوئی ایک فیصلہ کر کے اس پر عمل پیرا ہو جانا چاہئے۔"

"فیصلہ تو میں بہت پہلے کر چکا ہوں" میں نے کہا "ہم فوری طور پر خود کو ان لوگوں کے حوالے کر دیں گے۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو علی!" تہذیب نے حیرت سے کہا۔ "بڈ کا منہ بھی کھل گیا تھا اور وہ منہ پھاڑے مجھے گھور رہا تھا۔

"ہمارے درمیان یہی بات تو طے ہوئی تھی۔ یہ معلوم ہونا بھی تو ضروری ہے کہ آخر رینڈل چاہتا کیا ہے۔ ہمیں زندہ رکھنے سے اس کا کوئی خاص مقصد تو ضرور ہو گا۔"

"تم اپنے ساتھ دوسروں کو بھی مرواؤ گے چیف! یہ کہاں کی عقل مندی ہے کہ آدمی ہاتھ باندھے دشمن کے حضور جا کھڑا ہو۔"

جنگلی جہاں تھا وہیں کھڑا تھا اور اس کا سر بدستور جھکا ہوا تھا۔ میں چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر میں نے اس سے واپس چلے جانے کو کہا اور وہ' سر جھکائے میدان کی طرف بڑھ گیا۔

"ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ کہاں جاتا ہے" میں نے تہذیب سے کہا "اور اسے تنہا دیکھ کر ان لوگوں کا کیا ردِ عمل ہوتا ہے۔"

"تم یہ بتاؤ کہ میرے منع کرنے کے باوجود تم اس جنگلی کے نزدیک کیوں چلے گئے تھے؟" تہذیب نے کہا اور میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم نے مجھے کب منع کیا تھا؟"

"جب وہ سجدے میں گرا ہوا تھا اور تم اس کی طرف بڑھ رہے تھے اس وقت میں تمہیں چیخ چیخ کر اس کے نزدیک جانے سے روک رہی تھی مگر تم نے سنا ہی نہیں۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا تھا علی؟"

"میں تمہیں کیا بتاؤں کہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ میں نے کچھ آوازیں تو سنی تھیں مگر اس وقت کچھ ہوش نہیں تھا۔ مجھ جیسا ایک آدمی میرے سامنے سجدہ ریز تھا۔ میں یہ بات کس طرح برداشت کر سکتا تھا۔"

"وہ تو ٹھیک ہے چیف!" بڈ نے کہا "لیکن یہ کوئی چال بھی تو ہو سکتی تھی۔ چال نہ ہوتی تب بھی یہ ممکن تھا کہ تمہیں قریب پا کر وہ تم پر حملہ کر بیٹھتا۔"

"میں اس موضوع پر بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں" میں نے خشک لہجے میں کہا اور جنگلی پر نظریں جما دیں جو میدان کے درمیان سے گزر کر جانے کے بجائے کنارے کنارے جا رہا تھا۔

اس کی منزل ایک بیرک ثابت ہوئی۔ اگر وہ میدان کے درمیان سے گزرتا تو جلدی وہاں پہنچ سکتا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میدان کے وسط سے گزرنے پر پابندی ہے۔ میدان میں اب بھی کراٹے کی مشقیں جاری تھیں۔ مشقیں کرنے والے تمام افراد گنجے تھے اور میرے اندازے کے مطابق ان سب کا تعلق مشرقِ بعید کے ممالک سے تھا۔

"تم نے کیا فیصلہ کیا علی؟" تہذیب نے مجھ سے پوچھا۔ "اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟"

"ہم بھی انہی بیرکوں کی طرف چلیں گے" میں نے کہا۔ "جنگلی میدان کے کنارے کنارے چل کر گیا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ میدان کے درمیان سے گزرنا منع ہو گا اور ہم چوں کہ یہاں نئے ہیں اور ایسی کسی ممانعت سے آگاہ نہیں ہیں اس لئے ہم میدان کے درمیان سے ہی گزریں گے تاکہ ہمیں ان لوگوں کے عزائم کا جلد سے جلد اندازہ ہو سکے۔"

ہم تینوں میدان میں داخل ہو گئے۔ ابھی صبح کے سات ہی بجے تھے مگر دھوپ میں اچھی خاصی تپش پیدا ہو گئی تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ جزیرہ کسی انتہائی گرم خطے پر واقع تھا۔

ہم نہایت بے پروائی سے چل رہے تھے۔ یوں جیسے یہاں سیر و سیاحت کے لئے آئے ہوئے ہوں۔ تہذیب اور بڈ کو میں نے یہ انداز اپنانے کی خاص طور پر ہدایت کی تھی اور وہ میری ہدایت پر حرف بحرف عمل کر رہے تھے۔ جیسے جیسے ہم میدان کے وسط کی طرف بڑھ رہے تھے' مشقیں کرنے والوں کی آوازیں بھی تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ اندازاً پچاس پچاس' ساٹھ ساٹھ کی ٹکڑیوں میں چاروں طرف موجود تھے

اور ان سب کے منہ اس شخص کی طرف تھے جو ان کے عین وسط میں تھا۔ ان سب کو وہی شخص مشقیں کرا رہا تھا۔

ان سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر ہم رک گئے۔ مجھے توقع تھی کہ کوئی ہمیں روکے گا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔ کسی نے ہم پر توجہ تک نہیں دی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی غیر معمولی بات ہوئی ہی نہ ہو۔

کچھ دیر ہم وہیں کھڑے رہے' پھر ہم نے ان کے گرد چکر لگایا لیکن کسی نے ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

"یہ واقعی بہت اچھے لوگ معلوم ہوتے ہیں چیف! میں سوچ رہا ہوں اچھا موقع ہے۔ کیوں نہ میں بھی کراٹے سیکھ لوں۔"

"خیال تو بہت عمدہ ہے" میں نے بڈ کو تعریفی نظروں سے دیکھا "اس طرح تم بور بھی نہیں ہو گے اور مفت میں کراٹے بھی سیکھ لو گے۔"

بڈ نے بے یقینی سے میری طرف دیکھا "تو کیا میں جاؤں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"زبان سے تو اجازت دے چکا ہوں۔ اب کہو تو لکھ کر بھی اجازت دے دوں" میں نے کہا اور بڈ آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھنے لگا۔

"اب شاید تمہیں ڈر لگ رہا ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اگر اتنے ہی بزدل ہو تو ایسی بات زبان سے کیوں نکالتے ہو جس پر عمل نہیں کر سکتے۔"

بزدلی کا طعنہ سن کر بڈ آپے سے باہر ہو گیا اور تیز تیز قدموں سے جا کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو کراٹے کی مشقیں کر رہے تھے۔ میں بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ان لوگوں کا ردِ عمل معلوم کر سکوں مگر ان میں سے کسی نے بھی بڈ پر توجہ نہیں دی تھی۔

"تم بعض اوقات زیادتی کر جاتے ہو" تہذیب نے مجھ سے کہا "خواہ مخواہ اسے غصہ دلا دیا۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو؟"

"میں یہی تو دیکھنا چاہ رہا تھا کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں اور اس بات کا تو مجھے یقین تھا کہ بڈ کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ ورنہ میں اسے ہرگز ان کے قریب نہ جانے دیتا۔"

بڈ نے کچھ دیر الٹے سیدھے ہاتھ پیر چلائے پھر واپس پلٹ آیا "گری بہت ہے چیف!" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "پھر یہ چیز مجھے کچھ زیادہ پسند بھی نہیں آئی۔ کل سے دیکھیں گے۔"

"چلو کوئی بات نہیں" میں نے ہنس کر کہا "اب آرام کرنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتے ہیں۔"

ہم نہایت اطمینان سے بیرکوں تک چلے گئے۔ ان بیرکوں کی کل تعداد دس تھی۔ ہر بیرک کے اوپر ہریالی نظر آ رہی تھی یعنی انہیں کیموفلاج کیا گیا تھا تاکہ جزیرے پر کسی قسم کی تعمیرات کا سراغ نہ لگایا جا سکے۔ ہم ان بیرکوں کے کمروں میں جھانکتے پھر رہے تھے اور ہمیں روکنے ٹوکنے والا کوئی نہیں تھا۔ ہر کمرے میں تھوڑا بہت سامان ضرور موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں کچھ لوگ مقیم ہیں۔

کافی دیر تک گھومنے پھرنے کے بعد ہمیں ایک ایسا کمرا نظر آ گیا جس میں صرف تین عدد فولڈنگ بیڈ اور ایک الماری تھی۔ اس کے علاوہ وہاں کچھ اور نہیں تھا۔

"مبارک ہو چیف!" بڈ نے کہا "یہ لوگ تو واقعی بڑے مہمان نواز ہیں۔ ہمارے قیام کا بندوبست تو انہوں نے کر رکھا ہے۔"

"ممکن ہے یہ بات تم نے مذاق میں کہی ہو" میں نے بڈ سے کہا "مگر میرا خیال ہے کہ درحقیقت یہ کمرا ہمارے ہی لئے ہے اور چوں کہ ہمارے پاس کسی قسم کا سامان نہیں ہے لہٰذا ہم اسی وقت سے اس کمرے میں ڈیرا جما سکتے ہیں۔"

ہم لوگ نہایت اطمینان سے پلنگوں پر دراز ہو گئے۔ میں تو درحقیقت مطمئن تھا اس لئے کہ میں نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا مگر تہذیب اور بڈ مطمئن نہیں تھے۔

"ہم کتنے عجیب حالات کا شکار ہو گئے ہیں علی!" تہذیب نے کہا "ان لوگوں نے تو ہمیں کوئی افسانوی کردار بنا کر رکھ دیا ہے۔"

"سوچنا صرف وہاں کار آمد ہوتا ہے تہذیب جہاں اس سے کوئی نتیجہ نکلنے کی توقع ہو اور جب حالات قابو سے باہر ہو جائیں تو سوچنا ترک کر دینا چاہئے۔"

"جن لوگوں کو اپنی سوچوں پر اختیار ہو وہ قابلِ رشک ہوتے ہیں" تہذیب نے کہا "اور مجھے قلق ہے کہ میں تمہاری طرح قابلِ رشک شخصیت نہیں ہوں۔"

"ہم یا تو مر جائیں گے یا بچ نکلیں گے۔ دونوں صورتوں میں ذہن کو تھکانے سے فائدہ؟ یہ سوچو کہ ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ رینڈل ہاورڈ نے ہمیں ان بکھیڑوں سے نجات دلا دی ہے جن سے نجات حاصل کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں تھا۔ ہم کوشش کے باوجود تفریح کے لئے وقت نہیں نکال پاتے تھے۔ اگر نکال لیتے تب بھی بہت سے تفکرات جان کو لاگو رہتے۔ ہمیں تو رینڈل کا شکر گزار ہونا چاہئے جس نے ہمیں فرصت کے کچھ لمحات بخش دیئے۔ معلوم نہیں فرصت کا یہ وقت کب ختم ہو جائے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں۔"

"کم بختی ہر حال میں بڈ کی آئے گی" بڈ نے اچھل کر پلنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا "تم دونوں تو تفریح کرو گے اور بڈ بھاڑ جھونکے گا۔"

"کیوں، تم کیوں بھاڑ جھونکو گے" میں نے حیرت سے کہا "تم نے پہلے کبھی تذکرہ نہیں کیا کہ تم اپنے فرصت کے اوقات بھاڑ جھونک کر گزارتے ہو۔"

"ہاں اب تو تمہیں ہری ہری سوجھے گی۔ میڈم کے ساتھ بے فکری سے وقت گزارنے کو مل رہا ہے نا" بڈ نے جل کر کہا۔

"میں سمجھا نہیں بڈ!" میں نے انجان بنتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں کوئی پریشانی ہے۔ اگر ایسا ہے تو تمہیں چاہئے کہ مجھے بتادو تاکہ میں کسی طرح اسے حل کرنے کی کوشش کروں۔"

"ارے اکیلا آدمی کیا خاک تفریح کرے گا" بڈ نے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا۔

"تم اکیلے تو نہیں ہو بڈ!" میں نے حیرت سے کہا "میں اور تہذیب بھی تو تمہارے ساتھ ہیں اور یہ سرسبز و شاداب جزیرہ ہے اور فضاؤں میں اڑتے ہوئے سمندری پرندے ہیں۔"

"اور یہ وہ سوکھے گدھ ہیں" بڈ نے کراٹے کی مشقیں کرنے والوں کی طرف اشارا کیا "اور وہ حسین و جمیل جنگلی ہے جس کی رنگت الٹے توے کو بھی شرماتی ہے اور جس کی سنگت دل کو لرزاتی ہے۔"

تہذیب کو ہنسی آگئی "تم آخر اس قدر سلگنے کیوں ہو رہے ہو۔ عام حالات میں تو تم بہت خوش مزاج ہوتے ہو۔"

"تم دیکھ نہیں رہیں چیف کس قسم کی گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ جان بوجھ کر مجھے غصہ دلا رہے ہیں۔"

"پتا نہیں تمہیں کون سی بات بری لگ گئی۔ میرے خیال میں تو علی نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس پر تم اتنی بری طرح چراغ پا ہوگئے۔"

"انہیں دراصل کسی سیاہ فام حسینہ کی تلاش ہے" میں نے کہا "جو انہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔"

"سیاہ فام حسینہ کی تلاش خود تمہیں ہوگی" بڈ نے بھڑک کر کہا "مجھے کیوں بددعائیں دے رہے ہو۔"

"ارے، وہاں ائرپورٹ پر تو شوالو کی بڑی خوشامدیں ہو رہی تھیں کہ میرے لئے کسی سیاہ فام حسینہ کا بندوبست کروا دیجئے۔"

"وہ تو میں اسے گھس رہا تھا" بڈ نے بھڑک کر کہا "میرا یہ مقصد تھوڑی تھا کہ واقعی کوئی سیاہ فام میرے پلے باندھ دی جائے۔"

"خیر کوئی بات نہیں، میں تمہارے پیارے مسٹر شوالو سے کہہ کر تمہارے لئے کسی سفید فام لڑکی کا بندوبست کرائے دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں سفید فام لڑکیاں ضرور پائی جاتی ہوں گی۔"

"میرے سامنے شوالو کا نام بھی مت لو۔ میں نے اس پر اعتبار کیا تھا مگر وہ دھوکے باز ثابت ہوا۔"

"تفریح تو خیر ہم کریں گے" تہذیب نے کہا "لیکن زندہ رہنے کے لئے خوراک بھی تو ضروری ہوتی ہے۔ اور یہاں کوئی پر[illegible] نہیں رہا۔"

"بے جا تفکرات کو ذہن میں جگہ مت دو۔ ناشتا ہم کرچکے ہیں۔ دوپہر کے کھانے سے قبل اس بارے میں کچھ سوچنا ہی غلط ہے۔"

تہذیب بڑبڑا کر رہ گئی۔ اسے یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ موجودہ حالات میں کیا ہوگا جب کہ میں نے خود کو حالات سے لاتعلق کرلیا تھا۔ میرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ فی الحال ہم میں سے کسی کی زندگی کو بھی خطرہ نہیں ہے۔ رینڈل کی وجہ سے میرا ایک منصوبہ ناکام ہوگیا تھا۔ میں اسے مرجانہ کی لاش بھجوانا چاہتا تھا لیکن وہ اس سے قبل ہی اسے چھڑانے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ اس نے بساط پلٹ دی تھی۔ جب دو حریف ایک دوسرے کے مدمقابل ہوں تو یہ تو ہوتا ہی ہے۔ رینڈل نے زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا لہٰذا فتح اس کے حصے میں آئی۔ مجھے چاہئے تھا کہ میں عراق سے سیدھا فرانس پہنچتا۔

تہذیب اور بڈ کو میرے میک اپ نہ کرنے پر بھی اعتراض تھا۔ میک اپ کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر رینڈل کو سامنے بھی تو لانا تھا۔ وہ میری توقع سے بہت پہلے سامنے آگیا اور خاصے خطرناک تیوروں کے ساتھ آیا۔ تہذیب کی فراہم کردہ معلومات سے بھی کہیں زیادہ خطرناک انداز میں۔۔۔ اور اب ہم اس کے قیدی تھے۔

آٹھ بجے کے قریب کراٹے کی ایکسرسائز ختم ہوئی اور وہ لوگ بیرکوں کی طرف آتے نظر آئے اور مختلف کمروں میں جاکر غائب ہوگئے۔ میں، تہذیب اور بڈ پلنگوں پر دراز تھے اور اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کہ اچانک میں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی۔ بیرک میں پہلے برآمدہ تھا جس کا فرش پختہ تھا، اس

کے بعد کمرے آتے تھے۔ آواز اسی فرش پر چلنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی تھی۔ یہ نسوانی سینڈلوں کی آواز تھی۔

"وہ آرہی ہے چیف! وہ آرہی ہے" آواز سنتے ہی بڈ اچھل کر بیٹھ گیا "تمہیں مجھ پر احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاہا۔۔۔ اب میں بھی تفریح کرسکوں گا۔"

بڈ کا جملہ ختم ہونے تک آوازیں خاصی قریب آچکی تھیں اور سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہوئی کہ ان آوازوں کا اختتام عین ہمارے کمرے کے دروازے پر ہوا۔ وہ کوئی عورت ہی تھی جس کا چہرہ ہم اس لئے نہیں دیکھ پائے کہ وہ مخالف سمت میں دیکھ رہی تھی۔

"قسمت آزمائی کا اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا چیف!" بڈ نے سرگوشیانہ انداز میں کہا "میں جا رہا ہوں۔"

میں نے سر کے اشارے سے اسے اجازت دے دی اور بڈ پلنگ سے اتر آیا۔ ابھی وہ باہر جانے کے لئے ایک قدم بھی نہیں اٹھا پایا تھا کہ دروازے کے باہر کھڑی ہوئی عورت پلٹی اور اسے دیکھ کر بڈ کے ساتھ ساتھ میں اور تہذیب بھی چونک پڑے۔ وہ مرجانہ تھی۔

وہ مسکراتی ہوئی ہمارے کمرے میں داخل ہوئی اور بڑی بے تکلفی سے تہذیب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کوٹے ڈل ائرپورٹ پر مجھے چھوڑ کر کیوں فرار ہوگئے تھے؟" اس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا۔ "دیکھ لو، میں تمہیں تلاش کرتی ہوئی یہاں تک پہنچ گئی۔"

"ہمیں داد نہیں دو گی مرجانہ! ہم نے اسی کمرے میں ڈیرہ ڈالا ہے جو ہمارے ہی لئے مخصوص کیا گیا تھا" میں نے کہا۔

مرجانہ نے بے چینی سے پہلو بدلا "یہ اعتراف تو کرنا پڑے گا کہ یہ بات واقعی حیران کن ہے" اس نے کہا "حالاں کہ یہ اتنی تعجب خیز بات بھی نہیں ہے مگر جس اطمینان سے تم یہاں براجمان ہو اس پر حیرت ہوتی ہے۔"

بڈ بڑی مایوسی سے دوبارہ پلنگ پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی مایوسی بجا تھی۔ وہ کسی حسین لڑکی کی توقع کر رہا تھا لیکن وہ مرجانہ نکلی جو کسی طرح بھی حسین نہیں کہلائی جاسکتی تھی۔

"تمہارے کرنل شوالو کہاں رہ گئے؟" میں نے کہا "وہ تو ایک ہی ملاقات میں میری پسندیدہ شخصیات میں شامل ہوگئے ہیں۔"

مرجانہ عجیب سے انداز میں مسکرائی "شوالو سے تو شاید تمہاری ملاقات نہ ہوسکے۔ بعض لوگوں کا کردار بڑا مختصر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اسٹیج پر نہیں آتے۔"

"یہ یہاں کوئی ڈراما اسٹیج کیا جا رہا ہے؟" میں نے تحیرانہ لہجے میں کہا۔

"ایک ایسا ڈراما جس کا اسکرپٹ پہلے سے تحریر نہیں کیا گیا۔۔۔ جس میں رٹے رٹائے مکالمے نہیں بولے جاتے۔۔۔ ہر کردار کو بدلتے ہوئے وقت اور حالات کے مطابق اپنا طرزِ عمل تبدیل کرنا ہوتا ہے۔"

"تم تو فلسفہ بولنے لگیں" میں نے ہنس کر کہا "یوں تو پوری دنیا ایک اسٹیج ہے۔"

"بات ہو رہی تھی شوالو کی" مرجانہ نے میری بات کاٹ دی "اس سے اب تمہاری ملاقات مشکل ہی ہے اس لئے کہ اب وہ صورتِ حال پیدا نہیں ہوسکتی جس میں تمہاری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

"صرف میں ہی نہیں، بڈ بھی ان سے ملاقات کا خواہاں ہے۔ انہوں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ان کے لئے حسین لڑکیوں کا بندوبست کریں گے۔"

"تم ہر وقت بڈ کو بدنام کرنے پر کیوں تلے رہتے ہو؟" بڈ نے احتجاجی انداز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مسٹر بڈ!" مرجانہ مسکرائی "اگر مسٹر شوالو نے ایسا کوئی وعدہ کیا تھا تو اسے ضرور پورا کیا جائے گا۔"

"دیکھ لیا تم نے چیف!" بڈ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ "میں کہہ رہا تھا کہ مسٹر شوالو بہت اچھے آدمی ہیں مگر تم مان کر ہی نہیں دے رہے تھے۔ اب بولو، کیا کہتے ہو؟"

"بعض لوگ ظاہر پر فیصلہ کردیتے ہیں اور بعض نہیں کرتے" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"بعض لوگوں کو دوسروں کی طرف سے بدگمانی کی عادت پڑجاتی ہے" مرجانہ نے تہذیب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں تمہاری اس بات سے اتفاق کرتی ہوں" تہذیب نے معنی خیز انداز میں جواب دیا "بعض لوگوں میں واقعی یہ عادت ہوتی ہے۔"

"میں بھول گئی تھی کہ تم علی کی ساتھی ہو اس لئے اسی کی طرف داری کرو گی" مرجانہ نے کہا مگر اس کے لہجے سے ذرا سی بھی ناگواری ظاہر نہیں ہو رہی تھی۔

"کم از کم میں تو ہاں میں ہاں ملانے والوں کو دوست نہیں کہہ سکتی۔ میری نظر میں تو ایسے لوگ بدترین دشمن ہوتے ہیں۔"

مرجانہ میری طرف متوجہ ہوگئی "کل تک میں تمہاری قید میں تھی مگر آج معاملہ برعکس ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ہر وقت ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کو تیار رہتا ہوں" میں نے جواب دیا۔

"تم دیکھ رہے ہو کہ تمہیں کتنی آزادی میسر ہے۔ یہ اس اچھے سلوک کا جواب ہے جو تم نے میرے ساتھ کیا تھا۔"

"میں نے کسی توقع پر تو تمہارے ساتھ نرم سلوک نہیں کیا تھا۔"

"لیکن ہم پر یہ اخلاقی ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ جواب میں تمہارے ساتھ زیادہ اچھا سلوک کیا جائے۔"

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرا سابقہ عالی ظرف حریفوں سے ہے۔"

"کیا تم ہمارا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟" مرجانہ کی خوش اخلاقی جواب دے گئی۔

"طنز کرنے کو اگر تم مذاق اڑانا کہتی ہو تو یہی سمجھ لو۔" میں نے بے پروائی سے کہا۔

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس نرم سلوک پر ہمارا شکر گزار ہوتا لیکن تم ہم پر طنز کر رہے ہو۔"

"کوئی اور ہوتا تو بے شک تمہارا شکر گزار ہوتا مگر میں کوئی اور نہیں ہوں۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ اچھا کام اگر بدنیتی سے کیا جائے تو لائق تحسین نہیں ہوتا۔"

"ہماری نیت پر شبہ ظاہر کر کے تم اچھا نہیں کر رہے ہو" مرجانہ کا ضبط جواب دیتا جا رہا تھا۔

"میرے کرتوت اگر اچھے رہے ہوتے تو آج یہاں نظر نہ آ رہا ہوتا' کہیں پرسکون زندگی بسر کر رہا ہوتا۔"

"تمہارا قصور نہیں ہے۔ تمہیں جو ڈھیل دی گئی ہے یہ اس کا نتیجہ ہے کہ تم اس قدر بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہے ہو۔"

"کوئی بلاوجہ کسی کو ڈھیل نہیں دیتا۔ تم لوگوں نے ہمارے ساتھ کوئی رعایت کی ہے تو اپنے ہی کسی فائدے کے لئے کی ہوگی۔"

"تم یہودی دنیا کے خلاف ہو۔ تم نے اولیو ہاورڈ کو مارا' اس کی بیٹی کے قتل کے ذمے دار بھی تم ہو' تمہاری ذات سے ہمیں بے شمار نقصانات پہنچے' اس کے باوجود موشے ہاورڈ تم سے سخت سلوک کے خلاف ہیں۔"

"میں موشے ہاورڈ کا شکر گزار ہوں لیکن تم نے ان نقصانات کا تذکرہ نہیں کیا جو اولیو ہاورڈ کی وجہ سے عربوں کو پہنچے۔ قیام اسرائیل کی وجہ سے جو فلسطینی بے گھر ہوئے وہ کس کھاتے میں جائیں گے؟"

مرجانہ اپنی خوش اخلاقی برقرار رکھنے کی بہت کوشش کر رہی تھی مگر میری گفتگو اور خصوصاً میرے انداز کی وجہ سے اسے بہت دشواری ہو رہی تھی۔ میں بھی صاف گوئی پر تلا ہوا تھا۔ مجھے اس کی چاپلوسی کرنے کی ضرورت بھی کیا تھی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ میں ان لوگوں سے خوف زدہ نہیں تھا۔ ڈھائی سو کراٹے فائٹرز کے لشکر سے بھی مجھے کوئی خوف نہیں تھا۔ اس بات کی فکر بھی نہیں تھی کہ میں اس نامانوس جگہ سے کس طرح نکل پاؤں گا۔ ایک عجیب قسم کی بے فکری نے مجھے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔

"شوالو ہمارا بہت معمولی سا کارکن ہے" مرجانہ نے زہریلے لہجے میں کہا "تم نے دیکھا کہ اس ادنیٰ سے کارکن نے تمہیں کتنی آسانی سے زیر کر لیا۔ تمہیں تو اپنی صلاحیتوں پر بڑا گھمنڈ ہے۔"

"تم نے تین باتیں کہیں جن میں سے دو غلط ہیں" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "صرف یہ بات درست ہے کہ اس نے مجھے نہایت آسانی سے زیر کر لیا۔ بقیہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ تو شوالو کوئی معمولی کارکن ہے اور نہ ہی مجھے اپنی صلاحیتوں پر گھمنڈ ہے۔ میں تو بہت بے صلاحیت آدمی ہوں... جو کارنامہ بھی مجھ سے سرزد ہوتا ہے اس کے لئے میں اپنے رب کا شکر گزار ہوتا ہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں۔"

"تم صرف اس لئے شوالو کو ہمارا معمولی سا کارکن ماننے سے انکار کر رہے ہو کہ اس نے تمہیں شکست فاش سے دوچار کر دیا۔ اگر تم نے اسے معمولی آدمی تسلیم کر لیا تو اس سے تمہاری بڑائی میں فرق پڑے گا۔"

"بڑائی ہوگی تبھی تو فرق پڑے گا" میں نے مسکرا کر کہا "اگر تم مجھے بڑا آدمی سمجھتی ہو تو یہ تمہارا حسنِ نظر ہے۔"

"بے فکر رہو' تمہارے دن پورے ہو چکے ہیں۔ مستقبل میں تم سے کوئی کارنامہ سرزد نہیں ہو سکے گا۔"

"اب تم نے پیشن گوئیاں شروع کر دیں۔ کیا تم علم نجوم سے بھی واقف ہو؟"

"کوئی بات نہیں علی!" مرجانہ نے سر ہلا کر کہا "تمہارا وقت تھوڑا سا رہ گیا ہے۔ جس قدر چہکنا چاہو چہک لو۔ پھر موقع نہیں ملے گا۔"

"کیا تم اسی قسم کی گفتگو کرنے کے لئے یہاں آئی تھیں؟"... تہذیب نے کہا اور مرجانہ چونک پڑی۔

"نہیں' میں تو تمہیں ناشتے کے لئے لینے آئی تھی مگر علی نے مجھے باتوں میں الجھا لیا۔"

"ناشتا تو ہم جنگل میں کر چکے" بڈ نے مرجانہ سے کہا۔ مگر

میں سوچ رہا تھا کہ مرجانہ ہمیں لینے آئی ہے یعنی اسے علم تھا کہ ہم لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ ہماری نقل و حرکت کسی وقت بھی پوشیدہ نہیں رہی تھی۔ وہ لوگ ہماری نقل و حرکت سے پوری طرح باخبر تھے۔ چوں کہ یہاں ان کی حکمرانی تھی اس لئے یہ بات بہت زیادہ تعجب خیز بھی نہیں تھی۔ جنگل میں خفیہ کیمرے بھی نصب ہو سکتے ہیں اور یہ کمرا جس میں ہم تھے' گڑبڑ بھی ہو سکتا تھا۔ تہذیب اور بڈ سے باتیں کرتے وقت میں خاص طور پر محتاط رہا تھا۔ یہ سوچنا بھی حماقت تھی کہ رینڈل ہم پر مہربان ہو گیا ہے۔ بنئے کا بیٹا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے۔ جو نہیں جانتے وہ اظہار تاسف کرتے ہیں مگر جو واقف احوال ہیں وہ اظہار تاسف کرنے لگیں تو افسوس ہوتا ہے۔

میں دیکھ رہا تھا کہ رینڈل کے نرم رویّے سے بڈ نے گہرا اثر لیا ہے۔ تہذیب اس کے مقابلے میں بہت زیادہ ذہین تھی' معاملہ فہم بھی تھی مگر اس جال سے پوری طرح وہ بھی نہیں بچ سکی تھی۔ اس کے ذہن میں زیادہ سے زیادہ یہی شبہ ہو سکتا تھا کہ مستقبل میں ان لوگوں کا رویّہ ہمارے ساتھ تبدیل ہو جائے گا۔ ممکن ہے وہ سمجھ رہی ہو کہ رینڈل ہم سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ہم پر تشدد کرے گا مگر میں ایسا نہیں سوچ رہا تھا۔ میں تو کسی بہت بڑے طوفان کی توقع کر رہا تھا۔

"تم لوگ میرے ساتھ چلو" مرجانہ کہہ رہی تھی "میں تمہیں اس میس میں لے چلتی ہوں جہاں تمہیں کھانے کے اوقات میں پہنچنا ہوگا۔"

"تم لوگ بہت اچھے معلوم ہوتے ہو" بڈ نے کہا "میں تو سوچ رہا تھا کہ ہمیں بھوکا ہی نہ مرنا پڑ جائے۔ معلوم نہیں یہ کون سی جگہ ہے۔ اس جنگل کو دیکھ کر تو میں خوف ہی کھا گیا تھا۔"

مرجانہ ہنس پڑی "اب تمہیں اس سے کوئی خطرہ نہیں رہ گیا۔ تمہارے چیف نے اسے شکست دے دی ہے اور یہ جنگلی لوگ جس سے شکست کھا جائیں اسے دیوتا کا درجہ دے دیتے ہیں۔"

میں نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ جنگل میں ہم پر جو کچھ گزری یہ لوگ اس سے بھی واقف تھے۔ ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم فرار ہونے کی کوشش کرتے تو وہ رائیگاں ہی جاتی۔

مرجانہ کی معیت میں ہم بیرک کے کمرے سے باہر نکلے۔ وہ ہمیں بیرکوں سے آگے لے گئی جہاں ایک بیرکوں سے مختلف عمارت نظر آ رہی تھی۔

"اس عمارت کا محل وقوع ذہن نشین کر لو" مرجانہ نے کہا "صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک ناشتے کا وقت ہوتا ہے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے ایک سے دو اور رات کے کھانے کے لئے آٹھ سے نو بجے کا وقت مقرر ہے۔ اگر تم نے ان اوقات کی پابندی نہ کی تو کھانے سے محروم رہ جاؤ گے اور اگلے وقت تک تمہیں بھوکا رہنا پڑے گا۔ تم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ جہاں چاہو گھومو پھرو لیکن کھانے کے وقت یہاں پہنچ جاؤ۔"

ہم اندر داخل ہوئے تو یوں محسوس ہوا جیسے کسی وسیع و عریض کینٹین میں آ گئے ہوں۔ میزوں کی تعداد پچاس سے بھی زائد تھی اور ہر میز پر چار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

"تم لوگ اگر کچھ کھانا پینا چاہو تو کھا پی لو" مرجانہ نے کہا "ناشتا کرنے کے بعد تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے۔"

میں نے میس میں ناشتا کرتے ہوئے افراد پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی۔ ان میں بیشتر وہی گنجے کراٹے فائٹر تھے جنہیں ہم نے گراؤنڈ میں کراٹے کی مشقیں کرتے دیکھا تھا۔

"یہاں ناشتا اور کھانا تو مل جائے گا مگر شاید چائے نہ مل سکے" میں نے کہا۔

"ضرور ملے گی۔۔۔ یہاں بہت کم لوگ چائے پیتے ہیں مگر ان کے لئے چائے فراہم کی جاتی ہے۔"

مرجانہ مجھے ایک کنارے پر بنے ہوئے کاؤنٹر پر لے گئی جس کے عقب میں کچن تھا۔ میس میں ویٹر کا کوئی تصور نہیں تھا اس لئے کاؤنٹر سے اپنے لئے خود ہی سرو کرنا پڑتا تھا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ میس میں موجود ہر فرد کے رویّے اور انداز میں مرجانہ کے لئے احترام تھا۔ یہ بات یقینی تھی کہ مرجانہ کسی امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔

کاؤنٹر سے چائے لے کر ہم اس ٹیبل پر آئے جہاں بڈ اور تہذیب بیٹھے تھے۔ ہمارے ساتھ مرجانہ نے بھی چائے پی تھی۔ چائے پینے کے بعد ہم میس سے باہر نکل آئے۔ اس بار ہماری منزل وہ عمارت ثابت ہوئی جسے بینگر کی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق اس کا رقبہ ایک ایکڑ کے لگ بھگ ضرور تھا۔ عمارت کا آہنی دیو قامت گیٹ بند تھا لیکن ہم اس کے سامنے پہنچے تو وہ خود بخود کھل گیا اور ہمارے اندر داخل ہونے کے بعد وہ دوبارہ بند ہو گیا۔

وہ ایک ہال تھا۔ بالکل کسی سینما ہال کی طرح۔۔۔ اس کی لمبائی چوڑائی بھی کسی درمیانہ سائز کے ہال سے زیادہ نہیں تھی۔ سامنے والی دیوار پر اسکرین نصب تھی جس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سامنے ہال کی پوری چوڑائی پر محیط چبوترہ تھا جسے بوقت ضرورت اسٹیج کے طور پر استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس ہال میں کوئی سیٹ نہیں تھی' کوئی دروازہ نہیں تھا ماسوا اس گیٹ کے جس سے ہم اندر داخل ہوئے تھے اور کوئی پروجیکشن روم نہیں تھا۔ باہر سے عمارت کا رقبہ جتنا نظر آتا تھا۔ یہ ہال اس کا چوتھائی بھی نہیں تھا جس کا مطلب یہی تھا کہ بقیہ حصہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ابھی میں ہال کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ ایک دم اسکرین روشن ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی ہال میں جلتی ہوئی تیز روشنیاں بجھ گئیں۔ ہم سب اسکرین کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اسکرین پر ایک وسیع و عریض ہال کا منظر ابھرا تھا جس میں دیو ہیکل مشینیں نصب تھیں۔ میں بڑی توجہ سے ان مشینوں کو دیکھ رہا تھا جن کے بارے میں میرے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کس کام آتی ہوں گی۔ یہ منظر اسکرین پر بمشکل چند سیکنڈ برقرار رہا پھر اس کی جگہ ایک کمرا نظر آنے لگا۔ ایک بڑی سی میز کے عقب میں کوئی شخص بیٹھا تھا جس کی پشت ہماری طرف تھی۔ اس شخص کا رخ دیوار کی طرف تھا اور دیوار۔۔۔ دیوار پر نظر پڑتے ہی میرا خون کھول اٹھا۔ پوری دیوار پر اسرائیل کا نقشہ نظر آرہا تھا جس میں اسرائیل کی سرحدیں سعودی عرب تک پھیلی ہوئی تھیں۔ اردن' عراق' شام' لبنان اور کویت کی جگہ بھی اسرائیل کی حدود نظر آرہی تھیں یعنی یہ اسرائیل کا وہ توسیعی نقشہ تھا جسے مکمل کرنے کے لئے یہودی لابی روز و شب سرگرداں تھی۔ وہ سعودی عرب سمیت مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کو ہڑپ کرلینا چاہتے اور دنیا بھر کے سامنے اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتے

تہذیب میرے برابر ہی کھڑی تھی۔ اس نے اندھیرے میں میرا ہاتھ تھام لیا اور ہولے سے میرا ہاتھ دبایا۔ یہ میرے لئے پرسکون رہنے کا اشارا تھا۔ تہذیب میری مزاج آشنا تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ بے ہودہ نقشہ دیکھ کر میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکوں گا۔ تہذیب کے لمس نے مجھے پرسکون ہونے میں مدد دی۔

اسکرین پر نظر آنے والا شخص ریوالونگ چیئر پر بیٹھا تھا۔ اس نے کرسی گھما کر ہماری طرف رخ کرلیا۔ چہرے سے وہ امریکن معلوم ہوتا تھا اور اس کی عمر پینتیس کے لگ بھگ نظر آتی تھی۔ اس کی بھویں گھنی تھیں اور آپس میں ملی ہوئی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مضبوط اعصاب کا مالک ہے۔ جبڑے اور ٹھوڑی کی بناوٹ اسے سخت گیر اور سفاک ظاہر کرتی تھی جب کہ اس کی نیلی آنکھوں سے بے پناہ ذہانت ٹپکتی محسوس ہوتی تھی۔

"میں تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت خوش آمدید کہتا ہوں مسٹر علی!" اس شخص نے کہا۔ اس کی آواز نرم اور لہجہ ملائم تھا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں نے اندازہ لگایا کہ وہی رینڈل ہے۔ تہذیب مجھے اس کے بارے میں پہلے ہی آگاہ کرچکی تھی۔ وہ نہایت ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا۔ ایسے شخص کے سامنے دماغ ٹھنڈا رکھنا بے حد ضروری تھا جبکہ اس کے عقب میں موجود مجوزہ اسرائیل کا فرضی نقشہ دیکھ کر میں پہلے ہی آپے سے باہر ہوچکا تھا۔ تہذیب نے بروقت سہارا نہ دیا ہوتا تو میری زبان شعلے اگل رہی ہوتی اور یہ رینڈل کی پہلی کامیابی ہوتی۔ اس جیسے لوگ دوسروں کو مشتعل کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ انہیں شکست دینے کے لئے خود پر قابو رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

"میں اپنے محسن کا نام پوچھ سکتا ہوں؟" میں نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ میری آواز کے ساتھ ہی کچھ اسپاٹ لائٹس روشن ہوئیں اور ہم چاروں کو اپنے احاطے میں لے لیا۔ میں سمجھ گیا کہ اب رینڈل بھی ہمیں دیکھ سکے گا۔

"تم مجھ سے غائبانہ طور پر واقف ہی ہو مسٹر علی! میڈم ایکس میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خاصی سرگرداں رہی ہیں۔ میرا نام رینڈل تھا۔ اب لوگ مجھے سوشے ہاورڈ کے نام سے جانتے ہیں۔"

"تم خاصے باخبر آدمی معلوم ہوتے ہو رینڈل!" میں نے جان بوجھ کر اسے رینڈل کے نام سے مخاطب کیا۔ مجھے اس کے مزاج کی ٹھنڈک کا امتحان بھی تو کرنا تھا۔

"سانس کی ڈوری کا رشتہ اپنے جسم سے برقرار رکھنے کی خاطر باخبر رہنا میرے لئے بہت ضروری ہے مسٹر علی! خود باخبر رہنا اور دوسروں کو بے خبر رکھنا۔ ان زریں اصولوں پر عمل کئے بغیر میرے لئے اپنا وجود برقرار رکھنا ممکن نہیں ہے۔"

"سنا ہے تم مجھ سے اپنے روحانی استاد کی موت کا انتقام لینا چاہتے ہو؟"

"پہلے میں نے سوچا تھا ان کے قتل کا انتقام تمہارا خون بہا کرلوں گا' پھر میں نے اپنا فیصلہ تبدیل کردیا۔ میرا ارادہ تھا کہ تمہیں ایک مخصوص طریقہ کار سے گزار کر تمہارے خیالات تبدیل کردیئے جائیں اور پھر تمہیں اپنے مفادات کے لئے استعمال کیا جائے لیکن اب مجھے اپنے اس خیال پر بھی نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ تم تو بہت بے صلاحیت ثابت ہوئے ورنہ ایک معمولی سے کارندے کے قابو میں اتنی آسانی

سے نہ آگئے ہوتے۔"

"میں تم سے متفق ہوں رینڈل! تمہیں اپنے فیصلے پر ہرگز عمل نہیں کرنا چاہئے لیکن تم نے بھی مجھے بہت مایوس کیا ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ تم کوئی ذہین آدمی ہوگے۔"

رینڈل مسکرایا "میں نے کبھی بہت زیادہ ذہین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔"

"لیکن اپنے بارے میں تمہیں گمان یہی ہے کہ تم بہت ذہین ہو۔ حالانکہ ابھی ابھی تم نے جس تضاد بیانی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی توقع تو کسی عام ذہانت رکھنے والے شخص سے بھی نہیں کی جاسکتی۔"

"میرے ماتحت بھی اگر میری کسی غلطی کی نشان دہی کرتے ہیں تو میں ان کا بھی مشکور ہوتا ہوں۔ میرے کسی فیصلے پر کھل کر تنقید کرنے کی ہر ایک کو اجازت ہے۔"

"میری جان لینے کا خیال تم نے صرف اس لئے ترک کیا تھا کہ میں ایک باصلاحیت آدمی ہوں۔ تم نے یہی بتایا ہے نا؟"

"ہاں" رینڈل نے کہا۔ وہ بڑی توجہ سے میری باتیں سن رہا تھا۔ "میں نے یہی کہا تھا۔"

"صلاحیتوں کے اعتبار سے' تمہارے خیال میں' میں اس قدر آگے تھا کہ تم نے مجھے یہودی مفادات کے لئے استعمال کرنے کے بارے میں سوچا؟"

"بالکل" رینڈل نے اثبات میں سرہلایا۔ "میں نے تمہیں یہی بتایا ہے۔"

"تو پھر مسٹر رینڈل یہ بتاؤ" میں نے بجھتے ہوئے لہجے میں کہا "کہ اس قدر باصلاحیت اور خطرناک شخص کے مقابلے میں تم نے ایک عام کارکن کو کیوں اتارا؟"

رینڈل سناٹے میں آگیا لیکن اس کی یہ کیفیت لمحاتی تھی۔ اس نے فوراً ہی خود پر قابو پالیا اور مسکرا کر بولا "کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا؟"

"بالکل بتا سکتا ہوں" میں نے مسکرا کر کہا "تم میری ذہانت اور صلاحیت کا امتحان لے رہے ہو۔"

رینڈل کو اپنے تاثرات پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ اس کی انتہائی کوشش تھی کہ اپنی حیرت چھپالے لیکن کم از کم میری حد تک تو وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں تھا۔

"کیسی ذہانت اور کون سی صلاحیت مسٹر علی! کیا تم وضاحت سے گفتگو کرنا پسند کروگے؟"

"میں تمہاری توقع سے کہیں زیادہ وضاحت سے گفتگو کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تم میرے کسی تجزیے کو غلط نہیں کہوگے؟"

"مجھے تم سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا مسٹر علی! میں اس شخص کو دیکھنا چاہتا تھا جس نے اولیو ہاورڈ جیسے مایہ ناز ایجنٹ کو ہر ہر قدم پر ناکامیوں سے دوچار کیا۔ اب تم سے مل کر میں اس بات کا تو قائل ہوگیا کہ میں نے آج تک تم جیسا بے باک آدمی نہیں دیکھا۔ بلاشبہ تم دوسروں سے بہت ممتاز ہو۔"

"شکریہ مسٹر رینڈل! لیکن میں نے سنا ہے کہ تم اولیو ہاورڈ کو الزام دیتے رہے کہ اس نے مجھے ڈھیل دے کے اچھا نہیں کیا؟"

"مجھے ان سے یہ شکایت تھی اور ہے۔ تم یہودی دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ تھے۔ بلاشبہ انہوں نے تمہیں ڈھیل دے کر جو غلطی کی اس کا خمیازہ ہم سب کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔"

"ممکن ہے اولیو ہاورڈ سے تم بہت اچھی طرح واقف ہو لیکن مجھے بھی یہ گمان ہے کہ پوری دنیا میں اولیو ہاورڈ کو مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ بالکل یہی دعویٰ اولیو ہاورڈ کا بھی تھا۔ ہم ایک دوسرے کے حریف تھے اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ہم متضاد نظریات کے لئے کام کر رہے تھے۔ ہمارے نظریات میں زمین آسمان کا فرق نہ ہوتا تو ہماری راہیں الگ الگ ہوتیں اور ہم باہم متصادم نہ ہوتے لیکن یہ تصادم ناگزیر تھا۔ اس کے باوجود ہم حتی الامکان ایک دوسرے کی جانوں سے کھیلنے سے گریز کرتے رہے۔ تمہاری یہ بات بہرحال غلط ہے کہ اولیو ہاورڈ نے مجھے ڈھیل دی۔ اس نے تو مجھے ہر طرح ناکامیوں سے ہمکنار کرنے کی کوشش کی اور جب اس نے دیکھا کہ اس کی کوششیں بار آور ثابت نہیں ہو رہیں تو اس نے گوٹے بل میں ہوٹل کا وہ پورا کمرا ہی بم سے اڑا دیا جس میں' میں مقیم تھا۔ اب یہ میری قسمت تھی کہ اس کے باوجود میں مر نہیں سکا۔ لیکن جس بات کے لئے تم اولیو ہاورڈ کو مورد الزام ٹھہراتے ہو' کیا اب خود اس غلطی کا اعادہ نہیں کر رہے ہو؟"

"تم غلط کہہ رہے ہو' میں نے تمہیں کوئی ڈھیل نہیں دی بلکہ تمہیں اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنے کے لئے زندہ رکھا ہے۔"

"تم ایک چھوٹے آدمی ہو۔" میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بہت چھوٹا بتایا۔ "اسی لئے تم اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ ایک بڑے آدمی کے کیا جذبات ہوتے ہیں۔ اولیو ہاورڈ بڑا آدمی تھا۔ وہ مجھے شکست سے دوچار کرنا چاہتا تھا۔ تم کیا جانو کہ حریف کو شکست سے دوچار کرنے میں کیا لطف آتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے؟"

میرا خیال تھا وہ مشتعل ہو جائے گا مگر میری تمام باتیں سن کر بھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ رخصت نہیں ہوئی۔ "اگر میں نے تمہارے قتل کا حکم صادر کیا تو یقین کرو بہت سوچ سمجھ کر کروں گا۔ تمہاری کسی بات پر مشتعل ہو کر ہرگز ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا لہٰذا تم اس سے بھی زیادہ کھل کر گفتگو کر سکتے ہو۔"

"میں تمہارے اس بیان کو غلط قرار دیتا ہوں کہ گوٹے بل ائرپورٹ پر میرے مقابلے میں کوئی معمولی شخص تھا۔" میں نے دبنگ آواز میں کہا "تم نے مجھے احساس کم تری میں جتلا کرنے کے لئے پہلے مرجانہ کو میرے پاس بھیجا جس نے یہی بات کہی۔ اب تم مجھے یہ باور کرانا چاہتے ہو کہ میں کسی معمولی سے شخص کے قابو میں آگیا۔"

"ہمارے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے کہ میں تمہارے کسی صحیح تجزیے کو غلط قرار نہیں دوں گا لیکن تم نے کوئی غیر معمولی بات تو نہیں کہی۔ یہ تجزیہ تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔"

میرے ہونٹوں پر ایک بے ساختہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ "تم نے کبھی ایک لمحے کے لئے بھی مجھے کم تر نہیں سمجھا۔ کیا خیال ہے کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ تجزیہ نہیں اندازہ ہے" رینڈل نے کہا "بہرحال یہ بھی غلط نہیں ہے۔"

"میں یہی بات دلائل کے ساتھ بھی کر سکتا ہوں مسٹر رینڈل لیکن مجھے اس کی کیا ضرورت ہے۔"

"تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے علی! میں نے تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں جو اندازے لگائے تھے تم ان پر پورے نہیں اتر سکے۔"

"میں جانتا ہوں۔" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "تم نے میرے اور اس جنگلی کے درمیان مقابلے کی پوری فلم تیار کی ہے۔"

رینڈل چونک پڑا۔ "یہ بات بھی تم نے اندازے سے کہی ہے؟" اس کا لہجہ سوالیہ تھا۔

"ظاہر ہے جب مرجانہ نے مجھے اس مقابلے کا حوالہ دیا ہے تو یقیناً وہاں اس قسم کے انتظامات ہیں جن کے ذریعے کسی کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جا سکے اور میں تم سے یہ توقع نہیں رکھتا کہ تم نے اس مقابلے کی فلم نہ بنائی ہو۔"

"یہ ضروری تو نہیں ہے۔" رینڈل نے کہا "یہ تو ٹھیک ہے کہ وہاں خفیہ کیمرے نصب ہیں مگر فلم بنانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"وہ ایک دلچسپ مقابلہ تھا۔ اس کا انجام کچھ ہی کیوں نہ ہوتا تم اسے بار بار دیکھنا پسند کرتے۔ میں اس کے ہاتھوں مارا جاتا تب بھی اور اس کے برعکس ہوتا تب بھی۔ وہ میری جسمانی صلاحیتوں کا امتحان تھا اور اب تم میری ذہنی صلاحیتوں کا امتحان لینا چاہتے ہو تاکہ مجھ پر کوئی عمل کرنے سے پہلے یہ جان سکو کہ میں کس حد تک کارآمد ہوں اور مجھ سے کیا کیا کام لئے جا سکتے ہیں۔"

"یہ تمہاری خام خیالیاں ہیں۔ میں کسی شکست خوردہ شخص پر کیوں اتنی محنت کروں گا؟"

"تم یقین کرنا چاہتے ہو کہ میں محض اتفاقاً مار کھا گیا تھا یا واقعی میں اتنا ہی بودا ہوں۔"

"مجھے حیرت ہے کہ تم محض اندازوں کی بنیاد پر اتنی صحیح باتیں کس طرح کہہ رہے ہو۔" رینڈل نے کہا اور میں ہنس پڑا۔

"اس کی ایک بہت ہی خاص وجہ ہے مسٹر رینڈل" میں نے کہا "میں نے تمہاری جگہ خود کو رکھ کر غور کیا ہے اسی لئے اتنے صحیح نتائج اخذ کر رہا ہوں۔"

رینڈل نے بے اعتباری سے مجھے دیکھا "تم شاید مجھے تاریکی میں رکھنا چاہتے ہو۔"

"بات دراصل یہ ہے مسٹر رینڈل کہ تم نے بھی ابتدا غلط بیانی سے کی تھی۔ تم ان لوگوں میں سے ہو جو دوسروں پر بہت کم انحصار کرتے ہیں۔ میں یہ کس طرح مان لوں کہ تم نے ایک انتہائی اہم نوعیت کے معاملے میں کسی اور کا سہارا لیا ہوگا۔ گوٹے بل ایئرپورٹ پر مجھے دھوکا دے کر اغوا کرنے کا معاملہ تمہارے منصوبے کا سب سے اہم حصہ تھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں مسٹر رینڈل؟"

"مجھے یہ بتاؤ کہ میں نے تم سے کیا غلط بیانی کی ہے تاکہ میں اس کی تصدیق یا تردید کر سکوں۔"

"کرنل شوالو" میں نے کہا "تم مجھے بار بار کرنل شوالو کا حوالہ دے کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"کرنل شوالو ہی وہ ہیرو ہے جس نے میرے لئے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ اس کا حوالہ دینے میں گمراہ کرنے کی کیا بات ہے۔"

میں نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے بہت کوشش کی مگر تم نہیں مانے۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "یہ ایک الگ معاملہ ہے کہ میں مار کھا گیا اور تمہارے قابو میں آگیا مسٹر رینڈل لیکن تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اولیو ہاورڈ

مجھے اپنا واحد حریف تصور کیا کرتا تھا۔ اس نے مجھ میں کوئی بات تو دیکھی ہوگی پھر آخر تم میرا امتحان لینے پر کیوں تلے ہوئے ہو۔ میں نے صرف ایک بار دھوکا کھایا ہے۔ وہ بھی اس لئے کہ میں تم سے واقف نہیں تھا اور تم مجھ سے پوری طرح واقف تھے۔ اسی لئے تم نے خود میرے مقابلے پر آنے کا فیصلہ کیا۔"

"کیا مطلب!" رینڈل کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ "تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ کرنل شوالو کے میک اپ میں تم خود تھے مسٹر رینڈل!" میں نے کہا اور رینڈل مضطربانہ انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تہذیب اور ویڈ بھی چونکے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔ مرجانہ نے بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا تھا۔

"یہ اندازہ تم نے کس طرح لگایا؟" رینڈل نے سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"اس کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ میرا معاملہ تم کسی اور پر نہیں چھوڑ سکتے تھے لیکن اس کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے جو میں تمہیں نہیں بتاؤں گا۔"

"یہ اندازہ تمہیں ابھی ہوا ہے یا ایئرپورٹ پر ہی ہو گیا تھا؟" رینڈل نے پوچھا۔

"ایئرپورٹ پر تو میں بے خبری میں مارا گیا مسٹر رینڈل! میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی تیزی کا مظاہرہ کرو گے۔ یہ نتیجہ تو میں نے ہوش میں آنے کے بعد اخذ کیا تھا کہ شوالو کے میک اپ میں تم خود تھے۔"

رینڈل کمرے میں ٹہلنے لگا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔ پھر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ "بظاہر تم جتنے بے ضرر نظر آتے ہو درحقیقت اتنے ہی خطرناک ہو۔" اس نے کہا۔

"یہ تو دیکھنے والی آنکھوں کا قصور ہے۔" میں نے بڑی انکساری سے کہا۔

"تم مجھے متاثر کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو علی! تمہاری صلاحیتیں اسرائیل کے لئے استعمال ہونی بے حد ضروری ہیں۔"

"اگر تم مجھے میری مرضی کے خلاف استعمال کر سکو تو یہ بالکل ممکن ہے ورنہ نہیں۔"

"تمہیں تمہاری مرضی کے خلاف تمہاری مرضی سے استعمال کیا جائے گا لیکن اس سے قبل تمہیں چند امتحانوں سے گزارا جائے گا۔"

"کیا اب بھی مزید کسی امتحان کی ضرورت باقی رہ گئی ہے؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا لیکن اچانک ہی اسکرین تاریک ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی ہال میں بھی تاریکی چھا گئی تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ بمشکل آدھے منٹ بعد ہال کی روشنیاں دوبارہ جل اٹھیں۔ تیز روشنی میں مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ میرے نزدیک ہی ایک اور شخص بھی موجود ہے۔ وہ کب اور کس طرح اندر آیا اس کا مجھے پتا ہی نہیں چل سکا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ میری سماعت اس طرح مجھے دھوکا بھی دے سکتی ہے۔ وہ کتنی ہی احتیاط کیوں نہ کرتا مجھے احساس تو ہونا چاہئے تھا۔

میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کا قد ساڑھے پانچ فٹ کے قریب تھا۔ منحنی جسامت اور عمر کم از کم بھی پچاس سے اوپر ضرور تھی۔ اس نے سفید رنگ کا لبادہ زیب تن کر رکھا تھا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی نظریں میرے جسم کے آرپار ہو رہی ہوں۔

"یہ کون ہے چیف؟" بڈ نے سرگوشی کی "مشرق بعید کے کسی ملک کا باشندہ معلوم ہوتا ہے۔"

"میرا نام لی کوان ہے دوستو۔" اس نے سر خم کرتے ہوئے کہا "اور میں موشے ہاورڈ کے حکم پر آپ لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔"

اسی وقت اسکرین دوبارہ روشن ہوگئی اور اس پر وہ فلم دکھائی جانے لگی جس میں 'میں' اور جنگلی برسرپیکار تھے۔ ہال کی روشنیاں پھر بجھا دی گئی تھیں۔ میں بڑے غور اور توجہ سے اسکرین پر خود کو لڑتے دیکھ رہا تھا۔ خود کو لڑتے دیکھنا میرے لئے نیا تجربہ تھا۔ مجھے اپنی خامیاں نظر آرہی تھیں۔

فلم ختم ہونے پر اسپاٹ لائٹس روشن ہوگئیں اور اسکرین پر دوبارہ رینڈل نظر آنے لگا۔ لی کوان مجھ سے دس فٹ آگے تھا اور اس کی نگاہ اسکرین پر جمی ہوئی تھی۔

"تم نے فائٹ دیکھی لی کوان!" رینڈل نے کہا "تمہارا کیا تبصرہ ہے؟"

"جنگلی بہت طاقت ور تھا اور علی کو اس پر صرف تکنیک کی برتری تھی۔ اسی وجہ سے جنگلی کو شکست ہوئی۔"

"کیا اس جنگلی کو تربیت نہیں دی جا سکتی؟" رینڈل نے سوال کیا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ گفتگو مجھے سنانے کے لئے کی جا رہی ہے۔

"ہم اس پر کوشش کر کے دیکھ چکے ہیں۔ اس میں سیکھنے کی صلاحیت کا فقدان ہے۔" لی کوان نے جواب دیا۔

"علی کی صلاحیتوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریڈل نے پوچھا۔

"باصلاحیت معلوم ہوتا ہے مگر یہ مارشل آرٹس سے ناواقف ہے۔" لی کوان نے کہا۔

"تم نے سنا علی! ماسٹر لی کوان کے تجربے کے مطابق تم مارشل آرٹس سے ناواقف ہو۔ جنگلی کو شکست دے کر تم نے کوئی بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔"

"میں ماسٹر کے تجربے کو چیلنج نہیں کروں گا۔" میں نے کہا "اور مجھے اس بات سے بھی اختلاف نہیں ہے کہ جنگلی کو شکست دے دینا کوئی کارنامہ نہیں تھا؟"

"تم یقیناً یہاں سے نکلنے کے خواہاں ہوگے۔ ممکن ہے تم یہاں سے فرار ہونے کی کوشش بھی کرو اور اسی چکر میں کوئی نقصان اٹھا جاؤ۔"

"اگر مجھے فرار ہونے کی کوشش کرنی ہوتی تو اب تک کرچکا ہوتا مسٹر ریڈل!"

"ہاں' مجھے خود بھی اس پر حیرت ہے کہ تم نے فرار ہونے کی کوشش کیوں نہیں کی؟"

"میں صرف اس قسم کی کوشش کرنے کا عادی ہوں جس میں کامیابی کے کچھ نہ کچھ امکانات ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اس جزیرے سے فرار ہونا ممکن نہیں ہے۔"

ریڈل بری طرح چونک پڑا۔ "تمہیں کس نے بتایا کہ یہ کوئی جزیرہ ہے؟" باوجود کوشش کے وہ اپنے لہجے کی حیرت نہیں چھپا سکا تھا۔

"ہر بات بتانے سے نہیں معلوم ہوتی مسٹر ریڈل! جو کچھ آدمی سیکھتا ہے اگر اسے بروئے کار لاکر کچھ اخذ نہ کرسکے تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ سیکھنے سے تائب ہوجائے۔"

"تم نہیں بتانا چاہتے تو مت بتاؤ لیکن میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہاں سے فرار ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک موقع فراہم کرسکتا ہوں۔"

"فرار ہونے کا۔" میں نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں" ریڈل نے میرے طنز کو نظرانداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا "اگر تم میری ایک شرط پوری کردو تو میں تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت رہا کردوں گا۔"

"اوہو" میں نے غور سے ریڈل کو دیکھا۔

"ماسٹر لی کوان کو زیر کرلو۔ تم دنیا میں جس جگہ جانے کی خواہش کروگے تمہیں پہنچوادیا جائے گا۔"

میری نگاہ کا زاویہ بدل گیا۔ اب میں لی کوان کو دیکھ رہا تھا جس کی پشت میری طرف تھی۔ اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔

"یہ مقابلہ کب ہوگا مسٹر ریڈل؟" میں نے کہا مگر میں لی کوان سے نہ الجھنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔

"جب تم چاہو" ریڈل نے کہا پھر لی کوان سے مخاطب ہوا "تمہارا کیا خیال ہے ماسٹر؟"

"تم جانتے ہو کہ لی کوان ہر وقت تیار رہتا ہے۔" لی کوان نے جواب دیا۔

"مسٹر بڈ' میڈیم ایکس اور مرجانہ دیوار کے ساتھ ہوجائیں۔ ہم ایک عظیم فائٹ دیکھنے والے ہیں۔ علی یار خان بمقابلہ ماسٹر لی کوان۔"

تینوں افراد دیوار کے ساتھ جا لگے۔ ہال کے وسط میں صرف میں اور لی کوان رہ گئے تھے۔ لی کوان نے اب تک پلٹ کر میری طرف نہیں دیکھا تھا۔

"میں تین تک گنوں گا۔" ریڈل نے کہا "اس کے ساتھ ہی مقابلہ شروع ہوجائے گا۔ یہ مقابلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کوئی حریف دوسرے پر اپنی برتری ثابت نہ کردے۔ مقابلے کے دوران کوئی بھی داؤ آزمایا جاسکتا ہے کسی بھی قسم کا فاؤل کیا جاسکتا ہے کسی پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ ایک' دو' تین۔"

ریڈل کے تین کہتے ہی ہال تیز روشنی میں نہا گیا۔ اسکرین پر نظر آنے والی ریڈل کی تصویر دھندلا کر رہ گئی تھی اور لی کوان ۔۔۔ وہ تو اب بھی میری طرف پشت کئے کھڑا تھا۔ میری چھٹی حس مجھے کسی بڑے خطرے کا احساس دلا رہی تھی ۔۔ مجھے محسوس ہورہا تھا جیسے میری عافیت اسی میں ہو کہ میں اس سے مقابلہ نہ کروں۔ بظاہر بے ضرر نظر آنے والے اس شخص میں معلوم نہیں کیا بات تھی جو مجھے اس پر حملے آور ہونے سے روک رہی تھی۔ ریڈل نے بھی اتنا بڑا داؤ بغیر کسی مضبوطی کے نہیں کھیلا ہوگا۔ میں ریڈل کے کسی جال میں پھنسنے کو تیار نہیں تھا۔

"تم کیا سوچ رہے ہو علی" ہال میں ریڈل کی آواز گونجی "لی کوان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے"

"لی کوان کی پشت میری طرف ہے اور عقب سے وار کرنا بزدلی کی علامت ہے ریڈل! شاید تمہارا ماسٹر مقابلے سے کترا رہا ہے۔"

میری بات سن کر لی کوان آہستہ سے میری جانب گھوما۔ اس کے ہونٹوں پر بہت ہلکا سا تبسم تھا اور اگر میں نے غلط نہیں سمجھا تھا تو اس کی آنکھوں میں میرے لئے تعریفی چمک بھی تھی۔

لی کوان نے اپنا رخ میری طرف تو کرلیا مگر وہ اب بھی

اپنی جگہ پر ہی کھڑا تھا۔ نہ تو اس نے میری طرف ایک قدم بڑھایا اور نہ ہی حملہ کرنے کا کوئی انداز اختیار کیا۔ میں بھی اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"اب کیا ہوگیا علی!" ریڈل کی آواز آئی "اب تو تمہاری شکایت دور ہوگئی۔ آگے کیوں نہیں بڑھتے۔"

"میں کسی پر ہاتھ اٹھانے میں پہل نہیں کرتا ریڈل! لہٰذا اگر تم مجھ سے یہ توقع کررہے ہو کہ میں لی کوان پر حملہ کروں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔"

"تو پھر تم نے لی کوان سے مقابلہ کرنے کی ہامی کیوں بھری تھی؟" ریڈل نے کہا۔

"میرا خیال ہے میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی جس سے تم نے یہ نتیجہ اخذ کرلیا۔ یہ مقابلہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ لی کوان خود مجھ پر حملہ کرے۔"

"لی کوان نے اپنی زندگی میں کسی پر ہاتھ اٹھانے میں پہل نہیں کی نوجوان!" لی کوان نے کہا "اور تمہاری خاطر میں اپنا یہ اصول نہیں توڑ سکتا۔ اور پھر یہ مقابلہ میری نہیں تمہاری ضرورت ہے۔ میری شکست کی قیمت پر ہی تمہیں آزادی مل سکے گی۔ تمہیں ایک اچھا موقع مل رہا ہے۔ اسے کیوں ضائع کررہے ہو؟"

"اسے موقع کہتے ہیں کہ کسی کو روند کر نکل جاؤ ۔۔۔ میں یہ بات نہیں مانتا۔ تم سے میرا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ محض ریڈل کو خوش کرنے کے لئے میں تم پر کیوں ہاتھ اٹھاؤں؟"

"مجھے خوش کرنے کے لئے نہیں مسٹر علی! اپنی آزادی کے لئے۔ تمہیں رہا کرنے کے لئے میری واحد شرط یہی ہے کہ لی کوان کو زیر کرو اور جہاں چاہو چلے جاؤ۔"

تہذیب اور بڈ میرے اس رویئے پر حیران تھے۔ ان کے خیال میں یہ ایک سنہری موقع تھا جس سے فائدہ نہ اٹھا کر میں غلطی کررہا تھا۔

"کیا غضب کررہے ہو چیف!" بڈ نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا "آگے بڑھ کر حملہ کرو چیف! اس سے اچھا موقع پھر نہیں مل سکے گا۔"

"تم میرے اصول سے واقف ہو بڈ! اس کے باوجود ایسی باتیں کررہے ہو؟" میں نے بڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا مگر میری توجہ لی کوان کی طرف تھی۔

"گویا تم نے رہائی کا وہ واحد موقع ضائع کردیا جو میں نے تمہیں فراہم کیا تھا۔" ریڈل نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"میں تمہیں اپنے جواب سے آگاہ کرچکا ہوں۔" میں نے کہا "اور اب مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ یہ مقابلہ کبھی نہیں ہوسکے گا۔"

"میں نے تمہیں بہت آسان ہدف دیا تھا۔ ماسٹر لی کوان کو زیر کرنا تمہارے لئے زیادہ مشکل نہ ہوتا۔ یہ ایک منحنی آدمی ہے' قد میں بھی تم سے چھ انچ کم ہے' تم نوجوان ہو جبکہ وہ بڑھاپے کی حدود میں قدم رکھ چکا ہے۔"

"اگر لی کوان مجھ سے کمزور ہے اور عمر میں بھی مجھ سے بڑا ہے تو اس کا حق دگنا ہوگیا۔ کمزور کو تحفظ فراہم کرنا چاہئے اور بزرگوں کی عزت کرنا چاہئے۔ مجھے افسوس ہے کہ اب میں لی کوان پر جواباً بھی ہاتھ نہیں اٹھا سکوں گا۔"

"بس تو پھر یہ موقع ضائع سمجھو اور مقابلے کا وقت بھی ختم ہوا۔ اب تم کبھی رہا نہیں ہوسکوگے۔ میں تمہیں ڈیتھ مشین میں تبدیل کردوں گا اور تمہارے نظریات تبدیل کرنے کے لئے سائنٹیفک بنیادوں پر آج سے ہی کام شروع ہوجائے گا۔"

"میں اس سے اختلاف کروں گا۔" لی کوان نے کہا۔ "نظریات کی تبدیلی کے لئے جو دوائیں استعمال کرائی جائیں گی ان سے اس کی سیکھنے کی صلاحیت متاثر ہوسکتی ہے اور میں یہ ہرگز گوارا نہیں کروں گا۔"

"کچھ مجھے تو معلوم ہو آخر میرے بارے میں یہ کس قسم کی گفتگو کی جارہی ہے۔" میں نے کہا "تم لوگ مجھے کیا سکھانا چاہتے ہو اور مجھے کون سی دوائیں استعمال کرائی جائیں گی؟"

"لی کوان کے اعتراض کے بعد اب پہلے تمہیں مارشل آرٹ کی تربیت دی جائے گی۔" ریڈل نے کہا "تم پر نظریات کی تبدیلی کے لئے عمل بعد میں شروع کیا جائے گا۔"

میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔ معلوم نہیں وہ مجھے کس قسم کی دوائیں استعمال کرانے کا ارادہ رکھتے تھے اور ان دواؤں کے مجھ پر کیا اثرات ہوتے۔ یہ خیال ہی لرزا دینے والا تھا کہ میں اسرائیل کے لئے کام کروں گا۔

"میں مارشل آرٹ سے واقف ہوں۔" میں نے کہا۔ "میں نے اس کی باقاعدہ تربیت حاصل کی ہے۔ اب آخر مجھے کیا سکھایا جائے گا؟"

"تم کچھ بھی نہیں جانتے۔" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "تم نے جن لوگوں سے مارشل آرٹ کی تربیت حاصل کی ہے وہ خود بھی اس فن سے ناواقف ہوں گے۔ کسی اور کو کیا سکھائیں گے؟"

"تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ میں نے ایک جنگلی لڑاکے کو کتنی آسانی سے زیر کرلیا۔ اگر میں اناڑی ہوتا تو اس سے مار کھا گیا ہوتا۔"

"اسے شکست دینے میں تمہاری پھرتی کا زیادہ ہاتھ ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فنی اعتبار سے تمہاری کارکردگی نہ صرف ناقص رہی بلکہ تم نے کئی غلطیاں بھی کیں۔" لی کوان نے کہا "تمہیں طویل اور سخت تربیت کی ضرورت ہے۔"

"اور اگر میں یہ تربیت حاصل کرنے سے انکار کردوں تو؟"

"میں تمہیں اس کا مشورہ نہیں دوں گا۔" ریڈل نے کہا "یہ بڑے خسارے کا سودا ہوگا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم پر تشدد کروں۔"

"یہ بھی تمہاری مجبوری ہے۔ تم ہر فیصلہ اپنے مفاد میں کرتے ہو۔ مجھے یہ تاثر دینے کی کوشش مت کرو کہ تم مجھ پر کوئی احسان کررہے ہو۔"

ریڈل مسکرایا "میں کب کہہ رہا ہوں کہ میں نے تمہارے مفاد میں کوئی فیصلہ کیا ہے۔ یہ مشورہ البتہ تمہارے مفاد میں ضرور ہے کہ ہم سے تعاون کرو۔ آگے تمہاری مرضی مشورہ قبول کرو یا نہ کرو۔"

"ٹھیک ہے' میں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں۔ اس لئے تم سے تعاون کروں گا۔ مگر مجھے مارشل آرٹس سکھائے گا کون؟"

"ماسٹر لی کوان کے علاوہ یہ کام اور کون کرسکتا ہے۔ تمہیں فوری طور پر ان کی شاگردی میں دیا جاتا ہے۔ تم ان کے تعاون سے جلد از جلد سب کچھ سیکھ لو۔"

"مارشل آرٹس کو سیکھنا مذاق نہیں ہے۔ اس میں بہت وقت لگتا ہے۔" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "اور پھر ہر شخص اسے سیکھ بھی نہیں سکتا۔"

"وقت تو خیر لگتا ہے۔" میں نے کہا "لیکن جب ہر شخص مارشل آرٹس نہیں سیکھ سکتا تو پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ میں اسے سیکھنے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔"

"لی کوان کبھی نااہل کو اپنی شاگردی میں نہیں لیتا۔" ریڈل نے کہا "میرا خیال ہے تمہارا شمار خوش قسمت ترین افراد میں ہوتا ہے۔ تم پہلے خوش نصیب ہو جسے لی کوان نے اس مقصد کے لئے چنا ہے۔"

"میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میری اہلیت کے بارے میں فیصلہ کس بنیاد پر کیا گیا ہے؟"

"مجھ پر حملہ کرنے کے لئے تمہارے پاس بہت موقع تھا مگر تم نے اپنی آزادی کو قربان کردیا۔ ایک کم زور پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ یہ تمہارا سب سے بڑا امتحان تھا۔"

"تم نے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا مسٹر لی کوان! اگر میں تم پر حملہ کربیٹھتا تو کیا ہوتا؟"

"اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہوتا کہ میں تمہیں اپنی شاگردی میں نہ لیتا۔"

"مجھے اتنا بے صلاحیت بھی مت سمجھو۔۔۔ یا یہ کہ اس صورت میں تم فوری طور پر شکست تسلیم کرکے اپنی جان بچالیتے۔"

"میں دنیا کا واحد ماسٹر ہوں۔" لی کوان نے بڑے باوقار انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا "اور ماسٹر کی شان یہ ہوتی ہے کہ اس پر دھوکے سے بھی قابو نہیں پایا جاسکتا۔"

"یہ تو صرف تمہارا بیان ہے میں اس پر کس طرح یقین کرلوں؟" میں نے بے اعتباری سے کہا۔

"اب شاید تمہیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہورہا ہے۔ تم چاہو تو اب بھی مجھ سے مقابلہ کرسکتے ہو۔"

"میں ایک بار فیصلہ کرتا ہوں اور پھر اس پر قائم رہتا ہوں۔ وہ اور لوگ ہوتے ہوں گے جو اپنے فیصلوں پر پچھتاتے ہوں گے۔ مجھے تو صرف اس بات پر حیرت ہے کہ اگر میں تم پر عقب سے حملہ کردیتا تو کیا ہوتا؟"

"تم یہ کیوں بھول رہے ہو مسٹر علی کہ لی کوان تمہارا ہونے والا استاد ہے۔ اس میں کوئی غیر معمولی بات ہوگی تبھی تو اسے تمہارا استاد مقرر کیا گیا ہے۔"

"مجھے یہ بات ماننے میں تامل نہیں ہے کہ مسٹر لی کوان غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہیں لیکن اب ان کی وہ عمر نہیں رہی جس میں آدمی اپنے فن کو پھرتی سے استعمال کرسکتا ہے۔ میرے اور ان کے درمیان بیس سال سے زیادہ کا فرق ہے۔ میں ان پر حملہ کربیٹھتا تو انہیں کچھ نہ کچھ نقصان تو ضرور پہنچتا۔"

میری بات سن کر لی کوان مسکرایا۔ اس کے مسکرانے کا انداز ایسا تھا جیسے کسی بچے کی لن ترانیوں پر کوئی بڑا آدمی مسکراتا ہے۔

"تم حجت بہت زیادہ کرتے ہو۔" اس نے کہا "مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ فنی تربیت کے دوران یہ عادت تمہارے لئے بہت مضر ثابت ہوگی۔"

"میں سمجھتا ہوں۔" میں نے اثبات میں سرہلایا "لیکن جو بات بہت زیادہ ناممکن محسوس ہورہی ہو اس کا اظہار کئے بغیر بھی تو نہیں رہا جاسکتا۔"

"میں تمہیں اپنی شاگردی میں قبول کرچکا ہوں اس لئے تربیت شروع ہونے سے قبل میں تمہیں مطمئن کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ انگلی دیکھ رہے ہو۔" لی کوان نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت بلند کی "محض اس ایک انگلی سے میں تمہارا کان تمہارے جسم سے علیحدہ بھی کرسکتا ہوں

لیکن میں محض تمہارا کان چھونے پر اکتفا کروں گا۔ پہلے دایاں کان' اس کے بعد بایاں اور گدی۔۔۔ ٹھیک ہے۔"

میں نے اثبات میں سرہلایا لیکن مجھے محسوس ہورہا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے کرکے بھی دکھا سکتا ہے۔

"تمہارا کان چھونے کے لئے ظاہر ہے مجھے تمہارے قریب آنا پڑے گا۔ تمہارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف پھرتی کا مظاہرہ کرکے بچ جاؤ بلکہ تم روکنے کے لئے مجھ پر حملہ بھی کرسکتے ہو۔ خواہ اس سے مجھے کوئی بڑا نقصان ہی کیوں نہ پہنچ جائے۔"

"نہیں" میں نے نفی میں سرہلایا "مجھ سے یہ نہیں ہوسکے گا۔" میں نے کہا "میں بچنے کی کوشش تو ضرور کروں گا مگر تم پر جوابی حملہ کرنا میرے بس کی بات نہیں ہوگی۔"

"تم کیا کرتے ہو کیا نہیں کرتے۔ اس سے مجھے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں تو تمہارے اصرار پر ایک مظاہرہ کررہا ہوں۔ چلو سنبھلو میں تمہاری طرف آرہا ہوں۔ بعد میں نہ کہنا کہ تم تیار نہیں تھے۔"

میں سنبھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے خاصا ناممکن قسم کا دعویٰ کیا تھا مگر اس کے باوجود میری خود اعتمادی بری طرح متزلزل تھی۔ معلوم نہیں کیوں مجھے یقین تھا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے کرکے دکھادے گا۔

لی کوان کا جسم متحرک ہوا۔ وہ میرے بائیں پہلو کی طرف جھپٹا تھا۔ میں اس سے بچنے کے لئے دائیں طرف ہٹ گیا لیکن وہ بائیں طرف آیا ہی کب تھا۔ اس کی بجلی سی جھلک میں نے اپنے دائیں جانب دیکھی تھی اور اس کے ساتھ ہی اپنے دائیں کان پر اس کی انگلی کی دستک محسوس کی تھی۔ میں بڑی تیزی سے ایڑی کے بل گھوما لیکن میں اس کی دوسری جھلک بھی نہ دیکھ سکا۔ اس نے البتہ نہ صرف میرے بائیں کان کو چھوا بلکہ میری گدی پر ایک ٹھوکا لگادیا تھا اور اس کے بعد اسی جگہ کھڑا ہوا نظر آیا جہاں سے اس کا سفر شروع ہوا تھا۔

"کیا خیال ہے علی!" لی کوان نے پوچھا "اب تمہیں یقین آیا؟"

میں نے متحیرانہ انداز میں اسے دیکھ کر پلکیں جھپکائیں "جو کچھ ابھی میرے ساتھ ہوا ہے وہ کسی اور نے مجھ سے بیان کیا ہوتا تو میں ہرگز یقین نہ کرتا۔"

"میں اپنا فن تمہیں منتقل کردوں گا۔ تم میرے شاہکار ہوگے ناقابل تسخیر۔"

"اسے جلد از جلد ڈیتھ مشین میں تبدیل کردو لی کوان!" ریڈل نے مضطربانہ انداز میں کہا "تاکہ اس کی صلاحیتیں مسلم دنیا کے خلاف استعمال کی جاسکیں۔"

"یہ جلدی کا کام نہیں ہے مسٹر!" لی کوان بے رخی سے بولا "یہ ٹریننگ میں عمریں بیت جایا کرتی ہیں۔"

"اتنا انتظار نہیں کیا جاسکتا لی کوان! ایگلز میں ویسے ہی اچھے ایجنٹوں کی کمی ہے۔"

"تم لوگ تو بس ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے چکر میں لگے رہتے ہو۔ دو سال تو اسے مارشل آرٹس کی بنیادی باتیں سکھانے میں ہی لگ جائیں گے۔"

"تمہیں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا عرصہ دیا جاسکتا ہے۔ اتنے ہی عرصے میں جو کچھ سکھا سکتے ہو سکھادو۔ ہم کسی بین الاقوامی مقابلے میں شرکت کی تیاری نہیں کررہے۔"

"مارشل آرٹس کوئی مذاق نہیں ہے موٹے باورڈ! چھ ماہ میں کچھ نہیں ہوسکتا۔"

"تم نے جس شخص کو اپنی شاگردی میں لیا ہے وہ ہر امتحان میں پورا اترا ہے۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ اس کی سیکھنے کی صلاحیتیں بھی غیر معمولی ہوں گی۔ اس کے باوجود اگر تم دو سال پر اصرار کرو تو تمہارا کیا کمال ہے۔ یہ تو وہ شخص ہے جس نے اپنی موجودہ حالت میں بھی دنیا بھر کے مایہ ناز ایجنٹوں کو ناکوں چنے چبوا دیے۔"

"تم لوگوں کو تو بس کام چلانے سے غرض ہوتی ہے۔" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "ٹھیک ہے میں اسے چھ ماہ میں زیادہ سے زیادہ سکھانے کی کوشش کروں گا لیکن یہ میرے خوابوں کی تعبیر نہیں بن سکے گا۔ اگر یہ کسی خاذ پہ شکست سے دوچار ہوجائے تو لی کوان کو الزام مت دینا جو کچھ بھی ہوگا تمہاری بے صبری کا نتیجہ ہوگا۔"

"مجھے منظور ہے۔" ریڈل کی آواز خوشی کی شدت سے لرز رہی تھی "تمہیں کوئی الزام نہیں دیا جائے گا۔ بس تم ابھی سے اس کی تربیت شروع کردو۔"

"مجھے بھی کچھ کہنا ہے جناب!" اچانک بڈ نے ہاتھ اٹھا کر کہا "گوٹے مل ائرپورٹ پر آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ۔۔۔"

"مجھے اپنا وعدہ یاد ہے مسٹر بڈ!" ریڈل نے مسکرا کر کہا "تمہارے چیف نے مجھے مشکل میں پھنسادیا ہے۔ اگر وہ مجھے شناخت نہ کرتا تو میں اپنا وعدہ پورا کرنے سے بری الذمہ ہوجاتا۔ اس لئے کہ وعدہ تو کرنل شوالو نے کیا تھا۔"

"تو پھر میں کوئی اچھی امید رکھوں؟" بڈ نے بہت خوش ہو کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بالکل مسٹرہڈ! زندگی کے لمحات کو رنگین بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔ میں آج ہی تمہارے لئے بندوبست کرادوں گا۔"

ہم اس عمارت سے باہر آئے تو مرجانہ وہیں رہ گئی تھی اور لی کوان ہمارے ساتھ ہی باہر آیا تھا۔

"اب تم لوگ بیرک میں نہیں رہو گے۔" لی کوان نے کہا پھر سامنے سے گزرتے ہوئے ایک شخص کو آواز دے کر اس سے کہا کہ ہمیں گیارہ نمبر میں چھوڑ آئے۔ میں نے اس شخص کے ساتھ جانے کے لئے قدم بڑھایا تو لی کوان نے مجھے ٹوک دیا۔

"تم کہاں چلے تمہیں تو اب چھ مہینے کا عرصہ میرے ساتھ گزارنا ہے۔ تم میرے ہی ساتھ بارہ نمبر میں رہو گے۔"

میں نے تہذیب اور ہڈ کو اس شخص کے ساتھ جانے کا اشارا کیا اور خود لی کوان کے ساتھ چل پڑا جس کا رخ گراؤنڈ کی طرف تھا۔

گراؤنڈ میں تیز چمکیلی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ گرمی بہت زیادہ تھی اور ہوا اگرچہ مرطوب اور ٹھنڈی تھی مگر وہ درجہ حرارت تو کم نہیں کر سکتی تھی۔ گراؤنڈ تک پہنچتے پہنچتے میں پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔

"وہ سامنے جنگل دیکھ رہے۔" لی کوان نے اس طرف اشارا کیا جہاں سے ہم صبح گزر کر یہاں آئے تھے "یہاں سے وہاں تک کا فاصلہ پانچ سو میٹر کے قریب ہو گا۔ تم یہ فاصلہ زیادہ سے زیادہ کتنی دیر میں طے کر سکتے ہو؟"

"میرا خیال ہے مجھے تین منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔" میں نے کہا۔

"تین منٹ!" لی کوان نے بے یقینی سے مجھے دیکھا۔ "تین منٹ میں پانچ سو میٹر کا مطلب سمجھتے ہو۔ تمہارے دوڑنے کی رفتار صرف دس کلو میٹر فی گھنٹا ہے۔"

"میں نے اندازا کہا تھا ممکن ہے یہ فاصلہ میں دو منٹ میں ہی طے کر لوں۔"

"یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اس سے زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ تو کوئی کچھوا بھی کر لے گا۔"

میں نے لی کوان کو حیرت سے دیکھا "میں آدمی ہوں مسٹر لی کوان! کوئی ریسنگ کار نہیں ہوں۔"

"ریسنگ کار انسان نے بنائی ہے اور انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنی ہی بنائی ہوئی کسی چیز سے شکست کھا جائے۔"

"کل کو تم یہ دعویٰ بھی کر سکتے ہو کہ آدمی کو ہوائی جہاز سے بھی تیز اڑنا چاہئے۔" میں نے کہا۔

"اڑنا انسان کا کام نہیں ہے۔ اس لئے یہ بات احمقانہ ہے۔" لی کوان غصیلے لہجے میں بولا "اب تم گھڑی میں وقت دیکھ کر دوڑنا شروع کر دو۔ تمہیں مجھ سے پہلے وہاں پہنچنا ہے۔ اور اپنی انتہائی رفتار سے پیچھے دیکھے بغیر دوڑنا ہے۔"

میں نے سر کو اثباتی جنبش دی اور اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظریں جما دیں۔ جیسے ہی سیکنڈ کی سوئی بارہ کے ہندسے پر پہنچی میں نے دوڑ لگا دی۔ نہ تو میں نے لی کوان سے کچھ کہنے کی زحمت کی تھی اور نہ ہی میں نے یہ دیکھنے کی کوشش کی تھی کہ وہ بھی میرے پیچھے آرہا ہے یا نہیں۔ اس نے ایک بار مجھے شکست دی تھی اور اب میں اسے ہرا کر بدلہ لینے کے موڈ میں تھا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا۔ لاکھ پھرتیلا ہونے کے باوجود پانچ سو میٹر کے فاصلے تک مجھ سے زیادہ تیز نہیں دوڑ سکتا تھا۔ میں انتہائی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ اس وقت میرا مقصد صرف ایک ہی تھا۔ جس طرح بھی ممکن ہو لی کوان کو شکست سے ہمکنار کروں تاکہ وہ آئندہ میرے سامنے بڑی بڑی باتیں نہ کر سکے۔ میں اسے زیادہ سے زیادہ فاصلے سے ہرانا چاہتا تھا۔ اس نے میری رفتار کو کچھوے سے تشبیہ دے کر میری توہین کی تھی۔ میں اس سے صرف نظر نہیں کر سکتا تھا۔

گراؤنڈ کے اختتام پر پہنچ کر میں نے سب سے پہلے گھڑی پر نظر ڈالی۔ پانچ سو میٹر کا فاصلہ میں نے صرف ایک منٹ اور پچپن سیکنڈ میں طے کر لیا تھا۔ میرے سامنے ہی جنگل کا داخلی راستہ تھا۔ گھڑی پر نظر ڈالنے کے بعد میں مڑا اور لی کوان کی تلاش میں نظریں دوڑائیں مگر وہ کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ اسے کہیں موجود نہ پا کر پہلے تو میں حیران ہوا پھر مجھ کو غصہ آگیا۔ مجھے گراؤنڈ میں دوڑا کر خود وہ عقب سے کھسک گیا تھا۔

"تم مجھے غلط جگہ تلاش کر رہے ہو۔" میں نے لی کوان کی آواز سنی۔ آواز عقب سے آئی تھی۔ میں بوکھلا کر مڑا۔ وہ جنگل کے داخلی دروازے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔ میرے لئے اس کی وہاں موجودگی قطعی ناقابل یقین تھی۔ یہاں تک پہنچنے کے لئے اس کا میرے برابر سے گزرنا لازمی تھا۔ ایسی کوئی صورت نہیں تھی کہ وہ میری نظروں سے بچ کر نکل سکتا۔ پھر وہ وہاں کیسے پہنچا؟

"تمہاری حیرت بجا ہے علی!" لی کوان نے مسکراتے ہوئے کہا "میں گراؤنڈ کے کنارے کنارے دوڑتا ہوا دوسرے راستے سے جنگل میں داخل ہوا تھا اور اندر سے گھوم کر اس طرف سے باہر آیا ہوں۔ اسی لئے تم مجھے نہیں دیکھ سکے۔"

"اس طرح تو تمہیں مجھ سے دگنا فاصلہ طے کرنا پڑا ہو گا۔"

...میری حیرت بڑھ گئی تھی۔

"تو کیا ہوا" لی کوان بدستور مسکرا رہا تھا "ماسٹر فاصلوں سے نہیں گھبرایا کرتے۔"

"دگنا فاصلہ طے کرنے کے باوجود تم اتنی جلدی کس طرح یہاں پہنچ گئے؟"

"میں تمہیں کسی حد تک سمجھ چکا ہوں علی! جب تک تم دل سے کسی کی برتری تسلیم نہیں کر لو اس کے کہنے پر آنکھ بند کر کے عمل نہیں کر سکتے اور ایک شاگرد کے لئے ضروری ہے کہ استاد کے کہنے پر بلا چون وچرا عمل کرے۔ اس کے بغیر کامیاب ہونا مشکل ہوتا ہے۔ مجھے چونکہ بہت کم وقت دیا گیا ہے اس لئے میں نے یہ مظاہرہ کرنا ضروری سمجھا تاکہ تم میری برتری پوری طرح تسلیم کر لو اور مجھ سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ سیکھو۔"

میں اسے کیا بتاتا کہ میں نے اس کی برتری اسے دیکھتے ہی تسلیم کر لی تھی۔ جہاں تک میں نے اندازہ لگایا تھا اس کے مطابق وہ صرف ایک ملازم تھا۔ ایک ایسا ملازم جو اپنی باتیں منوا بھی سکتا تھا۔ اس کی ملازمت کی نوعیت کیا تھی یہ مجھے معلوم نہیں تھا لیکن یہ ضرور تھا کہ بظاہر وہ میرے عزائم کی راہ میں حائل ہوتا نظر نہیں آرہا تھا بلکہ اپنا فن مجھے منتقل کر کے وہ مجھ سے معاونت کر رہا تھا۔ رینڈل ہاورڈ نے میرے بارے میں جس قسم کے عزائم ظاہر کئے تھے ان کے پیش نظر یہ ممکن نہیں تھا کہ جو کچھ میں سیکھتا اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا لیکن کوئی نہیں جانتا کہ مستقبل کے صفحات پر کیا تحریر ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے طور پر مختلف منصوبے بناتا ہے مگر وقت کے بے رحم ہاتھ سب کچھ تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم سوچیں وہ من وعن پورا ہو جائے۔

میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا تھا۔ میں نے رینڈل کو گھیرنے کا منصوبہ بنایا تھا مگر خود اس کے جال میں پھنس گیا تھا اور اتنی بری طرح پھنسا تھا کہ ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کے باوجود رینڈل کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ مجھے اپنے مذموم عزائم کے لئے مسلمانوں کی خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا اور میں نے محض اس توقع پہ خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا کہ شاید قدرت مجھے کوئی موقع فراہم کر دے اور جو مہلک فن میں لی کوان سے سیکھوں اسے یہودیوں کی خلاف استعمال کر سکوں۔

"میں نے تمہاری برتری تسلیم کر لی ہے لی کوان۔" آخر کار میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "بے فکر رہو جو کچھ کہو گے میں اس پر بے چون وچرا عمل کروں گا۔"

"سوچ لو علی!" لی کوان نے معنی خیز انداز میں کہا "تم بہت بڑی بات کہہ رہے ہو۔ ممکن ہے تم اپنے قول پر پورے نہ اتر سکو۔"

"یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہوتا ماسٹر! جب مجھے تمہاری نیت پر شبہ ہوتا لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اپنی بساط بھر تمہاری ہر بات پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔"

لی کوان کی آنکھیں چمکنے لگیں "کسی کو اپنا شاگرد بنانے کے لئے میری تین شرائط تھیں جن سے میں نے موشے ہاورڈ کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ میں صرف اس شخص کو اپنی شاگردی میں لے سکتا تھا جو میری تینوں شرائط پر پورا اترتا۔ جانتے ہو وہ تین شرائط کیا تھیں۔ صلاحیت، ذہانت اور عالی ظرفی۔ تم ان تینوں صلاحیتوں کا حسین مجموعہ ہو۔ میں تمہیں صرف اپنا فن منتقل کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے علاوہ جو باتیں ہوں گی وہ تم خود سمجھ لو گے۔"

میں اسے الجھے ہوئے انداز میں دیکھتا رہا۔ معلوم نہیں جو کچھ اس نے کہا تھا اس کا مطلب کیا تھا لیکن میں نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا۔ اس نے بھی مزید کوئی وضاحت نہیں کی اور مجھے اپنے ساتھ جنگل میں لے گیا۔

"انسان اشرف المخلوقات ہے۔ وہ جانوروں کو اپنی عقل سے تو زیر کر لیتا ہے مگر مقابلہ کر کے انہیں زیر نہیں کر سکتا۔" لی کوان نے مجھ سے کہا "کیا تم اس کی وجہ بتا سکتے ہو؟"

"میرے خیال میں اس کی تین اہم وجوہات ہیں۔ طاقت، پھرتی اور بے حسی۔" میں نے کہا۔

"تیسری بات بالکل غلط ہے۔ جانوروں کی حسیات انسانوں سے کہیں بہتر ہوتی ہیں۔ خاص طور پر سونگھنے سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" میں نے اس سے اتفاق کیا۔ "ان معاملات میں جانور انسانوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔"

"قدرت نے انسان کو ہر صلاحیت سے نوازا ہے۔ ساتھ ہی یہ گنجائش بھی رکھی ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو جتنا چاہے بڑھا لے۔" لی کوان کہہ رہا تھا "ہم چونکہ فطرتاً آرام طلب ہوتے ہیں اس لئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری حسیات ماند پڑتی چلی جاتی ہے۔ ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اپنی ان حسیات کو جانوروں کے برابر بڑھا لیں۔"

"ہم اپنی صلاحیتوں میں کتنا ہی اضافہ کیوں نہ کر لیں محض اپنی جسمانی صلاحیتوں کی بنیاد پر جانوروں کو شکست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں دے سکتے۔"

"مگر انسانوں کے لئے ناقابل تسخیر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مارشل آرٹس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے اپنی حسیات کو ترقی دینا بے حد ضروری ہے۔ یاد رکھو درندوں سے نمٹنے کے لئے درندوں والے اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے۔"

لی کوان مجھے لیکچر دیتا رہا اس کے لیکچر کا محور درندوں کے اوصاف تھے۔ مثال کے طور پر شیر جب جنگل میں شکار کے لئے نکلتا ہے تو اس کے چلنے سے ذرا سی بھی آہٹ پیدا نہیں ہوتی حالاں کہ جنگل میں سوکھی ہوئی شاخیں بھی ہوتی ہیں جو پیروں کے نیچے آکر ٹوٹ بھی سکتی ہے مگر شیر اور دیگر جنگلی درندے ان سے کس طرح بچ کر نکلتے ہیں۔

میں اس کی کہی ہوئی ہر بات کا ایک ایک لفظ ذہن نشین کر رہا تھا۔ اس کی ہر بات بہت کار آمد تھی۔ میں نے جوڈو کراٹے سیکھا ضرور تھا مگر وہ صرف جسمانی داؤ پیچ تک ہی محدود رہا تھا اور لی کوان مجھے جو کچھ بتا رہا تھا وہ اس سے کہیں آگے کی چیزیں تھیں۔

"ایک اور چیز بھی ہے جسے رفتار کہتے ہیں اکثر اوقات ہم صرف رفتار کے بل پر حریف کو مات دے سکتے ہیں۔ تمہیں اپنی رفتار میں بھی اضافہ کرنا پڑے گا۔ تمہاری موجودہ رفتار بڑی مایوس کن ہے۔"

پھر لی کوان نے مجھے عجیب قسم کی مشقیں شروع کرا دیں یہ بہت مشکل قسم کی مشقیں تھیں مگر لی کوان نے مجھے ایسے گر بتائے جن کی وجہ سے مجھے وہ مشکل مشقیں آسان معلوم ہونے لگیں۔ پہلے روز مجھے چار گھنٹے تک جسمانی ورزشیں کرنا پڑیں۔ مجھے اچھی خاصی تھکن محسوس ہونے لگی تھی مگر میں نے اس کا اظہار نہیں ہونے دیا۔ دوپہر کا کھانا بھی ورزشوں کی نذر ہو گیا تھا۔

"تمہیں بھوک لگ رہی ہوگی۔" شام پانچ بجے کے قریب لی کوان نے مجھ سے کہا۔

"بھوک تو لگ رہی ہے ماسٹر لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی میرے جسم میں بہت توانائی موجود ہے۔"

لی کوان مسکرا دیا "چھ مہینے تک ہر چیز میں میرے پابند رہو گے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

وہ مجھے لے کر سمندر کے کنارے پہنچ گیا۔ یہ جزیرے کی شمالی سمت تھی۔ سمندر سے کچھ ہی فاصلے پر چراگاہ کی قسم کی گھاس لہلہا رہی تھی۔

"اس میں سے تمہیں دو مٹھی بھر گھاس چبا کر نگلنی ہے۔" لی کوان نے کہا اور میں بوکھلا کر اس کی صورت دیکھنے لگا مگر وہ بے حد سنجیدہ تھا۔ میں نے محض ایک لمحے کے لئے اس کی بات پر غور کیا اور پھر میں خودرو گھاس کی طرف بڑھ گیا۔ گھاس کا ذائقہ بہت تلخ تھا مگر میں دل پر جبر کر کے کسی نہ کسی طرح اسے نگل ہی گیا۔

"بہت خوب علی!" لی کوان نے تحسین آمیز انداز میں کہا "یہ دو مٹھی گھاس تمہیں روز صبح شام چبا کر نگلنی ہوگی۔ آؤ اب واپس چلتے ہیں۔"

لی کوان مجھے ہینگر نما عمارت کے عقب میں بنے ہوئے ہٹ نما ایک مکان میں لے گیا جس پر بارہ کا ہندسہ لکھا نظر آ رہا تھا۔

تمہارے ساتھی گیارہ نمبر میں ہیں۔" لی کوان نے کہا۔ تم میرے ساتھ بارہ نمبر میں رہو گے۔ اگر تم چاہو تو ایک گھنٹے کے لئے اپنے ساتھیوں سے مل سکتے ہو مگر یہ یاد رکھنا کہ چھ مہینے تک تمہیں صنفِ نازک سے دور ہی رہنا ہے۔"

بے فکر رہو ماسٹر! میں ماضی میں بھی ہمیشہ اس نعمت سے دور ہی دور رہا ہوں۔" میں نے کہا اور گیارہ نمبر کی طرف بڑھ گیا۔ تہذیب مجھے دیکھتے ہی تیر کی طرح میری طرف آگئی اور اس نے مجھے جھنجوڑ ڈالا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے علی! تم نے ان لوگوں کے مقابلے میں شکست کیسے قبول کر لی؟ تم ایسے تو نہیں تھے۔"

"اب بھی نہیں ہوں۔" میں نے پر سکون انداز میں کہا "میں نے شکست قبول نہیں کی بلکہ حالات سے مصالحت کی ہے۔"

"یہ کیسی مصالحت ہے جس کے نتیجے میں ذلت اور بے بسی کا احساس ہو رہا ہے۔"

"تمہارے خیال میں میرا رویہ کیسا ہونا چاہئے تہذیب! کیا میں اس عالم میں ان سے ٹکرانے کی کوشش کروں اور خود تباہ ہو جاؤں؟"

"تو کیا تم خود کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دو گے کہ وہ تمہاری شخصیت تبدیل کر کے تمہیں فلسطین اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں؟"

"یہ ان کا منصوبہ ہے تہذیب! کیا ضروری ہے کہ وہ کامیاب ہو جائیں شخصیت کی تبدیلی مذاق تو نہیں ہوتی۔ آدمی کو خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔"

چھ ماہ بعد مجھے ایک بار پھر اسی ہینگر نما عمارت میں لے جایا گیا۔ تہذیب اور ریڈ کو ہال میں روک دیا گیا جبکہ مجھے ایک اور دروازے سے گزار کر دوسرے حصے میں لے جایا گیا جہاں

دیو ہیکل مشینیں نصب تھیں۔ یہ مقام پچھلی بار ہمیں فلم میں دکھایا گیا تھا۔ میرے ساتھ ماسٹر لی کوان بھی تھا۔ لی کوان نے چھ ماہ تک دن رات مجھے تربیت دی تھی اور اسی کی محنت کا نتیجہ تھا کہ میں خود کو توانائیوں سے بھرپور ایک نئی شخصیت محسوس کر رہا تھا۔

"میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں علی!" ہال میں رینڈل کی آواز گونجی "لی کوان تمہاری تربیت سے مطمئن ہے۔"

"مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اپنے استاد کو مطمئن کر سکا۔"

"میں تمہاری کارکردگی اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے تمہیں مسٹر بل فرازو سے مقابلہ کرنا ہو گا جو یہاں کراٹے انسٹرکٹر ہیں۔"

"میرے لئے کسی ماہر فائٹر کو بلاؤ رینڈل! کیا کسی انسٹرکٹر سے مقابلہ کرا کے تم میری توہین کرنا چاہتے ہو؟"

"وہ بہت پائے کا لڑاکا ہے۔" رینڈل نے کہا "اس سے مقابلہ کر کے تمہیں بھی لطف آجائے گا۔"

مگر لطف نہیں آسکا۔ مقابلے کا فیصلہ پہلے ہی منٹ میں ہو گیا۔ میں نے قوی الجثہ بل فرازو کو کسی کھلونے کی مانند ہوا میں اچھال دیا تھا اور وہ بارہ فٹ کی بلندی پر بنے ہوئے آہنی پلیٹ فارم پر جا گرا تھا۔

"اوہ! کمال ہے' واقعی کمال ہے۔" رینڈل کی آواز گونجی "میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ بل فرازو اس طرح بھی شکست کھا سکتا ہے۔"

اسی وقت بل فرازو نے بارہ فٹ بلند آہنی پلیٹ فارم سے میرے اوپر چھلانگ لگا دی۔ پلیٹ فارم کی طرف میری پشت تھی اور بل فرازو کا خیال ہو گا کہ وہ عقب سے مجھ پر قابو پالے گا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اگرچہ میں اسے آنکھوں سے نہیں دیکھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی موجودگی کو اسی طرح محسوس کر رہا تھا جس طرح آنکھوں سے دیکھ کر کی جا سکتی ہے۔ میں نے مڑے بغیر اپنی کہنی اٹھا دی۔ اس کا سینہ پوری قوت سے میری کہنی سے ٹکرایا اور وہ ایک دل خراش چیخ مار کر الٹ گیا۔

"مجھے افسوس ہے رینڈل! بل فرازو شاید اب تمہارے کسی کام نہ آسکے۔" میں نے کہا۔

"اسے جہنم میں جھونکو۔ یہ بتاؤ کہ اب تمہاری سمجھ میں آیا کہ عقب سے حملہ کر کے مارشل آرٹس کے ماہر کا کچھ نہیں بگاڑا جا سکتا۔"

"بالکل سمجھ میں آگیا۔" میں نے کہا۔

"چونکہ اب تم پوری طرح تیار ہو اس لئے اب تم پر آخری عمل کیا جائے گا۔ شخصیت کی تبدیلی کے لئے گزشتہ چھ ماہ میں تم جو خوراک استعمال کرتے رہے ہو اس میں دوائیں شامل ہوتی تھیں مگر ہم نے بہت ہلکی طاقت کی دوائیں استعمال کی ہیں تاکہ ان کا کوئی منفی اثر نہ ہو۔ اب صرف پندرہ منٹ کا کام باقی رہ گیا ہے۔ تم بالکل برعکس شخصیت کے مالک ہو جاؤ گے۔"

رینڈل کا جملہ ختم ہوتے ہی ایک دروازے سے سفید یونیفارم میں ملبوس ایک حسین و جمیل لڑکی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں دوا سے بھری ہوئی ایک سرنج تھی۔ اب مزاحمت کا وقت آگیا تھا۔ میں اگر اب بھی مزاحمت نہ کرتا تو شاید کبھی یہ موقع نہ ملتا۔ میں نے اپنا لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے اردگرد نگاہ دوڑائی اور اسی دوران میری نگاہ لی کوان کی نگاہ سے ٹکرائی۔ اس کی آنکھوں میں کوئی خاص بات تھی جس نے میری قوت مزاحمت کا گلا گھونٹ دیا اور میں پہلے کی طرح پر سکون ہو گیا۔

نرس بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی میرے قریب آئی اور میرے بازو پر انجکشن لگا کر چلی گئی۔ میرے جسم میں جیسے انگارے سے بھر گئے تھے۔ لیکن یہ کیفیت صرف چند سیکنڈ رہی اس کے بعد میں بالکل ہلکا پھلکا ہو گیا۔ اس قدر ہلکا پھلکا کہ مجھے بے وزنی کا احساس ہونے لگا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ اس خواب کے دوران دروازہ کھلا' دو افراد اندر داخل ہوئے اور میرے دائیں بائیں آکر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور آہنی پلیٹ فارم کی طرف لے چلے۔ میں کسی بے جان کھلونے کی طرح ان کے ساتھ چل رہا تھا۔

آہنی پلیٹ فارم کی سیڑھیاں طے کر کے ہم اوپر پہنچے جہاں کسی دھات کی ایک سفید چمک دار کرسی رکھی تھی۔ اس کی ساخت کچھ عجیب سی تھی۔ مجھے اس کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ان دونوں افراد نے میرے سر پر وہ ہیلمٹ پہنا دیا جو اس کرسی سے منسلک تھا میرا چہرہ تک اس ہیلمٹ سے ڈھک گیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک شخص بجلی کے بورڈ تک گیا اور ایک سوئچ آن کر دیا۔ ہیلمٹ کے اندر ہلکے سے زنانے کی آواز ابھری اور میرے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑنے لگی۔ میں شخصیت کی تبدیلی کے آخری مرحلے سے گزر رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میری آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور مجھے سب کچھ نظر آرہا تھا مگر مجھے اپنے ہاتھ پیروں پر ذرا بھی قابو نہیں رہ گیا تھا۔ میں اپنی مرضی سے اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہیں دے سکتا تھا۔ اس وقت بھی میرے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں یہ احساس موجود تھا کہ اس عمل سے گزرنے کے بعد میرے نظریات تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن نہیں رہے گا' صیہونی مفادات کا حامی ہو جائے گا اور اس کے بعد۔۔۔"

اس کے بعد جو کچھ ہوتا اس کا تذکرہ کرنے کا بھی یارا نہیں تھا۔ فلسطین کا سب سے بڑا حامی انتہائی خوف ناک مرحلے سے گزر رہا تھا۔ ایک معمولی سی کوتاہی برسوں کی ریاضت پر پانی پھیر دیتی ہے۔ یہ معتبر شخص تھا۔ اسرائیل کا بڑے سے بڑا ایجنٹ عربوں کے خلاف وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا جو میں آسانی سے کر گزرتا۔ میرا ایک خاص مقام تھا۔ میری آزادانہ نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ میں ہی اگر تخریب کاری پر اتر آتا تو کسی کو شبہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ میں نے عربوں کے لئے اور یہودیوں کے خلاف کارہائے نمایاں انجام دئے تھے۔ مجھ پر کون شبہ کرتا اور میں اپنوں کی پشت میں خنجر گھونپتا رہتا۔

وہ دونوں افراد اب بھی میرے دائیں بائیں موجود تھے جنہوں نے مجھے اس کرسی پر بٹھایا تھا۔ لی کوان نیچے کھڑا تھا اور اس کی توجہ کا مرکز میں تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میری اس بے بسی کا منظر تہذیب اور بڈ تک بھی پہنچ رہا ہو گا۔ ان دونوں پر یقینا قیامت گزر رہی ہو گی مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے اور میں تو خیر تھا ہی بے بس۔

چھ ماہ کی تربیت کے دوران میں نے غیر معمولی صلاحیتیں حاصل کر لی تھیں۔ ایسی غیر معمولی صلاحیتیں جن کا عام لوگ تو کیا ، سٹر جوڈو کراٹے کے ماہر بھی تصور نہیں کر سکتے۔ اپنے دل و دماغ اور حرکات و سکنات پر میں نے غیر معمولی کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ میں اپنی قوت ارادی کے بل پر نظریات کی تبدیلی کے اسی سائنٹیفک عمل کو غیر موثر بنا دوں گا مگر اب مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں غلطی پر تھا' میرے اندر مزاحمت نام کی کوئی شے باقی نہیں رہ گئی تھی۔

انتہا درجے کے کرب اور اذیت کے یہ لمحات کتنی دیر جاری رہے' مجھے نہیں معلوم۔۔۔ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک عمر گزر گئی ہو' صدیاں بیت گئی ہوں۔۔۔ وہ جسمانی تکلیف نہیں تھی۔ میں تو ایک روحانی کرب سے گزر رہا تھا۔ وہ آگہی کا عذاب تھا۔ اگر مجھے یہ نہ معلوم ہوتا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوتی۔

معلوم نہیں کتنی دیر بعد یہ اذیت ناک سلسلہ ختم ہوا۔ بجلی کا سوئچ آف کرنے کے بعد میرے سر سے ہیلمٹ اتار لیا گیا تھا۔ مجھے اپنی گردن ڈھلکتی محسوس ہوئی اور میں نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔ وہ دونوں افراد اب بھی مصروف عمل تھے۔ ایک شخص نے کوئی بہت تیز اسپاٹ لائٹ جلا دی تھی جو براہ راست میرے چہرے پر پڑ رہی تھی اور دوسرا شخص ایک اسپرے گن اٹھا لایا تھا۔ مجھ سے کوئی دو فٹ کے فاصلے پر رک کر اس نے اسپرے گن کا بٹن دبایا اور میرے چہرے سے کسی محلول کی پھوار ٹکرائی۔ میرے پورے جسم میں ٹھنڈک سرایت کر گئی۔ ایک عجیب قسم کی طمانیت اور سرشاری کا احساس تھا۔ جس نے میرے پورے سراپا کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

"علی یار خان! کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟" اس شخص نے کہا جس کے ہاتھ میں اسپرے گن نہیں تھی۔

"ہاں" میں نے کہا' میری آواز نحیف اور کمزور تھی۔ اسپرے گن سے خارج ہونے والی پھوار میری پیشانی سے ٹکرا رہی تھی۔

"فلسطینیوں کے بارے میں تمہارا موقف کیا ہے؟" اس نے اگلا سوال کیا۔

"وہ مظلوم ہیں' ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ ان سے ان کی زمین چھین لی گئی ہے اور انہیں بے وطن کر دیا گیا ہے۔"

"یہ غلط ہے" اس شخص نے کہا "صحیح بات یہ ہے کہ انہوں نے خود اپنی مرضی سے اپنی زمین بیچی تھی۔ مقبوضہ فلسطین پر اب ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب فلسطینیوں کے بارے میں اپنا نظریہ بیان کرو۔"

"انہوں نے اپنی زمین فروخت کر دی تھی' اب فلسطین پر ان کا کوئی حق نہیں ہے۔"

"یہودیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟"

"یہودی ایک لالچی قوم ہے۔ لالچی اور مکار۔۔۔ ان کی حرکتوں کی وجہ سے انہیں دنیا میں رسوائی کا طوق پہنا دیا گیا۔"

"یہودی دنیا کی تمام قوموں سے اشرف ہیں۔ ان کے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے ان پر انعام و اکرام کیا گیا یہی وجہ ہے کہ دولت مندی اور حسن کے اعتبار سے کوئی قوم ان کی ہم پلہ نہیں ہے۔۔۔ اب بتاؤ یہودیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟"

"یہودی قوم اپنی شرافت کی وجہ سے دیگر تمام اقوام سے ممتاز ہے" میں نے کہا "حسن اور دولت میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔"

"اقوام عالم کی سازشوں کے باعث یہودی ہمیشہ کسی خطہ زمین سے محروم رہے لیکن اب وہ اپنے لئے زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کیا تم اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دو گے؟"

"میں یہودیوں کے خلاف ہونے والی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دوں گا' انہیں بھی حق ہے کہ اپنے لئے کوئی علیحدہ خطہ زمین حاصل کریں۔"

"موشے ہاورڈ کے بارے میں تمہارا نقطہ نظر کیا ہے؟"

"ریچڈل بے حد ذہین آدمی ہے مگر وہ شاطر بھی ہے۔ میں نے اتنا ذہین شخص کبھی نہیں دیکھا لیکن ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ وہ فطین بھی ہے اور اس وقت میرا سب سے بڑا حریف ہے۔"

"موشے ہاورڈ بلاشبہ ذہین ہیں مگر نہ تو وہ شاطر ہیں اور نہ ہی فطین ہیں۔ وہ تمہارے حریف بھی نہیں ہیں بلکہ وہ تمہارے ہمدرد اور دوست ہیں' کیا سمجھے؟"

"موشے ہاورڈ میرے حریف نہیں ہیں" میں نے کہا "وہ میرے ہمدرد اور دوست ہیں۔"

"اسرائیل کے قیام اور اس کے استحکام کی جدوجہد میں تم موشے ہاورڈ کے شانہ بہ شانہ شریک رہو گے؟"

"ہاں۔۔۔ وسیع اور مضبوط تر اسرائیل کے قیام کے لئے میں موشے ہاورڈ کی ہر ممکن مدد کروں گا۔"

اس کے ساتھ ہی سوال و جواب کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا اور میرے چہرے پر پڑنے والی پھوار بھی بند ہو گئی۔ نظریات کی تبدیلی کا عمل مکمل ہو چکا تھا۔ میرا سر اب بھی کرسی کی پشت سے ٹکا ہوا تھا اور میں آنکھیں بند کئے گہری گہری سانسیں لے رہا تھا' میری حالت تیزی سے بہتر ہو رہی تھی۔

چند منٹ بعد میں نے آنکھیں کھول دیں اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے آہنی پلیٹ فارم پر موجود دونوں افراد کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو انہوں نے مجھے نیچے چلنے کا اشارہ کیا اور میں سیڑھیاں طے کر کے نیچے ہال میں پہنچ گیا۔ لی کوان مجھے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ میرے باطن میں جھانکنا چاہتا ہو۔

"تم کیسا محسوس کر رہے ہو علی؟" ہال میں ریچڈل کی آواز گونجی۔

"میں خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا ہوں موشے ہاورڈ!" میں نے کہا اور میں نے محسوس کیا کہ میرا جواب سن کر لی کوان کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نظر آئی تھیں۔

"ہم نے بہت مجبور ہو کر تمہیں اس عمل سے گزارا ہے علی! تم جیسے باصلاحیت آدمی کو ضائع بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے تمہارے نظریات کی اصلاح کرنا پڑی۔"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں موشے ہاورڈ! مجھے افسوس ہے کہ میں نے ماضی میں کبھی اس انداز میں کیوں نہیں سوچا۔ ایک غلط نظریے کے تعاقب میں میں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ ضائع کر دیا۔"

"یہ ایک بڑا زیاں تو ہے مگر تمہارے پاس اس کی تلافی کا موقع بھی تو موجود ہے۔ مستقبل کے لئے صحیح لائحہ عمل کا تعین کر کے تم ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کر سکتے ہو۔"

"یہ تو مجھے کرنا ہے موشے ہاورڈ! لیکن فوری طور پر میرے ذہن میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

"ابھی تم ایک آدھ روز آرام کرو۔ اس کے بعد تمہیں کوئی مہم سونپی جائے گی۔"

لی کوان نے مجھے چلنے کا اشارہ کیا اور میں اس کے ساتھ چلتا ہوا ہال میں پہنچ گیا جہاں تہذیب اور بڈ موجود تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر شکست خوردگی کی علامات تھیں۔ تہذیب نے پہلے میری طرف اور پھر لی کی طرف دیکھا۔

"یہ جو نقصان ہوا ہے ماسٹر کیا کبھی اس کا ازالہ بھی ہو سکے گا؟" تہذیب نے کہا' اس کے لہجے میں گہرا کرب تھا۔

لی کوان نے تہذیب کے شانے کو ہولے سے تھپک کر اسے باہر چلنے کا اشارہ کیا اور ہم سب باہر نکل آئے۔ تہذیب اور بڈ کے تاثرات نے فضا کو سوگوار سا کر دیا تھا مگر میں بڑی

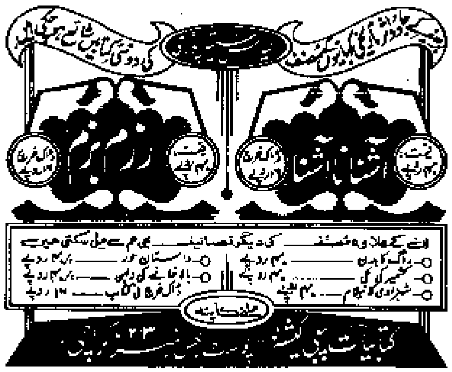

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے پروائی سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا چل رہا تھا۔

"آدمی کا یقین اگر پختہ ہو تو وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتا ہے" لی کوان نے تہذیب سے کہا اور بارہ نمبر کی طرف بڑھ گیا۔ تہذیب اسے خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہ گئی تھی۔

"یہاں کھڑے رہنے سے کیا فائدہ" میں نے تہذیب سے کہا اور وہ چونک کر آگے کی طرف چل پڑی۔

"چائے پلواؤ بڈ!" گیارہ نمبر میں پہنچ کر میں نے اطمینان سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بڈ نے بجلی کا ہیٹر جلا دیا۔

"سچ بتاؤ علی! تمہیں بالکل بھی احساس نہیں ہے کہ تم کتنے بڑے نقصان سے دوچار ہو گئے ہو؟" تہذیب نے بڑی افسردگی سے کہا۔

میں نے حیرت سے تہذیب کی طرف دیکھا "یہ تم کیا کہہ رہی ہو تہذیب! میں تو کسی نقصان سے دوچار نہیں ہوا۔"

"ان لوگوں نے تمہارے نظریات تبدیل کر دیئے اور تم کہتے ہو کوئی نقصان نہیں ہوا۔"

"میرے نظریات تبدیل نہیں ہوئے تہذیب! بس یہ ہے کہ بعض باتیں میرے ذہن میں صاف نہیں تھیں اب وہ صاف ہو گئی ہیں۔"

"مثلاً یہ کہ یہودی دنیا کی تمام قوموں سے برتر ہیں" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس میں کیا شبہ ہے!" میں نے تہذیب کے طنزیہ لہجے کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا "اور ان کی دولت مندی اور حسن اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔"

"اگر تمہارے نظریات کا یہی رخ رہا تو میں تم سے قطع تعلق کر لوں گی" تہذیب بپھر گئی۔

"میں تم سے اس فیصلے پر نظرثانی کی درخواست کروں گا۔ اتنے بڑے فیصلے عجلت میں نہیں کیے جاتے۔"

"تم نے اپنا مشن ترک کر دیا.... فلسطین سے منہ موڑ لیا کیا یہ بڑا فیصلہ نہیں ہے۔ تم نے فیصلہ کرنے میں کیوں عجلت کی۔"

"میں غلطی پر تھا، فلسطینیوں نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔ کس نے ان سے اپنی زمین فروخت کرنے کو کہا تھا۔ انہوں نے جو زمین بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوشی سے فروخت کی ہے اب انہیں اس زمین پر اپنا حق جتاتے شرم نہیں آتی کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو۔"

"کیا یہ بات پہلے تمہارے علم میں نہیں تھی، سب کچھ علم میں ہونے کے باوجود تم کیوں ان کی طرف داری کر رہے تھے؟"

"اسی لئے تو میں نے کہا کہ میں غلطی پر تھا اور میں موشے ہاورڈ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرا زاویہ نظر درست کر دیا۔"

"مجھ سے ضرور کوئی ایسا گناہ ہوا ہے علی! جس کی مجھے سزا مل رہی ہے" تہذیب نے رنجیدگی سے کہا "پہلے تم مجھ سے بچھڑ گئے، ایک طویل عرصے بعد ملے تو یہ آفت ٹوٹ پڑی۔"

"کوئی آفت نہیں ٹوٹی تہذیب! ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرو۔ جذباتی انداز میں سوچنے سے آدمی کبھی صحیح فیصلے پر نہیں پہنچ سکتا۔"

"جذباتی انداز میں تو میں بھی سوچتا ہوں چیف!" بڈ نے میرے سامنے چائے کی پیالی رکھتے ہوئے کہا "یہ علیحدہ بات ہے کہ میری جذباتیت تم دونوں تک ہی محدود ہے۔"

"آدمی خود کو کسی اور سے وابستہ کرے تو بہت سے مسائل سے جان چھوٹ جاتی ہے" میں نے کہا۔

"میں نے بھی تو خود کو تم سے وابستہ کیا تھا علی! لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ تم نے مجھے ایسے دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے جہاں سے میں اپنے ماضی کو بھی آواز نہیں دے سکتی۔"

"ماضی کو تو کوئی بھی آواز نہیں دے سکتا تہذیب! گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ یہ تو کاتب تقدیر کا نوشتہ ہے۔ جو ورق الٹ گیا وہ الٹ گیا۔ یہ وہ آموختہ ہے جسے کبھی دہرایا نہیں جا سکتا۔ ہر گزرتا لمحہ ایک نیا باب رقم کرتا نظر آتا ہے۔"

"میں سوچتا ہوا ذہن رکھتی ہوں علی! صحیح اور غلط کا فیصلہ خود بھی کر سکتی ہوں۔ تم نے جو موقف اختیار کیا ہے اس میں میں تمہارا ساتھ دینے سے معذور ہوں۔"

"اگر مجھے فلمی ڈائیلاگ بولنے کا شوق ہوتا تو میں یہ ضرور کہتا کہ وہ جو تم نے ساتھ جینے مرنے کے وعدے کیے تھے وہ کیا ہوئے؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "لیکن مجھے چونکہ ڈائیلاگ بولنے کا شوق نہیں ہے اس لئے میں کچھ نہیں کہوں گا۔"

"سب کچھ کہہ کے بھی تم کچھ نہیں کہتے، اور سب کچھ کر کے بھی معصوم کے معصوم ہی رہتے ہو، تم سے وابستہ افراد پر قیامت گزرتی ہے تو گزرتی رہے، تم سے مطلب؟"

"میڈم!" بڈ کے لہجے میں تنبیہہ تھی "چیف سے گفتگو کرتے ہوئے تمہیں خیال رکھنا چاہئے کہ چیف نارمل نہیں ہیں۔"

"یہ کیا بکواس ہے" میں بھڑک گیا "کیا میں پاگل ہو گیا ہوں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے، تم نے کیا سمجھ کر یہ بات کی؟"

"ناراض کیوں ہو رہے ہو چیف! چائے پیو، ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ میں نے بڑی محبت سے بنائی ہے۔"

"محبت کے بچے.... مجھے بے وقوف بناتا ہے۔ جانتا نہیں میں کون ہوں۔"

"علی!" تہذیب کے لہجے میں سرزنش تھی "اس نے تمہیں ایسی کون سی بات کہہ دی کہ تم اس کے پیچھے پڑ گئے ہو؟"

"تم بیچ میں مت بولو تہذیب!" میں نے تیکھے لہجے میں کہا "یہ مجھے بے وقوف بناتا ہے۔ میں اس کا دماغ درست کروں گا" میں اچھل کر کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

"تت.... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے چیف!" بڈ نے سہم کر کہا "بڈ تو تمہیں عقل کل سمجھتا ہے، نہ سمجھتا ہوتا تو تمہارے در پر نہ پڑا رہتا۔"

"تو جھوٹ بولتا ہے" میں دہاڑا "تو اپنے علاوہ کسی اور کو عقل کل نہیں سمجھتا۔"

"جو جی چاہے کہہ لو مگر بڈ پر اتنا بڑا الزام تو مت لگاؤ" بڈ نے کہا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"دیکھا" میں تہذیب کی طرف پلٹا "مجھ سے زبان چلا رہا ہے۔ میں اس پر الزام لگا رہا ہوں گویا میں جھوٹا ہوں۔"

"علی پلیز! خود پر قابو پانے کی کوشش کرو، تم اپنے آپ میں نہیں ہو۔"

میں ہونٹ بھینچے بڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بڈ بری طرح سہما ہوا تھا۔ مجھے بڈ کی طرف بڑھتے دیکھ کر تہذیب جھپٹتی ہوئی میرے قریب آئی اور مجھے بازو سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہوش میں آجاؤ علی! تم کیا کر رہے ہو، تمہارے ہاتھ سے اسے کوئی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔"

میں نے تہذیب کی طرف دیکھے بغیر اپنا وہ ہاتھ جھٹکا جو تہذیب نے پکڑ رکھا تھا۔ تہذیب ایک جھٹکے سے اچھل کر پلنگ پر جا گری۔ تہذیب کا حشر دیکھ کر بڈ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ اس نے بھاگنے کے لئے ادھر ادھر دیکھا مگر اس کے فرار ہونے کی راہیں مسدود ہو چکی تھیں۔

"مم.... مجھے معاف کر دو چیف!" بڈ عاجزی سے بولا "آئندہ تمہاری شان میں گستاخی نہیں کروں گا۔"

میں نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہاتھ بڑھا کر اس کا گریبان پکڑ لیا اور اسے زوردار جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ بڈ نے سنبھلنے کی بہت کوشش کی مگر اس کا توازن بگڑ گیا تھا۔ وہ مخالف سمت والی دیوار کے پاس فرش پر جا کر گرا۔ اگر اس نے ہاتھ نہ ٹیک دیئے ہوتے تو اس کا سر فرش سے ٹکرا گیا ہوتا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے علی!" تہذیب اچھل کر کھڑی ہو گئی "اب اگر تم نے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو مجھے تمہارے مقابلے پر آنا پڑے گا۔"

"خدا کے واسطے میڈم! تم خاموش رہو" بڈ نے سر موڑ کر میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے "بڈ تو ایک وفادار کتا ہے۔ وہ یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے مالکان آپس میں جھگڑ پڑیں۔"

"اگر تم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ میں تمہاری ڈرامائی باتوں سے متاثر ہو جاؤں گا تو یہ تمہاری خام خیالی ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟" اچانک دروازے کی طرف سے لی کوان کی دبنگ آواز سنائی دی اور میں دروازے کی طرف گھوم گیا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے ماسٹر!" میں نے بے پروائی سے کہا "ہم ذرا آپس کے معاملات طے کر رہے تھے۔"

"علی غلط بیانی سے کام لے رہا ہے ماسٹر!" تہذیب نے تیزی سے کہا "یا تو علی کا دماغ الٹ گیا ہے یا اس پر کوئی دورہ پڑا ہے۔"

"میرا دماغی توازن بالکل درست ہے ماسٹر! تہذیب خواہ مخواہ مجھے فاترالعقل قرار دینے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"میں غلط کہہ رہی ہوں تو یہ کیا ہے؟" تہذیب نے بڈ کی طرف اشارہ کیا جو فرش سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا بڈ کو اس حال تک پہنچانے کے ذمے دار تم ہو؟" لی کوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے سزا دی ہے ماسٹر! یہ میرے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا۔"

"میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے وہ اس لئے نہیں ہے کہ اسے کمزوروں پر استعمال کیا جائے۔"

"یہ میرا ماتحت ہے ماسٹر!" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "اور میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے ماتحت مجھ سے بدتمیزی کریں۔"

"یہ تمہارا ماتحت ہے اور میں تمہارا استاد ہوں۔ آئندہ اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے سزا دینے پر مجبور ہو جاؤں گا۔"

میں نے سر جھکا لیا اور تہذیب کہنے لگی "علی کو کیا ہو گیا ہے ماسٹر! مجھ سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہو سکے گا۔"

"تمہارے یقین میں دراڑیں پڑ چکی ہیں بے بی!" لی کوان نے کہا "اپنے دل کو آئینے کی طرح شفاف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھو۔ تمہیں کوئی تصویر دھندلی نظر نہیں آئے گی۔"
"میرا یقین اب بھی پہلے کی طرح پختہ ہے ماسٹر! میں علی میں اتنی بڑی تبدیلی برداشت نہیں کر سکتی۔"
"تمہیں سب کچھ برداشت کرنا پڑے گا میری بچی! تم دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہو۔"
"بنے ہوں گے ماسٹر! لیکن یہ وہ علی تو نہیں ہے' یہ تو کوئی اجنبی ہے۔"
"اجالے ہمیشہ تاریکیوں کے عقب میں ہوتے ہیں" لی کوان نے کہا "روشنی کی کرن ہمیشہ اندھیرے سے پھوٹتی ہے۔"
"بعض راتیں بہت طویل ہوتی ہیں ماسٹر! صبح کا انتظار کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف محسوس ہونے لگتا ہے۔"
"جو لوگ تھک کر بیٹھ جاتے ہیں انہیں کبھی منزل نہیں ملتی۔ سفر کا تسلسل تو بہت ضروری ہے۔"
"مجھے معاف کر دینا چیف!" بڈ نے میرے نزدیک آ کر دھیمی آواز میں کہا۔
"تم مجھے بہت مشکل کام کی تلقین کر رہے ہو ماسٹر!" تہذیب نے کہا "تاہم اس صدمے کو برداشت کرنے کی کوشش کروں گی۔"
"اگر تم نے بڈ کو معاف نہ کیا تو بڈ بھی کبھی خود کو معاف نہیں کرے گا۔" بڈ مجھ سے کہہ رہا تھا۔
"شریک زندگی شریک سفر بھی ہوتا ہے" لی کوان بولا "تمہیں علی کے قدم سے قدم ملا کر چلنا ہو گا۔"
میں نے لی کوان کی نگاہ بچا کر بڈ کو گھورا اور وہ سٹ پٹا کر خاموش ہو گیا۔
"میں تمہیں اپنے باپ کی جگہ سمجھتی ہوں ماسٹر! مجھے جو بھی مشورہ دو یہ سمجھ کر دینا کہ میں ـــ" تہذیب کی آواز بھرا گئی۔
"کاش تمہاری جگہ میری اپنی بیٹی ہوتی تو میں اسے صرف زبانی یہ مشورہ نہ دیتا بلکہ اسے اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور بھی کرتا۔"
"مجھے تم پر بھروسہ ہے ماسٹر! بے فکر رہو آج کے بعد میں بھی وہی راہ اپنانے کی کوشش کروں گی جو ـــ"
"میں جبر کا قائل نہیں ہوں ماسٹر!" میں نے بلند آواز سے کہا "خود کو کسی پر مسلط کرنا گوارا نہیں کر سکتا ـــ"
"تم خاموش رہو" لی کوان نے مجھے جھڑک دیا "جس بات سے تمہارا تعلق نہ ہو اس میں دخل مت دیا کرو۔"
"تب تو میں چیف کے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں" بڈ نے کہا "چیف مجھے پسند نہیں کرتے مگر میں ان کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔"
"سن لیا تم نے؟" لی کوان بولا "تمہارے بارے میں تمہارے ماتحت کے کیا نظریات ہیں۔"
"ان لوگوں نے عقل سے کام لینا چھوڑ دیا ہے ماسٹر! اور جذبات کی رو میں بہہ گئے ہیں' میرے پاس ان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔"
"جذبات کی رو میں بہنے کی ہی وجہ سے یہ تمہارے ساتھ تھے اب انہوں نے عقل سے کام لینا شروع کیا ہے تبھی تمہیں برا لگنے لگا ہے۔"
"کیا تم یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہو ماسٹر کہ میں ان لوگوں کی خواہش کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں؟"
"کمال یہ نہیں ہے کہ دوسروں سے اپنی بات منوائی جائے۔ کمال تو یہ ہوتا ہے کہ دوسرے از خود تمہاری بات مان لیں۔"
"میں اس وقت کا انتظار کروں گا ماسٹر جب یہ لوگ از خود میری باتیں تسلیم کرنا شروع کر دیں" میں نے کہا' میرے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی جسے لی کوان نے محسوس کر لیا۔
"وقت کا انتظار بعد میں کرنا' اس وقت تمہاری ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے' تم میرے ساتھ چلو۔"
میں لی کوان کے ساتھ باہر نکل آیا "میں نے پہلے ہی روز تمہاری ذہانت تسلیم کر لی تھی" راستے میں لی کوان نے مجھ سے کہا "آج بھی مجھے یقین ہے کہ تم نے جو کچھ کیا کسی خاص مقصد کے پیش نظر ہی کیا ہو گا۔"
میں دوسری طرف دیکھنے لگا' لی کوان کی اس بات کا جواب نہ دینا ہی بہتر تھا۔
"ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں" بارہ نمبر میں پہنچنے کے بعد لی کوان نے کہا "ہمیں کبھی زبان سے اپنے جذبات کے اظہار کی ضرورت نہیں پڑی۔"
میں نے لی کوان کو غور سے دیکھا "تم ٹھیک کہہ رہے ہو ماسٹر!" میں نے کہا "مگر میں سمجھ نہیں سکا کہ آج اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی۔"
لی کوان نے ایک طویل سانس لی "آج میں تم پر فخر محسوس کر رہا ہوں۔ تمام تر اعتماد کے باوجود میں ڈر رہا تھا' آخری مرحلہ بہت سخت تھا۔"
میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "تم پہلے آ رہی ہو لی کوان" میں نے کہا "جس کے حوالے میں نے خود کو اس طرح کر دیا۔"

"تمہارا مستقبل بہت تابناک ہے میرے بچے! تم پر قابو پانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گا۔"
"میں بھی یہی محسوس کرتا ہوں ماسٹر! جو کچھ تم نے مجھے سکھایا ہے اس کے بعد مجھ پر قابو پانا آسان نہیں رہ گیا۔"
"جو کچھ تم نے مجھ سے سیکھا ہے وہ تمہارے لئے ایک اضافی ہتھیار تو ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ تم ان فنون کے محتاج ہو۔ میرا خیال ہے تم پہلے بھی ناقابل تسخیر تھے۔"
"اسی لئے اتنی آسانی سے موٹے ہاورڈ کے چنگل میں پھنس گیا تھا؟"
"کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے" لی کوان بولا "لیکن تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچا بلکہ تم نے صحیح فیصلہ کر کے اپنی صلاحیتوں میں اضافہ ہی کر لیا۔"
"اوہو" اچانک میں چونک پڑا "مجھے خیال ہی نہیں رہا ماسٹر! تم نے بل فرازو سے میری فائٹ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔"
لی کوان نے بہت برا سا منہ بنایا "وہ اجنبی! اسے کیا معلوم مارشل آرٹس کیا چیز ہے۔"
"اس طرح تو مت کہو ماسٹر! آخر وہ کراٹے انسٹرکٹر ہے۔ کچھ نہ کچھ تو جانتا ہی ہو گا۔"
"یہاں آنے والے تمام انسٹرکٹر گدھے ہوتے ہیں" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "اور پھر کوئی اجنبی مارشل آرٹس سے کس طرح واقف ہو سکتا ہے؟"
"اچین کا کوئی باشندہ مارشل آرٹس سے واقف نہیں ہو سکتا تو پاکستان کا باشندہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟"
"بالکل ہو سکتا ہے.... اگر وہ ماسٹر لی کوان کا شاگرد ہے تو مارشل آرٹس سے ضرور واقف ہو گا۔"
"تم تو میری امیدوں پر اوس ڈالے دے رہے ہو۔ بل فرازو اناڑی ہے تو میرا کارنامہ کیا رہ گیا؟" میں نے مایوسانہ انداز میں کہا۔
"تمہیں تربیت کے لئے جتنا کم عرصہ ملا ہے اس کے پیش نظر تم اس سے زیادہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔"
"گویا میرا اندازہ درست ہے' تم میری کارکردگی سے مطمئن نہیں ہو۔"
"میں نے کہا نا کہ اتنے کم عرصے تربیت حاصل کرنے کے بعد اس سے زیادہ کی توقع کی بھی نہیں جا سکتی۔"
"اچھا یہ بتاؤ کہ بل فرازو کے بجائے میرے مقابلے پر اگر مارشل آرٹس سے واقف شخص ہوتا تو کیا ہوتا؟"
"جتنے غلط طریقے سے تم نے بل فرازو پر حملہ کیا تھا اگر

دنیا کے حیرت انگیز فن
تحریر شناسی
لکھنے والے کی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح پڑھیے
اردو میں پہلی بار
تحریر شناسی کے فن پر ایک نادر اور رہنما کتاب
تحریر شخصیت اور
ملنے کا پتہ
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۳۴ کراچی
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
PVL

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارشل آرٹس جاننے والے کسی شخص پر کرتے تو کم از کم اپنے پیروں پر چلنے کے قابل تو ہرگز نہ رہے ہوتے۔"

"کیا کہہ رہے ہو ماسٹر!" میں نے حیران ہو کر کہا "اگر وہ مارشل آرٹس سے ناواقف ہے تو یہاں انسٹرکٹر کس طرح ہو گیا؟"

"اسے یہاں آئے ہوئے چند ہی روز ہوئے ہیں" لی کوان بولا "مجھے یقین ہے کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر اسے انسٹرکٹر کی حیثیت سے یہاں بھیج دیا گیا ہے ورنہ وہ اس قابل نہیں ہے۔"

"یہ بات تم محض اس لئے کہہ رہے ہو کہ میں نے اسے بڑی آسانی سے شکست دے دی" میں نے ہنس کر کہا۔

"نہیں" لی کوان غصیلے لہجے میں بولا "بل فرازو اسپینی ہے۔ وہ بل فائٹنگ کا ماہر تو ہو سکتا ہے مگر مارشل آرٹس کا ماہر نہیں ہو سکتا۔"

"تو کیا خیال ہے بل فرازو کو اس میدان میں شکست نہ دی جائے جس کا وہ ماہر ہے۔"

"تم بل فرازو کو اتنی اہمیت کیوں دے رہے ہو؟" لی کوان نے چڑ کے کہا "وہ کسی میدان میں بھی تم سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

"ہاں، اب تو واقعی نہیں کر سکتا، اس کے سینے پر میں نے جو ضرب لگائی ہے۔"

"وہ تمہارا کمال تھا" لی کوان نے میری بات کاٹ دی "مجھے تم سے اتنی مہارت کی توقع نہیں تھی تاہم تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ بل فرازو تمہاری اس ضرب سے بے کار ہو گیا ہوگا۔"

"وہ کہنی سے لگائی گئی ضرب تھی ماسٹر! بل فرازو کا چھٹی کا دودھ یاد آ گیا ہوگا۔ سینے کی تکلیف اسے کبھی سکون نہیں لینے دے گی۔"

"ایسا صرف اس صورت میں ممکن تھا جب اسے بروقت طبی امداد نہ ملتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بل فرازو کو اسی وقت وہاں سے لے جایا گیا تھا اور کل صبح تم اسے پھر میدان میں موجود پاؤ گے۔"

"تمہاری اس بات پر میں حیرت ظاہر کرنے کے سوا کیا کر سکتا ہوں" میں نے شانے اچکائے۔

"طب کی دنیا نے ویسے بھی بہت ترقی کر لی ہے اور پھر موشے ہادروز کی زیر نگرانی بعض ایسی دوائیں تیار کر لی گئی ہیں جن کی تاثیر پر مشکل سے ہی یقین آتا ہے۔"

"ممکن ہے تمہاری بات درست ہو" میں نے کہا "لیکن تمہاری باتیں سن کر مجھے غصہ آ رہا ہے۔ اگر بل فرازو واقعی بل فائٹر ہے تو میں اسے بل فائٹنگ میں مقابلے کی دعوت دوں گا۔"

"بل فرازو بل فائٹنگ کا کتنا ہی بڑا ماہر کیوں نہ ہو ایک وقت میں دو سے زیادہ بھینسوں کا مقابلہ نہیں کر سکے گا" لی کوان نے کہا "اور تم چونکہ لی کوان کے شاگرد ہو اس لئے ایک وقت میں چار بھینسے مل کر بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہارا اور بل فرازو کا کوئی جوڑ نہیں ہے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ اسے بھول جاؤ۔"

میں ہنس پڑا "ہم تو یوں گفتگو کر رہے ہیں جیسے وہ واقعی بل فائٹنگ کے فن سے بھی واقف ہو" میں نے کہا "میرے خیال میں بل فرازو بل فائٹنگ کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوگا۔ بل فائٹنگ اسپین کا قومی کھیل سہی لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ اسپین کا ہر باشندہ بل فائٹنگ جانتا ہو؟"

"بل فائٹنگ اسپین کا قومی کھیل ہے۔ اسپین کا ہر شہری اس کھیل میں دلچسپی رکھتا ہے اور بل فرازو کے بارے میں میں ذاتی طور پر یہ جانتا ہوں کہ وہ اس کھیل کا ماہر ہے۔"

"پہلے تو تم نے مجھ سے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا" میں نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"پہلے ایسا کوئی موقع نہیں آیا اور پھر بل فرازو کو یہاں آئے ہوئے چند روز سے زیادہ بھی تو نہیں ہوئے۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ لی کوان غلط بیانی نہیں کرتا تھا۔ اگر وہ کہہ رہا تھا کہ بل فرازو بل فائٹنگ کا ماہر ہے تو وہ ضرور ہوگا۔ سوال یہ تھا کہ کیا میں اس کا مقابلہ کر سکوں گا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے بل فائٹنگ کب سیکھی تھی؟" کچھ دیر سوچنے کے بعد میں نے لی کوان سے پوچھا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے" لی کوان بولا "بل فرازو بچپن سے ہی بل فائٹنگ کا شوقین تھا۔ بارہ سال کی عمر میں اس نے بل فائٹنگ سیکھنی شروع کر دی تھی اور اٹھارہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ اس کھیل کا ماہر ہو چکا تھا۔ چار سال کے اندر اندر وہ اسپین کا قومی چیمپین بن چکا تھا پھر اچانک اس کا رجحان تبدیل ہوا اور اس نے مارشل آرٹس سیکھنا شروع کر دیا۔"

"لیکن اس جزیرے میں بھینسے کہاں سے آئیں گے؟" میں نے کہا "اور بغیر بھینسوں کے بل فائٹنگ کس طرح ہو سکے گی؟"

"تم بل فرازو سے مقابلہ کرنے کے لئے بہت بے چین ہو" لی کوان نے معنی خیز لہجے میں کہا "آدمی جب کوئی نیا فن سیکھتا ہے تو اس کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے چین بھی ہوتا ہے۔"

"یہ بات نہیں ہے ماسٹر!" میں نے سنجیدگی سے کہا "بلکہ میں اپنی فتح اور اس کی شکست کی تکمیل کا خواہاں ہوں۔"

لی کوان کے جواب دینے سے قبل ہی دروازے پر دستک ہوئی اور بڈ اندر آیا "میں ___ میں مخل تو نہیں ہوا؟" اس نے سہمے ہوئے انداز میں میری طرف دیکھا۔

میرے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیل گئے جب کہ لی کوان کے ہونٹوں پر شفیق مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"آج سے پہلے تو تم نے ایسی غیریت نہیں برتی تھی" لی کوان نے نرم لہجے میں کہا "پھر آج تمہیں کیا ہوا؟"

"میں نے سوچا کہیں چیف ناراض نہ ہو جائیں" بڈ نے جھجکتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی میری ہی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میری طرف دیکھ کر بات کرو" لی کوان نے تحکمانہ لہجے میں کہا "میرے سامنے تمہارے چیف کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر وہ چیف ہے تو تمہارا ہوگا۔"

میں بے پروائی سے شانے جھٹک کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ لی کوان کی باتیں سننے کے باوجود بڈ کا خوف رفع نہیں ہوا تھا۔

"بات دراصل یہ ہے" بڈ ہچکچاتے ہوئے بولا "کہ میڈم چیف سے ملنا چاہ رہی ہیں۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا" لی کوان بگڑ گیا "کیا اب علی اتنا اہم آدمی ہو گیا ہے کہ تم لوگوں کو اس سے ملنے کے لئے اجازت کی ضرورت پیش آنے لگی ہے۔"

بڈ بری طرح گڑبڑا گیا "میڈم کہہ رہی تھیں کہ دیکھ کر آؤ کہ چیف کا موڈ کیسا ہے؟" بڈ نے تیزی سے کہا۔

لی کوان تحقیر آمیز انداز میں ہنسا "میں بگڑے ہوئے موڈ ٹھیک کرنے کا ماہر ہوں، تہذیب سے کہنا جب تک لی کوان زندہ ہے اسے علی سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

بڈ نے حیرت سے میری طرف دیکھا مگر میں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ میں جانتا تھا وہ کس بات پر حیران ہو رہا ہے۔ اس نے کبھی مجھے کسی سے دبتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ میرے ماتحت مجھے ہمیشہ ایک نمبر دیکھنے کے خواہاں رہتے تھے اور بڈ کو تو مجھ سے والہانہ لگاؤ تھا۔ وہ شاید مجھ سے یہ توقع کر رہا تھا کہ میں لی کوان کو کوئی منہ توڑ جواب دوں گا۔ میں اس سے کہوں گا کہ میں اس لہجے میں بات سننے کا عادی نہیں ہوں۔ مجھ سے ذرا تمیز سے بات کرنا۔ میرا نام علی یار خان ہے اور میں دو منٹ کے اندر آدمی کو سیدھا کر دیا کرتا ہوں۔ میں نے اولیو ہاورڈ جیسے شیطان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ ہر قدم پر اسے شکست سے ہمکنار کیا۔ میں ناقابل شکست ہوں اور ہمیشہ ناقابل شکست رہوں گا۔ تمہاری تو حیثیت ہی کیا ہے۔ تم ایک نحیف و نزار بوڑھے ہو کر مجھ سے اس لہجے میں بات کر رہے ہو، تم تو میرا ایک ہاتھ بھی نہیں سہار سکو گے۔

مگر میں نے یہ سب کچھ نہیں کہا۔ میں اس سے یہ سب کچھ کس طرح کہہ سکتا تھا۔ وہ میرا استاد تھا، اپنے فن میں یکتا تھا اور میں دل سے اس کی عظمت اور برتری کا قائل تھا۔ میں اس کی توہین کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے مجھے جو کچھ سکھایا تھا کوئی اور شاید پوری عمر میں نہ سکھا پاتا۔ بظاہر اس نے میری تحقیر کی تھی لیکن اس کی کسی بات سے میری تحقیر نہیں ہو سکتی تھی۔ یہاں تو یہ معاملہ تھا کہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میرے قد میں اضافہ ہو گیا ہو۔ وہ میری کھال کی جوتیاں بنا کر فروخت کر دیتا تب بھی میں اف نہ کرتا، آخر وہ میرا استاد تھا۔

"میں تہذیب سے نہیں ملوں گا" میں نے بلند آواز سے کہا اور لی کوان نے چونک کر میری طرف دیکھا۔

"تمہارے اندر اتنی جرات کہاں آئی کہ تم نے میرے حکم سے سرتابی کی" لی کوان غرایا "کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ میں تمہارا کیا حشر کر سکتا ہوں؟"

"مجھے اندازہ ہے لی کوان!" میں نے دبنگ لہجے میں کہا۔ "اور مجھے تمہارے ہاتھوں اپنی درگت بنوانا منظور ہے مگر میں اپنے نزدیک اسرائیل کے کسی دشمن کا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔"

میری بات نے لی کوان کو ایک بار پھر چونکنے پر مجبور کر دیا "اوہ، تو یہ بات ہے" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ بولا "کیا تم تہذیب ماکم ایکس کی صلاحیتوں سے انکار کر سکتے ہو؟"

"کوئی باصلاحیت آدمی اگر اسرائیل کا دشمن ہے تو مجھے اس کی صلاحیتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔"

"سیدھی طرح بات کرو علی!" لی کوان بگڑ گیا "جو کچھ میں نے پوچھا ہے مجھے صرف اس کا جواب چاہئے۔"

"میں تہذیب کی صلاحیتوں سے انکار نہیں کر سکتا" میں نے بجھے ہوئے انداز میں کہا "بلاشبہ بہت باصلاحیت ہے۔"

"اور کیا تم اس بات سے انکار کر سکتے ہو کہ روئے زمین پر تم وہ واحد شخص ہو جس سے وہ محبت کرتی ہے؟"

"نہیں ___ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا، وہ خود کو میری امانت سمجھتی ہے۔"

"تو کیا تم پر یہ ذمے داری عائد نہیں ہوتی کہ اس کے نظریات تبدیل کرنے کی کوشش کرو؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم دیکھ چکے ہو لی کوان! کہ میری اس کوشش کا کیا انجام ہوا تھا۔ یہ جذباتی لوگ ہیں' کوئی بات سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔"

"انہیں سمجھانے کی کوشش کرو' ان پر اپنے نظریات مسلط کرنے کی کوشش مت کرو۔"

"یہ بہت تکلیف دہ عمل ہوگا" میں نے کہا "طویل اور تھکا دینے والا عمل۔"

"تمہارے بارے میں تو مشہور ہے کہ تم کسی بات کو ناممکن نہیں سمجھتے؟" لی کوان نے کہا' اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں اسے ناممکن تو نہیں کہہ رہا' میں نے تو اس کام کو صرف مشکل قرار دیا ہے" میں نے کہا۔

"میں نے یہ بھی سنا ہے کہ مشکل کاموں کا بیڑہ اٹھاتے وقت تمہاری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔"

"بے شک میں نے بہت سے مشکل کام کئے ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں مجھ سے اسرائیل کی مخالفت برداشت نہیں ہو رہی۔"

لی کوان نے معنی خیز انداز میں سرہلایا "گویا چھ مہینے تک میں نے تمہیں جو تربیت دی ہے وہ رائیگاں ثابت ہوئی۔ تمہارے اندر معمولی سی قوت برداشت بھی پیدا نہیں ہو سکی۔"

"یہ بات نہیں ہے ماسٹر!" میں نے پہلو بدلا "پہلے بھی مجھ میں قوت برداشت کی کمی نہیں تھی اور اب تو اس میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے لیکن جب میں اسرائیل کی مخالفت میں کوئی بات سنتا ہوں تو میری قوت برداشت جواب دینے لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نادیدہ قوت نے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا ہو۔ میں اپنے آپ میں نہیں رہتا' جی چاہتا ہے اس شخص کا خون کر دوں۔"

"میں تمہاری کیفیت کو سمجھ سکتا ہوں برخوردار!" لی کوان نے سرہلایا "اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہاری تربیت مکمل نہیں ہو سکی لیکن تمہیں خود پر قابو رکھنے کی پوری کوشش کرنی ہوگی۔ تم جذبات میں آ کر کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے۔"

"میں کوشش کرنے کا وعدہ تو کر سکتا ہوں ماسٹر مگر اس سلسلے میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"تم نہایت احمق آدمی ہو۔ تہذیب کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہو اور اتنی سی بات نہیں جانتے کہ اب وہ تمہارے سامنے اسرائیل کی مخالفت میں زبان نہیں کھولے گی۔"

میں نے متحیرانہ انداز میں لی کوان کو دیکھا "تم یہ بات اتنے یقین سے کس طرح کہہ رہے ہو؟"

"مجھے کہنے دو کہ میں تہذیب کو تم سے زیادہ بہتر طور پر جانتا ہوں۔ یقین نہ ہو تو آزما کر دیکھ لو' اس کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا ہے وہی درست ثابت ہوگا۔"

"میں تمہاری بات کو ضرور آزماؤں گا" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "میں ابھی تہذیب کے پاس جا رہا ہوں۔"

لی کوان کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ ابھری مگر میں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ میں نے بڑی کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی اور تیزی سے باہر نکل آیا۔

تہذیب اپنے کمرے میں مضطربانہ انداز میں ٹہل رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر وہ رک گئی۔ میں دروازے پر دستک دئے بغیر ہی اندر چلا گیا تھا۔ وہ بجھی بجھی سی لگ رہی تھی مگر مجھے دیکھتے ہی وہ کھل اٹھی تھی۔

"تم مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے علی؟" اس نے بے تابانہ انداز میں کہا "اپنی تہذیب سے ناراض مت ہوا کرو علی!"

"تم بھی ایسی گفتگو سے گریز کیا کرو جس کے نتیجے میں تمہیں میری ناراضگی مول لینا پڑے" میں نے قدرے بے رخی سے کہا۔

وہ ایک بار پھر بجھ سی گئی "میں کوشش کروں گی کہ اب میری زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکلے" اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا "لیکن اگر میں نادانستہ طور پر ایسی کوئی بات کہہ جاؤں جس سے تمہاری دل آزاری ہوتی ہو تو تم مجھے ٹوک دینا میں فوری طور پر تم سے معافی مانگ لوں گی۔"

میں نے اسے غور سے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی' میں سمجھ گیا کہ آنسو اس کی آنکھوں سے امنڈ پڑنے کے لئے بے تاب ہیں مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں روکے ہوئے ہے۔

"ٹھیک ہے تہذیب! اگر تم اپنے رویئے پر نادم ہو تو تمہیں معاف کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے" میں نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

"شکریہ علی!" تہذیب بھرائی ہوئی آواز میں بولی "تم نے میرے اوپر ایک اور احسان کیا ہے' میں تمہاری ممنون ہوں۔"

تہذیب کو اس وقت ہمدردانہ رویے کی ضرورت تھی۔ وہ شدید قسم کے جذباتی بحران سے گزر رہی تھی۔ ایک طرف اس کا محبوب تھا اور دوسری طرف اس کے نظریات تھے۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بہت اہم تھے۔ دونوں سے ہی اس کی وابستگی تھی۔ قسمت نے اسے ایک ایسے دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا جہاں اسے لازماً ان دونوں میں سے ایک کی قربانی

پیش کرنا تھی۔ اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں تھا کہ کس کی قربانی پیش کرے۔ ایک طرف اس کی اپنی ذات تھی اور دوسری طرف ایک پوری قوم تھی۔ اگر وہ اپنی ذات کا خیال کرتی تو اس کے لئے اسے پوری قوم کے مفادات کا سودا کرنا پڑتا' فلسطین کی قربانی پیش کرنا پڑتی۔ اور ایک مقدس سرزمین پر یہودیوں کے وجود کو برداشت کرنا پڑتا۔ وہ بہت بڑے عذاب سے دوچار تھی۔ اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ میں اس کی دنیا تھا اور فلسطینیوں کے لئے جدوجہد کرنا اس کی آخرت کا زادِ راہ۔۔۔ دونوں کی یکجائی ناممکن تھی۔ یہ دل اور دماغ کی کشمکش تھی جن میں ہمیشہ سے جنگ ہوتی چلی آرہی ہے۔ دل کی آواز تھی کہ محبوب کو ناراض نہیں ہونا چاہئے اور دماغ کہتا تھا کہ ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح اس جنگ میں شکست دماغ کی ہوئی اور تہذیب دل کے تقاضوں سے مجبور ہو گئی۔

"عقل سے کام لینا سیکھو تہذیب! مجھے جذباتی رویوں سے چڑ ہے" میں نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور تہذیب نے مجھے یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ اگر جذبات سے کام نہ لیتی تو تمہاری ناراضگی کی پروا بھی نہ کرتی۔ مسلم دنیا کے مفادات کو تم پر قربان نہ کرتی اور تمہیں مجھ سے یہ الفاظ کہنے کا موقع بھی نہ ملتا۔ مگر اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا۔ یہ تو نظروں کا پیغام تھا۔ نظروں کی زبان جس پر کسی کی گرفت نہیں ہو سکتی اور کس طرح ہو کہ اس زبان کی کوئی لغت نہیں ہے' نظریں کہتی ہیں اور نظریں سنتی ہیں۔ بعض اوقات ایک نظر وہ کچھ کہہ دیتی ہے جو ضخیم سے ضخیم کتاب میں بھی نہیں سما سکتا۔

"ٹھیک ہے علی! آئندہ تمہیں مجھ سے یہ شکایت بھی نہیں ہوگی۔ میں کوشش کروں گی کہ میرے جذبات تم پر ظاہر نہ ہونے پائیں۔"

"زندگی بڑی کٹھن ہوتی ہے تہذیب! آدمی سوچتا کچھ ہے ہوتا کچھ ہے۔ جو لوگ خود کو وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں وہ قصہ پارینہ بن جاتے ہیں۔ وقت انہیں فراموش کر دیتا ہے اور جسے وقت فراموش کر دے اسے کوئی بھی یاد نہیں رکھتا۔ زندگی بسر کرنا ایک فن ہے تہذیب! اس فن کو سیکھنے کی کوشش کرو۔"

"میں نے تم سے بہت کچھ سیکھا ہے علی! اب یہ فن بھی سیکھ لوں گی" تہذیب نے بڑی سادگی سے کہا۔ اس کے لہجے میں طنز کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"ممکن ہے اس وقت میری باتیں تمہیں بری لگ رہی ہوں لیکن جب تم ان پر عمل شروع کرو گی تو تمہیں معلوم ہوگا کہ میں ٹھیک کہہ رہا تھا اور تمہارا رویہ غلط تھا۔"

تہذیب کے ہونٹوں پر ایک زخمی مسکراہٹ ابھری "برے اور بھلے کا وقت گزر چکا علی! اس وقت کے بعد میرا جو بھی عمل ہوگا۔ وہ فائدے یا نقصان کے لئے نہیں ہوگا۔ میں نے تہذیب مالکم ایکس کو قربان کر دیا ہے۔ اب میں محض ایک کنیز ہوں جسے ہر حال میں اپنے آقا کے اشاروں پر عمل کرنا ہے خواہ اس کا انجام کچھ ہی ہو۔"

میں نے برا سا منہ بنایا۔ تہذیب کے لئے جذباتی گفتگو سے بچنا ممکن نہیں تھا۔ میں نے مناسب یہی سمجھا کہ موضوع تبدیل کر دیا جائے۔ اسے زیادہ ٹوکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"موشے ہارڈ مجھے دو چار روز کے اندر کوئی مہم سونپ دیں گے" میں نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا "میں چاہ رہا ہوں کہ اس دوران کیوں نہ اپنے طور پر کوئی منصوبہ بنانے کی کوشش کر لی جائے۔"

"کس قسم کا منصوبہ؟" تہذیب نے پلنگ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آواز کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری تھی۔

"عظیم تر اسرائیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے کوئی ایسا منصوبہ جس پر عمل کر کے یہ کام جلد از جلد ممکن ہو سکے۔"

تہذیب کے چہرے پر کرب کے آثار نظر آئے میرے منہ سے اس قسم کی بات سننا اور اسے برداشت کرنا اس کے لئے آسان نہیں تھا مگر وہ تو پہلے ہی ہتھیار پھینک چکی تھی۔

"کیوں نہیں علی!" اس نے خالی خالی سی آواز میں کہا۔ "ماضی میں بھی تم کامیابی سے منصوبے بنا کر ان پر عمل کرتے رہے ہو' یہ تمہارے لئے کوئی نئی بات تو نہیں ہوگی۔"

"ماضی کے حوالے نہ دو تو بہتر ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا "گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔"

"میرا وہ مطلب نہیں تھا جو تم نے لیا ہے" تہذیب نے گڑبڑا کر کہا "مجھے فقط تمہاری توصیف مقصود تھی۔"

"اسرائیل کی توسیع بے حد ضروری ہے تہذیب! اس کام میں پہلے ہی بہت تاخیر ہو چکی ہے۔"

"بالکل ہونی چاہئے علی! اس لئے نہیں کہ یہ کام ضروری ہے بلکہ اس لئے کہ تم کہہ رہے ہو۔"

"جب تم نے اس کام کو ضروری تسلیم کر ہی لیا ہے تو پھر تمہیں مجھ سے تعاون بھی کرنا چاہئے۔"

"مجھے بتاؤ علی کہ میں کس طرح تمہاری معاونت کر سکتی ہوں؟" تہذیب نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"تم گرین ہول کی مایہ ناز ایجنٹ رہ چکی ہو۔ منصوبہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سازی میں بھی تم کسی سے کم نہیں ہو۔ کوئی اچھا سا منصوبہ بنانے میں میری مدد کرو۔"

تہذیب نے عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھا "گرین پول کی مایہ ناز ایجنٹ قصہ پارینہ ہو چکی ہے علی!" اس نے کہا "اس کے لئے تو کوئی ڈھنگ کی بات سوچنا بھی ممکن نہیں رہا لیکن تمہاری فرمائش ٹالنا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ کہ تم کن خطوط پر سوچ رہے ہو شاید اس سے مجھے کچھ تحریک ملے۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی محاذ کو نشانہ بنا کر ہم بہتر نتائج حاصل کر سکیں گے۔"

"تمہارا خیال درست ہے۔ فوجی اعتبار سے برتر ہونے کے باوجود اسرائیل آج تک کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔"

"بیشتر اسلامی ممالک میں سیاسی محاذ آرائی اور رسہ کشی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ ہم اگر کوشش کریں تو ہمیں ایسے کار آمد لوگ مل سکتے ہیں جو ہمارے آلۂ کار بننے پر رضامند ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کو برسر اقتدار لانے کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی۔ جب من پسند لوگ برسر اقتدار آ جائیں گے تو کوئی مسئلہ نہیں رہ جائے گا، وہ اسرائیل سے الحاق کر لیں گے۔"

"یہ سب کچھ اتنی آسانی سے نہیں ہو سکتا علی!" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "رائے عامہ کو ہموار کئے بغیر کوئی حکومت اتنا بڑا اقدام نہیں کر سکتی۔"

"یہی تو مصیبت ہے، لوگوں کی سمجھ میں صحیح بات نہیں آتی۔ اب اس مسئلے کا کیا حل تلاش کیا جائے؟"

"رائے عامہ کو ہموار کرنا ممکن نہیں ہوگا علی! صرف کٹھ پتلی حکومتوں کا قیام ہی بڑا کارنامہ ہوگا۔"

"خیر ہوگا" میں نے بے زاری سے کہا "یہ بہت الجھا ہوا معاملہ ہے۔ اس کے لئے طویل منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔ ابھی تو میں بل فرازو سے مقابلہ کرنے کے امکانات پر غور کر رہا ہوں۔"

"بل فرازو سے مقابلہ!" تہذیب نے حیران ہو کر کہا "کیا وہ اس قابل بچا ہوگا کہ کسی سے بھی مقابلہ کر سکے؟"

"لی کوان کا کہنا ہے کہ فوری طبی امداد مل جانے کی وجہ سے وہ کوئی بڑا نقصان اٹھانے سے بچ گیا ہے۔"

"یقین نہیں آتا" تہذیب بڑبڑائی "تمہارے سامنے تو وہ کسی بچے سے بھی بدتر نظر آ رہا تھا۔ بالفرض وہ ٹھیک ہو بھی گیا تو تمہارا اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔"

"اس بار بل فائٹنگ کا مقابلہ ہوگا" میں نے مسکراتے ہوئے کہا "لی کوان کا کہنا ہے کہ بل فرازو مارشل آرٹس سے ناواقف ہے مگر بل فائٹنگ کا ماہر ہے۔"

"وہ یہاں کراٹے انسٹرکٹر کی حیثیت سے آیا ہے۔ لی کوان یہ کیسے کہتا ہے کہ بل فرازو مارشل آرٹس سے واقف نہیں ہے؟"

"لی کوان ٹھیک کہتا ہے تہذیب! تم نے دیکھا نہیں کہ وہ مجھ سے کتنی آسانی سے شکست کھا گیا؟"

"تو کیا تم سے مقابلہ کرنے کی خواہش اس نے خود ظاہر کی ہے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"نہیں، یہ میری خواہش ہے" میں نے کہا "اس میں تو شاید مجھے للکارنے کی ہمت بھی نہیں رہ گئی ہوگی۔"

"لیکن اس کی ضرورت کیا ہے؟" تہذیب بولی "جس عبرتناک طریقے سے تم نے اسے شکست سے ہمکنار کیا تھا اس کے بعد تمہارے دل میں کوئی حسرت تو نہیں بچنی چاہئے تھی۔"

"لی کوان کا کہنا ہے کہ بل فرازو کی شکست کی وجہ اس کی عدم مہارت تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مقابلہ بے جوڑ تھا۔ میں اس داغ کو مٹا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے سے کمتر کسی شخص سے مقابلہ کیا تھا۔ اس لئے میں نے بل فرازو سے اس میدان میں مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا وہ ماہر ہے۔"

"اس کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے علی!" تہذیب نے تشویش سے کہا "وہ بل فائٹنگ کا ماہر ہے اور تم اس خطرناک کھیل کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔"

"اتنا تو خیر میں جانتا ہی ہوں کہ اس کھیل میں آدمی کو خالی ہاتھ ایک بھینسے کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔"

"خالی ہاتھ تو نہیں چیف!" دروازے کی طرف سے بڈ کی آواز آئی "مقابلہ کرنے والے کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک کپڑا ہوتا ہے جسے بھینسے کے سامنے لہرا کر بھینسے کی سمت تبدیل کی جا سکتی ہے۔ بھینسے کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ وہ سرخ کپڑے پر ہی حملہ آور ہوتا ہے۔"

میں نے بڑے غور سے بڈ کو دیکھا جو بڑی بے پروائی سے دوسری کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھ چکا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ بڈ کے اس غیر معمولی رویے کے پیچھے لی کوان کا ہاتھ ہے۔ اس نے بڈ کو کچھ سکھا پڑھا کر بھیجا ہوگا ورنہ کچھ دیر قبل تو بڈ میرے سامنے بھیگی بلی بنا ہوا تھا اور اب یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کی نظر میں میری کوئی اہمیت ہی نہ ہو۔

"مجھے معلوم ہے بڈ!" میں نے مصلحتاً نرم لہجے میں کہا۔ "لیکن وہ سرخ کپڑا کوئی ہتھیار تو نہیں ہوتا جسے بھینسے کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہو۔"

"وہ ایک طرح کا ہتھیار ہی ہوتا ہے چیف! بل فائٹر کی مہارت یہی ہوتی ہے کہ خود بچ کر بھینسے کو سرخ کپڑے میں الجھائے رکھے۔"

"اور دوسرا ہتھیار وہ اسسٹنٹ ہوتا ہے جو بل فائٹر کے ساتھ موجود ہوتا ہے" تہذیب نے کہا "اس لئے کہ یہ بہت خطرناک کھیل ہے۔ بل فائٹر کسی بھی وقت زخمی ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے احتیاطاً ایک اسسٹنٹ بھی موجود رہتا ہے۔"

"مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی" میں نے کہا "لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد کھیل کی خطرناکی کہاں برقرار رہ گئی؟"

"بپھرے ہوئے بھینسے کی ایک ہی ٹکر بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتی ہے" تہذیب نے کہا "اس لئے اسسٹنٹ کے باوجود بل فائٹنگ کو خطرناک ترین کھیل تصور کیا جاتا ہے۔"

"مجھے بڑی مایوسی ہوئی ہے، کھیل خواہ کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو، معاون کی وجہ سے بے کار ہو کر رہ جاتا ہے۔"

"تب تو تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ بل فرازو بغیر کسی معاون کے بھینسے کے مقابلے پر اترتا ہے" بڈ نے کہا۔

"اوہ!" میں نے چونک کر بڈ کو دیکھا "تمہیں یہ بات کس طرح معلوم ہوئی؟"

"لی کوان سے معلوم ہوا ہے" بڈ نے جواب دیا "ابھی اس سے بل فرازو کے بارے میں ہی گفتگو ہو رہی تھی۔"

"یہ تو تم نے بہت اچھی خبر سنائی" میں نے کہا "اب بل فرازو سے مقابلہ کرنے میں مزہ آئے گا۔"

"لیکن علی! یہ مقابلہ ہوگا کہاں۔۔۔ یہاں اس جزیرے پر تو بل فائٹنگ کا مقابلہ ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔"

"میرا کام تو بل فرازو کو چیلنج کرنا ہے، مقابلہ کرنے کے لئے سب سے پہلے تو اس کا رضامند ہونا ضروری ہے۔ باقی باتیں بعد کی ہیں۔"

○☆○

اگلی صبح ناشتا کرنے سے قبل ہی میں تہذیب اور بڈ کے ساتھ گراؤنڈ کی طرف جا نکلا۔ ہم تینوں ہی وہاں بل فرازو کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ لی کوان نے ہمیں اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اسے معمول کے مطابق کرانے کی مشکل ورزشیں کراتے دیکھ کر حیرت پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔ ذرا بھی نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اسے بھی کوئی چوٹ لگی ہوگی۔

"بل فرازو ایک غیر معمولی آدمی ہے چیف!" بڈ نے کہا "کوئی اور ہوتا تو کئی روز تک ہل بھی نہیں سکتا تھا۔"

"موشے ہاورڈ غیر معمولی شخصیت کے مالک ہیں بڈ!" میں نے عقیدت مندی سے کہا "یہ انہی کی تیار کردہ دواؤں کا اعجاز ہے۔ بل فرازو کا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔"

"ورزشیں ختم ہونے کا وقت قریب ہے علی!" تہذیب نے کہا "کیا تم بل فرازو کو یہیں چیلنج کرو گے؟"

"جو کام کرنا ہی ٹھہرا اس میں تاخیر کیوں کی جائے؟" میں نے کہا اور ہم تینوں میدان کے وسط میں پہنچ گئے۔ حسب معمول کسی نے ہماری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

چند منٹ بعد ورزشوں کا وقت ختم ہو گیا اور تمام لوگ بیرکوں کی طرف جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ بل فرازو سمیت کسی نے بھی ہماری طرف توجہ نہیں کی۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے بل فرازو" میں نے بلند آواز سے کہا اور بل فرازو چونک کر رک گیا۔ مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر کوئی قابل ذکر تاثر نہیں ابھرا تھا۔ وہ سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھتا رہا، منہ سے کچھ نہیں بولا۔

"کل ہمارے درمیان جو مقابلہ ہوا تھا میں اس سے مطمئن نہیں ہوں" میں نے اس کے قریب جا کر کہا "مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم مارشل آرٹس میں مہارت نہیں رکھتے ورنہ میں کبھی تم سے مقابلہ نہ کرتا۔"

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو؟" بل فرازو نے یکے بعد دیگرے ہم تینوں کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بقیہ لوگ گراؤنڈ سے باہر جا چکے تھے۔

"میں نے سنا ہے کہ تم بل فائٹنگ کے ماہر ہو اور اسپین کے قومی چیمپئن بھی رہ چکے ہو؟" میں نے کہا۔

"یہ بات درست ہے" بل فرازو بولا۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔ غالباً اس نے میرے عزائم کا اندازہ کر لیا تھا۔

"تمہارے ساتھ جو زیادتی ہوئی میں اس کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم پسند کرو تو میں بل فائٹنگ کے میدان میں تم سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟" بل فرازو نے کہا، اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"شاید تم یہ محسوس کرتے ہو کہ تمہاری توہین ہوئی ہے۔ میں یہ حساب بے باق کر دینے کا خواہاں ہوں۔ ظاہر ہے میں تو بل فائٹنگ کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوں۔"

"تمہیں چاہئے تھا کہ اس سلسلے میں موشے ہاورڈ سے بات کرتے" بل فرازو نے کہا۔

"موشے ہاورڈ سے میں ضرور بات کروں گا لیکن اس سے قبل تمہاری رضامندی حاصل کرنا بہت ضروری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ میں تمہیں ایک کھلا موقع فراہم کر رہا ہوں۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ یا نہ اٹھاؤ۔"

بل فرازو کو ظاہر ہے کیا اعتراض ہو سکتا تھا' اس نے ہامی بھری اور سیدھا لی کوان کے پاس واپس چلا آیا۔

"تم باز نہیں آؤ گے؟" لی کوان نے بل فرازو کی رضامندی کی خبر سن کر مسکراتے ہوئے کہا "میں ناشتے کے بعد موشے ہاورڈ سے بات کر کے تمہیں بتاتا ہوں۔"

مجھے رینڈل کے جواب کے لئے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایک ہی گھنٹے بعد میرا بلاوا آ گیا۔

"لی کوان نے بتایا ہے کہ تم بل فرازو سے بل فائٹنگ کے میدان میں نبرد آزما ہونے کے خواہاں ہوں؟" رینڈل نے پوچھا۔ وہ اسی اسکرین کے ذریعے مجھ سے مخاطب تھا جس پر پہلی بار اس سے میری بات ہوئی تھی۔ اس بار میرے ساتھ صرف لی کوان تھا اور ہم دونوں ہال کے وسط میں کھڑے تھے۔

"آپ نے بالکل درست سنا ہے موشے ہاورڈ!" میں نے مودبانہ انداز میں کہا "میں بل فرازو کو اس کی فیلڈ میں شکست دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا تم بھی کبھی بل فائٹر رہ چکے ہو؟" رینڈل نے سوال کیا۔

"نہیں" اس کھیل سے میری واقفیت صرف سنی سنائی باتوں تک محدود ہے۔ میں نے تو کبھی بل فائٹنگ کا کوئی مقابلہ دیکھا تک بھی نہیں ہے۔"

"اوہ! تب تو یہ بہت خطرناک ہوگا" رینڈل نے مضطربانہ لہجے میں کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے اسے چیلنج کیوں کیا؟"

"ماسٹر لی کوان کے خیال میں میرے ہاتھوں اس کی شکست کی وجہ اس کا اناڑی پن تھا۔ وہ مارشل آرٹس کا ماہر نہیں ہے۔"

رینڈل ہنسا "تم بھی کس چکر میں پڑ گئے علی! لی کوان تو ہر کراٹے فائٹر کے بارے میں یہی تبصرہ کرتا ہے۔"

"ممکن ہے ایسا ہی ہو..... لیکن اس کے باوجود میں نہیں چاہتا کہ کسی کو مجھ پر انگلی اٹھانے کا موقع ملے۔ لہٰذا میں یہ مقابلہ کرنے پر اصرار کروں گا۔"

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اجازت دینے میں ایک لمحے کی تاخیر بھی نہ کرتا۔ اس قسم کے جان لیوا مقابلوں کا میں خود بھی بہت شوقین ہوں مگر تم ہمارا بہت قیمتی سرمایہ ہو۔ اس قسم کے کسی بے مقصد مقابلے کے لئے تمہاری جان کا خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا۔"

"میری زندگی سب سے زیادہ خود میرے لئے قیمتی ہے" میں نے کہا اور لی کوان نے میری بات سن کر تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"ہر شخص کی زندگی اس کے اپنے لئے بے حد قیمتی ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں کی زندگی دوسروں کے لئے زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ تم تو آنکھ بند کر کے خطرات میں کود پڑنے کے عادی ہو۔ یہ تمہاری فطرت ہے جس سے تم انحراف نہیں کر سکتے لیکن ہم نے تم پر جو محنت کی ہے وہ بلاوجہ ہی تو نہیں کی۔ تمہاری ذات کو بنیاد بنا کر ہم نے بہت بڑے بڑے منصوبے بنائے ہیں۔ ہمارے پاس تمہارا کوئی متبادل بھی نہیں ہے۔ بل فرازو جوڈو کراٹے کے فن سے بہت اچھی طرح واقف ہے۔ تمہارے ہاتھوں اس کی شکست کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ لی کوان کے تبصروں کو بھول جاؤ۔"

"اگر یہ آپ کا حکم ہے تو میں اس سے سرتابی نہیں کر سکتا" میں نے کہا۔

"یہ میرا مشورہ ہے جو تم سے زیادہ ہمارے مفاد میں ہے" رینڈل بولا۔

"آپ کا مفاد میرا اپنا مفاد ہے اور آپ کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا جس سے آپ کے مفادات کو ٹھیس پہنچنے کا امکان ہو۔"

"کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تم کسی بھینسے کی زد میں آ کر ہلاک بھی ہو سکتے ہو۔ خاص طور پر اس صورت میں جب کہ تم بل فائٹنگ سے ناواقف ہو اس بات کا امکان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔"

"میں نے کچھ سوچ کر ہی بل فرازو کو للکارا ہے۔ اگر مجھے اپنی شکست کا ایک فیصد بھی اندیشہ ہوتا تو میں ہرگز یہ فیصلہ نہ کرتا۔"

"تم متضاد باتیں کر رہے ہو علی!" رینڈل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا "جب تم بل فائٹنگ نہیں جانتے تو تم بل فرازو کا مقابلہ کس طرح کر سکو گے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنا تحفظ کس طرح کر سکو گے؟"

"میرا خیال ہے اس بات کا جواب ماسٹر لی کوان زیادہ بہتر طور پر دے سکیں گے" میں نے لی کوان کی طرف دیکھا۔

"اگر لی کوان تمہاری کامیابی کی ضمانت دے تو میں اس معاملے پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں" رینڈل نے کہا "کیوں لی کوان! تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟"

"علی میرا شاگرد ہے" لی کوان نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "اور جسے لی کوان کی شاگردی کا شرف حاصل ہو وہ کسی معاملے میں بھی کسی سے شکست نہیں کھا سکتا۔"

"یعنی تمہارا مطلب ہے علی یار خان بل فرازو کو ہرا دے گا" رینڈل نے حیرت سے کہا۔

"بل فرازو کی اوقات ہی کیا ہے" لی کوان نے حقارت سے کہا "علی سے مقابلہ کرنا ہے تو کسی آرٹسٹ کو اس کے مقابلے پر لاؤ۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو لی کوان! بل فرازو بل فائٹنگ کا ماہر ہے۔ وہ اسپین کا قومی چیمپئن رہ چکا ہے اور تم اس بات سے واقف بھی ہو۔"

لی کوان عجیب سے انداز میں ہنسا "وہ اسپین کا قومی چیمپئن صرف اس لئے بن گیا تھا کہ وہاں نہ لی کوان تھا اور نہ اس کا کوئی شاگرد۔"

"تم نے میرے اندر آتش شوق بھڑکا دی ہے لی کوان!" رینڈل نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اب چاہے علی کو کوئی نقصان ہی کیوں نہ پہنچ جائے میں یہ مقابلہ ضرور منعقد کراؤں گا۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں کہ علی پر تمہاری محنت کس حد تک بار آور ثابت ہوئی ہے۔"

"میں اس سے مقابلہ کرنے کے لئے سخت بے چین ہوں موشے ہاورڈ!" میں نے کہا "معلوم نہیں مجھے کتنا عرصہ انتظار کرنا پڑے گا۔"

"میں تم سے بھی زیادہ بے چین ہو گیا ہوں" رینڈل نے کہا "بے فکر رہو پرسوں شام تک سارے انتظامات مکمل ہو چکے ہوں گے۔"

○☆○

"تم سے زبردست غلطی ہوئی ہے" تہذیب نے کہا۔ "میں مخالفت کرتی رہی مگر تم نے میری بات پر کان نہیں دھرے۔ اب دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوگا؟"

"چیف کی صلاحیتوں سے انکار ممکن نہیں ہے" بڈ بولا۔ "مگر ہر کام کے اپنے اصول ہوتے ہیں۔ پریکٹس کے بغیر تو کوئی ماہر بھی صحیح پرفارمنس نہیں دے سکتا۔"

"کہاں کی پریکٹس اور کس چیز کی پریکٹس" تہذیب نے بھنا کر کہا "پریکٹس تو بعد میں کی جاتی ہے۔ پہلا مرحلہ تو سیکھنے کا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی کام سے واقف ہی نہ ہو وہ پریکٹس کیا خاک کرے گا۔"

"یہاں نہ تو کوئی بھینسا میسر آئے گا اور نہ ہی بل فائٹر" بڈ نے کہا "ورنہ میں کوشش کرتا کہ چیف کو دو دن میں بل فائٹنگ سکھا دی جائے۔"

میں پلنگ پر لیٹا خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ تہذیب اور بڈ کرسیوں پر بیٹھے تھے اور جب سے انہوں نے پرسوں ہونے والے مقابلے کی خبر سنی تھی مستقل تبصرے کئے جا رہے تھے۔

"جو شخص خود اپنے آپ سے دشمنی پر آمادہ ہو کوئی اور اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا" تہذیب نے کہا "لہٰذا میرا خیال ہے تشویش میں مبتلا ہونے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

"اب تم نے صحیح فیصلہ کیا ہے" میں کروٹ بدل کر اٹھ بیٹھا۔

"میں اندر آ سکتی ہوں" دروازے کی طرف سے مرجانہ کی آواز آئی اور ہم سب حیران ہو گئے۔

"آؤ آؤ" میں نے کہا "تم تو یوں غائب ہو گئی تھیں جیسے۔"

"گدھے کے سر سے سینگ" مرجانہ نے ہنستے ہوئے کہا اور اندر آ گئی "میں ایک اہم کام کے سلسلے میں باہر چلی گئی تھی۔ آج ہی واپس آئی ہوں" اس نے گرمجوشی کے ساتھ مجھ سے ہاتھ ملایا "مبارک ہو" اب تم بھی ہم میں شامل ہو گئے ہو۔"

میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا مگر تہذیب کے چہرے سے ناگواری ظاہر ہونے لگی تھی اور وہ کینہ توز نظروں سے مرجانہ کو گھور رہی تھی۔

"ابھی یہاں یہ بحث ہو رہی تھی کہ میں نے بل فرازو سے مقابلے کا فیصلہ کر کے غلطی کی ہے" تہذیب کے کچھ کہنے سے قبل ہی میں بول پڑا۔

"بظاہر تو یہ فیصلہ غلط ہی معلوم ہوتا ہے" مرجانہ نے کہا "لیکن جب یہ فیصلہ تم نے کیا ہے اور موشے ہاورڈ اور ماسٹر لی کوان نے اس پر اعتراض نہیں کیا تو پھر یہ درست ہی ہوگا۔"

"ان دونوں کو علی کے اس فیصلے پر بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "کوئی نقصان پہنچا تو علی کو پہنچے گا ان دونوں کا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔"

"کیسے نہیں بگڑے گا میڈم ایکس!" مرجانہ نے مسکرا کر کہا "علی ماسٹر لی کوان کے اکلوتے شاگرد ہیں اور موشے ہاورڈ کے مستقبل کی امیدوں کا واحد مرکز۔"

"آپ یہ بھول رہی ہیں کہ میڈم بھی چیف کی اکلوتی محبوبہ ہیں....."

"ہوش میں رہ کر گفتگو کرو بڈ!" تہذیب غرائی "بعض اوقات تم ساری حدود پھلانگ جاتے ہو۔"

"مم.... میں معافی چاہتا ہوں میڈم!" بڈ نے سہم جانے کی اداکاری کی "تم ناراض ہوتی ہو تو آئندہ نہیں کہوں گا مگر میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"خاموش رہو" تہذیب نے اسے جھڑک دیا اور بڈ منہ بنا کر واقعی خاموش ہو گیا۔

"تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں علی یار خان کی محبوبہ ہونے کا شرف حاصل ہے" مرجانہ نے کہا "معلوم نہیں کتنی لڑکیاں اس اعزاز کے لئے ترستی ہوں گی۔"

تہذیب کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ ابھری۔

"ہاں' یہ شرف ہی تو ہے ورنہ میں اس قابل کہاں۔"

مرجانہ گڑبڑا گئی "میرا مطلب تھا کہ بڈ نے جو کچھ کہا اس پر تمہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے تھا۔"

مرجانہ کی بات سن کر بڈ کھل اٹھا "شکریہ" اس نے کہا۔ "کوئی تو میرا طرف دار نکلا۔"

"تم کبھی ماحول کو سنجیدہ نہیں رہنے دیتے بڈ!" میں نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

بڈ نے ناگواری سے سر کو جھٹکا دیا "بڈ کا بولنا کسی کو بھی گوارا نہیں ہے۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔"

"علی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی گئی تھی میڈم ایکس مگر یہ اس مقابلے پر مصر تھے" مرجانہ نے کہا "اگر ہماری جانب سے اس قسم کی کوئی تحریک ہوتی تبھی آپ ہمیں الزام دینے میں حق بجانب ہوتیں۔"

"مرجانہ ٹھیک کہہ رہی ہے تہذیب!" میں نے کہا "میں موشے ہاورڈ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری فرمائش پر اس مقابلے کے انتظامات کرانے قبول کر لئے ہیں۔"

"نتائج تو تم بھگتو گے" تہذیب نے چڑ کر کہا "کسی اور کی صحت پر کیا اثر پڑے گا۔"

کسی اور کی صحت پر اثر پڑے نہ پڑے تمہاری صحت تو متاثر ہوتی نظر آ رہی ہے" میں نے ہنس کر کہا۔

"مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکی۔ اب اس کے بعد تم مجھ سے اپنی مخالفت میں ایک لفظ بھی نہیں سنو گے۔"

"حیرت ہے" مرجانہ بڑبڑائی "تمہارے مخالفین تم سے کس قدر خوف زدہ رہتے ہیں لیکن تمہارے اپنے ساتھی تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں ذرا بھی پر اعتماد نظر نہیں آتے۔"

"تمہیں تو میری صلاحیتوں پر اعتماد ہے نا" میں نے مرجانہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہت زیادہ" مرجانہ مسکرائی "اتنا زیادہ اعتماد جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

"اعتماد کی بنیادوں میں اس مقام سے لرزش پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جہاں سے جذباتی وابستگی کی ابتدا ہوتی ہے" میں نے کہا۔ میرے لہجے میں بہت خفیف سی تلخی تھی جسے کوئی بھی محسوس نہیں کر سکا۔

"میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی؟" مرجانہ نے پلکیں جھپکائیں۔

"اس بات کو یوں سمجھو کہ ایک شخص کو اپنے نشانے پر بہت اعتماد ہے۔ وہ کسی شخص پر بھی اس طرح فائر کر سکتا ہے کہ گولی اس کے بالوں کو چھوتی ہوئی گزر جائے لیکن اگر اس شخص کے سامنے اس کے بیٹے کو کھڑا کر دیا جائے تو وہ شخص اپنا اعتماد کھو بیٹھے گا۔"

"میں سمجھ گئی" مرجانہ نے سرہلا کر کہا "تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے ساتھی تم سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اسی لئے وہ تمہیں اس مقابلے سے روک رہے ہیں۔"

"نہ صرف محبت کرتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں بل فائٹنگ کے میدان میں بالکل ہی کورا ہوں اس لئے وہ اور بھی گھبرا رہے ہیں۔"

"یہ الجھن تو مجھے بھی ہے کہ تم نے کس بنا پر بل فرازو کو چیلنج کرنے کی ہمت کی؟"

"اور لی کوان نے بھی مجھے اس کی اجازت دے دی" میں مرجانہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔

"تمہیں شاید اندازہ بھی نہ ہو کہ تم کتنے خوش قسمت آدمی ہو" مرجانہ نے کہا "لی کوان کسی کو اپنا فن سکھانے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا تھا۔"

"مجھے اپنی خوش قسمتی کا تم سے زیادہ اندازہ ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "بل فائٹنگ کا مقابلہ بھی میں اپنی خوش قسمتی کی وجہ سے ہی جیتوں گا۔"

مرجانہ نے حیرت سے مجھے دیکھا "تم بات کو غلط رنگ میں لے گئے۔ اگر تم نے مقابلہ جیتا تو ظاہر ہے اپنی صلاحیتوں کے بل پر جیتو گے۔ میرا اشارہ تو لی کوان کی طرف تھا۔ معلوم نہیں اس نے کس طرح تمہیں اپنی شاگردی میں لے لیا۔"

"ہاں یہ میری خوش قسمتی تھی کہ اسے پہلی ہی نظر میں مجھ سے محبت ہو گئی تھی" میں نے کہا اور مرجانہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"کیا بے تکی ہانک رہے ہو" اس نے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے میرا انتخاب یا تو کچھ سوچ سمجھ کر کیا ہو گا یا پھر بغیر سوچے سمجھے کیا ہو گا۔ دوسری صورت میں یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہو گئی ہو گی۔"

"تمہاری خوش قسمتی یہ تھی کہ تم اس کے مقابلے پر نہیں آئے ورنہ یقیناً مارے جاتے۔"

"وہاں بھی میری صلاحیتوں نے میری رہنمائی کی تھی محترمہ مرجانہ!" میں نے قدرے تلخی سے کہا "میں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس شخص سے مقابلہ کرنا میرے حق میں مضر ثابت ہو سکتا ہے۔"

"تم کہہ رہے ہو تو پھر یہی درست ہو گا" مرجانہ نے ہنس کر کہا "میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔"

"میں وہ شاگرد ہوں مرجانہ! جس پر لی کوان کو بھی فخر ہے اور مجھے بھی یہ کہنے میں فخر محسوس ہوتا ہے ہم دونوں نے جس طرح ایک دوسرے کو سمجھا ہے کم ہی لوگ سمجھتے ہوں گے۔"

"ہاں' انڈر اسٹینڈنگ تو کسی کسی سے ہی ہوتی ہے" مرجانہ نے کہا۔

"یہ انڈر اسٹینڈنگ نہیں ہے مرجانہ! انڈر اسٹینڈنگ تو بڑی حقیر سی چیز کا نام ہے۔ ہمارے درمیان جو معاملہ ہے وہ اس سے کہیں آگے کا ہے۔ میرے علاوہ کوئی اور لی کوان سے اس طرح واقف نہیں ہو سکتا جس طرح میں واقف ہوں اور جتنی اچھی طرح اس نے مجھے سمجھا ہے دنیا میں کوئی اور سمجھ نہیں سکتا۔"

"کیا میں بھی نہیں؟" تہذیب نے کہا۔

"نہیں' تم بھی نہیں" میں نے متاسفانہ انداز میں سر کو جنبش دی "میں نے اسے اپنے بارے میں کچھ زیادہ نہیں بتایا مگر وہ میری صلاحیتوں سے اور میری فطرت سے پوری طرح واقف ہو گیا۔ یہی معاملہ میرا بھی ہے۔ اس کو پوری طرح سمجھنے میں مجھے تھوڑا سا وقت ضرور لگا' لیکن اب میں کہہ سکتا ہوں کہ اسے مجھ سے زیادہ کوئی اور نہیں جان سکتا۔ یہ اس کی خواہش تھی کہ میں بل فرازو سے بل فائٹنگ کا مقابلہ کروں۔"

"یہ خواہش اس نے کب ظاہر کی تھی؟" تہذیب نے پوچھا۔

"کبھی بھی نہیں" میں نے مسکرا کر کہا "بلکہ وہ تو مجھے باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو' خواہش بھی اس کی تھی اور وہی باز رکھنے کی کوشش بھی کر رہا تھا" مرجانہ نے کہا۔

"یہی تو عجیب بات ہے" اس کی خواہش پر اس کے کہے بغیر میں اس طرح عمل کر رہا ہوں جس طرح اس نے چاہا۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ مجھے باز رکھنے کی کوشش کرے اور میں اصرار کروں۔"

"تمہاری اس بات پر کس طرح یقین کیا جا سکتا ہے؟" مرجانہ نے کہا "یہ تمہارا واہمہ بھی تو ہو سکتا ہے۔"

"وہ میرا استاد ہے مرجانہ! اس نے میری تربیت کی ہے۔ یہ تربیت کتنی ہی نامکمل سہی وہ مجھے اپنی آنکھوں سے ایکشن میں دیکھنا چاہتا ہے۔ بل فرازو سے میرا مقابلہ ہوا تھا وہ اس کی تشفی کے لئے ناکافی تھا۔ لی کوان نے مجھے بعض ایسے اصول سکھائے ہیں جنہیں عملی میدان میں مختلف طریقوں سے بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بل فائٹنگ سے ناواقف شخص کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو بل فائٹنگ نہیں کر سکتا لیکن لی کوان نے جو کچھ مجھے سکھایا ہے اسے اگر ذہانت کے ساتھ استعمال کیا جائے تو میں کسی شعبے میں بھی مار نہیں کھا سکتا۔ کیا اس صورت حال میں اس کی یہ خواہش غیر فطری ہے؟"

"غیر فطری تو خیر نہیں ہے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ اس کی یہی خواہش رہی ہو" مرجانہ نے کہا "تم اس کے دل میں تو جھانک کر نہیں دیکھ سکتے۔"

"یہی تو میں بھی کہہ رہا ہوں کہ جس حد تک اسے میں سمجھ سکتا ہوں کوئی اور نہیں سمجھ سکتا" میں نے کہا "اور یہ مقابلہ بالکل اسی انداز میں ہو گا جس طرح وہ چاہتا ہے۔"

"وہ کیا چاہتا ہے؟" مرجانہ نے پوچھا۔

"یہ بات ابھی نہیں بتائی جا سکتی" میں نے مسکرا کر کہا۔ "جو کچھ ہو گا اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔"

○☆○

رینڈل کے علاوہ گراؤنڈ میں جزیرے کے تقریباً تمام افراد موجود تھے۔ مخصوص افراد کے بیٹھنے کے لئے نشستوں کا انتظام بھی تھا۔ گراؤنڈ کے وسط میں چوبی باڑھ کے ذریعے بل فائٹنگ کے لئے اکھاڑہ بنایا گیا تھا مجھے نہیں معلوم کہ رینڈل نے اتنی جلد بل فائٹنگ کے لئے تربیت یافتہ بھینسے کہاں سے اور کس طرح فراہم کئے تھے۔ اس قدر جلد تمام انتظامات مکمل کر لینا حیران کن ضرور تھا مگر میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کے وسائل غیر معمولی ہیں لہٰذا یہ ان کے لئے کوئی بہت بڑی بات بھی نہیں تھی۔

رنگ کے اطراف پانچ کٹہرے تھے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک بھینسا نظر آ رہا تھا۔ کٹہرے کا دروازہ کھولتے ہی بھینسے رنگ میں داخل ہو جاتے۔ لی کوان' تہذیب اور بڈ میرے ساتھ ہی بیٹھے تھے جب کہ بل فرازو ہم سے اگلی قطار میں تھا' مقابلوں کی فلم بنانے کے لئے چار جدید قسم کے ٹی وی کیمروں کا انتظام بھی کیا گیا تھا حالانکہ وہاں جگہ جگہ خفیہ کیمرے نصب تھے مگر انہیں کافی نہیں سمجھا گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اگر تم اس وقت مقابلہ کرنے سے انکار کردو تو کیا ہوگا؟" تہذیب نے میرے کان میں سرگوشی کی۔

"بل فرازو کو فاتح قرار دے دیا جائے گا" لی کوان نے جواب دیا اور تہذیب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ لی کوان نے اتنی مدھم آواز کس طرح سن لی۔ وہ اس بات سے واقف نہیں تھی کہ لی کوان اس سے بھی مدھم آواز اس سے بھی زیادہ فاصلے سے سن سکتا ہے۔

"تم علی کو اس مقابلے سے روکنے کی کوشش مت کرو' مجھے حیرت ہے تم اس کے اتنے قریب ہونے کے باوجود اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ علی جب کوئی فیصلہ کرلے تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا" لی کوان نے مزید کہا۔

"تہذیب خوف زدہ ہے ماسٹر!" میں نے کہا۔

"لیکن یہ تو بل فائٹنگ کے مقابلے میں حصہ نہیں لے رہی" لی کوان نے بیساختہ کہا۔

"اگر تہذیب خود اس مقابلے میں حصہ لے رہی ہوتی تو ذرا بھی خوف زدہ نہ ہوتی بلکہ اس صورت میں تو میں خوف زدہ ہوتا" میں نے کہا۔

"اچھا اچھا میں سمجھ گیا" لی کوان نے معنی خیز لہجے میں کہا "یہ بات ہے۔ لیکن اس کے خوف زدہ ہونے سے کوئی فائدہ تو ہونے سے رہا لہٰذا اسے پرسکون رہنے کی تلقین کرو۔"

"پرسکون تو میں خود بھی نہیں ہوں ماسٹر!" میں نے سنجیدگی سے کہا "میں اپنے فیصلے پر پچھتا رہا ہوں۔ یہ بھینسے تو دیکھ کر ہی خوف محسوس ہو رہا ہے۔"

"فضول باتیں مت کرو" لی کوان نے منہ بنا کر کہا "ان بے ضرر بھینسوں سے تو چڑیا کا بچہ بھی خوف زدہ نہیں ہوسکتا۔ تم تو پھر ماسٹر لی کوان کے شاگرد ہو۔"

"اگر ان بھینسوں میں سے کسی ایک کو بھی پتا چل جائے کہ اس کے مقابلے پر ماسٹر لی کوان کا شاگرد آرہا ہے تو حملہ کرنے سے انکار کردیں گے" بڈ نے کہا اور اس کی بات سن کر لی کوان کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہارا یہ ساتھی مجھے بہت پسند ہے" لی کوان نے خوش ہو کر کہا "یہ بہت زندہ دل ہے۔ آدمی کو ایسا ہی زندہ دل ہونا چاہئے۔"

میں نے کان دبا لیا۔ بڈ نے واضح طور پر لی کوان کا مضحکہ اڑایا تھا مگر وہ اسے اپنی تعریف سمجھ کر خوش ہو رہا تھا۔

دس منٹ بعد مقابلہ شروع ہونے کا اعلان ہوا اور ایک شخص مائیک ہاتھ میں لئے ہوئے اکھاڑے میں داخل ہوا۔

"خواتین و حضرات! آج موشے ہاورڈ کی طرف سے تین گھنٹے کے لئے خصوصی تفریح کا اہتمام کیا گیا ہے" اناؤنسر نے کہا "آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ بل فائٹنگ کی تاریخ کے اس عظیم ترین مقابلے کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ ایک طرف اسپین کے سابق قومی چیمپئن بل فرازو ہیں اور دوسری طرف عظیم ماسٹر لی کوان کے شاگرد علی یار خان ہیں" "اپنے لئے عظیم کا لقب سن کر لی کوان نے فخریہ انداز میں سر کو اثباتی جنبش دی۔ وہ ہمیشہ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا تھا۔

"میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسٹر بل فرازو کی فنی مہارت کے بارے میں مختصراً کچھ بتا دوں" اناؤنسر کہہ رہا تھا۔ "عام طور پر بل فائٹرز اپنے ساتھ ایک اسسٹنٹ رکھتے ہیں لیکن مسٹر بل فرازو ماضی میں بغیر اسسٹنٹ کے بھی بل فائٹنگ کے مظاہرے کرچکے ہیں اور آج کے لئے بھی انہوں نے یہی اعلان کیا ہے۔ وہ بغیر اسسٹنٹ کے بل فائٹنگ کا مظاہرہ کریں گے" چند افراد کے سوا سب نے یہ اعلان سن کر تالیاں بجائیں "اس کے علاوہ مقابلے کے اختتام پر بھینسے کو قتل کرنے کے لئے صرف ڈیڑھ فٹ کی مختصری تلوار استعمال کریں گے" ایک بار پھر تالیاں بجیں اور بل فرازو کو اکھاڑے میں آنے کی دعوت دی گئی۔

بل فرازو بڑے باوقار انداز میں اکھاڑے میں داخل ہوا۔ اس کے پہلو میں ڈیڑھ فٹ کی تلوار لٹک رہی تھی جو نیام میں تھی۔ اکھاڑے کے وسط میں پہنچ کر وہ رکا اور باری باری ہر طرف حاضرین کے سامنے سر خم کیا۔

"یہ شخص کچھ بھی نہیں جانتا" لی کوان نے حقارت سے کہا "یہ تو ٹھیک سے اداکاری بھی نہیں کرسکتا۔"

بل فرازو نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ مقابلہ شروع کرنے کے لئے تیار ہے اور کٹہرے کے پاس موجود ایک شخص نے کٹہرے کا دروازہ کھول دیا۔ بھینسا کٹہرے سے باہر نکل آیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ بل فرازو نے سرخ کپڑا لہرا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ سرخ رومال دیکھتے ہی بھینسے کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا اور اس نے وحشیانہ انداز میں بل فرازو کی سمت دوڑ لگا دی۔ بل فرازو ذرا سا آگے کی طرف جھکا کھڑا تھا۔ جیسے ہی بھینسا اس کے نزدیک پہنچا وہ نہ صرف ذرا سا ایک طرف ہٹا بلکہ اس نے سرخ کپڑا لہرا کر بھینسے کا رخ بھی تبدیل کردیا۔ بھینسا اپنی جھونک میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

کچھ دور جا کر بھینسے نے بمشکل تمام خود کو روکا اور ایک بار پھر اپنی تمام تر وحشت کے ساتھ پلٹ پڑا۔ وہ بل فائٹنگ کے لئے خاص طور پر تربیت یافتہ بھینسا تھا اور سرخ رنگ دیکھ کر بری طرح مشتعل ہو گیا تھا۔ اس بار اس کی رفتار پہلے سے بھی زیادہ تیز تھی۔ بل فرازو نے پہلے کی طرح اس بار بھی بھینسے کو ڈاج دے دیا تھا مگر اس بار بہت سے تماشائیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں۔ بل فرازو نے خود کو تو خیر بچا لیا تھا لیکن اس کے ہاتھ میں موجود سرخ رنگ کے کپڑے کا کچھ حصہ بھینسے کی سینگوں کی زد میں آکر پھٹ گیا تھا۔ ایک لمحے کی تاخیر بھی بل فرازو کی ہلاکت کا باعث ہوسکتی تھی۔

"بل فائٹنگ کاہلوں کا کھیل ہے" لی کوان نے تبصرہ کیا۔ "اور میں نے اپنی پوری زندگی میں بل فرازو سے زیادہ سست آدمی نہیں دیکھا۔"

بل فرازو اور بھینسے کے درمیان آنکھ مچولی جاری رہی۔ بل فرازو واقعی مہارت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ بھینسے کو تو خیر شروع سے ہی بل فائٹر کو ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن بل فائٹر پر یہ پابندی ہوتی ہے کہ وہ ایک مخصوص وقت تک صرف اپنا دفاع کرے گا۔ عام مقابلوں میں تو کسی بھی خطرناک لمحے بیرونی مداخلت کے ذریعے بل فائٹر کی جان بچالی جاتی ہے مگر اس مخصوص قسم میں بل فائٹر اور بھینسا ایک دوسرے کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بل فائٹنگ کی یہ قسم عام نہیں ہے کیوں کہ اس میں جان جانے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

بل فائٹنگ کے لئے مخصوص وقت ختم ہونے سے قبل ہی بل فرازو پر تھکن کے اثرات غالب نظر آنے لگے لیکن تھکن کے باعث اسے کوئی خطرہ اس لئے لاحق نہیں ہوسکتا تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ بھینسا بھی تھک گیا تھا۔ بل فرازو کی نسبت بھینسے کو بہت زیادہ بھاگ دوڑ کرنا پڑ رہی تھی۔ بل فرازو کا انداز بے انتہا خطرناک تھا۔ وہ جان بوجھ کر بھینسے کو بالکل آخر وقت میں ڈاج دیتا تھا اور اس کا یہ انداز کسی بھی لمحے مہلک ثابت ہوسکتا تھا۔ مجھے خوب اندازہ تھا کہ تہذیب کے ساتھ ساتھ بڈ بھی یہی دعا کر رہا ہوگا کہ بل فرازو بھینسے کے ہاتھوں ہلاک ہوجائے تاکہ میں اس خطرناک کھیل میں ملوث ہونے سے بچ سکوں۔

پھر گھنٹی بج گئی۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب اگر بل فرازو چاہے تو بھینسے کو ہلاک کرسکتا ہے۔ تلوار کے ذریعے بھینسے کو ہلاک کرنا بھی ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ بھینسا تو سرخ کپڑے پر جھپٹتا ہے اور اس آخری مرحلے میں بل فائٹر کے لئے نہ صرف بھینسے کو ڈاج دینے کا مرحلہ درپیش ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اسے تلوار سے بھینسے پر کاری ضرب بھی لگانا پڑتی ہے۔ تیز رفتار بھینسے کی گردن پر کاری ضرب لگانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ تلوار اگر بھینسے کی گردن کے بجائے اس کے جسم کے کسی اور حصے پر لگے تو اسے بل فائٹر کے اناڑی پن پر محمول کیا جاتا ہے اور اس کے پوائنٹ کم ہوجاتے ہیں۔

گھنٹی بجتے ہی بل فرازو نے تلوار نیام سے نکال لی۔ تلوار اس نے سیدھے ہاتھ میں پکڑی تھی جبکہ سرخ کپڑا اس نے الٹے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ اس بار اس نے کپڑا اپنے جسم سے فاصلے پر رکھا تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ پوری طرح باہر کی طرف پھیلا ہوا تھا۔ تلوار نیام سے نکالنے کے مطلب تھا کہ اب اس نے بھینسے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ وہ اگر کھیل کو طول دینا چاہتا تو تلوار کو بے نیام نہ کرتا۔ تلوار نیام سے نکالنے کا مطلب یہ تھا کہ اب اگر وہ کسی بھی وجہ سے بھینسے پر وار نہ کرپاتا تو بھی اس کے پوائنٹ ضائع ہوتے رہتے۔

بھینسے کے دوڑنے سے دھول اڑ رہی تھی۔ تہذیب اور بڈ سانس روکے مقابلے کا یہ آخری مرحلہ دیکھ رہے تھے۔ ان کی دعائیں قبول ہونے کا اب یہی امکان رہ گیا تھا کہ بل فرازو بھینسے پر فیصلہ کن وار کرنے میں ناکام ہوجائے۔ بصورت دیگر تہذیب اور بڈ کے خیال میں میری شکست کے امکانات روشن ہوجاتے۔

جیسے ہی بھینسا بل فرازو کے قریب آیا' بل فرازو نے بڑی پھرتی سے پینترہ بدلا اس کا دایاں ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور پھر ہم سب نے اسے بھینسے کی گردن پر وہ خوبصورت وار کرتے دیکھا۔ چمکتی ہوئی تیز دھار تلوار بھینسے کی گردن کاٹتی ہوئی گزر گئی تھی۔ بھینسے کی کٹی ہوئی گردن سے خون کا ایک فوارہ ابلا اور سر دھڑ سے جدا ہو کر دور جا گرا اور سر بریدہ بھینسا اپنی رفتار کے باعث کچھ دور تک یونہی دوڑتا چلا گیا اور پھر زمیں بوس ہوگیا۔ بل فرازو نے دونوں ہاتھ بلند کرکے اپنی فتح کا اعلان کیا اور تالیوں کی گونج میں اکھاڑے سے باہر نکل آیا۔

"بل فرازو واقعی بل فائٹنگ کا ماہر ہے" میں نے تعریفی انداز میں کہا "اس کا اسٹائل مجھے بہت پسند آیا۔"

"وہ انتہائی کاہل آدمی ہے" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "اس لئے اس نے بل فائٹنگ جیسے سست کھیل کو اپنے لئے منتخب کیا ہے۔"

"وہ تو اکھاڑے سے سرخ رو ہو کر نکلا ہے" تہذیب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا "اب تم اپنی خیر مناؤ' اس سے زیادہ پوائنٹ حاصل کرنا آسان نہیں ہوگا۔"

"مجھے چیف پر فخر ہے" بڈ بولا "ماضی میں بھی کئی بار انہوں نے ایسے موقعوں پر پانسہ پلٹا ہے جب کسی کو بھی اس کی توقع نہیں رہی تھی۔"

"لیکن اس بار ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آتا" تہذیب نے بھنا کر کہا "آدمی کو کبھی بھی سوچے سمجھے بغیر قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔ ضروری تو نہیں ہے کہ ہمیشہ ہی کامیابی اس کے قدم چومے۔"

"کامیابی کبھی خود سے قدم نہیں چومتی تہذیب" میں نے کہا "اس کے لئے بڑی مشقت کرنی پڑتی ہے۔"

"تم کتنی ہی مشقت کیوں نہ کرو' بل فائٹنگ میں اسپین کے قومی چیمپئن کو شکست نہیں دے سکتے۔"

"کیا بل فائٹنگ کرنا کوئی بہت مشکل کام ہے؟" لی کوان نے یوں پوچھا جیسے اس نے کبھی بل فائٹنگ کا مقابلہ نہ دیکھا ہو۔

"ہرگز نہیں ماسٹر!" میں نے جلدی سے کہا "یہ تو کاہل لوگوں کا ایجاد کیا ہوا ایک انتہائی سست رفتار کھیل ہے۔"

"تب تو لوگ اسے دیکھ کر بور ہوتے ہوں گے" لی کوان نے کہا۔

"ارے نہیں ماسٹر!" میں نے ہنس کر کہا "اسے دیکھنے والے بھی کاہل ہوتے ہیں اس لئے وہ بور نہیں ہوتے۔"

"لیکن یہاں ماسٹر لی کوان بھی موجود ہے" اچانک لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "اور وہ بہت بور ہوا ہے' اب تمہیں اس کی بوریت کا ازالہ کرنا ہے۔"

تہذیب اور بڈ بڑی حیرت سے ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا ہوگا کہ آخر لی کوان اس خونی کھیل کو سست اور بور کس طرح قرار دے رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اس سے کیوں کر متفق ہو گیا ہوں۔ یہ بات ان کے سمجھنے کی تھی بھی نہیں۔

"میں کوشش کروں گا ماسٹر کہ اس کھیل کو تمہارے معیار تک پہنچا سکوں" میں نے کہا۔

"کوشش کا کیا مطلب ہے؟" لی کوان غرایا "تمہیں یہ کھیل سنسنی خیز بنانا ہوگا۔ وہ کھیل ہی کیا جسے دیکھ کر رگوں میں خون کی گردش نہ تیز ہو جائے۔"

"تمہارے خون کی گردش بھلا کون تیز کر سکتا ہے لی کوان" میں نے بوکھلا کر کہا۔

"یہ تو وقت آنے پر معلوم ہوگا" لی کوان بڑبڑایا اور اکھاڑے کی طرف دیکھنے لگا جہاں سے مردہ بھینسے کو ہٹا دیا گیا تھا اور اب وہاں ایک بار پھر اناؤنسر نظر آرہا تھا۔

"مسٹر بل فرازو کی منفرد اسٹائل کی بل فائٹنگ سے آپ لوگ محظوظ ہو چکے" اناؤنسر نے کہا "اب میں علی یار خان سے درخواست کروں گا کہ وہ مقابلہ کرنے سے قبل اپنے بارے میں خود ہی کچھ بتا دیں۔"

میں نے اکھاڑے میں پہنچ کر اس کے ہاتھ سے مائیکرو فون لے لیا "جیسا کہ آپ لوگوں کو پہلے بتایا جا چکا ہے کہ میں بل فائٹنگ سے واقف نہیں ہوں" میں نے کہا "شاید آپ کو یہ سن کر حیرت ہو کہ آج سے پہلے میں نے بل فائٹنگ کا کوئی مقابلہ دیکھا تک نہیں تھا۔ اس لئے مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا لیکن آج یہ مقابلہ دیکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ بھینسا بڑا مظلوم جانور ہے۔"

میرے اس تبصرے پر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور بھن بھناہٹ کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ میں نے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ مقابلہ برابری کی بنیاد پر کیا جائے" میں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "یہ تو سراسر ظلم ہے کہ نہتے بھینسے کے مقابلے میں بل فائٹر تلوار بدست ہو۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ بھینسے کو بھی کوئی ہتھیار فراہم کی جائے تاکہ مقابلہ برابری کی بنیاد پر ہو سکے۔"

بل فرازو اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دہاڑ کر بولا "تم مقابلے سے بچنے کی کوشش کر رہے ہو۔ جب بل فائٹنگ نہیں جانتے تو چیلنج کیوں کیا تھا؟"

"میں مسٹر بل فرازو سے درخواست کروں گا کہ پہلے مجھے اپنی بات پوری کر لینے دیں اس کے بعد بھی اگر انہیں کوئی اعتراض ہوا تو میں اسے پوری توجہ سے سنوں گا۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ مقابلہ برابری کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔ اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بھینسے کو کوئی ہتھیار فراہم کر دیا جائے۔ اس لئے کہ بھینسا کوئی ہتھیار استعمال کر ہی نہیں سکتا لہٰذا اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ بھینسے کے مقابلے پر خالی ہاتھ اترا جائے۔ اگر مسٹر بل فرازو کو اعتراض نہ ہو تو میں خالی ہاتھ بھینسے کا مقابلہ کر لوں۔"

بل فرازو کو اس پر بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا لیکن اس نے یہ شرط عائد کر دی کہ مقابلے کا اختتام اس وقت ہوگا جب ایک لاش گر جائے۔

"وہ تو ظاہر ہے مسٹر بل فرازو لیکن چونکہ میں بغیر کسی ہتھیار کے بھینسے کا مقابلہ کر رہا ہوں اس لئے وقت کی پابندی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ مقابلہ شروع ہونے کی گھنٹی تو بجے گی لیکن اس کے بعد اور کوئی گھنٹی نہیں بجے گی۔ میں جس وقت

چاہوں بھینسے پر کوئی ہلاکت خیز وار کر سکتا ہوں اور ہاں ایک بات اور۔ میں چونکہ سرخ کپڑے کے استعمال سے ناواقف ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اگر مسٹر بل فرازو کو اعتراض نہ ہو تو میں سرخ رنگ کا لبادہ زیب تن کر لوں۔"

بل فرازو کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ میں نے اپنی ہلاکت کا پورا سامان کر لیا تھا۔ اس کی دانست میں چند منٹ کے اندر اندر بھینسے کا شکار ہو جاتا اس لئے کہ بھینسا تو ہر حال میں سرخ کپڑے پر حملہ آور ہوتا ہے اور میں نے چونکہ سرخ لبادہ خود پہننے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اس لئے میرا بھینسے کی زد میں آنا یقینی امر تھا۔

چونکہ بل فرازو کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس لئے کسی اور کو بھی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ میرے لئے فوراً ہی ایک سرخ لبادے کا بندوبست کر دیا گیا۔ ابھی میں لبادہ پوری طرح پہن بھی نہیں پایا تھا کہ لی کوان اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پہلے تم نے دوسروں پر ظالم ہونے کا الزام عائد کیا اور اب خود جو ظلم کرنے جا رہے ہو اس پر تمہیں کوئی ندامت محسوس نہیں ہوتی؟" لی کوان نے بلند آواز میں کہا۔

"میں دوبدو بھینسے کا مقابلہ کر رہا ہوں ماسٹر!" میں نے بھی چیخ کر جواب دیا "اس کے سوا میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔"

"تم لی کوان کے نام پر بٹا لگانے پر تل گئے ہو۔ ایک وقت میں صرف ایک بھینسے سے مقابلہ کرتے تمہیں شرم نہیں آئے گی؟"

"ایک بھی بہت ہے ماسٹر!" میں نے احتجاج کیا "ایک آدمی کے لئے ایک بھینسا بھی بہت ہوتا ہے۔"

"آدمی کے لئے ہوتا ہوگا۔ تم آدمی کے ساتھ ساتھ لی کوان کے شاگرد ہو' کیا تمہیں اس بات کا احساس نہیں؟"

"ٹھیک ہے ماسٹر! تمہارے اصرار پر میں ایک ساتھ دو بھینسوں کا مقابلہ کروں گا" میں نے اعلان کیا اور گراؤنڈ تالیوں سے گونج اٹھا۔ لیکن تالیوں کی گونج ختم ہوتے ہی لی کوان پھر بول اٹھا۔

"یہاں نہ تو نیلامی ہو رہی ہے اور نہ ہی کوئی سودے بازی ہو رہی ہے۔ تم ایک ایک کر کے تعداد کیوں بڑھا رہے ہو؟" لی کوان نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ماسٹر!" میں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا "دو بھینسے کم نہیں ہوتے" ہم دونوں اتنی بلند آواز میں گفتگو کر رہے تھے کہ ہماری آوازیں ہر ایک تک پہنچ رہی ہوں گی۔

"تمہیں ان چاروں بھینسوں سے بیک وقت مقابلہ کرنا ہوگا" لی کوان نے ونگ انداز میں کہا۔

"یہ زیادتی ہے ماسٹر! بغیر کسی ہتھیار کے چار بھینسوں سے مقابلہ کروں گا تو یہ میرا کچومر بنا کے رکھ دیں گے۔"

"تم اسی قابل ہو کہ تمہارا کچومر بنا دیا جائے" لی کوان نے غصیلے انداز میں کہا "صرف چار بھینسوں سے خوف زدہ ہو کر تم جس بزدلی کا مظاہرہ کر رہے ہو' اس کے پیش نظر تم اسی کے مستحق ہو۔"

"میں بزدل نہیں ہوں ماسٹر! میں ثابت کروں گا کہ ماسٹر لی کوان کا شاگرد بزدل نہیں ہو سکتا۔ میں ان چاروں بھینسوں کا بیک وقت مقابلہ کروں گا خواہ میرا انجام کچھ ہی کیوں نہ ہو۔"

گراؤنڈ میں سناٹا طاری ہو گیا۔ ہر شخص کو سانپ سونگھ گیا تھا پھر اس سکوت کو تہذیب کی آواز نے توڑا۔

"یہ سازش ہے" وہ ہذیانی انداز میں چیخی "یہ لوگ علی کو قتل کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔"

"ان آخری لمحوں میں مجھے کمزور کرنے کی کوشش مت کرو تہذیب!" میں نے بلند آواز سے کہا "میری کامیابی کے لئے دعا کرو۔"

میں پلٹ کر چلتا ہوا اکھاڑے کے وسط میں پہنچ گیا اور دونوں ہاتھ بلند کر کے اشارہ کیا کہ میں مقابلے کے لئے تیار ہوں۔ اس دوران میں چاروں کٹہروں کے دروازے پر ایک ایک آدمی پہنچ چکا تھا۔ مقابلہ شروع ہونے کے لئے گھنٹی بجی اور ان چاروں نے ایک ساتھ کٹہروں کے دروازے کھول دیئے۔ میں نے سرخ لبادہ پہن رکھا تھا۔ جسے دیکھ دیکھ کر بھینسے پہلے ہی بے قابو ہو رہے تھے اس لئے دروازہ کھلتے ہی انہوں نے میری طرف رخ کیا۔

چار بپھرے ہوئے بھینسے چار مختلف سمتوں سے مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے دوڑے چلے آرہے تھے۔ میں ان چاروں سے یکساں فاصلے پر تھا اور مجھے بیک وقت ان چاروں پر نظر رکھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ چاروں کے سر جھکے ہوئے تھے۔ وحشی بھینسوں کے دوڑنے سے دھمک پیدا ہو رہی تھی اور مٹی کے گویا بادل سے اڑ رہے تھے۔ اس قدر دھول اڑ رہی تھی کہ شاید میں تماشائیوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہوں گا۔

میں پوری طرح مستعد تھا۔ اگر میں انہیں ڈاج دینے کی کوشش کرتا تو یہ ممکن نہ ہوتا۔ وہ چار تھے اور میں اکیلا اور ان چاروں کو ایک ہی وقت میں مجھ تک پہنچنا تھا۔ ایک وقت میں چار بھینسوں کو ڈاج دینا عملاً ناممکن تھا۔ اگر میں یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حماقت کرتا تو کسی نہ کسی بھینسے کی زد میں آکر اپنی پسلیاں تڑوا بیٹھتا۔ مجھے مختلف حکمت عملی اختیار کرنا تھی جس کا تعین میں پہلے ہی کر چکا تھا۔

چاروں بھینسے طوفانی رفتار سے دوڑتے ہوئے میرے اتنے نزدیک آگئے کہ ان کا اور میرا تصادم یقینی ہو گیا تو میں دونوں پیروں پر وزن ڈال کے پوری قوت سے اچھلا اور فضا میں کئی فٹ بلند ہونے کے بعد ان سے کچھ فاصلے پر جا گرا۔ چاروں بھینسوں کے سر پوری قوت سے آپس میں ٹکرائے تھے جس کے نتیجے میں ایک زور دار دھماکا ہوا تھا۔ سننے والوں کے دل دہل گئے ہوں گے۔ اکھاڑے میں اس قدر دھول اڑ رہی تھی کہ کسی کو کچھ نظر نہیں آسکتا تھا۔ سب یہی سمجھے ہوں گے کہ میں اس تصادم میں کام آگیا ہوں جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا تھا کہ لوگوں کے منہ سے دبی دبی چیخیں نکل گئی تھیں۔ تہذیب کی دلخراش چیخ سب پر حاوی تھی۔

میں زمین پر گرتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ تین بھینسے آپس میں لڑ پڑے تھے جب کہ چوتھا انتہائی اشتعال کے عالم میں میری طرف پلٹا تھا۔ وہ خون خوار انداز میں مجھ پر جھپٹا۔ وہ میرے سرخ لبادے کے پرخچے اڑا دینا چاہتا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس پر کیا قیامت گزرنے والی ہے۔

میں بھینسے سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا اس لئے مجھ پر حملہ آور ہوتے وقت اس کی رفتار میں بہت زیادہ تیزی نہیں تھی تاہم اس کا انداز بڑا خون خوار تھا۔ میں نے اپنے جسم کو دائیں سمت جھکولا دیا۔ بھینسے کا رخ بھی میری حرکت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوا تھا مگر میں نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو بائیں سمت ہٹا لیا۔ بھینسا ذاج کھا گیا تھا مگر اس قدر کافی نہیں تھا۔ میں نے بڑی پھرتی سے چھلانگ لگائی اور بھینسے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ یہ ایک نہایت مشکل کام تھا۔ بھینسے کے جسم میں تو بجلیاں سی بھری ہوئی تھیں۔ اس کی پشت پر سوار رہنا تو قریب قریب ناممکن کام تھا تاہم میں نے اس کی گردن سے چپٹتے ہوئے اس کے دونوں سینگ پکڑ لئے۔ اب کم از کم وہ مجھے آسانی سے اپنے اوپر سے نہیں گرا سکتا تھا۔

اس اچانک افتاد پر بھینسا بری طرح بوکھلا گیا۔ وہ پورے اکھاڑے میں بری طرح دوڑتا پھر رہا تھا' ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی گردن جھٹک کر مجھے گرا دینے کی کوششوں میں بھی مصروف تھا۔ جو کچھ اس پر گزر رہی تھی اس کی تو اسے ٹریننگ بھی نہیں دی گئی تھی لیکن اس کی حیوانی جبلت اس کی رہنمائی کر رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ صرف اسی طرح وہ اس بلا سے پیچھا چھڑا سکتا ہے جو اس کی پشت پر سوار ہے۔

تینوں بھینسے آپس میں بری طرح الجھے ہوئے تھے۔ اکھاڑے میں اڑتی ہوئی دھول اس حد تک چھٹ گئی تھی کہ اب تماشائی احاطے کے اندر ہونے والی افراتفری بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ مجھے بھینسے کی پشت پر سوار دیکھ کر کسی کو بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا ہوگا۔ وہ منظر ہر اعتبار سے ناقابل یقین تھا۔ اول تو میرا زندہ بچ جانا ہی ان لوگوں کے لئے ناقابل فہم تھا۔ جس شخص پر چار مختلف سمتوں سے چار بپھرے ہوئے بھینسے حملہ آور ہوئے' وہ نہ صرف بچ گیا تھا بلکہ ایک بھینسے کی پشت پر سواری بھی کر رہا تھا۔ بل فائٹنگ کی تاریخ میں پہلی بار ایسا واقعہ رونما ہوا تھا۔ اس سے پہلے کسی بل فائٹر نے کسی بھینسے پر سواری نہیں کی ہوگی۔

بھینسے کی وحشیانہ جدوجہد کے باوجود خود کو بھینسے کی پشت پر برقرار رکھنا اس وقت مجھے دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ محسوس ہو رہا تھا اور مجھے شدت سے یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ کارنامہ انجام دینے کے لئے لی کوان کا شاگرد ہونا بے حد ضروری تھا۔ اگر چھ ماہ قبل میں نے یہ حماقت کی ہوتی تو مجھے اس کا خمیازہ اپنی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کی صورت میں بھگتنا پڑتا۔

بھینسا چاروں پیروں پر اچھل رہا تھا' گردن جھٹک رہا تھا اور ساتھ ساتھ اکھاڑے میں چکر بھی لگاتا جا رہا تھا۔ وہ ہر قیمت پر مجھے اپنی پشت سے گرا دینا چاہتا تھا اور میں اس کی کوششیں ناکام بنانے میں اپنی پوری صلاحیتیں صرف کئے دے رہا تھا۔ اس جدوجہد میں میرے جسم کا ایک ایک جوڑ ہل کر رہ گیا تھا لیکن یہ بہت ضروری تھا۔ جو کچھ میں کرنا چاہ رہا تھا اس کے لئے بھینسے کی پشت پر سواری گانٹھنا لازم تھا بصورت دیگر میں چار بھینسوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اس شدید جدوجہد کے دوران بھی میرے حواس پوری طرح کام کر رہے تھے۔ میں محسوس کر سکتا تھا کہ ہر شخص دم بخود ہے۔ وہ ایک ناقابل یقین منظر دیکھ رہے تھے۔ کسی کو نہیں معلوم تھا کہ اس بھیانک جدوجہد کا انجام کیا ہوگا۔ میرے کانوں تک تہذیب کی ہذیانی چیخیں بھی پہنچ رہی تھیں لیکن وہاں کسے اتنی فرصت تھی کہ تہذیب کی طرف توجہ دیتا۔ ہر ایک کو یہی فکر لاحق تھی کہ کہیں اس کی پلک نہ جھپک جائے اور وہ ایک ناقابل فراموش منظر دیکھنے سے محروم نہ رہ جائے۔ مقابلے کی نوعیت ایسی تھی کہ کسی بھی لمحے کوئی بہت بڑا واقعہ رونما ہو سکتا تھا۔

لڑتے لڑتے تینوں بھینسوں کو اچانک خیال آیا کہ ان کا ہدف تو کچھ اور ہے۔ اس لئے... انہوں نے اچانک ہی لڑنا موقوف کر دیا تھا اور میری طرف سرپٹ دوڑ پڑے تھے۔ میں

جس بھینسے پر سوار تھا اس وقت وہ اکھاڑے کی چوبی باڑ کے نزدیک تھا۔ اس نے اچانک ہی اپنی گردن کو بڑا زوردار جھٹکا دیا اور مجھے فضا میں کئی فٹ اوپر اچھال دیا۔

میں فضا میں اڑتا ہوا چوبی باڑھ کے کوئی بیس فٹ باہر جا کر گرا۔ اچھا یہ ہوا کہ کوئی تماشائی میری زد میں نہیں آیا۔ لوگوں کے منہ سے ایک بار پھر چیخیں نکل گئیں۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے لوگ مضطربانہ انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ تماشائیوں میں ہلچل مچ گئی تھی۔ ان کے خیال میں میں یا تو دم توڑ چکا تھا یا کسی بھی لمحے دم توڑنے والا تھا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ میرا بال بھی بیکا نہیں ہوا ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ابھی تو یہ مقابلہ شروع ہوا ہے ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا' میں نے ان کے لئے سنسنی خیزی کے بہت سے در تو ابھی وا کئے ہی نہیں تھے۔

زمین پر گرتے ہی میں پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نہ صرف اٹھا بلکہ اٹھ کر اکھاڑے کی طرف دوڑ بھی لگا دی۔ میری طرف بڑھتے ہوئے لوگ کائی کی طرح چھٹ گئے۔

چند لمحوں کے لئے تماشائیوں کے درمیان میں آجانے کی وجہ سے میں بھینسوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اس لئے وہ قدرے پرسکون ہو گئے تھے لیکن جیسے ہی میں اٹھ کر اکھاڑے کی طرف دوڑا انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور ایک بار پھر مشتعل ہو گئے۔ میرے جسم پر موجود سرخ لبادہ ان کے اشتعال کا باعث تھا۔ ایک بھینسے نے اشتعال کے عالم میں چوبی باڑھ کے اوپر سے چھلانگ لگا دی اور میری طرف دوڑا۔ بھینسے کے چوبی باڑھ سے باہر نکل آنے کے باعث تماشائیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ مخالف سمتوں میں بھاگے تھے اس لئے بھینسے کے واسطے میدان صاف ہو گیا تھا۔

بھینسے کے باہر نکل آنے کی وجہ سے میرے لئے اکھاڑے میں داخل ہونا ممکن نہیں رہ گیا تھا۔ بقیہ تینوں بھینسے بھی باڑھ پھلانگنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ میں نے اپنی طرف آتے ہوئے بھینسے سے بچنے کے لئے پلٹ کر مخالف سمت میں دوڑ لگا دی۔ بپھرا ہوا بھینسا میرے پیچھے لگ گیا۔ اسی اثنا میں بقیہ تینوں بھینسے بھی اسی طرف کود آئے تھے اور میرے تعاقب میں دوڑ پڑے تھے۔ بھاری بھرکم خونخوار بھینسوں کے دوڑنے سے زمین لرز رہی تھی اور گرد کے بادل اڑ رہے تھے۔ چاروں بھینسے ان بادلوں کے آگے تھے اور بھینسوں سے آگے میں تھا۔ لی کوان کی محنت کارگر ثابت ہو رہی تھی۔ میں رفتار کا بھرپور مظاہرہ کر رہا تھا۔ بھینسے مجھ تک پہنچنے میں ناکام تھے۔

بھینسے میرے تعاقب میں دوڑتے رہے' زمین لرزتی رہی یہاں تک کہ گراؤنڈ ختم ہو گیا۔ گراؤنڈ کے اختتام پر پہنچ کر میں نے ذرا سا چکر کاٹا اور واپس اکھاڑے کی طرف دوڑنے لگا۔ مجھ تک نہ پہنچ سکنے کے باعث چاروں بھینسے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔ ان کی سانسیں پھولنے لگی تھیں جس کا اندازہ ان کے زور زور سے ہانپنے کی آوازوں سے بخوبی ہو رہا تھا۔

تماشائی جن میں زیادہ تعداد ان لوگوں کی تھی جو یہاں کراٹے سیکھا کرتے تھے' بھینسوں کو خود سے دور ہوتے دیکھ کر رک گئے تھے لیکن جب میں نے پلٹ کر دوبارہ اکھاڑے کی طرف دوڑنا شروع کیا تو ایک بار پھر ہلچل مچ گئی۔ وہ گرتے پڑتے بھاگے۔ بپھرے ہوئے بھینسے کی زد میں آنا کسی کو بھی گوارا نہیں تھا۔ کیمرہ مین البتہ بدستور اپنے کام میں مصروف تھے۔ وہ تماشائی نہیں تھے۔ اس مقابلے کی کوریج کرنا ان کی ڈیوٹی تھی۔ ڈیوٹی انجام دینے کے دوران خواہ ان میں سے کسی کی موت بھی کیوں نہ واقع ہو جاتی مگر وہ اپنی جگہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اس جزیرے میں اپنے فرائض کی بجا آوری سے غفلت برتنے کی سزا موت تھی۔

میں نشستوں کے درمیان گھس گیا۔ تمام نشستیں خالی پڑی تھیں۔ انتہا یہ ہے کہ لی کوان تک موجود نہیں تھا اور بل فرانزو بھی غائب تھا۔ میں ان دونوں کے بھاگ جانے کی وجہ سے واقف تھا۔ لی کوان محض اس لئے وہاں سے ہٹ گیا تھا کہ کہیں اس پر میری مدد کرنے کا الزام نہ عائد ہو جائے اور بل فرانزو جو اسپین کا سابق قومی چیمپین تھا' عام لوگوں کی طرح اپنی جان کے خوف سے بھاگ گیا تھا۔ وہ صرف اکھاڑے میں ہی بل فائٹنگ کر سکتا تھا۔ اکھاڑے سے باہر کسی بپھرے ہوئے بھینسے کا سامنا کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

نشستوں کے درمیان سے اکھاڑے کی طرف دوڑتے ہوئے' اکھاڑے کے نزدیک پہنچ کر میں نے ایک طویل جست لگائی اور اکھاڑے کے اندر جا گرا۔ بھینسے کرسیوں میں الجھ کر رہ گئے تھے تاہم اشتعال کے عالم میں وہ سب کچھ زیر و زبر کر دینے پر تل گئے تھے اور کرسیوں کو روندتے ہوئے بڑھے چلے آرہے تھے۔ سب سے آگے والا بھینسا پوری قوت سے چوبی باڑھ سے ٹکرایا اور تڑاخ کی زوردار آواز کے ساتھ چوبی باڑھ ٹوٹ گئی۔ میں پلٹ کر دوسری طرف بھاگا اور دوسری طرف سے باڑھ کے باہر کود گیا مگر بھینسے پاگل ہو رہے تھے۔ انہوں نے اس طرف کی چوبی باڑھ بھی توڑ ڈالی اور گراؤنڈ میں ایک بار پھر میرے اور بھینسوں کے درمیان مسابقت شروع ہو گئی۔

بھینسا نہ صرف بہت طاقت ور اور تیز رفتار ہوتا ہے بلکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھرتیلا بھی بہت ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے بھی وہ سرخ کپڑے کے ساتھ ساتھ اپنا رخ بھی تبدیل کرلیتا ہے لیکن میں نے ان چاروں بھینسوں کو جس صورت حال سے دوچار کردیا تھا وہ ان کے لئے قطعی اجنبی تھی۔انہیں ایک ایسے ٹارگٹ کا پیچھا کرنا پڑ رہا تھا جو ان سے کہیں زیادہ تیز رفتار تھا۔بھینسے کا اشتعال اسی وقت بڑھتا ہے جب وہ باربار ناکام ہوتا ہے اور ٹارگٹ اسے اپنی دسترس میں دکھائی دیتا ہے۔وہ باربار پلٹ کر وحشیانہ انداز میں اپنے ہدف پر حملے کرتا رہتا ہے۔وہ اس چیز کا عادی ہوتا ہے۔یہاں صورت حال یہ ہوگئی تھی کہ میں نے انہیں ایک بار بھی ڈاج نہیں دیا تھا بس وہ مجھ تک پہنچنے کی کوشش کئے جارہے تھے۔مجھے معلوم تھا کہ جلد ہی ان کا جوش و خروش ماند پڑجائے گا۔لی کوان نے میری تربیت اس قدر سخت کی تھی کہ میں مزید دو تین گھنٹے اسی رفتار سے دوڑ سکتا تھا۔

گراؤنڈ کے دوسرے کنارے تک پہنچتے پہنچتے بھینسے بری طرح ہانپ چکے تھے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی تھی کہ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔یہی وجہ تھی کہ جب میں نے ایک مختصر سا چکر کاٹ کر اکھاڑے کا رخ کیا تو بھینسے رک گئے۔وہ مزید میرا تعاقب کرنے پر آمادہ نہیں تھے'انہیں رکتے دیکھ کر میں بھی رک گیا۔

سب سے پہلے میں نے کیمروں کی طرف نگاہ کی۔دو کیمروں کا رخ میری طرف تھا اور بقیہ دو کا رخ مخالف سمت میں تھا جہاں گراؤنڈ کے اختتام پر بنی ہوئی بیرکوں کے پاس تمام لوگ جمع تھے تاکہ بگڑے ہوئے بھینسے اس طرف کا رخ کریں تو وہ لوگ بیرکوں کے کمروں میں پناہ لے سکیں۔مجھے ان لوگوں کے خوف پر ہنسی آگئی۔

میں نے پلٹ کر بھینسوں کی طرف دیکھا۔ان کے سانس بری طرح پھولے ہوئے تھے اور پیٹ بڑے زور زور سے پھول اور پچک رہے تھے۔وہ چاروں برابر برابر کھڑے تھے۔ان کا مجھ پر جھپٹنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا تاہم ان کی نگاہوں میں اب بھی غضب ناکی موجود تھی۔اس کا مطلب تھا کہ وہ ابھی پوری طرح مایوس نہیں ہوئے تھے اور مجھے یہ بات گوارا نہیں تھی۔

میں نے اپنے اور بھینسوں کے درمیانی فاصلے کا جائزہ لیا۔اندازاً تیس فٹ کا فاصلہ تھا۔میں اپنی جگہ کھڑے کھڑے ذرا سا اچھلا کودا۔۔۔ مجھے حرکت میں آتے دیکھ کر بھینسے چوکنا ہوگئے تھے۔پھر میں نے آگے بڑھنا شروع کیا۔چند قدم چلنے کے بعد میں نے ان کی طرف دوڑ لگائی۔بھینسے سر جھکا کر مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے دوڑے۔انہیں امید کی ایک کرن نظر آئی تھی۔ٹارگٹ خود ان کی طرف آرہا تھا اور وہ اپنی تربیت سے مجبور ہوکر اس پر جھپٹ پڑے تھے۔ایک بار پھر میدان میں گرد کے بال اڑنے لگے تھے۔

میں نے اچانک چھلانگ لگائی اور بھینسوں کے اوپر سے اڑتا ہوا ان کے پیچھے جا گرا۔بھینسے میرے نیچے سے نکل گئے تھے۔کچھ دور دوڑنے کے بعد انہیں احساس ہوا کہ اب ٹارگٹ ان کے سامنے ہے۔وہ ایک ساتھ رکے اور رک کر ایک ساتھ پلٹے۔وہ ایک بار پھر مشتعل ہوگئے تھے۔شاید ان کے خیال میں اب بل فائٹنگ شروع ہوگئی تھی۔انہوں نے ایک بار پھر سر جھکا کر میری طرف دوڑنا شروع کردیا۔اس بار بھی وہی کچھ ہوا جو اس سے پہلے ہوچکا تھا۔تھکے ہوئے بھینسوں کو کسی طرح بل فائٹنگ کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔شروع سے اب تک ایک بار بھی وہ اپنے ٹارگٹ کو چھونے میں ناکام رہے تھے۔عام بل فائٹنگ میں انہیں باربار یہ موقع ملتا ہے اور ان کے جوش و خروش میں اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن یہاں تو معاملہ بالکل برعکس تھا۔وہ ایک بار پھر اپنی جگہوں پر رک کر کھڑے ہوگئے۔

انہیں اشتعال دلانے کے لئے میں نے پھر تھرکنا شروع کردیا۔میرے اس عمل سے ان میں کوئی تحریک پیدا نہیں ہوئی تو میں دوبارہ ان کی طرف بڑھا۔ان کے سر ایک بار پھر جھک گئے۔وہ حملہ کرنے کی پوزیشن میں آرہے تھے۔میں ان کی طرف چند قدم اور بڑھا اور وہ ایک موہوم سی امید پر مجھ پر حملہ کرنے کے لئے دوڑ پڑے۔میں اچانک رکا اور پلٹ کر اکھاڑے کی سمت دوڑنے لگا۔بھینسے میرے تعاقب میں سست رفتاری سے دوڑ رہے تھے۔

اکھاڑے میں داخل ہونے کے بعد میں اکھاڑے کے وسط میں جاکر رک گیا مگر بھینسے اکھاڑے سے کچھ فاصلے پر ہی رک گئے تھے۔میں جوبی باڑھ کے نزدیک آیا اور انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ میری طرف متوجہ نہیں ہوئے۔اب ان کے انداز میں لاتعلقی پیدا ہوگئی تھی۔مجبوراً مجھے اکھاڑے سے باہر آنا پڑا۔بھینسوں کا ردعمل میری توقع کے عین مطابق تھا۔وہ مجھے اکھاڑے سے باہر آتے دیکھ کر چوکنا ہوئے تھے اور پھر اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر مزید چوکنا ہوگئے۔میں ان کی آنکھوں کے تاثرات سے صاف سمجھ سکتا تھا کہ اب وہ مشتعل نہیں بلکہ خوف زدہ ہیں اور مجھ سے جان چھڑا لینے کی فکر میں ہیں۔اس موقع پر میری طرف سے جرأت کا مظاہرہ ہونا بے حد ضروری تھا چنانچہ میں نے ان کے نزدیک جانے کا فیصلہ کرلیا۔

بھینسوں کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہورہا تھا کہ اس موقع پر وہ کس ردعمل کا مظاہرہ کرکے اپنی جان چھڑائیں۔آخرکار یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی کہ مجھ سے پیچھا چھڑانے کے لئے انہیں مجھ سے بے غرض ہونا ہوگا اور انہوں نے یہی کیا۔وہ یوں ادھر ادھر دیکھنے لگے جیسے مجھے جانتے ہی نہ ہوں۔میں ان سے محض چند قدم کے فاصلے پر جاکر رک گیا لیکن وہ میرے کسی جال میں آنے کو تیار نہیں تھے۔

"کیا بات ہے پیارے بھینسو!" میں نے ہنس کر کہا "اتنی ہی میں دیر سیدھے ہوگئے" میری آواز سن کر ایک بھینسے نے میری طرف دیکھا ضرور مگر اتنے اجنبی انداز میں جیسے وہ مجھے جانتا تک نہیں۔

"کمال ہے بھئی" میں نے کہا "مجھے نہیں معلوم تھا کہ بے رخی کی وبا انسانوں کے بعد اب جانوروں میں بھی پھیل گئی ہے۔"

میری اس بات پر بھینسوں نے میری جانب سے رخ موڑلئے گویا انہوں نے شکست تسلیم کرلی تھی۔

اچانک میں نے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں۔میں نے چونک کر دیکھا۔تہذیب دوڑتی ہوئی میری طرف آرہی تھی۔یہ اندازہ تو ہر ایک کو ہوچکا تھا کہ مقابلہ ختم ہوچکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اندر آتے ہوئے جھجک رہے تھے'جانور کا کیا بھروسا۔۔۔ بھینسے کسی وقت بھی دوبارہ بھڑک سکتے تھے'یہ تہذیب ہی تھی جو ہر قسم کے خطرات سے بےپروا ہوکر میری طرف دوڑی چلی آرہی تھی۔

وہ تیر کی طرح اس طرف آئی اور مجھ سے چمٹ گئی۔

"تمہیں کوئی چوٹ تو نہیں آئی علی! تم خیریت سے تو ہو۔"

"مجھے کچھ نہیں ہوا تہذیب!" میں نے اسے سمیٹتے ہوئے کہا "ایک خراش تک نہیں آئی۔تم میری کامیابی کی دعائیں جو مانگ رہی تھیں۔"

"خدایا تیرا شکر ہے۔۔۔ خدایا تیرا شکر ہے" تہذیب سسک پڑی پھر اچانک ہی وہ مجھے بے تحاشا چومنے لگی۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس پر کوئی دورہ پڑگیا ہے۔اسے یہ احساس بھی نہیں تھا کہ سیکڑوں نگاہیں ہمیں دیکھ رہی ہیں۔ٹی وی کیمرے کوریج کررہے ہیں۔اسے یہ احساس نہیں تھا مگر مجھے تو تھا لیکن اس کے باوجود میں نے اسے روکا نہیں۔میں اس کی کیفیت کا اندازہ کرسکتا تھا۔اس نے شدید قسم کی ذہنی اور اعصابی جنگ لڑی تھی۔اس کے جسم میں شدید قسم کی لرزش تھی۔وہ بید مجنوں کی طرح کانپ رہی تھی۔میں جانتا تھا کہ وہ اپنے پیروں پر نہیں میرے سہارے پر کھڑی ہے۔میں اسے خود سے علیحدہ کرتا تو وہ ڈھے جاتی' زمین پر گر پڑتی۔

پھر اچانک ہی اس کی آنکھیں بند ہوئیں اور وہ بےہوش ہوکر میرے بازوؤں میں جھول گئی۔میں نے بےہوش تہذیب کو اپنے بازوؤں میں اٹھالیا۔

"میڈم کو کیا ہوگیا چیف؟" میں نے بڈی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنی۔تہذیب کے بعد گراؤنڈ میں داخل ہونے والا وہ پہلا فرد تھا۔

"کچھ نہیں ہوا بڈ!" میں نے پرسکون لہجے میں کہا "جذباتی ہیجان کے باعث تہذیب بےہوش ہوگئی ہے'خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔"

میں تہذیب کو ہاتھوں میں اٹھائے کرسیوں کی طرف بڑھ رہا تھا کہ دو افراد دوڑتے ہوئے میرے پاس آگئے' انہوں نے اسٹریچر اٹھا رکھا تھا۔

"مس صاحبہ کو اس اسٹریچر پر منتقل کردیں جناب!" ان میں سے ایک شخص نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے" میں نے کہا "تم لوگ واپس جاسکتے ہو۔"

"مس صاحبہ کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے جناب!" اس شخص نے دوبارہ کہا "ہمیں حکم ملا ہے کہ۔۔۔"

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے؟" میں غرایا "دفع ہوجاؤ میری نظروں سے۔"

وہ جھجک کر پیچھے ہٹ گئے اور میں تہذیب کو لے کر کرسیوں کے پاس پہنچ گیا جو سب کی سب الٹی پڑی تھیں۔بڈ نے جلدی سے تین کرسیاں سیدھی کیں'اور انہیں جوڑ کر بچھادیا۔میں نے تہذیب کو آہستگی سے ان کرسیوں پر لٹادیا۔کچھ لوگوں نے بھینسوں کو پکڑ کر واپس کٹہروں میں بند کردیا تھا۔یہ وہ لوگ تھے جو بھینسوں کے ساتھ اس جزیرے پر آئے تھے ورنہ اس سے قبل میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا۔بھینسے بند ہونے کے بعد بقیہ افراد بھی گراؤنڈ میں داخل ہوگئے۔

پندرہ منٹ بعد میں نے لی کوان کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

"میں نے تم سے اس قسم کی سنسنی پھیلانے کو تو نہیں کہا تھا" اس نے غصیلے انداز میں کہا مگر مجھے معلوم تھا کہ وہ بے انتہا خوش ہے اور کھل کر میری تعریف نہیں کرنا چاہتا۔

"ایک تو تم نے مجھے مروانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور اب مجھے ہی ڈانٹ بھی رہے ہو" میں نے بھی جواب میں خفگی کا مظاہرہ کیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم انتہائی نالائق شاگرد ہو" لی کوان نے مایوسی سے کہا "صرف چار بھینسوں سے دم نکلا جا رہا تھا___ ارے اسے کیا ہوا؟" وہ یوں چونک کر تہذیب کی طرف متوجہ ہوا جیسے اسے کچھ معلوم ہی نہیں تھا۔

"جذباتی ہیجان اس کی قوتِ برداشت سے تجاوز کر گیا تھا اس لئے بے ہوش ہو گئی ہے" میں نے بے پروائی سے کہا "وہ لوگ اس کے لئے اسٹریچر لائے تھے میں نے انہیں ڈانٹ کر بھگا دیا۔"

"تم نے بہت اچھا کیا" لی کوان نے تعریفی انداز میں سر ہلایا "اب تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ' میں اسے دیکھتا ہوں۔"

مجھے معلوم تھا کہ انسانی جلد کے نیچے پھیلے ہوئے نسوں کے جال کے بارے میں اس کی معلومات کس قدر وسیع ہیں۔ میں تہذیب کے پاس سے ہٹ گیا اور لی کوان آگے بڑھ کر تہذیب پر جھک گیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے تہذیب کی کنپٹیاں ٹٹول رہا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کسی مخصوص نس کی تلاش میں ہے۔

"جو کچھ تم نے کیا اسے بل فائٹنگ تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا علی!" میں نے اپنے نزدیک سے بل فرازو کی آواز سنی۔

"نہ کہا جا سکتا ہو" میں نے اس کی طرف پلٹتے ہوئے بے پروائی سے کہا "جو کچھ بھی ہوا تمہاری اجازت سے ہوا۔ اگر یہ بل فائٹنگ نہیں تھی تو تمہیں پہلے سوچنا چاہئے تھا۔"

"تم نے اکھاڑے سے باہر نکل کر فاؤل کیا ہے" بل فرازو نے بڑے خراب لہجے میں کہا "میں نے اس کی اجازت تو نہیں دی تھی۔"

"میں خود سے باہر نہیں نکلا تھا بلکہ بھینسے نے مجھے باہر پھینک دیا تھا" میں نے نرمی سے کہا "کیا تم یہ مقابلہ نہیں دیکھ رہے تھے؟"

"میں سب کچھ دیکھ رہا تھا" بل فرازو نے زہریلے لہجے میں کہا "تم نے اکھاڑے سے فرار ہونے کے لئے یہ حرکت کی تھی تاکہ تم پر کوئی حرف نہ آنے پائے۔"

"اگر تمہارا یہی خیال ہے تو میں تمہیں بھی اس کی اجازت دیتا ہوں۔ اگر تم بھی اس انداز میں بھینسوں سے مقابلہ کر سکو تو میں شکست تسلیم کر لوں گا۔"

"تم نے مجھے بل فائٹنگ کے میدان میں چیلنج کیا تھا" بل فرازو نے گرم ہوتے ہوئے کہا "اور تم شکست کھا چکے ہو۔"

"وہ کس طرح مسٹر بل فروزے؟" میں نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"یہ زندگی اور موت کا مقابلہ تھا علی! کسی کی موت کے بغیر مقابلہ ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ بات پہلے ہی طے ہو گئی تھی۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میں تم سے اتفاق نہیں کر سکتا" میں نے نفی میں سر ہلایا "اگر میں کسی مرحلے پر شکست تسلیم کر لیتا تو کیا ہوتا؟"

"تم مقابلہ ہار جاتے" بل فرازو نے بے ساختہ کہا "اور میں مقابلہ جیت جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا اور تم بھینسوں کو ہلاک کرنے میں بھی ناکام رہے۔"

"انہوں نے اعتراف شکست کر لیا ہے مسٹر بل فرازو! وہ مجھ پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہے تھے۔"

"لیکن طے یہ ہوا تھا کہ تم خالی ہاتھوں سے انہیں ہلاک کرو گے اس میں تم ناکام ہو چکے ہو۔"

"میں انہیں خالی ہاتھوں سے ہلاک کر سکتا تھا مسٹر بل فرازو! اب بھی کر سکتا ہوں مگر کسی شکست خوردہ کو ہلاک کرنا میرا شیوہ نہیں ہے۔ اگر کوئی لڑتے ہوئے مارا جائے تو الگ بات ہے۔"

"بہانے بازی مت کرو علی! یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم اپنی نااہلی چھپانے کے لئے بہانے تراش رہے ہو۔"

"بہانے وہ تراشتے ہیں مسٹر بل فرازو جو ماسٹر لی کوان کے شاگرد نہیں ہوتے' جو نئی راہیں نہیں نکال سکتے۔ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔ میں نے جو مقابلہ کیا ہے اس کے لئے کسی جج کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ کسی بھی شخص سے پوچھ کر دیکھ لو' یہی کہے گا کہ لی کوان کے شاگرد کے مقابلے میں بل فرازو کوئی بونا نظر آتا ہے۔ ان دونوں کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔"

بل فرازو کا ہاتھ تلوار کے دستے پر پہنچ گیا "تم نے میری توہین کی ہے۔ مجھ سے معافی مانگو ورنہ___"

"ورنہ تم اس تلوار سے اپنی گردن کاٹ ڈالو گے" میں مضحکانہ انداز میں بولا۔

"تمہارا سر تن سے جدا کر دوں گا جس طرح بھینسے کا سر تن سے جدا کیا تھا" بل فرازو دہاڑا۔

"میں کوئی بھینسا نہیں ہوں مسٹر بل فرازو" میں چبھتے ہوئے لہجے میں کہا "میں عظیم لی کوان کا شاگرد ہوں۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ چار بھینسے مل کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔"

"تم اپنی موت کو آواز دے رہے ہو" بل فرازو نے تلوار نیام سے کھینچ لی "میں تمہیں ایک موقع اور فراہم کر رہا ہوں۔"

"مجھ پر حملہ نہ کر کے تم خود اپنی زندگی کو طول دے رہے ہو۔ میری مانو تو تلوار نیام میں واپس رکھ لو' میں تمہیں کچھ

نہیں کہوں گا۔"

بل فرازو نے جواب میں زبان سے کچھ نہیں کہا' تلوار بلند کر کے مجھ پر جھپٹ پڑا۔ میں نے اس سے بچنے کے لئے پلٹ کر دوڑ لگا دی۔ میرا رخ کراٹے سیکھنے والوں کی طرف تھا جو ایک طرف مجمع لگائے آج کے مقابلوں پر تبصرے کر رہے تھے۔ انہیں پتا ہی نہیں چل سکا تھا کہ میرے اور بل فرازو کے درمیان کس قسم کے مکالمے ہوئے ہیں۔

ان کے نزدیک پہنچتے پہنچتے بل فرازو نہ صرف میرے سر پر پہنچ چکا تھا بلکہ اس نے تلوار سے مجھ پر وار بھی کر دیا تھا۔ میں نے اس کے وار سے بچنے کے لئے غوطہ لگایا اور تیز دھار تلوار میرے بجائے ایک کراٹے فائٹر کی کھوپڑی میں اتر گئی۔ مرنے والے کی چیخ بڑی بھیانک تھی۔

بل فرازو پر دیوانگی طاری ہو رہی تھی۔ وہ تلوار سونت کر دوبارہ میری طرف بڑھا۔ کراٹے فائٹرز کا مجمع کائی کی طرح چھٹ گیا تھا۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ ناقابلِ یقین منظر دیکھ رہے تھے۔ ان کا ایک ساتھی خاک و خون میں لوٹ رہا تھا اور ان کا انسٹرکٹر برہنہ تلوار لئے میرے پیچھے دوڑ رہا تھا۔

"ہوش میں آؤ بل فرازو!" میں نے دوڑتے دوڑتے چیخ کر کہا "تم نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔"

بل فرازو ہوش میں نہیں آیا۔ اس پر تو دیوانگی طاری تھی۔ اس دیوانگی کے عالم میں اس نے مجھ پر دوسرا وار کیا تو اس کا ایک اور ساتھی اس کی زد میں آ گیا۔ وہ تو شاید میرا پیچھا نہ چھوڑتا لیکن کسی نے اس کی گردن پر عقب سے کراٹے کا وار کیا تھا اور بل فرازو لہرا کر گر پڑا تھا۔ ان لوگوں کے دو آدمی ختم ہو گئے تھے اور اگر بل فرازو پر قابو نہ پا لیا گیا ہوتا تو ابھی اور لوگ بھی ہوتے۔

میں رک گیا اور پلٹ کر ان لوگوں کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی لاشوں کے گرد جمع تھے۔ میں بے پروائی سے شانے جھٹک کر واپس پلٹ پڑا۔

"آج تو بڑی فارم میں نظر آ رہے ہو چیف!" بڈ نے مجھ سے کہا اور میں اس کے تبصرے کو نظر انداز کرتے ہوئے تہذیب کی طرف متوجہ ہو گیا جس نے لی کوان کی کوششوں سے آنکھیں کھول دی تھیں۔ بل فرازو نے چونکہ اس کی بے ہوشی کے دوران مجھ پر حملہ کیا تھا اس لئے وہ اس سے بے خبر تھی۔

لی کوان مطمئن انداز میں تہذیب کے پاس سے ہٹ گیا تھا "تم بہت نالائق شاگرد ہو" لی کوان نے کہا "ڈیڑھ فٹ کی تلوار سے ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔"

"تو کیا تلوار کا وار ہاتھ پر روک لیتا" میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "اس کے ہاتھ میں تلوار تھی ماسٹر! کوئی کھلونا نہیں تھا۔"

"تلوار ہی تو تھی کوئی توپ تو نہیں تھی" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "تم لی کوان کے شاگرد ہو کر ڈیڑھ فٹ کی تلوار سے ڈر گئے' شرم کرو۔"

"شرم تو کرنی ہی چاہئے جو شرم نہیں کرتے بے شرم کہلاتے ہیں لیکن تلوار بدست شخص کے سامنے نہتا شخص ڈٹ کے کھڑا ہو جائے تو مقتول کہلاتا ہے۔"

"میں تو اس لمحے کو پچھتاتا ہوں جب میں نے تمہیں شاگردی میں لینے کا فیصلہ کیا تھا' کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم اتنے بڑے بھگوڑے ثابت ہو گے۔"

"کیا بات ہو گئی علی!" تہذیب نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "کیا پھر کچھ ہو گیا؟"

"کچھ نہیں ہوا" میں نے تہذیب کو سہارا دیتے ہوئے کہا "بہتر ہوتا کہ تم کچھ دیر آرام کر لیتیں۔"

"نہیں' اب میں ٹھیک ہوں" تہذیب نے نحیف آواز میں کہا "لیکن تم مجھ سے غلط بیانی کیوں کر رہے ہو' ضرور کوئی بات ہوئی ہے۔ تمہاری اور لی کوان کی گفتگو سے تو یہی اندازہ ہو رہا ہے۔"

"کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ بس ذرا بل فرازو کو غصہ آ گیا تھا اور تلوار نکال کر مجھ پر چڑھ دوڑا تھا۔"

"تمہاری نظر میں یہ کوئی خاص بات ہی نہیں ہے" تہذیب نے مجھ پر آنکھیں نکالیں۔

"ارے وہ ڈیڑھ فٹ کی معمولی سی تلوار تھی' کوئی توپ تو نہیں تھی" میں نے شرارت آمیز انداز میں لی کوان کا جملہ دہرایا۔

"تم ایک ہی بار میں میری جان کیوں نہیں لے لیتے علی!" تہذیب مضمحل انداز میں بولی "قسطوں میں کیوں مار رہے ہو؟"

"اس سے کچھ کہنا بے کار ہے بے بی!" لی کوان نے کہا "یہ بہت نالائق آدمی ہے۔"

"اوہ! یہ کیا چیف؟" اچانک بڈ نے کہا "ایک گاڑی ہماری طرف آ رہی ہے۔"

میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور بڈ کی طرح میں بھی حیران رہ گیا۔ وہ سفید رنگ کی ایک بڑی ایمبولینس تھی۔ اس سے قبل میں نے جزیرے پر کوئی گاڑی نہیں دیکھی تھی۔

"میرا خیال ہے یہ لوگ زخمی ہو جانے والوں کو اٹھانے آئے ہیں" میں نے کہا مگر میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ ایمبولینس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارے نزدیک آکر رکی تھی۔ڈرائیور نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے عقبی سمت والے دروازے کی طرف آنے کو کہا۔میں حیرت زدہ سا عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔جیسے ہی میں عقبی دروازے کے پاس پہنچا' دروازہ کھلا اور سفید کوٹ پہنے ہوئے ڈاکٹر نے مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔میں بغیر کچھ کہے ایمبولینس کے اندر داخل ہو گیا۔ایمبولینس کے اندر جدید قسم کی متعدد مشینیں نصب تھیں جو میرے اندازے کے مطابق میڈیکل سے ہی متعلق ہو سکتی تھیں۔ان مشینوں پر چھوٹے بڑے کئی ڈائل بھی نظر آرہے تھے جنہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ یہ مشینیں کسی قسم کی چیکنگ کے لئے استعمال ہوتی ہوں گی۔پہیوں والا اسٹریچر بھی تھا اور اس کے علاوہ ایک خوب رو نرس بھی تھی جس کے ہونٹوں پر پُر فریب مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

میرے اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر نے دروازہ بند کردیا اور مجھے اسٹریچر پر لیٹنے کا اشارہ کیا۔

"لیکن کیوں ڈاکٹر صاحب؟" میں نے حیرت سے کہا۔ "میں بالکل ٹھیک ہوں' مجھے کچھ بھی نہیں ہوا۔"

"جلدی کیجئے جناب!" ڈاکٹر نے مضطربانہ انداز میں کہا "ہمیں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔"

میری سمجھ میں نہیں آیا کہ دیر ہو چکی ہے سے اس کی کیا مراد ہے۔میں نے بے بسی سے شانے اچکائے اور اسٹریچر پر دراز ہو گیا۔میرے لیٹتے ہی نرس بڑی تیزی سے حرکت میں آئی اور میرے جسم کے مختلف حصوں سے عجیب و غریب قسم کے آلات منسلک کردیئے گئے جن سے نکلنے والی نلکیوں یا تاروں کا سلسلہ کسی نہ کسی مشین سے جاملا تھا۔ادھر ڈاکٹر نے کانوں سے اسٹیتھواسکوپ لگالیا تھا اور غالباً میرے دل کی دھڑکنیں چیک کر رہا تھا۔نرس کے ہاتھوں میں ایک پیڈ نظر آنے لگا تھا جس پر وہ مختلف مشینوں سے ریڈنگ لینے میں مصروف ہو گئی تھی۔ڈائلوں کی سوئیاں متحرک رہی تھیں اور میں انہیں صاف دیکھ سکتا تھا۔

"آپ نے کمال کردیا مسٹر علی!" ڈاکٹر نے کہا "مسٹر بل فرازو کو اتنی عبرت ناک شکست دی ہے جسے وہ زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے۔"

"آپ کی اس بات سے تو میں متفق ہوں" میں نے کہا۔ "مگر یہ سب کیا ہے؟"

"یہ میں آپ کو تھوڑی دیر بعد بتاؤں گا مسٹر علی!" ڈاکٹر نے کہا "پہلے یہ بتایئے کہ بل فائٹنگ کے لئے اکھاڑے میں جاتے وقت آپ کے تاثرات کیا تھے؟"

"میرا خیال ہے میں نے اپنے تاثرات مقابلہ شروع ہونے سے قبل ہی بیان کردیئے تھے۔"

"میرا مطلب ہے اس وقت آپ کے احساسات کیا تھے؟ بظاہر تو ایسا لگ رہا تھا کہ آپ پرسکون ہیں۔"

"ظاہر بھی تو وہی ہوتا ہے ڈاکٹر جو آدمی کے اندر ہوتا ہے" میں نے کہا۔

"آدمی اداکاری کے ذریعے اپنے تاثرات چھپا بھی تو لیتا ہے" ڈاکٹر نے کہا "میں چونکہ آپ کے حقیقی تاثرات جاننا چاہتا ہوں اس لئے براہِ راست آپ سے سوال کر رہا ہوں۔"

"میرا اندازہ ہے کہ میں اس سے بھی زیادہ پرسکون تھا جتنا نظر آرہا تھا۔"

"اس وقت یقیناً آپ کی دھڑکنیں بے ربط ہو گئی ہوں گی' جب ماسٹر لی کوان نے آپ سے بیک وقت چار بھینسوں سے مقابلہ کرنے کو کہا تھا؟"

"اگر میں یہ کہوں کہ اس وقت بھی میں بالکل پرسکون تھا تو کیا تم یقین کرلو گے؟"

"ہم آپ کے جوابات پر انحصار کرنے کے لئے مجبور ہیں مسٹر علی! اور ہماری درخواست ہے کہ ہمیں بالکل درست جوابات دیں۔اس میں آپ کا بھی فائدہ ہے اور ہمارا بھی۔"

میں نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ فائدہ کیا ہو گا اور کس طرح ہو گا "تو پھر یقین کرلو ڈاکٹر کہ اس وقت بھی میں بالکل پُرسکون تھا۔"

"کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اتنی خوف ناک خبر سن کر بھی آدمی پُرسکون رہے؟"

"اگر میں اس سے ذرا سا بھی متاثر ہوتا تو یہ مقابلہ جیت نہیں سکتا تھا۔"

"جس وقت بھینسے چاروں طرف سے تم پر حملہ آور ہونے کے لئے آرہے تھے اس وقت تمہاری کیفیت کیا تھی؟"

"میری تمام تر توجہ ان پر مرکوز تھی۔اس لئے کہ ان کی طرف سے لمحاتی غفلت بھی مجھے موت کے منہ میں دھکیل سکتی تھی۔"

"تمہیں یہ خوف تو محسوس ہوا ہو گا کہ اگر تم کسی بھینسے کی زد میں آگئے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سوجانا تمہارا مقدر ہو جائے گا۔"

"ضرور محسوس ہوتا ڈاکٹر اگر مجھے خود پر پوری طرح اعتماد نہ ہوتا۔میں نے ایک لمحے کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ میں ان کی زد میں آسکتا ہوں۔"

"جس وقت تم بھینسے کی پشت پر سوار ہوئے تھے اس وقت یہ خیال تو ضرور تمہارے ذہن میں آیا ہو گا کہ کاش تم

نے یہ حرکت نہ کی ہوتی۔اس لئے کہ اس کی پشت پر سوار رہنے کی خاطر تمہیں شدید ترین جدوجہد کرنا پڑی تھی۔"

"میرے ذہن میں ایسا کوئی خیال نہیں آیا۔آ بھی نہیں سکتا تھا اس لئے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا اور ہر بات میں نے پہلے سے طے کر رکھی تھی۔"

"لیکن آپ کی پلاننگ وہاں خراب ہو گئی جب بھینسے نے آپ کو اکھاڑے سے باہر پھینک دیا تھا" ڈاکٹر نے کہا۔

مجھے ہنسی آگئی "بھینسے نے مجھے نہیں پھینکا تھا ڈاکٹر بلکہ یہ بھی میرے منصوبے کا حصہ تھا۔اس کے جھٹکے کے سہارے میں خود ہی اچھل کر باہر جا گرا تھا۔اکھاڑے کے اندر رہتے ہوئے بیک وقت چار بھینسوں سے نمٹنا خاصا مشکل ہوتا اس لئے میں نے طے کر رکھا تھا کہ انہیں میدان میں دوڑا کر تھکا دوں گا تاکہ کوئی مسئلہ ہی نہ رہے۔"

"آپ بڑی حیران کن باتیں کر رہے ہیں مسٹر علی! یعنی جب بھینسے نے آپ کو اکھاڑے سے باہر پھینکا اس وقت بھی آپ خوف زدہ نہیں ہوئے؟"

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ مجھے بھینسے نے نہیں پھینکا تھا بلکہ وہ میری اپنی حرکت تھی لہٰذا کسی قسم کے خوف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"کیا آپ کو اندازہ ہے کہ میدان میں آپ کس رفتار سے دوڑ رہے تھے؟"

"نہیں ڈاکٹر!" میں نے کہا "لیکن اگر یہ بات معلوم کرنا ضروری ہے تو میری ٹانگوں میں رفتار پیما فٹ کرا دو۔میں دوبارہ دوڑنے کو تیار ہوں۔"

"میرا مطلب یہ نہیں تھا" ڈاکٹر بری طرح جھینپ گیا۔ "میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ کیا اس وقت آپ اپنی پوری رفتار سے دوڑ رہے تھے؟"

"ارے نہیں ڈاکٹر! پوری رفتار تو مجھے کسی موقع پر بھی نہیں استعمال کرنا پڑی۔"

ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا "گویا پورے مقابلے کے دوران آپ پر خوف زدگی کا کوئی لمحہ نہیں آیا۔"

"بالکل نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "خوف زدگی کا لمحہ تو دور کی بات ہے' ایسا کوئی لمحہ بھی نہیں آیا جس سے میں محظوظ نہ ہوا ہوں۔"

"اس وقت تو آپ یقیناً گھبرا گئے ہوں گے جب مسٹر بل فرازو آپ پر تلوار سے حملہ آور ہوئے تھے۔"

"مجھے افسوس ہے ڈاکٹر! تمہارے اس سوال کا جواب بھی میں نفی میں دینے پر مجبور ہوں۔"

"یہاں اس جزیرے پر آنے کے بعد سے کوئی ایسا لمحہ آپ کو یاد آتا ہے جب آپ کے دل کی دھڑکنیں ذرا بھی بے ربط ہوئی ہوں" ڈاکٹر نے خاصے جھنجلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"ہاں" میں نے سوچ میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا "ایسا ایک لمحہ آیا تو تھا جب میرے دل کی دھڑکنیں بہت بری طرح بے ربط ہو گئی تھیں۔"

"اوہ!" ڈاکٹر کے انداز میں اشتیاق پیدا ہو گیا "کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ ایسا کب ہوا تھا۔"

"کیوں نہیں ڈاکٹر! یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کی تو بات ہے" میں نے کہا اور ڈاکٹر شدت تجسس میں میرے اوپر تھوڑا سا جھک گیا۔اس کا تجسس بڑھانے کے لئے میں خاموش ہو گیا۔

"آپ خاموش کیوں ہو گئے مسٹر علی!" ڈاکٹر نے بے چینی سے کہا۔نرس بھی پلٹ کر میری طرف دیکھنے لگی تھی۔

"ابھی کچھ دیر پہلے جب میں اس ایمبولینس میں داخل ہوا تو۔۔۔" میں پھر خاموش ہو گیا۔

"اوہو کہئے نا۔ آپ بار بار خاموش کیوں ہو جاتے ہیں؟" ڈاکٹر سخت مضطرب تھا اور ایمبولینس کا تذکرہ سن کر تو وہ اور بھی بے چین ہو گیا تھا۔نرس کو بھی بڑی شدت سے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی جس کا اندازہ اس بات سے ہو رہا تھا کہ وہ اپنا کام بھول کر اسٹریچر کے نزدیک چلی آئی تھی۔

"وہ۔۔۔ وہ ڈاکٹر بات یہ ہے کہ۔۔۔ میرا حوصلہ نہیں ہو رہا" میں نے اٹک اٹک کر کہا۔انھوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ان کا اشتیاق انتہا کو پہنچ چکا تھا۔وہ جاننا چاہ رہے تھے کہ ایسی کون سی چیز ہے جس نے مجھ جیسے آدمی کو خوف زدہ کردیا۔

"آپ کا حوصلہ کیوں نہیں ہو رہا مسٹر علی!" ڈاکٹر نے حیرت سے کہا "ہمیں معلوم تو ہونا چاہئے کہ آپ جیسا بے جگر آدمی کس چیز سے اس قدر متاثر ہو گیا؟"

"دراصل۔۔۔ مجھے اس بات سے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ برا نہ مان جائیں" میں نے جھجکنے کی اداکاری کرتے ہوئے نرس کی طرف اشارہ کیا۔

"میں؟" نرس حیران ہو کر بولی "میں بھلا کیوں برا مانوں گی' آپ کو جو کچھ بھی کہنا ہے بے خوف و خطر کہئے۔"

"نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "پہلے آپ وعدہ کیجئے کہ آپ بالکل بھی برا نہیں مانیں گی۔"

ان دونوں نے ایک بار پھر حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر نرس نے ایک طویل سانس لی "میں وعدہ کرتی ہوں کہ آپ خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہیں میں بالکل برا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں مانوں گی۔"

"آپ بہت اچھی ہیں" میں نے بڑی بے ساختگی سے کہا "دراصل آپ کو دیکھ کر ہی میری دھڑکنیں بے ربط ہو گئی تھیں۔"

"کیا!" نرس کا منہ حیرت سے کھل گیا "مجھے دیکھ کر۔۔۔ کیا میں اتنی بدصورت ہوں۔"

"ارے نہیں' توبہ توبہ ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ آپ تو اس قدر خوبصورت ہیں ۔۔۔ اس قدر خوبصورت ۔۔۔ اسی لئے تو میرے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہو گئی تھیں لیکن دیکھئے آپ وعدہ کر چکی ہیں ۔۔۔"

وہ کھل کھلا کر ہنس پڑی "ہم آپ کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں مسٹر علی!" اس نے کہا "آپ اپنی حرکتوں سے باز کیوں نہیں آجاتے؟"

"لل ۔۔۔ لیکن آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ برا نہیں مانیں گی" میں نے ہکلا کر کہا۔

"میں بالکل برا نہیں مانی مسٹر علی! حالانکہ مجھے برا لگ جانا چاہئے تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بسا اوقات اس قسم کی حرکتیں کر گزرتے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے برا نہیں لگا۔"

"کس قسم کی حرکتیں کر گزرتا ہوں؟" میں نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

"آپ حسن پرست نہیں ہیں مسٹر علی! مگر ظاہر یہی کرتے ہیں جیسے آپ سے بڑا حسن پرست کوئی اور ہے ہی نہیں۔"

"تم نے چارٹ بنالیا" ڈاکٹر نے اس سے پوچھا تو وہ یکدم سنجیدہ ہو گئی۔

"جی ڈاکٹر!" اس نے مستعدی سے کہا اور اپنے ہاتھ میں موجود پیڈ ڈاکٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"حیرت انگیز" چند لمحے چارٹ پر نظریں دوڑانے کے بعد ڈاکٹر نے کہا "تمام جوابات درست۔"

"جی ہاں" نرس نے شوخی سے کہا "آخری جواب کے علاوہ۔"

"اوہ! وہ کوئی بات نہیں ہے۔ علی ذرا مذاق کے موڈ میں آگئے تھے ورنہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

"کیا تم لوگ میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو؟" میں نے بگڑ کر کہا "میں نے جو کچھ بھی کہا ہے پوری سنجیدگی سے کہا ہے۔ کیسا مذاق اور کہاں کا مذاق؟"

"بنئے دیجئے علی!" نرس ہنستے ہوئے بولی "آپ کسی طرح بھی مجھے دھوکا نہیں دے سکتے' آپ کا ماضی' آپ کی حرکات آپ کی عادات سب ہم پر آئینہ ہیں۔"

"یہ کیا بکواس ہے" میں نے اٹھنے کی کوشش کی "آج تک کبھی اس طرح میرا مذاق نہیں اڑایا گیا جس طرح تم اڑا رہی ہو۔"

"لیٹے رہئے' لیٹے رہئے" ڈاکٹر نے میرے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "ہم ابھی چیک کئے لیتے ہیں کہ آپ کی بات کس حد تک درست ہے۔"

"تم بھی کس چکر میں آ رہے ہو سرنوف!" نرس نے کہا "کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو کہ ۔۔۔"

"جب ہمیں ایک سہولت میسر ہے تو اس سے فائدہ اٹھانے میں کیا حرج ہے؟" ڈاکٹر سرنوف نے سنجیدگی سے کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا "میں آپ سے جو سوال کروں اس کا جواب بے جھجک دینا۔ نکیتا کو پہلی بار دیکھ کر تم نے کیا محسوس کیا تھا؟" ڈاکٹر سرنوف کی نگاہیں مشینوں پر نصب ڈائلوں پر مرکوز تھیں۔ نکیتا بھی اس طرف متوجہ تھی۔

"کس قدر حسین نام ہے" میں نے آنکھیں بند کر کے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا "کتنی نغمگی اور شیرینی ہے اس نام میں ۔۔۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سمرقند و بخارا کی تمام تر حلاوت اس ایک نام میں گھل گئی ہو ۔۔۔ اوہ! تم نے کیا پوچھا تھا ڈاکٹر؟" میں نے چونک کر کہا "ہاں تم نے پوچھا تھا کہ نکیتا کو پہلی بار دیکھنے پر میں نے کیا محسوس کیا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے میرے تخیل نے حقیقت کا روپ دھار لیا ہو۔ یہی وہ چہرہ ہے جو چاندنی راتوں میں چاند سے جھانکا کرتا تھا۔ جیسے نغمگی مجسم ہو کر میرے سامنے آگئی ہو۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے میں جاگتے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ ایک لمحے کو تو میں اسے اپنا واہمہ سمجھا تھا۔ میں نے خود کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ شاید میری آنکھیں مجھے دھوکا دے رہی ہیں لیکن یہ کوئی دھوکا نہیں تھا۔ میں نے کئی بار نکیتا کو دیکھا اور ہر بار وہی چہرہ نظر آیا تو میں یقین کرنے پر مجبور ہو گیا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اس دریافت کا انجام کیا ہو گا۔ نکیتا مجھے قبول کرے گی یا ٹھکرا دے گی۔"

ڈائلوں پر متعدد سوئیاں لرز رہی تھیں اور وہ ... دونوں یوں کھڑے تھے جیسے انہیں سکتہ ہو گیا ہو۔ چند لمحے وہ دونوں یوں ہی ساکت و صامت کھڑے رہے پھر سرنوف ہی اس محویت سے چونکا۔

"لیکن تم تو تہذیب سے محبت کرتے ہو؟" اس نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں' میں تہذیب سے محبت کرتا ہوں۔ اس کی محبت ایک ایسا جھرنا ہے جو میری روح کو سیراب کرتا ہے۔"

ان دونوں کے چہروں پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات

نظر آئے "یہ کیسے ممکن ہے مسٹر علی کہ آدمی بیک وقت دو افراد سے محبت کرے؟" سرنوف نے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے مسٹر سرنوف؟" میں نے بے باکی سے کہا "تہذیب کی محبت میری روح کی غذا ہے اور نکیتا میرے جسم کی ضرورت ۔۔۔ ان میں کوئی تصادم نہیں ہے۔"

سرنوف میری طرف پلٹ پڑا۔ اس نے نکیتا کو کوئی اشارہ کیا تھا۔ نکیتا میرے نزدیک آئی اور میرے جسم پر لگائے گئے آلات علیحدہ کرنے لگی۔ وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔

"اگر تم نکیتا سے اتنی بری طرح متاثر ہوئے تھے تو ہمیں علم کیوں نہیں ہو سکا؟" سرنوف نے کہا "بظاہر تو تم بہت سکون سے تھے۔"

"مجھے اپنے جذبات پر بھی اختیار ہے سرنوف! جب تک میں خود نہ چاہوں وہ ظاہر نہیں ہو سکتے۔"

"بہرحال" سرنوف نے شانے اچکائے "ہمارا کام ختم ہوا' اب اگر تم چاہو تو جا سکتے ہو۔"

"جاتے جاتے مجھے اس اسرار سے تو آگاہ کرتے جاؤ کہ تم ۔۔۔ میرے ساتھ کیا کیا ہے؟ یہ اتنی بہت سی نلکیاں اور تار میرے جسم سے کیوں منسلک کروائے گئے تھے؟"

"ان مشینوں کے ذریعے کسی شخص کی مکمل کیفیات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے" سرنوف نے کہا "جسمانی' ذہنی اور جذباتی کیفیات ہمیں ان ڈائلوں پر نظر آجاتی ہیں۔ ہمیں موشے ہاورڈ کی طرف سے حکم ملا تھا کہ فوری طور پر تمہارا مکمل چیک اپ کر کے انہیں رپورٹ پیش کی جائے۔"

"کیا تم مجھے میرے چیک اپ کا نتیجہ بھی بتاؤ گے؟" میں نے متجسس لہجے میں پوچھا۔

"نتائج بڑے حیران کن ہیں مسٹر علی! ہماری مشینوں کی ریڈنگ کے مطابق تم ہر اعتبار سے نارمل تھے جب کہ تم جن حالات سے دوچار ہوئے ہو ان کے پیش نظر تمہیں بہت زیادہ اپ سیٹ ہونا چاہئے تھا۔ تمہارا بلڈ پریشر نارمل ہے۔ نبض کی رفتار معمول کے مطابق ہے' تھکن کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔ بس نکیتا کے تذکرے پر تم جذباتی تغیر سے دوچار ہوئے تھے۔"

"تو تم لوگوں کو میری بات پر یقین آگیا؟" میں نے اسٹریچر سے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں" سرنوف بولا "ان مشینوں کے سامنے جھوٹ نہیں بولا جا سکتا۔ تم نکیتا سے بہت بری طرح سے متاثر ہوئے ہو۔ اتنا گہرا اثر کم ہی دیکھنے میں آتا ہے۔"

"کہیں مس نکیتا ناراض تو نہیں ہو گئیں؟" میں نے سہمے ہوئے لہجے میں سرنوف سے پوچھا۔

سرنوف ہنس پڑا "پرانے زمانے میں عام طور پر کہا جاتا تھا کہ کاش میں تمہیں اپنا دل چیر کر دکھا سکتا۔ آج کل میڈیکل سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ دل چیر کر دکھائے بغیر ہی تمہارے جذبات نکیتا پر پوری طرح سے ظاہر ہو گئے۔ کم از کم نکیتا انہیں جھٹلا نہیں سکتی۔"

"اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو میں معذرت کا طلب گار ہوں مس نکیتا" میں نے نگاہیں نیچی کر کے بہت دھیمی آواز میں کہا اور ایمبولینس کے دروازے کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر نکیتا نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے اس طرح بھی متاثر ہو سکتا ہے" نکیتا نے کہا "اور یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ مجھ سے متاثر ہونے والے تم ہو۔ تمہارے بارے میں تاثر یہ ہے کہ تم نے متاثر ہونا سیکھا ہی نہیں ہے۔"

"میں انسان ہوں نکیتا! گوشت پوست اور ہڈیوں کا بنا ہوا ویسا ہی انسان جیسے سب ہوتے ہیں۔ میرے سینے میں بھی دل دھڑکتا ہے۔ میرے بھی کچھ جذبات ہیں' بالکل ویسے ہی جیسے اوروں کے جذبات ہوتے ہیں۔ اور پھر اگر میں تم سے متاثر ہو گیا تو کیا خاص بات ہو گئی؟ تمہیں قدرت نے حسن بھی تو ایسا ہی عطا کیا ہے۔"

"شکریہ علی! میں کوشش کروں گی کہ مجھے تمہاری رفاقت میں کچھ وقت گزارنے کی اجازت مل جائے۔"

میں ایمبولینس سے باہر نکل آیا۔ نکیتا نے مجھے خدا حافظ کہا تو اس کی آواز لرز رہی تھی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔

گراؤنڈ میں اب صرف لی کوان' تہذیب اور بڈ نظر آ رہے تھے۔ بقیہ لوگ جا چکے تھے۔ ٹیل فرازو کے ہاتھوں ہلاک ہونے والوں کی لاشیں بھی ہٹا دی گئی تھیں۔ بڈ وغیرہ بھی بس میرے ہی منتظر تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بڈ میری طرف جھپٹا۔

"کیا معاملہ تھا چیف؟" بڈ نے بے صبری سے پوچھا۔ "ڈرائیور کہہ رہا تھا تمہارے کچھ ٹیسٹ وغیرہ لینے ہیں۔"

"ہاں وہ دیکھنا چاہ رہے تھے کہ لی کوان سے جو کچھ میں نے سیکھا ہے' وہ کس حد تک کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔"

"کیا مطلب؟" بڈ نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "کسی ٹیسٹ سے یہ کس طرح معلوم ہو سکتا ہے؟"

"میں نے جس اتار چڑھاؤ کا سامنا کیا ہے اس کے بعد میرے سسٹم پر جو منفی اثرات پڑنے تھے وہ نہیں پڑے۔ وہ لوگ یہی چیک کرنے آئے تھے۔"

"کسی شخص کی افادیت کے ثبوت کے لئے یہی ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دلیل کافی ہے کہ وہ لی کوان کا شاگرد ہے" لی کوان نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے لی کوان!" میں نے کہا۔ "اسی لئے انہوں نے مشینوں کا سہارا لیا تھا۔ آئندہ وہ ایسی نامعقول حرکت نہیں کریں گے۔"

○☆○

تہذیب کے چہرے سے نقاہت ظاہر ہو رہی تھی۔ بڈ کولی کوان اپنے ساتھ لے گیا تھا اور مجھے خاص طور پر تہذیب کی تیمارداری کرنے کے لئے اس کے پاس چھوڑ گیا تھا۔ تہذیب پلنگ پر لیٹی تھی اور میں اس کے نزدیک ہی کرسی ڈالے بیٹھا تھا۔ رات خاصی گزر چکی تھی۔ لی کوان اور بڈ تھوڑی ہی دیر قبل ہمارے پاس سے اٹھ کر گئے تھے۔

"تم بھی لیٹ جاؤ علی!" تہذیب نے پیار سے کہا "رات خاصی گزر چکی ہے۔"

"لی کوان مجھے تمہاری تیمارداری کرنے کے لئے تمہارے پاس چھوڑ گیا ہے" میں نے مسکرا کر کہا "اگر میں سو گیا تو اس کی حکم عدولی ہوگی۔"

"تمہیں لی کوان کا بہت خیال ہے" تہذیب نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "اور میری ذرا بھی پروا نہیں ہے۔"

"پروا کیوں نہیں ہے تہذیب!" میں نے سنجیدگی سے کہا "تمہاری پروا نہ ہوتی تو آرام سے پڑ کر سو رہا ہوتا۔ اپنی نیند کیوں حرام کرتا؟"

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ اگر تم سوئے تو لی کوان کی حکم عدولی ہو جائے گی۔"

"اس کا کہنا بھی اہم ہے لیکن تمہاری حیثیت بھی تو مسلمہ ہے۔ یہ حکم کسی اور کے لئے ہوتا تو اس کی اتنی زیادہ اہمیت نہ رہ جاتی۔"

"تمہارے طرزِ عمل سے تو تمہارے اس بیان کی نفی ہوتی ہے، تمہیں میرا ذرا بھی خیال نہیں ہے۔"

"معلوم ہوتا ہے تم پر نیند حاوی آ رہی ہے" میں نے ہنس کر کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھے تمہارا ذرا بھی خیال نہ ہو۔"

"تم بہت بدل گئے ہو علی!" تہذیب شکایتی لہجے میں بولی۔ "پہلے تمہیں میرا کتنا خیال رہتا تھا لیکن اب ... اب یہ حال ہے کہ میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود تم بلا فراز سے الجھ کر رہے ہے۔"

"وہ اگر بہت ضروری نہ ہوتا تہذیب تو میں ہرگز اس سے نہ الجھتا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں بچا تھا۔"

"تمہیں معلوم ہے جب چار اطراف سے چار بھینسے تم پر حملہ آور ہونے آ رہے تھے تو مجھ پر کیا گزر رہی تھی؟" تہذیب نے آنکھیں بند کر کے جھرجھری لی "مجھے بالکل یوں لگا تھا جیسے وہ مجھ سے ٹکرائے ہوں اور میرا کچومر نکل گیا ہو۔"

"لیکن تم نے دیکھا کہ میں نے ان کا کیا حشر کیا؟" میں نے مسکرا کر کہا "ان چاروں کے دماغ درست ہو گئے۔ شاید ہی آئندہ وہ کسی بل فائٹر پر حملہ کریں۔"

"مجھے تسلیم ہے کہ لی کوان کی تربیت نے تمہاری صلاحیتوں میں غیر معمولی نکھار پیدا کر دیا ہے اور تمہارے اعصاب فولادی ہو گئے ہیں لیکن تم کیوں نہیں سوچتے کہ دوسرے تو تمہاری طرح فولادی اعصاب کے مالک نہیں ہیں۔ ان پر تو جذباتی تغیرات اسی طرح اثر انداز ہوتے ہیں جس طرح دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہر شخص تمہاری طرح پتھر دل تو نہیں ہو سکتا۔"

"میں پتھر دل نہیں ہوں تہذیب! تم یہ بات بہت اچھی طرح جانتی ہو۔ بس میری قوتِ برداشت تمام لوگوں سے زیادہ ہے۔ اس کو اگر سنگدلی کہتے ہیں تو تم شوق سے مجھے سنگدل کہہ سکتی ہو۔"

"بے شک پہلے تم سنگدل نہیں تھے" تہذیب نے کہا۔ "لیکن اب تم میں بڑی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ تم صرف اپنے بارے میں سوچتے ہو۔"

"یعنی اب خود غرضی کا الزام بھی آئے گا" میں نے تہذیب کو افسردگی سے دیکھا "سنگدلی کا الزام تو پہلے ہی عائد کر چکی ہو۔"

"ایک دوست کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوست کی خامیاں اس کے منہ پر بیان کر دے" تہذیب نے کہا "میں تو پھر تمہارے لئے دوست سے بہت بڑھ کر ہوں۔"

"کبھی کبھی یوں بھی تو ہوتا ہے تہذیب کہ ہم ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو جاتے ہیں۔"

"تم مجھے پہلے ہی سب کچھ بتا سکتے تھے لیکن تم نے جان بوجھ کر مجھے اندھیرے میں رکھا۔"

میں نے متاسفانہ انداز میں سر کو منفی جنبش دی "تم کبھی یقین نہ کرتیں تہذیب! میں بلاوجہ اپنے الفاظ کیوں ضائع کرتا؟"

"تم نے ایک بات فرض کر لی کہ میں تمہاری بات پر یقین نہیں کروں گی اور اپنے مفروضے کی بنیاد پر فیصلہ بھی کر لیا" تہذیب نے کہا، اس کے لہجے میں خفگی تھی۔

"مفروضے بھی ہوا میں تو قائم نہیں کئے جاتے تہذیب! ان کی بھی کچھ بنیادیں ہوتی ہیں۔"

تہذیب زہریلے انداز میں مسکرائی "ذرا میں بھی تو سنوں کہ تم نے کس بنیاد پر یہ مفروضہ قائم کیا تھا؟"

"تم نے لی کوان جیسے شخص کی بات پر یقین کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے مجھے تربیت دی تھی۔ اس سے زیادہ کون جان سکتا تھا کہ میں کتنا باصلاحیت ہوں لیکن تم کچھ سوچنے سمجھنے کے موڈ میں تھیں ہی نہیں۔"

"یہ لوگ تمہارے دشمن ہیں علی!" تہذیب نے کہا "میں ان سے کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھ سکتی۔"

"مت رکھو مگر منطقی اندازِ فکر کا دامن بھی ہاتھ سے مت چھوڑو۔ تم ایک بالغ نظر شخصیت کی حامل ہو تہذیب! مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ تمہیں بچوں کی طرح سمجھاؤں۔ کیا تم ان لوگوں کو احمق سمجھتی ہو؟ یہ جب چاہیں ہمیں ٹھکانے لگا سکتے ہیں مگر انہوں نے مجھے چھ مہینے تک زیر تربیت رکھا۔ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے انہیں اتنا پیچیدہ طریقہ کار اختیار کرنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔"

تہذیب کچھ جھینپ سی گئی "دراصل تمہیں خطرے میں دیکھ کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جواب دے جاتی ہیں۔ پھر ہمیں یہاں قید ہوئے چھ مہینے سے زیادہ ہو گئے۔ ایک طرح سے ہم پوری دنیا سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ کچھ نہیں معلوم دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ دنیا کو تو خیر چھوڑو، خود ہمارا مستقبل واضح نہیں ہے۔ معلوم نہیں کل ہمارے ساتھ کیا ہو۔ ایسے میں ذہن کیا خاک کام کرے گا۔"

"تم گرین پول کی ایجنٹ رہ چکی ہو تہذیب! غیر معمولی حالات میں اپنی صلاحیتیں برقرار رکھنا ہی کسی کو دوسروں سے ممتاز بناتا ہے۔"

تہذیب نے بے بسی سے مجھے دیکھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر نہیں کہہ سکی۔ وقت اور حالات نے اس کی زبان پر تالے ڈال دئے تھے۔ ہر آدمی کی قوتِ برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ کسی پر اس کی قوتِ برداشت سے بڑھ کر صدمہ پڑ جائے تو وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ تہذیب کو بھی میرے نظریات کی تبدیلی کا صدمہ کھا گیا تھا۔ وہ ہل کر رہ گئی تھی۔ اس کا اعتماد متزلزل ہو گیا تھا۔ وہ اپنی مرضی کے خلاف میرا ساتھ دینے پر مجبور تھی۔ میری مخالفت کرنے کا انجام وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں رہ گئی تھی کہ میرے خلاف کچھ بولتی۔ شاید اس موقع پر وہ کہنا چاہتی تھی کہ کیا اس سے پہلے میں غیر معمولی حالات سے نہیں گزری اور کیا ان غیر معمولی حالات کے دوران میں نے اپنے حواس بجا نہیں رکھے۔ یہ تو تم ہو جو بدل گئے ہو۔ میں اگر کچھ کہوں گی تو تم ناراض ہو جاؤ گے، لہٰذا میں کچھ نہیں کہتی، تم جیتے اور میں ہاری۔

میرے نظریات کی تبدیلی نے تہذیب کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ یہ سانحہ اس کی برداشت سے کہیں بڑھ کر تھا۔ تہذیب کو اتنے بڑے سانحے کی خبر کسی اور کی زبان سے ملتی تو شاید وہ یقین ہی نہ کرتی مگر جو کچھ بھی ہوا اس کی اپنی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔ وہ اسے کس طرح جھٹلا سکتی تھی۔ ظلمت کو روشنی کس طرح قرار دے دیتی۔ علی یار خان جو تحریکِ آزادیٔ فلسطین کا سب سے بڑا علم بردار تھا اب فلسطین کا مخالف ہو چکا تھا۔ اور تہذیب کے جذباتی ہیجان کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی سانحہ تھی۔

○☆○

میں لی کوان کے ساتھ کانفرنس ہال میں داخل ہو گیا۔ کانفرنس حال کے وسط میں ایک بڑی سی میز کے گرد بچھی ہوئی کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ میز پر دو عدد تختیاں رکھی نظر آ رہی تھیں جن پر میرے اور لی کوان کے نام لکھے ہوئے تھے۔ ہم اپنے اپنے ناموں کے سامنے والی کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے۔ ہال میں ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

"ہمیں نو بجے کا وقت دیا گیا تھا" میں نے لی کوان سے کہا "لیکن یہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔"

ابھی لی کوان میری بات کا جواب بھی نہیں دے پایا تھا کہ دیوار پر نصب اسکرین روشن ہو گئی۔ اسکرین پر ابھرنے والا چہرہ حسبِ توقع رینڈل کا تھا۔

"خوش آمدید!" رینڈل نے کہا "ہم لوگ وقت کے بہت پابند ہیں مسٹر علی!"

"میں نے اعتراض نہیں کیا تھا موشے ہاورڈ! میں تو صرف حیرت ہی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔"

"اب تم ہماری تنظیم کے ممبر ہو مسٹر علی! تمہیں پورا حق ہے کہ اگر کہیں کوئی بے ضابطگی ہوتے دیکھو تو اس پر کھل کر اعتراض کرو۔"

"شکریہ موشے ہاورڈ! اگر کبھی مجھے کہیں کوئی خامی نظر آئی تو اس کی نشاندہی ضرور کروں گا۔"

"آج میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلایا ہے کہ ایلڈرز کے بڑوں سے تمہارے تعارف کی رسم ادا کر دی جائے" رینڈل نے کہا اور اس کے بعد اسکرین سے رینڈل کی تصویر غائب ہو گئی اور اس جگہ ایک اور شخص کی تصویر ابھری جس کے چہرے پر سنہرے رنگ کا ایک چمکدار نقاب نظر آ رہا تھا جس پر ایلیس ون تحریر تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"شالوم مسٹر علی!" ایس ون نے کہا "ایگلز میں شمولیت مبارک ہو۔" لہجے سے وہ روسی معلوم ہو رہا تھا مگر اس نے مجھے عبرانی میں مخاطب کیا تھا۔

"یہ میری خوش بختی ہے کہ مجھے ایگلز میں شمولیت کا موقع میسر آ گیا" میں نے کہا۔

"خوش بختی تو ہماری ہے مسٹر علی!" ایس ون ہنس کر بولا "ہم نے کل ہونے والا بل فائٹنگ کا مقابلہ دیکھا اور آپ کی برتری تسلیم کر لی۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آپ کسی بھی شخص کو اس فیلڈ میں شکست سے دوچار کر سکتے ہیں جس کا وہ ماہر ہو۔"

چند جملوں کے تبادلے کے بعد ایس ٹو سے تعارف ہوا۔ وہ فرانسیسی ثابت ہوا۔ ایس تھری کا لہجہ اسے جرمن ظاہر کر رہا تھا۔ ایس فور برطانوی نکلا اور ایس فائیو امریکی لہجے میں گفتگو کر رہا تھا۔ ان پانچوں نے مجھ سے عبرانی میں بات کی اور پانچوں نے ایک ہی جیسی باتیں کیں۔ اس کے بعد اسکرین پر ایک بار پھر رینڈل کی تصویر ابھری۔

"غالباً تم سمجھ گئے ہو گے کہ پانچوں بڑوں سے تمہارا تعارف جدید ترین مواصلاتی نظام کے ذریعے ممکن ہو سکا ہے" رینڈل نے کہا "ایگلز کو یہ سہولت میسا ہے کہ ہم جب چاہیں مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا کے دور دراز ترین علاقے میں بھی فوری طور پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔"

"میں یہ سب کچھ دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں موشے ہاورڈ" میں نے مودبانہ انداز میں کہا۔

"یہ سب کچھ تمہیں متاثر کرنے کے لئے نہیں تھا علی! ہم سب تو خود تم سے بے حد متاثر ہیں۔ شاید تمہیں علم نہ ہو کہ بل فرازو حراست میں ہے۔"

"بل فرازو حراست میں ہے!" میں نے بڑی حیرت سے کہا "لیکن اسے حراست میں کیوں لیا گیا؟ اس کا قصور کیا ہے؟"

"اس نے اپنی حدود سے تجاوز کیا تھا" رینڈل نے سرد لہجے میں کہا "اسے اس کی سزا ملنا ضروری ہے۔"

"اس نے مجھ پر حملہ کیا تھا اور میں اس سے بدلہ نہیں لینا چاہتا موشے ہاورڈ! وہ ہماری تنظیم کا ایک اہم رکن ہے' اس کا نقصان پوری تنظیم کا نقصان ہے۔"

"جہاں مصلحتیں آڑے آ جائیں وہاں تنظیم قائم نہیں رہ سکتی" رینڈل نے کہا "وہ خواہ کتنا ہی اہم آدمی کیوں نہ ہوتا میں اسے سزا دیے بغیر نہ رہتا۔ اس طرح دوسروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔"

رینڈل کی بات اصولی طور پر درست تھی۔ کسی بھی تنظیم کی بقا کے لئے سخت قوانین کے علاوہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کے خلاف سخت ایکشن لینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو تنظیم کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں۔ نرمی اور مصلحت کوشی کسی تنظیم کے لئے زہر کا کام کرتی ہیں۔

"لیکن یہ تو ممکن ہے کہ اس کے ساتھ نرمی برتی جائے" میں نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اس کی سفارش کرنے پر کیوں تل گئے ہو۔ اس نے تو تمہاری جان لینے کی کوشش کی تھی" رینڈل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا "تم نہتے تھے اور وہ تلوار بدست تھا۔ کسی نہتے شخص پر حملہ کرنا بزدلی ہے۔ یہ درست ہے کہ تم نے اسے معاف کر دیا ہے لیکن شاید تم یہ بھول رہے ہو کہ ہمارے دو آدمی مارے گئے ہیں۔"

"جو مر گئے انہیں تو زندہ نہیں کیا جا سکتا موشے ہاورڈ! میرے خیال میں مناسب یہ ہوتا کہ بل فرازو کو معمولی سی تادیبی کارروائی کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے۔ تنظیم پہلے ہی دو افراد کا نقصان اٹھا چکی ہے۔ بل فرازو کو کوئی سخت سزا دینے کی صورت میں کہیں ایسا نہ ہو کہ نقصان دو سے تجاوز کر کے تین تک پہنچ جائے۔"

"ہلاکت اس کا مقدر ہو چکی ہے علی! تم نے یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ اسے تادیبی کارروائی کے بعد چھوڑ دیا جائے گا۔ پہلے اسے سزا دی جائے گی اور پھر قتل کر دیا جائے گا۔"

"اوہ! اس طرح تو تنظیم کو ایک اور نقصان پہنچ جائے گا" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "لیکن یہ فیصلہ آپ نے کیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا؟"

"فیصلے ہمیشہ سوچ سمجھ کر ہی کئے جاتے ہیں مسٹر علی!" رینڈل نے ہنس کر کہا "بل فرازو کے بارے میں جو فیصلہ ہو گیا' وہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور تمہیں میں نے اپنا نائب خصوصی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔"

میں چونک پڑا "نہیں موشے ہاورڈ" میں نے کہا "میں اتنے بڑے عہدے کا اہل نہیں ہوں۔ مجھے تو بس عام کارکن کے طور پر کام کرنے دیا جائے۔"

"ایگلز کا بڑے سے بڑا عہدے دار بھی عام کارکن ہی ہوتا ہے مسٹر علی! یہاں کسی بھی شخص کو زنگ نہیں لگنے دیا جاتا۔"

"اس کے باوجود میں یہی چاہوں گا کہ مجھے منصبی فرائض سے دور ہی رکھا جائے۔ میں فیلڈ ورکر ہوں موشے

ہاورڈ اور فیلڈ ورکر ہی رہنا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے علی!" رینڈل نے ایک طویل سانس لی۔ "تمہیں ایک مہم سونپنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ میں نے تنظیم کے بڑوں سے بھی اس کی منظوری حاصل کر لی ہے۔"

"یہ میرے لئے خوش خبری ہے موشے ہاورڈ! میری شدید خواہش ہے کہ اب میں اپنے نظریات کے لئے عملی جدوجہد شروع کر دوں......"

"تمہیں جو مہم بھی سونپی جائے گی اسے سرانجام دینے کے لئے تمہیں اس جزیرے سے باہر جانا ہو گا" رینڈل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "اس جزیرے پر تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔"

"وہ تو ظاہر ہے موشے ہاورڈ" میں نے بڑی حیرت سے کہا "اگر زندگی رہی تو ممکن ہے مجھے بہت سے ممالک میں مہمات سرانجام دینا پڑیں۔"

"مسئلہ یہ ہے کہ ہر مہم کی انجام دہی کے لئے تمہیں ان لوگوں کے درمیان جانا پڑے گا جو اسرائیل اور یہودیوں کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے موشے ہاورڈ" میں نے بے پروائی سے کہا "میں بھی اسرائیل اور یہودیوں کے بارے میں غلط فہمی کا شکار تھا۔"

"میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اب تم اسرائیل کے خلاف کچھ بھی نہیں سن سکتے اور تمہاری یہ کمزوری تمہاری راہ کی بہت بڑی رکاوٹ......"

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے موشے...... آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی علی! تمہارا انداز فکر بہت زیادہ جذباتی ہے۔ تہذیب اور بڈ سے تمہاری جھڑپ کیوں ہوئی تھی؟"

"ان کی بات اور ہے موشے...... وہ میرے ساتھی ہیں۔ ان کی گمراہی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ دوسروں کے نظریات سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہو گا۔"

"اوہ! میں تو سمجھا تھا کہ اس مسئلے پر تم بہت زیادہ جذباتی ہو گئے ہو اور اپنی مخالفت میں ایک لفظ سننے کے روادار بھی نہیں ہو۔"

"اگر واقعی ایسی صورت حال ہو تو میں نااہل قرار پاؤں گا اور قطعاً ناکارہ ہو جاؤں گا۔ مجھے تو یہی ظاہر کرنا پڑے گا کہ میں ان سے متفق ہوں۔"

"ٹھیک ہے علی!" رینڈل نے سر کو اثباتی جنبش دی "مجھے تمہاری طرف سے یہی ایک خطرہ تھا لیکن میں حیران بھی تھا۔"

"حیرانی کس بات پر تھی موشے ہاورڈ؟" میں نے کہا۔

"تم تہذیب اور بڈ کی معمولی سی باتوں پر آپے سے باہر ہو گئے تھے جبکہ بل فرازو سے مقابلے کے بعد میں نے تمہارا فزیکل چیک اپ کرایا تو تمہارے سسٹم پر کوئی غیر معمولی اثر دریافت نہیں کیا جا سکا۔"

"کیا یہ مشینوں کا قصور نہیں ہو سکتا موشے ہاورڈ؟" میں نے کہا۔

"نہیں' ہمیں اپنی مشینوں پر ناز ہے۔ انسان دھوکا کھا سکتا ہے ان مشینوں کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایسی مشینیں ہیں جو انسان کے اندر رونما ہونے والے کسی معمولی سے تغیر کی بھی نشان دہی کر دیتی ہیں۔ مجھے پہلے حیرت تھی لیکن اب نہیں ہے۔ تم نے وضاحت کر دی ہے کہ تم اسرائیل کے خلاف کوئی بات صرف اپنے ساتھیوں کے منہ سے برداشت نہیں کر سکتے' مگر یہ حیرت ابھی برقرار ہے کہ بل فرازو سے مقابلے کے بعد تم نارمل کس طرح تھے؟"

"یہ لی کوان کا کمال ہے موشے!" میں نے لی کوان کی طرف دیکھا۔

لی کوان نے فخریہ انداز میں سر ہلایا اور رینڈل نے کہا۔ ہاں' ہم لی کوان کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں ایک انمول تحفہ دیا اور اب ایک تحفہ میں تمہیں دے رہا ہوں۔ تمہیں ایک انتہائی اہم مہم کے سلسلے میں جزیرے سے باہر جانا ہو گا۔ کام اتنا نازک ہے کہ تمہارے علاوہ کوئی اور اسے سر انجام نہیں دے سکتا۔ میں اس مہم کے لئے تمہیں تنہا روانہ نہیں کروں گا بلکہ تمہارے ساتھ تہذیب ما لکم ایکس بھی ہو گی۔"

رینڈل کی بات سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ اس کی بات ختم ہوتے ہی دروازہ کھلا اور تہذیب مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے وہی لباس پہن رکھا تھا جس میں' میں اسے چھوڑ کر آیا تھا۔

"میں آپ کی شکر گزار ہوں موشے ہاورڈ کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا" تہذیب نے بڑی سنجیدگی سے کہا "میں آپ کے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کروں گی۔"

"یہ کیا بکواس ہے" میں نے انتہائی اشتعال کے عالم میں کہا "یہ لڑکی تہذیب نہیں ہے۔ تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کیوں کی رینڈل! میں تمہارے خلاف بغاوت کا اعلان کرتا ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا کہہ رہے ہو علی؟" تہذیب نے متحیرانہ لہجے میں کہا "مجھے غور سے دیکھو۔ میں تہذیب ہوں۔ تہذیب مالکم ایکس۔ جو کڑے سے کڑے وقت میں تمہارے ساتھ رہی، آج تم مجھے ہی پہچاننے سے انکار کر رہے ہو؟"

"تم اچانک ہی مشتعل ہو گئے علی" ریںڈل نے نرمی سے کہا "تم ہماری تنظیم میں شامل ہو چکے ہو اور اب تمہاری ہر شکایت کا ازالہ کرنا ہمارا فرض ہے، تم سے بغاوت کرنے کی تمہیں کبھی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"مجھے علی سے کوئی شکایت نہیں ہے مسٹر ریںڈل" تہذیب نے کہا "نظریات کی تبدیلی کے عمل کے بعد سے میں نے علی میں بہت سی تبدیلیاں محسوس کی ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر مشتعل ہو جانا بھی انہی تبدیلیوں کا ایک حصہ ہے۔"

"آپ کے مشاہدے کو چیلنج کرنا آسان نہیں ہے میڈم ایکس" ریںڈل نرم لہجے میں بولا "لیکن ہم نے جو عمل کیا ہے اس کے نتیجے میں ایسی کسی تبدیلی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا یقیناً اس کی وجہ کچھ اور ہوگی۔"

"مجھے وجہ سے کوئی غرض نہیں ہے مسٹر ریںڈل! میں تو علی کو پہلے جیسی حالت میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ مجھ سے علی کی بدلی ہوئی کیفیات نہیں دیکھی جاتیں۔ آپ نے خود سنا ہے کہ اب علی نے مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔"

"تم نے سنا علی؟" ریںڈل نے کہا "تمہاری غیر ذمے دارانہ بات سے میڈم تہذیب کے جذبات کو کس قدر ٹھیس پہنچی ہے۔ تم تو بہت سوچ سمجھ کر گفتگو کرنے کے عادی تھے۔ تم اتنے جذباتی کس طرح ہو گئے؟"

میرے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھر آئی "میں تہذیب کو پہچاننے سے کبھی انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے پہچاننے میں کوئی غلطی کر سکتا ہوں۔"

ریںڈل نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں "پہچاننے سے انکار بھی کر رہے ہو اور ساتھ ہی اس پر بھی مصر ہو کہ تم اسے پہچاننے سے انکار نہیں کر سکتے، یہ کیا بات ہوئی؟"

"آپ نے دیکھا مسٹر ریںڈل؟" تہذیب نے تیزی سے کہا "یہی بات میں آپ کو بتانے کی کوشش کر رہی تھی، علی کی ذہنی کیفیات ایسی نہیں ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جا سکے۔"

"علی کی یہ کیفیت میرے لئے بھی اتنی ہی حیران کن ہے جتنی آپ کے لئے" ریںڈل نے کہا "اس لئے کہ ہم نے علی کا میڈیکل چیک اپ جدید ترین مشینوں سے کیا تھا اور یہ سپر نارمل ثابت ہوا تھا۔"

"مشینیں غلطی بھی کر سکتی ہیں مسٹر ریںڈل! اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمیں موجودہ صورتِ حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔"

میں خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ ان میں کتنی طویل ڈرامائی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہے لیکن انہوں نے گفتگو کو طول نہیں دیا۔

"علی کے موجودہ ردِ عمل کی کوئی خاص وجہ ضرور ہوگی" ریںڈل نے کہا "ممکن ہے لی کوان کی دی ہوئی سخت تربیت کے نتیجے میں۔"

"لی کوان کی دی ہوئی تربیت کوئی بگاڑ پیدا نہیں کر سکتی" لی کوان نے ریںڈل کی بات کاٹ دی "اور نہ ہی کوئی بگاڑ پیدا ہوا ہے۔"

"بگاڑ کیسے پیدا نہیں ہوا مسٹر؟" تہذیب نے کہا "کیا علی کی حالت پہلے بھی ایسی ہی تھی۔"

"اپنے ہر عمل کی وضاحت علی خود کرے گا" لی کوان بولا "میں کسی قسم کی دخل اندازی کرنا پسند نہیں کرتا۔"

"تم خاموش کیوں ہو علی؟" ریںڈل نے کہا "تمہارے غیر معمولی رویّے نے ہم سب کو الجھا کر رکھ دیا ہے، کیا تم ہماری الجھنیں دور نہیں کرو گے؟"

"میں کسی کی الجھن کیا دور کروں گا میں تو خود الجھ کر رہ گیا ہوں، سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے مجھے دھوکا دینے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟"

"یہ بات تم پہلے بھی کہہ چکے ہو مگر تم نے اس کی وضاحت نہیں کی تھی، کیا میں یہ سمجھوں کہ تم ہم سے پیچھا چھڑانے کے لئے ہم پر الزام لگا رہے ہو؟" ریںڈل نے کہا۔

"میں الزام عائد نہیں کرتا مسٹر ریںڈل! تم مجھے کسی مہم پر روانہ کر رہے ہو لیکن تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے اس لئے تم نے کسی اور لڑکی کو تہذیب کے میک اپ میں میرے ہمراہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

"تم نے پھر وہی بات کی" تہذیب بگڑ گئی "تم جانتے ہو میں اس قسم کی بے ہودہ باتیں برداشت نہیں کر سکتی۔"

"اگر یہ تہذیب مالکم ایکس نہیں تو پھر کون ہے؟" ریںڈل نے کہا "تمہیں یہ شبہ کس وجہ سے ہو رہا ہے کہ یہ تہذیب نہیں ہے؟"

میرے ہونٹوں پر ایک استہزائیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی "کیا تمہارا یہ سوال مناسب ہے کہ اگر یہ تہذیب نہیں تو پھر کون ہے؟"

ریںڈل نے بے چینی سے پہلو بدلا "ظاہر ہے جب تم اتنا بڑا الزام عائد کرو گے تو میں جواب میں اور کیا کہوں گا؟"

"تو پھر سنو مسٹر ریںڈل! اس لڑکی کا اصل نام نکیتا ہے، وہی نکیتا جس نے میرا میڈیکل چیک اپ کیا تھا۔"

ریںڈل بری طرح چونک پڑا تھا۔ خود نکیتا بھی حیران رہ گئی تھی "تم نے اسے کس طرح پہچانا؟" ریںڈل کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"قدرت نے ہمارے مابین ایک ایسی انجانی کشش رکھی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو ہر حال میں پہچان لیتے ہیں۔"

"لیکن تم نے اسے نکیتا کی حیثیت سے کس طرح شناخت کر لیا؟" ریںڈل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی "ہمارا تو خیال تھا کہ نکیتا، تہذیب کی مکمل کاپی ہے۔"

"نکیتا ہر اعتبار سے مکمل ہے، میرے سوا کوئی اور اسے شناخت بھی نہیں کر سکتا۔ اس کی تربیت پر واقعی سخت محنت ہوئی ہے۔"

"ہم نے پورے چھ ماہ اس کی تربیت کی ہے" ریںڈل نے کہا "ماہرین کے ایک پورے گروپ نے اسے ہر طرح سے پاس کیا تھا، اسے تمہارے سامنے لا کر تمہیں دھوکا دینا مقصود نہیں تھا مسٹر علی بلکہ ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ ہماری محنت کس حد تک بار آور ہوئی ہے لیکن تم نے جتنی آسانی سے اسے شناخت کر لیا اس سے مجھے سخت دھچکا لگا ہے۔"

"میں نے کہا نا کہ اسے میرے سوا کوئی اور شناخت نہیں کر سکتا، نکیتا نے واقعی بہت محنت کی ہے۔"

"تمہیں بتانا پڑے گا کہ تم نے اسے کس طرح پہچانا؟" ریںڈل نے مضطربانہ انداز میں کہا "اسے نکیتا کی حیثیت سے شناخت کر لینا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے جسے میں اتنی آسانی سے نظرانداز کر دوں۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی "کوئی خاص بات نہیں ہے موشے ہاورڈ! یہ صرف محترم لی کوان کی تربیت کا اعجاز ہے۔"

ریںڈل نے لی کوان کی طرف دیکھا "کیا علی کی کہی ہوئی بات درست ہے لی کوان؟"

"بالکل" لی کوان نے اثبات میں سر ہلایا "لی کوان کی تربیت کے حوالے سے جو بات کہی جائی اس پر کبھی شبہ نہیں کرنا چاہئے۔"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے؟" ریںڈل نے مضطربانہ انداز میں کہا "علی نے ایک نظر میں اسے کیسے پہچان لیا؟"

"اس کے حواسِ خمسہ بہت ترقی کر چکے ہیں" لی کوان نے فخریہ لہجے میں کہا "تم سب کچھ تبدیل کر سکتے ہو مگر کسی شخص کے جسم کی مخصوص بو نہیں بدل سکتے۔"

"اوہو" ریںڈل کی حیرت دیدنی تھی "میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کسی کو اس طرح بھی پہچانا جا سکتا ہے۔"

"کیوں نہیں سوچ سکتے تھے؟" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا "نابینا افراد کیسے لوگوں کو شناخت کر لیتے ہیں۔"

"میرا مطلب ہے علی کو بہت کم وقت ملا ہے۔ اتنے کم وقت میں تم نے اسے کیا کیا سکھا دیا ہے؟"

"کاش تم نے مجھے پورا وقت دیا ہوتا" لی کوان نے ایک سرد آہ بھری "تو میں تم کو بتاتا کہ لی کوان کی تربیت آدمی کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے۔"

"تمہارا یہ کارنامہ بھی کم نہیں ہے لی کوان" ریںڈل نے کہا "اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ علی کو کسی طرح بھی زیر نہیں کیا جا سکتا۔"

"کیا میری اصلیت معلوم ہونے کے بعد آپ مجھے اپنے ساتھ شریک رکھنا پسند کریں گے مسٹر علی؟" نکیتا نے مجھے پُرامید نگاہوں سے دیکھا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو نکیتا! یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ تم تہذیب کے روپ میں میرے ساتھ رہو گی۔"

"ہمیں اس وقت تمہاری مدد کی اشد ضرورت ہے مسٹر علی!" ریںڈل نے کہا "ہم نے عربوں کو کبھی متحد نہیں رہنے دیا مگر گزشتہ چند ماہ کے دوران ہماری بعض کوتاہیوں کے سبب عربوں کو دوبارہ متحد ہونے کا خیال آ گیا ہے۔ نہ صرف خیال آیا ہے بلکہ ایک مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کی غرض سے آئندہ ہفتے عرب وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس بھی منعقد ہو رہی ہے۔"

"یہ تو بہت بری بات ہے موشے ہاورڈ!" میں نے مضطربانہ لہجے میں کہا "عربوں کو متحد نہیں ہونا چاہئے، ان کا اتحاد صیہونی دنیا کے لئے زبردست خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔"

"اسی لئے تو ہم پریشان ہیں مسٹر علی! ہم چاہتے ہیں کہ ان کے متحد ہونے سے قبل ہی کچھ کر گزریں ورنہ اگر ایک بار وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تو انہیں پارہ پارہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

"بات تو درست ہے موشے ہاورڈ مگر انہیں یکجا ہونے سے روکنے کے لئے کوئی منصوبہ بنانا پڑے گا اور میرے خیال میں کوئی مؤثر منصوبہ بنانے میں وقت لگے گا۔"

"منصوبے بنانے کا وقت ہماری نااہلی کی نذر ہو چکا ہے مسٹر علی! اب تو براہِ راست اقدام کی ضرورت ہے۔"

"سمجھ لیجئے موشے ہاورڈ" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"راست اقدام کے نتائج اسرائیل کے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔"

"یقیناً ہوں گے" رینڈل نے اثبات میں سر ہلایا "اگر یہ ظاہر ہو گیا کہ اس راست اقدام کے پس پردہ کون ہے اور ہم یہ بات بھی ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔"

"راست اقدام کتنی ہی احتیاط سے کیوں نہ کیا جائے یہ تو ظاہر ہو ہی جائے گا کہ اس کے پس پردہ کون ہے" میں نے کہا۔

"ہمیں بس اتنی احتیاط کرنا پڑے گی کہ وہ ہمارے خلاف کچھ ثابت نہ کر سکیں۔ دنیا ثبوت مانگتی ہے' قیاس آرائیوں سے عالمی رائے عامہ کو متاثر نہیں کیا جا سکتا۔"

"بات تو درست ہے موشے ہاورڈ" میں نے اثبات میں سر ہلایا "اگر آپ نے کوئی منصوبہ بنا لیا ہے تو میں بخوشی اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کو تیار ہوں۔"

"منصوبہ تو بن چکا ہے مسٹر علی! اور تمہارے علاوہ کوئی اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کا اہل بھی نظر نہیں آتا۔ ہمارا منصوبہ بہت سادہ ہے۔ عربوں میں اتحاد کی روح پھونکنے کا ذمے دار شہزادہ صائم ہے۔ دوسرا نمبر تمہارے دوست جنرل ٹیرس کا ہے جس نے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے میزبانی کے فرائض انجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ جنرل ٹیرس چونکہ عرب نہیں ہے اس لئے وہ اس کانفرنس کا سربراہ نہیں ہو سکتا لہٰذا لامحالہ شہزادہ صائم ہی سربراہ ہو گا۔ ہمیں کانفرنس کے دوران شہزادہ صائم کو بم سے اڑانا ہو گا۔"

رینڈل کی بات سن کر میں سناٹے میں آ گیا "کیا تمہیں احساس ہے موشے ہاورڈ کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟" میں نے کہا۔

"بہت اچھی طرح مسٹر علی!" رینڈل نے مسکرا کر کہا "اگر مجھے اس منصوبے کی سنگینی کا احساس نہ ہوتا تو اس کے لئے تمہیں منتخب نہ کرتا۔"

"مگر یہ منصوبہ کہاں ہے موشے ہاورڈ!" میں نے کہا "یہ تو محض ایک خاکہ ہے' ایک خیال ہے جس کے خدوخال واضح نہیں ہیں۔"

"یہ منصوبہ تمہیں پایۂ تکمیل کو پہنچانا ہے۔ کام ایسا ہے جسے تمہارے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا اور ہم تمہیں کسی مخصوص طریقہ کار کے لئے پابند نہیں کر سکتے۔ تم جو طریقہ چاہو اختیار کرو۔ اخراجات کی پروا مت کرنا۔ ہمارے پاس دولت کی کمی نہیں ہے لیکن یہ خیال رکھنا کہ منصوبہ طشت ازبام نہ ہونے پائے۔ اگر یہ ظاہر ہو گیا کہ اس منصوبے کی پشت پر کون ہے تو سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔"

"یہ سب باتیں تو میں خود بھی سمجھتا ہوں موشے ہاورڈ! لیکن سوال یہ ہے کہ میں یہاں بیٹھ کر تو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ گوٹے مل میں مجھے کس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"جنرل ٹیرس تمہارا دوست ہے۔ گوٹے مل میں تم جتنی آسانی سے کام کر سکتے ہو کسی اور ملک میں نہیں کر سکتے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ کانفرنس گوٹے مل میں ہو رہی ہے۔"

"اس کے باوجود موشے ہاورڈ! مجھے کیا معلوم کہ جنرل ٹیرس نے کس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے۔ یہ بات تو طے ہے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہوں گے۔"

"تبھی تو ہم تمہاری مدد لینے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ تمہیں کسی نہ کسی طرح ان حفاظتی انتظامات کی دیوار میں دراڑ ڈالنی ہو گی۔"

"معلوم نہیں تم اس کام کو کتنا آسان سمجھ رہے ہو۔ تمہارے انداز سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے" میں نے بے بسی سے کہا۔

"اور مجھے تم پر حیرت ہے" رینڈل نے کہا "تمہاری جو صلاحیتیں ہمارے سامنے آئی ہیں ان کے پیش نظر تمہاری یہ گفتگو بڑی عجیب معلوم ہو رہی ہے۔"

"ضرور ہو رہی ہے موشے ہاورڈ! وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر آ کر صلاحیتیں جواب دے جاتی ہیں۔ سب سے پیچیدہ مسئلہ یہ ہے کہ میری شخصیت مشکوک نہ ہونے پائے اور خود کو چھپاتے ہوئے یہ کام کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ یا تو مجھے اجازت دو کہ میں کھل کر ان لوگوں کے مقابلے پر آ جاؤں۔ اگر مجھے یہ اجازت مل جاتی ہے تو میں پورے کانفرنس ہال کو بم سے اڑا دوں گا۔"

"سوچ لو علی!" رینڈل نے معنی خیز لہجے میں کہا "وہاں تمہارا بہت عزیز دوست جنرل ٹیرس بھی موجود ہو گا۔"

"اسرائیل کے مفادات کے لئے اس سے بھی بڑی قربانی پیش کی جا سکتی ہے موشے ہاورڈ!" میں نے تیزی سے کہا "جنرل ٹیرس کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔"

رینڈل نے مطمئن انداز میں سر ہلایا "تمہارا یہی جذبہ تمہیں کامیابیوں کی راہ پر گامزن کرے گا علی" اس نے کہا "اس بات سے انکار نہیں ہے کہ خود کو شکوک و شبہات سے بالاتر رکھتے ہوئے شہزادہ صائم کو ہلاک کرنا بہت مشکل کام ہو گا لیکن تمہیں کوشش کرنی ہو گی۔ ہم کوشش ہی کر سکتے ہیں اور اس معاملے میں تم ہی ہماری آخری امید ہو۔"

"میں سمجھ گیا موشے ہاورڈ!" میں نے سر ہلا کر کہا "اپنے مشن کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں خود کو بچاتے ہوئے کوئی موقع تلاش کرنے کی کوشش کروں گا بلکہ موقع پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"ہمارا مقصد بھی بس اتنا ہی ہے" رینڈل نے کہا "یہ نہ ہو کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں اور دشمن قوتیں ہم پر کوئی وار کر جائیں۔"

"میں ہر ممکن کوشش کروں گا موشے ہاورڈ! مگر سائنس بہت ترقی کر گئی ہے اور سائنسی آلات کو شکست دینا میرے بس میں نہیں ہے۔ اب تو ایسے آلات ایجاد ہو گئے ہیں جو کسی بھی قسم کے اسلحے کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔"

"یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے" رینڈل نے جوشیلے انداز میں کہا "سائنس چاہے کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لے ہم سے آگے نہیں نکل سکتی۔ ہم نے ایسے آلات ایجاد کر لئے ہیں۔ جو اسلحے کی نشان دہی کرنے والے آلات کو بے اثر کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اور کیا تم سمجھتے ہو ہم تمہیں کسی مہم پر یونہی روانہ کر دیں گے۔ نہیں مسٹر علی! ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ اگر ایسا ہوا تو دنیا میں ہم سے بڑا احمق کوئی نہیں ہو گا۔ ہم نے کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بڑی بڑی سائنسی لیبارٹریز قائم کی ہیں' جن میں سیکڑوں چوٹی کے سائنس داں دن رات نت نئی ایجادات کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ دنیا میں جب بھی کہیں کوئی نئی ایجاد ہوتی ہے ہمارے سائنس داں اس کا توڑ تیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ اسرائیل ایک ناقابل شکست طاقت بن کر ابھرے ہمارے معمولی ایجنٹ بھی ان محیر العقل سائنسی ہتھیاروں سے لیس رہتے ہیں۔ تم تو بہت کارآمد اور قیمتی اثاثہ ہو مسٹر علی! ہم تمہیں کسی مشن پر یونہی تو نہیں جھونک دیں گے۔"

"شکریہ موشے ہاورڈ!" میں نے ممنونیت بھرے انداز میں کہا "اس اعتماد کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ میں ان ہتھیاروں کا بھرپور اور انوکھا استعمال کروں گا۔"

"ہمیں یقین ہے مسٹر علی!" رینڈل نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا "لیکن ایک بات تو بتاؤ' ایٹمی ہتھیاروں کے وہ فارمولے کیا ہوئے جو ہاروت رابئل نے امریکی حکومت کی تحویل سے چوری کرائے تھے اور بعد میں وہ تمہارے ہاتھ لگ گئے تھے۔"

"کمال ہے!" میں نے حیران ہو کر کہا "تم ایک ایسا سوال کر رہے ہو جس کا جواب پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ فارمولے تو میں نے امریکی حکومت کو واپس کر دیئے تھے۔"

"یہ بات تو سب کے علم میں ہے کہ تم نے وہ فارمولے امریکی حکومت کو واپس کر دیئے تھے لیکن اس پر کسی کو بھی یقین نہیں ہے کہ تم نے ان کی نقلیں نہیں بنوالی تھیں۔"

"آنجہانی اولیو ہاورڈ کو بھی اس بات پر یقین نہیں آیا تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں نے سرے سے ایسی کوئی کوشش کی ہی نہیں تھی۔"

"تم ہمارے ساتھ تو بہت مخلص ہو علی! اور تمہارے خلوص کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمہاری بات پر یقین کئے لیتا ہوں لیکن کیا تم سے حماقت سرزد نہیں ہوئی تھی؟"

"میں ایسا نہیں سمجھتا موشے ہاورڈ!" میں نے کہا "وہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فارمولے فساد کی جڑ تھے۔ ان کی وجہ سے پہلے ہی بہت کشت وخون ہو چکا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ سلسلہ جاری رہے۔"

"تم نے اپنا بہت بڑا نقصان کیا ہے علی! تمہیں ان فارمولوں کی کم از کم ایک نقل تو ضرور بنا لینی چاہئے تھی' دنیا کی کوئی بھی حکومت اسے منہ مانگے معاوضے پر حاصل کر لیتی۔"

"اور اس کے ساتھ ہی میری زندگی بھی خطرے میں پڑ جاتی۔ کرن یقین کرنا کہ میں نے ان کی مزید نقلیں نہیں بنوائی ہیں اور وہ نقلیں دوسری حکومتوں کو فروخت نہیں کروں گا۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن اگر تم نے ان کی نقل محفوظ کر لی ہوتی تو آج وہ نقل ہمیں فراہم کر کے تم اسرائیل کی بہت بڑی خدمت کرتے۔"

"یہ ایک زیاں تو ہے موشے ہاورڈ! لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ اس کی تلافی نہ کی جا سکے۔ ہاروت راحیل وہ فارمولے ایک بار چوری کرا سکتا ہے تو دوبارہ ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟"

"معلوم نہیں اس نے کیا کیا ہوگا" رینڈل نے کہا "ہم نے متعدد بار کوشش کی مگر ہم کامیابی کے قریب تک نہیں پہنچ سکے۔"

"اگر تم مجھے اجازت دو تو میں تمہارے لئے یہ کام کرنے کو بھی تیار ہوں" میں نے کہا اور رینڈل میری بات سن کر مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"نہیں مسٹر علی!" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا "یہ تمہارا کام نہیں ہے' تمہیں تو ہم صرف عربوں کے خلاف استعمال کریں گے۔ فی الحال تو تم کوئے تل جانے کی تیاری کرو۔ جو مہم تمہیں سونپی گئی ہے اسے معمولی مت جاننا۔ نکتیا کو ہم اس لئے تمہارے ساتھ بھیج رہے ہیں کہ تمہیں کسی بھی مرحلے پر تنہائی کا احساس نہ ہونے پائے۔ نکتیا ہماری بہت باصلاحیت ایجنٹ ہے۔ تم اسے کسی معاملے میں پیچھے نہیں پاؤ گے۔"

"لیکن موشے ہاورڈ!" میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا "میں نکتیا سے جذباتی لگاؤ محسوس کرتا ہوں۔ اگر یہ میرے ساتھ رہے گی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ـــ" میں نے جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا۔

"آدمی ہر اعتبار سے مطمئن نہ ہو تو اس کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے" رینڈل نے کہا "اس لئے ہم کسی پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتے اور نکتیا ہر طرح تم سے تعاون کرے گی۔"

میں نے نکتیا کی طرف دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی' حوصلہ افزا مسکراہٹ۔

"شکریہ موشے۔" میں نے کہا "اب میں زیادہ بہتر طور پر کام کر سکوں گا۔"

"اور تمہارے لئے ایک مشورہ ہے علی!" رینڈل نے کہا "تم سگریٹ نوشی شروع کر دو۔"

"وہ کیوں موشے؟" میں نے حیرانی سے کہا۔

"سگریٹ کیس اور لائٹر کی شکل میں ہم نے بہت سی کار آمد چیزیں ایجاد کی ہیں' تم ان سے بہت فائدے حاصل کر سکو گے۔"

"بات فائدے کی ہے موشے ہاورڈ! تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں آج سے ہی سگریٹ نوشی شروع کئے دیتا ہوں۔"

"تم سمجھدار آدمی ہو علی!" رینڈل نے کہا "پرسوں تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ گے اور اپنی مہم سرانجام دینے کے لئے سرگرم عمل ہو جاؤ گے۔"

"پرسوں کا انتظار کیوں موشے ہاورڈ!" میں نے بے تابی کا مظاہرہ کیا "میں تو آج ہی سے میدان عمل میں اترنا چاہتا ہوں۔"

"پرسوں تک انتظار کرنا ناگزیر ہے مسٹر علی!" رینڈل نے کہا "ہمارا جزیرہ ایک سمندری طوفان کی زد میں ہے۔ امکان یہ ہے کہ آج شام کسی وقت طوفان اس جزیرے تک پہنچ جائے گا لہٰذا کسی بھی قسم کے سفر کا خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا۔ بہرحال تمہیں جو مہلت ملی ہے۔ وہ رائیگاں نہیں جائے گی۔ نکتیا تمہاری ماتحت ہے اور تمہارے ہر حکم کی تعمیل کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ فی الحال یہ تمہیں چند ایسی چیزیں فراہم کرے گی جو اس مہم میں تمہارے بہت کام آئیں گی۔"

"تمہاری معلومات کا ذریعہ یقیناً موسمی حالات بتانے والے سائنسی آلات ہوں گے" میں نے کہا "کیا اس طوفان کا رخ تبدیل نہیں کیا جا سکتا؟"

"طوفانوں کے رخ تبدیل نہیں کئے جا سکتے مسٹر علی! تاہم ہم نے حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے نیا ہوگا مگر ہم طوفان کی شدت کم کرنے کے لئے بعض اقدامات کر رہے ہیں۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔"

مجھے اندازہ تھا کہ وہ لوگ کتنے ترقی یافتہ ہیں اس لئے مجھے رینڈل کی بات سن کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی۔

"نکتیا' تم علی کو لیبارٹری کی سیر کرا دو اور شام پانچ بجے

سے قبل اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ جاؤ تاکہ طوفان سے کسی کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔"

نکتیا نے سر کو اثبات میں خفیف سی جنبش دی اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ مجھے لے کر کانفرنس ہال کے دور افتادہ گوشے تک پہنچی اور ایک دروازہ کھول کر مجھے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک لفٹ تھی۔ میرے بعد نکتیا بھی لفٹ میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کرنے کے بعد اس نے لفٹ کی دیوار میں نصب ایک بٹن دبا دیا۔ لی کوان ہال میں ہی رہ گیا تھا۔

لفٹ نے نیچے کی جانب سفر شروع کر دیا تھا۔ گویا ہم کسی تہہ خانے میں جا رہے تھے۔ لفٹ کوئی آدھے منٹ بعد رکی اور باہر نکلتے ہی میں نے خود کو ایک وسیع و عریض ہال میں موجود پایا۔ یہ ایک جدید ترین سائنسی لیبارٹری تھی جس میں دیوار کے ساتھ ساتھ عجیب عجیب قسم کے سائنسی آلات نصب تھے اور متعدد افراد ان مشینوں پر جھکے دکھائی دے رہے تھے۔

"خوش آمدید مسٹر علی!" ایک طویل القامت دبلے پتلے معمر شخص نے میری طرف بڑھتے ہوئے کہا "مجھے ہربرٹ کہتے ہیں' ڈاکٹر ہربرٹ ـــ میں یہاں کا انچارج ہوں۔"

میں نے اس سے ہاتھ ملایا اور وہ ہمیں ایک مختصر سے کمرے میں لے گیا "آپ لوگ تشریف رکھیں" اس نے کہا "موشے ہاورڈ نے مجھے آپ کے لئے ہدایات دے دی ہیں۔"

میں اور نکتیا کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ہربرٹ نے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی ایک الماری کھول ڈالی تھی۔

"یہ دیکھیں مسٹر علی!" ہربرٹ نے الماری سے ایک بریف کیس نکال کر میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا "موشے ہاورڈ کی ہدایت پر یہ بریف کیس خصوصی طور پر آپ کے لئے تیار کرایا گیا ہے۔"

"موشے ہاورڈ کی ہدایت پر!" میں نے حیرت سے کہا "ان سے تو تھوڑی ہی دیر قبل میری بات ہوئی ہے۔ آپ لوگوں نے اتنی جلدی۔"

"نہیں مسٹر علی!" ہربرٹ نے ہنس کر کہا "یہ ہدایت تو ہمیں بہت پہلے ملی تھی۔۔۔ کوئی دو ماہ قبل۔۔۔ یہ کوئی عام بریف کیس نہیں ہے اور عام بریف کیس بھی اتنی جلدی نہیں بنایا جا سکتا۔"

میں نے گہری نظروں سے بریف کیس کو دیکھا۔ وہ براؤن کلر کا ایک عام بریف کیس نظر آتا تھا۔ اگر اس میں کوئی خصوصیت تھی بھی تو ظاہر ہے اسے آسانی سے دریافت

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

احساس کمتری سے کس طرح نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔
کامیاب زندگی گزارنے کے اصول کیا ہیں
کیا آپ واقعی احساس کمتری کے شکار ہیں یا صرف یہ آپ کا خیال ہے۔
ہو سکتا ہے کہ صرف اس کتاب کے مطالعہ سے ہی آپ کا یہ احساس ختم ہو جائے۔

اسلام حسین
قیمت
ڈاک خرچ ۱۶ روپے

مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۹۲۴
کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

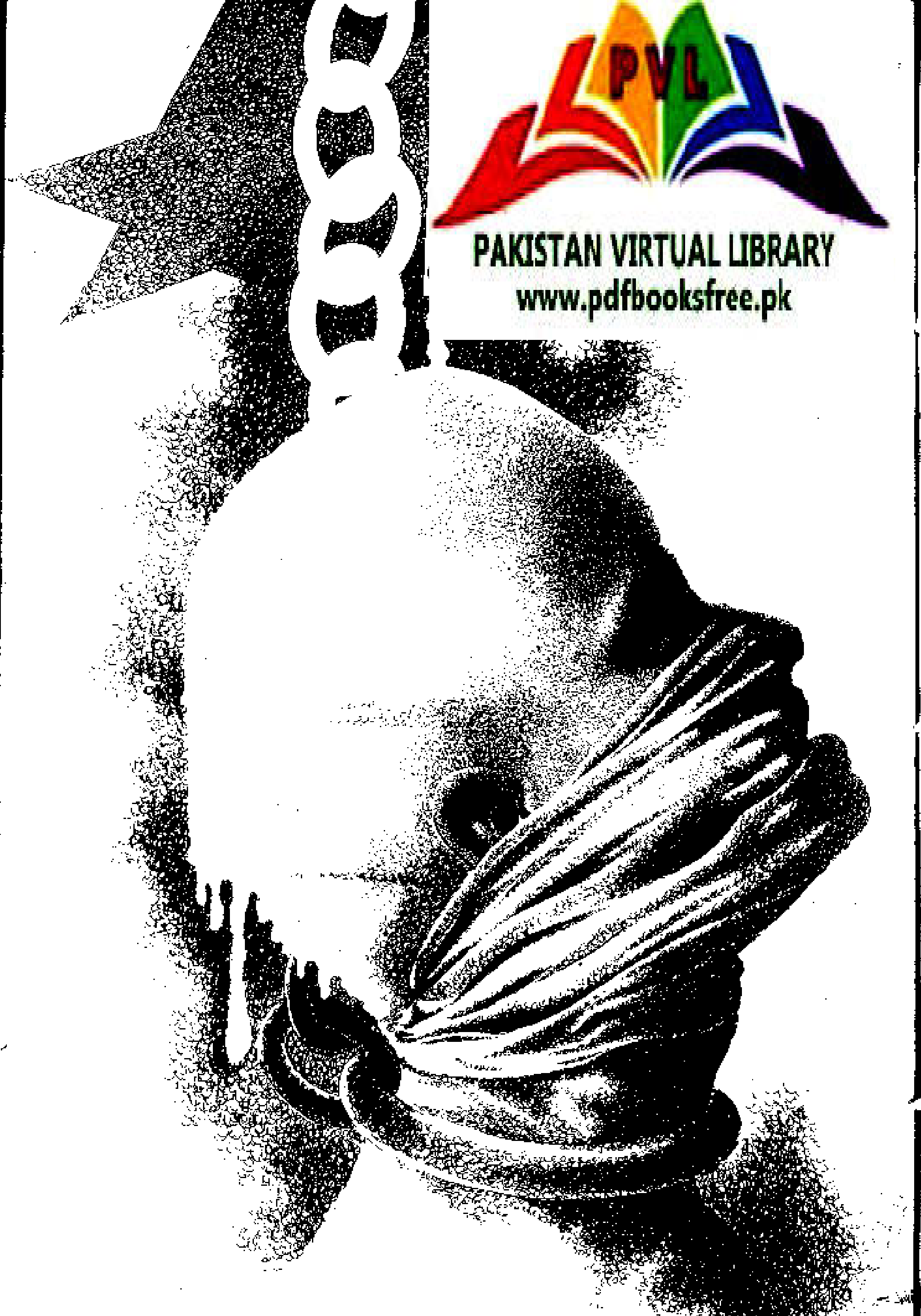

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نہیں کیا جاسکتا تھا۔

"کیا اس قسم کا بریف کیس پہلے کسی ایجنٹ کے لئے نہیں بنایا گیا؟" میں نے ہربرٹ سے پوچھا۔

"نہیں مسٹر علی! اس قسم کے ہتھیار کے لئے کسی قسم کا رسک نہیں لیا جاسکتا۔ اول تو آپ کے پکڑے جانے کا کوئی امکان نہیں ہے اور بالفرض ایسا کوئی موقع آیا بھی تو آپ اس کی حفاظت کر سکیں گے جب کہ ہمارے ایجنٹ دنیا کے مختلف ائیرپورٹس پر تلاشی کی زد میں آتے رہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ہربرٹ!" میں نے سرہلایا "اب آپ مجھے اس کی خصوصیات سے بھی آگاہ کردیں۔"

"اس کے براؤن کور کے نیچے باریک تاروں کا ایک جال بچھا ہوا ہے مسٹر علی! جس سے کام لینے کے لئے آپ کو پورا طریقہ کار سمجھنا پڑے گا" ہربرٹ نے اپنی جیب سے رنگین شیشوں والا ایک چشمہ نکال کر میری طرف بڑھایا "یہ چشمہ لگالیجئے مسٹر علی تاکہ اس بریف کیس کے اسرار آپ پر پوری طرح کھل سکیں۔"

میں نے کچھ کہے بغیر ہربرٹ سے چشمہ لے کر اپنی آنکھوں پر لگالیا۔ ہربرٹ نے بھی اسی قسم کا چشمہ لگا رکھا تھا۔

"آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ نمبروں کی مخصوص ترتیب سے کھلنے والا بریف کیس ہے" ہربرٹ نے کہا "آپ اسے جس نمبر پر چاہیں سیٹ کرسکتے ہیں" ہربرٹ نے بریف کیس کھولا' بریف کیس کے اندر ایک سگریٹ کیس اور عمدہ قسم کا لائٹر رکھا تھا "یہ آپ کے لئے موشے ہاورڈ کی طرف سے تحفہ ہے" اس نے سگریٹ کیس اور لائٹر میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "سگریٹ کیس کے ذریعے زہریلی سوئیاں پھینکی جاسکتی ہیں اور لائٹر کے اندر موجود مائیکرو فلم پر آپ اپنی مرضی سے تصاویر کھینچ سکتے ہیں۔"

"یہ تو کوئی خاص چیز نہیں ہے مسٹر ہربرٹ!" میں نے قدرے مایوسی سے کہا "اس قسم کی چیزیں تو دنیا کے بہت سے ممالک کے ایجنٹ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔"

"آپ ان کی کارکردگی کو بہت بہتر پائیں گے" ہربرٹ نے کہا "اور پھر اصل چیز تو یہ بریف کیس ہے جو بیک وقت ایک طاقت ور ٹرانسمیٹر بھی ہے اور ٹیلی ویژن سیٹ بھی۔ اس کے ذریعے مہلک گیس بھی پھینکی ... جاسکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر یہ ایک خوفناک بم میں بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک عمدہ ڈسٹربنگ ڈیوائس بھی ہے۔ آپ دنیا کے کسی بھی گوشے سے اس کے ذریعے موشے ہاورڈ سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔ ان کی تصویر آپ تک پہنچ سکتی ہے اور کمال یہ ہے کہ جب تک اسے کاٹ نہ ڈالا جائے یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ اس بریف کیس کی کچھ غیر معمولی خصوصیات بھی ہیں۔"

میں نے بریف کیس کے اندر نظر ڈالی اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بریف کیس کی تہ میں صفر اور ایک سے نو تک کے ہندسے چمکتے نظر آرہے تھے جن کے اوپر ایک لمبی اور پتلی سی اسکرین بھی تھی۔ بالکل ایسی جیسی کسی کیلکولیٹر میں ہوتی ہے۔ ہندسوں کے علاوہ انگریزی کے چھبیس حروف تہجی بھی تھے جو دس بٹنوں پر چمک رہے تھے۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ اس کی خصوصیات کسی پر ظاہر نہیں ہوسکتیں" میں نے ہربرٹ سے کہا "جبکہ کوئی بھی شخص ایک ہی نظر میں یہ سب کچھ دیکھ اور سمجھ سکتا ہے۔"

ہربرٹ مسکرایا "یہ اس چشمے کا کمال ہے مسٹر علی جو آپ نے لگا رکھا ہے۔ چشمہ اتار کر دیکھیں۔ فرق خود ظاہر ہوجائے گا۔"

میں نے چشمہ اتارا اور فرق واقعی ظاہر ہوگیا۔ اب بریف کیس کی تہ میں کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ میں نے تفہیمی انداز میں سرہلایا اور دوبارہ چشمہ لگالیا۔

"سارا کمال انہی نمبروں کا ہے" ہربرٹ نے کہا "انہیں مخصوص ترتیب سے دبانے سے اسی بریف کیس سے مختلف کام لئے جاسکتے ہیں لیکن یہ ڈسٹربنگ ڈیوائس کا کام ہر حال میں کرتا رہے گا۔"

ہربرٹ نے مجھے بڑی تفصیل سے اس بریف کیس سے کام لینے کے طریقے بتائے۔ نکیتا بڑے غور سے سب کچھ سن رہی تھی۔

ایک گھنٹا ہربرٹ کے ساتھ گزارنے کے بعد ہم وہاں سے رخصت ہوگئے۔ میں نکیتا کے ساتھ کانفرنس ہال میں آیا۔ جہاں اس نے مجھے خدا حافظ کہا "اب پرسوں ملاقات ہوگی علی!" اس نے کہا اور میں سرہلا کر اس سے رخصت ہوگیا۔ بریف کیس اور چشمہ ابھی ہربرٹ کی تحویل میں تھا۔ وہ دونوں چیزیں یہاں سے روانہ ہوتے وقت میرے حوالے کی جانی تھیں جبکہ سگریٹ کیس اور لائٹر میرے پاس موجود تھے۔

وہاں سے میں سیدھا تہذیب کے پاس پہنچا۔ ہمیشہ کی طرح تہذیب اور بڈیہ جاننے کے لئے بے چین تھے کہ میرے اور ریجنل کے درمیان کیا گفتگو ہوئی۔ میں نے انہیں تفصیلاً ساری باتیں بتائیں مگر نکیتا کا تذکرہ نہیں کیا۔

"تو تم پرسوں یہاں سے روانہ ہوجاؤ گے" تہذیب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"روانہ تو ہو جاؤں گا مگر جو مہم مجھے سونپی گئی ہے اس کے بارے میں میں زیادہ پرامید نہیں ہوں۔"

"لیکن مجھے یقین ہے کہ تم شہزادہ صائم کو شکار کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے" تہذیب نے کہا' اس کے لہجے میں افسردگی تھی مگر میں نے اس کے لہجے کو نظر انداز کر دیا۔

"کچھ دیر قبل اعلان کیا گیا ہے چیف کہ تمام لوگ اپنی اپنی رہائش گاہوں تک محدود ہو جائیں" بڈ نے کہا "شام پانچ تک اس جزیرے کے طوفان کی زد میں آنے کا خطرہ ہے۔"

"بظاہر تو طوفان کی آمد کی کوئی آثار نہیں ہیں" میں نے سگریٹ کیس سے ایک سگریٹ نکال کر سلگائی "لیکن احتیاط اچھی چیز ہے۔"

تہذیب اور بڈ مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے "یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں علی! تم سگریٹ نوشی کر رہے ہو؟"

"ہاں" میں نے مسکرا کر کہا "یہ دونوں چیزیں مجھے تحفتاً ملی ہیں' لہٰذا اب سگریٹ بھی پینی پڑے گی۔"

"میں سمجھ گیا چیف!" بڈ نے معنی خیز انداز میں کہا "ان دونوں چیزوں کا یقیناً کوئی خاص مصرف ہو گا۔ تم صرف ان کا جواز پیدا کرنے کے لئے سگریٹ پینے پر مجبور ہو۔"

میں نے سگریٹ کا ایک طویل کش لیا "بلا جواز تو کوئی کام بھی نہیں کرنا چاہئے" میں نے سگریٹ کا کثیف دھواں اگلتے ہوئے کہا اور بڈ سر کو اثباتی جنبش دے کر خاموش ہو گیا۔

"تو تم ہم دونوں کو ان لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلے جاؤ گے" چند لمحوں بعد تہذیب گویا ہوئی۔

"رحم و کرم سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" میں نے قدرے تیز ہو کر کہا "ان سے تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے یا کسی نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے علی! لیکن تمہارے بغیر وقت بہت مشکل سے گزرے گا۔"

"یہ مشکل تو میرے ساتھ بھی ہے تہذیب! میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد واپس آ جاؤں" میں نے سگریٹ کا ٹوٹا کھڑکی سے باہر اچھالا اور ان دونوں کو باہر نہ نکلنے کی تلقین کرتا ہوا خود باہر نکل آیا۔

میں اپنے ہٹ میں داخل ہوا تو لی کوان مجھے دیکھ کر مسکرایا "تمہاری محنت آخر کار بار آور ثابت ہوئی" اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"جو کچھ بھی ہے اس کے لئے میں تمہارا ممنون احسان ہوں لی کوان! تم نے تعاون نہ کیا ہوتا تو معلوم نہیں آج کیا حالات ہوتے۔"

"حالات ہوتے نہیں پیدا کئے جاتے ہیں" لی کوان نے سرزنش کرنے والے انداز میں کہا "بعض اوقات تم بڑی بے وقوفی کی باتیں کر جاتے ہو۔"

میں ہنس پڑا "ایسا نہ کہا کرو لی کوان! تم آخر میرے استاد ہو' کوئی اور سنے گا تو کیا کہے گا۔"

لی کوان نے برا سا منہ بنایا "تم ذہین ضرور ہو مگر تم میں دانش مندی کی کمی ہے' دانش مندی کا تعلق ذہانت سے زیادہ عمر اور تجربے سے ہوتا ہے۔"

میں نے ایک سگریٹ سلگائی "ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے لی کوان! دانش مندی سے زیادہ ضروری عظیم تر اسرائیل کے قیام کا کام ہے اس سے فرصت ملی تو دانش مندی کی فکر کروں۔"

دوپہر دو بجے کے قریب ہوا بالکل بند ہو گئی اور شدید حبس ہو گیا۔ رفتہ رفتہ حبس اتنا بڑھا کہ سانس لینے میں بھی دقت ہونے لگی۔ یہ طوفان کی آمد کا واضح اشارہ تھا۔ شدید حبس کی یہ کیفیت اندھیرا پھیلنے کے بعد ختم ہوئی۔ اس کی ابتدا ٹھنڈی ہوا کے تیز جھونکوں سے ہوئی تھی جن کے ساتھ بارش کے چھینٹے بھی شامل تھے۔ حبس کے بعد ٹھنڈی ہوا کے یہ جھونکے بڑے غنیمت معلوم ہوئے تھے لیکن اس بات سے بھی واقف تھے کہ اب طوفان آئے گا۔

ہوا کی رفتار میں بتدریج تیزی پیدا ہو رہی تھی۔ بادلوں کی گرج چمک تو پہلے ہی چل رہی تھی۔ اب اس میں تیز ہوا کی سنسناہٹ بھی شامل ہو گئی تھی۔ میں نے اٹھ کر کھڑکی اور

دروازے اچھی طرح سے بند کر دئے۔ یہ سمندری طوفان تھا اور ہوا کی رفتار میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا اس کے پیش نظر یہ خطرہ موجود تھا کہ سمندر کی لہریں جزیرے پر چڑھ دوڑیں گی۔ اگر ایسا ہو گیا ہوتا تو شاید ہم لوگ اس نامعلوم جزیرے میں بے بسی کی موت مر جاتے لیکن سمندری لہریں جزیرے پر نہیں آئیں۔ ہوا کی شدت اچانک ہی دم توڑ گئی تھی لیکن بارش کی رفتار تیز ہو گئی تھی اور فضا میں خنکی سی پیدا ہو گئی تھی۔

لی کوان فرش پر کنول کا آسن جمائے ساکت و صامت بیٹھا تھا۔ وہ گردو پیش سے قطعاً بے گانہ نظر آ رہا تھا۔ میں نے اٹھ کر عقبی سمت والی کھڑکی کھولی اور دوبارہ اپنی نشست پر

بیٹھ گیا ہوا چونکہ تھم گئی تھی اس لئے بارش کے بوچھاڑ اندر آنے کا امکان نہیں تھا۔ کھڑکی کھلنے سے البتہ شور میں اضافہ ہو گیا تھا۔ تیزی سے برستی ہوئی بارش کے قطروں کے مختلف چیزوں پر گرنے کا شور' بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہونے والی گرج اور جزیرے پر بارش کے بہتے ہوئے پانی کا شور' میرا ذہن پراگندہ ہونے لگا۔ بیک وقت بہت سی مختلف سوچیں ذہن پر حملہ آور ہوئی تھیں جبکہ میں ایک وقت میں ایک ہی بات سوچنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں ان تمام خیالات کو ذہن سے جھٹک کر اٹھا اور کیتلی میں پانی بھر کے الیکٹرک ہیٹر پر رکھ دیا۔ اس وقت کافی پینا صرف موسم کا تقاضا ہی نہیں میری ضرورت بھی تھی۔

گرم گرم کافی کے ایک ہی کپ نے میرے خیالات کو مرتکز کر دیا۔ وہ منظر میرے ذہن میں اجاگر ہو گیا جب میں اسرائیلی فوجیوں کی گولیوں کا نشانہ بن کر دریائے لبنان میں گر گیا تھا۔ وہ ایسا حادثہ تھا جس سے زندہ بچ نکلنا کسی معجزے سے کم نہیں تھا لیکن یہ معجزہ رونما ہوا تھا۔ تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان رہ کر مجھے دوبارہ تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ مجھے تربیت دینے والے تمام لوگ میری استعداد پر رشک کرتے تھے۔ میں بھی خود کو بڑا اعتماد محسوس کرنے لگا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایک روز مجھے لی کوان جیسا استاد ملے گا جس سے چھ ماہ تربیت حاصل کرنے کے بعد میری پختگی میں اضافہ ہو جائے گا۔ لی کوان سے قبل میں نے جو کچھ بھی سیکھا تھا۔ وہ مجھے ہیچ معلوم ہونے لگا تھا۔ لی کوان سے قبل کسی نے بھی مارشل آرٹس کے سائنٹیفک پہلو اجاگر کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ یہ لی کوان ہی تھا جس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ وہ واقعی ماسٹر تھا اور اپنے فن سے متعلق معلومات کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ تھا۔

مجھے اپنی پہلی مہم یاد آئی۔ احمد رش کے ساتھ اسرائیل کے دو کانگرو اغوا کر کے ہم نے پوری صیہونی دنیا میں کھلبلی مچا دی تھی۔ اس منصوبے کا خالق میں تھا اور اسی بنا پر مجھے اس مشن کا انچارج بنایا گیا تھا۔ میری حکمت عملی کامیاب ثابت ہوئی تھی اور اگر احمد رش نے جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا ہوتا تو حالات مختلف بھی ہو سکتے تھے۔ منصوبہ میری اب تک کی زندگی کا شاہکار تھا۔ میں نے وہ منصوبہ بڑی باریک بینی سے ترتیب دیا تھا نہ صرف ترتیب دیا تھا بلکہ میں اس میں عملی طور پر بھی شریک رہا تھا۔ میرا منصوبہ آخری مراحل میں اس طرح پورا نہ ہو سکا جس طرح میں نے چاہا تھا تاہم ہمارا مقصد پورا ہو گیا تھا اور امن کانفرنس منعقد نہیں ہو سکی تھی۔ میں

اس بات سے بے خبر تھا کہ رینڈل ہاورڈ نامی ایک یہودی میری تلاش میں سرگرداں ہے۔ اگرچہ تہذیب نے بعد میں مجھے اس خطرے سے آگاہ کر دیا تھا لیکن میں نے اسے اتنی اہمیت نہیں دی جتنی کہ دینی چاہئے تھی۔ اس جزیرے پر قید اسی بے پروائی کا نتیجہ تھی۔

پہلی بار میں اسرائیلی کیمپ سے فرار ہونے کے بعد لاپتا ہوا تھا تو تہذیب مجھے تلاش کرتی پھر رہی تھی اور اب گوٹے بل ائرپورٹ سے غائب ہوا تھا تو یقیناً جنرل ٹیرس مجھے تلاش کر رہا ہو گا۔ عراق سے روانہ ہوتے وقت میں نے عراق میں گوٹے بل کے سفیر مسٹر نگروما کو ہدایت کی تھی کہ وہ ہماری گوٹے بل آمد سے جنرل ٹیرس کو مطلع کر دے۔ ہماری گوٹے بل آمد کی خبر جنرل ٹیرس تک تو نہ پہنچ سکی البتہ رینڈل کو ہو گئی۔ یہ ممکن نہیں تھا کہ چھ ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود جنرل ٹیرس کو اصل صورتِ حال کا علم نہ ہو سکا ہو۔ مجھے یقین تھا کہ ہمارے غائب ہونے کے چند دن کے اندر اندر جنرل ٹیرس کو علم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے ساتھ کوئی سانحہ پیش آیا ہے۔ اس نے ہمارا سراغ لگانے کی کوششیں بھی کی ہوں گی مگر ان لوگوں نے اپنا کوئی سراغ چھوڑا ہی نہیں تھا۔ اگر چھوڑا ہوتا تو بھی اسے یہ کیسے علم ہو سکتا تھا کہ ہم کہاں قید کئے گئے ہیں؟

مجھے جو مہم سونپی گئی تھی اس کا تعلق بھی گوٹے بل سے ہی تھا۔ گوٹے بل پہنچنے کے بعد جنرل ٹیرس سے ملاقات ناگزیر تھی۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتا لیکن اس کے ساتھ ہی مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ بھی کرتا۔ مجھے اس کے سامنے مسلسل جھوٹ بولنا تھا۔ کامیاب ہونے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینا اشد ضروری تھا بصورت دیگر اپنی منزل کے قریب پہنچ کر بھی منزل سے دور ہو سکتا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جزیرے پر قیامت خیز بارش ہو رہی تھی مگر لی کوان پتھر کے مجسمے کی طرح ساکت وصامت بیٹھا تھا۔ میں نے اپنے لئے کافی کا ایک کپ اور بنایا اور اسے پینے کے دوران اپنا لائحہ عمل مرتب کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ گوئٹے بل میں مجھے ہر طرح کی سہولت میسر ہوتی۔ میں کسی بھی معاملے میں مداخلت کر سکتا تھا۔ جنرل ٹیرس میری مداخلت پر پھولا نہ سماتا۔ وہ ہر معاملے میں میرے مشوروں کا خواہاں رہا کرتا تھا۔ نہ صرف خواہاں رہتا تھا بلکہ میرے کسی مشورے کو بھی نظر انداز نہیں کرتا تھا۔ میں نے اس کی جتنی مدد کی تھی اس کے بعد میری کسی بات کو رد کرنا اس کے لئے ممکن بھی نہیں تھا۔ اگر میں اس کی مدد نہ کرتا تو وہ اقتدار میں نہ آتا اور وہ بھی اس بات کو دل سے تسلیم کرتا تھا کہ یہ صرف میری ذات تھی جو اسے اقتدار میں لانے کے باعث بنی۔ اس نے ماضی میں بھی مجھے اور میرے دوستوں کو ہر قسم کی مراعات فراہم کی تھیں اور مجھے یقین تھا کہ مستقبل میں بھی کرتا رہے گا لیکن اس بار میں اسے استعمال کرنے جا رہا تھا' اس کے علم میں لائے بغیر کہ میرے عزائم کیا ہیں۔

جنرل ٹیرس فلسطینیوں کے حامیوں میں سے تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کی میزبانی قبول کی تھی۔ امکان یہ تھا کہ یہ کانفرنس اسمبلی ہال میں منعقد ہو گی اور رینڈل ہاورڈ کی فرمائش کے مطابق شہزادہ صائم کو اس وقت ٹھکانے لگانا تھا جب وہ کانفرنس میں شریک ہو۔ ابھی تک مجھے کوئی ہتھیار فراہم نہیں کیا گیا تھا لیکن میں اندازہ کر سکتا تھا کہ یہاں سے روانہ ہونے سے قبل کوئی ٹائم بم وغیرہ ضرور دیا جائے گا تاکہ اسے کسی مناسب جگہ پر نصب کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ یہ بھی ممکن تھا بلکہ یہی امکان زیادہ تھا کہ ٹائم بم کے بجائے مجھے کوئی ریموٹ کنٹرول بم دیا جائے گا۔ ٹائم بم کے مقابلے میں ریموٹ کنٹرول زیادہ موثر اور یقینی کام کرتا ہے۔

رات کے دس بجے کے قریب میں سونے کے لئے لیٹا اور عین اسی وقت لائٹ چلی گئی۔ شاید جنریٹر میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ لائٹ جانے کی وجہ سے گہری تاریکی چھا گئی۔ ماحول خاصا پراسرار ہو گیا تھا۔ موسلا دھار بارش تین گھنٹے گزر جانے کے باوجود پہلے کی سی رفتار سے ہو رہی تھی۔ کبھی کبھی بادلوں کے گرجنے سے قبل بجلی چمکتی تو چند لمحوں کے لئے روشنی پھیلتی اور پھر پہلے کی سی تاریکی مسلط ہو جاتی۔ اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ اس میں چند قدم کے فاصلے پر بھی کچھ دیکھنا ممکن نہیں تھا' لی کوان ابھی تک مراقبے میں تھا۔ میں اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اس قسم کے مراقبے اس کے معمولات میں شامل تھے' کچھ عجب نہیں تھا کہ اس عالم میں وہ ساری رات گزار دیتا۔

بستر پر لیٹنے کے دس منٹ کے اندر اندر میں سو گیا اور جب میری آنکھ کھلی تو مجھے یہ محسوس ہو گیا کہ کوئی غیر معمولی بات ہے جس کی وجہ سے میری آنکھ کھلی ہے۔ میں نے سب سے پہلے اپنی ریڈیم ڈائل والی گھڑی پر نظر ڈالی۔ صرف ساڑھے دس بجے تھے۔ گویا میں کچی نیند سے جاگا تھا۔ باہر موسلا دھار بارش جاری تھی اور لائٹ اب بھی غائب تھی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرے کے باعث آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے باوجود کچھ نظر آنا محال تھا۔ اس کے باوجود میں کمرے میں اپنے اور لی کوان کے علاوہ کسی اور شخص کی موجودگی بھی محسوس کر رہا تھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا کھڑکی کی نزدیک تھا اور یہ بات تو یقینی تھی کہ وہ کھڑکی کے راستے ہی اندر داخل ہوا ہے' دروازے تو سب کے سب بند تھے۔

پھر اچانک ہی بجلی چمکی اور وہ مجھے نظر آ گیا۔ اس کا قد لی کوان کے قد سے بھی چھوٹا تھا جسم البتہ فربہی مائل تھا اور اس نے گہرے رنگ کا لباس پہن رکھا تھا جو پانی سے شرابور ہو رہا تھا۔ اس قد کاٹھ کا کوئی شخص مجھے اب تک جزیرے پر نظر نہیں آیا تھا۔ معلوم نہیں وہ کون تھا اور یہاں کیوں آیا تھا جبکہ رینڈل کی طرف سے سخت ہدایت تھی کہ کوئی باہر نہ نکلے۔

اس شخص کے دونوں ہاتھ خالی تھے اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ خطرناک عزائم لے کر یہاں آیا ہے۔ پھر آخر اس طوفانی رات میں یہاں آنے سے اس کا مقصد کیا ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا اور اس کے لئے مجھے انتظار کرنا تھا' اس کے عزائم جلد ہی سامنے آ گئے۔

بجلی چمکنے سے جو روشنی ہوئی تھی اس نے اس شخص کی بھی رہنمائی کی تھی اور اس نے مجھے دیکھ لیا تھا چنانچہ اب وہ آہستہ آہستہ میرے پلنگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میں بے حس و حرکت لیٹا اس کے نزدیک آنے کا منتظر تھا مگر وہ میرے پلنگ سے کچھ فاصلے پر ہی رک گیا۔

"علی یار صاحب!" اس نے سرگوشیانہ انداز میں مجھے آواز دی "جناب علی صاحب! آپ سو رہے ہیں کیا؟"

اس کی آواز سن کر بھی میں نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ مجھے خاموش پا کر کیا قدم اٹھاتا ہے۔

"مسٹر علی یار خان!" اس نے دو قدم آگے آ کر قدرے

بلند آواز میں کہا "میں آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں۔"

یہ بات تو ظاہر ہو گئی تھی کہ وہ کسی بری نیت سے نہیں آیا ہے تاہم یہ طے ہونا باقی تھا کہ وہ میری کیا مدد کر سکتا ہے اور میری مدد کرنے کے لئے یہ کون سا وقت ہے جو اس نے منتخب کیا ہے۔

"کون ہے ۔۔ کیا بات ہے؟" میں غنودہ سی آواز میں بڑبڑایا اور اس کی طرف کروٹ لے لی۔

"اوہ! آپ اٹھ گئے" وہ خوشی سے کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا اور عین اسی وقت لائٹ آ گئی۔ تیز روشنی نے میری آنکھیں چکا چوند کر دی تھیں مگر میں اچھل کر بیٹھ گیا۔

"کون ہو تم؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "اور یہاں کیوں آئے ہو؟"

"میں آپ کا دوست ہوں جناب! اور آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں" اس نے اپنے سر کے بالوں سے پانی نچوڑتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنا حلیہ درست کرو' اتنی دیر میں میں تمہارے لئے کافی بناتا ہوں۔ پھر میں پوچھوں گا کہ تم میری کیا مدد کر سکتے ہو۔"

"اتنا وقت نہیں ہے جناب! بس آپ مختصراً میری بات سن لیجئے' میں موشے ہاورڈ کا بائی ہوں۔"

میں نے گہری نظروں سے اسے دیکھا اور اس نے لی کوان کی طرف خوف زدہ نظروں سے دیکھا جو بظاہر دنیا و مافیہا سے بے خبر تھا۔

"ہوں تو تم موشے ہاورڈ کے غدار ہو" میں نے کہا "لیکن میں تو نہیں ہوں۔"

"میں غدار نہیں تمہارا مددگار ہوں اور تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے علاوہ مجھے امید کی کوئی کرن نظر نہیں آ رہی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پر شخصیت کی تبدیلی کا جو عمل کیا گیا ہے وہ غیر موثر ثابت ہوا ہے۔"

"اچھا" میں نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ایک سگریٹ سلگالی "تمہیں اس حقیقت کا علم کس طرح ہوا؟"

"میں ... میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکتا" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا "جس شخص کے ذریعے یہ راز مجھے معلوم ہوا ہے اس نے اپنا نام پوشیدہ رکھنے کو کہا ہے۔"

"خیر کوئی بات نہیں" میں نے بدستور بے تاثر لہجے میں کہا "لیکن موشے ہاورڈ کو تو یہ بات نہیں معلوم۔"

"نہیں" اس نے زور سے اپنے سر کو منفی جنبش دی "وہ اس بات سے بے خبر ہے۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے' اب یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"موشے ہاورڈ نے مجھے یہاں میری مرضی کے خلاف قید کر رکھا ہے' میں اس کی قید سے نکلنا چاہتا ہوں لیکن میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ ایسی کوئی کوشش کر سکوں۔ اس شخص کی زبردستیوں کی وجہ سے مجھ سے میرے بیوی بچے تک چھوٹ گئے ہیں۔ میں انہیں خط تو لکھ سکتا ہوں مگر وہ بھی سنسر ہوتے ہیں اور مجھے یہ اجازت بھی نہیں ہے کہ میں انہیں اپنی موجودہ صورت حال سے آگاہ کر سکوں۔ آپ مجھے اپنے نجات دہندہ محسوس ہوئے اس لئے خطرہ مول لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔"

"بیٹھ جاؤ" میں نے نرم لہجے میں کہا اور وہ اپنے گیلے کپڑوں سمیت کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے اور میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم اس طوفانی موسم میں یہاں آئے لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم میری مدد کرنے آئے ہو۔"

"سب جانتے ہیں کہ آپ یہودیوں کے دشمن ہیں۔ میں خود بھی یہودی ہوں مگر موشے ہاورڈ کے رویئے کی وجہ سے یہودیت سے ہی متنفر ہو گیا ہوں۔ ایک میں ہی نہیں' یہاں ہر شخص اس سے متنفر ہے لیکن خوف کی وجہ سے کوئی اس کے خلاف زبان نہیں کھول سکتا۔ وہ کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ اس کا اندازہ اس بات سے کر لو کہ تقریباً ہر مقام پر خفیہ مائکرو فون نصب ہیں۔ کہیں بھی کی جانے والی کوئی بھی بات خود بخود ریکارڈ ہو جاتی ہے۔"

"تب تو تم نے بہت برا کیا۔ اب تک تو اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم اس سے غداری کے مرتکب ہوئے ہو۔"

"اس طوفان کی آڑ لے کر میں نے جنریٹر میں خرابی پیدا کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی گفتگو سنے جانے والے سسٹم بھی خراب کر دیئے تھے۔ خرابی تلاش کرنے اور اسے دور کرنے میں ایک ڈیڑھ گھنٹا تو لگ ہی جائے گا۔"

"تم خاصے چالاک آدمی ہو" میں نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا "پورا بندوبست کرنے کے بعد آئے ہو' مجھے بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟"

"فی الحال تو آپ خود بھی قیدی ہیں لیکن خوش قسمت ہیں کہ آپ کو یہاں سے نکلنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے اس جزیرے کا ایک نقشہ تیار کیا ہے" اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پلاسٹک میں لپٹا ہوا ایک کاغذ نکال کر میری طرف بڑھایا "اسے دیکھ لیجئے جناب! یہ نقشہ میں نے محض یاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

داشت کی مدد سے ترتیب دیا ہے۔ جنرل ٹیرس آپ کے دوست ہیں، یہاں سے نکلنے کے بعد ان کی مدد سے آپ اس جزیرے پر ریڈ کر سکتے ہیں۔"

میں نے اس سے کاغذ لے لیا اور اسے پلاسٹک سے باہر نکال کر اس کا جائزہ لینے لگا۔ وہ ہاتھ سے بنایا ہوا نقشہ تھا جس کے مطابق یہ جزیرہ گوٹے مل سے اسی میل جنوب مغرب میں تھا۔

"بہت خوب" میں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "اب تم باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لو، پھر تم سے مزید گفتگو ہو گی۔"

"میں اب واپس جاؤں گا جناب! اگر کسی کو میری عدم موجودگی کا علم ہو گیا تو....."

"آج کی رات تم یہیں قیام کرو گے۔ صبح میں تمہیں موشے ہاورڈ کی خدمت میں پیش کروں گا۔"

"یہ... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب؟" وہ بوکھلا کر کرسی سے کھڑا ہو گیا "کیا دنیا میں ہمدردی کرنے والوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے؟"

"بیٹھ جاؤ" میں نے ہاتھ ہلا کر کہا "میں تمہیں مہمان کا درجہ دے چکا ہوں اور جسے میں مہمان کا درجہ دے دوں وہ میری مرضی کے بغیر ہل بھی نہیں سکتا۔"

"کیا آپ مجھے مروا دینے پر تل گئے ہیں جناب! اگر موشے ہاورڈ کو بھنک بھی مل گئی تو میری زندگی کا ہر امکان ختم ہو جائے گا۔"

میں نے بڑے غور سے اسے دیکھا۔ وہ جسمانی کام کرنے کا عادی معلوم ہوتا تھا، شاید یہی وجہ تھی کہ اس کے چہرے پر بے پناہ گھبراہٹ کے تاثرات تھے۔

"میں نے ایک بار کہہ جو دیا کہ تم اب یہاں سے نہیں جاؤ گے" میں نے خشک لہجے میں کہا "تمہارے ہاتھ کا بنا ہوا یہ نقشہ تمہارے خلاف ثبوت کی طور پر استعمال ہو گا۔"

"میں... میں تو آپ کے پاس بڑی امیدیں لے کر آیا تھا" اس نے ہانپتے ہوئے کہا "لیکن آپ تو مجھے ہی مروائے دے رہے ہیں۔"

"مجھے افسوس ہے مگر میں زمین پر اسرائیل کے ایک بھی غدار کا وجود برداشت نہیں کر سکتا، اگر یہ حرکت تم نے کہیں اور کی ہوتی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے سزا دیتا مگر یہ چونکہ موشے ہاورڈ کی عملداری ہے اس لئے تمہارا فیصلہ بھی وہی کریں گے۔"

میری بات سن کر اس کا چہرہ تاریک ہو گیا "میں نے اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں ختم کر لی۔"

"جملے ذرا مختصر بولا کرو" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں ختم کرنے کو خودکشی کہا جاتا ہے۔"

وہ اچانک ہی اٹھ کھڑا ہوا اور قبل اس کے کہ میں کچھ سمجھ پاتا اس نے پلٹ کر کھڑکی کی طرف چھلانگ لگا دی۔ میں نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا مگر کھڑکی کی چوکھٹ میرا مقدر بنی۔ میں نے سنبھل کر دوسری جست لگائی۔ یہ جست مجھے کھڑکی سے باہر تو لے گئی لیکن وہاں برستے ہوئے پانی اور گرجتے ہوئے بادلوں اور گہری تاریکی کے سوا اور تھا ہی کیا۔ اس پراسرار شخص کو اندھیرے کی چادر نے نگل لیا تھا۔ اس نے جتنی پھرتی کا مظاہرہ کیا وہ میرے لئے حیرت انگیز تھی۔

میں چند لمحے سوچتا رہا اور آخر کار پلٹ کر کاٹیج میں واپس آ گیا۔ ان چند ہی لمحوں نے مجھے شرابور کر کے رکھ دیا تھا للہٰذا کپڑے تبدیل کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔

"جب مدمقابل کو خود سے کمتر سمجھو گے ایسی ہی زک سے دوچار ہونا پڑے گا" لی کوان نے کہا۔ گزشتہ کئی گھنٹوں کے دوران اس نے پہلی بار لب کشائی کی تھی مگر اس کی پوزیشن میں فرق نہیں پڑا تھا، آنکھیں بدستور بند تھیں۔

"باہر بارش ہو رہی ہے" میں نے جھینپ کر کہا "ورنہ وہ اس طرح نہ نکلنے پاتا۔"

"اس کو تربیت کی کمی کہتے ہیں برخوردار!" لی کوان بولا "وہ دن کی روشنی میں بھی تمہارے ہاتھ نہ آتا۔"

"کیوں" میں نے بے ساختہ سوال کیا۔

"اس لئے کہ وہ کیچڑ آلود زمین پر دوڑنے کا ماہر ہے۔ تم سنبھلتے ہی رہ جاتے اور وہ بچ کر نکل جاتا۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" میں نے حیرت سے کہا "کیا تم اس سے واقف ہو؟"

"نہیں... میں اس سے واقف نہیں ہوں لیکن کسی کے بارے میں کچھ معلوم ہونے کے لئے اس سے واقف ہونا قطعی ضروری نہیں ہے۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ لی کوان کہہ رہا تھا کہ وہ اس شخص سے واقف نہیں ہے۔ میں لی کوان کی بات جھٹلا نہیں سکتا تھا۔ اگرچہ اس نے اس شخص کو ایک بار بھی آنکھ کھول کر نہیں دیکھا تھا لیکن میں لی کوان کی صلاحیتوں سے واقف تھا۔ اس قسم کے اندازے لگانے کے لئے وہ کسی ذریعے کا محتاج نہیں تھا۔ معلوم نہیں وہ شخص کون تھا۔ میں تو یہی سمجھتا رہا تھا کہ وہ ایک سست اور کاہل آدمی ہے میں نے تو اس کا نام

تک نہیں پوچھا تھا۔

اگلی صبح بڑی خوش گوار تھی۔ بارش تقریباً رات بھر ہوتی رہی تھی لیکن صبح ہوتے ہوتے نہ صرف تھم گئی تھی بلکہ مطلع بھی صاف ہو گیا تھا۔ رات بھر کی بارش کے بعد پورا جزیرہ نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا اور آسمان کی رنگت کچھ زیادہ ہی نیلی معلوم ہو رہی تھی۔ زمین پر البتہ جگہ جگہ پانی جمع تھا اور کیچڑ تھی۔

میں کانفرنس ہال میں موجود تھا اور میرے ساتھ نکتیا تھی۔ مجھے میری خواہش پر طلب کیا گیا تھا اور یہ پہلا موقع تھا کہ لی کوان میرے ساتھ نہیں تھا۔ میں اور نکتیا کرسیوں پر خاموش بیٹھے تھے۔ نکتیا آج بھی تہذیب کے میک اپ میں تھی۔ کچھ دیر بعد اسکرین روشن ہوئی اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اسکرین پر رینڈل کا مسکراتا ہوا چہرہ نمودار ہوا تھا۔

"خیریت تو ہے علی!" رینڈل نے کہا "معلوم ہوتا ہے تم اپنی مہم پر جانے کے لئے کچھ زیادہ مضطرب ہو؟"

"یہ بات بھی ہے موشے ہاورڈ! مگر اس وقت میں نے آپ سے ملنے کی خواہش کسی اور وجہ سے ظاہر کی تھی۔"

"اوہو" رینڈل سنجیدہ ہو گیا "کیا تمہیں کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے اپنے کسی مسئلے کے لئے مجھے یاد کیا۔"

"رات ایک شخص میرے کاٹیج میں گھس آیا تھا جناب!" میں نے کہا اور رینڈل حیرت اور استعجاب کی تصویر بن گیا۔

"رات تو بہت شدید طوفان تھا مسٹر علی! اور میری سخت ہدایات تھیں کہ کوئی شخص باہر نہ نکلے۔"

"وہ شخص بارش میں بھیگتا ہوا آیا تھا اور کاٹیج کی عقبی کھڑکی سے اندر گھسا تھا۔ اس نے مجھ سے بڑی عجیب و غریب قسم کی باتیں کی تھیں موشے ہاورڈ! مثلاً اس نے کہا تھا کہ مجھ پر نظریات کی تبدیلی کے لئے جو عمل کیا گیا ہے وہ درحقیقت ناکام ہو گیا ہے۔"

"کیا!" رینڈل کھڑا ہو گیا "اسے کیسے معلوم ہوا کہ تم پر اس قسم کا کوئی عمل کیا گیا ہے؟"

"اس کا کہنا تھا کہ وہ آپ کے ملازمین میں سے ہی ایک ہے اور چونکہ اسے بالجبر یہاں روکا گیا ہے اس لئے وہ آپ سے بغاوت پر آمادہ ہے۔ وہ مجھ سے مدد طلب کر رہا تھا۔ اس نے مجھے اس جزیرے کے محل وقوع سے بھی آگاہ کیا تاکہ میں یہاں سے نکلنے کے بعد جنرل ٹیرس کی مدد سے اس جزیرے پر حملہ آور ہو سکوں۔"

"معلوم نہیں تم کیا کہہ رہے ہو!" رینڈل نے الجھے ہوئے انداز میں کہا "یہاں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس سے اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام لیا جا رہا ہو۔"

میں نے نکتیا کی طرف دیکھا اور اس نے سر ہلا کر رینڈل کی بات کی تائید کی۔

"وہ شخص کون تھا اور اب کہاں ہے؟" رینڈل ہاورڈ نے سوال کیا۔

"وہ تو اسی وقت فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا جناب!" میں نے کہا اور رینڈل حیران رہ گیا۔

"یقین نہیں آتا علی کہ کوئی شخص تمہاری گرفت سے اس طرح بھی نکل سکتا ہے۔"

"میں شرمندہ ہوں موشے ہاورڈ! مجھ سے واقعی کوتاہی ہوئی لیکن میں نے مائیکرو فلم پر اس کی تصویر اتار لی تھی" میں نے جیب سے لائٹر نکالتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا سگریٹ نوشی کتنی مفید چیز ہے!" رینڈل نے خوش ہو کر کہا پھر نکتیا سے مخاطب ہوا "علی سے لائٹر لے کر چار نمبر میں دے دو، مجھے فوراً رزلٹ چاہئے۔"

نکتیا نے مجھ سے لائٹر لیا اور کانفرنس ہال کے ایک دروازے سے باہر نکل گئی۔ اس کی واپسی میں بمشکل دو منٹ لگے ہوں گے "اس میں دوسری فلم ڈال دی گئی ہے علی!" نکتیا نے لائٹر مجھے واپس کرتے ہوئے کہا۔

"دس منٹ کے اندر اندر معلوم ہو جائے گا کہ وہ شخص کون تھا" رینڈل نے کہا "لیکن تم نے اس کا نام کیوں نہیں پوچھا؟"

"میں نے اس کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی موشے ہاورڈ! اور پھر کیا ضروری تھا کہ وہ مجھے اصل نام ہی بتاتا۔ میں نے سوچا تھا کہ صبح اس کو تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔"

"سمجھ میں نہیں آتا" رینڈل بڑبڑایا "اس جزیرے پر باہر سے کسی شخص کی آمد بھی ناممکن ہے۔"

دس منٹ کے اندر اندر مائیکرو فلم سے تصویر بن کر رینڈل تک پہنچ گئی۔ رینڈل نے تصویر اٹھا کر دیکھا اور اس کے چہرے سے شدید الجھن ظاہر ہونے لگی۔

"میں نے اس شخص کو کبھی نہیں دیکھا مسٹر علی! اور اب یہ معاملہ اور بھی زیادہ پراسرار ہو گیا ہے۔ مجھے اس پر ذاتی توجہ دینی پڑے گی لیکن یہ اس قدر تشویش ناک بات ہے کہ اب میں یہاں سے تمہاری روانگی میں مزید تاخیر کا خطرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مول نہیں لے سکتا۔ معلوم نہیں یہاں کس قسم کی سازش ہو رہی ہے" رینڈل کی آواز سے پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس سے قبل میں نے اسے پریشان ہوتے نہیں دیکھا تھا "اب تم کالج میں واپس نہیں جاؤ گے۔ میں آج ہی تمہاری روانگی کا بندوبست کر رہا ہوں۔"

"ارے نہیں موشے ہاورڈ!" میں نے ہنس کر کہا "میری زندگی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے' کیا میں اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتا؟"

"یہ بات نہیں ہے" رینڈل نے مضطربانہ انداز میں کہا "معاملہ اس قدر پراسرار ہے کہ میری تو عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے۔ کوئی ہمارے منصوبے کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے۔ پوزیشن یہ ہے کہ کل تک میں اس جزیرے کو محفوظ ترین مقام تصور کرتا تھا لیکن کل رات جو واقعہ پیش آیا ہے اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اجنبی اس جزیرے پر قدم بھی رکھ سکے اور یہ تو سمجھ میں آنے والی بات ہی نہیں ہے کہ کسی کو تمہارے بارے میں علم ہو جائے۔ یقیناً میرا ہی کوئی آدمی غداری کا مرتکب ہوا ہے اور یہ کام بڑے منظم طریقے سے ہوا ہے۔ کیا تم میری پریشانی کا اندازہ نہیں کر سکتے؟"

"ٹھیک ہے موشے ہاورڈ! جیسا آپ مناسب سمجھیں گے' میں ہر طرح سے تیار ہوں۔"

"تم اب کنیا کے ساتھ ہی رہو گے۔ تمہیں بریف کیس کے خفیہ خانے میں انتہائی مختصر جسامت کے ریموٹ کنٹرول بم ملیں گے۔ کنیا ان کے استعمال سے واقف ہے۔ اس کے ... وہ اگر تمہیں مزید کوئی مدد درکار ہو تو گوٹے بل میں ہمارے ... تم سے رابطہ کریں گے اور تمہیں جو بھی چیز درکار ہو ... فراہم کریں گے۔"

کنیا مجھے ایک مختصر سی خواب گاہ میں لے آئی "آرام کرو علی!" اس نے مسکرا کر کہا "تم بہت خوش قسمت ہو' تم نے میری خواہش کی اور میں تمہیں مل گئی۔"

"کاش تم میک اپ میں نہ ہوتیں" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "میک اپ کی وجہ سے تمہارا حسن تو ختم ہو کر رہ گیا ہے۔"

"آدمی بہت ناشکرا ہوتا ہے مسٹر علی!" کنیا نے شوخی سے کہا "پہلے کسی نعمت کی خواہش کرتا ہے اور جب وہ اسے میسر آجائے تو اس کی ناقدری کرنے لگتا ہے۔"

"میں کسی بھی نعمت کی قدر صرف اس وقت کرتا ہوں جب مجھے کوئی مہم درپیش نہیں ہوتی لہٰذا فی الوقت تو مجھے معذور ہی سمجھو۔"

○☆○

میں نے آنکھیں کھول کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ میں ایک پر تکلف ڈبل بیڈ پر دراز تھا اور میرے برابر میں کنیا موجود تھی اور تہذیب کے ہی میک اپ میں تھی مگر یہ وہ خواب گاہ تو نہیں تھی۔ یہ تو کوئی اور جگہ تھی۔ یہ کسی ہوٹل کا کمرہ معلوم ہوتا تھا اور جیسے ہی میں نے دوسری طرف سر گھمایا میرے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے گلاس پر ہوٹل کا نام کندہ تھا جسے پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ یہ تو گوٹے بل کے ایک ہوٹل کا نام تھا۔

میں نے بڑی تیزی سے بیڈ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی کمرے کی تلاشی لے ڈالی۔ الماری میں میرے اور تہذیب کے ملبوسات تھے اور بریف کیس بھی تھا جس کے اندر میرے اور تہذیب کے پاسپورٹ بھی موجود تھے۔ یہ وہی پاسپورٹ تھے جن پر ہم چھ ماہ قبل گوٹے بل آئے تھے۔ میں نے پاسپورٹ کھول کر دیکھے تو معلوم ہوا کہ ہم جس روز گوٹے بل آئے تھے اسی روز کی فلائٹ سے عراق واپس چلے گئے تھے اور اس کے بعد اب گوٹے بل آئے تھے۔ پاسپورٹ پر لگی ہوئی امیگریشن کی مہریں بھی یہی ظاہر کر رہی تھیں۔

میں نے الماری بند کی اور واپس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔ میں تو اس جزیرے پر تھا اور کنیا کے ساتھ تھا۔ بریف کیس وہیں میرے حوالے کر دیا گیا تھا۔ میں نے دوپہر کا کھانا کنیا کے ساتھ کھایا تھا اور اس کے بعد چونکہ کوئی کام نہیں تھا اس لئے ذرا دیر کو لیٹا تھا اور اس کے بعد میری آنکھ یہاں کھلی تھی۔ میں نے گھڑی دیکھی پردے ہٹا کر کھڑکی سے باہر جھانکا۔ صبح کا وقت تھا۔ یعنی دوپہر سے اب تک سوتا رہا تھا لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ آخر ہمیں عالم بے ہوشی میں یہاں منتقل کس طرح کیا گیا تھا اور پھر پاسپورٹ پر لگی ہوئی امیگریشن کی مہریں...؟

کنیا نے کسمسا کر کروٹ لی اور پھر آنکھیں کھول دیں "صبح بخیر علی!" اس نے کہا گویا اسے معلوم تھا کہ یہ صبح کا وقت ہے۔

وہ چادر ہٹا کر اٹھ بیٹھی اور مجھے اس کی طرف سے نگاہیں ہٹانی پڑیں۔ اس نے شب خوابی کا مہین لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔

"باتھ روم اس طرف ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "پہلے ڈھنگ کا لباس پہن کر آؤ پھر کوئی اور بات ہو گی۔"

"کیوں' کیا اس میں بری لگ رہی ہوں" کنیا نے اٹھلا کر کہا اور میں اسے خشمگیں نظروں سے گھورنے لگا۔

SAHIWAL

"میں نے تم سے کہا تھا کہ جب مجھے کوئی مہم درپیش ہوتی ہے تو میں کسی نعمت کی قدر نہیں کر سکتا۔"

کنیا نے میری بات کا بالکل برا نہیں مانا اور خاموشی سے اٹھی اور الماری سے ایک جوڑا نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ میں نے فون کا ریسیور اٹھا کر روم سروس کو ناشتے کا آرڈر دے دیا۔ پانچ منٹ کے اندر دروازے پر دستک ہوئی۔ دستک سن کر میں حیران رہ گیا۔ آرڈر کی تعمیل ہونے میں کم از کم پندرہ منٹ تو لگنے چاہئے تھے۔ آخر یہ لوگ کتنی تیز سروس کرتے ہیں۔

"کم آن" میں نے اونچی آواز میں کہا۔ دروازہ کھلا اور نیلے سوٹ میں ملبوس ایک سرخ و سفید وجیہہ شخص اندر داخل ہوا۔

"گڈ مارننگ مسٹر علی!" اس شخص نے مودبانہ انداز میں کہا' میں ڈیوڈ ریان ہوں۔ اس ہوٹل کا چیف سیکورٹی آفیسر۔"

میں نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی "کیا یہاں کا پورا عملہ ایگلز سے متعلق ہے؟"

"یہ ہوٹل دراصل موشے ہاورڈ کی ہی ملکیت ہے اور یہاں کے بیشتر عملے کا تعلق بھی ایگلز سے ہی ہے۔ اس سے ہمیں یہ سہولت ہے کہ ہم کسی کی نظر میں آئے بغیر اپنا کام کر سکتے ہیں۔"

"میں سمجھ گیا... یہ بتاؤ کہ ایگلز کی گوٹے بل برانچ کا انچارج کون ہے؟"

"یہی خاکسار انچارج ہے" ڈیوڈ ریان نے انکساری سے کہا "اور مجھے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کا حکم ملا ہے۔"

"ٹھیک ہے... میں ذرا حالات کا جائزہ لے لوں پھر اگر ضرورت پڑی تو تمہیں زحمت دوں گا۔"

"پرسوں آنے والے طوفان نے گوٹے بل کی ساحلی علاقوں میں بڑی تباہی مچائی ہے" ڈیوڈ نے کہا "جنرل ٹیرس کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ وہ بذات خود امدادی کارروائیوں کی نگرانی کر رہا ہے۔ یہاں کے بعض حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ممکن ہے وزرائے خارجہ کانفرنس موخر کر دی جائے۔"

"اچھا" میں نے دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے کہا "اور تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے اس کانفرنس کے انعقاد میں کسی تاخیر کا امکان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی بات سامنے آچکی ہوتی۔"

"تمہارا تجزیہ درست معلوم ہوتا ہے" میں نے سر ہلا کر کہا "کانفرنس کے انعقاد کے لئے مقام کا تعین تو کیا جا چکا ہو گا؟"

"جی ہاں' کانفرنس نیشنل اسمبلی ہال میں منعقد ہو گی اور اس کے لئے انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔"

"اب تم جا سکتے ہو مسٹر ڈیوڈ! ناشتے کے بعد میں تمہیں پھر زحمت دوں گا۔"

ڈیوڈ چلا گیا اور اس کے جانے کے بعد کنیا بھی تیار ہو کر باتھ روم سے نکل آئی "کس سے باتیں کر رہے تھے علی؟" کنیا نے بال جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ڈیوڈ ریان تھا گوٹے بل میں ایگلز کا انچارج۔"

"میں اس سے واقف ہوں' وہ بہت ذہین آدمی ہے۔"

"میرے سامنے اس کی تعریف مت کرو ورنہ میں اس سے رقابت محسوس کرنے لگوں گا۔"

"کسی کی تعریف کرنے کا یہ مقصد تو نہیں ہوتا" کنیا نے ہنس کر کہا اور میں سنجیدہ ہو گیا۔

"مقصد کا فرق دراصل طرز معاشرت کا ہی ہوتا ہے۔ تم آزاد معاشرے سے تعلق رکھتی ہو اور میں تیسری دنیا کا آدمی ہوں' میں تو اپنے انداز میں ہی سوچوں گا۔"

"تمہاری دل آزاری ہوئی علی! آئندہ میں احتیاط برتوں گی۔"

"دل آزاری کا سبب تمہارا تبصرہ نہیں ہے بلکہ وہ بنیادی فرق ہے جو ہمارے نظریات کے درمیان ہے۔ تم لوگ جسے محبت کہتے ہو' ہمارے ہاں ہوس کہلاتی ہے۔"

"تم بھی صبح صبح کیا باتیں لے بیٹھے" کنیا نے بور ہو کر کہا "پہلے ناشتا وغیرہ تو کر لیں' ان باتوں کے لئے وقت کی کمی نہیں ہے۔"

ناشتے کے بعد میں نے ڈیوڈ ریان کو بلوا لیا "ہاں مسٹر ڈیوڈ اب بتاؤ کہ یہاں کیا صورت حال ہے" میں نے لائٹر سے ایک سگریٹ جلا کر کہا۔

"وزرائے خارجہ کانفرنس کے انعقاد میں پانچ روز باقی رہ گئے ہیں" ڈیوڈ نے کہا "اس کانفرنس میں سولہ مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے انعقاد سے ایک روز قبل تمام ممالک کے وزرائے خارجہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ جنرل ٹیرس انہیں فوجی ائرپورٹ پر خود ریسیو کریں گے جہاں سے انہیں اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس لے جایا جائے گا اور اس سے اگلے روز وہ نیشنل اسمبلی ہال میں کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس دو روز جاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے گی اور اس میں اسرائیل کے خلاف کسی ایسے اقدام پر غور کیا جائے گا جس کے ذریعے اسے کمزور کیا جاسکے۔"

"گوٹے مل میں ایگلو کا عمل دخل بہت زیادہ ہے۔ اس کے باوجود تم لوگ اس سلسلے میں بے بس ہو گئے' اس کی کیا وجہ ہے؟" میں نے کہا۔

"اس کی بنیادی وجہ یہ ہے مسٹر علی! کہ حفاظتی انتظامات فوج کے سپرد ہیں اور فوج میں ہمارا ذرا بھی عمل دخل نہیں ہے۔"

"یہ چیز تو واقعی مسئلہ بنے گی" میں نے تشویش سے کہا "میں یہاں سے جا کر جائزہ لیتا ہوں۔ ممکن ہے کوئی صورت نکل آئے۔ ممکن ہے کوئی صورت نہ نکلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجھے اس مشن کی تکمیل کے لئے کچھ خاص چیزوں کی مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ ظاہر ہے مجھے جس چیز کی مدد کی بھی ضرورت پڑی' تم مہیا کر دو گے لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ مجھے افرادی قوت کی ضرورت پڑ جائے۔"

"ہمارے پاس اس کی بھی کمی نہیں ہے" ڈیوڈ نے تیزی سے کہا "اس وقت گوٹے مل میں ڈھائی سو کے قریب افراد موجود ہیں جو ایک اشارے پر ہر قسم کی مدد کے لئے حاضر ہوں گے۔"

"مجھے تو کسی مخصوص قسم کے فرد یا افراد کی ضرورت ہوگی۔ یہ تعین کیسے ہوگا کہ میرے مطلوبہ افراد کون کون سے ہیں؟"

"یہ کیا مسئلہ ہے" ڈیوڈ نے کہا "آپ مجھے بتا دیجئے گا کہ آپ کو کیا صلاحیتیں مطلوب ہیں' میں خود مطلوبہ صلاحیتوں کے حامل افراد کا انتخاب کر دوں گا۔"

"نہیں مسٹر ڈیوڈ! ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے" میں نے متاسفانہ انداز میں نفی میں سر ہلایا "بعض اوقات ایک ایک لمحہ اہم ہوتا ہے۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مسٹر علی! لیکن اس مسئلے کا کیا حل ہو سکتا ہے؟"

"اس کا واحد حل یہ ہے کہ تم یہاں موجود اپنے تمام افراد کے بارے میں تفصیلات مجھے فراہم کر دو۔ کیا ایسی کوئی فہرست ہے جس پر ایک نظر ڈال کر ہر فرد کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو جائیں۔"

"بالکل ہے مسٹر علی اور میں وہ فہرست آپ کو فراہم کروں گا تاکہ آپ بوقت ضرورت صرف ہمیں ناموں سے مطلع کر کے اپنے مطلوبہ افراد طلب کر سکیں۔"

ڈیوڈ نے کمرے سے فون کر کے اپنے تمام افراد کی فہرست وہیں طلب کر لی۔ میں نے اس فہرست پر ایک نظر ڈالی۔ اس میں تمام معلومات موجود تھیں۔ میں نے وہ فہرست احتیاط سے بریف کیس میں رکھ دی۔

"اب تم چلے جاؤ ڈیوڈ! جب ضرورت پڑے گی میں خود تم سے رابطہ قائم کر لوں گا۔ میں جنرل ٹیرس کو فون کرنے جا رہا ہوں۔ میرا قیام ٹیرس محل میں ہی رہے گا اس لئے میری پوزیشن بہت نازک ہوگی لہٰذا کتنی ہی اہم بات کیوں نہ ہو اور اس کا میرے علم میں آنا کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو' تم مجھ سے رابطے کی کوئی کوشش نہیں کرو گے' ذرا سی بے احتیاطی سے جنرل ٹیرس مشکوک ہو سکتا ہے اور اگر وہ ایک بار میری طرف سے مشکوک ہو گیا تو سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا اور ہم ایک ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہو جائیں گے۔"

"میں سمجھتا ہوں مسٹر علی!" ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا "بے فکر رہئے' ہم ایسی کوئی کوشش نہیں کریں گے۔"

ڈیوڈ کے جانے کے بعد میں نکتیا کی طرف متوجہ ہوا "کیا خیال ہے' ٹیرس محل تم فون کرو گی یا میں کروں؟"

"میں کئے دیتی ہوں" نکتیا نے بڑے اعتماد سے کہا اور اٹھ کر فون کے قریب آ گئی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور آپریٹر کو فون نمبر ملانے کی ہدایت کی۔

"یہ نمبر تمہیں کیسے ملا؟" میں نے حیران ہو کر کہا "یہ تو جنرل ٹیرس کی خوابگاہ کا نمبر ہے۔"

"تم اب بھی یہ سوال کر رہے ہو" نکتیا نے ہنس کر کہا "اب تک تو تمہیں ہماری وسیع معلومات کا عادی ہو جانا چاہئے تھا۔"

میں جواب میں صرف سر ہلا کر رہ گیا۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ ان لوگوں کی معلومات نہایت وسیع اور حیران کن تھیں۔ جزیرے پر میں اس کے کئی نمونے دیکھ چکا تھا۔ تہذیب کا رول کرنے کے لئے نکتیا کو چھ ماہ تربیت دی گئی تھی۔ چھ ماہ بہت ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں نکتیا کو کس کس طرح تربیت دی گئی ہوگی اور کیا کیا معلومات ازبر کرا دی گئی ہوں گی۔

چند سیکنڈ کے اندر اندر آپریٹر نے فون نمبر ملا دیا۔ نکتیا نے بڑے اعتماد سے ریسیور تھام کر ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سن کر وہ ہنسی۔

"ارے نہیں کیتھی! تمہیں تو معلوم ہے ہم لوگ بعض اوقات ہنگامی حالات سے دوچار ہو جاتے ہیں" نکتیا تہذیب کے لب و لہجے کی بڑی کامیابی سے نقل اتار رہی تھی

"تفصیلات تمہیں علی بتائیں گے" اس نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا۔

میں نے ریسیور لے کر ہیلو کہا اور میری آواز سن کر کیتھی براؤن نے شکایات کے دفتر کھول دئے "تم لوگوں کا کہیں کوئی پتا بھی ہے۔ تمہیں معلوم ہے میں اور جنرل تمہارے لئے کتنے پریشان تھے" غالباً یہی باتیں اس نے نکتیا سے بھی کہی تھیں جن کے جواب میں نکتیا نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا تھا۔

"مجھے اندازہ ہے ڈیئر کیتھی لیکن فون پر زیادہ تفصیلی گفتگو تو نہیں ہو سکتی۔ یہ باتیں تو ملاقات ہونے پر ہی ہو سکیں گی۔"

"ملاقات کب ہوگی؟" کیتھی براؤن نے بے تابی سے کہا "تم کہاں سے بات کر رہے ہو؟"

"ہم لوگ گوٹے مل پہنچ چکے ہیں اور بس تمہارے پاس آنے کے لئے روانہ ہونے ہی والے ہیں۔"

"تم یہیں گوٹے مل سے بات کر رہے ہو" کیتھی براؤن حیران رہ گئی "کیا تم ائرپورٹ سے بات کر رہے ہو؟"

"نہیں ہم لوگ ایک ہوٹل میں مقیم ہیں" میں نے کہا' مجھے معلوم تھا کہ ہوٹل میں قیام کی خبر سن کر کیتھی برہم ہو جائے گی اور وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔

"تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ آخر ہوٹل میں قیام کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" کیتھی کے لہجے سے شدید ناراضی جھلک رہی تھی "مجھے ہوٹل کا نام اور کمرے کا نمبر بتاؤ۔ میں خود تمہیں لینے آ رہی ہوں۔"

"تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیتھی! ہم آدھ گھنٹے کے اندر تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔"

"اگر اس سے مجھے تکلیف ہوتی تو تمہارے یہاں آنے سے اس تکلیف میں اور اضافہ ہو جائے گا' بہتر یہ ہے کہ تم یہاں نہ آؤ' وہیں ہوٹل میں ہی رہتے رہو۔"

"اوہو" میں نے ہنس کر کہا "تم بہت جلدی ناراض ہو جاتی ہو۔ خیر ہوٹل کا نام اور کمرے کا نمبر نوٹ کرو" میں نے اسے دونوں چیزوں سے آگاہ کر کے فون بند کر دیا۔

"تم خوش قسمت ہو علی کہ تمہیں ایسے جاں نثار دوست میسر ہیں" نکتیا نے کہا۔

"میری اس سے بھی بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ میں نے اپنی منزل کا سراغ پا لیا ہے ورنہ میں ایک گمراہ کن نظریے کے پیچھے ہی دوڑتا رہ جاتا اور مجھے کبھی منزل نہ ملتی۔"

کیتھی براؤن دس منٹ کے اندر اندر ہمارے کمرے تک پہنچ گئی۔ اس نے دروازے پر دستک دینے تک کی زحمت نہیں کی تھی اور دروانہ اندر گھستی چلی آئی تھی۔ اس کے اس قدر جلد یہاں پہنچنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ فون بند کرتے ہی ٹیرس محل سے نکل کھڑی ہوئی تھی۔ ویسے بھی ہوٹل سے ٹیرس محل زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی کیتھی اور نکتیا بغل گیر ہو گئیں۔ نکتیا نے اسی انداز میں گرمجوشی کا اظہار کیا تھا جس انداز میں تہذیب گرمجوشی ظاہر کیا کرتی تھی۔

"تم نے کمال کر دیا" نکتیا نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا "اتنی جلدی یہاں پہنچ گئیں۔"

"اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی" کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا "سیکیورٹی والے مجھے گوٹے مل کی سڑکوں پر تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔"

"تم پہلے کے مقابلے میں کچھ موٹی ہو گئی ہو" میں نے مزاحیہ انداز میں کہا "سنا ہے موٹے لوگوں میں قوت برداشت کی کمی ہوتی ہے۔"

"تم سے تو میں بہت اچھی طرح نمٹوں گی علی! برسوں بعد تمہاری صورت دیکھنے کو ملی ہے۔"

"اللہ خیر کرے" میں نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا "معلوم نہیں' اب میرے ساتھ کس قسم کا سلوک ہو۔"

"جنرل بھی تمہاری وجہ سے بہت پریشان تھے۔ اب ہم ساری کسر نکال لیں گے۔ چھ ماہ تک تمہیں کہیں نہیں جانے دیں گے۔"

"ارے نہیں" میں واقعی گھبرا گیا "ایسا غضب مت کرنا بہت سے کام ادھورے پڑے ہیں۔"

"یہ تو واقعی بہت لمبی سزا ہو جائے گی کیتھی" نکتیا نے کہا "میں تم سے سزا میں تخفیف کی درخواست کروں گی۔"

"مقدمہ بعد میں نمٹایا جائے گا' فی الحال تو سامان سمیٹو اور میرے ساتھ چلو۔"

کیتھی براؤن بغیر کسی حفاظتی دستے کے چلی آئی تھی۔ جس کار میں وہ آئی تھی اس کا تعلق ٹیرس محل سے تو تھا مگر اس پر نمبر پلیٹ پرائیویٹ تھی لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ گوٹے مل کی خاتون اول تھی اور لوگ اسے پہچانتے تھے۔ اگرچہ یہ ایک بڑا ہوٹل تھا لیکن اس کے باوجود لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ہوٹل کی انتظامیہ کو میرے اور جنرل ٹیرس کے تعلقات کا علم تھا لیکن انہیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ میری وجہ سے یہ صورت حال بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کمرے سے باہر نکلتے ہی ہم لوگوں کے ہجوم میں گھر گئے تھے۔ ہوٹل کی مختلف منزلوں سے لوگ اپنے ملک کی خاتون اول کی آمد کی اطلاع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاکر ہمارے کمرے کے سامنے راہداری میں جمع ہوگئے تھے اتنی جگہ بھی نہیں بچی تھی کہ ہم لفٹ تک ہی پہنچ سکتے۔

"تمہیں اس طرح یہاں نہیں آنا چاہئے تھا" میں نے جھنجلا کر کہا تھا۔ اس وقت کیتھی کے پاس جواب دینے کا موقع نہیں تھا اس لئے وہ خاموش ہوگئی تھی۔

ہوٹل کی انتظامیہ اس صورت حال پر بوکھلا گئی تھی بہرحال انہیں جلد ہی ہوش آگیا اور ان کی پوری سیکیورٹی فورس حرکت میں آگئی۔ یہ وہی سیکیورٹی فورس تھی جس کا چیف ڈیوڈ ریان تھا اور سب کے سب یہودی تھے۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کے جانی دشمن تھے مگر اس وقت کیتھی براؤن کی حفاظت کرنے کے لئے مجبور تھے۔

جنرل منیجر خود دوڑا چلا آیا تھا اور کیتھی براؤن کو رخصت کرنے کے لئے کار تک آیا تھا۔ بریف کیس میرے ہاتھ میں ہی تھا جبکہ میرے اور نکتیا کو سوٹ کیس پورٹر نے پہنچائے تھے۔

"اوہ! اس افراتفری میں حساب ہونے سے رہ گیا" کار میں بیٹھنے سے قبل ہی میں نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے جنرل منیجر سے کہا۔

"تم ہمارے مہمان ہو علی! ہوٹل کا بل ہم ادا کریں گے" کیتھی براؤن نے کہا۔

"آپ ہمیں شرمندہ کررہی ہیں یور ہائی نس!" جنرل منیجر نے کہا "یہ ہمارے ہوٹل کی خوش قسمتی ہے کہ مسٹر علی اور میڈم تہذیب نے قیام کے لئے ہمارے ہوٹل کا انتخاب کیا۔"

کیتھی براؤن نے کار اسٹارٹ کرکے آگے بڑھادی "تم کہہ رہے تھے مجھے اس طرح یہاں نہیں آنا چاہئے تھا" اس نے مجھ سے کہا "اگر میں اس طرح نہ آتی تو پھر اور کس طرح آتی؟ تم تو چھلاوہ بنے ہوئے ہو۔ اگر میں ذرا سا بھی وقت ضائع کرتی تو معلوم نہیں پھر کب تمہاری آواز سننے کو ملتی۔"

"ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا کیتھی! میں نے جب بھی وعدہ کیا تم لوگوں سے ملا ضرور۔"

"مثلاً تم نے عراق سے ہمیں فون کیا کہ گوٹے بل آنے والے ہو۔ پھر تم نے ائرپورٹ سے فون پر مجھ سے بات کی مگر یہ نہیں بتایا کہ تم کہاں سے بات کررہے ہو۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ تم ابھی تک عراق میں ہی ہو۔ تم نے تاثر ہی ایسا دیا تھا اور اس کے بعد اس طرح غائب ہوئے کہ ہزار کوششوں کے باوجود تمہارا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔"

میں ہنسنے لگا "ہاں، یہ ایک وعدہ خلافی تو مجھ سے ہوئی جو کچھ بھی ہوا وہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہمیشہ ہی ایسا ہوتا رہے گا۔"

"کیتھی ہم سے بہت زیادہ ناراض معلوم ہوتی ہیں" نکتیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جنرل ٹیرس تم لوگوں سے بہت خوش ہے۔ ان سے ملاقات ہونے پر تمہیں اس کا اندازہ ہوگا۔"

"ارے، تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ جنرل کہاں ہیں؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے پوچھا ہی کب تھا۔ جب تمہارا فون آیا اس وقت وہ محل میں موجود نہیں تھے۔ ممکن ہے اب واپس پہنچ چکے ہوں۔"

کیتھی کا اندازہ درست تھا۔ کار سے اترتے ہی جنرل نے ہمیں آلیا، شاید وہ کیتھی براؤن کا انتظار کررہا تھا۔

"تم کہاں غائب ہوگئے تھے میرے عزیز دوست!" جنرل مجھ سے لپٹ گیا "کم از کم فون پر ہی مطلع کردیا کرو کہ تم کہاں ہو اور کیا کررہے ہو۔"

"یہ دونوں ہی بے مروت ہوگئے ہیں" کیتھی نے شکایتی لہجے میں کہا "نہ علی نے فون کیا اور نہ ہی تہذیب نے ایسی کوئی زحمت کی۔"

"تم بھی شکایات کے دفتر کھول کر بیٹھ گئیں" جنرل ٹیرس بولا "ارے بھئی، یہ دونوں تھکے ہوئے ہوں گے پہلے ان کی کچھ خاطر تواضع تو کرلو، بعد میں شکوے شکایتیں بھی ہوتی رہیں گی۔"

"آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ میں ان لوگوں کو کہاں سے لے کر آرہی ہوں؟" کیتھی نے کہا اور جنرل چونک پڑا۔

"ائرپورٹ کے علاوہ اور کہاں سے لے کر آرہی ہوگی؟" جنرل نے حیرت سے کہا۔

"یہی تو بات ہے، یہ لوگ کل سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔"

"کیا کیتھی کا بیان درست ہے؟" جنرل نے مجھ سے کہا۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ مجھ سے کیتھی براؤن کے بیان کی تردید سننا چاہتا ہو۔

"ہاں، کیتھی درست کہہ رہی ہے جنرل!" میں نے دھیمی آواز میں کہا "مجھے اس کا افسوس ہے لیکن۔۔۔"

"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے علی!" جنرل نے ہاتھ اٹھا کر کہا "مجھے یقین ہے کہ کسی بہت بڑی مجبوری کے باعث تم ہوٹل میں ٹھہرے ہوگے۔ میں تمہاری طرف سے بدظن نہیں ہوسکتا، آؤ پہلے ناشتا کرلیں۔"

"دیکھا" میں نے فاتحانہ انداز میں کیتھی کی طرف دیکھا "دوست ایسے ہوتے ہیں۔"

"ہاں تمہاری دوستی تو صرف جنرل سے ہی ہے، میں تو تمہاری دشمن ہوں۔"

"نہیں یہ بات نہیں ہے" میں نے ہنس کر کہا "لیکن تم یقین کی اس منزل تک نہیں پہنچ سکیں جہاں تک جنرل کی رسائی ہوچکی ہے۔"

ہم ڈرائنگ روم تک پہنچے جہاں کھانے کی میز پر کھانے پینے کی بہت سی پرتکلف اشیا چنی ہوئی تھیں۔

"ہم تو ناشتا کرچکے ہیں جنرل!" نکتیا نے کہا "اب یہ اتنی بہت سی چیزیں کون کھائے گا۔"

"کیا تم بھول گئیں کہ جنرل کتنے خوش خوراک ہیں" میں نے کہا "یہ تو صرف ان کے لئے ہے۔ انہیں اگر معلوم ہوتا کہ ہم لوگ بھی آرہے ہیں تو مزید انتظامات کرتے۔"

"میں یہاں سے چلتے وقت کہہ کر گئی تھی کہ میرے کچھ دوست آرہے ہیں، ناشتا ساتھ ہی کریں گے" کیتھی نے جلدی سے کہا۔

"دیکھا" میں نے ایک قہقہہ لگایا "شوہر کو بچانے کی خاطر الزام فوراً اپنے سر لے لیا۔۔۔ بیوی ہو تو ایسی۔"

کیتھی جھینپ گئی "اس بار کچھ زیادہ ہی زبان طراری کا مظاہرہ کررہے ہو۔"

"کئی برسوں بعد ملاقات ہوئی ہے بھئی" جنرل نے کہا "اب تو علی سارے قرضے مع سود کے چکائیں گے اور ایک سال تک ہمارے مہمان رہیں گے۔"

میری بذلہ سنجی کافور ہوگئی "یہ تم نے کیا شروع کردیا؟" میں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"جو کچھ تم کررہے تھے یہ اس کا جواب ہے" جنرل نے کہا "چلو اب کھانا تو شروع کرو۔"

"میں تو مذاق کررہا تھا" میں نے بدستور بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"اینٹ کا جواب پتھر سے دینا چاہئے اور مذاق کا سنجیدگی سے ۔۔۔ تم مذاق کررہے تھے لہٰذا اس کا جواب سنجیدگی سے دینا ضروری تھا۔"

میں نے بے بسی سے کیتھی کی طرف دیکھا اور وہ ہنس پڑی "میں نے چھ مہینے کہا تھا تم اگر اس پر رضامند ہوجاتے تو کتنا اچھا ہوتا۔"

"ان باتوں کے لئے بہت وقت پڑا ہے" جنرل ٹیرس نے کہا "یہ بتاؤ کہ تم گوٹے بل ائرپورٹ تک آنے کے بعد پراسرار طریقے سے غائب کہاں ہوگئے تھے؟"

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہم گوٹے بل ائرپورٹ تک آئے تھے؟" میں نے کہا۔

"تم نے کیتھی کو گوٹے بل ائرپورٹ سے فون کیا تھا مگر یہ نہیں بتایا تھا کہ تم کہاں سے بات کررہے ہو۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ تم نے عراق سے کال کی ہے اور ابھی تک عراق میں ہی ہو لیکن اتفاق سے ٹروما کی کال آگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت تم نے فون کیا اسے وقت تو تمہیں گوٹے بل میں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے ٹروما سے اطلاع نہ دینے پر بازپرس کی تو اس نے بتایا کہ وہ تو کئی گھنٹے قبل میرے سیکریٹری کو اطلاع دے چکا تھا۔ بس وہیں سے مجھے کسی سازش کی بو محسوس ہوئی اور میں نے تفتیش کرنا شروع کی تو بڑی حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں۔ میرا سیکریٹری لاپتا تھا۔ وہ تمہاری آمد کی اطلاع پانے کے فوراً بعد ٹیرس محل سے نکل گیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک اس کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ سیکریٹری کا غائب ہونا تو پہلے ہی میرے لئے باعث تشویش بنا ہوا تھا پھر یہ اطلاع اور بھی تشویش ناک ثابت ہوئی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت لاپتا تھے۔ تمہارا فون حالات کو اور زیادہ پراسرار بنا رہا تھا۔ اس ضمن میں میں نے جو تحقیقات کرائیں ان کا لب لباب یہ ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت گوٹے بل ائرپورٹ پر اترے تھے اور وہاں تمہیں ریسیو کرنے کے لئے صدارتی محل کی خصوصی کار بھی اور میرا حفاظتی دستہ بھی موجود تھا۔ تمہاری شخصیت یہاں ایسی زیادہ اجنبی بھی نہیں ہے اور پھر کرنل شوالوے تو ائرپورٹ کے حکام ذاتی طور پر واقف ہیں۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ صدارتی مہمان کی آمد کے موقع پر وی آئی پی لاؤنج کی طرف جھانکنے کی بھی کوشش کرتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے آتے تو دیکھا مگر یہ نہیں بتاسکے تم وہاں سے رخصت کب ہوئے۔ میں نے کرنل شوالو کی خبر لی تو معلوم ہوا کہ وہ تو محل میں ہی موجود تھا۔ محل سے ہلا تک نہیں تھا۔ یہی حال محافظ دستے کا بھی تھا اور اس روز صدارتی محل کی کوئی گاڑی ائرپورٹ کی طرف گئی بھی نہیں تھی۔ یہ سب معلومات ایسی تھیں جنہوں نے مجھے چکرا کے رکھ دیا تھا۔ صاف نظر آرہا تھا کہ تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت اغوا کرلیا گیا ہے لیکن میں کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں کرسکا کہ تم کہاں چلے گئے۔ میں نے ملک سے باہر جانے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی کرادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی مگر کئی روز گزرنے کے باوجود نہ تمہارا سراغ ملا اور نہ تمہارے کسی ساتھی کا اور نہ ہی آج تک یہ معلوم ہو سکا کہ میرا سیکریٹری کہاں چلا گیا۔ اب تم آئے ہو تو یہ معما تو حل ہو جائے گا کہ تم پر کیا بیتی تھی؟"

میں نے ایک طویل سانس لے کر کیتھی کی طرف دیکھا جو سر جھکائے ناشتا کرنے میں مگن تھی۔ میرا ذہن بہت تیزی سے کوئی جھوٹ گھڑنے میں مصروف تھا۔ جنرل ٹیرس نے جو کچھ بیان کیا تھا اس کے بعد کوئی جھوٹ گھڑنا آسان نہیں تھا۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ میرے اور کیتھی کے پاسپورٹوں پر اس تاریخ میں گوٹے بل ائرپورٹ کی امیگریشن کی مہریں موجود تھیں جن کے مطابق ہم اسی روز یہاں سے واپس چلے گئے تھے جس روز یہاں پہنچے تھے اور اس کے بعد اب یہاں واپس پہنچے تھے۔ میرے پاس اس کے سوا کوئی اور صورت نہیں بچی تھی کہ فی الحال جنرل ٹیرس کو ٹال دوں۔ وہ ویسے بھی مجھ پر اندھا اعتماد کرتا تھا۔ جو کچھ میں کہہ دیتا وہ اس پر یقین کر لیتا۔

"تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ میں نے کیتھی کو ائرپورٹ سے فون کیا تھا؟" اچانک میں نے سوال کیا۔

"ٹیلی فون ایکس چینج کے ذریعے" جنرل ٹیرس نے سادگی سے کہا "اور مجھے اس پر حیرت ہے کہ کسی سازش کا شکار ہونے کے باوجود تم نے فون کیسے کر لیا اور اس فون سے تمہارا مقصد کیا تھا؟"

"وہ ایک خطرناک مجرم ہے جنرل! اس کی خطرناکی کا اندازہ اس بات سے کر لو کہ ٹیرس محل بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے تمہارے سیکریٹری کو پہلے ہی اغوا کر لیا گیا تھا اور اس کی جگہ اس نے اپنا کوئی آدمی یہاں پہنچا دیا تھا۔ اس اقدام سے اس کا واحد مقصد مجھے شکار کرنا تھا۔ جب اسے میری آمد کی اطلاع مل گئی تو اس کے بعد یہاں اس کا کام ختم ہو گیا اور اس نے رخت سفر باندھ لیا۔ ان لوگوں کا اصل نشانہ میں تھا۔ وہ جانتے تھے کہ کبھی نہ کبھی میں گوٹے بل ضرور آؤں گا اور اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے سے انتظامات کر رکھے تھے۔ اگر نہ کر رکھے ہوتے تو وقت کے وقت اتنے منظم طریقے سے مجھ پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہ ہو پاتے۔"

"سوال یہ ہے کہ ائرپورٹ پر اترنے کے بعد تم پر کیا گزری؟" جنرل نے بے چینی سے پوچھا۔

"کرنل شوالو ہمیں ریسیو کرنے کے لئے موجود تھا۔ ہم سب کو اس بات پر حیرت تھی کہ تم ہمیں ریسیو کرنے کیوں نہیں آئے۔ کرنل شوالو نے یہ کہہ کر ہمیں مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ تم کسی اہم کام میں مصروف ہو اور کیتھی کی طبیعت خراب ہے۔"

ظاہر ہے مجھے اس کی اس بات پر یقین نہیں آیا۔ میں نے اس سے بعض ایسی باتیں کیں جن کے جوابات اس نے غلط دیئے۔ مجھے یہ یقین تو ہو گیا کہ وہ کوئی غلط آدمی ہے مگر اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے قبل یہ اطمینان کرنا ضروری تھا کہ کہیں اس نے تم دونوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے' چنانچہ میں ایک بہانے سے وی آئی پی لاؤنج سے کھسک گیا اور میں نے پبلک فون بوتھ سے یہاں فون کیا اور کیتھی سے گفتگو کر کے مجھے یہ اطمینان ہو گیا کہ کم از کم تم لوگ تو محفوظ ہو۔"

"تم نے یہ کیوں نہیں بتایا تھا کہ تم کس صورت حال سے دوچار ہو؟" جنرل نے میری بات کاٹ کر کہا "اگر تم اشارہ بھی کر دیتے تو ہم ان لوگوں کو ہرگز نہ بخشتے۔"

"اس وقت مجھے اندازہ نہیں تھا کہ حالات کیا رخ اختیار کر لیں گے۔ میرا خیال تھا کہ میں ان لوگوں پر قابو پا لوں گا پھر اس کے بعد تمہیں زحمت دوں گا چنانچہ فون کرنے کے بعد جب میں واپس پہنچا تو میں نے کرنل شوالو کو قابو میں کر لیا اور اسے لے کر تمہاری طرف روانہ ہوا لیکن مجھے یہ خیال نہیں رہا تھا کہ اس کے اور بھی ساتھی ہماری تاک میں ہوں گے۔ آخر انہوں نے اس قدر منظم طریقے سے کام کیا تھا۔ راستے میں ایک جگہ انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ اگر وہ چاہتے تو ائرپورٹ پر بھی ایکشن لے سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ائرپورٹ پُر ہجوم جگہ ہوتی ہے جہاں کوئی بھی حرکت دوسروں کی نظر میں آئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ قصہ مختصر یہ کہ ہمیں اپنی جان بچانے کے لئے فرار ہونا پڑا۔ اس وقت جو جگہ مجھے محفوظ ترین محسوس ہوئی وہ ائرپورٹ تھی۔ ائرپورٹ کے سوا وہ لوگ ہر جگہ ہمیں تلاش کرتے چنانچہ ہم انہیں جل دے کر ائرپورٹ کی طرف نکل گئے اور میں نے بہتر یہی سمجھا کہ عراق واپس چلا جاؤں کیونکہ اس شخص کی جڑیں عراق میں ہی تھیں اور اس کی اس دیدہ دلیری کے بعد اس کی بیخ کنی کرنا ضروری ہو گیا تھا۔"

"کیا تمہارے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ تم فون پر ہمیں مطلع کر دیتے؟" جنرل ٹیرس نے پھر میری بات کاٹی۔

"وقت تو تھا مگر موقع نہیں تھا۔ ائرپورٹ پر اس کے گروہ کے بعض افراد موجود تھے۔ میں ان کی نظروں سے بچ کر نکل جانا چاہتا تھا تاکہ اسے عراق میں اس کی بے خبری میں چھاپ سکوں اور اپنی دانست میں میں ان لوگوں کی نظروں سے بچ کر نکل بھی گیا۔"

"یعنی ایک فلائٹ سے یہاں پہنچے اور اگلی فلائٹ سے واپس بھی نکل گئے؟" جنرل ٹیرس نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں" میں نے پھیکے سے انداز میں مسکرا کر کہا "یہی تو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔"

"کمال ہے" جنرل ٹیرس بڑبڑایا "اپنی دانست میں تو میں یہی سمجھ رہا تھا کہ میں نے بھرپور ناکہ بندی کرا دی ہے اور اب تم میرے آدمیوں کی نظروں میں آئے بغیر ملک سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس سے قبل ہی گوٹے بل سے واپس جا چکے ہو گے"......

میں نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبالی۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ پھر جب میں نے لائٹر سے سگریٹ جلائی تو کیتھی براؤن خاموش نہ رہ سکی۔

"یہ تم نے سگریٹ پینا کب سے شروع کر دی؟" کیتھی براؤن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کیوں؟" میں نے تیوریوں پر بل ڈالے "کیا میں سگریٹ نہیں پی سکتا؟"

"نن ـــ نہیں ' یہ بات نہیں ہے" کیتھی گڑبڑا گئی "دراصل تم سگریٹ کو بہت برا سمجھتے تھے نا اس لئے مجھے حیرت ہو رہی تھی۔"

"آدمی کے خیالات تبدیل بھی ہو سکتے ہیں" میں نے بے پروائی سے کہا۔ جنرل ٹیرس بھی اس تبدیلی پر حیران تھا مگر اس نے کچھ کہا نہیں "ہاں تو جنرل تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو کہ میں تمہارے تمام اقدامات سے قبل گوٹے بل سے نکل چکا تھا اور مجھے اس وقت حیرت کا سامنا کرنا پڑا جب بغداد ائرپورٹ پر پہنچتے ہی مجھے دوبارہ گھیر لیا گیا۔ اپنی دانست میں تو میں ان لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گیا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں یا میرا کوئی ساتھی ان لوگوں کی نظروں میں آ گیا تھا ورنہ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ اس کے گروہ کے آدمی ائرپورٹ پر پہلے سے موجود ہوتے۔ بہرحال میں اسے وہاں بھی جل دینے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس کے بعد آنکھ مچولی کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کا گروہ بہت منظم اور سائنٹفک تھا جس کا صفایا کرنے میں مجھے دانتوں پسینے آ گئے مگر کسی نہ کسی طرح میں اس کا قلع قمع کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا اور اس طرف سے فراغت پانے کے بعد میں نے سیدھا یہاں کا رخ کیا۔"

"میں یہ بات ہرگز نہیں مان سکتی کہ کئی مہینوں کے دوران تمہیں فون کرنے کا ایک بھی موقع نہیں ملا" کیتھی براؤن برا مان کر بولی "ایک فون کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔"

"موقع ملا تھا کیتھی!" میں نے سنجیدگی سے کہا "لیکن میں چونکہ ایک فون کال کا حشر دیکھ چکا تھا اس لئے میری ہمت نہیں ہوئی تھی۔"

کیتھی براؤن جھینپ گئی اور جنرل ٹیرس نے کہا "تم نے ٹھیک کیا علی! اس گروہ کا قلع قمع کرنے سے قبل تمہارا محتاط رہنا فطری بات تھی۔ اس کے لئے تمہیں الزام نہیں دیا جا سکتا۔"

"میں اور علی پہلے بھی کئی بار مشکلات سے دوچار ہوئے ہیں لیکن اس بار تو انتہا ہو گئی" کیتھی نے کہا "ہمیں یقین نہیں ہوتا تھا کہ اگلے روز کا سورج دیکھنے کو ملے گا بھی کہ نہیں۔"

"تم دونوں ہی بہت باصلاحیت ہو" جنرل نے کہا "مجھے فخر ہے کہ اتنے باصلاحیت لوگ مجھے اپنا دوست سمجھتے ہیں لیکن آدمی کو اپنے لئے فرصت کے کچھ لمحات بھی نکالنے چاہئیں۔"

"اب فرصت ہی تو ہے جنرل!" میں نے مسکرا کر کہا "اور فرصت کے لمحات گزارنے کے لئے ٹیرس محل سے زیادہ بہتر جگہ اور کون سی ہو سکتی ہے؟"

"کوئی فرصت ورصت نہیں ہے" کیتھی براؤن منہ بنا کر بولی "چند روز بعد پھر تمہیں کوئی کام یاد آ جائے گا۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہم جیسے لوگوں کو آرام کے چند روز مل جائیں تو ہم انہیں بھی غنیمت سمجھتے ہیں" میں نے کہا۔

"تمہاری خاطر میں اتنا کرسکتی ہوں کہ علی کو ایک ہفتے یہاں قیام کرنے کے لئے رضامند کرلوں" نکتیا بولی۔

"ایک ہفتہ تو یوں ہی گزر جائے گا" جنرل ٹیرس نے کہا "کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کوئٹے مل میں عرب مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کانفرنس کی منعقد ہو رہی ہے۔"

"نہیں" میں نے چونک کر کہا "مجھے اتنا موقع ہی نہیں ملا کہ اخبار پڑھ سکوں۔"

"ہاں میرے دوست! میں تمہارے مشن کی طرف سے غافل نہیں ہوں اور مجھ سے جس حد تک بھی ہوسکے گا تمہارے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔"

"مجھے بے حد خوشی ہوئی جنرل! لیکن اس کانفرنس کا ایجنڈا کیا ہے؟"

"بنیادی طور پر اس کا مقصد یہ ہے کہ اسرائیل کے خلاف کوئی مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس پر تمام ممالک سختی سے عمل کریں۔ اس سے قبل بھی ایسی کئی کوششیں ہوئی ہیں جو سب کی سب ناکام ہوگئیں۔ ایک بار عرب ممالک نے تیل کو بطور ہتھیار استعمال کیا تھا مگر بعض ممالک کے عدم تعاون کی وجہ سے وہ اقدام بھی غیر مؤثر ہوگیا تھا۔ اب شہزادہ صائم نے اتحاد کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس سلسلے میں کوششیں کی ہیں جن کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔"

"تب تو تمہاری مصروفیات بہت بڑھی ہوئی ہوں گی" میں نے کہا۔

"ہاں" جنرل ٹیرس بولا "اور اسی دوران کوئٹے مل سمندری طوفان کی زد میں بھی آگیا جس کے نتیجے میں ساحلی علاقوں میں خاصا جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ میری توجہ دو اطراف میں بٹ گئی تھی۔ امدادی کاموں کی نگرانی خود کرنا بھی میں اپنی ذمے داری سمجھتا ہوں لیکن اب تم آگئے ہو تو مجھے ڈھارس ہوئی ہے۔ تم میرے ساتھ ہوگے تو مجھے مفید مشورے بھی دے سکوگے۔"

"بلاشبہ ایسے مواقع پر میزبان ملک کی پوزیشن بڑی نازک ہوتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی ایک بھی مہمان کو کوئی گزند پہنچ جائے تو میزبان ملک کی بہت بدنامی ہوتی ہے۔"

"جنرل کی مدد کرکے ہمیں دلی خوشی ہوگی" نکتیا نے کہا "اس کام میں میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی علی! تاکہ ہم بہتر سے بہتر حفاظتی انتظامات کرسکیں۔"

"مجھے یقین ہے کہ ہمیں جنرل کو کوئی مشورہ دینے کی ضرورت نہیں پڑے گی اس لئے کہ جنرل نے اس کی کوئی گنجائش چھوڑی ہی نہیں ہوگی، تاہم حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔"

"ظاہر ہے علی! اس وقت مجھے بہت بڑی ذمے داری کا سامنا ہے اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ حفاظتی انتظامات میں کوئی کسر نہ رہنے پائے۔ میں نے یہاں تک اہتمام کیا ہے کہ حفاظتی انتظامات کی نوعیت کے بارے میں بھی چند افراد کو ہی علم ہے۔"

"اوہو" نکتیا کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے "یہ تم نے بہت اچھا کیا جنرل! دشمن حفاظتی انتظامات کی نوعیت سے واقف ہوئے بغیر ان کا توڑ نہیں کرسکتا۔"

"یہ بات تو یقینی ہے کہ ہمارے حفاظتی انتظامات ظاہر نہیں ہوسکتے۔ اس لئے کہ ان کی نوعیت کے بارے میں گنتی کے چند افراد ہی جانتے ہیں اور وہ سب کے سب انتہائی خاص افراد ہیں۔"

"کیا تم ہمیں بھی انتظامات سے آگاہ نہیں کروگے؟" نکتیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے صبری تھی جو مدمقابل کو مشکوک بھی کرسکتی تھی۔ اگر جنرل ٹیرس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً نکتیا کے اس انداز پر چونک پڑتا مگر جنرل ٹیرس خوش ہوا۔ خوشی کی وجہ یہ تھی کہ اس کے خیال میں ہم اس میں دلچسپی لے کر اس کی مدد پر آمادہ تھے۔

تمام وزرائے خارجہ اور ان کے ساتھ آنے والے وفود کے اراکین کی آمدورفت کے لئے فوجی ائرپورٹ استعمال ہوگا۔ انہیں اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے گا اور کانفرنس کا انعقاد نیشنل اسمبلی ہال میں ہوگا۔ حفاظتی انتظامات کے لئے پولیس پر انحصار نہیں کیا گیا ہے اور اصل کام فوج کے سپرد ہے۔ عام حالات میں فوج کو زحمت دینے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن چونکہ یہ کانفرنس بنیادی طور پر اسرائیل کے خلاف ہے اس لئے ہمیں خطرہ ہے کہ وہ اسے سبوتاژ کرنے کے لئے کسی حد تک بھی جاسکتے ہیں۔ یہی سوچ کر میں نے فوج کی مدد لی ہے۔ فرض کرو "کانفرنس کے ایک بھی مندوب کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو ممکن ہے کانفرنس کا انعقاد ہی خطرے میں پڑجائے اور یہ امر تو یقینی ہے کہ آئندہ اس قسم کی کوئی کانفرنس منعقد ہو ہی نہیں سکے گی۔"

"میں تمہاری بات کاٹ رہا ہوں جنرل! لیکن جہاں تک کانفرنس کے کسی مندوب کو نقصان پہنچنے کا تعلق ہے تو کیا صیہونی ایجنٹ کسی مندوب کو اس کے اپنے ملک میں نقصان

نہیں پہنچا سکتے؟"

"بالکل پہنچا سکتے ہیں لیکن اس سے ان کا مقصد تو حل نہیں ہوسکے گا۔ ایک وزیر خارجہ کی جگہ دوسرا وزیر خارجہ لے لے گا جبکہ یہاں اگر کسی کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ اسے یہ نقصان کانفرنس میں شرکت کرنے کی وجہ سے پہنچا ہے۔ اس تاثر کے نتیجے میں ہی آئندہ کے لئے خوف و ہراس پیدا ہوگا۔ کیا خیال ہے کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تمہارا تجزیہ بالکل درست ہے جنرل!" میں نے اثبات میں سر ہلایا "ہاں، تو تم حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتا رہے تھے؟"

"ہم نے حفاظتی انتظامات کی بنیاد یہ بنائی ہے کہ باہر کا کوئی آدمی ہمارے درمیان نہیں آسکتا" جنرل ٹیرس نے کہا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ تہذیب کے میک اپ میں نکتیا دراصل ریڈل کی ایجنٹ ہے "البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ ہمارے کسی آدمی کو توڑ لیں یا خرید لیں۔ چنانچہ اگر تخریب کاری کا کوئی امکان ہے تو اس طرف سے ہے اور ہمیں اس کا تدارک کرنا ہے۔"

جنرل ٹیرس بڑا حقیقت پسندانہ تجزیہ کررہا تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا دونوں خطرناک امکانات حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں۔

"اگر کوئی قابل اعتماد شخص تخریب کاری پر آمادہ ہوجائے تو اسے روکنا مشکل ثابت ہوتا ہے اور یہ بات طے ہے کہ تخریب کاری کے لئے آتشیں ہتھیار لازمی ہیں۔ ہم نے طے کیا ہے کہ اسمبلی کی عمارت کے اندر مسلح محافظ بھی داخل نہیں ہوں گے اور عمارت کے اندر داخل ہونے والے ہر شخص کی تلاشی لے جائے گی۔ چونکہ بعض ہتھیار ایسے خفیہ ہوتے ہیں جنہیں شناخت بھی نہیں کیا جاسکتا اس لئے آتشیں اسلحے کا سراغ لگانے والے آلات سے بھی کام لیا جائے گا۔"

"میں نے سنا ہے اب ایسی ایجادات بھی ہوگئی ہیں جو اسلحے کا سراغ لگانے والے آلات کی کارکردگی میں خلل ڈال دیتی ہیں" میں نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے" جنرل مسکرایا "اور تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اسمبلی ہال میں جگہ جگہ ہم نے وہ جدید ترین آلے نصب کرادیا ہے جو ڈسٹربنگ ڈیوائس کی نشان دہی کرنے کے لئے کوئٹے مل کے سائنس دانوں کی کاوش کا نتیجہ ہے۔"

میں نے اور نکتیا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

صاف ظاہر تھا کہ ایسے کسی آلے کی موجودگی میں ہماری کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔

"تم نے اس قدر مکمل انتظامات کئے ہیں جنرل ٹیرس کہ اس کے بعد کسی مشورے کی گنجائش ہی نہیں رہ جاتی" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے" نکتیا کو کہنا پڑا۔ اگر نہ کہتی تب بھی کچھ نہ ہوتا لیکن جب آدمی کے دل میں چور ہو تو وہ خواہ مخواہ خوف زدہ ہوجاتا ہے۔

"اب اس وقت تم دونوں میرے ساتھ چلو تاکہ میں تمہیں تمام انتظامات دکھا بھی دوں۔"

"تم بھی عجیب آدمی ہو" کیتھی براؤن نے کہا "اتنے عرصے بعد تو ان دونوں سے ملاقات ہوئی ہے اور تم انہیں فوراً ہی کام میں الجھانا چاہتے ہو۔"

"ہم جنرل کے کام نہیں آئیں گے تو اور کس کے کام آئیں گے کیتھی؟" میں نے کہا۔

"یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ جس کا ابھی ہونا ضروری ہو" کیتھی براؤن نے کہا "کانفرنس میں ابھی کئی روز باقی ہیں۔"

"چلو ٹھیک ہے' ان لوگوں کو پھر کسی وقت لے جاؤں گا' میرا جانا بہرحال ضروری ہے' کئی کام دیکھنے ہیں۔"

جنرل ٹیرس چلا گیا اور کیتھی براؤن ہمیں لے کر ٹیرس محل کے عظیم الشان ڈرائنگ روم میں آگئی۔

"ارے تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ بڈ کہاں ہے؟" کیتھی نے اچانک پوچھا۔

"وہ ابھی عراق میں ہی ہے" میں نے کہا "اور ابھی مزید کچھ عرصہ وہیں رہے گا۔"

کیتھی براؤن باتیں کرنے کے موڈ میں تھی جبکہ نکتیا مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ شاید اس کے اضطراب کا سبب یہ تھا کہ وہ جلد از جلد کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کا کوئی قابل عمل طریقہ تلاش کرلینا چاہتی تھی۔

کچھ دیر بعد کیتھی براؤن نے نکتیا کی عدم دلچسپی محسوس کرلی "اوہ معاف کرنا' میں نے تم لوگوں کو جنرل کے ساتھ جانے سے اس لئے روکا تھا کہ تمہیں آرام کرنے کا موقع مل جائے مگر میں خود ہی تم سے باتیں کرنے بیٹھ گئی۔ چلو تم لوگ جاکر آرام کرو' دوپہر کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔"

"کیسی باتیں کررہی ہو کیتھی!" میں نے کہا "تم سے باتیں کرکے تو تھکن دور ہوگی۔"

"میں دیکھ رہی ہوں کہ تہذیب پر تھکن غالب ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہارا کہنا ہے "تم تو آہنی اعصاب کے مالک ہو۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں تہذیب کو خواب گاہ تک چھوڑ کے واپس آرہا ہوں" میں نے ہنس کر کہا اور نکتیا کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم واپس آجاؤ گے تو میں بور ہو جاؤں گی" نکتیا نے کہا اور صوفے کی پشت سے گردن لگالی۔

"تہذیب بہت تھکی ہوئی ہے علی! تمہیں خیال کرنا چاہئے۔ چلو جاؤ" کیتھی نے مجھے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا "دوپہر کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔"

میں نے نکتیا کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور ہم دونوں اس خواب میں چلے آئے جو ٹیرس محل میں ہمارے لئے مخصوص تھی۔ میں بریف کیس اٹھانا نہیں بھولا تھا۔

"یہ کیا حماقت ہے" خواب گاہ میں پہنچتے ہی میں نے نکتیا کو ڈانٹا "تم نے کیتھی پر اپنی بے زاری کیوں ظاہر ہونے دی؟"

"اوہ' میں بہت بے چینی محسوس کررہی تھی علی! اس کم بخت جنرل ٹیرس نے تو ہر راہ مسدود کردی ہے۔ ہم شاید کچھ بھی نہ کرسکیں۔"

"یہ سوچنا تمہارا نہیں میرا کام ہے" میں نے سخت لہجے میں کہا "کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہاری جگہ تہذیب ہوتی تو کتنے والہانہ انداز میں کیتھی سے ملتی؟"

"ہیں ۔۔۔ میں جانتی ہوں" نکتیا نے بے بسی سے کہا "لیکن کیا کروں' منصوبہ ناکام ہونے کے تصور نے مجھے مضطرب کردیا تھا"

"تم اپنے ساتھ مجھے بھی مرواؤ گی" میں نے دانت پیس کر کہا "کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اگر کیتھی براؤن یا جنرل ٹیرس پر ہماری اصلیت ظاہر ہوگئی تو ٹیرس محل ہمارے لئے چوہے دان بن جائے گا؟"

"مجھے اندازہ ہے" نکتیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "آئندہ میں ان لوگوں کے سامنے نارمل رہنے کی کوشش کروں گی۔"

"تم نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ شاید موشے باورڈ نے تمہیں میرے ساتھ بھیج کر غلطی کی ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا۔

"کہہ تو دیا آئندہ محتاط رہوں گی" نکتیا اٹھلائی "اب کیوں ناراض ہورہے ہو؟"

"تمہاری نادانی پر میرا خون کھول رہا ہے" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "آخر موشے باورڈ نے کیا سوچ کر تمہاری تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے تھے؟"

"اوہو' تم تو بہت زیادہ ناراض ہوگئے" نکتیا نے ہنس کر کہا اور میرے نزدیک آکر میری گردن میں اپنی مرمریں باہیں حمائل کردیں۔

"ہمیں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے نکتیا!" میں نے اس کے نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا "خواہ شہزادہ صائم ہمارے ہاتھوں سے بچ کر ہی کیوں نہ نکل جائے لیکن ہماری شخصیتیں راز میں ہی رہنی چاہئیں۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو علی! میں پہلے ہی اپنی غلطی تسلیم کرچکی ہوں لیکن تمہاری ذہانت سے مجھے توقع ہے کہ تم کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکال لوگے۔"

"جنرل ٹیرس نے جو انتظامات کئے ہیں ان کے پیش نظر تو کوئی موثر منصوبہ بنانا ممکن نظر نہیں آتا۔ خود کو ظاہر کئے بغیر شہزادہ صائم کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا۔"

"تو کیا وزرائے خارجہ کی یہ کانفرنس کامیاب ہوجائے گی؟" نکتیا نے مجھ سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے" میں نے کہا۔ میرے لہجے میں بھی تشویش تھی۔

"اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد کالازمی مطلب عظیم تر اسرائیل کے قیام کی راہ میں رکاوٹ ہوگا" نکتیا نے کہا پھر اچانک چونک کر بولی "یہاں ڈکٹا فون تو پوشیدہ نہیں ہوں گے؟"

"ویسے تو تم لوگوں کی معلومات بڑی وسیع ہیں لیکن بعض اوقات تم بڑی کم علمی پر مبنی بات کرجاتی ہو۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو" نکتیا بڑبڑائی "جنرل اور کیتھی تمہارے جاں نثاروں میں سے ہیں' ان سے اس قسم کی توقع نہیں کی جاسکتی۔"

"اگر یہاں ڈکٹا فون پوشیدہ ہوتا تب بھی ہمارے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا اس لئے کہ میرے پاس بریف کیس کی شکل میں ڈسٹرینگ ڈیوائس موجود ہے۔"

"اوہ واقعی!" نکتیا نے چونک کر کہا "اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔"

"اب تو ہمیں اپنی توجہ کوئی ایسا منصوبہ بنانے پر مرکوز کرنی ہے جس پر عمل کرکے شہزادہ صائم کا کام تمام کیا جاسکے۔"

"اس کا کام تمام کرنا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے علی! اصل بات تو یہ ہے کہ اس پر کانفرنس ہال میں حملہ کیا جاتا ہے۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس معاملے میں کیوں نہ موشے باورڈ سے مشورہ کرلیا جائے۔"

"تمہارا خیال بالکل درست ہے علی! لیکن اس سے قبل ڈیوڈ ریان سے رابطہ قائم کرلو۔ ممکن ہے وہ کوئی مفید اور کام کی بات بتاسکے؟"

اس روز سہ پہر کے وقت ہم ڈیوڈ ریان کے پاس پہنچ گئے۔ کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس سے اجازت حاصل کرنا کارِ دارد تھا مگر میں نے کسی نہ کسی طرح اس سے ایک گھنٹے کی اجازت لے ہی لی تھی۔

"جی مسٹر علی!" ڈیوڈ ریان نے ہمیں اپنے آفس میں بٹھاتے ہوئے کہا "کسی مشکل کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا؟"

میں نے نکتیا کی طرف دیکھا اور اس نے میرا اشارہ پاکے گراموفون کے ریکارڈ کی طرح بولنا شروع کردیا۔ ڈیوڈ ریان حیرت سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"بڑی تشویش ناک باتیں بتارہی ہو' ایسی صورت حال میں بھلا میں کیا مشورہ دے سکتا ہوں۔"

"میرا خیال تو پہلے بھی یہی تھا کہ معاملہ براہِ راست موشے باورڈ کے گوش گزار کردیا جائے اور پھر ان سے اس سلسلے میں کوئی مشورہ طلب کیا جائے۔"

"بہت مناسب خیال ہے جناب!" ڈیوڈ ریان نے کہا "میرے ساتھ آیئے' میں موشے باورڈ سے آپ کی بات کرائے دیتا ہوں"

وہ مجھے اور نکتیا کو اپنے آفس سے ملحق عقبی کمرے میں لایا جہاں ایک طاقت ور ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ چند لمحوں کے اندر اندر ڈیوڈ ریان' رینڈل سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہوچکا تھا۔

"کیا بات ہے ڈیوڈ؟" دوسری طرف سے رینڈل کی سخت آواز سنائی دی "تم نے اس وقت مجھ سے کیوں رابطہ قائم کیا ہے؟"

"مسٹر علی آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں" ڈیوڈ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے' علی سے بات کراؤ" میرا نام سن کر رینڈل کی آواز اچانک ہی نرم پڑگئی تھی۔

"مجھے افسوس ہے موشے باورڈ کہ میرے پاس آپ کو سنانے کے لئے کوئی اچھی خبر نہیں ہے" میں نے کہا۔

"پرواہ مت کرو علی!" رینڈل کی آواز میں بے پناہ سکون تھا "میں بری سے بری خبر سننے کے لئے بھی تیار رہوں۔"

"جنرل ٹیرس نے اس قدر مکمل حفاظتی انتظامات کررکھے ہیں جو مجھے تو ناقابلِ شکست نظر آتے ہیں' نکتیا اور ڈیوڈ ریان کا بھی یہی خیال ہے۔ اب مجھے تمہارا مشورہ درکار ہے۔"

"کوئی بات نہیں علی!" رینڈل نے کہا "مجھے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات بتاؤ تبھی میں کوئی مشورہ دے سکوں گا۔"

"سب سے زیادہ تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس نے کانفرنس ہال میں ایسے آلات نصب کرادیئے ہیں جو ہتھیاروں کی نشان دہی کریں گے اور ایسے آلات بھی ہیں جو ڈسٹرینگ ڈیوائس کا سراغ بھی لگالیں گے۔"

"تمہاری پریشانی کی وجہ میری سمجھ میں آگئی علی!" رینڈل کی آواز آئی "لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ موقع پاکر تم ان آلات کو ہٹا ہی دو؟"

"اگر ایسا ممکن ہوتا تو تمہیں زحمت دینے کی کیا ضرورت تھی؟" میں نے کہا "میں خود ہی یہ کام نہ کرگزرتا۔"

"بہرحال یہ بات حیران کن ہے کہ جنرل ٹیرس کے پاس ایسے آلات کہاں سے آگئے۔ ایسے آلات تو ہمارے پاس بھی نہیں ہیں"

"اس کا کہنا ہے کہ یہ آلات اس نے خصوصی طور پر گوٹے بل کے سائنس دانوں سے فرمائش کرکے تیار کرائے ہیں۔"

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب گوٹے بل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔"

"وہ بعد میں سوچنا' اس وقت تو یہ مسئلہ اہم ہے کہ کیا اس صورت حال کا کوئی توڑ ہے؟"

"مجھے افسوس ہے علی! فوری طور پر تو ہمارے پاس کوئی توڑ نہیں ہے لیکن اس سلسلے میں کوششیں کی جاسکتی ہیں۔ اس کے لئے مجھے اپنے سائنس دانوں سے بات کرنی پڑے گی۔"

"جو کچھ بھی کرنا ہے جلدی کریں موشے باورڈ!" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "اگر اس کا کوئی توڑ جلد از جلد تیار ہوسکے تو اچھا ہے۔ اس لئے کہ مجھے بھی کام کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔"

"ٹھیک ہے علی! تم انتظار کرو' میں آدھے گھنٹے کے اندر تم سے رابطہ کرتا ہوں" رینڈل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کردیئے۔

"سچی بات تو یہ ہے مسٹر علی کہ گوٹے بل کے سائنس دانوں سے اتنی بڑی توقع نہیں کی جاسکتی" ڈیوڈ ریان نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جنرل ٹیرس نے آپ سے بلف کیا ہو؟"

"بچوں کی سی باتیں مت کرو ڈیوڈ" کمتا نے منہ بگاڑ کر کہا "کیا تمہیں گوٹے مل کی آب وہوا راس نہیں آئی۔ جنرل ٹیرس کو بھلا علی یار خان سے بلف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

ڈیوڈ جھینپ گیا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ روانی میں اس کے منہ سے ایک انتہائی غلط بات نکل گئی ہے۔

"میں آپ لوگوں کے لئے کافی منگاتا ہوں" اس نے اپنی جھینپ مٹانے کے لئے موضوع بدلنے کی کوشش کی اور پھر خود ہی اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔

"ڈیوڈ ریان کو میں ایک بہت ذہین آدمی کی حیثیت سے جانتی ہوں" کمتا نے کہا "لیکن تم نے سنا اس نے اس وقت کس قدر احمقانہ بات کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوٹے مل کی آب وہوا نے اس کی ذہانت کو زنگ لگا دیا ہے"

"یہ ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ بعض اوقات ذہین آدمی کے منہ سے بھی کوئی احمقانہ بات نکل سکتی ہے۔ اور پھر کیا ضروری ہے کہ وہ میرے اور جنرل ٹیرس کے تعلقات کی نوعیت سے بھی پوری طرح واقف ہو۔"

ڈیوڈ ایک بیرے کے ساتھ واپس آیا جو ہمارے سامنے کافی پاٹ اور پیالیاں رکھ کر واپس چلا گیا۔

"سنا تو یہی گیا ہے کہ جنرل ٹیرس اور مسٹر علی کے تعلقات مثالی نوعیت کے ہیں" ڈیوڈ ریان نے کافی بناتے ہوئے کہا "لیکن بعض اوقات جب آدمی کوئی بات چھپانا چاہتا ہے تو اپنے قریب ترین آدمی سے بھی چھپالیتا ہے"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو مسٹر ڈیوڈ!" کمتا کے کچھ کہنے سے قبل ہی میں بول پڑا "انسانی رویئے کے بارے میں کوئی بات بھی یقین سے نہیں کہی جاسکتی لیکن جنرل ٹیرس نے ہم سے غلط بیانی نہیں کی ہے۔"

کمتا خاموش رہی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ میں ڈیوڈ سے بحث میں نہیں الجھنا چاہتا۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ٹرانسیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ رینڈل نے رابطہ قائم کیا تھا۔

"کیمیکل بم استعمال کرنا ہوگا علی!" رینڈل کہہ رہا تھا "یہ مخصوص قسم کے کیمیکل بم ہیں جن کا خول پلاسٹک کا ہے اور تم انہیں ایک طرح سے ٹائم بم بھی کہہ سکتے ہو۔ اس لئے کہ ان میں ٹائمر بھی نصب ہوتا ہے۔ وقت معینہ پر ان کے اندر کیمیکل ری ایکشن شروع ہوجاتا ہے اور ان میں سے گیس خارج ہونے لگتی ہے۔ میں تمہارے لئے ایسے بم بنوادوں گا جو انتہائی مہلک گیس خارج کریں گے اور چند لمحوں کے اندر اندر کسی بھی جاندار کو ہلاک کرسکیں گے۔"

"تمہیں چاہئے تھا کہ پہلے ہی بم میرے حوالے کردیتے۔ مجھے خواہ مخواہ ذہنی کوفت اٹھانا پڑی" میں نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

رینڈل ہنسا "تم غلط سمجھ رہے ہو علی! اگر پہلے اس قسم کے بم ہمارے پاس ہوتے تو ہم ضرور تمہارے حوالے کردیتے لیکن یہ تو تازہ ترین نظریہ ہے جس پر کام شروع کردیا گیا ہے۔"

"جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کے بارے میں تم اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہو؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ ہمارے پاس بہترین دماغ موجود ہیں۔ جب میں نے ان کے سامنے موجودہ مسئلہ رکھا تو ان میں سے ایک نے یہ نظریہ پیش کیا اور دوسرے اس سے فوراً ہی متفق بھی ہوگئے۔ انہیں یقین ہے کہ اس میں ناکامی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے اس لئے کہ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے اور یہ بہت سادہ طریقے سے کام کرنے والا بم ہوگا جس سے کوئی دھماکا نہیں ہوگا۔ کوئی ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوگی' کسی کو پتا نہیں چلے گا اور نہایت خاموشی سے آدمی موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔"

"تو پھر یہ بم مجھے کب تک مل جائیں گے؟"

"زیادہ سے زیادہ کل شام تک" رینڈل نے کہا "کل شام کو اسی وقت تم ڈیوڈ سے بم حاصل کرسکتے ہو۔"

"ٹھیک ہے موشے ہاورڈ!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میری انتہائی کوشش ہوگی کہ میں اسے محفوظ طریقے سے کانفرس ہال میں چھپادوں۔"

"میں تمہاری کامیابی کے لئے دعاگو ہوں علی!" رینڈل نے کہا "تمہیں جب بھی ضرورت پڑے مجھے زحمت دے سکتے ہو۔"

"تہذیب اور بڈ کس حال میں ہیں موشے ہاورڈ!" میں نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"انہیں یہاں کوئی پریشانی نہیں ہے اور نہ ہوگی' اس مہم کے بعد تم ان سے ملاقات کرسکو گے۔"

"ان دونوں کے بغیر میں خود کو ادھورا محسوس کرتا ہوں۔ وہ میرے ساتھ ہوتے تو میں یہ کام بڑی آسانی سے کرسکتا تھا۔"

"تم خود سمجھ سکتے ہو علی کہ ہم اپنا راز افشا کرکے خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

"میں نہیں سمجھتا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی میری مرضی کے خلاف کوئی حرکت کرسکتا ہے۔"

"یہ بات تم زیادہ سے زیادہ بڈ کے بارے میں کہہ سکتے ہو۔ تہذیب کی طرف سے ہروقت خطرہ لگا رہے گا اور اگر میں نے بڈ کو بھیج دیا تو تہذیب اکیلی رہ جائے گی۔"

"نہیں موشے ہاورڈ!" میں نے تیزی سے کہا "بڈ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کیا ایسی کوئی صورت نہیں ہوسکتی کہ ان دونوں کی طرف سے خطرہ ٹل جائے۔"

"تم اس مہم سے فارغ ہوجاؤ پھر ہم اس مسئلے پر گفتگو کریں گے" رینڈل نے کہا اور سلسلہ منقطع کردیا۔

"کیا تمہارے آدمیوں میں کوئی ایسا شخص نہیں مل سکتا جو بڈ کا متبادل ثابت ہوسکے" میں نے ڈیوڈ سے کہا۔

"میں نے تو پوری لسٹ آپ کے حوالے کردی تھی مسٹر علی! اور میرے خیال میں ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے۔"

"کچھ ایسے لوگ بھی تو ہوں گے جو گوٹے مل کے مختلف علاقوں میں سرگرم عمل ہوں گے۔"

"نہیں مسٹر علی! فی الوقت ہم نے مکمل طور پر خاموشی اختیار کرلی ہے۔ وزرائے خارجہ کانفرنس کے انعقاد کے بعد ہم دوبارہ سرگرم عمل ہوں گے۔"

"خیر میں دیکھوں گا کہ کیا کرسکتا ہوں" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ڈیوڈ ریان بھی ہمارے ساتھ ہی اٹھا "چلئے میں آپ کو نیچے تک چھوڑ آؤں۔"

"ہمارے ساتھ تمہارا زیادہ منظرعام پر آنا ٹھیک نہیں ہے" کمتا نے کہا۔

"آپ لوگ اسٹیٹ کے مہمان ہیں' ہمارے ہوٹل میں قیام کرچکے ہیں۔ اگر میں آپ کو کار تک چھوڑنے نہ جاؤں تو ہوٹل کی انتظامیہ میرے خلاف کارروائی بھی کرسکتی ہے۔"

"ڈیوڈ ٹھیک کہہ رہا ہے کمتا! اسے اپنی ذمے داریاں پوری کرنے دو۔"

ڈیوڈ ہمیں پارکنگ تک چھوڑنے آیا۔ وہ بہت الرٹ نظر آرہا تھا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے ہمارا باڈی گارڈ ہو۔

"تم بہت فرض شناس ملازم ہو ڈیوڈ!" میں نے کار اسٹارٹ کرتے وقت مسکرا کر کہا "مجھے امید ہے کہ تم بہت ترقی کروگے۔"

ڈیوڈ جواب میں بڑے ادب سے جھکا اور مسکرا کر بولا "کل شام کو اسی وقت ملاقات ہوگی جناب!"

میں نے کار اسٹارٹ کرکے آگے بڑھادی۔ شام کے پانچ بج چکے تھے مگر گوٹے مل کے موسم میں ابھی تک افریقہ کے آگ برساتے ہوئے سورج کی تمازت موجود تھی۔ ایئرکنڈیشنڈ کار کی اگلی نشست پر کمتا میرے برابر بیٹھی تھی۔

"گزشتہ کئی روز سے میں ایک ہی بات سوچ رہی ہوں علی" اچانک کمتا نے کہا "اور وہ یہ کہ اگر تم ان راہوں پر نہ آئے ہوتے تو بہت بڑے آدمی ہوتے۔"

"اوہو" میں نے بڑی حیرت سے کہا "کیا اب تم مجھے چھوٹا آدمی سمجھتی ہو؟"

"میرا مطلب تھا کہ تم بہت کامیاب آدمی ہوتے' بے انتہا دولت مند۔"

"دولت مند تو میں اب بھی ہوں کمتا! مجھے تمہاری محبت کی دولت میسر ہے میں خود کو بہت خوش قسمت تصور کرتا ہوں۔"

"خوش قسمت تو تم ہو" کمتا نے ایک سرد آہ بھر کر کہا "لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں تمہاری طرف مائل ہوں۔"

"میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں" میں نے ہنس کر کہا "تم میری خوش قسمتی کی وجہ سے میری طرف مائل ہو۔"

"کیا یہ ضروری تھا کہ تم اتنی پرخطر زندگی کی طرف آتے؟" کمتا نے افسردگی سے کہا "اور کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم اب بھی پرسکون زندگی کی طرف لوٹ جاؤ۔"

"سکون تو اسی وقت میسر آتا ہے کمتا جب آدمی کسی نظریئے کے لئے کام کرے۔ بے مقصد زندگی بھی کوئی زندگی ہوتی ہے؟"

"کون جانے علی کہ آدمی جس نظریئے کے لئے کام کررہا ہے وہ صحیح بھی ہے کہ نہیں۔"

"جو شخص اتنی قوت تجزیہ سے بھی محروم ہو اسے زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔"

"تم اپنی ہی مثال لے لو' کل تک تم جس نظریئے کے حامی تھے آج اس کے برعکس نظریئے کے لئے سرگرم عمل ہو۔"

"غلطی ہوسکتی ہے کمتا! کسی سے بھی ہوسکتی ہے لیکن جب کسی کو اپنی غلطی کا علم ہوجائے تو اس کا ازالہ بھی ضروری ہوجاتا ہے۔ دنیا میں اربوں افراد بغیر کسی نظریئے کے زندگی بسر کررہے ہیں۔ ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ بس پیدا ہو گئے اس لئے جی رہے ہیں۔ ایسی زندگی کا کیا فائدہ جو آدمی اس لئے گزارے کہ بس مجھے زندگی گزارنی ہے۔"

"ابھی تمہاری عمر بھی زیادہ نہیں ہے علی! میری بات مانو اور بقیہ زندگی سکون سے گزار دو۔"

"اچھا" میں نے مشفقانہ انداز میں کہا "اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

نکتیا نے ایک ٹھنڈی سانس لی "میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم جوابی کارروائی کرو۔ میرا تمہارا کیا مقابلہ۔۔۔ تم اپنی مرضی کے مالک ہو' کسی کے پابند نہیں ہو' تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو کام کرو چاہو تو نہ کرو۔"

میں نے کار کا رخ تبدیل کر دیا۔ گفتگو بہت اہم موڑ پر آگئی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ ابھی یہ گفتگو جاری رہے۔ نکتیا جس موڈ میں تھی' معلوم نہیں دوبارہ اس موڈ میں آتی یا نہ آتی۔ کار ٹیرس محل سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

"میں ایک الجھن میں مبتلا ہوں نکتیا! کیا تم وہ الجھن دور کرنے میں میری مدد کرو گی؟"

"ہاں' کہو کیا بات ہے" نکتیا نے چونک کر کہا "اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور تمہاری مدد کروں گی۔"

"طوفانی رات جو شخص میرے کاٹیج میں گھسا تھا اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ جب جزیرہ اس قدر محفوظ ہے تو۔۔۔"

"میں خود بھی اس بارے میں غور کرتی رہی ہوں" نکتیا نے کہا "لیکن میری سمجھ میں بھی کچھ نہیں آیا' موشے ہاورڈ کا رویہ بھی اس معاملے میں غیر معمولی ہے۔"

"تم نے اس شخص کی تصویر دیکھی تھی۔۔۔ کیا تم اسے پہچانتی ہو؟" میں نے کہا۔

نکتیا نے نفی میں سر ہلا دیا "نہیں' اس شخص کو میں نے کبھی نہیں دیکھا' حالاں کہ میں اس جزیرے پر کام کرنے والے ہر شخص کو پہچانتی ہوں۔"

"اس نے کہا تھا کہ موشے ہاورڈ لوگوں سے جبراً کام کرا رہا ہے۔ موشے ہاورڈ نے اس بات کی تردید کر دی تھی اور تم نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا لیکن اس وقت تمہاری گفتگو سے یہی تاثر ملتا ہے جیسے تم بھی جبراً اس کے لئے کام کر رہی ہو۔"

"تم تو مجھے مروا دو گے علی!" نکتیا نے بوکھلا کر کہا "میں نے یہ کب کہا ہے کہ مجھ سے میری مرضی کے خلاف کام لیا جا رہا ہے۔"

"تم نے جو باتیں کی ہیں ان سے اس کے علاوہ کوئی اور تاثر لیا ہی نہیں جا سکتا۔"

"دنیا کا ہر یہودی عظیم تر اسرائیل کے لئے اپنی بساط بھر کام کرنے کے لئے مجبور ہے علی" نکتیا نے کہا "یہ ایک قسم کی اخلاقی پابندی ہے جو ہم نے خود اپنے اوپر عائد کر رکھی ہے۔ دولت مند لوگ عملاً حصہ نہیں لیتے تو مالی امداد کرتے رہتے ہیں۔ کیا تم یقین کرو گے کہ ان کی دولت کا نصف سے بھی زائد اس مد میں صرف ہو جاتا ہے اور جو دولت مند نہیں ہیں وہ اپنی صلاحیتیں اس مشن کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ اس کے عوض معقول معاوضہ بھی مل جاتا ہے اور کسی حادثے کی صورت میں ورثا کو بے سہارا بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ تو یہ مجبوری ہماری ذاتی مجبوری ہے۔ کسی اور کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔"

"حیرت ہے! پھر اس شخص کو ایسا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی جس کا کوئی سر پیر بھی نہیں ہے" میں بڑبڑایا۔

"تم کیوں اس الجھن میں گرفتار ہوتے ہو' تم تو وہاں سے صحیح سلامت نکل آئے اور اب تمہیں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔"

"کیسی باتیں کر رہی ہو نکتیا! ایک شخص جانتا ہے کہ مجھ پر شخصیت کی تبدیلی کا عمل کیا گیا ہے اور اب میں اسرائیل کی حمایت میں کام کر رہا ہوں اور وہ شخص جو اس راز سے واقف ہے وہ آزاد گھوم رہا ہے تو کیا میں سکون کی نیند سو سکتا ہوں۔ میرے سر پر تو تلوار لٹک رہی ہے۔ معلوم نہیں وہ شخص کب یہ راز افشا کر دے۔ مجھے بتاؤ اگر ایسا ہو گیا تو میری کیا پوزیشن ہو گی؟"

"تمہارے خدشات بجا ہیں مگر یہ معاملہ اتنا پراسرار ہے کہ کسی صورت حلق سے نہیں اترتا۔ آخر وہ شخص کون تھا' اس طوفانی رات میں تمہارے کاٹیج تک اس کی رسائی کیسے ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے تم پر کئے گئے عمل کے بارے میں کس طرح علم ہوا جبکہ یہ بات عام بھی نہیں ہے۔"

"اس نے تو اس سے بھی آگے بڑھ کر بات کی تھی اور وہ یہ تھی کہ شخصیت کی تبدیلی کا عمل مجھ پر کارگر نہیں ہو سکا ہے اور یہ بات موشے ہاورڈ کے تحت کام کرنے والے بعض افراد کے علم میں بھی ہے۔"

"اس کی تمام باتیں جھوٹ تھیں۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو سب سے پہلے میرے علم میں آتی۔ بل فاننگ کے مقابلے کے بعد تمہارے جو چیک اپ ہوئے تھے اس میں یہ چیز بھی چیک کی گئی تھی۔"

میں چونک پڑا "اوہو' لیکن اس وقت تو مجھے یہ بات نہیں بتائی گئی تھی۔"

"تم کسی سے اس بات کا تذکرہ مت کرنا" نکتیا کے لہجے میں خوف تھا "میرے منہ سے یہ بات غلطی سے نکل گئی ورنہ موشے ہاورڈ نے ہمیں یہ بات ظاہر کرنے سے منع کر دیا تھا۔"

"میں ایسی کوئی بات ظاہر نہیں کر سکتا نکتیا جس سے تمہیں نقصان پہنچنے کا ذرا سا بھی احتمال ہو۔"

"میں تمہاری شکر گزار ہوں علی کہ تم مجھے اتنی اہمیت دیتے ہو" نکتیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں تمہیں اہمیت دیتا نہیں ہوں نکتیا بلکہ تمہاری اہمیت ہے اور میں تمہارے معاملے میں خود کو بالکل بے بس محسوس کرتا ہوں۔"

ہم اس وقت گوٹے مل کی ایک بڑی شاہراہ سے گزر رہے تھے۔ میں سوچ رہا تھا کہ اب گاڑی واپس موڑ لینی چاہئے۔ کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اگر ہم پرائیویٹ نمبر پلیٹ والی کار میں سوار نہ ہوتے تو اتنی آزادی سے سفر نہیں کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود ہم لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے تھے۔ گوٹے مل میں اتنی شاندار کاریں شاذ و نادر ہی تھیں۔

اور پھر وہ قیمتی کار تباہ ہو گئی۔ اسی شاہراہ کے ایک سگنل سے گزرتے وقت مخالف سمت سے آنے والی ایک تیز رفتار کار سگنل توڑتی ہوئی آئی اور عین چوراہے کے وسط میں وہ کار پوری قوت سے میری کار کے اگلے حصے سے ٹکرائی۔ میں نے فل بریک لگا کر اس تصادم سے بچنے کی کوشش کی تھی وہ بس اسی حد تک کامیاب ہو سکی کہ نکتیا بچ گئی۔ میں نے بریک نہ لگائے ہوتے تو کار کے اگلے حصے کے بجائے وہ حصہ زد میں آتا جہاں نکتیا بیٹھی تھی اور ٹکر جتنی شدت سے ہوئی تھی اس کے پیش نظر نکتیا کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔

تصادم کے نتیجے میں ایک زوردار دھماکا ہوا اور چاروں طرف کاروں کے بریک چرچرانے کی صدائیں گونجنے لگیں۔ فل بریک لگنے سے کار کو جو دھچکا لگا تھا اس کے نتیجے میں نکتیا کا سر بڑے زور سے ونڈ اسکرین سے ٹکرایا تھا اور اس کے فوراً بعد جو تصادم ہوا اس سے میری کار چوک کے وسط میں واقع ٹریفک سگنل کے چبوترے سے ٹکرائی اور نکتیا اچھل کر میری گود میں آ پڑی جبکہ دوسری کار کسی کھلونے کی مانند قلابازیاں کھانے لگی تھی۔ مخالف سمت فٹ پاتھ پر چڑھنے سے قبل کئی گاڑیاں اور ایک موٹر سائیکل بھی اس کی زد میں آگئی تھی۔

چاروں طرف سے راہ گیر دوڑ پڑے تھے۔ ٹریفک بالکل جام ہو کر رہ گیا تھا۔ مجھے تو خیر معمولی سے دھچکے لگے تھے البتہ نکتیا کے ذرا زیادہ چوٹیں آگئی تھیں اور وہ بے ہوش بھی ہو گئی تھی۔ میں نے اسے اپنے اوپر سے ہٹایا اور احتیاط سے سیٹ پر لٹا دیا۔ اسی اثنا میں ٹریفک کانسٹیبل کار کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔

"آپ کی ساتھی زخمی ہو گئی ہیں جناب!" اس نے کار کے اندر جھانکتے ہوئے کہا "ایمبولینس کے لئے فون کر دیا گیا ہے جناب اور ایمبولینس کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والی ہو گی' آپ کے تو زیادہ چوٹیں نہیں آئیں؟"

"نہیں" میں نے دروازہ کھول کر کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا "دوسری کار کے ڈرائیور کا کیا بنا؟"

"بہت بری طرح سے زخمی ہوا ہے جناب! اسے کسی طرح سے کھینچ کھانچ کر کار سے باہر تو نکال لیا گیا ہے مگر شاید ہی بچ سکے۔"

کانسٹیبل کا جملہ ختم ہونے سے قبل ہی ایمبولینس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے ایمبولینس کو متاثرہ مقام تک پہنچنے میں کسی قدر دشواری پیش آئی تھی۔ پھر دونوں زخمیوں یعنی دوسری کار کے ڈرائیور اور نکتیا کو بڑی تیزی سے ایمبولینس میں منتقل کر دیا گیا۔ میں بھی جھپٹ کر ایمبولینس کے عقبی حصے میں گھس گیا تھا۔ دوسری کار کا ڈرائیور واقعی بہت بری طرح زخمی ہوا تھا۔ اس کی سانسیں بھی ٹوٹ رہی تھیں۔ ایمبولینس کے عقبی حصے میں موجود ڈاکٹر نے زخمی ڈرائیور کے پلازما کی ڈرپ لگا دی تھی اور ایک انجکشن بھی دیا تھا پھر وہ نکتیا کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"اس کی حالت تشویش ناک نہیں ہے" میں نے کہا "بس اسے معمولی سی' مرہم پٹی کی ضرورت ہے۔"

"مجھے اپنا فرض پورا کرنے دیجئے" ڈاکٹر نے بڑی بے رخی سے کہا اور نکتیا کا معائنہ کرنے لگا۔

"یہ صدمے سے بے ہوش ہو گئی ہیں" ڈاکٹر نے سر اٹھاتے ہوئے کہا "سر کی چوٹ معمولی نوعیت کی ہے' انہیں اسپتال میں رکنا نہیں پڑے گا۔"

میں نے دوسری کار کے ڈرائیور کو غور سے دیکھا جو اسٹریچر پر پڑا تھا۔ اس کی عمر بمشکل اٹھائیس برس رہی ہو گی۔ معلوم نہیں وہ اتنی تیز رفتاری سے کیوں ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ ایمبولینس سرکاری اسپتال کی تھی جو سیدھی شعبہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حادثات کے باہر جاکر رکی اور مستعد وارڈ بوائے دونوں زخمیوں کو بڑی پھرتی سے اسٹریچروں پر ڈال کر شعبہ حادثات میں لے گئے۔ کمبا کو جلد ہی ہوش آگیا تھا۔ اس کے سر پر معمولی سی بینڈیج کی گئی تھی جبکہ دوسری کار کے ڈرائیور کو طبی امداد دینے کا عمل اب تک جاری تھا۔

ڈاکٹروں نے کمبا کو چونکہ جانے کی اجازت دے دی تھی اس لئے ہم دونوں شعبہ حادثات سے باہر نکل آئے ابھی ہم اسپتال کی راہداری میں ہی تھے کہ عقب سے کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ذرا ایک منٹ بات سنئے گا جناب!" میں نے ایک نرم آواز سنی مگر میں بڑے جارحانہ انداز میں پلٹا۔ چھو کر متوجہ کرنے کا عمل انتہائی غیر اخلاقی ہوتا ہے۔

"کیا بات ہے؟" میں نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔ میرا مخاطب درمیانہ قد کا مالک ایک سیاہ فام نوجوان تھا۔

"حادثہ آپ ہی کی کار کو پیش آیا تھا جناب؟" اس نے بڑے شائستہ لہجے میں کہا، سوال اس نے مجھ سے کیا تھا مگر اس کی نظریں کمبا کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

"ہاں" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا "مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"کیا آپ دونوں حضرات ذرا دیر کے لئے میرے ساتھ چلنے کی زحمت کریں گے؟"

"نہیں" میں نے صفائی سے کہا اور کمبا کا ہاتھ پکڑ کر اسے چلنے کا اشارہ کیا۔

"مجھ سے عدم تعاون کا مظاہرہ کر کے آپ اپنی مشکلات میں اضافہ کریں گے، بہتر یہ ہے کہ میرے ساتھ چلے چلیں۔"

"جب تک تم یہ نہیں بتاؤ گے کہ تم کون ہو، میں تم سے کسی قسم کا تعاون نہیں کر سکوں گا۔"

اس نے جیب میں سے اپنا پرس نکالا اور اسے کھول کر میری طرف بڑھا دیا جہاں اس کا شناختی کارڈ نظر آرہا تھا۔ اس کا تعلق سی آئی ڈی سے تھا۔

"اوہ!" میں نے مسکرا کر کہا "چلو کہاں چلنا ہے، میں تم سے ہر طرح تعاون کروں گا۔"

وہ مجھے اسپتال میں ہی واقع ایک چھوٹے سے کمرے میں لایا۔ کمرے میں رکھے ہوئے ساز و سامان سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ رپورٹنگ سینٹر ہے۔

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو آپ دونوں مقامی باشندے نہیں ہیں" اس نے ہمیں کرسیوں پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے سارجنٹ!" میں نے مسکرا کر کہا "ہم مقامی باشندے نہیں ہیں۔"

"پاسپورٹ دکھائیے" اس نے میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پاسپورٹ!" میں نے حیرت سے کہا "وہ تو اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں ہیں۔"

"کیوں نہیں ہیں؟" اس نے خشک لہجے میں کہا "کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ غیر ملکیوں کا بغیر پاسپورٹ گھومنا جرم ہے؟"

"نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "مجھے تو یہ بات معلوم نہیں ہے۔"

"آپ کے خلاف مقدمہ درج ہوگا۔ آپ لوگ قانون شکنی کے مرتکب ہوئے ہیں" اس نے ایک رجسٹر کھولتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے" کمبا نے غصیلے لہجے میں کہا "میں زخمی ہوں، مجھ سے ہمدردی کرنے کے بجائے تم ہمیں ہراساں کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"کوشش نہیں کر رہا ہوں خاتون! بلکہ مجھے آپ پر غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا بھی شبہ ہے، جائے وقوعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے سگنل توڑا تھا جس سے یہ حادثہ رونما ہوا ہے۔"

"اگر ہم نے سگنل توڑا تھا تو ڈیوٹی پر موجود کانسٹیبل نے ہمیں کیوں چھوڑ دیا؟"

"اس نے آپ لوگوں کو کب چھوڑا۔ آپ لوگ تو وہاں سے فرار ہوگئے تھے۔ آپ کے خلاف رپورٹ درج کرائی جا چکی ہے"

میں بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا "کیا تمہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ اگر تم ہمارے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرو گے تو ہمارے ملک کا سفارت خانہ خاموش نہیں رہے گا۔"

"وہ بعد کی بات ہے" اس نے بے پروائی سے کہا "فی الحال تو تمہیں لاک اپ میں ڈال دیا جائے گا۔ اخبارات میں تمہاری تصویریں چھپیں گی تو پتا چلے گا۔"

میرا خون کھولنے لگا تھا جبکہ کمبا غصے میں آپے سے باہر ہو گئی تھی۔

"تم انہیں بتاتے کیوں نہیں کہ ہم کون ہیں؟" اس نے بڑے غصیلے لہجے میں مجھ سے کہا۔

میں نے اس سے پرسکون رہنے کو کہا اور سارجنٹ سے بولا "دیکھو ہم شریف لوگ ہیں، ہمیں لاک اپ میں مت ڈالنا۔"

میری بات سن کر وہ فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔ انداز ایسا تھا جیسے اس نے کوئی بڑا معرکہ جیت لیا ہو۔

"تم تین عدد قانون شکنیوں کے مرتکب ہوئے ہو۔ تمہارے خلاف پرچہ ضرور کٹے گا۔"

"مجھے اجازت دو کہ میں اپنے سفارت خانے کو مطلع کر دوں" میں نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"خبردار" اس نے میز پر سے رول اٹھاتے ہوئے کہا "یہاں کی کسی بھی چیز کو بلا اجازت ہاتھ مت لگانا۔"

میں نے ہاتھ پیچھے ہٹالیا "میں سمجھ نہیں سکا کہ تم آخر چاہتے کیا ہو؟" میں نے بے بسی سے کہا۔

"میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے پر تمہیں سزا دلوائی جائے۔"

"ہم لوگ مجرم نہیں ہیں سارجنٹ! مجرم پہلے اپنا تحفظ کرتے ہیں پھر کوئی قدم اٹھاتے ہیں "کیا اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی؟"

اس نے سر کو منفی جنبش دی "یہ فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے کہ تم مجرم ہو یا بے قصور۔۔۔ میں تو تمہارے خلاف رپورٹ درج کر رہا ہوں" اپنے نام بتاؤ۔"

"سنو" میں نے سرگوشیانہ انداز میں کہا "کیا بچت کی کوئی صورت نہیں ہے۔"

"سوچ سمجھ کر گفتگو کرو مسٹر!" اس نے بڑے جلال سے کہا "اگر تمہارے منہ سے کوئی غیر ذمے دارانہ بات نکلی تو ایک اور چارج لگ جائے گا۔"

"اگر واقعی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر رپورٹ ہی درج کر لو" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "میں تو چاہ رہا تھا کہ ایسی صورت نکل آئے جس میں ہم دونوں کا فائدہ ہو جائے۔"

"دونوں کا فائدہ" اس نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "بتاؤ تمہارے ذہن میں کیا صورت ہے۔"

"دیکھو یہ تو تم جانتے ہو کہ ہم مجرم نہیں ہیں۔ ہم صرف بے جا زحمتوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اگر تم ہم سے کوئی سودا کر لو۔۔۔"

"میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا" اس کا لہجہ اچانک سخت ہو گیا "تم نہیں مانے، اب مجھے رشوت کی پیش کش کر کے آخر کار تم نے خود کو مشکل میں پھنسا لیا۔"

"تمہاری مرضی، جتنے چاہو مقدمات بنا ڈالو لیکن ہمارے خلاف مقدمات بنا کے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔"

وہ مجھ سے رشوت لینے کے چکر میں بھی تھا مگر اس کا حوصلہ بھی نہیں ہو رہا تھا لیکن جب میں نے ذرا سی بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو اسے اپنا نقصان ہوتا نظر آیا اور اس نے کہا "دیکھو تم دونوں غیر ملکی ہو، ہم لوگ غیر ملکیوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرتے ہیں۔ تمہارے خلاف بہت سنگین الزامات ہیں، اگر ایک بار رپورٹ درج کر دی گئی تو تم ملک سے باہر بھی نہیں نکل سکو گے۔"

"اگر تم کوئی صورت نکال لو تو میں تمہارا شکر گزار ہوں گا" میں نے بڑی لجاجت سے کہا۔

"ہوں" اس نے بال پین کا سرا ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا "کیا دے سکو گے؟"

"ہم سیاح لوگ ہیں، ہمارے پاس زیادہ رقم تو ہوتی نہیں اور پھر ابھی کار کا نقصان بھی پورا کرنا ہے۔"

"وہ میرا درد سر نہیں ہے" اس نے بڑی بے نیازی سے کہا "مجھ سے تو صرف کام کی بات کرو۔"

"وہی کر رہا ہوں جناب! لیکن میں اندازہ نہیں کر سکتا کہ اس معاملے سے جان چھڑانے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

"دو ہزار امریکن ڈالر" اس نے کہا اور کمبا اچھل پڑی۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہوگیا، ہمارے خلاف جھوٹے چارج لگا کر ہمیں لوٹ رہے ہو۔"

"اپنی ساتھی کو سمجھائیے جناب! ان کی باتیں آپ کی مشکلات میں اضافے کا باعث ہو سکتی ہیں۔"

"لیکن جو رقم تم نے طلب کی ہے وہ واقعی بہت زیادہ ہے" میں نے نرمی سے کہا "اتنی رقم تو ہمارے پاس نکلے گی بھی نہیں۔"

"الزامات بہت سنگین ہیں لیکن خیر! تم یہ بتاؤ کہ کتنے دے سکتے ہو؟"

"زیادہ سے زیادہ دو سو ڈالر" میں نے کہا "اس کے نتیجے میں بھی میں کنگال ہو جاؤں گا۔"

سارجنٹ نے ایک نگاہ کمرے کے بند دروازے کی طرف ڈالی اور اپنا اضطراب چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا "یہ تو بہت کم ہے لیکن تم چونکہ غیر ملکی ہو اور تم نے فرار ہونے کی کوشش نہیں کی اس لئے میں تم سے یہ حقیری رقم قبول کر رہا ہوں۔ لاؤ جلدی سے رقم نکالو" جملہ ختم کرتے کرتے اس کے لئے اپنی بے چینی چھپانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے نہایت اطمینان سے جیب سے پرس نکالا۔ پرس امریکی ڈالرز کے بڑے نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اتنے بہت سے نوٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ میں نے نہایت اطمینان سے پرس میں سے سو سو ڈالر کے دو نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائے۔

"معلوم نہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے" نکتیا بڑبڑائی "اس طرح بلیک میل ہونے کی کیا ضرورت تھی؟"

"تم تو کہہ رہے تھے تمہارے پاس زیادہ رقم نہیں ہے" سارجنٹ نے کہا مگر وہ اپنا ہاتھ نوٹوں کی طرف بڑھنے سے نہیں روک سکا تھا۔

ابھی میں کوئی جواب بھی نہیں دے پایا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور وہی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوا جو ایمبولینس میں میرے ساتھ آیا تھا۔ اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ سارجنٹ میرے ہاتھ سے نوٹ لے رہا تھا۔ ڈاکٹر بڑے طوفانی انداز میں اندر داخل ہوا تھا اور اس نے رشوت کے اس لین دین کو بڑی حیرت سے دیکھا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو سارجنٹ کو جیسے سکتہ سا ہو گیا مگر دوسرے ہی لمحے وہ سنبھل گیا اور ڈالر تیزی سے میرے ہاتھ سے لے کر اپنی جیب میں ڈالے اور غصیلے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ کمرے میں داخل ہونے کا کون سا طریقہ ہے؟" اس نے ڈاکٹر سے درشت لہجے میں کہا "کمرے میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینا ضروری ہوتی ہے"

"آپ یہاں بیٹھے ہیں جناب! اور پورے اسپتال میں ہنگامہ بپا ہے" ڈاکٹر نے سارجنٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"تم پر مداخلت بے جا کا مقدمہ بھی قائم کیا جا سکتا ہے" سارجنٹ ہتھے سے اکھڑ گیا "میں نے جو کچھ کہا ہے تم نے اسے یوں نظر انداز کر دیا جیسے میں نے کوئی بکواس کی ہو۔"

"پولیس والا پولیس والا ہی رہتا ہے خواہ اس کا تعلق سی آئی ڈی سے ہی کیوں نہ ہو" میں نے کہا۔

"اپنی خیر مناؤ سارجنٹ!" ڈاکٹر نے خشک لہجے میں کہا "جن سے ابھی تم نے رشوت لی ہے یہ صدارتی مہمان ہیں۔"

سارجنٹ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئیں مگر اس نے بے یقینی سے کہا "تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔ اگر یہ صدارتی مہمان ہوتے تو بھی ۔۔۔" اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے ورنہ وہ یہ کہنے جا رہا تھا کہ اگر یہ صدارتی مہمان ہوتے تو بھی رشوت نہ دیتے۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ جس کار میں یہ سفر کر رہے تھے اس کا تعلق صدارتی محل سے ہے۔ جیسے ہی یہ بات معلوم ہوئی، صدارتی محل کو اطلاع بھجوائی گئی اور اس کے بعد سے جنرل ٹیرس نے سب کو کھڑا کر رکھا ہے۔"

سارجنٹ نے تھوک نگلا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصل مہمانوں کو قتل کر کے ان لوگوں نے ان سے کار چھین لی ہے۔"

"اور حلئے بھی انہی کے بنا لئے ہیں" ڈاکٹر نے طنزیہ لہجے میں کہا "ہوش کے ناخن لو مسٹر سارجنٹ! جنرل کے فون کے بعد سے ہم ان لوگوں کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اتفاق سے ایک وارڈ بوائے نے انہیں تمہارے ساتھ آتے دیکھ لیا تھا اس لئے میں ادھر آنکلا۔ اب میں جا کر جنرل ٹیرس کو اطلاع کئے دیتا ہوں۔"

ڈاکٹر واپسی کے لئے پلٹا ہی تھا کہ سارجنٹ نے جھپٹ کر اسے پکڑ لیا "میری بات تو سنئے ڈاکٹر صاحب!" اس نے بدحواسی سے کہا "میری عزت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں ان لوگوں سے معافی مانگ لوں گا۔"

"تمہارا جرم ناقابل معافی ہے سارجنٹ!" میں نے دبنگ انداز میں کہا "تم کسی مجرم کو بھی رشوت لے کر چھوڑ سکتے ہو اور اس سے ملکی سلامتی کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"

"میں ۔۔۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب پوری زندگی کبھی رشوت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا" سارجنٹ رو دینے والے انداز میں بولا۔

"چلئے ڈاکٹر صاحب! جنرل پریشان ہو رہے ہوں گے" میں نے پلٹ کر کہا" نکتیا بھی اٹھ گئی تھی لیکن سارجنٹ جھپٹ کر میرے سامنے آ گیا۔

"مجھے معاف کرتے جایئے جناب!" اس نے رشوت واپس میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "ورنہ میں پوری زندگی سکون کا سانس نہیں لے سکوں گا۔"

اسے کوئی جواب دینے کے بجائے میں پلٹ کر فون کی طرف بڑھ گیا اور فون کا ریسیور اٹھا لیا۔ سارجنٹ نے ایک بار پھر میری طرف بڑھنے کی کوشش کی۔

"اگر یہ مجھے فون کرنے سے روکنے کی کوشش کرے تو تم اس کے سر پر یہ رول رسید کر سکتے ہو" میں نے ڈاکٹر سے کہا اور اس نے واقعی رول ہاتھ میں اٹھا لیا۔ سارجنٹ، مارے خوف کے تھر تھر کانپ رہا تھا اور گڑگڑا رہا تھا مگر میں نے اس کی طرف سے کان بند کر لئے تھے۔

فون خود جنرل ٹیرس نے اٹھایا اور میری آواز سنتے ہی بولا "تم کہاں ہو علی! حادثے کی خبر سن کر تو میں بے حد پریشان ہو گیا تھا۔"

"ابھی میں اسپتال ہی میں ہوں جنرل! گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم دونوں خیریت سے ہیں۔"

"میں گاڑی روانہ کر چکا ہوں۔ اسپتال پہنچنے ہی والی ہوگی۔ فوراً میرے پاس آجاؤ، ایک بہت سنگین نوعیت کے مسئلے سے دوچار ہو گیا ہوں۔"

"خیریت تو ہے جنرل!" میں نے تشویش سے کہا۔

"فون پر نہیں، بس تم جلدی سے آجاؤ، معاملہ انتہائی پیچیدہ ہے شاید تم بھی اسے حل نہ کر سکو۔"

"کیا بات ہوگئی؟" نکتیا نے مجھ سے پوچھا۔ اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی غیر معمولی بات ہے۔

"محل پہنچ کر ہی پتا چلے گا، جنرل کچھ پریشان محسوس ہو رہا تھا" میں نے نکتیا سے کہا پھر ڈاکٹر سے بولا "میں جنرل سے تمہارے لئے بات کروں گا، ممکن ہے یہ تمہیں بعد میں پریشان کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسی کوئی بات ہو تو تم براہ راست جنرل ٹیرس سے مدد لے سکو گے۔"

"میں ۔۔۔ میں وعدہ کر رہا ہوں جناب! آئندہ کبھی ایسا نہیں ہوگا۔"

"پولیس والوں کا کوئی بھروسا نہیں ہوتا" میں نے کہا اور نکتیا کے ساتھ باہر نکل آیا۔

اسپتال کے گیٹ پر گاڑی موجود تھی جس کے ساتھ مسلح محافظوں کا دستہ بھی تھا۔ ڈرائیور نے ہمارے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ہم گاڑی میں بیٹھ گئے۔

ٹیرس محل تک پہنچنے کے دوران خاموشی چھائی رہی۔ میں اپنی سوچوں میں گم تھا اور نکتیا معلوم نہیں کن خیالوں میں تھی۔ میں تو یہی سوچ رہا تھا کہ جنرل ٹیرس کا لہجہ بہت سنگین تھا۔ آخر ایسا کون سا مرحلہ تھا جس کا حل میرے پاس بھی نہیں تھا؟

جنرل بڑی بے تابی سے میرا منتظر تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ تقریباً جھپٹتا ہوا میری طرف بڑھا۔

"تم لوگ خیریت سے تو ہو نا؟" اس نے بڑی تشویش سے کہا۔

"وہ تو میں نے فون پر ہی بتا دیا تھا" میں نے کہا "بس تہذیب کے سر میں معمولی سی چوٹ آگئی تھی۔ دو چار روز میں بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

"کیتھی خود آپ کی تیمارداری کرے گی" جنرل نے کہا

"میں معذرت چاہتا ہوں، علی کو ذرا اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ اس سے بہت ضروری کام ہے۔"

"کیا ایسی کوئی بات ہے جس کا مجھ سے بھی چھپایا جانا ضروری ہے" نکتیا نے شوخی سے کہا۔

"ایسی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی" جنرل نے کہا "لیکن معاملہ ایسا ہے جسے میں خود آپ کے علم میں نہیں لا سکتا۔ علی خود ہی آپ کو بعد میں بتا دیں گے۔"

جنرل پر شدید اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ اس نے تہذیب کے جواب کا انتظار کرنے کی زحمت بھی نہیں کی اور میرا ہاتھ پکڑ کر تقریباً کھینچتا ہوا ایک طرف چل دیا۔ میں بغیر کسی مزاحمت کے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔

جنرل ٹیرس سیدھا تہ خانے کے دروازے پر جا کر رکا۔ میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔ آخر وہ تہ خانے میں مجھے کیا دکھانے کے لئے لے جا رہا ہے، میں نے سوچا مگر میں نے خاموشی ہی اختیار کئے رکھنا مناسب سمجھا۔ جو کچھ بھی تھا خود ہی سامنے آجاتا۔ تہ خانے کے دروازے پر صرف ایک فوجی تھا جو عہدے کے اعتبار سے کرنل تھا۔ یہ بھی ایک تعجب خیز بات تھی۔ وہاں تو کسی سنتری کو ہونا چاہئے تھا، کرنل کا وہاں کیا کام۔

"تمام انتظامات مکمل ہیں" جنرل ٹیرس نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب" کرنل نے نہایت ادب سے

کیا آپ جانتے ہیں کہ مشاہیر کہ کیا
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
مکتبہ نفسیات پوسٹ بکس ۳۷۰ کراچی

"میں نے جو ہدایات دی ہیں انہیں اچھی طرح ذہن نشین کرلیا ہے؟" جنرل نے کہا۔

"جی ہاں جناب! بہت اچھی طرح ذہن نشین کرلیا ہے۔"

"میں علی کے ساتھ اندر جارہا ہوں۔ اس کے بعد ہر چیز کا دارومدار تم پر ہوگا۔"

"میں اپنی ذمے داری محسوس کرتا ہوں جناب! آپ نے ہر بات اس قدر وضاحت سے سمجھادی ہے کہ اب کسی غلطی کی گنجائش نہیں رہی۔"

"آؤ علی!" جنرل نے کہا اور ایک میکنزم کے ذریعے تہ خانے کا دروازہ کھول دیا۔ میں جنرل ٹیرس کے ساتھ بلا جھجک اندر داخل ہوگیا۔ تہ خانے کا دروازہ ہمارے عقب میں خود کار طریقے سے بند ہوگیا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ تہ خانے کا دروازہ بند ہوتے ہی جنرل نے سکون کا گہرا سانس لیا ہے۔

تہ خانے کے اندر روشنی تھی اور نیچے ہال کے وسط میں پڑی ہوئی اکلوتی میز سیڑھیوں کے اوپر سے بھی صاف نظر آرہی تھی جس کے گرد صرف دو عدد کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ میز پر ایک ٹیپ ریکارڈر رکھا تھا۔

میں جنرل کے ساتھ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا اور پھر جنرل کے ہی اشارے پر ایک کرسی پر بیٹھ بھی گیا۔ دوسری کرسی خود جنرل نے سنبھال لی تھی۔

"میں نے تم کو دوست کہا ہے اور ہمیشہ دوست ہی سمجھا ہے" جنرل نے کہنا شروع کیا "میں نے تمہارے مشن کو اپنا مشن سمجھا اور اسے جاری رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن آج ایک ایسا حادثہ پیش آگیا کہ مجھے وزرائے خارجہ کی کانفرنس منسوخ کرنا پڑی۔ میں نے اس کی منسوخی کی اطلاع تمام ممالک کو بھجوادی ہے۔"

"کیا کہہ رہے ہو جنرل!" میں نے چونک کر کہا "تم نے ایسی حماقت کیوں کی؟"

"اس لئے میرے دوست کہ میں بہت بے بس آدمی ہوں" جنرل کی آواز بھرا گئی "میں نے محسوس کیا کہ شہزادہ صائم کی حفاظت کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے اس لئے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو جنرل! شہزادہ صائم کو کیا خطرہ لاحق تھا؟"

جنرل نے مغموم نظروں سے میری طرف دیکھا "جب اپنا سایہ ہی وفا نہ کرے تو آدمی کسی سے کیا شکوہ کرے لیکن بے فکر رہو۔ دنیا میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہوسکے گا کہ علی یارخان اسرائیلی مفادات کا حامی ہوگیا تھا۔"

مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے سر پر بم کا دھماکا ہوا ہو۔ آخر جنرل ٹیرس کو اس عظیم راز کا علم کس طرح ہوا۔

"مجھ سے زیادہ تمہاری صلاحیتوں سے کون واقف ہوگا علی! میں جانتا ہوں کہ تم میرے قابو میں آنے والے نہیں ہو' میں تمہیں اسرائیل کی حمایت کرنے کے لئے آزاد بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ میں تمہیں کوئی سزا بھی نہیں دے سکتا تھا۔ جس زبان سے تمہیں دوست کہا ہے اس زبان کو تمہارے خلاف کس طرح استعمال کرتا' جن ہاتھوں سے تمہیں گلے لگایا ہے ان ہاتھوں سے تمہاری سزا کا فرمان کس طرح جاری کرتا۔ پھر تمہاری رسوائی کا خوف بھی تو دامن گیر تھا۔ اگر یہ خبر عام ہوجاتی تو آئندہ کوئی کسی پر اعتبار نہ کرتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ جانتے ہو کہ میں نے آج ہی آج میں اس تہ خانے کے میکنزم میں ایسی تبدیلی کرادی ہے کہ اب یہ اندر سے کھل ہی نہیں سکتا اور اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا ہے کہ کوئی ہمیں باہر سے بھی نہ کھولے۔ ہم دونوں اب یہیں دفن ہوجائیں گے علی! موت ذرا مشکل سے تو آئے گی میرے دوست مگر مجھ پر بے وفائی کا الزام تو نہیں آئے گا۔ میں خود بھی تمہارے ساتھ جان دوں گا اور تم پر فلسطین سے غداری کا الزام بھی نہیں آنے دوں گا میرے دوست! کسی کو تمہارے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوسکے گا۔"

"کیا تم پاگل ہوگئے ہو جنرل ٹیرس!" میں نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا "تم تو بہت عقل مند آدمی ہوا کرتے تھے' تم نے تصدیق کئے بغیر اتنی بڑی بات پر کیسے یقین کرلیا۔"

جنرل پھیکے انداز میں مسکرایا "مجھے معلوم تھا میرے دوست کہ تم مجھے جھٹلانے کی کوشش کروگے اس لئے میں نے یہاں اس ٹیپ ریکارڈر کا بندوبست کرلیا تھا" اس نے پلے کا بٹن دبایا اور ٹیپ ریکارڈر کے اسپیکر سے آوازیں ابھرنے لگیں۔ یہ میرے اور کمتیا کے درمیان ہونے والی وہ گفتگو تھی جو آج ہی صبح میں نے کمتیا سے خواب گاہ میں کی تھی۔ میں نے سناٹے کے عالم میں وہ پوری گفتگو سنی۔ اس ٹیپ کے بعد میرے جنرل کو جھٹلانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

تو کیا یہ تہ خانہ میرا مقبرہ بن جائے گا' میں نے انتہائی مایوسی کے عالم میں سوچا۔ پی کو ان کی دی ہوئی تربیت بھی اس وقت بے کار ہو کر رہ گئی تھی۔ میں اپنے ڈوبتے ہوئے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا۔

میں نے بمشکل تمام اپنے حواس یکجا کئے اور جنرل ٹیرس کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر افسردگی کے سوا اور کوئی تاثر نہیں تھا۔

"تم میرے کچھ سوالوں کے جواب دینا پسند کروگے جنرل؟" میں نے کہا اور جنرل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہم اب بھی دوست ہیں علی! تم جو بھی پوچھوگے میں تمہیں ضرور بتاؤں گا اس لئے کہ اب ہمیں یہاں سے نکالنے کوئی نہیں آئے گا۔"

"بقول تمہارے اب یہ تہ خانہ ہمارا مدفن بن جائے گا' تو کیا میں اس افسوس کے ساتھ مروں گا کہ ایک دوست نے دوسرے دوست کی جاسوسی کرنے کی کوشش کی تھی؟"

جنرل ٹیرس سنبھل کر بیٹھ گیا "نہیں' یہ سب کچھ اتفاقاً ہوا ہے علی! تمہاری گفتگو سننے کے لئے کوئی آلہ نصب نہیں کیا گیا تھا بلکہ ہوا یہ تھا کہ جب تم گوٹے بل ائرپورٹ سے غائب ہوگئے اور میرے علم میں یہ بات آئی کہ تمہارے مخالفین کی رسائی ٹیرس محل کے اندر تک ہوگئی ہے تو مجھے قدرتی طور پر یہ سوچنا پڑا کہ ممکن ہے محل کا کوئی اور شخص بھی ان کا آلۂ کار بنا ہوا ہو چنانچہ مستقبل میں ایسے کسی خطرے کے تدارک کے لئے میں نے کئی اقدامات کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میں نے محل کے ہر گوشے میں خفیہ طور پر ایسے آلات نصب کرادئے جن کے ذریعے کہیں بھی کی جانے والی گفتگو سنی جاسکے۔ ایک آپریشن روم کا بندوبست بھی کیا جہاں میرے انتہائی خاص آدمی متعین تھے۔ ابھی میں نے تم کو جو گفتگو سنوائی ہے یہ وہیں ریکارڈ کی گئی تھی۔ تو میرے دوست اس دوران اس خواب گاہ میں بھی وہ آلات نصب کئے گئے تھے جو تمہارے اور تہذیب کے لئے مخصوص ہے۔ جب تم یہاں آئے تو نہ مجھے اور نہ ہی کیتھی کو ان آلات کا خیال آیا اور پھر جب میرے آدمیوں نے تم دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی اطلاع دی تو میں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور فوری طور پر تمہاری خواب گاہ سے وہ آلات ہٹانے کا حکم دیا۔ اس کے جواب میں مجھے یہ کیسٹ پیش کی گئی۔ تم اندازہ کرسکتے ہو کہ کیسٹ سننے کے بعد مجھ پر کیا گزری ہوگی' بہرحال یہ ایک اتفاق تھا اور ایک غلطی تھی۔ میں اپنے عملے کا مشکور ہوں کہ ان کی غلطی کی وجہ سے مسلم دنیا ایک بڑی تباہی سے بچ گئی۔"

"مجھ سے کہا گیا تھا کہ میرے پاس جو بریف کیس ہے وہ ڈسٹربنگ ڈیوائس کا کام بھی کرتا ہے؟"

"ڈسٹربنگ ڈیوائس کو غیر مؤثر کرنے والے آلات بھی موجود ہیں اور اس کی نشان دہی کرنے والے آلات بھی ہیں۔"

"ہوں گے" میں نے بے پروائی سے کہا "ان سائنسی آلات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس وقت تو مجھے یہاں سے نکلنے کی فکر لاحق ہے۔"

"یہاں سے باہر نکلنے کی واحد صورت یہ ہے کہ دروازہ باہر سے کھولا جائے" جنرل نے کہا "میرا کوئی آدمی تو دروازہ کھولنے سے رہا اور تمہارے حمایتیوں کو اطلاع ملے گی تبھی وہ کوئی قدم اٹھائیں گے جس کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

"یہ وہی تہ خانہ ہے نا جنرل جہاں لکی ہاورڈ کو قید کیا گیا تھا؟"

"تہ خانہ تو وہی ہے مگر اب اس میں بہت سی تبدیلیاں کردی گئی ہیں۔ تم یہاں سے باہر نکلنے کے تمام راستوں سے واقف ہو لیکن افسوس کہ کوئی راستہ باہر نہیں جاتا۔ سب اندر ہی آتے ہیں۔"

"مجھے احساس ہے جنرل! تم نے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا ہوگا لیکن کاش اتنا بڑا قدم اٹھانے سے قبل تم نے پوری طرح تصدیق کرلی ہوتی۔"

جنرل ہنسا "تم سب کچھ کہنے کے لئے آزاد ہو لیکن یہ یاد رکھنا کہ اب کسی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

میں نے ایک طویل سانس لی "تم اب بھی مجھ سے نہیں پوچھ رہے ہو کہ میں کن مصائب سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہوں؟"

"تم بتا ہی چکے ہو کہ گوٹے بل ائرپورٹ سے عراق واپس چلے گئے تھے۔"

"ہمیں گوٹے ائرپورٹ سے اغوا کرلیا گیا تھا جنرل! اس کے بعد ہماری آنکھ ایک جزیرے پر کھلی۔ میں تو خیر وہاں سے نکل آیا مگر تہذیب اور بڈ اب بھی وہاں پھنسے ہوئے ہیں۔"

"اس وقت تم مجھے قائل کرنے کی کوشش کررہے ہو اس لئے میں تم پر سخت جرح کروں گا۔"

"ضرور کرو جنرل! یہ تمہارا حق ہے' جرح سے وہ ڈرتا ہے جو جھوٹ بول رہا ہو۔"

"تم وہاں سے موشے ہاورڈ کے ایجنٹ بن کر نکلے' اس حد تک تو میں مان سکتا ہوں کہ تم نے انہیں دھوکا دیا لیکن مجھے دھوکا دینے میں کیا مصلحت کارفرما تھی؟"

"کیتا ..... جو تہذیب کے میک اپ میں مجھ پر مسلط ہے۔ اس کی موجودگی میں میں تمہیں حقائق سے کس طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگاہ کر سکتا تھا؟"

"یہ بات تم کہہ رہے ہو" جنرل نے حیرت سے کہا "نکیتا تو ایک منٹ کے اندر تمہارے قابو میں آ سکتی تھی۔"

"اس سے بھی کم میں جنرل لیکن پھر تہذیب اور بڈ کا کیا ہوتا جو اس نامعلوم جزیرے پر قید ہیں؟"

جنرل سوچ میں پڑ گیا "بات تو درست ہے لیکن کیا موشے ہاورڈ اتنا ہی معصوم ہے کہ تمہاری باتوں میں آ گیا؟"

میں نے جنرل ٹیرس کو جزیرے پر پیش آنے والے واقعات مختصراً بتائے۔ وہ بڑی دلچسپی سے میری باتیں سنتا رہا۔

"تو کسی سائنسی طریقے سے تمہارے نظریات تبدیل کروائے گئے ہیں" جنرل نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"انھوں نے کوشش تو یہی کی تھی لیکن مجھ پر ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہو سکا۔"

"ظاہر ہے مجھ سے تو تم یہی کہو گے" جنرل مسکرا دیا "اس سے قبل عراق والی کہانی سنا چکے ہو۔"

"اپنی کہانی تبدیل کرنے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں تھی" میں نے سنجیدگی سے کہا "اس لئے کہ ہمارے پاسپورٹوں پر امیگریشن کی مہریں بھی ہیں اور ویزے بھی... جن سے اس کہانی کی تصدیق ہو سکتی ہے جو میں نے تمہیں پہلے سنائی تھی۔ اب تمہیں کوئی کہانی نہیں سنا رہا جنرل! جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کا ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔"

"جو کچھ بھی ہوا اور جس طرح بھی ہوا افسوس ناک ہے" جنرل نے کہا "فلسطین کا سب سے بڑا حامی یہودیوں کے لئے کام کر رہا ہے۔"

"میں نے تم سے کہا ہے کہ مجھ پر نظریات کی تبدیلی کے لئے جو عمل کیا گیا تھا وہ کارگر ثابت نہیں ہو سکا۔"

"جو لوگ سائنسی میدان میں اتنا آگے ہوں ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ تم جیسے دشمن کو اپنا اطمینان کئے بغیر یوں آزاد کر دیں گے۔"

"موشے ہاورڈ بہت کائیاں ہے۔ ہر طرح کا امتحان کرنے کے باوجود وہ میری طرف سے مطمئن نہیں ہوا۔ نکیتا کو اس نے اسی لئے میرے ساتھ لگا دیا ہے۔"

"تم کہتے ہو کہ تم پر نظریات کی تبدیلی کا عمل ناکام ہو گیا جبکہ میں اس پر یقین نہیں کر سکتا۔ آخر یہ عمل کیوں ناکام ہو گیا؟"

"میری لاعلمی میں مجھے کچھ دوائیں استعمال کرائی جاتی رہی تھیں۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ دوائیں قوت ارادی کو کمزور کرتی ہوں گی۔ مجھے تو معلوم نہیں تھا لیکن شاید لی کو ان کا علم تھا۔ پہلے ہی دن سے اس نے مجھے ایک خاص قسم کی گھاس استعمال کرانی شروع کر دی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس گھاس کا عرق ان دواؤں کا توڑ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نظریات کی تبدیلی کا عمل ناکام ہو گیا۔"

"کس قسم کے افسانے سنا رہے ہو علی! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ایسی بے سروپا باتوں پر یقین کر لوں گا۔"

"مجھے معلوم تھا تم یقین نہیں کرو گے" میں نے مایوسی سے کہا "لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم ایک ذہین آدمی ہو۔ تم نے ایک دروازہ یقیناً کھلا رکھا ہو گا۔"

"سارے دروازے بند ہیں" جنرل نے بے ساختہ کہا "تم خود چیک کر لو۔"

میں ہنس پڑا "میرا مطلب تھا یہاں سے باہر نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت تم نے ضرور رکھی ہو گی، آدمی اتنی آسانی سے خود کو موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا۔"

"تمہارا اندازہ درست ہے علی لیکن تم اس پر کسی بھی طرح عمل نہیں کر سکو گے۔"

"بس اتنا کافی ہے" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "اب مجھے اطمینان ہو گیا ورنہ تم تو سب کچھ تباہ کرنے پر تل گئے تھے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" جنرل ٹیرس چونکتا نظر آنے لگا

"میں بتا چکا ہوں کہ یہاں سے باہر نکلنے کا ہر راستہ مسدود ہے۔ تم نے شاید کبھی شکست نہ کھائی ہو لیکن میرے انتظامات کے سامنے تمہاری کوئی چال کارگر نہیں ہو سکے گی۔"

"لعنت ہے مجھ پر اگر تمہارے ساتھ کوئی چال چلوں" میں نے جھنجلا کر کہا "میں رینڈل کے گروہ کا قلع قمع کرنے کے چکر میں تھا... لیکن خیر" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی "یہی بہت ہے کہ یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت موجود تو ہے۔"

"تم یہی سوچ سوچ کر خوش ہوتے رہو لیکن یقین رکھو تم اس کے بارے میں کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکو گے۔"

"تم اندازے کی بات کر رہے ہو جنرل! مجھے تقریباً یقین ہے کہ تم نے یہاں سے نکلنے کی کون سی صورت رکھی ہو گی۔"

"ناممکن" جنرل نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا "اگر تمہیں اتنا ہی یقین ہے تو بتاؤ کیا صورت ہے؟"

"جب تم ہی مجھے نہیں بتا رہے تو میں تمہیں کیوں بتاؤں؟" میں نے بھی جنرل کے سے انداز میں کہا۔

"مجھے یہ اعتراف کرنا ہی نہیں چاہئے تھا، اب تم میری زندگی اجیرن کر دو گے۔"

"نہیں کروں گا جنرل! یقین کرو، لیکن تم نے مجھے بہت بڑی مشکل میں پھنسا دیا ہے۔ کیا تم نے نکیتا کو بھی گرفتار کر لیا ہے؟"

"تمہاری زندگی میں کسی کو بھی ہاتھ نہیں لگایا جائے گا، نہ نکیتا کو اور نہ ڈیوڈ ریان کو جو گوٹے بل میں موشے ہاورڈ کے ڈھائی سو افراد کا سرغنہ ہے۔"

"تو تم نے بریف کیس کھول لیا" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"جہاں فوج کی نگرانی میں کام ہو رہا ہو۔ وہاں ایسی باتیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتیں" جنرل ٹیرس نے معنی خیز لہجے میں کہا "ابھی تو اس پر مزید تجربات ہو رہے ہیں۔"

"یہ کیا حماقت ہے جنرل" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "ذرا سی غلطی سے وہ بریف کیس کسی بم کی طرح پھٹ سکتا ہے۔"

"پھٹ جانے دو" جنرل نے بے پروائی سے کہا "کسی کامیابی کے لئے خطرات تو مول لینے ہی پڑتے ہیں۔"

"خطرات مول لینے کی کیا ضرورت ہے، میں تمہیں اس کے بارے میں سب کچھ بتائے دیتا ہوں" میں نے جنرل کو بڑی تفصیل سے بریف کیس کے بارے میں بتایا۔

"سوال یہ ہے کہ میں ان معلومات سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہوں جو کچھ ہونا تھا ہو بھی چکا ہو گا۔"

"مجھے بے وقوف مت بناؤ جنرل! میں نے جو کچھ بتایا ہے اس سے فائدہ اٹھایا بھی جا چکا ہو گا۔ یقین کرو کہ اتنی مشکل صورت حال میں پھنسنے کے باوجود میں خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین آدمی سمجھ رہا ہوں۔ یہ میری خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے کہ مجھے تم سا جاں نثار دوست میسر ہے۔"

"تمہیں شاید اب بھی امید ہے کہ لفاظی کر کے تم کوئی فائدہ اٹھا سکو گے۔"

"اور تم بھی خوش قسمت ہو کہ تمہیں کیتھی براؤن جیسی بیوی میسر ہے" میں نے جنرل کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا "ورنہ دنیا میں ایسی کون سی بیوی ہو گی جو اپنے شوہر سے اس حد تک تعاون کرے۔"

"کس حد تک" جنرل نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ محض تمہاری شریک حیات ہی نہیں، شریک کار بھی ہے اور جس مشن کا تم نے بیڑہ اٹھایا ہے اس کی انچارج بھی وہی ہے۔"

"اندازہ کی بنیاد پر تم بڑی اچھی باتیں کر لیتے ہو" جنرل نے ہنستے ہوئے کہا "ورنہ کہاں یہ مشن اور کہاں کیتھی براؤن۔"

"ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ سنا جا رہا ہے جنرل! اور یہ گفتگو سننے والی کیتھی براؤن خود ہے۔ ہمیں باہر نکالنے یا نہ نکالنے کا فیصلہ وہ خود کرے گی۔"

"اپنی دانست میں تم نے بہت بڑا تیر مارا ہے لیکن جو کچھ تم نے کہا ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔"

"اس کے سوا کوئی دوسری صورت ہی نہیں جنرل! ہو ہی نہیں سکتی، نہ میں یہ مان سکتا ہوں کہ تم نے اس سے ہٹ کر کوئی قدم اٹھایا ہو گا۔ اور اگر واقعی تم نے کچھ اور اقدامات کئے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ تم جیسے شخص کو کسی ریاست کا سربراہ ہونے کے بجائے گھسیارہ ہونا چاہئے تھا۔"

جنرل ٹیرس کی پیشانی پر شکنیں پڑ گئیں "تم بے جا خود اعتمادی کا شکار ہو علی! ایک جنرل کے ذہن سے سوچو تو تمہیں بہت سے طریقے نظر آ جائیں گے۔"

"مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا۔ ورنہ میں اس جنرل سے صرف سوال کرتا کہ وہ کیتھی براؤن کو کس خانے میں فٹ کرے گا۔"

جنرل نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا "بالفرض تمہارا تجزیہ درست ہے تو بھی تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکو گے۔"

"میرے اور نکیتا کے درمیان ہونے والی گفتگو سن کر تمہیں یقین کرنا پڑا کہ میں دشمن قوتوں کا ایجنٹ بن گیا ہوں ورنہ تم ہرگز یقین نہ کرتے اور اب بھی تمہاری خواہش یہی ہے کہ کاش یہ سب کچھ غلط ہو۔ کیتھی کی تمنا بھی یہی ہو گی۔ کیوں؟" ایسا معلوم ہوا جیسے جنرل نے کچھ کہنا چاہا ہو مگر پھر اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے

"اس اسٹیج پر تمہیں مطمئن کرنے سے زیادہ کیتھی کو مطمئن کرنا میرے لئے ضروری ہے۔ اس نے میری خاطر اپنے شوہر کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ پوری طرح مطمئن ہوئے بغیر وہ بھی دروازہ نہیں کھولے گی۔"

"تم بہت خطرناک آدمی ہو علی!" جنرل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "آخر تم اس حد تک درست اندازے کس طرح لگا لیتے ہو؟"

"مجھے تہذیب اور بڈ کی فکر ہے جنرل" میں نے اونچی آواز میں کہا "اس بات کی پروا نہیں ہے کہ یہ خانہ میرا مدفن بن جائے گا۔"

"تم اس قسم کے مکالمے بول کر ہمیں متاثر کرنا چاہتے ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاکہ ہم تمہیں یہاں سے نکل جانے دیں"

"تمہارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں متاثر معلوم ہوتی ہیں جنرل! ورنہ تم سب سے پہلے تہذیب کی فکر کرتے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو" جنرل نے شرمندگی سے کہا "مجھے واقعی تہذیب کی فکر کرنی چاہئے تھی مگر میں اس سلسلے میں کر ہی کیا سکتا ہوں؟"

"سب سے پہلے تو تمہیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی کہ وہ جزیرہ کہاں ہے جہاں ہمیں قید رکھا گیا تھا؟"

"یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے" جنرل نے کہا "اگر کوئی صورت ہوتی تو تم نے خود ہی معلوم نہ کرلیا ہوتا۔"

"تم نے مجھے اتنی مہلت ہی کب دی" میں جھنجلا گیا "کچھ کرنے سے قبل ہی یہ حرکت کر بیٹھے"

"پھر بتاؤ اب میں کیا کروں" جنرل نے بے بسی سے کہا "اب تو تمہارے ساتھ میں بھی یہاں قید ہوں"

"کیتھی براؤن" دفعتاً میں نے بلند آواز سے کہا "تم ہماری پوری گفتگو سن چکی ہو۔ گوٹے ہل کے نزدیک کسی ایسے جزیرے کا سراغ لگانے کی کوشش کرو جو غیر آباد ہو۔"

مجھے اپنی بات کا کوئی جواب نہیں ملا۔ چند لمحے انتظار کرنے کے بعد میں نے دوبارہ کہا "مجھے یقین ہے کہ تم میری آواز سن رہی ہو۔ اس بات کا بھی یقین ہے کہ تمہاری آواز بھی مجھ تک پہنچ سکتی ہے۔"

اس بار بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے جنرل ٹیرس کو گھور کر دیکھا "معلوم نہیں تم نے کس قسم کی ہدایات دی ہیں۔ کیا کیتھی کو بولنے کی بھی ممانعت کردی تھی؟"

جنرل نے پہلو بدلا۔ وہ پہلے ہی متذبذب نظر آرہا تھا۔ میرے تجزیے نے اس کا اعتماد متزلزل کردیا تھا۔ وہ بس پہلو بدل کر رہ گیا۔ منہ سے کچھ نہیں بولا۔ شاید اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔

"نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا "میرے لئے تم سے بہتر رینڈل ثابت ہوا ہے۔ تمہارے ہاتھوں نہ صرف میں بے گناہ مارا جاؤں گا بلکہ تہذیب اور بڈ کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑجائیں گی۔"

جنرل مجھے یوں دیکھنے لگا جیسے اس کے سوچنے کی صلاحیتیں جواب دے گئی ہوں۔

"بولو جنرل! میری بات کا جواب دو" میں نے اسے جھنجوڑ کر کہا "کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں ہے کہ میں تم سے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے کوئی مطالبہ کروں۔"

"صفائی کا موقع تو بدترین مجرموں کو بھی دیا جاتا ہے' تم تو مگر میرے دوست ہو" جنرل نے کہا۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"تو پھر جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کیوں نہیں ہو رہا۔ اگر میں تمہاری نظروں میں قصوروار ہوں تو تہذیب اور بڈ نے کیا قصور کیا ہے۔ اگر کیتھی نے مجھ سے گفتگو کرلی تو کیا میں یہاں سے فرار ہو جاؤں گا؟"

"علی کی ہدایات پر عمل کرو کیتھی" جنرل ٹیرس نے آخر کار ایک فیصلے پر پہنچتے ہوئے کہا "لیکن جب تک علی کی بے گناہی ثابت نہ ہو جائے یہ یہاں سے نکلنے نہ پائے۔"

"میں مستقل ہدایات جاری کررہی ہوں جنرل" دفعتاً تہ خانے میں کیتھی براؤن کی آواز گونجی جو کسی خفیہ اسپیکر کے ذریعے نشر ہو رہی تھی "ہمارے ماہرین نے علی کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرکے بریف کیس کے اسرار معلوم کر لئے ہیں۔ اگر علی نے رہنمائی نہ کی ہوتی تو شاید اس بریف کیس کے اسرار پر سے پردہ نہیں ہٹ سکتا تھا۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس چشمے اور بریف کیس میں کوئی تعلق ہوگا۔"

"مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ بریف کیس آواز کے علاوہ تصویریں ٹرانسمٹ اور ریسیو کرسکتا ہے" میں نے کہا "مجھے وہ مخصوص فریکوئنسی بھی دی گئی ہے جس پر موشے ہاورڈ سے ہر وقت رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر میں تمہیں اس سے آگاہ نہیں کروں گا۔ ویسے مجھے ابھی تک اس کی ایک بھی خصوصیت کا تجربہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔"

"اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے علی!" کیتھی نے کہا "ہمارے ماہرین نے تصدیق کی ہے کہ یہ ٹیلی ویژن ریسیور اور ٹرانسمیٹر ہے۔"

"محض اتنی سی بات بتا دینے سے تمہاری بے گناہی ثابت نہیں ہوتی" جنرل ٹیرس نے کہا اور میں اسے گھورنے لگا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں بے گناہ ثابت ہو گیا" میں نے ناگواری سے کہا۔

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس موقع پر وہ بھی یہی کرتا۔ ... کو بچانے کے لئے ایسی بے ضرر معلومات فراہم کر دینا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"تم احمق ہو۔ میں نے خود کو بچانے کے لئے نہیں بلکہ تمہارے آدمیوں کو بچانے کے لئے معلومات فراہم کی تھیں۔"

"میں نے ایسے کسی جزیرے کا سراغ لگانے کے لئے بھی ہدایات جاری کردی ہیں جو تمہارے بیان کے مطابق

ہوں" کیتھی کی آواز آئی۔

"شکریہ کیتھی! اس وقت تم پر بہت بڑی ذمے داری آپڑی ہے۔ تمہیں صرف ایک بات ذہن میں رکھنی ہے اور وہ یہ کہ تم تہ خانے کا راستہ اس وقت تک نہیں کھولو گی جب تک کہ تم پوری طرح مطمئن نہ ہو جاؤ اور جنرل ٹیرس بھی تم سے متفق نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ تمہیں میری ہدایات پر حرف بحرف عمل کرنا ہوگا۔"

"تمہیں اندازہ نہیں ہے علی کہ ہم پر کس قدر سخت وقت آپڑا ہے" کیتھی کی افسردہ آواز آئی "میرے شوہر کی زندگی بھی تمہاری بے گناہی سے مشروط ہو گئی ہے۔"

"ہر قسم کے خدشات ذہن سے جھٹک دو کیتھی! ماضی میں میں نے جب بھی کوئی کامیابی حاصل کی یہی سمجھا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ آج بھی مجھے امید ہے کہ میں تم لوگوں کے ذہن صاف کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

"کیا تم ایسا کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کرسکتے جس سے تمہاری بے گناہی ثابت ہو جائے؟" کیتھی نے کہا۔ اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"ایسا کوئی ثبوت ہے ہی نہیں کیتھی! اگر ہوتا تو میں اب تک پیش نہ کرچکا ہوتا۔"

معاملہ اتنا الجھ گیا تھا کہ اب اس کے سلجھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ میں کسی کو الزام بھی نہیں دے سکتا تھا۔ جنرل ٹیرس نے واقعی حق دوستی نبھایا تھا ورنہ مجھے دھوکے سے مروا دینا اس کے لئے کیا مشکل تھا۔

"یکتا کہاں ہے کیتھی! کیا موجودہ صورت حال اس کے علم میں ہے؟"

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔ ہم نے اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ ہم اس کی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں لیکن ہمارے آدمی مستعد ہیں۔ اسے کوئی گڑبڑ نہیں کرنے دیں گے۔"

"میری غیر حاضری کے لئے اس سے کوئی بہانہ کردو کیتھی! اسے شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ مشکوک ہو چکی ہے۔"

"بے فکر رہو علی! جنرل تمہیں بتا چکے ہیں کہ تمہاری زندگی میں تمہاری مرضی کے بغیر کسی پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا۔"

"شکریہ کیتھی" میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ کیس اور لائٹر نکالا۔ جنرل ٹیرس کی نظریں ان دو تین چیزوں پر جمی ہوئی تھیں۔ میں نے انہیں میز پر رکھ دیا۔

"یہ لائٹر ایک اسپائی کیمرا ہے اور سگریٹ کیس سے زہریلی سوئیاں پھینک کر کسی کو ہلاک کیا جاسکتا ہے۔" میں نے کہا۔

جنرل نے اثبات میں سر ہلایا۔ "یہاں تم میرے علاوہ کسی اور کی تصویر نہیں اتار سکو گے" اس نے مسکرا کر کہا "اور نہ ہی کسی اور کو ہلاک کرسکو گے۔ ہاں اگر تم پسند کرو تو میں تمہاری دو چار تصویریں بنا ڈالوں۔"

"تصویر کھنچوانے کا شوق مجھے کبھی نہیں رہا جنرل اور نہ ہی میں سگریٹ پیتا ہوں۔ سگریٹ نوشی شروع کرنے کا مشورہ مجھے رینڈل نے دیا تھا تاکہ ان کا جواز پیدا کیا جاسکے۔"

"اور اسرائیل کے مفاد میں تم نے اس کا مشورہ بلا حیل و حجت قبول کرلیا"

"سمجھ میں نہیں آتا یہ فیصلہ کس طرح ہوگا کہ میں نے اس کا مشورہ اسرائیل کے مفاد میں قبول کیا تھا یا فلسطین کے لئے" میں نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"تہذیب اور بڈ تو اس بات سے واقف ہوں گے کہ تمہارے نظریات تبدیل نہیں ہوئے؟" جنرل نے کہا۔

"نہیں' میں نے ان پر بھی اصل صورت حال ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔"

"کیوں؟" جنرل نے مجھے گھورا "کیا تمہاری یہ حرکت تمہارے خلاف نہیں جاتی؟"

"میں بتا چکا ہوں کہ اس جزیرے پر جگہ جگہ خفیہ کیمرے نصب تھے۔ میری زبان سے نکلا ہوا ایک بھی غلط لفظ سارے کئے کرائے پر پانی پھیر سکتا تھا۔"

"تمہارے پاس ہر بات کا جواب اور ہر عمل کا جواز موجود ہے" جنرل نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اب سوال یہ ہے کہ ہم فیصلہ کس طرح کریں؟"

"اس حقیقت سے اگر کوئی واقف ہے تو وہ صرف ایک شخص ہے اور اس کا نام لی کوان ہے۔"

"تم نے پہلے بتایا تھا کہ اس شخص نے تمہاری مدد کی تھی" جنرل نے کہا "سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ تو ان کا آدمی ہے' پھر ان کے خلاف کیوں ہے؟"

"یہ میں نہیں بتا سکتا جنرل! اس لئے کہ اس موضوع پر کبھی اس سے میری بات نہیں ہوئی۔"

"تو پھر اسے یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ تمہارے نظریات تبدیل نہیں ہوئے؟" جنرل نے مجھے گھورا۔

"وہ وہی شخص ہے جس نے مجھے تریاق استعمال کرایا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ وہ اس حقیقت سے واقف نہیں ہوگا تو اور کون ہوگا؟"

"ایک سوال اور بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب اس سے تمہاری کوئی بات ہی نہیں ہوئی تو تم نے آنکھ بند کرکے اس پر اعتماد کیسے کرلیا!"

"یہ وہ بات ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں" میں نے کہا "اگر کوئی جواب ہے بھی تو وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔"

"تم بتاؤ...... میری سمجھ میں آنے یا نہ آنے سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے۔"

"اس شخص نے شروع میں ہی مجھے مسحور کردیا تھا۔ وہ ان لوگوں سے الگ تھلگ معلوم ہوتا تھا۔ میں اسی سے متاثر تھا اور ہوں جنرل! مجھے یقین تھا کہ اس کے ہاتھوں مجھے نقصان نہیں پہنچ سکتا اور وہ بھی مطمئن تھا کہ کسی غلط شخص کو اپنا فن منتقل نہیں کررہا۔ مجھ سے قبل سیکڑوں افراد کو شاگردی میں لینے سے انکار کرچکا تھا۔"

"تم نے اب تک ایک بیان بھی ایسا نہیں دیا جس کی صحت کی تصدیق کی جاسکے۔ تمہارا ہر بیان نئی داستان کا لطف دے رہا ہے۔"

"مجھ سے اس جزیرے کے بارے میں کچھ معلومات مزید طلب کی جارہی ہیں" دفعتاً اسپیکر سے کیتھی کی آواز ابھری "اور مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ کیا میں براہ راست تمہاری بات کراؤں؟"

"معلوم تو مجھے بھی کچھ نہیں ہے کیتھی" میں نے کہا "لیکن خیر! میں دیکھتا ہوں"

"میں تمہارا رابطہ براہ راست کرا رہی ہوں۔ یہ ظاہر نہ ہونے دینا کہ تم کسی غیر معمولی صورت حال سے دوچار ہو۔"

"میں سمجھتا ہوں کیتھی" میں نے کہا اور جنرل کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی نشست پر مطمئن بیٹھا تھا۔

چند لمحوں بعد اسپیکر سے ایک مردانہ آواز ابھری "گوٹے مل کے اطراف کے تمام نقشے کھنگالنے کے بعد ہم ایسا ایک ہی جزیرہ دریافت کرسکے ہیں جو مکمل طور پر غیر آباد ہے لیکن تصدیق کے لئے ہمیں مزید معلومات درکار ہیں۔"

"تم پوچھو، اگر مجھے معلوم ہو تو تمہاری رہنمائی ضرور کروں گا۔" میں نے باوقار انداز میں کہا۔

"کیا وہ جزیرہ پرسوں شام آنے والے طوفان کی زد میں آیا تھا؟" مجھ سے سوال کیا اور میں نے محسوس کیا کہ جنرل کے انداز میں اچانک ہی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

"ہاں" میں نے کہا "لیکن اس سوال سے جزیرے کی تلاش کا کیا تعلق ہے؟"

"بہت گہرا تعلق ہے جناب! اگر وہ جزیرہ طوفان کی زد میں آیا تھا تو ہم طوفان کے راستے پر جزیرے کو تلاش کریں گے اور اگر وہاں طوفان نہیں آیا تھا تو پھر ہم کوئی اور صورت نکالیں گے۔"

"میں نے کہا ہے کہ پرسوں شام وہ جزیرہ طوفان کی زد میں آیا تھا۔ اس سے تم کیا نتیجہ اخذ کروگے؟"

"جو جزیرہ ہمارے پیش نظر ہے وہ پرسوں شام آنے والے طوفان کے راستے میں پڑتا ہے۔ اب اگر آپ ہمیں طوفان کی آمد کے صحیح وقت سے آگاہ کرسکیں تو سمجھیں کہ جزیرے کا یقینی سراغ مل گیا۔"

میں نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالی "وقت کا تعین کس گھڑی سے کیا جائے گا؟" میں نے کہا "گھڑیوں کے آپس کے وقت میں بھی تو فرق ہوتا ہے۔"

"اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو ہم وہ فرق نکال لیں گے۔ کیا آپ صحیح وقت بتاسکیں گے؟"

"اس وقت سات بج کر تقریباً تین منٹ کا وقت تھا جب طوفان شروع ہوا تھا۔"

"اور اس وقت آپ کی گھڑی میں کیا وقت ہوا ہے جناب؟"

"نو بج کر تیرہ منٹ" میں نے کہا جنرل ٹیرس بے پناہ متجسس نظر آنے لگا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا نتیجہ نکلا ہے۔ میرے بیان کی تصدیق ہوجانے کی صورت میں وہ اور کیتھی میری اور باتوں پر یقین کرنے کے لئے مجبور ہوجاتے۔

"آپ کی گھڑی کا وقت بالکل درست ہے جناب! اور آپ نے جزیرے پر طوفان کی آمد کا جو وقت بتایا ہے اس کے مطابق بھی یہ وہی جزیرہ ہے جو ہم نے نشان زد کیا تھا۔"

میں نے جنرل ٹیرس کی طرف دیکھا جو تن کر بیٹھ گیا تھا "کیا ضروری ہے کہ یہ وہی جزیرہ ہو؟" جنرل نے کہا۔

"ہمیں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں اور مسٹر علی نے جزیرے پر طوفان کی آمد کا جو وقت بتایا ہے اس کے پیش نظر تو وہ کوئی اور جزیرہ ہو ہی نہیں سکتا جناب! آپ نے بھی جزیرہ مرگ کا نام ضرور سنا ہوگا۔ یہ گوٹے مل کے ساحل سے ڈیڑھ سو کلومیٹر شمال مشرق میں واقع ہے اور یہ وہ واحد جزیرہ ہے جو غیر آباد ہے۔ زیر آب چٹانوں کی وجہ سے اس طرف چھوٹی کشتیوں کا جانا بھی ممنوع ہے۔ علی صاحب نے جزیرے پر طوفان کی آمد کا جو وقت بتایا ہے، ہمارے حساب کی رو سے بھی وہی وقت بنتا ہے۔ ہم نے یہ وقت طوفان کی رفتار سمت اور گوٹے مل سے جزیرۂ مرگ کے فاصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے نکالا ہے۔"

"شکریہ" جنرل نے کہا "ضرورت پڑی تو تمہیں پھر زحمت دی جائے گی" جنرل کے ان الفاظ کے ساتھ ہی اسپیکر سے آواز آنا بند ہوگئی اور جنرل میری طرف متوجہ ہوگیا "موجودہ صدی کے دوران جزیرۂ مرگ دوبار ڈوب چکا ہے۔ اس کے اطراف ایسی خطرناک زیر آب چٹانیں بکھری ہوئی ہیں جن کے خوف سے ماہی گیر بھی اس طرف نہیں جاتے۔ بڑے بحری جہازوں کے اس طرف جانے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہاں کوئی مقامی آبادی بھی نہیں ہے۔ دنیا میں ایسے چند اور جزائر بھی ہیں جو سمندر میں ڈوب کر ابھرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے ایسی خطرناک جگہ جانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا جو کسی وقت بھی ڈوب سکتی ہو، وہاں رہائش اختیار کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ اگر تمہارے بیان کی اس طرح تصدیق نہ ہوجاتی تو میں کبھی یقین نہ کرتا تاہم مجھے اب بھی حیرت ہے کہ کچھ لوگوں نے اس جزیرے کو کیوں کر اپنا مسکن بنا رکھا ہے؟"

"تم لوگ میرے ہر بیان کو شبے کی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ میں اس بات پر افسوس کے سوا اور کیا کرسکتا ہوں۔"

"کیا ہم تم پر شبہ کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں علی؟" جنرل نے بڑی حیرت سے کہا۔

"ہرگز نہیں جنرل! یہ میرے ساتھ زیادتی ہے مگر میں اس پر احتجاج نہیں کروں گا، اظہار افسوس البتہ ضرور کرتا رہوں گا۔"

"مجھے تمہارے الفاظ سے تکلیف پہنچی ہے علی! تم ایک کھلی حقیقت کو نظر انداز کررہے ہو۔ کیتا سے ہونے والی تمہاری گفتگو کا یہ ٹیپ سننے کے بعد تمہارے یہودی ایجنٹ ہونے میں کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے لیکن پھر بھی..."

"یہ وقت اس بحث کے لئے مناسب نہیں ہے جنرل! ایک بات ایسی بھی ہے جو میرے حق میں جاتی ہے اور مجھے اس کی رعایت ملنی چاہئے تھی مگر افسوس تم نے اس رعایت سے بھی محروم کردیا۔"

جنرل حیرت سے مجھے دیکھنے لگا۔ یقیناً وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ اتنے مخالف حالات میں تو کوئی بات میرے حق میں جا ہی نہیں سکتی۔

"گوٹے مل آنے کے بعد مجھے تم سے یا کیتھی براؤن سے تنہائی میں بات کرنے کا ایک بھی موقع نہیں ملا، اگر مجھے ایسا ایک موقع بھی مل گیا ہوتا اور اس کے باوجود میں نے تمہیں حقیقت حال سے آگاہ نہ کیا ہوتا تو تم مجھے مجرم گردان سکتے تھے لیکن میرے ساتھ تمہارا طرز عمل وہی ہے جو کسی ایسے شخص کے ساتھ ہوسکتا ہے جو مجرم ثابت ہوچکا ہو۔ میرے ہر بیان کو تم من گھڑت قرار دے رہے ہو اور میرے ہر تعاون کو جان بچانے کی کوشش سمجھ رہے ہو۔ کیا تم اتنا بھی نہیں کرسکتے جنرل کہ میری کسی بات کو اس وقت تک جھوٹ نہ سمجھو جب تک کہ وہ غلط ثابت نہ ہوجائے؟"

میں دیکھ رہا تھا کہ میری باتوں نے جنرل ٹیرس کو متاثر کیا ہے۔ وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ اس وقت میرے پاس اپنی زندگی بچانے کے لئے سب سے مؤثر ہتھیار یہی تھا۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کے اعتماد کو زیادہ سے زیادہ متزلزل کرکے ہی میں کامیابی سے قریب تر ہوسکتا تھا اور یہ حقیقت تو بہرحال اٹل تھی کہ میں اپنے کیے کو کسی طرح بھی ثابت نہیں کرسکتا تھا۔

"تمہاری باتوں میں وزن ہے علی! میں تم سے بہت اچھی طرح واقف ہوں، تم دلائل کے انبار لگادیتے ہو۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اس موقع پر تم اپنے حق میں ایک بھی دلیل پیش نہیں کرسکوگے لیکن ایسی دلیل ڈھونڈ لائے جسے کسی طرح رد کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری طرف جو کچھ ہوچکا ہے میں اس کا تدارک بھی نہیں کرسکتا۔ ہم دونوں کو ایک دودھاری تلوار سے گزرنا ہے میرے دوست! میں مانتا ہوں کہ میں نے جلدبازی سے کام لیا ہے۔ یہاں لانے سے قبل تمہیں ایک موقع ضرور ملنا چاہئے تھا لیکن گزرے ہوئے وقت کو واپس لانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میری حماقت سے تم ایک ایسی صورت حال میں پھنس گئے ہو جس سے نکلنے کی تدبیر اب تمہیں ڈھونڈنی ہے۔ میں ہر قسم کے تعصبات سے مبرا ہوکر صرف ایک دوست کی حیثیت سے تم سے مشورہ طلب کررہا ہوں کہ اس وقت میری جگہ اگر تم خود ہوتے تو کیا کرتے؟"

"تم غلط سمجھ رہے ہو جنرل! میں تو تم سے صرف اتنی رعایت طلب کررہا ہوں کہ خدارا میری کسی بات کو جھوٹ مت سمجھو، مجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے۔"

"تمہارا جواب بہت واضح ہے، یعنی اب تمہیں اس وقت تک یہیں رہنا ہے جب تک کہ خود کو شک و شبے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوری طرح بالاتر ثابت نہ کردو۔ رہی یہ بات کہ میں تمہارے کسی بیان کو جھوٹ نہ سمجھوں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔"

"تو سب سے پہلے اس بات پر یقین کرلو کہ میرے نظریات کی تبدیلی کے لئے مجھ پر عمل کیا گیا تھا مگر وہ غیر موثر ثابت ہوا اور میں اب بھی وہی پہلے والا علی یار خان ہوں جو فلسطین کی آزادی کے لئے صیہونی فتنے کے سامنے آہنی دیوار بنا رہتا تھا اور یہ کہ رینڈل ہاورڈ اور اس کے گروہ کے ارکان کو دھوکے میں رکھے ہوئے تھا۔"

"میں تو اس پر یقین کرلوں گا لیکن۔۔۔"

"فی الوقت میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم میری بے گناہی پر یقین کرلو" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "زندگی کے آخری لمحات میں اس کرب سے تو محفوظ رہوں گا کہ میں اپنوں کی نظروں سے گر گیا ہوں۔"

"میں۔۔۔ میں تمہاری بات پر یقین کرتا ہوں میرے دوست" جنرل ٹیرس نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا "اگر تم واقعی بے گناہ ہو تو مجھے معاف کردینا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوگا۔۔۔"

"مجھے تم پر فخر ہے جنرل!" میں نے اس کا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا "تم نے جو کچھ بھی کیا نیک نیتی سے کیا اور میرا برا نہیں چاہا۔ مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے جنرل۔"

"شکریہ علی! اب یہ بتاؤ کہ ہمیں اگلا قدم کیا اٹھانا چاہئے۔ تمہارے موشے ہاورڈ کے ٹھکانے کا سراغ تو مل گیا۔ کیوں نہ اسے تباہ کردیا جائے۔"

"اول تو رینڈل خود وہاں نہیں ہوگا اور فرض کرو وہ وہاں ہو اتب بھی یہ نہ بھولو کہ تہذیب اور بڈ بھی اس جزیرے پر قید ہیں۔"

"تو کیا خیال ہے ان کی رہائی کے لئے کوئی مشن ترتیب دیا جائے؟" جنرل نے کہا۔

"تمہیں دیر میں خیال آیا جنرل" اسپیکر سے کیتھی کی آواز ابھری "میں فوج کے اعلیٰ افسران سے تبادلہ خیال کرچکی ہوں۔ وہ فوری طور پر آپریشن کے لئے تیار ہیں۔"

"معلوم ہوتا ہے تم نے ہنگامی حالت کا اعلان کردیا ہے تبھی اتنی تیزی سے فیصلوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے" میں نے کہا۔

"ہم ہنگامی حالت سے ہی تو دوچار ہیں علی" کیتھی نے کہا "تینوں مسلح افواج کے چنیدہ دستے کسی بھی وقت حرکت میں آنے کو تیار بیٹھے ہیں۔"

"میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان دونوں کی رہائی کے لئے کوشش ناگزیر ہوگئی ہے۔ میرے بعد تہذیب میرا مشن تو جاری رکھ سکے گی لیکن مجھے شبہ ہے کہ انہیں رہا کرانے کی کوئی کوشش کامیاب بھی ہوسکے گی؟"

"یہ فوجی آپریشن ہوگا علی" کیتھی نے کہا "اسے ناکام بنانا اتنا آسان نہیں ہوگا۔"

"اہمیت طاقت کی نہیں، حکمت عملی کی ہوگی کیتھی! ہمیں نہیں معلوم کہ جزیرے کی حفاظت کے کیا انتظامات ہیں۔ ممکن ہے جزیرے پر کسی کے پہنچنے سے قبل ہی ان کے آلات نشان دہی کردیں اور وہ ہوشیار ہوجائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جزیرے کے ساحلوں کی نگرانی کے لئے خفیہ محافظ متعین ہوتے ہوں۔"

"جزیرہ مرگ تک کسی بحری جہاز کی رسائی تو ناممکنات میں سے ہے" جنرل ٹیرس بولا "اس بات سے وہ لوگ خود بھی واقف ہوں گے اور اس بنا پر امید کی جاسکتی ہے کہ انہوں نے اتنے حفاظتی انتظامات نہیں کئے ہوں گے جتنی تمہیں توقع ہے۔"

"کیتھی براؤن تو وہاں ایک پورے دستے سے حملہ کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب وہاں کشتی بھی نہیں پہنچ سکتی تو ایک پورا دستہ کس طرح پہنچے گا؟"

"ہم یہاں سے ایک کمانڈو دستہ روانہ کررہے ہیں" کیتھی نے کہا "یہ لوگ غوطہ خوری کے لباس میں ہوں گے اور ان کی اولین ذمے داری تہذیب اور بڈ کو رہا کرانا ہوگی۔ باقی باتیں بعد کی ہیں۔"

"ٹھیک ہے" میں نے کہا "جزیرہ مرگ تک پہنچنے کے لئے آبدوزیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن غوطہ خوری کے لباس کی ضرورت نہیں ہے۔ جنرل کی یہ دلیل دل کو لگتی ہے کہ جب وہ جزیرہ اتنے خطرناک سمندر میں واقع ہے تو وہ لوگ اس کی حفاظت کی طرف سے بھی غافل ہوں گے۔ انہیں کسی کی طرف سے خطرہ بھی نہیں ہے۔ میں وہ واحد مرد ہوں جس کا تعلق ان کے گروہ سے نہیں مگر میں وہاں سے ہوکر آیا ہوں۔ ان کی احتیاط کا اندازہ اس بات سے کرلو کہ مجھے وہاں سے کوٹے مل بے ہوشی کے عالم میں منتقل کیا گیا لہٰذا وہ مطمئن ہوں گے کہ جزیرے کے محل وقوع سے لاعلم ہوں۔ میری طرف سے کوئی خطرہ ہوا تو بھی میں کسی کو معلومات فراہم نہیں کرسکوں گا۔"

"میں جزیرہ مرگ پر شب خون مارنے کے احکامات جاری کررہی ہوں علی! بحریہ کے جنگی جہاز، آبدوزیں اور اعلیٰ تربیت یافتہ کمانڈو دستہ یہاں سے روانہ ہونے کے لئے تیار

ہے۔"

"میں تمہیں جزیرے کی تعمیرات کے بارے میں تفصیل سے بتا رہا ہوں۔ ان معلومات کی مدد سے نقشہ تیار کرلو تاکہ کمانڈوز کو تہذیب تک پہنچنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے" میں نے جزیرے کے بارے میں بڑی تفصیل سے بتانا شروع کردیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیتھی نے یہ معلومات کس طرح نوٹ کی ہوں گی تاہم اس نے نہ تو درمیان میں مجھے ٹوکا اور نہ ہی بعد میں کوئی سوال کیا۔

"ان معلومات کی روشنی میں کام بہت آسان ہوجائے گا علی" کیتھی نے کہا "اب یہ اور بتادو کہ کیا لی کوان کو بھی وہاں سے نکالنا ہے۔"

"تمہارے کمانڈوز اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرسکیں گے" اس کی لاعلمی میں اس کے نزدیک تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو علی؟" کیتھی کی متحیرانہ آواز آئی "تم تو اچھی طرح جانتے ہو کہ کمانڈو ٹریننگ کیا ہوتی ہے۔"

"ہاں یہ میں کہہ رہا ہوں کیتھی! اور اگر تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارا کوئی آدمی بلاوجہ ضائع نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ جزیرے پر داخل ہونے والے کسی شخص کے پاس میری استعمال کی ہوئی کوئی چیز موجود ہو۔ مجھے سب سے زیادہ خطرہ لی کوان کی طرف سے ہے۔ ہر قسم کے حفاظتی حصار کو توڑا جاسکتا ہے مگر لی کوان کی نظروں سے نہیں بچا جاسکتا۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ تہذیب اور بڈ اس کے برابر والے کاٹیج میں قیام پذیر ہیں۔ میرے کمرے کی الماری سے تمہیں ایک استعمال شدہ رومال مل جائے گا۔ جب جزیرے پر لی کوان کا سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ رومال لہرادیا جائے۔ ورنہ تمہاری یہ مہم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکے گی۔"

میری بات سن کر کیتھی ہنسنے لگی "عجیب انہونی باتیں کررہے ہو علی! لی کوان آدمی ہے یا۔۔۔"

"خبردار! اس کی شان میں کوئی نازیبا لفظ مت کہنا۔ وہ میرا استاد ہے اور میں اس کا بے حد احترام کرتا ہوں۔ میری باتیں تمہیں کتنی ہی انہونی کیوں نہ معلوم ہورہی ہوں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔"

"عمل ہوجائے گا علی! لیکن کیا ضروری ہے کہ کسی کا لی کوان سے سامنا بھی ہو۔"

"ضرور ہوگا کیتھی" میں نے کہا "مجھے اس بات کا یقین ہے اور سامنا ان میں سے کسی کا ہوگا جو تہذیب کے کاٹیج تک جائیں گے۔ تم شاید یقین نہ کرو لیکن یہ حقیقت ہے کہ لی کوان کی حسیات جانوروں سے بھی بڑھ کر ہیں۔"

پھر کیتھی غالباً ہدایات دینے میں مصروف ہوگئی۔ میں نے جنرل ٹیرس کی طرف دیکھا اس کے چہرے کے تاثرات سے اس کی دلی کیفیات کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"تم اندازہ نہیں کرسکتے جنرل کہ یہودی مسلمانوں سے کس قدر خوف زدہ ہیں۔ اپنی تمام تر برتری کے باوجود وہ اس خوف سے پیچھا نہیں چھڑا سکے جو ان کے لاشعور میں موجود ہے۔"

"میں جانتا ہوں علی" جنرل نے جواب دیا۔

"یقیناً تم جانتے ہو لیکن میں تمہیں بتاؤں گا تو تم یقین نہیں کروگے۔ رینڈل نے سائنٹیفک طریقے سے میرے نظریات تبدیل کئے، مشینوں کے ذریعے میرا چیک اپ کرکے اطمینان کیا مگر انہیں اطمینان نہیں ہوا۔ حالاں کہ انہیں اپنی مشینوں پر بڑا اعتماد ہے۔ ہر قسم کے مرحلوں سے گزرنے کے بعد بھی انہوں نے میرا امتحان لینا جاری رکھا۔ یہ پرسوں رات کی بات ہے جب جزیرہ طوفان برگ وباراں کی زد میں تھا کہ ایک شخص اندھیرے میں میرے کاٹیج میں داخل ہوا۔ اس وقت لائٹ گئی ہوئی تھی۔ اس نے خود کو موشے ہاورڈ کا باغی ظاہر کیا اور مجھے جزیرے کے محل وقوع کا ہاتھ کی مدد سے بنایا ہوا ایک نقشہ پیش کیا اور مجھ سے درخواست کی کہ میں جزیرے سے نکلنے کے بعد جنرل ٹیرس کی مدد سے جزیرے پر حملہ آور ہوجاؤں۔۔۔"

"وہ نقشہ کہاں ہے" جنرل نے میری بات کاٹتے ہوئے بے صبری سے کہا۔

"اس نقشے کے مطابق وہ جزیرہ کوٹے مل سے اسی میل جنوب مغرب میں تھا جبکہ درحقیقت وہ نوے میل شمال مشرق میں واقع ہے۔"

"اوہ!" جنرل ٹیرس حیران رہ گیا "پھر تم نے کیا کیا؟"

"مجھے اس پر اس وقت شبہ ہوگیا تھا جنرل! اس شخص کو دراصل رینڈل نے خود بھیجا تھا۔ قدرتی بات ہے کہ میں اس نادر موقع کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیتا لیکن میں اتنا احمق نہیں ہوں کہ اس کی کسی چال میں آجاؤں۔ میں نے رینڈل کے ہاتھوں صرف ایک بار چوٹ کھائی ہے اور دوبارہ چوٹ کھانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ میرے نظریات تبدیل ہوگئے تو ہوگئے۔ ایک بار یہودی نظریات سے متفق ہوجانے کے بعد کسی پر رحم کھانے کی گنجائش کہاں نکل سکتی ہے۔ میں نے اس کی تصویر کھینچ لی اور اس سے کہہ دیا کہ میں اسے موشے ہاورڈ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ وہ شخص میک اپ میں تھا اور مجھے افسوس یہ ہے کہ وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ میں نے صبح ہوتے ہی ساری کتھا رینڈل کو سنادی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس شخص کی تصویر بھی پیش کردی جو میں نے لائبریری کی مدد سے کھینچی تھی۔ ریندل نے اسے پہچاننے سے انکار کردیا۔ وہ مجھے دھوکا دے رہا تھا اور میں اسے دھوکا دے رہا تھا۔ وہ تو مجھے دھوکا دینے میں کامیاب نہیں ہوسکا لیکن دیکھ لو میں اسے کتنی کامیابی سے دھوکا دے رہا ہوں۔ وہ یہی سمجھتا ہے کہ اب میں یہودیوں کے لئے کام کروں گا مگر اس کی خوف زدگی کا عالم یہ ہے کہ اس نے مجھے جزیرے کے محل وقوع سے بے خبر رکھا۔ اس ذریعے سے واقف نہیں ہونے دیا جس کے ذریعے جزیرے پر آمدورفت ممکن ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیتا کو میرے ساتھ لگادیا تاکہ وہ ہروقت میری نگرانی کرتی رہے۔"

"یہ تو میں جانتا ہوں کہ یہودی مسلمانوں سے بے حد خوف زدہ ہیں لیکن مجھے اس حد تک اندازہ نہیں تھا" جنرل نے کہا۔

"یہ شخص جس کا نام ریندل ہے یہ مجھ سے اولیوہارڈ کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو مجھے قتل کردینے کی ہدایات جاری کررکھی تھیں لیکن جب میں اس کے قابو میں آگیا تو اس نے اپنا ارادہ تبدیل کردیا۔ اگر کی کوان نہ ہوتا تو صورت حال بہت مختلف ہوتی۔ ریندل سے یا اس کے آدمیوں سے جزیرے پر ہی تصادم ہوجاتا۔ کوٹے بل ائرپورٹ پر ان کے قابو میں آجانا میرے لئے ہر اعتبار سے سودمند ثابت ہوا ہے۔ کسی اور ذریعے سے شاید ہمیں کبھی اس جزیرے کا علم نہ ہوپاتا جہاں دہشت گردوں کی ایک پوری کھیپ تیار کی جارہی ہے۔ یہ دہشت گرد تربیت پوری ہونے کے بعد کیا کیا گل کھلائیں گے اس کا اندازہ کرنا بھی محال ہے۔ ریندل نے عظیم تر اسرائیل کی سرحدوں کا جو نقشہ بنایا ہے اس کے لئے واقعی اسے اتنی ہی تعداد میں دہشت گرد درکار ہوں گے۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے جس اتحاد کی ضرورت ہے وہ مسلمانوں میں مفقود ہے اور افراتفری کے ساتھ انفرادی محاذوں پر زیادہ عرصے کامیابی سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔"

"تہذیب اور بڈ کی رہائی کے لئے جنگی بحری جہازوں کا بیڑہ روانہ ہوچکا ہے علی" کیتھی کی آواز آئی۔

"اتنی جلدی!" میں نے حیران ہوکر کہا۔

"اوہ! میں سمجھ گیا" جنرل نے تیزی سے کہا "بحریہ کے جہاز جنگی مشقوں کے سلسلے میں پہلے ہی بین الاقوامی سمندر میں موجود تھے اس لئے وہ اتنی جلدی روانہ ہوسکے ہوں گے۔"

"کمانڈوز کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ان جہازوں تک پہنچایا گیا ہے جنرل اور آبدوزیں تو پہلے ہی کھلے سمندر میں موجود تھیں۔"

"بحری جہاز تو جزیرے سے دور ہی رک جائیں گے" جنرل نے کہا۔

"جی ہاں جنرل! منصوبہ یہ ہے کہ جہاز محفوظ مقام پر رک جائیں گے اور آبدوزوں کے ذریعے کمانڈوز جزیرے تک پہنچ سکیں گے۔ تہذیب اور بڈ کو جزیرے سے نکالنے کے بعد ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ یہ تم بتاؤ گے علی!"

"مجھے کامیابی کی امید کم ہی ہے کیتھی لیکن تہذیب اور بڈ کے بعد جس قدر جلد ممکن ہوسکے جزیرے پر تباہ کن حملے کرنے کی کوشش کرنا۔"

"میرا خیال بھی یہی ہے علی! میں ابھی فضائیہ کے سربراہ سے بات کرتی ہوں۔"

"ایسی حماقت مت کرنا کیتھی" میں نے تیزی سے کہا "اس معاملے میں فضائیہ کو ملوث کرنا خطرناک ہوگا۔"

"ہماری فضائیہ بہت مضبوط ہے علی" جنرل ٹیرس بولا "اور پھر یہاں تو انہیں مزاحمت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑے گا۔"

"مجھے اس میں شبہ ہے جنرل! فضائی حملے کے خلاف ان کے پاس زیادہ موثر ہتھیاروں کی موجودگی کے امکانات ہیں۔"

"ہوائی جہازوں کے ذریعے بمباری کرکے زیادہ تباہی پھیلائی جاسکتی ہے جبکہ بحری جہازوں کے ذریعے توپوں کے گولے پھینک کریا میزائلوں سے حملہ کرکے اتنے عمدہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔"

"تمہاری بات سے مجھے اختلاف نہیں ہے جنرل" میں نے کہا "تم جس طرح مناسب سمجھو کرو' میں نے تو بس ایک خطرے کی نشان دہی کی تھی۔"

"تم جزیرے پر حملہ کرنے کے لئے ہر ذریعہ اختیار کرو مگر علی کی وارننگ کو نظرانداز بھی مت کرنا اور فضائی قوت ذرا احتیاط سے استعمال کرنا۔"

"ٹھیک ہے جنرل! میں اس سلسلے میں متعلقہ محکموں سے بات چیت کرتی ہوں۔"

"یہ آپریشن صبح سے قبل مکمل نہیں ہوسکے گا علی!" جنرل نے مجھ سے کہا "اگر تم چاہو تو اس وقت تک کے لئے تم سوسکتے ہو۔ تہ خانوں سے تو تم واقف ہی ہو۔"

"مجھے معلوم ہے جنرل کہ اس تہ خانے میں آراستہ

وپیراستہ خواب گاہیں موجود ہیں لیکن ان حالات میں کسے نیند آسکتی ہے البتہ فریج ٹٹولنا پڑے گا۔"

میں اٹھ کر دوسرے کمرے میں آیا جہاں فریج موجود تھا۔ جنرل ٹیرس بھی میرے ساتھ ہی اٹھا تھا۔ فریج میں دو آدمیوں کے لئے کم ازکم تین روز کی خوراک کا ذخیرہ تو موجود تھا۔

"کھانے پینے کی اشیا کا اتنا ذخیرہ ہمیشہ یہاں موجود رہتا ہے" جنرل نے کہا۔

"ہم دونوں کی مشترکہ خوش قسمتی ہے جنرل! ورنہ زندگی کچھ اور مختصر ہوجاتی۔"

"باربار اس قسم کی باتیں کرکے مجھے شرمندہ مت کرو" جنرل ٹیرس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم کیوں شرمندہ ہورہے ہو جنرل! تم نے مجھے تنہا تو مشکل میں نہیں پھنسایا۔ میرے ساتھ خود بھی گرفتار ہوئے ہو۔"

ہم نے کھانا کھایا اور اس کے بعد ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ کیتھی براؤن بھی جاگ رہی تھی اور ہر تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ہمیں تفصیلات سے آگاہ کررہی تھی۔ فضائیہ کے سربراہ نے بڑے جوش وخروش سے اس مہم میں حصہ لینے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ میں ان کے حق میں دعا ہی کرسکتا تھا۔ اس لئے کہ جزیرے پر فضائی حملہ ہونے کی صورت میں مجھے کوئی اچھی توقع نہیں تھی۔ میں نے کیتھی کو منع بھی کیا تھا کہ جنگی بحری جہازوں سے وائرلیس پر زیادہ رابطہ نہ رکھے۔ وجہ یہ تھی کہ گفتگو سنی بھی جاسکتی تھی۔ اس پر کیتھی نے جو موقف اختیار کیا وہ یہ تھا کہ ساری گفتگو کوڈورڈز میں ہورہی ہے اس لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تاہم اس نے کسی احتیاط کا مظاہرہ ضرور کیا تھا اور اب صرف ضرورتاً ہی لاسلکی گفتگو کررہی تھی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مجھ پر بے چینی طاری ہونا شروع ہوگئی۔ جنرل ٹیرس کی حماقت سے میں پھنس نہ گیا ہوتا تو کوئی ایسی صورت اختیار کرتا جس میں تہذیب کی جان کو خطرہ نہ ہوتا لیکن اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا تھا کہ اسے دوسروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے اور میں نے وہی کیا تھا۔

حیران کن بات یہ تھی کہ حالات کی سنگینی مجھ پر اتنی اثر انداز نہیں ہورہی تھی۔ مجھے یہ فکر بھی نہیں رہی تھی کہ میں اس تہ خانے سے کس طرح نکل پاؤں گا۔ کوئی خیال تھا تو تہذیب کا تھا۔ ہم نے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ قید میں گزارا تھا۔ اس قید کے دوران میں تو مصروف رہا تھا لیکن تہذیب کے پاس کوئی کام نہیں تھا۔ چھ ماہ کی مدت کم نہیں ہوتی۔ آدمی کے ہاتھ پیروں میں زنگ لگ جاتا ہے۔ ذہنی صلاحیتیں تک متاثر ہوتی ہیں۔ تہذیب اور بڈ کو اگرچہ کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا لیکن قید ہونے کا احساس بھی تو کم نہیں ہوتا۔ ذہنی کرب تو جسمانی اذیت سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے اور ذہنی کرب کے لئے صرف یہ احساس بہت کافی ہوتا ہے کہ آدمی قید ہے' آزاد نہیں ہے'۔ اپنی مرضی سے جہاں چاہے گھوم پھر سکتا ہے مگر اس کی بھی کچھ حدود ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جب اور جہاں کسی بھی شخص کے لئے کچھ حدود کا تعین کردیا جائے وہ انہیں توڑنے پر تل جاتا ہے۔ شاید قدرت نے انسان کا خمیر ہی بغاوت اور سرکشی سے اٹھایا ہے۔

اور پھر تہذیب کو ایک دوسرا صدمہ بھی تو پہنچا تھا جس کے سامنے ہر صدمہ ہیچ تھا اور وہ تھا میرے نظریات کی تبدیلی کا صدمہ... تہذیب کے لئے یہ بہت جان لیوا صدمہ تھا جبکہ بڈ کا معاملہ دوسرا تھا۔ اس کی اپنی ایک شخصیت تھی جس کا مجروح ہونا وہ گوارا نہیں کرسکتی تھی دوسری طرف مجھ سے

ایم اے راحت کے سنسنی خیز ناول

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا تعلق بہت گہرا تھا۔ میرے نظریات کی تبدیلی کا علم ہونے کے باوجود وہ مجھ سے قطع تعلق نہیں کر سکی تھی۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ اس کے خیال میں میرے نظریات کی تبدیلی عارضی ہو یا پھر اس نے سوچا ہو کہ برے وقت میں ساتھ نہیں چھوڑنا چاہئے۔

میں عالم اضطراب میں کبھی ٹہلنے لگتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا تھا۔ جنرل بھی ایسی ہی کیفیات سے گزر رہا تھا۔ میں اس کے اضطراب کے اصل سبب سے ناواقف تھا تاہم اس نے میرے لئے جو فیصلہ کیا وہ بہت جذباتی تھا اور میرے ساتھ ساتھ وہ خود بھی پھنس گیا تھا۔ کچھ عجب نہیں تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ پشیمانی کے احساس سے دوچار ہو رہا ہو۔ جذباتی فیصلے عموماً پشیمانی کا باعث بن جاتے ہیں۔

رات ڈھائی بجے کے قریب کیتھی براؤن نے اطلاع دی کہ جنگی جہازوں کے بیڑے نے آگے بڑھنا بند کر دیا ہے اور جزیرہ مرگ سے کوئی تیس میل دور کھلے سمندر میں لنگر انداز ہو گیا ہے۔ اس سے آگے آبدوزوں کا کام تھا۔ آبدوز ہی ایک ایسا ذریعہ تھا جس کے ذریعے جزیرے تک رسائی ممکن تھی۔ زیر آب بکھری ہوئی چٹانوں اور جزیرے پر ریڈار کے خطرے کے پیش نظر کوئی اور ذریعہ محفوظ نہیں تھا۔

اس خبر نے میرے اضطراب میں اضافہ کر دیا تھا۔ تہذیب کی رہائی کے لئے روانہ کی جانے والی ٹیم فیصلہ کن مراحل میں داخل ہو گئی تھی۔ اگر کمانڈو دستہ جزیرے کے ساحل تک بحفاظت پہنچ جاتا تو یہ پہلی کامیابی ہوتی۔

"تم سو جاؤ علی" اچانک جنرل ٹیرس نے مجھ سے کہا "میں جاگ رہا ہوں، کوئی اہم اطلاع موصول ہوئی تو میں تمہیں اٹھا دوں گا۔"

"میں اٹھ کر بھی کیا لوں گا" میں نے پھیکے سے انداز میں مسکرا کر کہا "میں تو اس وقت خود کو دنیا کا بے بس ترین آدمی محسوس کر رہا ہوں۔"

جنرل کے چہرے پر شرمندگی بکھر گئی۔ میں نے جو بات کہی وہ اسے شرمندہ کرنے کے لئے نہیں کہی تھی لیکن میں بھی کیا کرتا۔ اپنی موجودہ کیفیت کے اظہار کے لئے خواہ کتنی ہی احتیاط سے الفاظ کیوں نہ منتخب کرتا، جنرل ٹیرس اس کی زد سے نہیں بچ سکتا تھا اس لئے کہ موجودہ صورت حال کی تمام ذمے داری اس پر عائد ہوتی تھی۔

"ویسے اگر تم سونا چاہو تو سو سکتے ہو" میں نے اپنے جملے کا تاثر کم کرنے کی کوشش کی "اس مہم کے اختتام تک تو مجھے نیند آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔"

"تو پھر میں تمہارے لئے کافی بنا کر لاتا ہوں" جنرل نے کہا۔ اس محل کے نیچے واقع اس وسیع و عریض تہ خانے میں ہر قسم کے انتظامات موجود تھے اور یہ انتظامات صرف اس وجہ سے کئے گئے تھے کہ کسی بھی ہنگامی صورت میں وہاں چند روز پناہ حاصل کی جا سکے۔ باہر کی دنیا سے رابطہ منقطع ہو جائے تو بھی محصور کسی کا دست نگر نہ ہو ویسے بھی سربراہان مملکت کے بہت چونچلے ہوا کرتے ہیں۔ کسے معلوم تھا کہ ایک روز یہ چونچلے بازی مجھ جیسے غریب الوطن شخص کے کام آئے گی۔

میں نے بہت کوشش کی کہ کافی بنانے کا فریضہ جنرل مجھے سونپ دے مگر وہ مصر ہو گیا۔ ہرچند کہ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنے کا عادی نہیں تھا۔ اس کے کام کرنے کے لئے ملازمین کی ایک پوری فوج ہر وقت تیار رہا کرتی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے میرے لئے کافی بنائی۔ ایک طرح سے یہ اس زیادتی کی تلافی کرنے کی کوشش تھی جو اس نے مجھے یہاں قید کر کے میرے ساتھ کی تھی۔

"کافی بہت عمدہ ہے جنرل" میں نے کافی کا ایک گھونٹ لینے کے بعد کہا۔

"یہ تمہارا خلوص ہے کہ کافی تمہیں اچھی لگی ورنہ مجھے تو کافی بنائے ایک عرصہ بیت گیا" جنرل نے بجھے بجھے سے انداز میں کہا۔

"واقعی تمہیں بہت محنت کرنی پڑی اس لئے سوکھا سا منہ بنا کر بات کر رہے ہو" میں نے ہنس کر کہا۔

"تمہاری خوش قسمتی ہے علی کہ تمہیں جنرل کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی کافی پینے کو ملی" کیتھی براؤن کی آواز آئی "تمہارے منہ سے کافی کی تعریف سن کر جنرل کے ہاتھوں کی بنی ہوئی کافی پینے کو میرا دل بھی مچلنے لگا ہے۔"

جنرل چونک پڑا "اپنے فرض پر نگاہ رکھو کیتھی! ایسی بات تمہیں مذاق میں بھی نہیں کہنی چاہئے۔"

"میری فرض شناسی پر تمہیں کوئی شبہ ہونا نہیں چاہئے جنرل! لیکن بہت غور کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ ہم ایک سنگین نوعیت کی غلطی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔"

"کیا میں یہ سمجھوں کہ اس مشن کا انچارج تمہیں بنا کر میں نے غلطی کی ہے" جنرل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"بے فکر رہو جنرل! اب علی کو آزاد کر کے دوسری غلطی نہیں کی جا سکتی لیکن تمہیں یہ تو تسلیم کر لینا چاہئے کہ ہم سے جلد بازی میں غلطی ہو چکی ہے۔"

"اپنی اس کوتاہی کا اعتراف میں پہلے ہی کر چکا

ہوں" جنرل نے بڑی بے بسی سے کہا۔

"کاش ہمیں تھوڑا سا وقت مل جاتا" کیتھی نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "تو شاید ہم اس معاملے کے اور پہلوؤں پر بھی غور کر لیتے۔ یہ وہی علی یارخان تو ہے جو برس ہا برس سے یہودیوں کے خلاف برسر پیکار ہے۔ ہمارے پاس ہر طرح کے ثبوت موجود تھے کہ گوٹے مل ائیرپورٹ سے لاپتا ہونے تک علی کی وفاداریوں پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اولیو ہاورڈ کو ہلاک کرنے کے بعد علی منظر عام پر آگیا تو اس شان سے کہ اسرائیل کے دل تل ابیب سے دو کانکرڈ طیارے اغوا کر لئے اور اسرائیل کے حکام کو ایسی بھرپور شکست سے دوچار کیا جسے وہ کبھی نہیں بھلا سکیں گے۔ ان دونوں طیاروں میں اسرائیل کے چوٹی کے افراد سفر کر رہے تھے اور اسرائیل نے ان طیاروں کی حفاظت کے لئے جو انتظامات کئے تھے ان کی مثال ملنی مشکل ہے لیکن ان کی کوششوں کا انجام کیا ہوا۔ علی نے طیارے اغوا کر لئے۔ نہ صرف اغوا کئے بلکہ آج تک اسرائیلی حکام سراغ نہیں لگا سکے کہ وہ طیارے کہاں گئے۔ اس کے بعد عراق میں علی نے جو کارنامے سرانجام دئیے وہ بھی ہمارے علم میں ہیں پھر آخر ہم چند جملے سن کر اتنے جذباتی کیوں ہو گئے کہ ہم نے بغیر کچھ سوچے سمجھے علی کے خلاف اتنا بڑا قدم اٹھا لیا۔ کیا یہ سوچنا ہمارا فرض نہیں تھا کہ علی وہ شخص ہے جسے نہ خریدا جا سکتا ہے، نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ جھکایا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہمارا ذہن کسی ایسے سائنٹیفک طریقے کی طرف نہیں جا سکتا تھا جس سے نظریات تبدیل کئے جا سکتے ہوں لہٰذا ہمیں کیسٹ سننے کے باوجود یہ بات رد کر دینی چاہئے تھی کہ علی یہودیوں کے لئے کام کر رہا ہے اور بالفرض ایسا تھا بھی تو کیا ایک غلطی سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے؟"

"آخری بات تم نے درست کہی تھی کیتھی" میں نے ہنس کر کہا "بعض اوقات تو ایک غلطی پورے کیریئر کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے اور اس کی سب سے بڑی مثال شیطان ہے۔"

"میری بات مذاق میں اڑانے کی کوشش مت کرو علی! میں بے حد سنجیدہ ہوں۔"

"ان سب باتوں پر میں بھی غور کر چکا ہوں کیتھی" جنرل نے شکست خوردہ سے انداز میں کہا "اس وقت تو مجھے صرف یہ بتاؤ کہ اب ہم کیا کریں۔ جو غلطی ہم نے کر دی ہے اس کا مداوا کیسے ہو۔"

"میں یہ فیصلہ علی پر چھوڑتی ہوں" کیتھی براؤن کی گمبھیر آواز آئی اور جنرل اضطراری انداز میں کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہرگز نہیں" اس نے سخت لہجے میں کہا "جنرل اپنے فیصلے واپس نہیں لیا کرتے۔ یہ معاملہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ کر ہی ختم ہو گا۔"

میں نے ان کی گفتگو میں دخل دینے کی کوشش نہیں کی۔ میرا ذہن تو جزیرہ مرگ کی طرف منتقل ہو گیا تھا جس کی طرف اس وقت آبدوزیں بڑھ رہی ہوں گی اور گوٹے مل کی مسلح افواج کے بہترین تربیت یافتہ کمانڈوز اس وقت کے منتظر ہوں گے جب ان کی آبدوزیں جزیرہ مرگ کے ساحل تک پہنچیں۔

کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس میں تکرار ہوتی رہی۔ کیتھی کے دل میں میرے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا۔ وہ عورت تھی اور اس کا دل نرم تھا۔ اس پر میری باتیں اثر انداز ہوئی تھیں جبکہ جنرل ٹیرس نہ صرف مرد تھا بلکہ فوجی بھی تھا۔ اس نے پسیجنا نہیں سیکھا تھا۔ جنرل اگر پسیجنے لگیں تو فوجوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔

ان دونوں کی تکرار کا انجام یہ ہوا کہ کیتھی اپنے موقف سے دستبردار ہو گئی۔ وہ چاہ رہی تھی کہ مجھے رہا کر دیا جائے خواہ اس میں کتنے ہی خطرات کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔

میں کبھی ٹہلنے لگتا اور کبھی بیٹھ جاتا۔ ذہن کا عالم عجیب تھا۔ یہاں سے باہر نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میرا انجام یہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہر معرکے میں بے خوف و خطر کود پڑنے والا شخص یوں گمنامی کی موت مر جائے گا اور وہ بھی اپنوں کے ہاتھوں اور بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کے۔ باہر سے کمک آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ آج شام ڈیوڈ ریان سے میری ملاقات طے تھی۔ میں اور کیتا وہاں نہ پہنچ پاتے تو رینڈل کو اطلاع دی جاتی۔ اس اطلاع پر رینڈل کا رد عمل کیا ہوتا اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا اس لئے کہ اس کا رد عمل بہت سی باتوں سے مشروط ہوتا۔ اگر تہذیب کو رہا کرانے کی مہم کامیاب ہو جاتی اور جزیرہ مرگ پر حملہ کر دیا جاتا تو ظاہر ہے کہ رینڈل کا ذہن سب سے پہلے میری ہی طرف منتقل ہوتا پھر کانفرنس ملتوی ہونے کی خبر بھی تو تھی اور اس کے بعد میرا منظر عام سے غائب ہو جانا۔ ان میں سے ہر بات میرے خلاف جاتی تھی اور اس کے بعد ان سے یہی امید کی جا سکتی تھی کہ وہ ایک بار پھر میری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔ صفائی کا موقع بھی مجھے شاید ہی دیا جائے۔ اگر یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تین عوامل میرے خلاف نہ ہوتے تو میرے غائب ہونے پر وہ لوگ پریشان ہو کر مجھے تلاش کرتے۔ اگرچہ ٹیرس محل وہ مقام تھا جہاں ان کی پہنچ اول تو ہو نہیں سکتی تھی اور اگر ہو بھی جاتی تو یہاں انہیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ لوگ کتنے ہی طاقت ور کیوں نہ ہوتے۔ کسی ملک سے ٹکرانا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔

صبح کے چار بجے کیتھی براؤن نے اطلاع دی کہ کمانڈوز دستہ جزیرے کے ساحل پر اتر چکا ہے اور اسے کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس اطلاع نے میرے اضطراب میں اضافہ کر دیا۔ مہم اہم ترین حصے میں داخل ہو گئی تھی اور اگلا گھنٹہ بے حد اہمیت کا حامل تھا۔ اس ایک گھنٹے کے دوران ہماری شکست اور فتح کا فیصلہ ہونا تھا۔

"اگر تہذیب اور بڈ کی رہائی کی مہم کامیاب ہو گئی تو جانتی ہو اس کے بعد تمہیں کیا کرنا ہے؟" میں نے کیتھی براؤن کو مخاطب کیا۔

"ہاں' اس کے فوراً بعد ہم جزیرے کو تہس نہس کر دیں گے" کیتھی نے جواب دیا۔

"وہ تو تم کر ہی دو گی لیکن یہ بھی سوچا ہے کہ ان ڈھائی سو صیہونی ایجنٹوں کا کیا بنے گا جو گوٹے مل میں موجود ہیں؟"

"ان کا معاملہ تم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جب تم کہو گے ان کے خلاف کوئی کارروائی ہو جائے گی۔"

"تہذیب کی رہائی میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد جزیرۂ مرگ پر پہلا بم گرائے جانے سے قبل ان سب کو گرفتار ہو جانا چاہئے۔"

"بہت مناسب ہے علی! میں ابھی متعلقہ محکموں کو الرٹ کئے دیتی ہوں۔"

میں نے جنرل ٹیرس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار نہیں تھا' چہرے پر شب بیداری کے آثار نہیں تھے البتہ وہ بے حد متفکر نظر آ رہا تھا۔ اس کے تفکرات کا باعث وہی مہم ہو سکتی تھی جو تہذیب کی رہائی کے لئے روانہ کی گئی تھی۔ میری خواہش تھی کہ تہذیب اور بڈ کو رہا کرانے کی غرض سے میں خود جزیرۂ مرگ جاتا مگر آدمی کی ہر خواہش کہاں پوری ہوتی ہے۔ ہر چند کہ یہ ایسی خواہش تھی جس کے پورا نہ ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا اس کے باوجود جب تہذیب کو رہا کرانے کی کوششیں کی جا رہی تھیں میں اس سے بیسیوں میل کے فاصلے پر بے بس وقت گزار رہا تھا۔ یا شاید وقت مجھے گزار رہا تھا۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنا ہر اختیار کھو بیٹھتا ہے' خود کو وقت کی بے رحم لہروں کے حوالے کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ میں بھی ایسی ہی ایک منزل میں پھنس گیا تھا۔ میں نے اپنی باتوں سے جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کو متاثر کرنے کی جو کوششیں کی تھیں وہ میری رہائی کی حد تک بار آور ثابت نہیں ہو سکی تھیں اور نہ ہی میری کوششوں کے اس حد تک بار آور ہونے کا امکان تھا۔ میں خود کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑتا تو اور کیا کرتا۔ میں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کے لئے بھی تیار نہیں تھا۔

"مبارک ہو علی" پونے پانچ بجے اسپیکر سے کیتھی براؤن کی خوشی سے لرزتی ہوئی آواز ابھری "ہمارے کمانڈوز نے ہمیں کامیابی کا سگنل دیا ہے۔"

میں خوشی کی شدت سے اٹھ کھڑا ہوا "مجھے تفصیلات بتاؤ کیتھی" میں نے کہا۔

"ابھی تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا علی! تم نے ہی تو منع کیا تھا کہ بلا ضرورت لاسلکی رابطہ نہ قائم کیا جائے۔ ہمارے سگنل کہیں اور بھی سنے جا سکتے ہیں اس لئے میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔ کامیابی کی اطلاع کے لئے ایک مخصوص سگنل مقرر کیا گیا تھا اور مجھے وہ سگنل موصول ہو گیا ہے۔ جیسے ہی مزید کوئی اطلاع ملی میں تمہیں فوراً مطلع کروں گی اور اب میں موشے باورڈ کے ایجنٹوں کی گرفتاری کے لئے احکامات جاری کر رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے کیتھی! لیکن ان کی گرفتاری بہت منظم طریقے سے عمل میں آنی چاہئے۔ کسی کو اتنا نہ موقع ملے کہ وہ ہیڈ کوارٹرز کو مطلع کر سکے۔"

"او کے علی ڈیئر! میں ہر ممکن احتیاط برتنے کی ہدایت کئے دیتی ہوں۔"

"اب جزیرۂ مرگ پر آگ اور خون کا کھیل ہو گا علی" جنرل ٹیرس نے دانت پیستے ہوئے کہا "جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتے ہیں اسی میں خود ہی گر جاتے ہیں۔"

"اگر تم سمجھ رہے کہ ریٹل جزیرے پر ہو گا تو تمہارا یہ خیال غلط ہے تاہم جزیرے کی تباہی سے ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔"

"تم تو کہہ رہے تھے جزیرے پر تمہاری اس سے گفتگو ہوتی رہی ہے" جنرل نے چونک کر کہا۔

"ایک بار بھی اس سے روبرو ملاقات نہیں ہوئی۔ جب بھی بات ہوئی اسکرین اور مشینوں کے ذریعے ہوئی۔ وہ جزیرے پر ہوتا تو کم از کم ایک بار تو اس سے ضروری ملاقات ہو جاتی۔"

"یہ تو بہت برا ہوا۔ اس طرح تو ہماری ساری محنت اکارت ہو جائے گی۔"

"وہ جزیرہ ان کا اہم ترین اڈہ ہے جنرل! جس آزادی سے وہاں کام ہو رہا ہے اتنی آزادی تو انہیں تل ابیب میں بھی میسر نہیں آ سکتی۔ وہاں جو بھی قدم اٹھایا جائے گا لا محالہ دنیا والوں کے علم میں ضرور آئے گا جب کہ یہاں کسی قسم کی دخل اندازی کا خطرہ نہیں تھا۔ مکمل یکسوئی اور آزادی سے وہ جو چاہ رہے تھے کر رہے تھے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ایک محاذ پر اگر ہمیں مکمل کامیابی حاصل ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم نے انہیں کم از کم دس سال پیچھے دھکیل دیا ہے۔"

"لیکن ابھی لی کوان کا مسئلہ طے ہونا تو باقی ہے" جنرل نے کہا "معلوم نہیں وہ جزیرے پر ہی ہے یا۔"

"یہ سب مسائل ثانوی حیثیت کے حامل ہیں جنرل! اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود لی کوان ہمارے مشن کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔"

"کیا تم یہ گوارہ کر لو گے کہ اس کی جان بلاوجہ ضائع ہو جائے" جنرل نے حیرت سے کہا۔

"اسے قربانی کہتے ہیں جنرل" میں پھیکے سے انداز میں مسکرا دیا "بڑے مقاصد کے حصول کے لئے چھوٹی موٹی قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں۔ جو قوم قربانیاں پیش کرنے کے جذبے سے عاری ہو وہ کبھی ابھر نہیں سکتی۔"

"ابتدائی تفصیلات معلوم ہو گئی ہیں علی!" کیتھی کی آواز آئی "ہماری آبدوزیں جزیرے سے کافی دور نکل آئی ہیں لیکن ابھی تک وہ جہازوں سے بہت دور ہیں۔ ہمارے کمانڈوز نے نہ صرف تہذیب اور بڈ کو جزیرہ سے بحفاظت نکال لیا ہے بلکہ ان کے ساتھ لی کوان بھی ہے۔ تہذیب اور بڈ بے ہوش ہیں جبکہ لی کوان اپنی مرضی سے ان کے ساتھ آیا ہے۔"

"اوہ! وہ دونوں بے ہوش کیوں ہیں؟" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "کیا انہیں وہاں سے نکالنے کے دوران کوئی۔"

"یہ پروگرام میں شامل تھا علی کہ انہیں سوتے میں ہی بے ہوش کر دیا جائے گا۔ وجہ یہ تھی کہ جزیرے پر ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا جا سکتا تھا۔"

"ٹھیک ہے" میں نے اطمینان کا سانس لیا "جزیرے پر کوئی دشواری تو پیش نہیں آئی۔"

"جو کچھ مجھے معلوم تھا میں تمہیں بتا چکی ہوں" کیتھی نے کہا "آبدوزوں سے میرا براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ پیغامات پہلے ہمارے جہازوں پر موصول ہو رہے ہیں اور وہاں سے مجھے ڈائریکٹ کئے جا رہے ہیں۔"

"اور ایگلز کے ایجنٹوں کی گرفتاری کے لئے تم نے کیا اقدامات کئے؟"

"اب سے ٹھیک ایک گھنٹے بعد ان سب کو بیک وقت گرفتار کر لیا جائے گا" کیتھی نے کہا "اس مقصد کے لئے ٹیمیں تشکیل دے لی گئی ہیں لیکن یہ بہت بڑا قدم ہو گا۔"

"موشے باورڈ کے لئے یقیناً یہ بہت بڑا صدمہ ہو گا لیکن اس نے جو کچھ کیا ہے صرف اس کا انتقام لینے کے لئے یہ سب کچھ بہت ناکافی ہے۔"

"اوہ! میں یہ نہیں کہہ رہی تھی۔ دراصل وہ فہرست اتنی طویل تھی کہ ہم غور نہیں کر سکے۔ اس میں بعض ایسے نام بھی شامل ہیں جن پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں ہو گا۔"

"کیا مطلب؟" میں چونک پڑا۔ جنرل ٹیرس کے کان بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

"اس فہرست میں نو ایسے افراد ہیں جو گوٹے مل کے بااثر لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان نو میں سے پانچ تو سیاست داں ہیں' دو حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں' ایک صنعت کار ہے اور ایک سائنس داں ہے۔"

میرے لئے یہ انکشاف کسی دھماکے سے کم نہیں تھا۔ ڈیوڈ ریان کی فراہم کردہ فہرست تفصیل سے دیکھنے کی مجھے مہلت نہیں ملی تھی۔ میں نے تو اس فہرست پر سرسری نظر ڈالی تھی۔ یہی معاملہ جنرل ٹیرس کا بھی تھا۔ وہ ایک ایک نام غور سے پڑھتا تب ہی اس پر یہ اسرار منکشف ہو سکتے تھے جن کا اعلان ابھی ابھی کیتھی براؤن نے کیا تھا۔

"تم اس حقیقت سے کب آگاہ ہوئیں کہ اس فہرست میں نو ایسے لوگ بھی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"بہت دیر پہلے کی بات ہے علی! دیگر کام سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ میں اس فہرست کو بھی دیکھتی رہی تھی۔"

"تو پھر تم نے یہ انکشاف کرنے میں اتنی دیر کیوں کر دی؟" میرا لہجہ قدرے سخت تھا۔

"میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہی تھی۔ دراصل مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ ان لوگوں کی گرفتاری کی نوبت اس قدر جلد بھی آ سکتی ہے۔"

"مجھے ان لوگوں کے نام بتاؤ کیتھی؟" جنرل ٹیرس نے کہا اور کیتھی نے اسے ان نو افراد کے ناموں سے آگاہ کر دیا۔ کیتھی سارے نام بتا چکی تو جنرل میری طرف مڑا۔

"تمہیں یقین ہے علی کہ اس فہرست میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے" جنرل نے عجیب سے لہجے میں کہا اور اس کے اس انداز تخاطب پر میں گڑبڑا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو جنرل" میں نے کہا۔

جنرل نے ایک طویل سانس لی "اس لئے کہ یہ تمام افراد ہر قسم کے شک و شبے سے بالا تر ہیں۔"

"میں صرف اس بنیاد پر اس فہرست کو غلط نہیں قرار دے سکتا کہ ان میں سے کچھ پر تمہیں شبہ نہیں ہے" میں نے کہا۔

"یہ سب کے سب محب وطن لوگ ہیں علی! گوٹے مل کے لئے ان میں سے ہر ایک کی خدمات نمایاں ہیں۔ میں کیسے یقین کرلوں کہ۔۔۔"

"میرے بارے میں کس طرح یقین کیا تھا" میں نے بڑی سادگی سے کہا "یا ان لوگوں کی خدمات مجھ سے بڑھ کر ہیں؟"

جنرل سوچ میں ڈوب گیا۔ چند لمحوں بعد سر اٹھا کر بولا "کیوں نا ان کی گرفتاری موخر کردی جائے۔"

"نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "اگر تم نے ایسی حماقت کرنے کی کوشش کی تو ان میں سے ایک بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گا۔"

"اور اگر ان میں سے کوئی ایک مجرم نہ ثابت ہو سکا تو کیا ہوگا؟" جنرل نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا" میں نے بے پروائی سے کہا "ان سے معذرت کی جاسکتی ہے۔ ہم میں سے کون ہے جو غلطیاں نہیں کرتا۔"

"تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے علی" جنرل نے مضطربانہ انداز میں کہا "بغیر کسی مضبوطی کے اتنا بڑا قدم اٹھانے پر حکومت کی بنیادیں بھی ہل سکتی ہیں۔"

"ہل جانے دو" میں نے غصیلے لہجے میں کہا پھر کیتھی کو مخاطب کرتے ہوئے بولا "میں تمہیں حکم دیتا ہوں کیتھی کہ ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا جائے خواہ اس کا انجام کچھ ہی کیوں نہ ہو۔"

"حکم کی تعمیل ہوگی عالی جاہ" کیتھی بر اون کے لہجے میں شوخی تھی "اگر اجازت ہو تو بندی ٹرانس میٹر پر بات کرلے اشارہ موصول ہو رہا ہے" پھر کیتھی میرے جواب کا انتظار کئے بغیر غالباً ٹرانسیٹر پر گفتگو کرنے لگی تھی۔

"تم گوٹے مل کے سیاہ و سفید کے مالک ہو علی! اس قید خانے سے بھی تم جو حکم جاری کرو گے' وہ میرے حکم پر بھاری ہوگا۔ تم اس کے مستحق بھی ہو اس لئے کہ جنرل ٹیرس کو اس مقام تک پہنچانے والے بھی تم ہو اور گوٹے مل کی تقدیر بھی تم ہی نے بدلی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم نے ابھی ابھی جو حکم دیا ہے وہ زیادتی پر مبنی ہے۔ اتنے عزت دار لوگوں پر محض اس بنا پر ہاتھ نہیں ڈالا جانا چاہئے کہ ان کا نام کسی ایسی فہرست میں شامل تھا جس کی تصدیق کا بھی ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"جن افراد کے لئے تم پریشان ہو کیا تمہیں ان کی حب الوطنی پر یقین ہے؟" میں نے جنرل کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بہت زیادہ" جنرل نے کہا۔

"اگر گوٹے مل پر کوئی برا وقت آپڑے اور اس آڑے وقت میں ان سے کوئی قربانی طلب کی جائے تو کیا یہ لوگ تیار ہو جائیں گے؟"

"بالکل" جنرل نے بلا تامل کہا "ماضی میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں اور مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں بھی یہ کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔"

"پھر تو معاملہ بہت آسان ہوگیا جنرل! انہیں گرفتار کرنے کے بجائے انہیں پہلے پوری صورت حال سے آگاہ کردیا جائے اور اس کے بعد ان سے درخواست کی جائے کہ صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر خود کو رضاکارانہ طور پر گرفتاری کے لئے پیش کردیں۔ اگر وہ بے گناہ ثابت ہوئے تو ان کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دیا جائے گا۔ اچھا ہے اس بہانے ان کا امتحان بھی ہو جائے گا۔"

جنرل حیرت سے مجھے دیکھنے لگا پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جو بتدریج بڑھتے بڑھتے قہقہے میں تبدیل ہوگئی "تم بھی کمال کے آدمی ہو علی!" اس نے قہقہے ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "کس قدر نازک معاملے کا کتنا آسان اور سادہ حل پیش کیا ہے۔ واقعی تم بہت تیز رفتاری سے سوچتے ہو۔"

"کمانڈوز انچارج سے رابطہ قائم ہوگیا ہے علی!" کیتھی کی آواز آئی "وہ لوگ بحری جہازوں میں پہنچ گئے ہیں۔ تم سے میں انچارج کی براہ راست بات کراتی ہوں۔"

"ایک منٹ کیتھی" جنرل ٹیرس نے تیزی سے کہا اور اسے اس تجویز سے آگاہ کردیا جو معزز افراد کی گرفتاری کے لئے پیش کی گئی تھی۔ کیتھی نے اس تجویز پر عمل کرنے کی حامی بھری اور پھر کمانڈوز کے انچارج سے رابطہ ملا دیا۔

"خدا کے فضل و کرم سے ہم کامیاب لوٹے ہیں جناب" انچارج نے کہا "جتنی احتیاط انسان کے بس میں ہو سکتی تھی وہ ہم نے کی اور خدا کا شکر ہے کہ جزیرے پر کسی سے ہماری مڈبھیڑ نہیں ہوئی۔ آپ کے فراہم کردہ نقشے کی وجہ سے ہمارا ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہوا اور ہم ساحل سے مادام تہذیب کے کاٹیج تک صرف بیس منٹ میں پہنچ گئے۔ ہم نے یہ سارا سفر محض احتیاط کے پیش نظر پیٹ کے بل رینگتے ہوئے طے کیا تھا۔ آپ تو جانتے ہوں گے کہ کمانڈوز جب کسی خطرے میں گھر کر رینگتے ہوئے سفر کرتے ہیں تو ذرا سی سرسراہٹ بھی نہیں پیدا ہونے دیتے لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ ابھی ہم مادام کے کاٹیج میں داخل بھی نہیں ہونے پائے تھے کہ وہ بوڑھا ہمارے سروں پر پہنچ گیا۔ اگرچہ ہمیں اس کے بارے میں پہلے سے بتا دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود ہم خوف زدہ ہوگئے۔ ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہ ہوتا تو ہم یقیناً اس سے الجھ جاتے اور اس کے بعد معلوم نہیں کیا ہوتا۔ مجھے تو وہ بوڑھا بالکل بے خبر لگتا ہے جناب! تاہم وہ بے حد پر اسرار ہے۔ ہمیں اس کی آمد کا احساس ہی نہیں ہو سکا اور جہاں تک میرا اندازہ ہے اس نے جان بوجھ کر ہمیں اپنے وجود کا احساس دلایا تھا۔ جیسے ہی میں نے اسے اپنے نزدیک محسوس کیا میں نے مادام کیتھی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے جیب سے رومال نکال کر لہرایا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا جناب کہ وہ اچانک ہی ساکت ہوگیا اور چند لمحے کسی سوچ میں ڈوبے رہنے کے بعد اس نے اشارے سے ہمیں اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ ہم کاٹیج کے اندر داخل ہوئے اور پروگرام کے مطابق مادام تہذیب اور مسٹر بڈ کو کلوروفارم سنگھا کر بے ہوش کردیا۔ بوڑھا اس دوران خاموش تماشائی بنا رہا تھا۔ واپس ہوتے وقت ہم نے اشارے سے اسے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی جو اس نے قبول کرلی۔"

"اس بوڑھے کا نام لی کوان ہے اور وہ میرا استاد ہے' اس وقت وہ کہاں ہے؟"

"وہ جنگی بحری جہازوں کو دیکھ دیکھ کر یوں خوش ہو رہا ہے جیسے اس نے زندگی میں پہلی بار جہاز کی شکل دیکھی ہو۔ جہاز کا پورا عملہ پریشان ہے جناب! یہ جنگی جہاز ہیں اور اس کے انداز سے ایسا لگ رہا ہے جیسے آج ہی جہاز کے ہر حصے کا معائنہ کرکے چھوڑے گا۔ وہ دشمن کا آدمی ہے جناب اور اسے اتنی ڈھیل نہیں دی جاسکتی۔"

"کیا تم نے سنا نہیں کہ وہ میرا استاد ہے" میں نے خشک لہجے میں کہا "اسے اس کے حال پر چھوڑ دو بلکہ اس سے میری بات کرادو اور ہاں۔۔۔ تہذیب اور بڈ کہاں ہیں؟"

"انہیں ہوش آنے میں وقت لگے گا' لی کوان سے میں آپ کی بات کس طرح کراؤں۔ وہ تو ہماری کسی بات پر کان ہی نہیں دھر رہا۔"

"اسے بتاؤ کہ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ اس پر تیار نہ ہو تو کوئی بات نہیں لیکن یہ خیال رکھنا کہ کوئی اسے روکنے ٹوکنے کی کوشش نہ کرے۔"

"چند منٹ انتظار کیجئے جناب! معلوم نہیں وہ اس وقت جہاز کے کس حصے میں ہوگا' میں اس تک آپ کا پیغام بھجواتا ہوں۔"

"کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ جنگی جہازوں کے بارے میں معلومات دشمنوں تک پہنچا دے" جنرل ٹیرس نے دھیمی آواز میں مجھ سے کہا۔

"وہ مشینوں سے چڑنے والا آدمی ہے جنرل! اس کی سمجھ میں ہی کچھ نہیں آئے گا تو معلومات وہ کیا خاک فراہم کرے گا۔"

جنرل نے بے بسی سے شانے اچکائے اور خاموش ہوگیا۔ انداز ایسا تھا جیسے میں نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔ میں نے بھی اسے یقین دلانے کی کوشش نہیں کی۔

لی کوان سے بات کرنے کے لئے مجھے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ڈیڑھ منٹ بعد میں نے اس کی آواز سنی۔ وہ کمانڈوز انچارج سے جھگڑ رہا تھا۔

"تم بہت جھوٹے آدمی ہو۔ تم نے کہا تھا کہ علی مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ بتاؤ علی یہاں کہاں ہے ورنہ میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔"

"میں جہاز پر نہیں ہوں استاد محترم! اور اس نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ میں نے ہی آپ کو بلوایا ہے۔"

"موشے ہاورڈ کی طرح تم بھی بزدل ہو علی! تم نے میرے نام کو بٹا لگایا ہے۔ تہذیب کو رہا کرانے کے لئے تمہیں خود آنا چاہئے تھا لیکن تم تو کہیں چوہے کے بل میں گھس کر بیٹھ گئے ہو۔"

جواب میں مجھے لی کوان کو بتانا پڑا کہ مجھ پر کیا افتاد پڑی ہے۔

"کیا تم جنرل ٹیرس کو بتا نہیں سکتے تھے کہ حقیقت کیا ہے؟" لی کوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اسے بتا چکا ہوں لی کوان لیکن ظاہر ہے وہ میرے کہنے پر تو یقین نہیں کرسکتا اور اس حقیقت کو ثابت کرنا میرے امکان سے باہر ہے۔"

"اس سے میری بات کراؤ' میں اسے حقیقت سے آگاہ کروں گا۔ وہ عظیم لی کوان کی بات رد نہیں کرسکے گا۔"

میں نے بوکھلا کر جنرل ٹیرس کی طرف دیکھا اور جنرل ٹیرس جلدی سے بول پڑا "علی کی زبانی تمہاری تعریفیں سن سن کر میں تمہارا معتقد ہوگیا ہوں لی کوان! کیا تم مجھے شرف ملاقات بخشو گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"علی کو چھوڑ دو جنرل!" لی کوان نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا "یہ محض اس کی شرافت ہے کہ وہ تمہاری قید میں ہے ورنہ اسے اس کی مرضی کے خلاف قید کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔"

"میں نے اسے دھوکا دے کر قید کیا ہے لی کوان! تمہاری اس بات سے خود میں بھی متفق ہوں کہ علی پر قابو پانا آسان نہیں ہے لیکن میری مرضی کے خلاف یہاں سے نکلنا اب علی کے بس میں بھی نہیں رہا۔"

"اگر یہ تمہارا دعویٰ ہے تو ہوشیار رہنا" لی کوان کا لہجہ انتہائی پُرسکون تھا "علی کو میں آزاد کراؤں گا۔ اپنے لوگوں کو ہوشیار کر دو' اگر وہ روک سکیں تو مجھے روک لیں۔"

"میں یہ ہرگز پسند نہیں کروں گا ماسٹر" میں نے احتجاجی لہجے میں کہا "میری درخواست ہے کہ تم اس معاملے میں دخل مت دو۔ میں اپنی جنگ خود لڑنا چاہتا ہوں۔"

"تم نہایت ناخلف شاگرد ہو' ہر بات میں استاد کی مخالفت کرتے ہو۔"

"تم یہ بتاؤ کہ کہاں جانا چاہتے ہو" میں نے جلدی سے گفتگو کا رخ تبدیل کر دیا "وہ جزیرہ تو تباہ کیا جانے والا ہے اس لئے تمہیں وہاں سے نکال لیا گیا۔"

"اڑنے والی مشین پر بٹھا کر مجھے خشکی پر کسی جگہ بھی پہنچوا دو اور اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں جانتا نہ کسی نے مجھے دیکھا ہے۔"

اسی وقت کیتھی کی آواز آئی "میں نے ساری باتیں سن لی ہیں علی! اور میں لی کوان کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے نزدیک ترین ساحل تک بھجوانے کی ہدایات جاری کر رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے کیتھی" میں نے کہا "لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ جزیرے پر حملہ کیا گیا یا نہیں؟"

"اب سے ٹھیک دس منٹ بعد بحریہ کے جہاز چاروں طرف سے جزیرے پر حملہ شروع کر دیں گے۔ فضائیہ بھی ان حملوں میں بحریہ سے تعاون کرے گی۔"

"میں اب بھی یہی کہوں گا کہ فضائیہ کا اس حملے میں شامل ہونا مناسب نہیں ہے اور اگر تم لوگوں نے یہ طے کر ہی لیا ہے تو اتنی احتیاط برتنا کہ طیارے جزیرے سے دور ہی رہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جزیرے کے اوپر سے گزرنے والا طیارہ کسی نہ کسی طرح تباہی سے دوچار ہو جائے گا۔"

"اس ترقی یافتہ دور میں بمباری نہیں کی جاتی علی!" جنرل ٹیرس نے کہا "بموں کی جگہ میزائلوں نے لے لی ہے۔"

"بس میں یہی چاہتا ہوں کہ جزیرے سے دور رہ کر حملہ کیا جائے" میں نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

دس منٹ بعد کیتھی براؤن نے جزیرے پر حملے کی خبر دی "ہمارے جنگی بحری اور ہوائی جہازوں نے جزیرے پر میزائلوں کی بارش کر دی ہے علی!" کیتھی پُرجوش انداز میں کہہ رہی تھی "تمہارے اندیشے بے بنیاد ثابت ہوئے۔ جزیرے سے برائے نام مزاحمت بھی نہیں کی گئی۔"

"یہ بڑی خوش آئند بات ہے کیتھی! مجھے خوشی ہے کہ میرے اندیشے بے بنیاد ثابت ہوئے اور یہودیوں کا ایک اہم ٹھکانا تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے؟"

"میں اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ تمہاری فراہم کی ہوئی ہر اطلاع درست ثابت ہو رہی ہے" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"حالانکہ میری فراہم کی ہوئی ہر اطلاع کو غلط ثابت ہونا چاہئے تھا؟" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا وہ بہت ناقابل یقین تھا۔ مجھے اب بھی یہی محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔"

"میں نے تہذیب اور بڈ کے ساتھ یہ بھیانک خواب چھ ماہ تک دیکھا ہے جنرل" میں نے کہا "لیکن مجھے خوشی ہے کہ تہذیب رہا ہو گئی۔ اس پر تو یہودی ایجنٹ ہونے کا شبہ نہیں ہے نا؟ وہ میری باتوں کی تصدیق کرے گی تو تمہیں مزید یقین آجائے گا۔"

"جزیرے سے آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں علی" کیتھی کی آواز آئی "ہمارا آپریشن مکمل ہو چکا ہے لیکن ہمارے تین ہیلی کاپٹر تباہ ہو گئے۔"

میں چونک پڑا "ہیلی کاپٹر کس طرح تباہ ہو گئے کیتھی؟" میں نے تیزی سے سوال کیا۔

"جزیرے کی تباہی فلم بند کرنے کی غرض سے یہ ہیلی کاپٹر جزیرے کے نزدیک پہنچ گئے تھے اور وہ تینوں ہی تباہ ہو گئے۔ فضائیہ کے جن پائلٹوں نے ہیلی کاپٹر تباہ ہوتے دیکھے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے جزیرے سے ایک چمکدار لکیر بلند ہوتے دیکھی تھی جو پلک جھپکتے میں ہیلی کاپٹر تک پہنچی اور ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑ گئے۔"

"شکر کرو کہ فضائیہ کے طیارے جزیرے کے نزدیک نہیں گئے ورنہ ان کا حشر بھی ہیلی کاپٹروں سے مختلف نہ ہوتا۔"

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا علی! تمام طیارے بحفاظت واپس

آ چکے ہیں اور بحری بیڑا واپسی کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ لی کوان کو گوٹ ٹل کے ساحل پر ایک جگہ اتار دیا گیا ہے' اس نے خود ہی وہاں اترنے کی فرمائش کی تھی۔"

"بحری بیڑے کی واپسی فضائیہ کے لڑاکا طیاروں کی حفاظت میں ہونی چاہئے کیتھی! ان پر حملہ بھی ہو سکتا ہے۔"

جنرل ٹیرس نے چونک کر مجھے دیکھا "یہ بات تم کس شبہ کی بنا پر کہہ رہے ہو؟"

"ریڈنل کو جزیرے کی تباہی کی اطلاع مل چکی ہوگی اور اس خبر پر وہ ہرگز نچلا نہیں بیٹھے گا۔ اس کا پہلا ٹارگیٹ وہ بحری جہاز ہوگا جس نے جزیرے کو تباہ کیا ہے۔"

ان لوگوں کو میرا مشورہ ماننا پڑا۔ نہ مان کر وہ اپنے بحری بیڑے کی غرقابی کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ میں دنیا کا عجیب ترین قیدی تھا جو قید خانے سے احکامات جاری کر رہا تھا اور اس کے ہر حکم پر عمل کیا جا رہا تھا۔ میں ہر حکم جاری کر سکتا تھا علاوہ اپنی رہائی کے حکم کے۔

"تمام رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کٹ گئی" جنرل نے کہا "اب تو سارے مراحل طے ہو گئے' اب ہم سکون سے سو سکتے ہیں۔"

"ناشتے کا مرحلہ باقی ہے جنرل! یہ مرحلہ طے کرنے کے بعد میں واقعی سکون سے سو سکوں گا۔ تم چاہو تو اس سے پہلے بھی سو سکتے ہو۔"

ناشتے کا مرحلہ شروع تو ہوا مگر اس کے مکمل ہونے سے قبل ہی تہ خانے کی دیواروں میں پوشیدہ اسپیکر ایک بار پھر جاگ اٹھے "تہذیب یا کلم ایکس سے گفتگو کرو گے علی!" کیتھی براؤن کی آواز آئی۔

"نہیں کیتھی! میں تہذیب یا بڈ سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ میری بات مانو تو انہیں میری موجودہ صورت حال کے بارے میں بتانا بھی مت ۔۔۔ خواہ مخواہ وہ افسردہ ہو جائیں گے۔"

"یہ فیصلہ کرنے میں تم نے بہت دیر کر دی علی! تہذیب اور بڈ میرے پاس موجود ہیں اور میں انہیں سب کچھ بتا چکی ہوں۔"

"کیتھی ٹھیک کہہ رہی ہے علی!" تہذیب کی بجھی بجھی سی آواز آئی "مجھے یہاں پہنچے بہت دیر ہو چکی ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ جنرل ٹیرس نے حالات کے تحت جو کچھ کیا اس سے بہتر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تمہاری خاطر وہ اپنی جان کی قربانی پیش کر رہا ہے جبکہ اس کا اپنا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں کیتھی براؤن کی عظمت اور حوصلے کو سلام کرتی ہوں

جس نے وہ فیصلہ کیا جو دنیا کی کوئی بیوی نہیں کر سکتی تھی۔ کیتھی کے اس حوصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں بھی تم پر صبر کر لوں۔"

میں سناٹے کے عالم میں تہذیب کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ سن رہا تھا۔ جس مضبوطی کا اس نے مظاہرہ کیا میں اس سے اس کی توقع نہیں کر سکتا تھا۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزے نے رنگ پکڑ لیا تھا۔ کیتھی براؤن کو دیکھ کر تہذیب بھی گمراہ ہو گئی تھی۔ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کی طرح اب وہ بھی مجھ سے میری بے گناہی کے ثبوت کی طلب گار تھی۔ میں ایک بے بس اور بے یارومددگار شخص بن کر رہ گیا تھا۔ اب تو قریب ترین ہستی بھی مجھ سے متنفر ہو گئی تھی' اب زندہ رہنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا۔ میں مطمئن تھا کہ میں نے یہودیوں پر جو ضربیں لگائی ہیں وہ بہت کافی ہیں۔ ایک تنہا آدمی اس سے زیادہ اور کر بھی کیا سکتا ہے اور میں غیر مطمئن بھی تھا کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت تہذیب کی نظروں میں میری حیثیت ایک دشمن کی سی ہوگی۔ برس ہا برس کی کاوشوں پر چند لمحات حاوی آگئے تھے۔ وہ چند الفاظ زیادہ معتبر ٹھہرے تھے' جو میں نے ایک بڑے مقصد کے حصول کے لئے ادا کئے تھے۔ کوئی مجھ پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہر شخص ثبوت کا خواہاں تھا۔ مجھے ہر شخص کی نہیں صرف تہذیب کی پروا تھی جس نے ابھی ابھی اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

"کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس ہمارے محسنوں میں سے ہیں تہذیب! مجھے خوشی ہے کہ تم نے ان کے نقش قدم پر چلنے کا فیصلہ کیا۔ میں تمہارے فیصلے کو دل و جان سے قبول کرتا ہوں تہذیب۔"

"میں تمہیں اچھی طرح سمجھتی ہوں علی! اب تم اپنی چرب زبانی سے کام لے کر بچنے کی کوشش کرو گے۔ کیتھی پر تمہاری باتیں اچھا خاصا اثر کر چکی تھیں مگر اب میں آ گئی ہوں۔ کیتھی براؤن کو تمہاری لچھے دار گفتگو کے جال میں نہیں پھنسنے دوں گی۔"

"میں بہرحال اب بھی اپنے اس مؤقف پر قائم ہوں کہ علی کو رعایت ملنی چاہئے' کم از کم اتنی رعایت دینے میں تو کوئی حرج ہی نہیں ہے کہ علی کا علاج کرایا جائے اگر دواؤں کے ذریعے کسی کے نظریات تبدیل کئے جا سکتے ہیں تو اس کا توڑ بھی کیا جا سکتا ہے۔"

"میں نے اپنی آنکھوں سے وہ منظر دیکھا تھا کیتھی جب علی پر وہ عمل کیا گیا تھا۔ میں وہ منظر کبھی نہیں بھول سکتی۔ علی کو ایک عجیب قسم کی کرسی سے جکڑ دیا گیا تھا اور اس کے سر پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک آہنی ہیلمٹ منڈھ دیا گیا تھا جس کے بجلی کے کچھ تار نکل کر ایک مشین تک جا رہے تھے۔ وہ مشین آن کی گئی تو اس سے زناٹے دار آواز نکل رہی تھی۔ پھر ایک آدمی ایک کیپن کے ذریعے علی کے ماتھے پر بجلی اسپرے کرتا رہا اور دوسرا اپنے نظریات بتاتا رہا۔ معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس چیز کا اثر تھا کہ علی مسحور نظر آنے لگا۔ یہ بالکل کسی سعادت مند بچے کی مانند نظر آ رہا تھا اور جو کچھ وہ کہہ رہے تھے اسے یوں دہرا رہا تھا جیسے وہ نظریات اس کا ایمان بن گئے ہوں۔ میں کیسے مان لوں کہ اس سائنٹیفک عمل کا کوئی توڑ بھی ممکن ہے اور اگر ہے تو اسے دریافت کیا جا سکتا ہے یا اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔"

"تم نے سن لیا علی" جنرل نے مجھے مخاطب کیا "یہ تہذیب کے خیالات ہیں۔ تم نے خود ہی کہا تھا کہ تہذیب تمہاری باتوں کی مزید تصدیق کر دے گی۔ اب تہذیب کے خیالات جاننے کے بعد تم مجھے کس حد تک مورد الزام ٹھہراؤ گے؟"

"میں نے تمہیں کب مورد الزام ٹھہرایا ہے جنرل! نہ ہی تہذیب کا کوئی قصور ہے۔ جو کچھ اس نے دیکھا 'بیان کر دیا۔"

"بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جنرل" تہذیب کی آواز آئی "اس کی گفتگو بظاہر بڑی بے ضرر نظر آتی ہے لیکن غیر محسوس طریقے پر آدمی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔"

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے بعد یہودی سکون سے نہ بیٹھنے پائیں۔ کچھ لوگ ہونے چاہئیں جو انہیں زک پر زک پہنچاتے جائیں۔"

"میں اور کیتھی براؤن مل کر تمہارے مشن کو آگے بڑھائیں گے علی!" تہذیب نے زہریلے لہجے میں کہا "تمہیں اس طرف سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس کے بعد اسپیکر آف ہو گیا' تہذیب کا رویہ میری توقعات کے برعکس تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس حد تک میرے خلاف ہو چکی ہوگی۔ میری جزیرے سے روانگی تک تو اس کا یہ روپ نہیں تھا۔ شاید اسے کیتھی نے بھڑکا دیا تھا۔۔۔ لیکن یہ نظریہ بھی دل کو نہیں لگتا تھا۔ کیتھی تو خود میرے حق میں بول رہی تھی۔ پھر اس انقلاب کی کیا وجہ تھی' میں سمجھ نہیں سکا۔

اور پھر یہ بھی تو تھا۔ اس نے تو مجھے مخاطب کرنے تک کی زحمت نہیں کی تھی۔ کیا وہ بھی مجھ سے بدظن ہو گیا تھا؟ میں بری طرح مضطرب ہو گیا۔ ساری دنیا مجھ سے بدظن ہو سکتی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ تو بے دام کا غلام تھا۔ ممکن ہے وہ بھی تہذیب کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے کچھ نہ بول سکا ہو۔ میں اضطراب کے عالم میں اٹھ کر ٹہلنے لگا۔

کچھ دیر تو جنرل خاموشی سے مجھے دیکھتا رہا پھر وہ اٹھ کر میرے نزدیک آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا "خود کو ہلکان کرنے سے فائدہ۔۔۔ سب کچھ ذہن سے جھٹک دو۔"

میں بڑی تلخی سے مسکرایا "کیا آخری وقت میں اپنا محاسبہ بھی نہ کروں۔ یہ حساب بھی نہ کروں کہ میں نے کیا کھویا اور کیا پایا۔"

"تمام مصائب صرف اس وقت تک ہوتے ہیں جب تک جسم اور روح کا رشتہ قائم ہے" جنرل نے ناصحانہ انداز میں کہا۔

"تمہیں نیند آ رہی ہوگی جنرل" میں نے بے رخی سے کہا "جاؤ اور جا کر سو جاؤ۔"

"ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں میرے دوست" جنرل نے مغموم لہجے میں کہا "مرتے دم تک مجھے تمہارا ساتھ نبھانا ہے' تمہیں چھوڑ کر مرنے کے لئے کیسے چلا جاؤں۔"

"مجھے غصہ مت دلاؤ جنرل! ہم ایک کشتی کے مسافر کس طرح ہو سکتے ہیں۔ رسوا ہو کر مرنا میرا مقدر ہے اور تم۔۔۔" میں نے بپھرے ہوئے انداز میں کہا "تم نے خود کو ایثار و قربانی کا پیکر بنا لیا ہے۔۔۔"

"علی" جنرل ٹیرس متحیر رہ گیا "یہ تم کیا کہہ رہے ہو علی! میں تمہیں اپنا دوست۔۔۔"

"یہی تو تمہارا کمال ہے جنرل" میں زہریلے انداز میں مسکرایا "تم دونوں طرف سے اچھے بن گئے اور میں۔۔۔ مجھے تم نے اس حد تک بے بس کر دیا کہ میں اپنی صفائی میں کچھ ثابت بھی نہیں کر سکتا۔"

"اگر تم یہ سمجھتے ہو علی تو میں تمہاری رہائی کا حکم دینے کو تیار ہوں۔"

میں نے ایک بلند آہنگ قہقہہ لگایا "گویا جو کچھ میں نے کہا ہے تم اسے ثابت کر دینے پر تل گئے ہو۔"

"کیا مطلب؟"

"میں نے کہا تھا کہ تم ہر طرف سے اچھے رہنا چاہتے ہو۔ اب مجھ سے میری رہائی کی بات کر کے تم یہی چاہتے ہو تاکہ میرا دل تمہاری طرف سے صاف ہو جائے لیکن میں احمق نہیں ہوں جنرل! اب اگر تم کوئی حکم دو گے بھی تو اس کی کوئی وقعت نہیں ہوگی' تم نے جو احمقانہ حرکتیں کی ہیں اس کے بعد کون تمہاری بات مانے گا۔"

"اس وقت میرے ذہن میں کچھ اور تھا علی! اس لئے

میں نے سختی سے یہ حکم دیا تھا کہ خواہ میں ہی کیوں نہ کہوں تہ خانے کا راستہ نہ کھولا جائے۔"

"میں جانتا ہوں جنرل کہ وہ کچھ اور کیا تھا؟" میں نے کہا اور جنرل چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔

"تمہیں کیا معلوم کہ میں نے اتنے سخت احکامات کیوں جاری کئے تھے؟"

"میں بچہ نہیں ہوں جنرل!" میں نے تلخی سے کہا "تمہیں خدشہ تھا کہ میں تم پر تشدد کر کے تم سے اپنی مرضی کی کوئی بات بھی کہلوا لوں گا۔ ممکن ہے تم نے یہ بھی سوچا ہو کہ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہاری آواز میں تمہارے آدمیوں کو اپنی مرضی کے احکامات دوں گا اور یہاں سے بچ نکلوں گا۔"

جنرل ٹیرس کے چہرے پر خفت کے آثار نظر آئے "کیا مجھے یہ احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کرنا چاہئے تھیں علی!" اس نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ سوال خود سے کرو جنرل اور موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے تجزیہ کرو۔"

"میں نے جو کچھ بھی سوچا تھا وہ محض احتیاط کے پیش نظر تھا۔۔۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں۔۔۔"

"خواہ احتیاطی تدابیر کے طور پر ہی سہی تم نے میری طرف سے بدگمانی تو کی" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا۔ تہذیب کی بے رخی کے بعد میں خود پر قابو کھو بیٹھا تھا "تم اول و آخر ایک جنرل ہو' ہر حال میں اپنی فتح کے خواہاں۔۔۔ خواہ وہ فتح کسی بھی قیمت پر کیوں نہ حاصل ہو' تمہیں واقعی مجھ سے یہ خطرہ تھا کہ میں تم پر حملہ کر بیٹھوں گا اس لئے تم نے ابتدا ہی میں مجھے یہ اطلاع فراہم کر دی تھی کہ اگر تم کہو گے تو بھی تہ خانے کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔"

"کیا تمہیں ہر بات سے آگاہ کر دینا میرا فرض نہیں تھا" جنرل نے افسردگی سے کہا "اور مجھ سے جو کوتاہی ہوئی اس کا اعتراف تو میں کر ہی چکا ہوں۔"

"میں نے تمہیں لاجواب کر دیا تھا۔ تمہارے پاس اپنی غلطی کے اعتراف کے سوا اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ مجھے صرف اس بات کا غم ہے کہ تم نے میرا امیج تباہ کر دیا اور تہذیب کی نظروں میں تباہ کیا۔"

جنرل نے سر جھکا لیا اور بوجھل قدموں سے چلتا ہوا واپس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا "کاش اس غلطی کا مداوا کرنا میرے بس میں ہوتا۔"

"بڑے لوگوں کا کام مداوا کرنا نہیں ہوتا۔ ان کا کام صرف غلطیاں کرنا ہوتا ہے۔ تم کیوں فکر مند ہو جنرل! تم نے جو غلطی کی ہے اسے بھی دوسرے بھگت لیں گے۔"

اچانک اسپیکر سے سرسراہٹ ابھری اور اس کے بعد کیتھی براؤن کی آواز سنائی دی "تہذیب کی حالت ٹھیک نہیں ہے جنرل۔"

جنرل چونک کر اٹھ کھڑا ہوا "تم یہ اطلاع مجھے کیوں دے رہی ہو، کیا ڈاکٹر کہیں مر گیا ہے۔"

"یہ معاملہ ڈاکٹر کے بس کا نہیں ہے جنرل! تہذیب کو جذباتی صدمہ پہنچا ہے۔"

"جذباتی صدمہ پہنچنے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے" جنرل نے کہا "فوراً ڈاکٹر کو طلب کر کے اس کا معائنہ کراؤ۔"

"تہذیب بے ہوش ہو گئی ہے جنرل! وہ ناقابل برداشت ہیجان سے دوچار ہوئی ہے۔"

"تھوڑی ہی دیر پہلے تو اس نے ہمارے اقدامات سے اتفاق کیا ہے۔ اب اسے کیا جذباتی صدمہ پہنچ گیا۔"

"کیا تم نہیں جانتے جنرل کہ وہ علی پر جان چھڑکتی ہے "کیا تمہارے خیال میں علی کو زندہ درگور کر دینے کی خبر پا کر وہ خوش ہوئی ہوگی؟"

"جو کچھ اس نے زبان سے کہا میں تو اس کو درست سمجھوں گا' مجھے کیا معلوم کہ اس کے دل میں کیا ہے؟" جنرل نے بے بسی سے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو جنرل! اس لئے کہ تم محض ایک جنرل ہو' تمہیں کیا معلوم کہ جذبات کیا ہوتے ہیں۔ جس شخص کا واسطہ عمر بھر انسان نما مشینوں سے رہا ہو اس کی سمجھ میں یہ باتیں آ ہی نہیں سکتیں۔"

جنرل کی مٹھیاں بھنچ گئیں "میں تو بے حس ہوں" اس نے غصیلے لہجے میں کہا "لیکن تم تو ان باتوں کو سمجھتی ہو پھر تم نے تہذیب تک یہ اطلاع کیوں پہنچائی تھی۔"

"صرف اس لئے کہ وہ ہماری دوست ہے جنرل اور میں کسی مصلحت کے تحت بھی اسے بے خبر نہیں رکھ سکتی تھی۔ جو بات کل اس کے علم میں آنا تھی وہ میں آج ہی کیوں نہ بتا دیتی۔ تم تو علی کے ساتھ اپنی جان دے کر ہر جھنجٹ سے چھوٹ جاتے۔ جواب دہی تو مجھے کرنی ہوگی۔ میں اسے کیا بتاتی کہ میں نے اسے بروقت حالات سے کیوں مطلع نہیں کیا۔"

"تم اپنے حواسوں میں نہیں ہو کیتھی! میں نے تمہیں بہت بڑی ذمے داری سونپی ہے۔ تمہیں جذبات میں نہیں الجھنا چاہئے۔"

"اگر علی کو کچھ ہوا تو تہذیب بھی زندہ نہیں رہ سکے گی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنرل اور میں یہ بات پوری ذمے داری کے ساتھ کہہ رہی ہوں کہ ایک مجرم کی خاطر ایک بے گناہ کی جان سے نہیں کھیلا جاسکتا خاص طور پر اس صورت میں کہ مجرم کے بے گناہ ہونے کے پورے امکانات موجود ہوں اور جس کی جان جانے کا خطرہ ہو اس سے ہمارے بہت قریبی تعلقات ہوں۔"

"تم پاگل ہوگئی ہو کیتھی" جنرل دھاڑا "مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہیں انچارج بنا کر غلطی کی ہے۔ مجھے پہلے ہی سوچ لینا چاہئے تھا کہ تم ایک عورت بھی ہو۔"

"جسے تم غلطی کہہ رہے ہو وہ تمہارا واحد صحیح فیصلہ تھا جنرل! میرے سوا کوئی اور اس موقع پر وہ فیصلہ نہیں کر سکتا تھا جو میں نے کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں نے غلط فیصلہ نہیں کیا۔ میں علی کی رہائی کا حکم دے رہی ہوں۔"

"کیتھی براؤن" جنرل کی دھاڑ سے تہ خانہ گونج اٹھا "تم نے یہ حماقت کی تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔"

حالات نے اچانک ہی ایک نئی کروٹ لے لی تھی اور میں حیران تھا کہ اس موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں نے بہت تیزی سے فیصلہ کیا۔ وہ تیزی سے ہی فیصلہ کرنے کا وقت تھا ورنہ میں صورت حال اپنے حق میں نہیں کر سکتا تھا۔

"تم جنرل کو دھوکا دے سکتی ہو' مجھے نہیں" میں نے بڑی تیزی سے کہا "تم جو کچھ بھی کر رہی ہو اچھا نہیں کر رہیں۔"

جنرل نے چونک کر مجھے دیکھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا۔

"میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں اپنی ذمے داری پر کر رہی ہوں" کیتھی نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم۔۔۔ تم اسے کیوں منع کر رہے ہو" جنرل نے حیرت سے کہا "تمہیں تو اس سے بہتر موقع مل ہی نہیں سکتا۔"

"یہ کیتھی براؤن نہیں ہے جنرل! تہذیب ما لکم ایکس ہے' اس لئے میں نے اسے منع کیا ہے۔"

جنرل نے بے یقینی سے مجھے دیکھا "تم اتنی آسانی سے بھی مذاق کر سکتے ہو؟" اس نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر وہ وجہ بتادو جس کے تحت چند منٹ کے اندر اندر کیتھی براؤن نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا۔"

"مجھے ان چکروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے علی! اب ایسا بھی کیا کہ میں کیتھی کی آواز بھی نہ پہچان پاؤں۔"

"تم نہیں پہچان سکے جنرل مگر میں نے پہچان لیا' یہ تہذیب ہی ہے۔۔۔ اور تہذیب میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ کسی حماقت میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تو کیا میں تم کو زندہ در گور ہو جانے دوں" تہذیب پھٹ پڑی "یہ کبھی نہیں ہو سکتا علی! کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں تم سے سوال کرتی ہوں' میری جگہ تم ہوتے تو تمہارا رد عمل کیا ہوتا؟"

جنرل سناٹے میں آگیا تھا۔ تہذیب نے اس کی بچھائی ہوئی بساط الٹ دی تھی۔ وہ شکست کھا گیا تھا "کیتھی براؤن کہاں ہے تہذیب" جنرل نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"وہ خیریت سے ہے جنرل! میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی۔ بڑی احتیاط سے اسے بے ہوش کیا ہے اور اس وقت ماسٹر کنٹرول روم پر میرا قبضہ ہے۔ اب وہی ہوگا جو میں چاہوں گی۔"

جنرل کا سر جھک گیا۔ اس نے تہذیب سے کچھ نہیں کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تہذیب اس کی کسی دلیل سے متاثر نہیں ہوگی۔ اس نے شکست تسلیم کر لی تھی۔ اب وہ جنرل ٹیرس نہیں محض ایک شکست خوردہ جنرل تھا۔

"تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ تہ خانے کے داخلی دروازے پر اس وقت بڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور میں اسے دروازہ کھولنے کا حکم دے رہی ہوں۔ تم سے پُرسکون رہنے کی درخواست ہے ورنہ تمہارے اپنے آدمی تمہیں گرفتار کر لیں گے۔"

"تم حد سے گزر رہی ہو تہذیب! جنرل ٹیرس ہمارے لئے واجب الاحترام ہے۔ ماضی میں ان کے ہم پر بہت احسانات ہیں۔ کیا ان احسانات کا صلہ تم اس طرح ادا کر رہی ہو؟" میں نے غصیلے انداز میں کہا۔

"یہ دونوں میاں بیوی میرے محسن بھی ہیں علی! لیکن مجھے بھی تو یہ دیکھنا ہے کہ میں بے بسی سے تمہیں موت کے منہ میں جاتے دیکھتی ہوں یا تمہاری رہائی کے لئے ہاتھ پیر ماروں۔ تمہارے مقابلے پر کوئی بھی ہو' میری نظر میں کچھ نہیں ہے۔"

"تمہاری جگہ موشے ہاورڈ یا اس کی تنظیم کا کوئی آدمی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا جو تم کر رہی ہو۔"

"اوّل تو ان کا انداز مختلف ہوتا اور فرض کرو یہ بھی ہوتا تب بھی وہ اس یقین کے ساتھ تمہیں رہا کراتے کہ تم ان کے آدمی ہو اور رہا ہونے کے بعد ان کے لئے ہی کام کرو گے جبکہ میں تمہیں اس یقین کے ساتھ رہا کرا رہی ہوں کہ تمہارے نظریات تبدیل نہیں ہوئے۔"

"تم ماسٹر کنٹرول روم پر قابض ہو تہذیب! تمہیں وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہاں خوراک کا اتنا ذخیرہ ہے کہ ہم

دونوں افراد کے لئے دو دن تک بخت کافی ہوگا۔ فوری طور پر مجھے بھی جان کا خطرہ نہیں ہے اس لئے تمہیں مشورہ دوں گا کہ جلد بازی میں کوئی قدم مت اٹھاؤ' تمہارے پاس بہت وقت ہے۔ خوب اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ جلد بازی میں کیا ہوا کوئی فیصلہ ندامت کا سبب بن جائے۔"

"مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ مت کرو علی!" تہذیب برامان کر بولی "میں نے خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے اور ایسا کوئی قدم نہیں اٹھا رہی جس پر مجھے کبھی بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے۔"

"اس قدر یقین" میں نے حیرت سے کہا "تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم میرے دوست جنرل ٹیرس کو بھی قائل کر دو تاکہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے نمٹ سکے۔"

"میں نے عدالت نہیں لگا رکھی علی! اور نہ ہی میرے پاس ایسی کوئی طاقت ہے جس کے ذریعے دوسروں کو قائل کر سکوں۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرا اپنا ضمیر مطمئن ہے۔"

"ٹھیک ہے تہذیب" میں نے سہلا کر کہا "تم اپنا کام کرو' میں اپنا کام کروں گا۔ بڈ کو حکم دو کہ وہ تہ خانے کا دروازہ کھول دے اور میں اس وقت تک یہاں سے باہر نہیں نکلوں گا جب تک کہ جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن میری طرف سے مطمئن نہیں ہو جاتے۔"

جنرل نے حیرت سے میری طرف دیکھا "جو کچھ تم کہہ رہے ہو' اس پر عمل بھی کر سکو گے؟"

"میرا حوصلہ بہت بلند ہے جنرل" میں نے مسکرا کر کہا "اللہ نے چاہا تو جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل کر کے ضرور دکھاؤں گا۔"

"تمہارا نام احمقوں کی فہرست میں درج کیا جانا چاہئے" تہذیب کی جھنجلائی ہوئی آواز آئی "یہودی ہر قسم کی حماقت سے مبرا ہو کر عالم اسلام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور ایک تم ہو کہ تمہیں ذاتیات سے ہی فرصت نہیں مل رہی۔"

تہذیب کی بات کسی تازیانے سے کم نہیں تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں سوتے سے جاگ اٹھا ہوں "میرے نظریات تبدیل نہ ہونے کا تمہیں اتنا یقین کیوں ہے تہذیب!"

"اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ماسٹر لی کوان نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ اس شخص نے مجھے ہمیشہ بیٹیوں کی طرح چاہا۔ اب مجھے یاد آتا ہے کہ اس نے جزیرے پر مجھ سے بسا اوقات ایسے جملے بولے تھے جن کا مفہوم اس وقت پوری طرح واضح نہیں ہو سکا تھا۔ جزیرے پر وہ کھل کے مجھ سے گفتگو نہیں کر سکتا تھا اس لئے کہ گفتگو سن لئے جانے کا خطرہ تھا لیکن اب مجھے وہ سارے جملے یاد آ رہے ہیں۔"

"ماسٹر کوان کے کہنے پر تم نے آنکھ بند کر کے یقین کر لیا" میں نے حیرت سے کہا "حالانکہ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ موشے ہاورڈ کا ملازم ہے۔ وہ تو تمہیں گمراہ کرنے کی ہی کوشش کرے گا۔"

"میں صرف یہ جانتی ہوں کہ وہ یہودی نہیں ہے اور یہ کہ اس نے دھوکے سے تم پر حملہ نہیں کیا تھا۔ جو شخص موقع ملنے کے باوجود مقابل پر دھوکے سے ہاتھ نہ اٹھائے وہ مجھے اتنا بڑا دھوکا کیوں دے گا اور اگر اسے دھوکا دینا ہی تھا تو کیا پہلے ایسا نہیں کر سکتا تھا؟"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ تہذیب کی دلیلوں میں وزن تھا۔ مجھے اس کی یہ بات ماننے پر مجبور ہونا پڑا کہ اس نے میری رہائی کے لئے اندھا دھند کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

"کس سوچ میں ڈوب گئے علی!" تہذیب کی آواز نے مجھے چونکا دیا "مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ تم خود سے باہر آتے ہو یا۔۔۔"

میں چونک پڑا۔ تہذیب مجھے کوئی دھمکی دینے والی تھی مگر اس نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ میں دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوتا۔ پھر اس نے مجھے دھمکی دینے کی جرأت کس طرح کی۔ کیا وہ مجھے کوئی اتنی بڑی دھمکی دے سکتی ہے جس سے ڈر کر میں اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاؤں؟

"خاموش کیوں ہو گئیں! مجھے دھمکی دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کس دھمکی کے ذریعے مجھے مجبور کر سکتی ہو۔"

"تمہاری ضدی طبیعت سے میں بہت اچھی طرح واقف ہوں علی!" تہذیب نے ایک طویل سانس لے کر کہا "لیکن میں نے پہلے تمہیں قائل کرنے کے لئے اپنی سی ہر ممکن کوشش کی۔ جب تم نہیں مانتے تو مجبوراً مجھے انتہائی قدم اٹھانے کے بارے میں غور کرنا پڑا۔"

"تم مجھ سے بہت اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود مجھے دھمکی دینے کی کوشش کر کے میرا اشتیاق بڑھا دیا ہے۔ تم نے اپنی دھمکی مکمل نہیں کی لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب تو تم اپنی دھمکی پر عمل کر کے ہی مجھے یہاں سے نکال سکو گی۔"

"علی پلیز! تم لوگ آپس میں مت الجھو" جنرل ٹیرس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا "اتنا احساس تو مجھے ہو ہی چکا ہے کہ میں تمہارے سلسلے میں بد ترین غلطی کا مرتکب ہوا ہوں۔"

"ہم سب غلطیاں کرتے ہیں جنرل! کوئی بڑی غلطی کرتا ہے اور کوئی چھوٹی غلطی کرتا ہے۔ اب تو یہ دیکھنا ہے کہ مادام تہذیب میری مرضی کے خلاف مجھے یہاں سے نکالنے کے لئے کیا حربہ اختیار کریں گی۔"

تہذیب ہنس پڑی "بعض اوقات بالکل بچوں کی سی باتیں کرنے لگتے ہو" اس نے کہا "دھمکی سن کر ہوش اڑ جائیں گے' ساری شیخی دھری رہ جائے گی۔"

"بس تو پھر فیصلہ ہو گیا۔" میں نے بڑے سکون سے کہا۔ "اب میں کوئی شیخی نہیں بگھاروں گا۔ صرف یہ دیکھوں گا کہ ہم دونوں میں کون فتح یاب ہوتا ہے۔"

"تم ہار جاؤ گے علی!" تہذیب نے ہنس کر کہا۔ وہ اچانک ہی بڑے اچھے موڈ میں آگئی تھی۔ اس کا یہ انداز میرے لئے بہت عجیب تھا۔ وہ بڑے یقین کے ساتھ دعویٰ کر رہی تھی۔ آخر اس کے ذہن میں کیا تھا جس کی بنا پر وہ اس قدر بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہی تھی۔ ذہن پر خاصا زور ڈالنے کے باوجود میں کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔

"میں اپنی دھمکی پر دو مرحلوں میں عمل کروں گی علی! پہلے مرحلے میں تمہیں صرف یہ بتاؤں گی کہ میں کیا کرنے والی ہوں۔ اپنی بات مکمل ہونے کے بات میں تمہیں صرف پانچ منٹ کی مہلت دوں گی۔ ان پانچ منٹوں کے دوران تمہیں کوئی فیصلہ کرنا ہوگا۔ اگر تم اپنے فیصلے پر قائم رہے تو میں دوسرے مرحلے پر عمل شروع کر دوں گی۔"

"میں صرف ایک بار فیصلہ کرتا ہوں۔"

"آج تم دو بار فیصلہ کرو گے علی! تہذیب ما لکم ایکس تمہیں اس امر کی یقین دہانی کرا رہی ہے اور یہ بات مجھے خود بھی گوارا نہیں ہے کہ تم کسی جبر کے تحت فیصلہ تبدیل کرو یا شکست کھا جاؤ لہٰذا میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنے فیصلے پر نظرثانی کر لو۔"

"تم کہے جاؤ تہذیب! میں سنے جا رہا ہوں۔" میں نے بے پروائی سے کہا لیکن درحقیقت تہذیب کا اعتماد مجھے دہلائے دے رہا تھا۔ کسی بڑی مضبوطی کے بغیر وہ اتنی بڑی بڑی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتی تھی۔ ... "تم نہیں مانتے تو سنو علی! مجھے ٹیرس محل پہنچنے کے بعد ہوش آیا تھا لیکن بڈ پہلے ہی ہوش میں آچکا تھا اور اس کی زبانی مجھے لی کوان کا پیغام ملا ہے۔ اس نے تمہیں میری ذمے داری قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ پیش کش بھی کی ہے! اگر میں تمہیں رہا کرانے میں کوئی دشواری محسوس کروں تو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اسے مدد کے لئے طلب کر سکتی ہوں۔"

"تم بلف کر رہی ہو" میں نے تیزی سے کہا "لی کوان کو میں پہلے ہی اس معاملے میں ہاتھ ڈالنے سے منع کر چکا ہوں۔"

"اس کے پیغام میں یہ حوالہ بھی موجود تھا اور اس لئے وہ خود نہیں آیا لیکن اس نے کہلوایا ہے کہ تمہیں ہر صورت میں آزاد ہو کر ظالموں کی سرکوبی کرنی ہے۔ جو کام اپنی مجبوریوں کی وجہ سے وہ خود نہیں کر سکا وہ تمہیں کرنا ہے اور تمہارے لئے اس کا پیغام یہ ہے کہ دنیا میں فلسطینیوں کے علاوہ اور بھی مظلوم ہیں۔ بے شک فلسطین کو اولیت دیئے رہنا مگر کبھی کسی مظلوم کی مدد سے منہ مت موڑنا خواہ وہ مظلوم یہودی ہی کیوں نہ ہو۔"

میں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے مجھے بہت بلندی سے نیچے گرا دیا ہو۔ میرے ذہن میں ایک ہی جملہ گونجے جا رہا تھا 'کبھی کسی مظلوم کی مدد سے منہ مت موڑنا خواہ وہ مظلوم یہودی ہی کیوں نہ ہو' میں ہیجانی کیفیت کا شکار ہو گیا۔ یہ جملہ لی کوان کا تھا' لی کوان جو مسلمان بھی نہیں تھا۔ معلوم نہیں اس کے پیروں میں مصلحت کی کون سی زنجیریں پڑی ہوئی تھیں کہ وہ میدان عمل میں نہیں اتر سکتا تھا۔ وہ مسلمان نہیں تھا لیکن اس کے کہے ہوئے جملے نے میری آنکھیں کھول دی تھیں۔ یہ جملہ تو ہماری مذہبی تعلیمات کی بنیاد تھا۔ مظلوم کی مدد کو ہر حال میں اولیت دی گئی تھی۔ یہ وہ مقام تھا جہاں فرائض بھی پس پشت ڈال دیئے جاتے ہیں۔ خدا کی شان تھی کہ مجھے تلقین ایک غیر مسلم کی طرف سے کی گئی تھی۔ میں جو یہودیوں کے خلاف ایک آہنی عزم لے کر میدان عمل میں اترا تھا' میں جو فلسطین کے مظلوم عوام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھا اس لئے کہ ان کا استحصال کیا گیا تھا۔ اس لئے کہ وہ دینی رشتے سے میرے بھائی تھے اور کسی بھائی کی تکلیف مسلمان کو اسی طرح بے چین کر دیتی ہے جس طرح جسم کے ایک عضو میں تکلیف ہو تو پورے جسم پر اس کے اثرات پڑتے ہیں۔ میرے لئے فلسطینی عوام کی اولیت تھی مگر میں نے بھی کسی مظلوم کی مدد سے منہ نہیں موڑا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارا مذہب ہمیں اس کی تعلیم دیتا ہے بلکہ یہ تو مجھ پر میرے پروردگار کا احسان تھا۔ اس نے مجھے فطرت ہی ایسی بخشی تھی۔ تو پھر میرا کمال کیا ہوا؟

مجھے تہذیب کی آواز آئی۔ وہ مجھے پکار رہی تھی مگر

میرے دل و دماغ میں تو آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ جو کچھ میں نے آج تک کیا اس میں میرا رتی بھر کوئی حصہ نہیں تھا۔ بات تو جب ہوتی کہ میں کوئی قربانی دے کر اپنا مشن جاری رکھتا اور مجھے ماضی میں دور دور تک کوئی قربانی نظر نہیں آرہی تھی۔ کچھ نظر آیا تو یہ کہ میں اپنے فرائض سے روگردانی کا مرتکب ہو رہا تھا۔ محض اپنی دوستی نبھانے کی خاطر اور جنرل ٹیرس کو مطمئن کرنے کے خیال سے یہاں قید ہو کر رہ گیا تھا۔ میں نے تہ خانوں سے نکلنے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا تھا جب کہ یہ میرا فرض تھا۔ میں شاید اسیر ذات ہو کر رہ گیا تھا' انانیت پسند ہو گیا تھا جبکہ میری زندگی تو امانت تھی۔ فلسطین کے بے گھر مظلوم لوگوں کی امانت ــــ ان معصوم بچوں کی امانت جنہوں نے کیمپوں میں آنکھیں کھولی تھیں ــــ جن سے ان کے گھر چھین لئے گئے تھے اور اب کوششیں یہ ہو رہی تھیں کہ معصوم بچوں کے منہ سے دودھ کی بوتلیں چھین لی جائیں۔ ماؤں کو ان کے جگر گوشوں سے دور کر دیا جائے اور عرب کی پوری سرزمین کو یہودیوں کے ناپاک قدموں تلے روند ڈالا جائے۔

تو میں کیا کرتا رہا اور کیا کر رہا ہوں؟ میں نے خود سے سوال کیا اور اس کا جواب بڑا خوف ناک تھا۔ میں لرز کر رہ گیا۔ میری ہر سانس مظلوموں کی امانت تھی اور میں اس امانت میں خیانت کا مرتکب ہو رہا تھا۔ میں امین نہیں تھا خائن تھا۔ مجھے خدا نے مظلوموں کے لئے اثاثہ بنایا تھا اور میں اس اثاثے کو ضائع کرنے کا مجرم تھا۔ قبر میں منکر نکیر مجھ سے سوال کرتے تو میں کیا جواب دیتا کہ میں نے اس اثاثے کو کس کس طرح ضائع کیا۔ جن نعمتوں سے مجھے نوازا گیا تھا کس کس طرح ان کی ناقدری کی ــــ میدان حشر میں میں اپنے معبود کو کیا منہ دکھاتا۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ بندوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے والا ہے لیکن حقوق العباد کے مجرموں کے لئے تو اس سب سے بڑی بارگاہ میں بھی معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور میں اس بھیانک جرم کا مرتکب ہوا تھا۔ مجھے اپنی عاقبت خطرے میں نظر آنے لگی۔

"تہ خانے کا دروازہ کھولنے کا حکم دو تہذیب ورنہ میں ان دیواروں کو گرا کر یہاں سے نکل جاؤں گا" میں نے گرج دار آواز میں کہا اور اچانک مجھے محسوس ہوا کہ تہ خانے کا دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔ میں نے چونک کر دیکھا۔ جنرل ٹیرس کے علاوہ بڈ اور تہذیب بھی میرے نزدیک ہی موجود تھے۔ ان سب کی نگاہوں میں میرے لئے تشویش تھی۔ تہ خانے کا دروازہ کب کھلا' کب بڈ اور تہذیب وہاں آئے مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ میں شاید کچھ زیادہ ہی خود فراموشی کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا کبھی وہ لوگ میرے نزدیک آنے کی ہمت نہیں کر سکے تھے۔

"تمہیں کیا ہو گیا تھا علی" سب سے پہلے جھپٹ کر میرے نزدیک آنے والی تہذیب تھی۔

"کچھ نہیں تہذیب!" میں نے دھیمی آواز میں کہا "میں غفلت کی نیند سو گیا تھا تم نے مجھے بیدار کر دیا۔ تم نے میری آنکھوں پر بندھی ہوئی پٹی کھول دی ہے تہذیب! میں تمہارا' بڈ اور لی کوان تینوں کا شکر گزار ہوں تہذیب۔"

"خدا کا شکر ادا کرو علی! وہی بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھاتا ہے" تہذیب نے کہا۔

"میں بہت بڑی خیانت کا مرتکب ہوا ہوں تہذیب! اب میرے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ میں اپنے عمل سے اپنی غلطیوں کا ازالہ کروں" میں نے کہا اور تہذیب اور بڈ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو علی! میرے دوست" جنرل ٹیرس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں صرف اپنے آپ سے ناراض ہوں جنرل! میں اپنے فرائض سے روگردانی کرنے کا مجرم ہوں۔"

"نہیں تم مجھ سے ناراض ہو" جنرل نے تیزی سے قریب آکر میرا بازو پکڑ لیا "تمہارا اس طرح یہاں سے جانا کیا معنی رکھتا ہے۔"

"تم میرے بہت مخلص دوست ہو جنرل" میں پھیکے سے انداز میں مسکرایا "اور مخلص دوستوں سے کسی حال میں بھی ناراض نہیں ہوا جا سکتا" میں نے نہایت نرمی سے اس سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ علی کہ جو زیادتی میں نے کی اس کے ازالے کے لئے میں کیا کروں" جنرل نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"تم نے جو زیادتی کی اس کا ازالہ تو ہو بھی گیا جنرل" میں نے زینوں پر چڑھتے ہوئے کہا "اب تو مجھے اس زیادتی کا ازالہ کرنا ہے جو میں نے کی ہے۔"

جنرل ہمارے ساتھ ساتھ چل رہا تھا "تمہارے انداز میں بڑی اجنبیت ہے علی! مجھے بتاؤ تو سہی' تمہارا ارادہ کیا ہے؟"

"میں یہودیوں کو صفحۂ ہستی سے تو نہیں مٹا سکتا جنرل تاہم انہیں جس قدر نقصانات پہنچانا اور ان کے جتنے ایجنٹوں کا جلد از جلد صفایا کرنا میرے بس میں ہے' مجھے اس میں تاخیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کرنی چاہئے' شروعات میں نکیتا سے کروں گا۔"

تہ خانے سے باہر نکل کر جنرل نے اپنے آدمیوں کو جلدی جلدی کچھ احکامات دیئے اور پھر تیز تیز قدموں سے ہمارے ساتھ ہولیا "اگر کوئی حرج نہ ہو تو میں بھی تمہارے ساتھ ـــ"

"تمہاری موجودگی تو ضروری ہوگی جنرل" میں نے کہا۔ اس دوران ہم خواب گاہ تک پہنچ گئے تھے۔ میں نے دستک دیئے بغیر ہینڈل گھمایا مگر دروازہ اندر سے بند تھا' مجبوراً مجھے دستک دینا پڑی۔

"کون ہے" اندر سے نکیتا کی خمار آلود آواز آئی۔ شاید وہ سوتے سے اٹھی تھی۔

"دروازہ کھولو تہذیب" میں نے بلند آواز سے کہا "میں علی یار خان ہوں۔"

نکیتا نے دروازہ کھولنے میں دیر نہیں لگائی اور دروازہ کھولتے ہی یہ دیکھے بغیر کہ میرے ساتھ کون کون ہے۔ مجھ سے لپٹ گئی۔

"تمام رات بے تابی سے کروٹیں بدل کر تمہارا انتظار کرتے گزاری ہے علی!" نکیتا نے شکایتی لہجے میں کہا "کہاں رہ گئے تھے' میرا ذرا بھی خیال نہیں ہے۔"

میں نے اسے خود سے علیحدہ کرکے ایک زوردار دھکا دیا وہ کمرے کے اندر جا پڑی۔ میں بڑے اطمینان سے کمرے میں داخل ہوا۔ نکیتا کی آنکھیں میرے رویے پر حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں پھر اس نے میرے ساتھ تہذیب اور بڈ کو دیکھا اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہوگئے۔

"تم ـــ تم ـــ علی یار خان ـــ تم تو ـــ" نکیتا نے اٹک اٹک کر کہا اور خاموش ہوگئی۔ جملہ مکمل کرنا اس کے بس کی بات تھی بھی نہیں۔ اس طرح وہ خود بھی بے نقاب ہوجاتی۔

"بے فکر رہو نکیتا! میں اب بھی یہودی مفادات کا حامی ہوں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "لیکن جنرل ٹیرس کو مجھ پر شبہ ہوگیا تھا' اس لئے تمہاری قربانی ناگزیر ہوگئی ہے۔"

"میں ـــ میں تمہارے تصورات کی تجسیم ہوں" نکیتا نے وحشت سے کہا "میں وہی حسین پیکر ہوں جسے تم چاندنی راتوں میں تخیل کی آنکھ سے دیکھا کرتے تھے۔ اب میں تمہیں مل گئی تو تم مجھے قربانی کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہو۔"

"کیا بے پر کی ہانک رہی ہو" میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ الٹ گیا ہے۔ جو خصوصیات تم نے بیان کی ہیں تہذیب مالکم ایکس کے علاوہ کوئی اور لڑکی ان خصوصیات کی حامل کس طرح ہوسکتی ہے۔"

"اس سے تم دلی محبت کرتے ہو جبکہ میں تمہارے جسم کی ضرورت ہوں۔ کیا تم اپنے الفاظ بھول گئے۔"

"یہ تمہارے سامنے بے ہودہ بکواس کر رہی ہے اور تم کھڑے منہ دیکھ رہے ہو' معلوم نہیں تم کیسے جنرل ہو" میں نے جنرل ٹیرس سے کہا۔

"بے فکر رہو' اب یہ کوئی بکواس نہیں کرے گی۔ میں ابھی اسے اپنے آدمیوں کی تحویل میں دے رہا ہوں۔"

"ٹھہر جاؤ جنرل" نکیتا اچھل کر کھڑی ہوگئی "اس شخص کے نظریات تبدیل ہوچکے ہیں۔ یہ اب یہودی مفادات کا حامی ہوگیا ہے۔ تم اس سے کوئی بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔"

"کون تمہاری بات پر یقین کرے گا" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا "ممکن ہے تھوڑی دیر بعد تم یہی الزام جنرل ٹیرس پر بھی عائد کردو۔"

"میرا دماغ خراب نہیں ہے۔ میں کسی پر کیوں الزام عائد کرنے لگی۔ یہ شخص تمہارا غدار ہے جنرل! یہ تم لوگوں کو ڈبو دے گا۔"

"ذرا غور کرو جنرل! اگر میں یہودی مفادات کا حامی ہوتا تو یہ مجھے بچانے کی کوشش کرتی لیکن اس کے الزام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مجھے تمہاری نظروں میں مشکوک کرنا چاہتی ہے۔ خود گرفتار ہوتے ہوتے بھی مسلمانوں کو کچھ نہ کچھ نقصان پہنچانے کی خواہاں ہے۔"

"ہر ایجنٹ گرفتار ہوتے وقت یا گرفتار ہونے کے بعد ایسی ہی حرکتیں کرتا ہے" جنرل ٹیرس نے بے پروائی سے کہا "لہٰذا ایسی باتوں کا نوٹس لینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"میں ـــ میں بلف نہیں کر رہی ہوں" نکیتا چیخ پڑی "میں نے خود مشینوں کے ذریعے اس کا امتحان کیا تھا۔ میری بات پر یقین نہیں کرو گے تو بعد میں پچھتاؤ گے۔"

"انہی مشینوں کے ذریعے تمہیں میری محبت پر بھی تو یقین آیا تھا" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا اور نکیتا چونک پڑی۔

"ہاں ـــ لیکن' لیکن ـــ کیا تم ـــ" اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے نکیتا" میں نے سنجیدگی سے کہا "تم جیسی قابل نفرت عورتوں سے محبت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

"تو پھر وہ سب کیا تھا علی! نہیں' میں یقین نہیں کرسکتی۔ ہماری مشینیں جھوٹ نہیں بول سکتیں" نکیتا نے

کہا' اس کا انداز ہذیانی تھا۔

"مشینوں کو دھوکا دینا کیا مشکل ہے نکیتا! برتر انسان ہے یا مشینیں! تم مجھے پچاس مرتبہ مشینی امتحانوں سے گزارو میں ہر بار انہیں دھوکا دے دوں گا۔"

جنرل ٹیرس' تہذیب اور بڈ میں سے کوئی بھی اس "محبت" سے واقف نہیں تھا۔ جو مجھے نکیتا سے ہوئی تھی اس لئے وہ تینوں ہی حیران تھے۔

"تم اس بات سے اچھی طرح واقف ہوگی کہ غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر تم کسی رعایت کی خواہاں ہو تو بتادو۔"

نکیتا تلخی سے ہنسی "مجھے معلوم ہے تم لوگ کس قسم کی رعایت دیتے ہو' خاص طور پر کوئی حسین عورت اگر ہاتھ آجائے تو۔"

"تم پر بہت سنگین الزامات ہیں نکیتا! تم فرضی نام اور جعلی پاسپورٹ پر گوٹے مل میں داخل ہوئیں اور تم نے ایک انتہائی اہم کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کی سازش کی۔ میرا مشورہ ہے کہ ہوش کے ناخن لو۔ ہمارے ساتھ تعاون کرو' میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تمہیں رہا کردیا جائے گا۔ تم ہم سے تعاون کروگی تو تمہارے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے گا' یہ تم سے علی یار خان کا وعدہ ہے۔"

"اور اگر میں تعاون کرنے سے انکار کردوں تو ـــ؟"

نکیتا نے میری آنکھوں میں جھانکا۔ وہ اپنی شکست تسلیم کرچکی تھی۔

"تہذیب اور بڈ کو دیکھ کر اندازہ کرلو کہ جزیرۂ مرگ تباہ کیا جاچکا ہے۔ تمہارے موشے ہاورڈ نے جو سحر پھونکا تھا اس کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ گوٹے مل میں موشے ہاورڈ کے تمام ایجنٹ گرفتار کئے جاچکے ہیں۔ جلد یا بدیر میں اس کا خاتمہ بھی کردوں گا۔"

"تم مجھے غداری کا سبق دے رہے ہو علی! میں جان دے دوں گی مگر اپنے مشن سے غداری نہیں کروں گی۔"

"اس کے باوجود میں تمہیں سوچنے کی مہلت ضرور دوں گا نکیتا! مجھے معلومات درکار ہیں۔ رضاکارانہ طور پر نہیں فراہم کروگی تو تم پر تشدد کیا جائے گا۔ اس کے باوجود بھی تم نے زبان نہ کھولی تو کوئی اور زبان کھول دے گا ـــ مجھے تو ہر حال میں معلومات درکار ہیں۔ اس سے غرض نہیں کہ معلومات کس ذریعے سے حاصل ہورہی ہیں اور ان کے حصول کے لئے کن مراحل سے گزرنا پڑ رہا ہے ـــ جنرل اسے قید خانے میں پہنچوادو۔"

"یہ نکیتا کے اور تمہارے درمیان محبت کا کیا چکر تھا؟" نکیتا کے جاتے ہی تہذیب نے پوچھا۔ جنرل نے اسے قید خانے میں بھجوادیا تھا۔

"تل فرانزو سے مقابلے کے بعد جو ایمبولینس آئی تھی وہ تو تمہیں یاد ہی ہوگی تہذیب! اس وین کے اندر نصب مشینوں کے ذریعے میرا چیک اپ کیا گیا تھا۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ بل فائٹنگ اور اس کے بعد تل فرانزو سے مقابلے کے میرے سسٹم پر کیا اثرات ہوئے ہیں۔ وہ اپنی مشینوں سے میرے سسٹم پر کسی بھی قسم کے اثرات دریافت نہیں کرسکے۔ میں نے موقعے سے فائدہ اٹھاکر یہ ظاہر کیا جیسے میں نکیتا سے متاثر ہوگیا ہوں۔ اسے بھی مشینوں سے چیک کیا گیا۔ مشینوں نے میرے بیان کی تصدیق کردی چنانچہ نکیتا کو میری محبت پر ایمان لانا پڑ گیا۔ ادھر اتفاق ایسا ہوا کہ موشے ہاورڈ نکیتا کو ہی تمہارا رول ادا کرنے کی تربیت دے رہا تھا۔ جب اس کے علم میں یہ بات آئی کہ میں نکیتا سے متاثر ہوگیا ہوں تو وہ بہت خوش ہوا۔ اس کی دانست میں میں بری طرح پھنس گیا تھا۔ دراصل اسے شروع سے ہی پوری طرح یقین نہیں تھا کہ میرے نظریات پوری طرح تبدیل ہوگئے ہیں۔ مجھے بھی اس کا اندازہ تھا اس لئے میں نے بڈ کو اپنا نشانہ بنایا تھا تاکہ اس کے شبہات کا ازالہ ہوسکے۔ اس کے بعد اس نے طوفان والی رات اپنے ایک کارندے کے ذریعے میری اصلیت معلوم کرنے کی کوشش کی مگر میں نے اس کی یہ چال بھی اس پر الٹ دی۔ تم اندازہ کرو کہ اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہوا۔ نکیتا کو ہدایت کی گئی تھی کہ کسی وقت بھی مجھے تنہا نہ چھوڑے۔ تمہارے میک اپ میں ہونے کی وجہ سے نکیتا کے لئے یہ کام بے حد آسان ہوگیا تھا لیکن افسوس کہ موشے ہاورڈ کو بہت بڑی زک اٹھانا پڑی ہے۔"

"مجھے اس بات پر حیرت ہے علی کہ جن مشینوں پر انہیں اتنا ناز ہے تم ان مشینوں کو کس طرح دھوکا دے گئے؟" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"اس کا کریڈٹ لی کوان کو جاتا ہے جنرل! اب میں خود پر ہر قسم کی کیفیات طاری کرسکتا ہوں۔ مشین تو صرف اسی وقت کسی کو پکڑ سکتی ہے جب کوئی بات صرف زبان سے کہی جارہی ہو۔"

"تمہیں چاہئے تھا کم از کم مجھے تو بتادیتے کہ تمہارے نظریات تبدیل نہیں ہوئے ہیں" تہذیب نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"انہیں بتادیتے اور بڈ کی چاہے جان نکال لیتے" بڈ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور جنرل ٹیرس ہنس پڑا۔
"میں تم سے معذرت چاہتا ہوں بڈ لیکن اگر اس ڈرامے کی اشد ضرورت نہ ہوتی تو میں ہرگز تمہیں تختۂ مشق نہ بناتا اور تہذیب تم تو جانتی ہو کہ وہاں گفتگو سن لئے جانے کا کس قدر خطرہ تھا۔ میں تمہیں بتانا چاہتا تو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔"

بڈ برا سا منہ بنائے بیٹھا تھا۔ میرے خاموش ہوتے ہی بولا "تم بہت ذہین ہو چیف! میرے ایک سوال کا جواب بھی دے دو آخر ہمیشہ بڈ بے چارہ ہی کیوں تختۂ مشق بنتا ہے؟"
"اوہو! میں تم سے معذرت کر چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے ابھی تک تمہارا دل صاف نہیں ہوا۔ خیر کوئی بات نہیں ' تم چاہو تو مجھ پر جرمانہ کر سکتے ہو۔"
اچانک انٹر کام کا بزر بجا۔ میں نے جنرل کو انٹر کام کا ریسیور اٹھانے کا اشارہ کیا۔ جنرل نے ریسیور اٹھا کر دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سنی اور پھر دوسری طرف موجود شخص کو ہولڈ کرنے کا کہہ کر مجھ سے مخاطب ہوا۔
"یہودی ایجنٹوں کی گرفتاری کا آپریشن تقریباً مکمل ہو چکا ہے مگر ڈیوڈ ریان نہیں مل سکا۔ ہمارے آدمی اس کی گھات میں ہیں۔"
"ان سے کہہ دو کہ اب اسے گرفتار کرنے کی ضرورت نہیں" میں نے کہا اور جنرل نے کوئی سوال کئے بغیر میری بات دہرا دی۔ پھر وہ انٹر کام بند کر کے مجھ سے بولا "تم نے اس کی گرفتاری سے ہاتھ کیوں اٹھا لیا؟"
"ہاتھ اٹھایا نہیں ہے جنرل بلکہ اس پر تو میں خود ہاتھ ڈالوں گا" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "وہ اس بساط کا اہم ترین مہرہ ہے اور مجھے شبہ ہے کہ اب اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے۔"
"جب اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے تو تم کہاں جا رہے ہو؟" جنرل نے کہا۔
"میں اس کے ہوٹل کی طرف جا رہا ہوں" میں نے تہذیب کو بھی اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا "ممکن ہے میں اس کا کوئی سراغ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔"
"ایک منٹ ٹھہرو ' میں تمہارے لئے حفاظتی گارڈز کا بندوبست کر دوں۔"
"ہرگز نہیں جنرل! مجھے ان جھمیلوں میں الجھانے کی کوشش مت کرنا۔ ایک مجاہد کو کسی حفاظت کی ضرورت نہیں ہوتی۔"
"اچھا تو پھر یوں کرو کہ ریڈیو کار میں جاؤ تاکہ میں بوقتِ ضرورت تم سے رابطہ تو کر سکوں۔"
"اس میں کوئی حرج نہیں ہے" میں نے کہا "اور بڈ! میری واپسی تک تم الرٹ رہو گے ' ممکن ہے مجھے تمہاری ضرورت پیش آ جائے۔"
چند منٹ بعد میں ریڈیو کار میں ٹیرس محل سے باہر نکل رہا تھا ' تہذیب برابر والی سیٹ پر موجود تھی۔
"مجھے امید تو نہیں ہے لیکن میں محض ایک موہوم امکان کے پیش نظر وہاں جا رہا ہوں" میں نے تہذیب سے کہا "شاید کوئی غیر اہم سا آدمی اس فہرست میں شامل ہونے سے رہ گیا ہو اور وہ ڈیوڈ ریان کی نشان دہی کر سکے۔"
"تم رات بھر کے جاگے ہوئے ہو علی!" تہذیب نے کہا "یہ کام تم کسی اور سے بھی لے سکتے تھے ' تمہارا خود جانا تو ضروری نہیں تھا۔"
"میرے ساتھ تمہاری موجودگی ضروری تھی تہذیب! اس لئے میں تمہیں ساتھ لے کر آیا ہوں۔ ہماری ... میرا مطلب ہے میری اور نکیتا کی آنکھ اسی ہوٹل میں کھلی تھی۔ ہوٹل کے اسٹاف نے ہمیں دیکھا ہو گا۔ اب تم میرے ساتھ جاؤ گی تو یہی سمجھا جائے گا کہ ہم دونوں وہی ہیں جو وہاں ٹھہرے تھے۔ اگر موشے یا دردا کا کوئی شخص وہاں ہوا تو تمہیں نکیتا ہی سمجھے گا اور زبان کھول دے گا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس کا امکان بہت کم ہے لیکن ایک کوشش کر لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔"
ہوٹل پہنچنے کے بعد میں نے نچلی منزل میں واقع ریستوران کا رُخ کیا جہاں اس وقت چند ہی میزیں آباد نظر آ رہی تھیں۔ میں نے بیٹھنے سے قبل ان افراد پر ایک اچٹتی ہوئی سی نظر ڈالی تھی۔ ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو ریندل سے متعلق معلوم ہوتا ' ویسے بھی اس کے تمام ایجنٹ تو گرفتار کئے جا چکے تھے۔
"میرا خیال ہے یہاں آ کر ہم نے وقت ہی ضائع کیا ہے" تہذیب نے کہا۔
"کچھ نہیں کہا جا سکتا تہذیب! ریندل بے حد چالاک اور انتہائی محتاط شخص ہے۔ میرے معاملے میں چوٹ کھانے کے بعد تو وہ اپنے سائے تک سے بھڑکنے لگے گا۔"
ویٹر آیا تو میں نے اپنے اور تہذیب کے لئے ناشتا منگوا لیا۔ میں نے ادھورا ناشتا کیا تھا اور تہذیب کو ناشتا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔
"لی کوان تو گوٹے بل کے ساحل پر کہیں اتر گیا تھا" ناشتے کے دوران میں نے تہذیب سے کہا "اور میرے خیال میں یہاں اس کا کوئی ٹھکانا بھی نہیں ہے۔ پھر تم اس سے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رابطہ کہاں قائم کرتیں؟"

"لی کوان نے اس کا ایک خاص طریقہ بتایا تھا" تہذیب نے کہا "اور خاص طور پر تاکید کی تھی کہ وہ طریقہ تمہارے علم میں نہ آنے پائے۔"

"اس نے منع کیا ہے تو میں اصرار نہیں کروں گا۔ اس میں اس کی کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوگی۔"

"ڈیوڈ ریان کے ملنے کے امکانات تو بہت کم ہیں" تہذیب نے کہا "وہ نہ ملا تو تم کیا کرو گے؟"

"کام مشکل ہو جائے گا تہذیب! معلوم نہیں اس کے بعد کون ایسا شخص ہوگا جو مجھے مطلوبہ معلومات فراہم کر سکے۔"

"میرے خیال میں وہ نو افراد بہت اہم ہیں جو یہاں معزز شہریوں کی حیثیت میں رہ رہے تھے۔"

"یہ وہ لوگ ہیں جو دراصل موساد کے لئے کام کرتے ہیں اور ان سے کام کی معلومات نہیں حاصل کی جا سکتیں اس لئے کہ انہیں خود ہی کچھ معلوم نہیں ہوتا۔"

"موساد کے لئے کام کرتے ہیں" تہذیب نے حیرت سے کہا "ان کی فہرست تو ڈیوڈ ریان نے فراہم کی تھی اور خود وہ ایگلز کا آدمی ہے۔"

"ہر یہودی تنظیم کی پشت پر موساد ہوتی ہے تہذیب! یہ یہودیوں کا منحوس ترین ادارہ ہے۔ انہوں نے ریڈل میں کچھ صلاحیتیں دیکھیں تو اسے آگے بڑھانے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں فراہم کیں اور جس قسم کے نو افراد یہاں گرفتار ہوئے ہیں اس قسم کے لوگ تو دراصل پرورش کئے جاتے ہیں۔ کسی کو بلیک میل کر کے اور کسی کو خرید کر ان کی خدمات حاصل کر لی جاتی ہیں اور اہم مواقع پر ہی ان سے کوئی کام لیا جاتا ہے۔"

"تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ ایگلز موساد کی ذیلی تنظیم ہے؟" تہذیب نے حیرت سے پوچھا۔

"خود بخود معلوم ہو گئی" میں مسکرا دیا "کیا یہ ضروری ہے کہ ہر بات اسی وقت معلوم ہو جب کوئی بتائے۔ میں نے اس بات کا اندازہ بہت پہلے لگا لیا تھا کہ ریڈل کو موساد کی آشیرباد حاصل ہے اور اب تو مجھے یقین آ گیا ہے کہ میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ریڈل میں اتنی ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ موساد کی مرضی کے بغیر اتنی بڑی اور منظم تنظیم قائم کر سکے۔"

ناشتا ختم ہو چکا تھا۔ میں نے ویٹر سے بل لانے کو کہا اور تہذیب سے بولا "واپس جانے سے قبل ہم ہوٹل کا ایک چکر لگائیں گے۔"

"جیسی تمہاری مرضی علی! ویسے اس مٹرگشتی سے بہتر یہ تھا کہ تم کسی اور ایجنٹ پر طبع آزمائی کر لیتے۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جواب دیتا بھی تو کیا دیتا۔ میں تو خود بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ مجھے احساس بھی تھا کہ جزیرۂ مرگ کی تباہی اور گوٹے بل میں ایگلز کے ایجنٹوں کی گرفتاری کے بعد میرے لئے خطرات میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ لوگ آتشِ انتقام بجھانے کے لئے مجھے سرِ راہ شوٹ بھی کر سکتے تھے لیکن مجھے ان کی کوئی خاص پروا نہیں تھی۔ کہیں نہ کہیں تو اس کھیل کا اختتام ہونا ہی تھا۔

ویٹر بل لے کر آیا اور اس نے خاص انداز سے بل میرے سامنے رکھا۔ میں نے بل کو بڑے غور سے دیکھا۔ اس پر علیحدہ سے انگریزی حروف میں ٹائپ کیا گیا تھا '۲۳۔ سول لائنز' ڈی۔ آر'

بل ادا کرنے کے بعد میں نے تہذیب کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ میرے ساتھ چل پڑی۔ میں ریستوراں سے نکل کر پارکنگ کی طرف جا رہا تھا۔

"بہتر یہی ہے" تہذیب نے کہا "کہ ہم واپس چلے چلیں۔ اس طرح وقت ضائع ہونے سے بچے گا۔"

"ہاں' اب اگر ہم ہوٹل کا چکر لگاتے' دو چار لوگوں سے سوال جواب کرتے تو یہ وقت ضائع کرنے کے ہی مترادف ہوتا" میں نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اب سے تمہاری کیا مراد ہے" تہذیب نے چونک کر کہا "کیا پہلے میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی؟"

"نہیں" میں نے مسکرا کر کہا "پہلے تم فارسی بول رہی تھیں نا اور فارسی میری سمجھ میں نہیں آتی۔"

اچانک ریڈیو ٹرانس میٹر پر اشارہ موصول ہوا "تمہارا اندازہ درست ثابت ہوا علی!" جنرل میرس گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا "ہمارے بحری بیڑے پر فضائی حملہ کر دیا گیا ہے۔"

"تفصیل سے بتاؤ جنرل" میں غرایا "حملہ کب ہوا اور کہاں ہوا اور کس نے کیا؟"

"بیڑے پر حملہ کرنے والے طیارے شی گورائے سے اڑے ہیں مگر وہ بیڑے پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ فضائیہ نے انہیں سنبھال لیا ہے۔ یہ معرکہ گوٹے بل کے ساحل سے کوئی پچاس میل دور کھلے سمندر کے اوپر ہو رہا ہے۔"

"شی گورائے" میں نے دانت پیس کر کہا "یہ ہمارے لئے ایک مصیبت بنتا جا رہا ہے جنرل!"

"ان کے طیارے ہم سے بہتر ہیں علی! تاہم حوصلے ہمارے ہوابازوں کے بلند ہیں۔"

"طیارہ شکن میزائل استعمال کرو جنرل! ایک طیارہ بھی بچ کر نہیں جانا چاہئے۔"

"او! تم اس کی پروا مت کرو علی! میزائل استعمال کرنے میں پہل ہم نہیں کریں گے۔ اس طرح بات بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ یہودیوں کا کیا بگڑے گا۔ گوٹے بل اور شی گورائے کے مابین جنگ چھڑ جائے گی' نقصان کس کا ہوگا۔"

میرے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ جنرل میرس نے بڑے پتے کی بات کہی تھی۔ ریڈل نے اپنے اثر و رسوخ سے شی گورائے کے حکمران جنرل بل کو گوٹے بل کے بحری بیڑے پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کر لیا ہوگا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اس کا اثر و رسوخ تو نہ ہو مگر اس نے جنرل بل کو کوئی ایسی پٹی پڑھائی ہو کہ اس کی باتوں میں آ کر وہ حملہ کرنے پر آمادہ ہو گیا ہو۔ اب اگر گوٹے بل کی جانب سے بڑے پیمانے پر اس کا جواب دیا جاتا تو بات بڑھ جاتی۔ جنگ میں دونوں ملکوں کا نقصان ہوتا۔ گوٹے بل مسلمانوں کا حامی تھا جبکہ شی گورائے کی حکومت یہودی مفادات کی حامی تھی۔ گویا اس میں یہودیوں کا نقصان بھی تھا مگر یہودیوں کے نقصان کی حقیقت ہی کیا تھی۔ اسرائیل کی پشت پر تو دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں تھیں اگر ایک شی گورائے کو نقصان پہنچ جاتا تو اس سے اسرائیل کی صحت پر کیا اثر پڑتا البتہ مسلم دنیا کو بہت نقصان پہنچتا۔

"مجھے تم سے اتفاق ہے جنرل!" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اور اب یہ معاملہ میں تم پر چھوڑتا ہوں' جس طرح چاہو ان سے نمٹو۔"

"شکریہ علی!" جنرل نے کہا "اس معاملے سے تو خیر میں نمٹ ہی لوں گا لیکن یہ بتاؤ کہ تم کہاں ہو؟"

"میں جلدی ہی واپس آؤں گا جنرل! ڈیوڈ ریان کا سراغ مل گیا ہے۔ تم ذرا بڈ سے میری بات کرا دو۔"

ڈیوڈ ریان کے سراغ کے حوالے پر تہذیب نے چونک کر میری طرف دیکھا تھا۔ اسے ابھی تک کچھ معلوم نہیں تھا مگر اس نے گفتگو کے دوران مجھے ٹوکا نہیں۔

"میں اور تہذیب سول لائنز کی کوٹھی نمبر ۲۳ میں داخل ہوں گے۔ تمہیں دور رہ کر نگرانی کرنی ہوگی اور ایک گرے کلر کی کار پر خاص طور سے نگاہ رکھنی ہوگی۔ تم کتنی دیر میں وہاں پہنچ جاؤ گے؟"

"زیادہ سے زیادہ گھنٹا لگے گا چیف!" بڈ نے مستعدی سے کہا "مجھے صرف نگرانی ہی کرنی ہوگی نا۔"

"ضرورت پڑنے پر تم دخل اندازی بھی کر سکتے ہو مگر تم اس سے حتی الامکان گریز کرنے کی کوشش کرو گے۔ دخل اندازی صرف اس صورت میں کرنا جب ایسا کرنا ناگزیر ہو جائے۔"

"ٹھیک ہے چیف! میں سمجھ گیا۔ آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں پھر تم بے فکر ہو کر کوٹھی میں داخل ہو سکتے ہو۔"

"سول لائنز کی ۲۳ نمبر کوٹھی اور گرے کلر کی کار کہاں سے درمیان میں آ گئی؟" رابطہ منقطع ہوتے ہی تہذیب نے سوال کر ڈالا۔

"گرے کلر کی کار شروع سے ہی ہمارے تعاقب میں ہے اور ریستوران میں مجھے ڈیوڈ ریان کا ایڈریس ملا تھا۔"

"ریستوران میں!" تہذیب نے حیرت سے کہا "وہاں تو میں تمہارے ساتھ ہی تھی۔"

میں نے تہذیب کو بل پر علیحدہ سے ٹائپ کئے ہوئے پیغام کے بارے میں بتایا "ظاہر ہے ڈی آر سے ڈیوڈ ریان ہی بنتا ہے۔"

"گویا تمہیں جو فہرست فراہم کی گئی تھی وہ تمام ایجنٹس کی نہیں تھی؟" تہذیب نے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے" میں نے طویل سانس لے کر کہا "حقیقت کا علم تو بعد میں ہی ہو سکے گا۔"

"یہ کوئی جال بھی تو ہو سکتا ہے علی! تم آنکھیں بند کر کے وہاں جا رہے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ۔۔۔"

"جال ہو سکتا ہے مت کہو تہذیب! یہ کہو کہ یہ ایک جال ہی ہے۔ ڈیوڈ ریان کی معلومات کے ذریعے کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا مگر یہ بات طے ہے کہ اس کے علم میں سب کچھ آ چکا ہے لہٰذا اب وہ ہوٹل کا رُخ تو کرے گا نہیں۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ گوٹے بل بھی ایگلز کے ٹھکانوں سے واقف نہیں۔ ڈیوڈ ریان نے ہمیں ایک پتا فراہم تو کیا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے پیچھے کون سا جذبہ کارفرما ہے۔ یہ تو ہرگز بھی نہیں مانا جا سکتا کہ وہ وہاں میرا استقبال کرنے کے لئے موجود ہوگا۔ اول تو انہیں توقع ہی نہیں ہوگی کہ میں وہاں پہنچوں گا۔ انہیں یقین ہوگا کہ وہاں چھاپہ پڑے گا اور اگر وہاں چھاپہ پڑا تو اندازہ کرو میری پوزیشن کیا ہوگی۔ اگر ان کے ذہنوں میں میری طرف سے تھوڑا سا بھی شک و شبہ باقی ہے تو بھی دور ہو جائے گا۔"

"تم ایک خطرناک قدم اٹھا رہے ہو علی" تہذیب نے تشویش سے کہا "سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم پھنسنے کے لئے وہاں جا رہے ہو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے وہاں جانا ہی ہوگا تہذیب! اگر میں نہ گیا تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ موشے ہاورڈ کی تنظیم کو میں نے ہی نقصان پہنچایا ہے لہٰذا اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے میں نے یہ خطرہ مول لینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔"

میں نے کار کی رفتار سست رکھی تھی اور سول لائنز پہنچنے کے لئے نسبتاً طویل راستہ اختیار کیا تھا تاکہ بڈہم سے قبل وہاں پہنچ کر پوزیشن سنبھال لے۔

شہر کا فیشن ایبل رہائشی علاقہ ہونے کے باعث سول لائنز میں سناٹا تھا۔ سائڈ اسٹریٹ پر کوئی بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ تعاقب کرنے والی کار بھی کافی پیچھے رہ گئی تھی۔ ۲۳ نمبر بنگلے کے قریب محکمہ ٹیلی فون کا ایک لائن مین پول پر چڑھا کام میں مصروف تھا۔ میں نے ۲۳ نمبر بنگلے کے سامنے کار روک دی اور میں اور تہذیب کار سے اتر آئے۔

"بڈ کا تو کہیں پتا نہیں ہے" تہذیب نے دھیمی آواز میں مجھ سے کہا۔

"اکثر اس کا کہیں پتا نہیں چلتا" میں نے ہنس کر کہا "مگر وہ اپنا کام کرجاتا ہے۔"

میں نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبایا۔ گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز تو آئی مگر گھنٹی بجانے کا کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے بنگلہ خالی پڑا ہے" تہذیب نے کہا "کسی بھی قسم کی آواز سنائی نہیں دے رہی۔"

"یہاں کے ہر بنگلے کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا ہے" میں نے کال بیل دوبارہ بجائی۔ اس بار کچھ انتظار کرنے کے بعد دوسری طرف سے قدموں کی چاپ ابھری تھی اور ایک مقامی سیاہ فام نے ذیلی کھڑکی کھول کر باہر جھانکا تھا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے جھنجھلائی ہوئی آواز میں کہا "تمہیں معلوم نہیں صاحب لوگ باہر گیا ہوا ہے۔"

میں نے اسے گہری نظروں سے دیکھا "تم یہاں چوکیدار ہو؟" میں نے اس سے سوال کیا۔

"نہیں ... مالی" اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا "لیکن تم کیوں پوچھتا ہے؟"

میں نے ایک طویل سانس لے کر تہذیب کی طرف دیکھا "میرا خیال ہے ہم غلط جگہ آگئے، چلو واپس چلتے ہیں۔"

میں اور تہذیب واپسی کے لئے پلٹے ہی تھے کہ اس نے آواز دی "سنو، تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ کس سے ملنے آئے تھے؟"

"تمہارے صاحب سے" میں نے مڑ کر بڑی سادگی سے کہا "اور صاحب لوگ باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا ہم واپس جارہے ہیں۔"

"آپ اپنا نام بتاتے جائیں۔ صاحب لوگ دو چار روز میں واپس آئے تو ہم ان کو بتادے گا۔"

میں نے نفی میں سر ہلایا "مجھے افسوس ہے دوست! میں تمہیں اپنا نام نہیں بتاسکوں گا۔"

"میں سمجھ گیا، آپ وہی ہوں گے جن کے لئے صاحب کے سیکریٹری نے کہا تھا" اس نے کہا پھر اچانک خوش اخلاقی کے مظاہرے پر اتر آیا "آپ لوگ اندر آجائیے۔"

تہذیب اس کے بدلے ہوئے رویے پر ششدر رہ گئی تھی اور اس کے انداز میں جھجک پیدا ہوگئی تھی۔

"بے فکر ہوکر چلو" میں نے سرگوشی کی "جو ہوگا، دیکھا جائے گا۔"

میرے کہنے پر تہذیب کی جھجک قدرے کم ہوئی اور وہ میرے ساتھ کوٹھی کے اندر داخل ہوگئی۔ وہ شخص جس نے خود کو مالی ظاہر کیا تھا بڑے اطمینان سے روش پر ہم سے آگے چل رہا تھا۔ پھر اس نے بنگلے کا دروازہ کھولا اور ہمیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ ہم اس کے عقب میں ایک شاندار ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے اور پھر اس کے اشارے پر بیٹھ بھی گئے۔ وہ خود بھی بیٹھ گیا تھا۔ میں اسے غور سے دیکھے جارہا تھا اور وہ کسی سوچ میں گم تھا۔

"آپ نے میرے لئے بڑے مسائل کھڑے کردیے ہیں مسٹر علی" اچانک اس نے مجھے نام سے مخاطب کیا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میں خود بہت سے مسائل سے دوچار ہوگیا تھا ڈیوڈ!" میں نے کہا اور تہذیب چونک پڑی "لیکن پہلے تم بتاؤ۔ شاید میں تمہارا مسئلہ حل کرسکوں۔"

"میں موشے ہاورڈ کے زیر عتاب ہوں" ڈیوڈ نے ایک طویل سانس لی "مجھے فیلڈ سے ہٹادیا گیا ہے ... اور میرا جرم ... میرا جرم یہ ہے کہ میں نے تمہیں یہاں موجود ایجنٹوں کی فہرست فراہم کردی تھی۔"

"تم نے یہ کیوں فرض کرلیا کہ تم زیر عتاب ہو" میں نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی "تمہیں فیلڈ سے ہی تو ہٹایا گیا ہے۔"

"تم نہیں جانتے ... موشے ہاورڈ کا طریقہ کار یہی ہے۔ زیر عتاب آنے والے شخص کو سب سے پہلے فیلڈ سے ہی ہٹایا جاتا ہے۔"

"اوہ مجھے افسوس ہوا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ تم نے

کوئی جرم نہیں کیا تھا، تم سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی تھی، پھر تم کیوں زیر عتاب آئے؟"

ڈیوڈ ریان نے حیرت سے مجھے دیکھا "غلطی تو بہت دور کی بات ہے علی! میں نے تو احکامات پر اس طرح عمل کیا تھا جس طرح کہا گیا تھا۔ مجھے حکم ملا تھا کہ علی سے ہر طرح کا تعاون کیا جائے۔ تم نے یہاں ہمارے ایجنٹوں کی فہرست طلب کی جو میں نے تمہیں فراہم کردی۔ اگر میں انکار کردیتا تو مجھ پر عدم تعاون کا الزام آتا۔"

ڈیوڈ ریان کے انداز سے قطعی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ جزیرے کی تباہی اور ایجنٹوں کی گرفتاری سے باخبر ہے۔ یہ بات خاصی حیران کن تھی کہ وہ اب تک اتنے بڑے واقعات سے کیوں بے خبر رہا۔ اگر وہ واقعی بے خبر اور زیر عتاب تھا تو اس نے مجھے یہاں کیوں بلوایا تھا؟ یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کا جواب خود ڈیوڈ ریان ہی دے سکتا تھا۔

"تم نے مجھے تشویش میں مبتلا کردیا ہے ڈیوڈ! اب اگر مجھے کوئی ضرورت پڑی تو میں کس سے مدد طلب کروں گا؟"

ڈیوڈ کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ ابھری "میں تو خود اپنے مستقبل کی طرف سے فکر مند ہوں۔ تمہیں بھلا کیا بتا سکتا ہوں۔"

"تمہاری جگہ خالی تو نہیں چھوڑی جاسکتی مسٹر ڈیوڈ! یقیناً کسی اور کو تمہاری جگہ کام کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہوگا؟"

"مجھے کچھ نہیں معلوم علی! مجھے تو بس یہ حکم ملا تھا کہ فوری طور پر ہوٹل چھوڑ کر یہاں منتقل ہوجاؤں اور میں نے اس کی حرف بحرف تعمیل کی۔ اس کے بعد کیا ہوا، مجھے کچھ نہیں معلوم۔"

"تو پھر تم نے مجھے یہاں کیوں بلوایا ہے" میں نے تیوریوں پر بل ڈالے۔

"میں نے بلوایا ہے" ڈیوڈ نے حیرت سے کہا پھر چیخنے لگا "تم غلط فہمی کا شکار ہوگئے ہو علی! مجھے تو کچھ ہی دیر قبل فون پر بتایا گیا تھا کہ شاید تم یہاں آؤ گے اور اگر تم یہاں آؤ تو مجھے تم سے کس طرح ملنا ہے۔"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ اب اس بات میں شبہ نہیں رہا تھا کہ میرے گرد جال بُنا گیا ہے۔ مجھے پہلے سے ہی اس کا اندازہ تھا اور میں چاہتا تو اس میں الجھنے سے صاف بچ نکلتا مگر میں تو رینڈل ہاورڈ کو الجھانا چاہتا تھا۔ ابھی وہ میرے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں کرسکتا تھا۔ ڈیوڈ کے خلاف کارروائی سے یہ بات بہرحال پایہ ثبوت کو پہنچ گئی تھی کہ رینڈل میری طرف سے مطمئن نہیں تھا۔

"یہ تو بڑا پیچیدہ معاملہ ہے مسٹر ڈیوڈ! ان حالات میں ہمیں کیا قدم اٹھانا چاہئے؟"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں علی! مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ تم یہاں تک کس طرح پہنچے؟"

"صبح تیرس محل سے نکلتے ہی میرا تعاقب شروع کردیا گیا تھا۔ میں تمہارے ہوٹل پہنچا جہاں ہم دونوں نے چائے پی۔ جب بل آیا تو اس پر یہ پتا ٹائپ کیا ہوا تھا اور آخر میں ڈی آر لکھا تھا۔"

"اور مجھے کانوں کان خبر نہیں کہ میرے نام سے کس قسم کی پیغام رسانی ہورہی ہے" ڈیوڈ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا۔

"بہرحال ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ہم کس قسم کے حالات میں گھر گئے ہیں اور اب ہمارا آئندہ قدم کیا ہونا چاہئے۔"

"ہم کیا قدم اٹھاسکتے ہیں علی! ہمیں تو وہی کرنا ہوگا جس کا ہمیں حکم ملے گا۔"

"خواہ اس کا نتیجہ ہماری موت کی صورت میں ہی کیوں نہ نکلے" میں نے تلخی سے کہا "معاف کرنا ڈیوڈ میں اپنی زندگی یوں داؤ پر نہیں لگا سکتا۔"

"تمہاری باتوں سے بغاوت کی بو آرہی ہے علی! جس نظریے کے لئے ہم کام کررہے ہیں اس میں ہمیں اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔"

"مجھے تم سے اختلاف ہے ڈیوڈ! میرا نظریہ یہ ہے کہ آدمی سے اگر کوئی غلطی ہوجائے تو اسے اس کی تلافی کرنے کا موقع بھی ملنا چاہئے۔ غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں اور اگر خاطر خواہ موقع ملے تو آدمی اپنی کارکردگی کو بہتر بھی کرسکتا ہے۔ کسی کو اس کی کسی غلطی پر اگر سزائے موت دے دی جائے تو کیا اس طرح کسی نقصان کی تلافی ہوسکتی ہے۔ اگر نہیں، تو پھر سزائے موت کا کیا جواز ہے؟"

"تمہارا معاملہ اور ہے علی!" ڈیوڈ نے ایک ٹھنڈی سانس لی "ہم نے تو تنظیم کے لئے جینے مرنے کا حلف اٹھا رکھا ہے، ہم مجبور ہیں۔"

"مگر میں مجبور نہیں ہوں ڈیوڈ! میں جارہا ہوں۔ تم خود ہی اپنی زندگی کے دشمن ہوگئے ہو تو کوئی اور تمہارے لئے کیا کرسکتا ہے۔"

میرے ساتھ ساتھ تہذیب بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ میرے اس طرح اٹھنے پر ڈیوڈ کے چہرے پر الجھن کے آثار نظر آئے۔

"تمہیں یہاں بلائے جانے کا کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا ہوگا" اس نے کہا۔

"اگر مقصد ہوتا تو اب تک سامنے آچکا ہوتا یا ممکن ہے اب سامنے آجائے" میں نے بے پروائی سے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ پڑا لیکن عین اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور میں رک گیا۔ ڈیوڈ نے ریسیور اٹھایا اور دوسری طرف سے کہی جانے والی بات سن کر ریسیور میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے اس سے ریسیور لے کر کانوں سے لگایا اور ہیلو کہا۔ دوسری طرف رینڈل خود تھا۔

"میں تمہاری عظمت کا قائل ہو گیا علی!" رینڈل طنزیہ لہجے میں کہہ رہا تھا "تم بڑی صفائی سے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئے۔"

"تمہیں معلوم ہے میں یہ انداز گفتگو برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"برداشت تو ہم نے کیا ہے علی! جزیرے کی تباہی سے کروڑوں ڈالر کا نقصان ہوا ہے اور سیکڑوں قیمتی جانوں کا اتلاف ہوا ہے جن کا کوئی بدل نہیں۔"

"تمہارے انداز سے یوں لگ رہا ہے جیسے ان نقصانات کا ذمے دار تم مجھے سمجھ رہے ہو؟"

"تم تو بہت معصوم ہو علی! میری کیا مجال کہ تمہیں ذمے دار ٹھہراؤں۔ خواہ وہ ہمارے ان ڈھائی سو ایجنٹوں کی گرفتاری کا ہی معاملہ کیوں نہ ہو جن کی فہرست تمہیں ڈیوڈ گدھے نے فراہم کردی تھی۔"

"ہاں ان سب باتوں کے ذمے دار تم خود ہو موشے ہاورڈ" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا "نکیتا کو میرے ساتھ بھیج کر تم نے جو غلطی کی تھی یہ اس کا نتیجہ ہے۔ میں تنہا کام کرتا تو کبھی یہ نوبت نہ آنے پاتی لیکن نکیتا نے اپنی حماقت سے صیہونی مفادات کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کی تلافی شاید کبھی نہیں ہو سکے گی۔ جانی اور مالی نقصان کے علاوہ یہ خسارہ الگ ہے کہ تم میری طرف سے بدگمان ہو گئے۔"

"بہت بڑا لفظ استعمال کر رہے ہو علی" رینڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا "ہمیں یقین ہے کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے واحد ذمے دار تم ہو۔"

"اگر میں نے بڑا لفظ استعمال کیا تھا تو نکیتا کا جرم اور بھی زیادہ سنگین ہو گیا۔ اس کی حماقت سے تمہیں یہ غلط یقین ہوا ہے اور یہ ایک مستقل نقصان ہے۔"

"میری دانست میں نکیتا نے ہم پر جو احسان کیا ہے ہم اس کا بدلہ کبھی نہیں چکا سکیں گے اگرچہ اس کے عوض ہمیں بھاری نقصانات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔"

"جب تم ایک فیصلہ کر چکے ہو تو اس کے بعد مزید گفتگو کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ تم شوق سے مجھے مجرم گردانتے رہو مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔"

"یہ سب کچھ سوچنا اب میری ذمہ داری ہے کہ تم مجرم ہو یا نہیں۔ ابھی میں نے فیصلہ نہیں کیا ہے' پہلے تم نکیتا سے بات کراؤ۔"

"نکیتا یہاں کہاں ہے" میں نے بڑے سکون سے کہا "میرے ساتھ تو تہذیب ماگر ایکس ہے' کہو تو اس سے بات کرا دوں۔"

"کیا کہہ رہے ہو علی!" رینڈل کی آواز میں بے پناہ حیرت تھی "تہذیب کوٹے ہل کیسے پہنچ گئی۔ وہ تو بڈ کے ساتھ جزیرے پر تھی۔"

"اس کا صحیح جواب تو جنرل ٹیرس ہی دے سکے گا موشے ہاورڈ! میں تو اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ نکیتا اب جنرل ٹیرس کی قید میں ہے۔"

"اس کے باوجود تم اپنی بے گناہی پر مصر ہو" رینڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا "تم نے مجھے گرفتار کرانے کے علاوہ کیا کسر چھوڑی ہے علی۔"

"سچی بات تو یہ ہے کہ کوٹے ہل میں موجود ایجنٹوں کی گرفتاری کی خبر بھی مجھے تم سے ہی ملی ہے ورنہ اس سے قبل مجھے ان کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔"

"تم بہت معصوم آدمی ہو علی! مجھے تمہاری معصومیت پر رشک آرہا ہے۔ سب کچھ کرنے کے باوجود تم بے گناہ اور معصوم ہو۔ میں سوچ رہا ہوں تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے کہ تم پوری دنیا کے لئے عبرت کی تصویر بن جاؤ۔"

"تم نے یکطرفہ فیصلہ کیا ہے موشے ہاورڈ! تم سے مجھے یہ توقع نہیں تھی۔ یا تو میری شخصیت شک و شبے سے بالاتر ہونی چاہئے ورنہ تمہاری مشینیں ناقابل اعتبار قرار پائیں گی۔ اگر تم پسند کرو تو میں بتاؤں کہ واقعات کس طرح پیش آئے اور میں کتنا بے بس ہو گیا تھا اور اگر تم نہیں سننا چاہتے تو یاد رکھو کہ میں تمہارا دست نگر نہیں ہوں۔ علیحدہ رہ کر بھی کام کر سکتا ہوں۔"

"میں جانتا ہوں" موشے ہاورڈ نے سرد لہجے میں کہا "تم اپنی صفائی میں جو چاہو کہہ سکتے ہو لیکن تم مجھے دھوکا نہیں دے سکو گے۔"

"دھوکا ہی دینا ہوتا تو میں یوں خالی ہاتھ یہاں نہ چلا آتا" میں نے کہا اور اس کے بعد میں نے رینڈل کو مختصراً ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ ڈیوڈ ریان حیرت سے آنکھیں

پھاڑے میری باتیں سن رہا تھا۔

"یہ ایک اتفاق تھا جس کے تحت میرے اور نکیتا کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ ہو گئی۔ پھر جنرل ٹیرس نے مجھے دھوکے سے تہ خانے میں بند کر دیا۔ اس کے آدمیوں نے بریف کیس میں سے تمہارے ایجنٹوں کی فہرست برآمد کر لی تھی یہ تو محض میری خوش قسمتی ہے کہ جنرل کو یقین آگیا ورنہ میں تو تقریباً مایوس ہی ہو گیا تھا۔"

"تمہاری ساری باتوں پر یقین کر لیا جائے تب بھی یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہے گا کہ تم نے جزیرے کی نشان دہی کیوں کی؟"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا" میں نے جھنجلا کر کہا "میں نے جزیرے کی نشان دہی کب کی اور میں کر بھی کیسے سکتا تھا۔ میں تو خود اس جزیرے کے محل وقوع سے ناواقف تھا۔ میں نے تو اس جزیرے کا تذکرہ ایک نامعلوم جزیرے کی حیثیت سے کیا تھا۔ اس کی دریافت کا سہرا بھی جنرل کے آدمیوں کے سر ہے۔ مجھ سے تو صرف ایک سوال کیا گیا تھا اور اس کے درست جواب کی بنیاد پر وہ لوگ جزیرے تک نہ صرف پہنچے بلکہ وہاں سے تہذیب اور بڈ کو بھی چھڑا لائے جبکہ میں توقع یہ کر رہا تھا کہ جزیرے پر قدم رکھنے والے بچ کر واپس نہیں آسکیں گے۔"

"بلاشبہ یہ ہماری کوتاہی ہے" رینڈل نے کہا "سطح آب کی حد تک ہمارے انتظامات مکمل تھے۔ ہم نے سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی اس جزیرے تک زیر آب بھی پہنچنے کی کوشش کی جائے گی۔"

"اب مجھے میرا قصور بتاؤ موشے ہاورڈ! جیسے ہی مجھے معلوم ہوا کہ ڈیوڈ ریان گرفتار نہیں ہوا' میں نے جنرل کو اس کی گرفتاری سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ میرا شکار ہے۔ اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔"

"ٹھیک ہے علی" رینڈل کی طویل سانس لینے کی آواز آئی "معاملات اس حد تک بگڑ چکے ہیں کہ اب میں کسی بھی بات پر تصدیق کئے بغیر یقین نہیں کر سکتا۔"

"اب تم نے معقولیت کی راہ اختیار کی ہے' تصدیق کرنا تمہارا حق ہے اور تم جس طرح چاہو میرے بیان کی تصدیق کر سکتے ہو۔"

"ڈیوڈ اس وقت جس میک اپ میں ہے تم اسی میک اپ میں اسے ٹیرس محل لے جاؤ گے اور ڈیوڈ اپنا اطمینان کرنے کے بعد مجھے رپورٹ پیش کرے گا' تمہیں منظور ہے۔"

"مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے" میں نے کہا "یہ تو میرے لئے خوشی کا باعث ہے کہ مجھے اپنی پوزیشن صاف کرنے کا موقع مل رہا ہے۔"

"تم اسے اپنے دوست کی حیثیت سے متعارف کراؤ گے اور اسے وہ تمام سہولتیں فراہم کرو گے جس کا یہ مطالبہ کرے گا۔ مجھے زیادہ سے زیادہ آج شام تک ڈیوڈ کی رپورٹ مل جانی چاہئے۔"

"اس پر مجھے اعتراض ہے" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "ممکن ہے آج شام تک ڈیوڈ مطمئن نہ ہو پائے۔ ایسی صورت میں میں بلاوجہ مارا جاؤں گا۔"

"ویسے تو یہ وقت بہت ہے لیکن میں اس میں کل دوپہر تک توسیع کر رہا ہوں۔ اگر تمہارے بیان کی تصدیق نہ ہو سکی تو میں تمہارے قتل کا حکم صادر کر دوں گا۔ میرے آدمی تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دیں گے۔"

"مجھے منظور ہے موشے!"

"اب ریسیور ڈیوڈ کو دے دو تاکہ میں اسے ضروری ہدایات دے دوں" رینڈل نے کہا اور میں نے ریسیور ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

کوئی ایک ڈیڑھ منٹ تک ڈیوڈ خاموشی سے دوسری طرف سے کہی جانے والی باتیں سنتا رہا پھر اس نے ریسیور کریڈل پر واپس رکھ دیا اور میری طرف دیکھتے ہوئے بولا "چلو دوست۔"

میرے اٹھنے سے قبل ہی فون کی گھنٹی دوبارہ بجی۔ ڈیوڈ اتنی دیر میں دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ فون کی گھنٹی سن کر وہ پلٹا مگر اس سے قبل ہی میں نے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا تھا۔ دوسری طرف بڈ تھا اور اس نے میری آواز پہچان لی تھی۔

"تمہارے لئے دوسری کار آرہی ہے چیف!" بڈ نے کہا "تم اس کار میں واپس نہیں جاؤ گے جس پر یہاں آئے تھے۔ پانچ منٹ کے اندر اندر دوسری کار یہاں پہنچ جائے گی' وش یو گڈ لک چیف۔"

"یہ پولیس اسٹیشن نہیں ہے بھائی" میں نے کہا اور فون بند کر دیا۔ ڈیوڈ سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"کسی صاحب کے گھر چوری ہو گئی ہے۔ انہوں نے پولیس اسٹیشن کا نمبر ملایا ہوگا اور رانگ نمبر لگ گیا۔"

ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور مجھ سے بولا "اب جلدی سے نکل چلو۔"

"بیٹھ جاؤ ڈیوڈ! میں تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں" میں نے کہا اور جیب سے قلم کاغذ نکال کر لکھا 'یہاں ہماری گفتگو سن لئے جانے کا خطرہ تو نہیں ہے؟' اور وہ کاغذ ڈیوڈ کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑھا دیا۔

"نہیں" ڈیوڈ نے نفی میں سر ہلایا "یہاں ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن بات کیا ہے؟" اس نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"بات بہت سنگین ہے ڈیوڈ! ہم سب ایک نظریے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اپنی جانوں تک کی پروا نہیں کرتے پھر یہ درجہ بندی کیوں ہے؟"

"میں سمجھا نہیں علی! درجہ بندی سے تمہاری کیا مراد ہے۔"

"جب ہر شخص سرکفت ہے تو پھر مرتبوں میں فرق کیوں ہے 'سب برابر کیوں نہیں ہیں؟"

"اوہ! میں سمجھ گیا۔ مرتبوں کا یہ فرق صلاحیتوں کی بنیاد پر ہے علی! ہر شخص کی صلاحیتیں ایک جیسی تو نہیں ہو سکتیں۔"

"دوسروں کی زندگیوں کا مالک بن بیٹھنے کا اختیار کسی کو نہیں دیا جا سکتا ڈیوڈ! زندگی ایک نعمت ہے۔ ہر ایک کو اس نعمت سے بہرہ مند ہونے کا پورا پورا حق ہے۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ڈیوڈ! میں نے کبھی کسی کی ماتحتی میں کام نہیں کیا۔ بات اگر صلاحیتوں کی ہی ہے تو کیوں نہ ایگلز کی سربراہی مجھے سونپ دی جائے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو علی!" ڈیوڈ نے خوف زدہ لہجے میں کہا "اس قسم کی باتیں غداری کے زمرے میں آتی ہیں۔"

"ایگلز کے خلاف بات کرنا بھی غداری ہے' موشے ہاورڈ کے خلاف زبان کھولنا بھی اس زمرے میں آتا ہے اور صیہونی مفادات کے خلاف تو ہم کچھ کہہ ہی نہیں سکتے۔ اس لئے کہ یہ ہمیں کسی حال میں گوارہ نہیں ہوگا۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا ایگلز اور اس کا سربراہ صیہونی مفادات کے ٹھیکیدار ہیں؟"

"مجھ سے ایسی باتیں مت کرو علی! تمہاری باتیں کتنی ہی درست کیوں نہ ہوں' مجھے خوف آتا ہے۔"

"خوف اس لئے آتا ہے کہ ایگلز کا سربراہ ایک جلاد صفت آدمی ہے۔ ایگلز میں شامل لوگ محض خوف زدہ ہو کر اس کے لئے کام کرتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے موشے ہاورڈ کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی اٹھایا تو انہیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فضا کسی قانون شکن گروہ کے لئے تو ٹھیک ہو سکتی ہے مگر کسی ایسی تنظیم میں زیب نہیں دیتی جو نظریاتی ہو۔ کسی نظریے کے لئے کام کرنے والے تو صرف نظریے کے لئے کام کرتے ہیں۔ اپنی جانیں ویسے ہی ہتھیلیوں پر لئے پھرتے ہیں۔ یہ کیسی نظریاتی تنظیم ہے جہاں ایک شخصیت کی اجارہ داری ہے۔ لوگ نظریے کے لئے تو کام کرتے ہیں مگر خوف وہراس میں مبتلا ہو کر۔"

"چپ ہو جاؤ علی! چپ ہو جاؤ۔ اس قسم کی باتیں سننا بھی جرم ہے۔"

میرے ہونٹوں پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھر آئی "میں تو تمہیں دعوت فکر دے رہا تھا ڈیوڈ! ضروری نہیں کہ تم میری باتوں سے متفق بھی ہو جاؤ۔ چلو" اب چلنا چاہئے۔"

ہم تینوں بنگلے سے باہر آئے۔ میں سوچ رہا تھا کہ بڈ نے دوسری کار کیوں منگوائی ہے اور ہمیں اس کار میں واپس جانے سے کیوں منع کیا ہے لیکن اس سوال کا جواب بڈ ہی دے سکتا تھا۔ باہر دوسری کار موجود تھی۔ میں نے ڈرائیور کو بھی پہچان لیا۔ وہ ٹیرس محل میں ہی ملازم تھا۔ تہذیب نے اس کار کی طرف دھیان نہیں دیا تھا اور اسی کار کی طرف بڑھ رہی تھی جس میں ہم یہاں آئے تھے۔ مجھے دوسری طرف جاتے دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔

"ادھر کہاں جا رہے ہو علی!" تہذیب نے کہا "ہماری گاڑی تو اس طرف ہے۔ ارے' یہ تو ٹیرس محل کی کار ہے۔ یہ یہاں کہاں سے آ گئی۔"

"ہماری واپسی اسی کار سے ہوگی تہذیب" میں نے کہا "وہ کار ڈرائیور واپس لے جائے گا۔"

ڈرائیور ہمیں دیکھ کر کار سے اتر آیا تھا۔ اس نے کار کی چابی میری طرف بڑھائی۔ میں نے اس سے چابی لی اور ریڈیو کار کی چابی اس کے حوالے کر دی۔ غالباً اسے بھی یہی ہدایت دی گئی تھی کہ وہ یہ کار ہمارے حوالے کر کے ریڈیو کار واپس لے آئے اس لئے وہ مجھ سے چابی لے کر سیدھا ریڈیو کار کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"گاڑی تم ڈرائیو کرو گی تہذیب" میں نے کہا اور ڈیوڈ کو عقبی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی پچھلا دروازہ کھول لیا۔

ابھی میں کار میں پوری طرح بیٹھنے بھی نہیں پایا تھا کہ ایک شدید دھماکا ہوا اور میرا سر کار کے دروازے سے ٹکرا گیا۔

چند لمحوں کے لئے میں گردوپیش سے بے گانہ ہو گیا مجھے کچھ نہیں معلوم تھا کہ کیا ہوا ہے۔ چند لمحوں بعد میرے حواس ذرا بجا ہوئے تو میں فوراً کار سے باہر نکل آیا۔ ریڈیو کار دھماکے سے اڑ گئی تھی اور اب دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ اردگرد کے بنگلوں سے لوگ نکل آئے تھے اور خوف زدہ نظروں سے جلتی ہوئی کار کو دیکھ رہے تھے۔ ہر ایک کو

اندازہ تھا کہ کار کی تباہی تخریب کاری کا نتیجہ ہے۔ دھماکے کی آواز بہت شدید تھی ہماری کار چونکہ تباہ ہونے والی کار کے عین عقب میں تھی اس لئے لوگوں کا ہم پر شبہ کرنا قدرتی امر تھا ان سب کی مشکوک نگاہیں ہماری طرف اٹھ رہی تھیں۔

میں کار سے باہر نکل آیا۔ جمع ہو جانے والے لوگ زیادہ تر بنگلوں کے ملازمین تھے اور وہ جن نظروں سے ہماری طرف دیکھ رہے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہمیں کار کی تباہی کا ذمے دار سمجھ رہے ہیں معاملہ اگر مالکان کا ہوتا تو میں وہاں سے نکل جانے کی کوشش کرتا مگر وہ ملازمین تھے ہمیں قصوروار سمجھ رہے تھے تو ہمیں روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ ممکن ہے کار پر پتھراؤ تک کر بیٹھتے لہٰذا بہتر یہی تھا کہ ان کے ذہن صاف ہونے تک وہیں رکا جائے۔

"یہ کار کس طرح تباہ ہو گئی؟" ڈیوڈ نے میرے نزدیک آتے ہوئے کہا۔ اسٹریٹ پر جمع ہو جانے والے چہ میگوئیاں کر رہے تھے اور ہم سے دور تھے ان کے انداز سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے ہمارے نزدیک آنے سے انہیں بھی کوئی نقصان پہنچ جائے گا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں ڈیوڈ! میں اسی کار پر یہاں آیا تھا اس وقت تک تو یہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔"

"سوال یہ ہے کہ تم نے اچانک اس کار کو استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیوں کیا اور یہ دوسری کار کہاں سے نازل ہو گئی؟" تہذیب نے کہا وہ بھی ہم دونوں کے پاس آ گئی تھی۔

"وہ جو ایک رانگ نمبر کال موصول ہوئی تھی وہ دراصل بڈ کی طرف سے تھی اس نے مجھے منع کیا تھا اور ٹیرس محل سے دوسری کار بھی اسی نے منگوائی تھی۔"

"گویا بڈ نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کار سے سفر کرنے میں کوئی خطرہ ہے؟" تہذیب نے مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید اسے مجھ سے یہ شکایت تھی کہ میں نے بڈ کی جانب سے موصول ہونے والی اطلاع اس سے کیوں چھپائی۔

میں تہذیب کو جواب دینے کے بجائے آگ بجھانے والی گاڑی کی طرف متوجہ ہو گیا جو سڑک کے کونے سے مڑتی نظر آ رہی تھی یقیناً کسی نے فائر بریگیڈ کو فون کر دیا تھا۔ فائر بریگیڈ کے عقب میں پولیس کی چند کاریں بھی تھیں جو سائرن بجاتی ہوئی اسٹریٹ پر داخل ہوئی تھیں۔ فائر مین آگ بجھانے کی تیاریاں کرنے لگے اور پولیس کاروں سے عملہ اتر کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ مجمع میں سے چند افراد جھپٹ کر پولیس والوں کے نزدیک پہنچے تھے۔ مجھے خوب اندازہ تھا کہ انہوں نے پولیس والوں کو کیا کہانی سنائی ہوگی۔ اس لئے کہ ان سب کی نگاہیں ہم پر مرکوز تھیں۔ ڈیوڈ اور تہذیب کو بھی صورت حال کی نزاکت کا احساس ہو گیا تھا۔

"ان کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہم پر شبہ کر رہے ہیں۔" تہذیب نے کہا "ہمیں یہاں رکنا نہیں چاہئے تھا۔"

"اب ہم بے موت مارے جائیں گے۔" ڈیوڈ مضطربانہ لہجے میں بولا "یہاں رک کر ہم نے واقعی اپنی شامت کو دعوت دی ہے۔"

فائر مینوں نے منٹوں میں آگ بجھا دی تھی لیکن اس دوران ایک اور آگ لگ گئی تھی۔ یہ شکوک و شبہات کی وہ آگ تھی جو مقامی پولیس والوں کے ذہنوں میں لگی تھی۔

چند پولیس والے تیزی سے ہماری طرف بڑھے۔ ان میں آگے آگے ایک سب انسپکٹر تھا۔

"تم لوگ خود کو زیر حراست سمجھو۔" اس نے رعونت سے گردن اکڑا کر کہا۔

"کس جرم میں جناب؟" میں نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

"تم لوگوں نے اس کار کو بم سے اڑایا ہے۔ تمہارا تعلق کسی خطرناک گروہ سے معلوم ہوتا ہے۔"

"میں آپ سے علیحدگی میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جناب!" میں نے سنجیدگی سے کہا اور وہ بری طرح چونک گیا۔

"تم مجھے رشوت کی پیشکش کرنا چاہتے ہو۔" وہ بھڑک کر بولا "اس طرح تم ایک اور جرم کے مرتکب ہوئے ہو اور تم پر جرم ثابت بھی ہو گیا ہے۔"

"یہاں عدالت نہ لگایئے جناب۔" میں نے بڑی لجاجت سے کہا "اور نتائج پر بھی چھلانگ نہ لگایئے اتنا خیال تو رکھئے کہ ہم غیر ملکی ہیں۔"

"غیر ملکیوں کو من مانی کرنے کی چھوٹ نہیں دی جا سکتی تم لوگ ملکی قوانین کی زد سے باہر نہیں نکل سکتے۔ چلو کار میں بیٹھو تھانے چل کر فیصلہ ہوگا۔"

"تم ایک فرض شناس آفیسر ہو لیکن یہ تو دیکھو کہ ان دونوں کاروں کا تعلق ٹیرس محل سے ہے۔"

"بکواس مت کرو۔" سب انسپکٹر بپھر گیا "ٹیرس محل کی کار تو ایک بچہ بھی شناخت کر سکتا ہے اور اگر فرض کر لیا جائے کہ تم صحیح کہہ رہے ہو تو تمہارے جرم کی سنگینی میں اضافہ ہی ہوگا کمی نہیں ہوگی۔"

"چلو بھئی" میں نے ڈیوڈ اور تہذیب سے کہا "تھانے تو جانا ہی پڑے گا۔"

ابھی ہم قدم بھی نہیں اٹھانے پائے تھے کہ بڈ نمودار ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہمارے نزدیک پہنچ گیا۔
"تم زبردست غلطی کر رہے ہو آفیسر!" اس نے سب انسپکٹر کو مخاطب کیا "یہ خطرناک مجرم ہیں۔ تمہیں سب سے پہلے ان کی تلاشی لینی چاہئے تھی۔"

بڈ کی اس حرکت پر تہذیب حیران رہ گئی۔ بڈ نے ہم میں سے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

میری اور ڈیوڈ کی جامہ تلاشی لی گئی۔ میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا لیکن ڈیوڈ کے پاس سے ایک ریوالور برآمد ہوا جسے پولیس والوں نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ پولیس انسپکٹر کے اشارے پر ایک کانسٹیبل تہذیب کی تلاشی لینے کے لئے آگے بڑھا۔

"ٹھہرو" دفعتاً میں نے گرج دار آواز میں کہا "تم تہذیب کی تلاشی نہیں لے سکتے۔"

کانسٹیبل رک گیا اور سب انسپکٹر مجھے گھورنے لگا "کیوں نہیں لے سکتے؟" سب انسپکٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"عورت کی تلاشی صرف عورت ہی لے سکتی ہے۔ قانون یہی ہے اور اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو تم لوگوں کو اس کا نتیجہ بھی بھگتنا پڑے گا۔"

"ہمیں قانون پڑھا رہے ہو اور خود کاریں بموں سے اڑاتے پھر رہے ہو۔ یاد رکھو تمام قوانین شرفا کے لئے ہیں تخریب کاروں سے نمٹنے کے لئے ہمارے اپنے قوانین ہیں جو تمہیں قانون کی کسی کتاب میں نہیں ملیں گے۔"

"مجھے معلوم ہے۔" میں نے تلخ لہجے میں کہا "اور یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا احترام میں صرف اس وقت تک کروں گا جب تک تم قوانین کے دائرے میں رہو گے۔"

"ورنہ کیا ہوگا؟" سب انسپکٹر مجھے گھورتا ہوا میرے بالکل سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"جو کچھ بھی ہوگا تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوگا۔"
میں نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے مجھ سے نظریں ملائے رکھنے کی بہت کوشش کی مگر چند منٹ سے زیادہ کامیاب نہیں ہو سکا۔

"اس کی تلاشی لو" سب انسپکٹر نے دوبارہ گرج کر کہا اور اس کی آواز سن کر رکا ہوا کانسٹیبل دوبارہ حرکت میں آ گیا۔

"میں وارننگ دے چکا ہوں۔" میں نے سرد لہجے میں کہا "اس کے باوجود اگر کسی نے تہذیب کے جسم کو ہاتھ لگایا تو نتائج کے ذمے دار تم خود ہو گے۔"

سب انسپکٹر میری تلاشی لے چکا تھا اور اسے معلوم تھا کہ میں غیر مسلح ہوں لہٰذا اس کے لئے میری تنبیہہ قطعی بے اثر ثابت ہوئی۔ مسلح پولیس فورس کی موجودگی میں ایک غیر مسلح شخص کی تنبیہہ کسی دھمکی سے زیادہ اہمیت کی حامل نہیں ہو سکتی۔ وہاں موجود تمام لوگ بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان کے خیال میں ہم کوئی غیر ملکی تخریب کار تھے تماشا دیکھنے والوں میں بڈ بھی شامل تھا بلکہ یہ آگ اسی کی لگائی ہوئی تھی۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی نے میری ساتھی کو ہاتھ بھی لگایا تو اس کا انجام بہت برا ہوگا۔" میں نے بڑے خراب لہجے میں کہا۔

سب انسپکٹر نے کانسٹیبل کو رکنے کا اشارہ کیا اور مجھ سے بولا "ویسے تو تم لوگ بڑے آزاد بنتے ہو لیکن اس وقت جس تنگ نظری کا مظاہرہ کر رہے ہو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس آڑ میں تم اپنی ساتھی کو تلاشی سے بچانا چاہ رہے ہو یقیناً اس کے پاس کوئی بہت ہی اہم چیز ہے۔" پھر وہ پولیس والوں کی طرف پلٹا "یہ سب سے خطرناک آدمی ہے اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈال دو۔"

پولیس والے بہت تیزی سے آگے بڑھے۔ کارکردگی دکھانے کا اس سے بہتر کیا موقع ہو سکتا تھا۔ وہ مسلح تھے اور میں نہتا۔ وہ کئی تھے اور میں تنہا لہٰذا پولیس والوں میں جوش و خروش تو لازم ہوا۔

لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ سودا انہیں کتنا مہنگا پڑنے والا ہے۔ اپنی طاقت کے زعم میں وہ انتہائی غیر محتاط تھے۔ میں نے ان کے نزدیک آنے سے پہلے ہی بڑی تیزی سے حرکت کی۔ میں نے جھک کر اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے سب انسپکٹر کو اٹھایا اور پوری قوت سے فائر بریگیڈ کی گاڑی کی طرف اچھال دیا جو واپسی کے لئے روانہ ہو رہی تھی سب انسپکٹر کے چوٹیں تو زیادہ نہیں آئی ہوں گی لیکن حیرت کا جھٹکا اس کے لئے بہت شدید رہا ہوگا قارئین بھی اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئے تھے۔ سب انسپکٹر کے حلق سے نکلنے والی دل خراش چیخ نے سب کے دل دہلا دیئے تھے اور ہر ایک کو یقین ہو گیا تھا کہ ہم بہت بڑے دہشت گرد ہیں۔ پولیس والوں نے چونک کر مجھ پر رائفلیں تاننے کی کوشش کی مگر انہیں دیر ہو چکی تھی میرے ہاتھ میں موجود ریوالور ان کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ یہ اسی سب انسپکٹر کا ریوالور تھا جسے میں نے فائر انجن پر پھینک دیا تھا۔

"جس نے بھی اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔" میں نے ریوالور لہراتے ہوئے کہا "خیریت اسی میں ہے کہ ہتھیار پھینک دو۔"

پولیس والوں نے محض چند لمحے کچھ سوچا اور پھر انہوں نے اپنی رائفلیں پھینک دیں۔ ڈیوڈ، تہذیب اور بڈ نے جھپٹ

معیاری نفسیاتی اور علمی کتابیں
ٹیلی پیتھی و مستقبل بینی
ٹیلی پیتھی کی جدید تحقیقات
امتحان میں کامیابی
خوابوں کے اسرار
خوابوں کی حقیقت اور ان کی تعبیر معلوم کرنے کے طریقے
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
مکتبہ نفسیات، پوسٹ بکس نمبر ۹۴۴ سعید منشن بلوریا اسٹریٹ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی 74200
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر رائفلیں اپنے قبضے میں لے لیں۔ بساط الٹ چکی تھی اور اب پولیس والے ہمارے سامنے مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر مجھے بے حد افسوس ہوا۔ تیسری دنیا کے اکثر ممالک کا یہی المیہ ہے۔ لاقانونیت پھیلانے میں پولیس اہم کردار ادا کرتی ہے' بے گناہوں کی گرفتاری اور مجرموں کی سرپرستی ان کا شیوہ بن چکا ہے۔ ان کی انہی حرکتوں نے ان میں بزدلی کے جراثیم پیدا کر دیے ہیں۔ ورنہ اگر ان میں کمزوریاں نہ ہوں تو وہ سر دھڑ کی بازی لگا دیں اور ایسا صرف ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں کی پولیس دیانت دار ہوتی ہے۔ آگ بجھانے والی گاڑی نکڑ سے مڑ کر نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ انجن ڈرائیور نے بھی وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی ہوگی اس کے خیال میں وہاں ایک خونی ڈراما کھیلا جانے والا تھا۔

"قطار بناؤ" میں نے پولیس والوں کو ڈانٹ کر حکم دیا "اور سو قدم کے فاصلے پر جا کر رک جاؤ جس نے بھی پلٹ کر دیکھنے کی کوشش کی میرے ریوالور کی گولی اس کا استقبال کرے گی۔"

انہوں نے گرتے پڑتے قطار بنائی اور مارچ شروع کر دیا۔ مجمع پہلے ہی تتر بتر ہو چکا تھا۔ حالات کو خطرناک رخ اختیار کرتے دیکھ کر لوگ بنگلوں میں واپس چلے گئے تھے اور اب وہاں ہم چاروں اور پولیس والوں کے سوا کوئی اور نظر نہیں آ رہا تھا۔

"یہ رائفلیں وین کے اندر ڈال دو اور کار میں چل کر بیٹھو۔ تہذیب کار ڈرائیو کرے گی بڈا اس کے برابر میں اور میں اور ڈیوڈ عقبی نشست پر بیٹھیں گے۔"

ان لوگوں نے بہت تیزی سے عمل کیا اور جس وقت سب سے آخر میں' میں کار کے اندر بیٹھا اس وقت تک پولیس والوں سے ہمارا فاصلہ خاصا بڑھ چکا تھا۔ تہذیب نے کار پہلے سے ہی اسٹارٹ کر رکھی تھی میرے بیٹھتے ہی چلا دی۔ میں نے اپنا ریوالور بردار ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال رکھا تھا بعض پولیس والوں نے پلٹ کر دیکھنے کی کوشش کی تو میں نے دو تین ہوائی فائر کر دیے جس کے بعد وہ اپنی اپنی کھالوں میں واپس آ گئے۔

جیسے ہی تہذیب نے یوٹرن مکمل کیا میں نے ریوالور کار سے باہر اچھال دیا۔

"نہایت تیز رفتاری سے ٹیرس محل کی طرف چلو۔" میں نے تہذیب سے کہا مگر اسی وقت ہمارے کانوں میں تیز سائرن بجنے کی آوازیں آئیں۔

"معلوم ہوتا ہے تمہارے ہاتھوں زک اٹھانے والا سب انسپکٹر مزید نفری سمیت ادھر آ رہا ہے۔" تہذیب نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم نے رائفلیں واپس کروا کے غلطی کی ہے چیف! اب ہم ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکیں گے۔" بڈ نے کہا "رائفلیں ہوتیں تو ہم بہ آسانی ان سے لڑ بھڑ کر نکل سکتے تھے لیکن۔۔۔۔" وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"تمہارا ساتھی تم سے زیادہ عقل مند ہے۔" ڈیوڈ گویا ہوا "رائفلیں تو ایک طرف تم نے ریوالور تک پھینک دیا اب سامنے سے پولیس آ رہی ہے اور عقب میں بھی پولیس ہے۔" اس نے پلٹ کر عقبی شیشے سے باہر دیکھا "وہ' وہ لوگ وین کے پاس پہنچ چکے ہیں اور رائفلیں واپس نکال رہے ہیں۔" ڈیوڈ کے لہجے میں اضطراب تھا۔

تہذیب نے اضطراری طور پر کار کی رفتار کم کر دی تھی ورنہ ہم اس اسٹریٹ سے تو نکل ہی چکے ہوتے۔ مجھے اگر خطرہ تھا تو صرف عقب میں موجود پولیس فورس سے خطرہ تھا۔ ہم ان کی رینج میں تھے وہ کسی بھی لمحے اندھا دھند فائرنگ شروع کر سکتے تھے۔ میرے ہاتھوں انہیں جو زک اٹھانا پڑی تھی اس کے پیش نظر یہ کوئی ایسی غیر معمولی بات بھی نہ ہوتی۔

"سامنے سے آنے والوں کی فکر مت کرو۔" میں نے تہذیب سے کہا "ان سے ہمیں اتنا خطرہ نہیں جتنا عقب میں موجود پولیس والوں سے ہے۔ کار کی رفتار بڑھاؤ۔"

تہذیب کو خود بھی احساس ہو گیا تھا کہ عقب سے ہم پر فائرنگ کی جا سکتی ہے اس لئے اس نے فوراً ہی کار کی رفتار بڑھا دی مگر سامنے سے آنے والی سائرن کی آوازیں بہت قریب آ چکی تھیں۔ مجھے اپنا بچ نکلنا محال نظر آنے لگا۔

کونے میں مڑتے ہی بہت سے بریک چرچرانے کی آوازیں فضا میں گونجیں اور ہم لوگوں کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے۔ وہ تو ٹیرس محل بلکہ جنرل ٹیرس کے ذاتی محافظ دستے کی کاروں اور موٹر سائیکلوں کے سائرن کی آوازیں تھیں جو اب ہمارے سامنے سڑک پر رکے کھڑے تھے۔ وسط میں جنرل ٹیرس کی کار تھی اور وہ دروازہ کھول کر کار سے اتر رہا تھا اس کے ساتھ کیتھی براؤن بھی تھی۔

ہم لوگ بھی جلدی جلدی کار سے اتر کر ان کی طرف بڑھے۔ سائرن کی آوازوں نے علاقے کا سکون درہم برہم کر دیا تھا۔ لوگوں نے پہلے تو خوف زدہ انداز میں کھڑکیوں سے جھانکا لیکن جب انہوں نے اپنے محبوب حکمران کو دیکھا تو وہ بے خوفی سے گھروں سے باہر نکل آئے یہی غنیمت تھا کہ وہ گنجان آبادی والا علاقہ نہیں تھا ورنہ لوگوں کو قابو میں رکھنا ایک الگ مسئلہ بن جاتا جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن عوام

میں بے حد مقبول تھے۔ جنرل کا حفاظتی عملہ مجھ سے اور تہذیب سے بہت اچھی طرح واقف تھا لہٰذا ہم سے کسی قسم کا تعرض کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن جنرل تک پہنچنے سے قبل ہی عقب سے سائرن بجاتی ہوئی پولیس کار نمودار ہو گئی۔ یہ پولیس فورس کا وہی عملہ تھا جسے ہم نے ابھی ابھی زک پہنچائی تھی۔

"تم یہاں کہاں جنرل؟" میں نے جنرل کے قریب پہنچ کر حیرت سے کہا۔

"بڈ نے مجھے فون پر صورت حال سے آگاہ کیا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم کسی مشکل میں پھنسو اس لئے خود ہی چلا آیا۔"

"میرا خیال ہے ہم محل پہنچ کر بقیہ باتیں کریں تو مناسب رہے گا یہاں سر راہ ہے۔"

"ٹھیک ہے" جنرل جلدی سے بولا "تم لوگ اسی گاڑی میں چلو اور اپنی کار میری گاڑی کے پیچھے رکھنا۔"

ہم لوگ بڑے اطمینان سے واپس پلٹ کر کار کی طرف بڑھے۔ جنرل ٹیرس کو ہم سے باتیں کرتے دیکھ کر پولیس والوں کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے جب ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تو انہوں نے لوگوں کو جنرل تک پہنچنے سے روکنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ تیسری دنیا کے ممالک کی سرکاری مشینری خصوصاً پولیس کا یہی خاصہ ہے ہر حکمران کا ساتھ دو اور اس کی خوشامد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دو۔

ہم وہاں سے جنرل کی ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ ہماری کار اس کی کار کے عقب میں تھی۔

"تم نے ہمیں اس کار میں سفر کرنے سے کیوں روکا تھا بڈ؟" میں نے کہا "کیا تمہیں معلوم تھا کہ۔۔۔۔"

"میں نے صرف اتنا دیکھا تھا کہ جب تم اور میڈم اندر چلے گئے تو تمہارا تعاقب کرنے والی کار میں سے دو افراد اتر کر تمہاری کار کے نزدیک آئے۔ وہ خاصی دیر تک انجن کے ساتھ کوئی کارروائی کرتے رہے تھے اور انہوں نے کار کا دروازہ بھی کھول لیا تھا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ انہوں نے کار کو تباہ کرنے کے لئے کوئی کارروائی کی ہے تو میں تمہیں ضرور باخبر کر دیتا۔"

"تم تھے کہاں؟" میں نے بڈ سے پوچھا اور وہ معنی خیز انداز میں مسکرایا۔

"کیا تم نے اس لائن مین کو نہیں دیکھا تھا جو پول پر چڑھا کام کر رہا تھا؟"

میرے علاوہ تہذیب بھی چونک پڑی "دیکھا تو تھا مگر میں نے توجہ نہیں دی تھی۔" میں نے کہا "لیکن وہ لوگ تو تمہی کام کر رہے تھے انہوں نے بھی تم پر توجہ نہیں دی؟"

"تو کیا تمہارے خیال میں' میں تمام وقت کھمبے پر چڑھا رہا تھا؟" بڈ نے مسکرا کر کہا "میں سامنے والے بنگلے میں گھس گیا تھا۔ ان کا فون ٹھیک کرنے اور اسی بنگلے کی کھڑکی سے میں نے یہ سارا منظر دیکھ کر تمہیں فون کیا تھا۔"

"سن لیا تم نے مسٹر ڈیوڈ ریان؟" میں نے کہا "اگر میں نے احتیاطی تدابیر اختیار نہ کر رکھی ہوتیں تو اس وقت ہم دونوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہوتا۔"

"میں سب سن رہا ہوں علی! اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ غیر اہم مہروں کو راستے سے ہٹا دینا موشے باورز کی پرانی روایت ہے۔"

"تمہارا طرز عمل میرے لئے حیران کن ہے ڈیوڈ! تم خود کو آدمی نہیں کوئی مہرہ سمجھتے ہو۔"

"میرے سمجھنے یا نہ سمجھنے کی اہمیت ہی کیا ہے۔" ڈیوڈ نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "وہ جب اور جہاں چاہے ہماری زندگیاں ختم کرا سکتا ہے۔"

"تھوڑی دیر قبل یہ مفروضہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔ اس نے تمہیں موت کے گھاٹ اتروانے میں کون سی کسر چھوڑی تھی مگر دیکھ لو تم زندہ ہو۔"

"اس بار تو تمہاری احتیاط کی وجہ سے ایسا ہو گیا ویسے بھی کبھی کبھار اتفاق سے ایسا ہو جاتا ہے کہ شکار بچ نکلتا ہے مگر اس کی زندگی زیادہ طویل نہیں ہوتی دوسری کوشش کبھی ناکام نہیں ہوتی۔"

"تم نے خود پر مایوسی طاری کر لی ہے تو اس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ ماضی میں جو لوگ مارے گئے ہیں وہ بھی تمہاری طرح ہی رہے ہوں گے۔ انہوں نے اپنے بچاؤ کی کوشش ہی نہیں کی ہوگی۔"

"اگر دنیا کے خطرناک ترین کرائے کے قاتل تمہارے پیچھے لگا دیے جائیں تو میں تم سے پوچھوں گا کہ تم خود ان سے کس طرح بچ سکو گے؟" ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میرا ایمان ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اس سے قبل کوئی کسی کو نہیں مار سکتا۔"

"اگر تمہارا ایمان اتنا ہی پختہ ہے تو تم میری جگہ کیوں نہیں لے لیتے۔" ڈیوڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس موضوع پر ہم فرصت سے بات کریں گے ڈیوڈ!" میں نے اس سے اپنی خوشی چھپاتے ہوئے کہا میرا اپنا پلان بھی یہی تھا اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ڈیوڈ نے خود ہی یہ تجویز پیش کر دی تھی۔

ہم ٹیرس محل پہنچ چکے تھے اور کاروں سے اتر گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنرل ٹیرس سوالیہ نظروں سے ڈیوڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یہ میرے بہت اچھے دوست ہیں۔" میں نے جنرل سے کہا "ان کا نام ڈیوڈ ریان ہے اور ان سے اتفاقاً ہی ملاقات ہو گئی ہے۔"

جنرل نے بڑی گرم جوشی سے ڈیوڈ سے ہاتھ ملایا اور پھر ہم اندر آ گئے۔ ڈیوڈ ریان کا نام جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کے لئے اجنبی نہیں تھا بلکہ کیتھی کی تو ڈیوڈ سے ایک ملاقات ہو بھی چکی تھی لیکن چونکہ میں نے اسے ایک دوست کی حیثیت سے متعارف کرایا تھا اس لئے دونوں ہی نے اپنے انداز سے کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

میں نے ایک ملازم کو طلب کر کے اس سے کہا کہ ڈیوڈ کو میرے کمرے میں پہنچا دے۔

"تم ذرا دیر میرے کمرے میں آرام کرو ڈیوڈ!" میں نے کہا "میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں پھر تم سے تفصیلی بات چیت ہو گی۔"

ڈیوڈ کے جانے کے بعد میں جنرل سے مخاطب ہوا "ہاں اب بتاؤ جنرل!" میں نے مضطربانہ لہجے میں کہا "فضائی جنگ کس مرحلے میں ہے اور بحری جہازوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔"

"فضائی جنگ میں ہمیں تھوڑا بہت نقصان ضرور اٹھانا پڑا لیکن شی گورائے کے پائلٹ آخر کار سمجھ ہی گئے کہ وہ بحری جہازوں کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے واپس چلے جانے میں ہی عافیت جانی اور اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

"خدا کا شکر ہے۔" میں نے اطمینان کی طویل سانس لی پھر کیتھی براؤن کی طرف دیکھا "تم تو خاصی ہشاش بشاش نظر آ رہی ہو جبکہ میرے خیال میں تو تمہیں بستر پر ہونا چاہئے تھا۔"

کیتھی ہنسنے لگی "تمہاری حیرت بجا ہے علی۔" اس نے کہا "لیکن اگر تمہاری معلومات میں صرف اتنا سا اضافہ کر دیا جائے کہ تہذیب نے مجھے بے ہوش نہیں کیا تھا تو تمہاری حیرت خود بخود رفع ہو جائے گی۔"

"تہذیب نے بے ہوش نہیں کیا تھا!" میں نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ رضاکارانہ طور پر خود ہی بے ہوش ہو گئی تھیں۔" بڈ نے دخل اندازی کی اور میں نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اسے یوں نہ دیکھو علی۔" کیتھی نے کہا "بڈ بالکل درست کہہ رہا ہے۔"

"پہلے تو تم بالکل صحت مند ہوا کرتی تھیں۔ یہ تم پر بے ہوشی کے دورے کب سے پڑنے لگے؟" میں نے کہا۔

"دورے نہیں پڑتے علی! بس اس وقت ایک دورہ پڑ گیا تھا جو تمہارے لئے سودمند ثابت ہو گیا۔"

"ایسا ہو سکتا ہے کام کی زیادتی اور اعصابی دباؤ بعض اوقات وقتی بے ہوشی کا سبب ہو سکتا ہے لیکن تہذیب نے مجھ سے کیوں غلط بیانی کی تھی۔"

"تم اب بھی غلط سمجھ رہے ہو۔" کیتھی براؤن نے کہا "میں بے ہوش ہوئی ہی نہیں تھی۔"

میں نے حیرت سے پہلے کیتھی کو پھر جنرل کو اور اس کے بعد تہذیب کو دیکھا۔ میری حیرت پر وہ سب ہی ہنسنے لگے تھے۔

"یہ زیادتی ہے کیتھی۔" جنرل نے کہا "علی کو پوری تفصیل سے حالات بتاؤ خواہ مخواہ اسے تجسس میں کیوں مبتلا کر رہی ہو؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ مجھے تمہاری بے گناہی پر یقین آ گیا تھا۔ پہلے بھی میں تمہارے خلاف اتنا بڑا قدم اٹھانے کے حق میں نہیں تھی لیکن جنرل نے مجھے قائل کر لیا تھا۔"

"یعنی تم میرے ساتھ ساتھ اپنے شوہر نامدار کو بھی موت کے منہ میں پہنچانے پر رضامند ہو گئی تھیں؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"نہیں" کیتھی مسکرائی "ہمارا منصوبہ تمہیں مارنے کا نہیں تھا۔ ہمارے لئے تم دنیا میں سب سے زیادہ اہم شخصیت ہو۔ تمہاری اور نکیتا کی گفتگو کے ٹیپ نے ہمیں دہلا دیا تھا لیکن ہمیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ کوئی ایک وجہ بھی ایسی نظر نہیں آئی جس کے سبب تم یہودیوں سے مل سکو۔ آخر جنرل نے تمہاری حقیقت سے واقف ہونے کے لئے یہ منصوبہ بنایا اور خیال رہے کہ یہ منصوبہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں بنایا گیا تھا بلکہ ہم تمہیں ذہنی شکست سے دوچار کرنا چاہ رہے تھے۔ تمہیں اس مقام تک پہنچانا مقصود تھا جہاں آدمی کو اپنی آنکھوں کے سامنے موت ناچتی نظر آنے لگتی ہے اور پھر وہ کوئی جھوٹ نہیں بولتا جو کچھ بھی کہتا ہے سچ ہی کہتا ہے۔"

"میرا چیف کوئی عام آدمی نہیں ہے۔" بڈ نے فخریہ لہجے میں کہا "یہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔"

"درمیان میں مت بولا کرو۔" میں نے بگڑ کر کہا "پہلے کیتھی کو بات مکمل کر لینے دو پھر اپنی بکواس کرتے رہنا۔"

"بڈ کے لئے تو ایک تالا خرید دو تاکہ وہ اپنی زبان پر تالا

ڈال سکے۔" بڈ بڑبڑایا۔

"بڈ نے بالکل ٹھیک کہا ہے علی۔" کیتھی مسکرا کر بولی۔ "ہم نے اس امکان کا جائزہ بھی لیا تھا کہ تم اگر جھوٹ بولنے پر ہی اتر آؤ تو موت کے منہ میں بھی اپنے جھوٹ پر جمے رہ سکتے ہو لیکن ہم نے یہ خطرہ مول لینے کا فیصلہ کر لیا تھا ہم یہ ہرگز گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ ہم تمہارے مرنے میں کسی طرح بھی ملوث ہوں۔"

"اتنے طویل بیان کے باوجود تمہاری بے ہوشی کا معما ابھی تک حل طلب ہے۔" میں نے کہا۔

"میں اسی طرف آ رہی تھی۔" کیتھی نے کہا "دراصل ہمارے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ ہم جزئیات پر بحث کرتے لہٰذا ہم نے موٹی موٹی باتیں طے کر لی تھیں اور اس میں یہ بات شامل تھی کہ اگر تم اپنے اس بیان پر قائم رہے کہ تم اب بھی اسرائیل کے خلاف ہو تو ہم تمہیں رہا کر کے تم سے معافی مانگ لیں گے۔ اس کے لئے یہ شرط تھی کہ تمہاری رہائی کے لئے میں اور جنرل دونوں متفق ہوں۔ جب جنرل تمہیں لے کر تہہ خانے میں بند ہو گیا تھا تو مجھے بہت جلدی تمہاری باتوں پر یقین آ گیا تھا۔ اگر تم اسرائیل کے حامی ہوتے تو سب سے پہلے جنرل کو ٹھکانے لگانے کی سوچتے لیکن اس کے برعکس تم ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرتے رہے۔ تمہاری فراہم کردہ معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے راتوں رات یہودیوں کو ناقابل تلافی مالی اور جانی نقصانات سے دوچار کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا یقین پختہ ہوتا چلا گیا اور پھر تہذیب آ گئی۔ تمہاری قید کی خبر سن کر تمہارے دونوں ساتھیوں کو صدمہ ہوا۔ یہ بھی تمہاری طرف سے فکرمند تھے لیکن جب میں نے انہیں پوری روداد سنائی تو تہذیب اچھل پڑی اور اس نے کہا کہ علی اگر اسرائیلی مفادات کے لئے کام کر رہا ہوتا تو تمہارے قید خانے کی دیواریں گرا کر نکل گیا ہوتا۔ میں نے تہذیب سے پوچھا کہ اگر میں کیتھی نہ ہوتی اور میری جگہ کوئی اور متعین ہوتا تو اس کا ردعمل کیا ہوتا۔ تہذیب نے جواب میں کہا کہ وہ جان پر کھیل کر علی کو رہا کرا لیتی۔ میں خود بھی تمہیں رہا کر دینے کے حق میں تھی لہٰذا میں نے تہذیب کو اپنے رضاکارانہ تعاون کی پیشکش کر دی اس کا تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔"

میں نے جنرل کی طرف دیکھا۔ وہ مسکرا رہا تھا "تم مسکرا رہے ہو جنرل! حالانکہ اپنے منصوبے کی ناکامی پر تمہیں افسردہ ہونا چاہئے تھا۔ جنرل تو ان معاملات میں بہت حساس ہوتے ہیں۔ بعض جنرلوں نے خودکشی تک کی ہے۔"

"میں خودکشی سے بھی بڑی سزا جھیل رہا ہوں۔" جنرل نے قہقہہ لگایا "میں شادی کر چکا ہوں۔"

"کوئی بات نہیں جنرل!" میں نے سر ہلا کر کہا "پہلوتہی کرنے کے معاملے میں تمہارا جواب نہیں ہے لیکن تم سول لائنز کیسے پہنچ گئے تھے۔"

"بڈ نے فون کیا تھا کہ ریڈیو کار میں کوئی گڑبڑ کی گئی ہے۔ اس میں علی کا بیٹھنا خطرناک ہو سکتا ہے اس لئے میں نے دوسری گاڑی بھجوا دی لیکن پھر دوسرا فون آیا کہ ریڈیو کار دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے۔ ڈرائیور مارا گیا ہے لیکن تم لوگ محفوظ ہو تاہم وہاں سے تمہارا نکلنا آسان نظر نہیں آتا۔ میں نے اسی وقت بڈ سے کہہ دیا تھا کہ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔"

"میں سمجھ گیا تھا اس قسم کی کوئی بات ہو گی تبھی تم نے پولیس والوں کو ہماری تلاشی لینے پر اکسایا تھا۔" میں نے بڈ سے کہا۔

"میں ان سے درخواست تو کر نہیں سکتا تھا کہ یہ لوگ میرے دوست ہیں۔ پلیز میری خاطر انہیں تھوڑی دیر بعد گرفتار کیجئے گا۔"

تہذیب ہنسنے لگی اور میں جنرل ٹیرس سے مخاطب ہوا "میرا خیال ہے دھماکا خیز مادہ کار کے اگنیشن سے منسلک کر دیا گیا تھا جیسے ہی کار اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی گئی بم بلاسٹ ہو گیا۔"

"ہاں بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ اصل بات تو ماہرین کی رپورٹ کے بعد ہی ہمارے سامنے آ سکے گی۔"

"لیکن اس راز پر سے تو کوئی ماہر بھی پردہ نہیں اٹھا سکے گا کہ بم رکھنے والے کون تھے؟" تہذیب نے کہا۔

"اس کام کے لئے ہمارے پاس ایک جن موجود ہے۔" میں نے مسکرا کر بڈ کی طرف دیکھا "وہ جن ان لوگوں کے ملیے بھی بتا سکتا ہے اور اس نے گرے کلر کی اس کار کا نمبر بھی نوٹ کر لیا ہو گا جس سے تعلق رکھنے والے افراد نے یہ حرکت کی ہے۔"

"جتنی جھاڑ بڈ کو پڑتی ہے اتنی تو کوئی مسخرا جن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔" بڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

میں نے ایک زوردار قہقہہ لگایا "گویا اس معاملے میں تم نے جنات کو بھی مات کر دیا ہے۔"

"ہاں — اور میں سنجیدگی سے سوچ رہا ہوں کہ اب جنات کی جان چھوڑ دینی چاہئے وہ بے چارے میری مستقل مزاجی سے عاجز آ گئے ہوں گے اور پھر یہ تو قانون قدرت ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتیں۔ چنانچہ اب جنات کا نمبر ہے۔ میں نے طے کرلیا ہے کہ اب کبھی جھاڑ برداشت کرکے جنات کو مزید احساس کمتری میں مبتلا نہیں کروں گا۔"

"تمہیں دوسروں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا چاہئے علی۔" کیتھی نے شرارت سے کہا۔

"میں نے تو ہمیشہ خیال رکھا کہ کہیں جنات کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچ جائے اسی لئے میں نے بڈ سے وہ رویّہ روا نہیں رکھا جو تابع جنوں سے رکھا جاتا ہے۔ اب بڈ نے ان کی برابری کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو کیا بڈ کے اس رویّے سے انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی؟"

"بات تو تم درست کہہ رہے ہو۔" کیتھی براؤن نے تائیدی انداز میں سرہلا کر کہا اور بڈ چراغ پا ہوگیا۔

"میں تمہارا ساتھی ہوں۔ تمہیں میری فکر کرنی چاہئے یا جنات کی۔ جن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔" اس نے بھنّا کر کہا۔

"یہ بات بھی درست ہے۔" کیتھی نے کہا۔ وہ پوری طرح محظوظ ہونے کے موڈ میں تھی۔ جنرل بھی بڑی دلچسپی سے یہ لایعنی باتیں سن رہا تھا اور تہذیب تو اس قسم کے نوک جھونک کی عادی ہی تھی۔

"اب دیکھو بڈ مجھے اقربا پروری سکھا رہا ہے حالانکہ ساری دنیا میں جمہوریت کی باتیں ہورہی ہیں۔ پھر بھلا میں اکثریت کی دل آزاری کیوں کرسکتا ہوں؟"

"تمہاری یہ دلیل تو بہت ہی زوردار ہے علی!" کیتھی نے داد دی "اب میرے خیال میں بڈ کو شکست تسلیم کرلینی چاہئے۔"

"لیکن یاد رکھو کہ آخری فتح بڈ کی ہوگی۔" بڈ نے غصے سے سر جھٹکتے ہوئے کہا "اور یہ بھی سن لو کہ اتنا فرماں بردار تمہیں بڈ کے علاوہ کوئی اور ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا۔"

"میں تو وحدت کا قائل ہوں بڈ! نہ دوسرا ڈھونڈوں گا اور نہ ملے گا لیکن اصل بات تو رہی جاتی ہے گرے کلر کی کار کا نمبر تو بتاؤ؟"

"میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔" دفعتاً جنرل نے انٹرکام کا ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور میں حیران رہ گیا جو بات صرف بڈ کو معلوم ہونی چاہئے تھی وہ جنرل کے علم میں کیسے آئی۔

"تم نے فون پر ہی جنرل کو کار کے نمبروں سے مطلع کردیا تھا؟" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے آہستگی سے کہا۔

"کیا غلطی ہوگئی چیف؟" بڈ نے بوکھلا کر کہا "میں نے سوچا تھا کہ ہمیں جلد از جلد معلومات بھی حاصل ہوجائیں گی اور ہم تیزی سے کارروائی بھی کرسکیں گے۔"

"تم نے بہت اچھا کیا بڈ!" میں نے مسکرا کر کہا "اب تک یقیناً کار کے مالکان کا سراغ لگایا جاچکا ہوگا مجھے تم پر فخر ہے بڈ! اب ہم واقعی تیز رفتاری سے کارروائی کرسکیں گے۔"

"ان کے بارے میں مکمل چھان بین کی جاچکی ہے۔" جنرل ٹیرس نے انٹرکام بند کرتے ہوئے کہا "وہ آج ہی صبح گوٹے بل میں داخل ہوئے ہیں اور شی گورائے سے یہاں پہنچے ہیں۔ ان کے پاس کرائے کی کار ہے قیام ڈیوس ہوٹل میں ہے اور ان کے پاسپورٹ انہیں سیاح ظاہر کرتے ہیں۔"

"تمہارے آدمیوں نے انہیں چھیڑا تو نہیں؟" میں نے کہا۔

"نہیں" جنرل نے کہا "تمام معلومات ہم نے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہیں۔"

"بہت عمدہ جنرل! ان کی نگرانی جاری رہنی چاہئے ان کے خلاف میں خود کارروائی کروں گا۔"

"کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" جنرل نے مجھے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی معاملات میرے ذہن میں پوری طرح صاف نہیں ہیں جنرل! رینڈل ہاورڈ کو بھرپور نقصان پہنچانے میں تو ہم کامیاب ہوگئے مگر ہم اسے احساس شکست سے ہمکنار نہیں کرسکے۔"

"کوئی شخص بہت زیادہ ڈھیٹ ہو تو اسے احساس شکست سے ہمکنار نہیں کیا جاسکتا۔" جنرل نے کہا۔

میں مسکرایا "اس کے خلاف کام کرنے کے لئے مجھے وقت ہی کب ملا ہے جنرل!" میں نے کہا۔

"ہم نے وہی کام تو کیا ہے جو تم کرتے بلکہ بہت زیادہ منظم طریقے سے اور بہت کم وقت میں کیا ہے ایک رات میں اربوں ڈالر اور سیکڑوں افراد کا نقصان پہنچا کر بھی تم مطمئن نہیں ہو؟"

"یہ بات نہیں جنرل! یہ نقصان اسے ایک ملک نے پہنچایا ہے۔ اس میں اتنی طاقت بہرحال نہیں ہے کہ وہ کسی ملک کا مقابلہ کرسکے۔ میرے بارے میں اس کا خیال یہ ہے کہ جب چاہے مجھے کسی چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہے۔ مجھے اس کا یہ خیال باطل کرنا ہے اور اس کے لئے میرے ذہن میں چند طریقے ہیں جنہیں ترتیب دینے کے بعد میں دیکھوں گا کہ رینڈل ہاورڈ کتنے پانی میں ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلے

میں ڈیوڈ سے بات کروں گا۔ اس کے بعد ہی آئندہ کے لئے درست لائحہ عمل مرتب ہوسکے گا۔ ڈیوڈ سے بات کرتے وقت مجھے مکمل تنہائی درکار ہوگی کیا تم نے وہاں سے ہٹوا دیئے جنرل؟"

"اب تمہارے کمرے میں کچھ بھی نہیں ہے۔" جنرل نے جھینپ کر کہا۔

"ڈیوس ہوٹل میں مقیم دونوں افراد سے میں کسی سرکاری ایجنسی کے اہل کار کے روپ میں ملنا چاہتا ہوں۔ ایسا سرکاری اہل کار جو اپنا وجود بھی رکھتا ہو مگر اپنے عہدہ پر موجود بھی نہ ہو۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔" جنرل نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں گزشتہ رات کی شب بیداری کے اثر کی وجہ سے وہ میری بات سمجھ نہیں پایا تھا۔

"میری بات کا مطلب تمہیں بڈ یا تہذیب میں سے کوئی بھی سمجھا دے گا۔" میں نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیوڈ ریان کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ملا۔ مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ ضرور ابھری تھی جس میں گرمجوشی نام کو بھی نہیں تھی۔

"کن خیالوں میں کھوئے تھے ڈیوڈ؟" میں نے گفتگو برائے گفتگو کے لئے کہا۔

"مجھے یہاں جس مقصد کے تحت بھیجا گیا تھا کیا اسے پورا کرسکوں گا۔" ڈیوڈ نے کہا "میں یہی سوچ سوچ کر پریشان ہورہا تھا۔"

"تمہیں شاید اس لئے یہاں بھیجا گیا تھا کہ میرے بارے میں تفتیش کرکے رینڈل کو رپورٹ پیش کرو۔"

"ہاں لیکن میں محسوس کررہا ہوں کہ یہاں تو میں اپنی مرضی سے جنبش بھی نہیں کرسکتا۔ تفتیش کیا خاک کروں گا۔"

"مجھے حیرت ہے ڈیوڈ! کیا واقعی دنیا میں تم جیسے معصوم لوگ بھی ہوتے ہیں۔"

ڈیوڈ سنبھل کر بیٹھ گیا "اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ میں نے کون سی بات غلط کہی ہے؟"

"رینڈل کے سامنے اس وقت صرف ایک ہی مقصد ہے۔ ہماری موت ــــ اس نے ایک ہی تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہم اگر اس گاڑی میں بیٹھ جاتے تو کیا نتیجہ ہوتا؟ کار بم کے ذریعے اس نے میری ہلاکت کا سامان کیا تھا لیکن پھر اس نے سوچا کہ اگر میرے ساتھ تمہارا صفایا بھی ہوجائے تو اس کی دردسری کم ہوجائے گی۔"

"میں نے یوں بھی سوچا تھا۔" ڈیوڈ نے کہا "لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ یہ حرکت تمہارے کسی اور دشمن......"

"بالکل ممکن ہے۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا "لیکن اگر یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کا ذمے دار رینڈل ہی تھا تو....؟"

"تو تم جو کہو گے میں وہی کروں گا۔" ڈیوڈ نے تیزی سے کہا "اس طرح کم از کم میری زندگی تو ختم نہیں ہوگی۔ قید ہی میں تو رہوں گا۔"

"تم بالکل غلط سمجھ رہے ہو۔ یہاں تمہاری حیثیت قیدی کی نہیں ہے تم جب چاہو یہاں سے جاسکتے ہو مگر اپنی ذمے داری پر۔"

ڈیوڈ سوچ میں پڑگیا "یہ کس طرح ثابت ہوگا کہ تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کا اصل ذمے دار کون ہے؟"

"گرے کلر کی کار اور ان دونوں افراد کا سراغ مل گیا ہے جنہوں نے کار میں بم فٹ کیا تھا۔ اگر تم چاہو تو میں ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے تمہیں بھی ساتھ لے چلتا ہوں تاکہ ہربات تمہارے علم میں براہ راست آسکے؟"

"مجھے منظور ہے۔" ڈیوڈ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو پھر تم تیار رہو۔ میں تمہیں ساتھ لے کر ہی چلوں گا۔"

واپس جنرل ٹیرس کے پاس پہنچا تو وہاں سب لوگ کوئی البم دیکھنے میں مصروف تھے۔

"اس البم میں تمہارے مطلوبہ افراد کی تصویریں ہیں علی!" جنرل نے مجھے دیکھتے ہی کہا "آؤ تم بھی دیکھو۔"

میں نے جنرل کے ہاتھ سے البم لے لی۔ اس البم میں تمام ایسے لوگوں کی تصویریں اور کوائف تھے جو انٹیلی جنس بیورو سے یا تو ریٹائر ہوگئے تھے یا کسی وجہ سے انہیں نکال دیا گیا تھا۔

ایک تصویر پر میں رک گیا۔ تصویر کے نیچے اس شخص کے کوائف اور موجودہ پتا بھی درج تھا۔ اس کا نام بنس ڈلے تھا اور اسے رشوت ستانی اور بلیک میلنگ کے الزامات میں ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔

"اس شخص کے نام کا وزٹنگ کارڈ اور محکمے کا شناختی کارڈ مجھے فوری طور پر درکار ہے تاکہ میں جلد از جلد حرکت میں آسکوں۔" میں نے جنرل سے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اس شخص کے میک اپ میں ان لوگوں سے ملو گے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"ہاں تہذیب! میرا پروگرام یہی ہے۔"

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا علی! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم ان پر براہ راست ہاتھ ڈال دو۔ افرادی قوت کی ضرورت محسوس کرو تو علی گروپ ـــــ"

"نہیں" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "میں علی گروپ کے کسی رکن کو خطرے میں ڈالنا پسند نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ رینڈل کو یہ احساس دلانا بھی تو مقصود ہے کہ وہ کئی طرف سے گھرا ہوا ہے۔"

کوئی دو گھنٹے بعد میں ان لوگوں کے کمرے کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ ڈیوڈ میک اپ میں میرے ساتھ تھا۔ گزشتہ دو گھنٹے کا وقت بہت مصروفیت میں گزرا تھا۔ جنرل ٹیرس اگر بھرپور طریقے سے مدد نہ کررہا ہوتا تو میں اتنی جلدی اور اتنی مکمل تیاریوں کے ساتھ ان لوگوں پر دھاوا نہیں بول سکتا تھا۔

دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی۔ دروازہ کھولنے والا ایک اسمارٹ اور متناسب القامت شخص تھا۔ اس نے سر سے پیر تک ہم دونوں کو دیکھا "جی؟" اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

میں نے کچھ کہے بغیر کیپٹن بنس ڈلے کا وزٹنگ کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ! تو آپ کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے۔" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا "لیکن جناب وزٹنگ کارڈ تو کوئی بھی چھپوا سکتا ہے؟"

اس بار بھی میں نے منہ سے کچھ نہیں کہا اور جیب سے تازہ تازہ بنا ہوا آئیڈنٹی کارڈ نکال کر اس کے حوالے کردیا۔ اس نے کارڈ کو بڑے غور سے دیکھا۔ میں تو تھا ہی بنس ڈلے کے میک اپ میں اس لئے مجھے کیا فکر ہوسکتی تھی۔

"میرا نام ولسن ہے۔" اس نے کارڈ واپس کرکے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا "کمرے میں آجایئے یہ غالباً آپ کے اسسٹنٹ ہیں؟"

"ہاں" میں نے کمرے میں داخل ہوکر بیٹھتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

"اور یہ میرے دوست گراہم ہیں۔" اس نے اپنے ساتھی کا تعارف کرایا "ہم دونوں عالمی سیاحت کے ارادے سے نکلے ہیں۔ دیکھئے ارادہ کس حد تک پورا ہوتا ہے۔"

"عالمی سیاحت کرنے کے لئے تو بڑی رقم درکار ہوتی ہے۔" میں نے سرسری انداز میں کہا مگر میں نے محسوس کیا تھا کہ ولسن میرے جملے پر چونکا ہے۔

"وہ تو ظاہر ہے مسٹر ڈلے ــ پوری دنیا کی سیر کرنا مذاق تو نہیں ہوتا۔"

"جب آپ لوگ کسی نئے ملک میں جاتے ہیں تو کس قسم کی سرگرمیوں سے اپنے دورے کی ابتدا کرتے ہیں؟"

"سرگرمیوں سے آپ کی کیا مراد ہے مسٹر ڈلے؟" ولسن نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے سب سے پہلے تو آپ اپنے رہنے کے لئے کوئی مناسب سا ہوٹل تلاش کرتے ہوں گے۔ اس کے بعد کرائے کی کوئی کار حاصل کرتے ہوں گے تاکہ بغیر کسی دخل اندازی کے اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔"

"میں احتجاج کرتا ہوں مسٹر ڈلے۔" ولسن نے کہا "سرگرمیوں کا لفظ آپ نے مکرر استعمال کیا ہے۔"

"میں معذرت چاہتا ہوں مسٹر ولسن! میرا مطلب سیاحتی سرگرمیوں سے تھا۔"

"دوسری بات یہ کہ آپ اپنی یہاں آمد کا مقصد بیان فرمایئے۔" ولسن نے کہا۔ گراہم ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے نظروں ہی نظروں میں ہمیں تول رہا ہو۔

"آپ میرا شناختی کارڈ تو دیکھ ہی چکے ہیں۔ میرا سیکشن غیر ملکیوں کے معاملات دیکھتا ہے۔"

"اپنی یہاں آمد کا اندراج کرا چکے ہیں۔ اس کے بعد اگر آپ کے محکمے کا کوئی کارندہ ہم تک رسائی حاصل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ہمارے کاغذات میں کوئی سقم ہے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر ولسن۔" میں نے کہا "دراصل بعض اوقات میں جذبۂ خیرسگالی کے تحت بھی غیر ملکیوں سے ملاقات کرلیا کرتا ہوں۔ ضروری تو نہیں کہ جب سرکاری کام ہو تبھی ہم ایک دوسرے سے ملیں۔"

ولسن نے ایک طویل سانس لی "خدا کا شکر ہے ورنہ میں تو سمجھا تھا ـــ خیر چھوڑیئے یہ بتایئے کہ آپ لوگ کیا پینا پسند کریں گے۔"

"چائے یا کافی میں سے جو آپ لوگوں کو زیادہ پسند ہو ہمارے لئے بھی منگالیں۔"

"تکلف نہ کریں مسٹر بنس ڈلے۔" ولسن نے بڑی بے تکلفی سے کہا "اگر ہارڈ ڈرنک کی خواہش ہو تو آپ کی خدمت کرسکے ـــ"

"ڈیوٹی کے دوران ہم لوگ ہارڈ ڈرنک سے گریز کرتے ہیں مسٹر ولسن۔" میں نے کہا اور ولسن نے روم سروس کو کافی کا آرڈر دے دیا۔

گراہم کی نظریں میرے لباس پر جمی ہوئی تھیں ـــ بے داغ سفید قمیص، قیمتی ٹائی اور نفاست کے ساتھ سلا ہوا تھری پیس سوٹ ـــ

"میں نے سنا ہے کوئے بل میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں۔" دفعتاً گراہم نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا۔

"آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے مسٹر گراہم! یہاں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اس قدر کم ہیں کہ گزارا تک کرنا مشکل ہوتا ہے۔" میں نے کہا۔

اس نے ایک بار پھر میرے لباس کو حیرت سے دیکھا۔ میرے تو جوتے بھی بے حد قیمتی اور نئے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ گراہم کچھ کہتے کہتے رک گیا ہے۔

"میں یہاں جذبۂ خیرسگالی کے ساتھ آیا ہوں مسٹر گراہم لہٰذا آپ جو کچھ بھی کہنا چاہیں بے خوف و خطر کہیں۔" میں نے کہا۔

"دراصل میں سوچ رہا تھا کہ جب تنخواہیں اس قدر کم ہیں کہ گزارا تک کرنا مشکل ہوتا ہے تو پھر تم یہ لباس کس طرح افورڈ کرتے ہوگے کیا تم لوگوں کو کچھ اضافی الاونس بھی ملتے ہیں؟"

"ملتے تو ہیں مسٹر گراہم لیکن وہ بھی بہت قلیل ہوتے ہیں۔ بس یوں سمجھ لیں کہ ہماری اشک شوئی ہوجاتی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔"

"تم بھی کیا باتیں لے بیٹھے گراہم! مسٹر بنس ڈلے ہمارے مہمان ہیں ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ان کی ذاتیات میں اس حد تک مداخلت کریں۔"

"مسٹر گراہم نے اب تک کسی بھی حد سے تجاوز نہیں کیا۔ بلکہ گفتگو تو میری پسندیدہ نہج پر چل رہی ہے۔" میں نے ولسن سے کہا۔

"میں سمجھا نہیں مسٹر بنس۔" ولسن نے مجھے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا حالانکہ وہ سب سمجھ رہا تھا۔ ان دونوں کو ہی اندازہ تھا کہ ان کے پاس میری آمد کس مقصد کے تحت ہوسکتی ہے۔

"میں خود بھی آپ کو یہی بتانے والا تھا کہ ہم لوگوں کے دیگر ذرائع آمدنی کیا ہیں۔ عرف عام میں اسے بالائی آمدنی کہا جاتا ہے۔"

"رشوت" ولسن نے برا سا منہ بنایا "یہ تو بہت بڑی معاشرتی برائی ہے اور بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ آپ لوگوں کو اس کے خلاف مل کر کام کرنا چاہئے۔"

"رشوت اور لوگ لیتے ہوں گے جناب!" میں نے بظاہر برا مان کر کہا "میں تو ایک ایک پیسہ حلال کرکے لیتا ہوں۔ آپ رشوت کی تعریف کرسکتے ہیں؟"

"اپنی پوزیشن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یا اس کام کے عوض کسی سے رقم لینا جس کے کرنے کی ہمیں تنخواہ ملتی ہے رشوت ہے۔"

"آپ کی اس تعریف کی روشنی میں تو میں نے آج تک رشوت نہیں لی۔" میں نے اطمینان کی گہری سانس لیتے ہوئے کہا "میں رشوت لینے کے سخت خلاف ہوں مسٹر ولسن۔"

"تو پھر آپ کا کوئی خاندانی پس منظر ہوگا۔ دولت ورثے میں ملی ہوگی یا پھر آپ کوئی جزوقتی کام کرتے ہوں گے۔" گراہم بولا۔

"آپ کا آخری اندازہ بالکل درست ہے مسٹر گراہم! میں جزوقتی کام کرتا ہوں اور اس کے لئے میرا ایک علیحدہ اسٹاف ہے ـ ذاتی اسٹاف ـ جس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ دونوں میری باتوں میں بہت دلچسپی لے رہے تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ الجھ بھی رہے تھے۔ میں نے ابھی تک اپنی آمد کا مقصد بیان نہیں کیا تھا۔ ڈیوڈ ریان بے حد مضطرب تھا غالباً وہ ان دونوں کو پہچانتا تھا۔ میں نے اسے پُرسکون رہنے کا اشارہ بھی کیا تھا لیکن اس کی بے چینی کم نہیں ہوئی تھی۔ اس کی یہ کیفیت گراہم اور ولسن سے بھی پوشیدہ نہیں تھی مگر ظاہر ہے وہ اس کا سبب نہیں جان سکتے تھے۔

ویٹر کے آجانے کی وجہ سے گفتگو کا سلسلہ تھوڑی دیر کے لئے منقطع ہوگیا تھا۔ ویٹر کافی اور برتن رکھ کر چلا گیا تو گفتگو دوبارہ شروع ہوئی۔

"تب تو آپ خاصے امیر آدمی ہوئے مسٹر ڈلے!" ولسن نے کافی کی پیالی میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "ذاتی اسٹاف رکھنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ آپ کیا کاروبار کرتے ہیں مسٹر ڈلے؟"

"میرا اسٹاف میرے لئے معلومات حاصل کرتا ہے مسٹر ولسن اور میں وہ معلومات فروخت کردیتا ہوں۔"

"اوہو" گراہم کافی کا گھونٹ لیتے لیتے رک گیا اور مجھے گھورنے لگا۔

"میں بڑے سائنٹفک طریقے سے کام کرتا ہوں۔ آپ میری آمدنی کو رشوت ہرگز نہیں کہہ سکتے۔"

"غالباً تمہارا اسٹاف غیر ملکیوں کے معاملات میں خصوصیت سے دلچسپی لیتا ہوگا۔" ولسن نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا "اس لئے کہ تم خود بھی اس سیکشن میں ہو۔"

"ہم صرف غیر ملکیوں کو ڈیل کرتے ہیں جناب۔ اور وہ بھی صرف ان معاملات میں جن کا میرے سرکاری فرائض سے تصادم نہیں ہوتا۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے نا جناب؟"

وہ دونوں مجھے گھورنے لگے چونکہ وہ خود مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث تھے اور ان کے دلوں میں چور تھا لہٰذا ان کا چوکنا ہوجانا لازمی تھا۔

"گوٹے ہل آنے والے تمام غیر ملکیوں سے تم اسی طرح ملنے جاتے ہو جس طرح ہمارے پاس آئے ہو؟" ولسن نے پوچھا۔

"ارے نہیں جناب! اتنی فرصت کس کے پاس ہوتی ہے خیر سگالی کا دورہ میں صرف اس وقت کرتا ہوں جب کام بنتا نظر آرہا ہو۔"

یہ بڑا واضح اشارہ تھا۔ وہ یہ تو سمجھ گئے کہ میں ان کی کسی حرکت سے واقف ہوگیا ہوں لیکن یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوسکتی تھی کہ میں ان کے تمام کرتوتوں سے واقف ہوں۔

"تو یوں کیوں نہیں کہتے کہ تم بلیک میلر ہو۔" گراہم نے متنفرانہ لہجے میں کہا۔

"میرے لئے جتنے زیادہ خراب الفاظ استعمال کرو گے اتنا ہی اپنے حق میں برا کرو گے۔ میں حرام خور نہیں ہوں سخت محنت کرتا ہوں تب کہیں جاکر مجرموں سے تھوڑا بہت حق المحنت وصول کرپاتا ہوں۔"

"اگر ہمیں پہلے علم ہوتا کہ تم اتنے رکیک اور گھٹیا کام میں ملوث ہو تو تمہیں اپنے کمرے میں گھسنے بھی نہیں دیتے۔" ولسن نے غصے سے کہا۔

"میرا خیال تو یہ ہے کہ ہمیں فوری طور پر اس کے محکمے کو اس کے کرتوتوں سے آگاہ کردینا چاہئے۔" گراہم نے کہا۔

"چھوڑو گراہم! جو کچھ یہ کرتا ہے یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے ہم غیر ملکی ہیں۔ ویسے بھی ہمیں گوٹے ہل کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے ان لوگوں کا تو پورا نظام ہی بگڑا ہوا ہے۔"

میں ان لوگوں کی گفتگو سن رہا تھا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی یہ ان کا پہلا حربہ تھا وہ مجھے خوف زدہ کردینا چاہتے تھے۔

"یہ شخص ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے ولسن! اور تمہیں معلوم ہے کہ میں نے زندگی میں کبھی کوئی دھمکی برداشت نہیں کی۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں تمہیں کوئی دھمکی نہیں دے رہا۔ میں تو ایک سیدھا سادا سا سودا کرنا چاہ رہا تھا۔ یہ ضروری تو نہیں کہ تم مجھ سے لازماً معلومات خریدلو ممکن ہے دوسری پارٹی مجھ سے معلومات خریدنے میں دلچسپی ظاہر کردے۔"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ یہ شخص یوں نہیں مانے گا۔" گراہم غصے سے بپھر کر بولا "میں ابھی اس کے ڈیپارٹمنٹ فون کرتا ہوں۔"

"جنرل ٹیرس بھاری رقم کے عوض وہ معلومات خریدنا پسند کرے گا جو تم لوگوں کی نظروں میں اتنی بے وقعت ہیں اس نے تمام محکموں کو ہلا رکھا ہے۔ وہ ہر قیمت پر کار کی تباہی کے ذمے داروں کو تختہ دار پر دیکھنے کا خواہش مند ہے۔"

"کیا بکواس کررہے ہو تم" ولسن دہاڑا "کون سی کار اور کیسی تباہی۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ یہاں سے دفع ہوجاؤ ورنہ۔۔۔"

"میں بہت کار آمد ہوں مسٹر ولسن! وہ کوئی ویرانہ نہیں تھا جہاں تم نے کار میں بم فٹ کرنے کی کارروائی کی تھی البتہ تمہاری خوش قسمتی یہ تھی کہ اس علاقے کے رہنے والے اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ غیر متعلقہ باتوں میں کبھی نہیں الجھتے۔ اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تمہیں کسی نے نہیں دیکھا تھا تو تم غلطی پر ہو۔ بہت سے لوگوں نے تمہیں اس کار کے پاس دیکھا تھا یہ الگ بات ہے کہ کسی نے دخل اندازی نہیں کی مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ وہ دوبارہ دیکھنے پر تمہیں پہچان نہیں سکیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ دو افراد کے ذہن میں اس کار کے نمبر رہ گئے تھے جس کا کلر گرے تھا اور جس سے اترنے والے ٹیرس محل کی کار کے ساتھ کچھ کرتے رہے تھے گرے کلر کی کار اور ان دونوں افراد کی کہانی پولیس تک پہنچ چکی ہے اور پولیس بڑی سرگرمی سے ان کی تلاش میں ہے تم میرا کمال دیکھو کہ میں نے ان دونوں افراد کے منہ بند کردیے ہیں جنہوں نے کار کے نمبر نوٹ کرلئے تھے۔ اگر وہ نمبر پولیس تک پہنچ گئے ہوتے تو مجھ سے بہت پہلے پولیس تمہیں گرفتار کرکے لے جاچکی ہوتی۔ میں بھی پہلے تم سے مل لیتا لیکن میں پوری طرح اپنا اطمینان کرنے کے بعد یہاں آیا ہوں کہ اب یہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔"

پہلی بار ان دونوں کی چہروں پر سراسیمگی کے آثار نظر آئے۔ اب ان میں اتنی سکت نہیں رہ گئی تھی کہ میری سنائی ہوئی کہانی کو جھٹلا سکتے۔

"تم بکواس کررہے ہو۔" گراہم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "کسی کے پاس اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ وہ کاروں کے نمبر نوٹ کرتا پھرے۔"

"ہوتی ہے مسٹر گراہم! اگر نہ ہوا کرتی تو اس وقت میں تمہارے کمرے میں موجود ہونے کے بجائے اپنے آفس میں بیٹھا فائلوں سے مغزماری کررہا ہوتا۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا نگاہوں ہی نگاہوں میں کسی پیغام کا تبادلہ ہوا اور پھر ولسن مجھ سے مخاطب ہوا "اب تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟"

"تم لوگوں کا اب تک کا رویہ خاصا حوصلہ شکن رہا ہے حالانکہ غور کرو تو میں تمہارا محسن ہوں۔ تم اندازہ بھی نہیں کرسکتے کہ مجھے کتنی محنت کرنی پڑی ہے۔ دونوں گواہوں نے بھاری رقم کے عوض زبان بند رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ مجھے ان کو بھی رقم ادا کرنی ہے۔ پچھلے ماہ کوئی کلائنٹ بھی نہیں ملا تھا اس لئے اسٹاف کی تنخواہیں بھی جیب سے ہی گئیں اور اب تمہارا حوصلہ شکن رویہ۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو کیا اتنی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر میں گرفتار ہوگیا تو اپنی معلومات انتقاماً ظاہر کردوں گا اور اگر یہ معلومات ایک بار حکومت تک پہنچ گئیں تو تمہیں پھانسی سے کوئی نہیں بچاسکے گا تمہاری حکومت بھی نہیں۔"

"ٹھیک ہے مسٹر بلس! ہم تمہارے شکر گزار ہیں کہ معلومات فروخت کرنے کے لئے تم نے پہلے ہم سے رابطہ قائم کیا۔۔۔"

"اس میں شکر گزار ہونے کی کوئی بات نہیں یہ تو میرا کاروباری اصول ہے عام طور پر مجرم زیادہ قیمت ادا کرتے ہیں۔"

"کیا تمہیں احساس ہے کہ اس طرح تمہاری زندگی ہر وقت خطرے میں رہتی ہے؟" گراہم نے کہا۔

"میں لوگوں کی جانیں بچاتا ہوں۔ انہیں قانون کے پھندوں سے دور رکھتا ہوں تو کوئی میرا دشمن کیوں ہونے لگا؟"

"ہوں" گراہم نے مجھے غور سے دیکھا "تو تمہاری ڈیمانڈ کیا ہے؟"

"خود سے کوئی ڈیمانڈ کرنے کو میں اچھا نہیں سمجھتا۔ ان معلومات کے عوض تم کوئی مناسب" میں نے مناسب پر زور دیا "رقم دے دو میں قبول کرلوں گا۔"

"ہمیں کیسے اندازہ ہوسکتا ہے کہ تم نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟" ولسن بولا۔

"میں تم سے اپنی خرچ کی ہوئی رقم واپس مانگنے نہیں آیا۔" میرا لہجہ تلخ ہوگیا "تمہارا جرم چھپانے کے لئے میں نے جو محنت کی ہے اس کا معاوضہ طلب کررہا ہوں۔"

"پانچ ہزار امریکی ڈالر کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ولسن نے کہا۔

"میں نے مناسب رقم کا مطالبہ کیا تھا لیکن تم نے ایک انتہائی نامناسب آفر کی ہے۔ تمہارا جرم اس سے کہیں بڑا ہے۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے تمہیں سودے سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔"

"بیٹھو بیٹھو" ولسن نے مضطربانہ لہجے میں کہا جب کہ گراہم مجھے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا "ہم تمہیں ناراض ہوکر نہیں جانے دیں گے۔"

"مجھے توقع تھی کہ تم لوگ کم از کم پچاس ہزار ڈالر کی آفر ضرور کرو گے مگر تم نے میرا دل توڑ دیا۔" میں نے دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ شخص جو تمہارے ساتھ ہے۔" گراہم نے ڈیوڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اس کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے یا تمہارے گروہ سے؟"

"وہ گروہ نہیں ایک آرگنائزیشن ہے اور یہ شخص میرا دوست ہے۔"

"بہت فرماں بردار بچہ معلوم ہوتا ہے۔" گراہم نے مضحکانہ لہجے میں کہا "ابھی تک ایک لفظ بھی نہیں بولا۔"

گراہم کے بدلتے ہوئے تیور میری نظروں میں تھے۔ تیور تو اس کے شروع سے ہی اچھے نہیں تھے۔ اگر ولسن نہ ہوتا تو وہ بات چیت آگے بڑھنے ہی نہ پاتی۔ بظاہر تو وہ دونوں خطرناک نظر آتے تھے لیکن ولسن کا انداز مصالحانہ تھا اس کی کوشش شروع سے ہی یہ رہی تھی کہ مصالحانہ رویّہ اختیار کیا جائے جبکہ گراہم کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ ایک پیسہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔

"یہ فرماں بردار ضرور ہے مگر بچہ نہیں ہے۔" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "تمہیں تمیز سے گفتگو کرنی چاہئے۔"

گراہم کے ہونٹ تنفر آمیز انداز میں کھنچ گئے "میں صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہاری لاش کس طرح ٹھکانے لگاؤں گا۔"

"لاش" میں اچھل کر کھڑا ہو گیا "تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا مسٹر گراہم! میں نے تمہاری ہمدردی میں کیا کچھ کیا اور تم میرے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو۔"

"سکون سے بیٹھ جاؤ بنس ڈلے۔" گراہم نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ میری طرف کر دیا "ورنہ میں تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا۔"

"ہوش میں آؤ گراہم۔" ولسن نے سرزنش کرنے والے انداز میں کہا "بات کو جتنا بڑھاؤ گے اتنا ہی الجھتی جائے گی۔"

"تم احمق ہو ولسن! ان معلومات کے ساتھ اس کی زندگی ہمارے لئے برہنہ تلوار سے کم نہیں۔ جو ہر وقت ہمارے سروں پر لٹکتی رہے گی۔" گراہم نے کہا۔

"یہ تو تاجر ہے اس نے واقعی بہت محنت کی ہے۔ غور کرو تو ایک طرح سے یہ ہمارا محسن ہے۔ اس نے گواہوں کا منہ بند نہ کر دیا ہوتا تو ہم کہاں ہوتے بہتر یہی ہے کہ اس سے بات کر لی جائے مجھے توقع ہے کہ یہ کم پیسوں میں بھی تیار ہو جائے گا۔"

"اس بات کی ضمانت تم دو گے کہ باہر جانے کے بعد یہ ہمارا راز افشا نہیں کر دے گا؟"

"چند سکوں کی خاطر میں اپنی ساکھ کا سودا نہیں کر سکتا۔" میں نے جلدی سے کہا "ویسے بھی میری دلچسپی پیسے میں ہے تم لوگوں نے جو کچھ کیا اس سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔"

"یہ کوئی ضمانت تو نہیں ہے مسٹر بنس!" گراہم نے تمسخرانہ انداز میں کہا "یا ہم تمہاری زبان پر یقین کر لیں؟"

"میری بات ماننے کے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں ہے۔" میں نے بڑے سکون سے کہا۔

"تمہارے حوصلے کی داد دینی پڑتی ہے۔ سائیلنسر لگے ہوئے ریوالور کی نال پر بھی تم اس قسم کی گفتگو کر سکتے ہو۔" گراہم کا انداز استہزائیہ تھا۔

"میرا مطالبہ ماننے میں جتنی دیر لگاؤ گے اتنا ہی تمہاری مشکلات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ میں اپنی معلومات کی قیمت بڑھا بھی سکتا ہوں۔"

"لاشیں نہ قیمت بڑھا سکتی ہیں اور نہ گھٹا سکتی ہیں۔ وہ تو صرف خاموش رہا کرتی ہیں۔" گراہم نے تحقیر آمیز انداز میں کہا۔

"صرف لاوارث لاشیں۔" میں نے اسی کے انداز میں کہا "جن لاشوں کے ورثا موجود ہوں وہ گلے کا پھندا بن جایا کرتی ہیں۔"

ایک لمحے کے لئے تو میرے جواب نے گراہم پر سکتہ طاری کر دیا۔ اس کے اندازے کے مطابق مجھے اس کی شخصیت سے نہ سہی اس کے ریوالور سے ہی کسی نہ کسی حد تک مرعوب ہونا چاہئے تھا۔ عام طور پر اس سے ملنے والے تو اس کی شخصیت دیکھ کر ہی مرعوب ہو جایا کرتے ہوں گے لیکن میں نے ایک لمحے کے لئے بھی خوف زدہ ہونے کا تاثر نہیں دیا تھا۔ میں خوف زدہ تھا ہی نہیں گراہم اپنے ریوالور سمیت میرے لئے کسی کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا۔

"تم بہت زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے مسٹر۔" گراہم نے سنبھل کر کہا۔

"یہ کھیل میرے لئے نیا نہیں ہے مسٹر گراہم۔" میں نے تلخ لہجے میں کہا "مجھے معلوم ہے تم لوگ آسانی سے رقم گرہ سے نہیں نکالتے۔ ظاہر ہے جو لوگ صدارتی محل سے تعلق رکھنے والی کار کو سرِ عام بم سے اڑا دینے کی ہمت رکھتے ہوں ان کے لئے مجھ جیسے آدمی کے خون سے ہاتھ رنگ لینا کیا بڑی بات ہو گی۔ مجھے اس قسم کے کھیل کھیلتے ہوئے برسوں ہو چکے ہیں مسٹر گراہم! میں پہلے اپنی مضبوطی کرتا ہوں اس کے بعد تم جیسے لوگوں کا سامنا کرتا ہوں۔ یقین نہ آئے تو

میرے بغیر ہوٹل سے نکلنے کی کوشش کر کے دیکھ لو یقین کرو تم ہوٹل کے دروازے سے نکلنے سے قبل ہی گرفتار ہو جاؤ گے۔"

گراہم بے یقینی سے مجھے دیکھ رہا تھا اور پلکیں جھپکا رہا تھا "میں تم سے پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ بات بڑھاؤ گے تو الجھ جائے گی۔" ولسن نے بگڑ کر کہا "اب بھی وقت ہے ریوالور جیب میں رکھ لو۔"

"نہیں اب وقت گزر چکا ہے مسٹر گراہم۔" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "تم نے پہلے ہی شرافت کا ثبوت دیا ہوتا تو اور بات ہوتی لیکن اب میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں مکمل حفاظتی انتظامات کے ساتھ یہاں آیا ہوں اس لئے اب اگر تم نے ریوالور واپس رکھ لیا تو بھی میں تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتوں گا۔ تم لوگوں کو خود پر بہت ناز ہے اب تم مجھے ایک لاکھ امریکی ڈالر ادا کرو گے۔"

"ہم سے اتنی ہی رقم طلب کرو جتنی ہم فراہم کر سکیں۔" ولسن نے کہا۔

"تم لوگ عالمی سیاحت پر نکلے ہو کوئی اٹھائی گیرے یا فقیر نہیں ہو۔"

"ہم نے غلط بیانی کی تھی۔" ولسن نے دھیمے لہجے میں کہا "یقین کرو اس وقت ہم جس مشکل میں پھنس گئے اس سے رہائی کے لئے بڑی سے بڑی رقم کم ہے مگر ہم بھی کیا کریں۔"

"ہر شخص پہلے پہل یہی کہتا ہے مسٹر ولسن لیکن آخر کار میرا مطالبہ پورا کر دیتا ہے۔ مجھے اس سے بھی غرض نہیں ہے کہ تم نے پہلے غلط بیانی کی تھی یا اب کر رہے ہو۔"

"میرا خیال ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" ولسن نے ایک ٹھنڈی سانس لی "ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ تمہارا مطالبہ پورا کر دیں یا موت کو گلے لگا لیں لیکن فوری طور پر تو اتنی بڑی رقم مہیا نہیں کی جا سکتی۔ ہمیں مہلت درکار ہو گی۔"

"مہلت تو دی جا سکتی ہے لیکن میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتا تم کو رقم کی ادائیگی تک میری قید میں رہنا ہو گا۔"

"بہت ہو گئی" گراہم اچھل کر کھڑا ہو گیا "اتنی تذلیل میں نے پوری زندگی میں برداشت نہیں کی۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

گراہم کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ہوش و حواس کھو چکا ہے اور کوئی بھی انتہائی قدم اٹھا سکتا ہے۔ میں نے بڑی تیزی سے فیصلہ کیا اور گراہم کے ساتھ ساتھ خود بھی حرکت میں آ گیا۔ گراہم نے اپنی جیب سے ریوالور نکالا تھا۔ اس بار وہ یقینی طور پر مجھ پر فائر کر دیتا لیکن اس کے لئے اسے مہلت درکار تھی۔ ریوالور پوری طرح گرفت میں لینے اور پھر نشانہ لے کر گولی چلانے کی مہلت ۔۔۔ میں اسے مہلت فراہم کر دیتا تو دنیا کا سب سے بڑا احمق کہلاتا۔

ادھر گراہم نے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ادھر میں نے اس پر چھلانگ لگائی۔ اس سے قبل بھی وہ مجھ پر ریوالور نکال چکا تھا اور اس وقت میری طرف سے اسے کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا اس لئے وہ کم از کم اس طرف سے تو قطعاً بے فکر تھا۔ بے فکر نہ ہوتا تب بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ اس نے ریوالور نکالنے کے معاملے میں انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس سے زیادہ تیز رفتاری کا مظاہرہ وہ کر ہی نہیں سکتا تھا لیکن وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آتے ہی میں نے ریوالور اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا۔ ڈیوڈ ریان اور ولسن تو شاید دیکھ ہی نہ سکے ہوں کہ میں نے کیا کیا تھا اس لئے کہ جو کچھ بھی ہوا وہ ان کے لئے قطعی غیر متوقع تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ میں گراہم پر یوں جھپٹ پڑوں گا۔

میں نے گراہم سے صرف ریوالور جھپٹ لینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے ریوالور چھیننے کے ساتھ ساتھ میں نے اسے اٹھا کر کمرے کے وسط میں رکھی میز پر پھینک دیا تھا۔ میز پر کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے گراہم پر تو جو بھی گزری ہو مگر چینی کے بنے ہوئے نازک برتن اس کا بوجھ نہ سہار سکے۔ جو پوری طرح زد میں آئے کرچیوں میں تبدیل ہو گئے اور جن کی قسمت اچھی تھی قالین پر گرنا ان کا مقدر بنا۔ سینٹر ٹیبل مضبوط تھی ورنہ صدائے احتجاج ضرور بلند کرتی۔

ڈیوڈ اور ولسن دونوں ہی حیرت سے منہ پھاڑے کھڑے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دونوں جادو کے زور سے مجسّموں میں تبدیل کر دیئے گئے ہوں۔ دونوں میں سے ایک کو بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ولسن تو خیر گراہم کا ساتھی تھا لیکن میں نے ابتدا ہی میں اندازہ لگا لیا تھا کہ ڈیوڈ بھی ان دونوں سے بخوبی واقف تھا ۔ وہ دونوں اسے میک اپ کی وجہ سے نہیں پہچان سکے تھے ورنہ اس وقت صورت حال کچھ اور ہی ہوتی۔

گراہم سینٹرل ٹیبل پر پڑا چھت کو گھورے جا رہا تھا۔ اسے چوٹیں اتنی نہیں آئی تھیں جتنا دھچکا پہنچا تھا۔ میرے بارے میں اس کا اندازہ شروع ہی سے غلط تھا۔ اس کا رویّہ تحقیر آمیز تھا جبکہ ولسن کے انداز میں بردباری تھی اس نے میری باتوں کی اہمیت سے کسی بھی لمحے انکار نہیں کیا تھا گراہم کا حد سے بڑھا ہوا زعم اسے لے ڈوبا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیپٹن جمس ڈلے تم سے مخاطب ہے مسٹر گراہم" میں نے باوقار انداز میں کہا "اسٹیٹ کا مجرم قرار دیتے ہوئے میں تمہیں حراست میں لیتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔"

ٹیبل پر گرنے کے بعد گراہم نے پہلی بار پلکیں جھپکائیں اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی مگر لڑھک کر نیچے گر پڑا ولسن ہنوز دم بخود تھا۔

"اور مسٹر ولسن تمہارے اچھے رویے اور بردباری کے باعث میں تمہیں صرف پچیس ہزار امریکی ڈالر کے عوض کونے بل سے نکل جانے دوں گا۔"

ولسن نے چونک کر متشکرانہ نظروں سے میری طرف دیکھا "تم ایک اصول پسند آدمی ہو مسٹر ڈلے لیکن میری درخواست ہے کہ گراہم کو ایک موقع اور دے دو۔"

"میں تمہاری درخواست پر ضرور غور کرتا مسٹر ولسن لیکن مجھے ابھی ابھی خیال آیا ہے کہ گراہم کی گرفتاری کے کارنامے پر مجھے پروموشن تو ملے گا ہی اس کے علاوہ نقد انعام سے بھی نوازا جائے گا۔ میری فائل میں جو توصیفی اسناد لگیں گی وہ ایک الگ کریڈٹ ہوگا۔ میں ایک باعزت شہری ہوں مسٹر ولسن! معاشرے اور محکمے میں اپنی عزت بڑھانے کے لئے بھی تو مجھے کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہئے میں مسٹر گراہم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع عنایت کیا اگر یہ اس قدر خود سری کا مظاہرہ نہ کرتا تو میں کبھی اسے گرفتار نہ کرتا۔"

"تم ایک دھوکے باز آدمی ہو۔" گراہم غرایا "اگر تم نے دھوکے سے حملہ نہ کیا ہوتا تو میں تمہاری ہڈی پسلی برابر کرکے رکھ دیتا۔"

"تم نے دیکھا مسٹر ولسن! ابھی اس کے دماغ کے کیڑے نہیں جھڑے۔ اس کے خیال میں جو کچھ بھی ہوا وہ اس کی غفلت کا نتیجہ تھا میری مہارت کا اس میں کچھ دخل نہیں۔"

"اب بھی وقت ہے گراہم! ہوش میں آجاؤ۔" ولسن نے کہا "مسٹر ڈلے سے معذرت کرلو ممکن ہے وہ تمہاری پہلی غلطی معاف کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔"

"میں اس چھوکرے سے معافی مانگوں گا۔" گراہم نے انتہائی حقارت سے کہا "اس جیسے معلوم نہیں کتنے تو میرے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔"

"تم مجھ سے ہرگز معافی مت مانگو گراہم! مجھے اس کی کوئی تمنا بھی نہیں ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ اگر تم نے جیوری کے سامنے معافی مانگی تو وہ بھی تمہیں معاف نہیں کریں گے۔"

"گراہم آج تک گرفتار نہیں ہوا۔" گراہم نے سینہ تان کر کہا "گراہم گرفتار ہونے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ تو مجھے مار سکتا ہے گرفتار نہیں کرسکتا۔ چلا گولی۔"

"اس نے مجھے للکارا ہے مسٹر ولسن! اور یہ میری بہت بری عادت ہے کہ جو بھی مجھے للکارے میں اس سے مقابلہ ضرور کرتا ہوں۔ اگر میں نے اسے گولی ماردی تو مجھے ساری زندگی اسے گرفتار نہ کرنے کا قلق رہے گا لہٰذا میں اسے زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس دوران ممکن ہے تم فرار ہونے کی کوشش کرو لیکن یہ خیال رکھنا کہ ایسی کسی کوشش میں تم خود بھی گرفتار ہوسکتے ہو۔ جب تک میں تمہارے کمرے میں موجود ہوں تمہارے کمرے سے ایک مکھی بھی باہر نکل کر نہیں بچ سکتی۔ ہوٹل کے گرد انٹیلی جنس والوں کی فوج موجود ہے اور اندر میرے ساتھی جو کسی بھی ہنگامی صورت میں صرف ایک سگنل دے کر تمہیں گرفتار کرواسکتے ہیں۔ یہ سب کچھ میں تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہارے رویے سے میں بے حد خوش ہوا ہوں اور تمہیں کوئی نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا۔ مجھے امید ہے کہ نہ تو تم فرار ہونے کی کوشش کروگے اور نہ ہی میرے اور گراہم کے درمیان آنے کی کوشش کروگے۔ اور یہی ہدایت تمہارے لئے بھی ہے۔" میں نے ریوالور ڈیوڈ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا "تمہیں ولسن پر نظر رکھنی ہے۔ اگر یہ ذرا سی بھی حرکت کرے تو تم فائر کرسکتے ہو تمہیں گراہم کی طرف سے ہوشیار رہنا ہے یہ بدطینت آدمی ہے اس کی نیت میں کسی وقت بھی فتور آسکتا ہے۔ ممکن ہے تمہیں غافل پاکر یہ تم پر جھپٹ پڑنے کی کوشش کرے گا ایسے کسی بھی موقع پر تم بے دریغ گولی چلادینا۔"

ڈیوڈ کے انداز سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے گراہم سے نہ الجھنے کا مشورہ دینا چاہتا ہو۔ اس کی ہمدردیاں میرے ساتھ ہوگئی تھیں اور یہ بڑی خوش آئند بات تھی۔ رینڈل کی طرف سے تو وہ بدظن ہو ہی چکا تھا اور اب میں ان لوگوں سے برسرپیکار تھا جو اسے قتل کرنے کی کوشش میں ملوث تھے۔ شاید وہ مجھے بتانا چاہتا تھا کہ خالی ہاتھ گراہم سے مقابلہ کرکے میں خسارے میں رہوں گا۔ اگر وہ ایسا سمجھ رہا تھا تو یہ اس کی بھول تھی۔ وہ شاید لی کوان سے واقف نہیں تھا اور نہ ہی اسے میری صلاحیتوں کا کوئی اندازہ تھا لیکن میں خوب جانتا تھا کہ گراہم کس قدر خوف ناک ثابت ہوسکتا ہے۔ وہ چوٹ کھایا ہوا سانپ تھا جو مجھے ڈسنے کے لئے بے تاب تھا۔

گراہم کمرے کے وسط میں کھڑا مجھے کسی سانپ ہی کی

طرح پلکیں جھپکائے بغیر گھورے جا رہا تھا۔ میری خود اعتمادی یقیناً اس پر اثر انداز ہوئی تھی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا کہ ایک ریوالور بردار شخص اپنی مرضی سے نہتا ہوکر کسی کے مقابلے پر اتر سکتا ہے اپنے بارے میں اس کا گمان یہی تھا کہ وہ مجھے پیس کر رکھ سکتا ہے۔

"تم نے اعلان کیا تھا کہ تمہاری زندگی میں کوئی تمہیں گرفتار نہیں کرسکتا اور میں نے تمہیں زندہ ہی گرفتار کرنے کا عہد کیا ہے۔ پہلے تو بقول تمہارے میں نے تم پر دھوکے سے حملہ کیا تھا لیکن اب تو تم پوری طرح تیار ہو۔ اس کے باوجود میں تم پر حملہ کرنے میں پہل نہیں کروں گا تم جیسے جھوٹے آدمی سے کچھ بعید نہیں کہ بعد میں پھر کوئی الزام عائد کردے۔ میں تمہیں پوری طرح بے بس کرکے مارنا چاہتا ہوں۔"

گراہم کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور وہ کسی بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح میری طرف بڑھا۔ لاشعوری طور پر وہ مجھ سے خوف زدہ ہوچکا تھا اس کا میری طرف بڑھنے کا انداز ایسا تھا کہ میں اس سے خوف زدہ ہوجاؤں شاید اسے مجھ سے شکست کھا جانے کا خوف تھا اور لاشعوری طور پر اس بات کا خواہش مند تھا کہ میں خود ہی خوف زدہ ہوکر اس مقابلے سے دست بردار ہوجاؤں لیکن ظاہر ہے اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوسکتی تھی۔ میں اپنی جگہ سنبھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کا اور میرا کوئی جوڑ نہیں تھا لیکن میں پوری سنجیدگی سے مقابلہ کرنا چاہتا تھا جو لوگ حریف کو کمزور یا کم تر سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں وہ عموماً خسارے میں ہی رہتے ہیں۔ میرے قریب آکر گراہم رک گیا اور اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ گویا وہ مقابلہ شروع ہونے سے قبل روایتی انداز میں مجھ سے ہاتھ ملانا چاہ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ بھی ایک فریب ہے۔ ہاتھ ملانے کی آڑ میں وہ دھوکے سے مجھ پر حملہ کرتا۔ یہ کوئی روایتی مقابلہ تو نہیں تھا بلکہ انتہائی غیر روایتی اور غیر ضروری مقابلہ تھا جس میں مدمقابل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حماقت تھا۔

میں نے اس کی طرف یوں ہاتھ بڑھایا جیسے اس سے ہاتھ ملانا مقصود ہو لیکن ہاتھ ملانے کے بجائے میں نے بڑی پھرتی سے اس کے چہرے پر طمانچہ مارا اور اس سے دور ہٹتا چلا گیا۔ گراہم تقریباً پاگل ہوگیا اور پلٹ کر مجھ پر جھپٹ پڑا میں اس سے خاصے فاصلے پر تھا اس لئے اسے جھکائی دے کر بچنے میں مجھے ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔ گراہم منہ کے بل ایک صوفے پر گرا تھا اور میں نے بڑی پھرتی سے اس کی پشت پر ایک لات جماری تھی۔

"اٹھو گراہم" میں نے پُرسکون آواز میں کہا "تم سمجھ رہے تھے کہ میں ریوالور کے بل پر تمہیں گرفتار کروں گا لیکن اب میں تمہیں کوئی ہتھیار استعمال کئے بغیر گرفتار کرکے دکھاؤں گا۔ اٹھو ابھی تو تم میں بہت دم ہوگا۔"

گراہم نے اٹھنے میں بڑی تیزی کا مظاہرہ کیا۔ غصے کے مارے اس کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔ اس بار وہ کراٹے فائٹرز کے سے انداز میں میری طرف بڑھ رہا تھا اور میں اس سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ میں نے اپنے لئے حکمت عملی وضع کرلی تھی۔ سب کچھ اس پر منحصر تھا۔ اگر وہ مجھ پر کک آزمانے کی کوشش کرتا تو میں اس کا توڑ اور طرح سے کرتا اور اگر وہ ہاتھ سے حملہ کرتا تو میں دوسرا حربہ آزماتا۔

مجھے توقع تھی کہ وہ مجھ پر کک آزمائے گا۔ کراٹے فائٹرز عموماً حریف سے دور رہ کر اس پر حملہ کرنا پسند کرتے ہیں اور اس کے لئے کک بہترین ہوتی ہے۔ اس معاملے میں گراہم کے حوصلے کی داد دینی پڑتی ہے کہ اس نے میری گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کرنے کی کوشش کی۔ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً مار کھا گیا ہوتا شاید یہ اس کا مخصوص حربہ تھا۔ حریف پر غیر متوقع زاویے سے حملہ کیا جائے تو اس کا مار کھا جانا لازمی ہوجاتا ہے لیکن یہ بھی گراہم کی بدقسمتی ہی تھی کہ اس کے مقابلے پر کوئی عام آدمی نہیں تھا ماسٹر لی کوان کا شاگرد تھا جس کی تربیت کتنی ہی نامکمل سہی مگر تھی ضرور......

میں کک کی توقع کر رہا تھا مگر میری طرف اس کا ہاتھ آیا۔ وہ ایک ہی وار میں میری گردن کی ہڈی توڑ کر کھیل ختم کردینا چاہتا تھا۔ میں نے انتہائی پھرتی سے خود کو سنبھالا اور اپنا سر آگے کی طرف جھکا دیا۔ ہدف اتنا نیچے ہوچکا تھا کہ اب اس کے ہاتھ کا میرے سر کے اوپر سے گزرنا لازمی ہوگیا تھا۔ جس طریقے سے میں نے خود کو بچایا تھا وہ انتہائی غلط تھا۔ معمولی سے معمولی جوڈو کراٹے جاننے والا بھی اس طریقے کو غلط قرار دے سکتا تھا اس لئے کہ اگر اس موقع پر گراہم اپنا گھٹنا اوپر اٹھا دیتا تو اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ماسٹر لی کوان کا شاگرد اپنے مدمقابل کو اتنا موقع دے سکتا تھا؟

میں پوری طرح ایکشن میں تھا۔ میں نے اس کے وار سے بچنے کے لئے صرف سر ہی نہیں جھکایا تھا بلکہ میرا دایاں ہاتھ بھی حرکت میں آچکا تھا اور جیسے ہی اس کا ہاتھ میرے سر کے اوپر پہنچا میں نے اس کی کلائی گرفت میں لے لی۔ یہ کام میں نے صرف دو انگلیوں کی مدد سے کیا تھا۔ دو انگلیوں اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انگوٹھے نے مل کر اس کی کلائی کے گرد ایک ایسا آہنی حلقہ بنادیا تھا جس سے رہائی آسان نہیں تھی۔ میں نے اس پر بھی بس نہیں کیا بلکہ اس کی کلائی پر دباؤ ڈالنا شروع کردیا جو بدستور میرے سر کے اوپر تھی۔ گراہم اس اچانک افتاد پر بوکھلا گیا تھا۔ اس نے یقیناً مجھ پر حملہ کرنے کے لئے کوئی کمبی نیشن ترتیب دیا تھا مگر میں نے اس کی پوری فارمیشن بگاڑ کر رکھ دی تھی۔ فارمیشن بگڑ جائے تو آدمی کہیں کا نہیں رہتا۔ اسے از سر نو اسٹارٹ درکار ہوتا ہے بصورت دیگر وہ اوندھی سیدھی حرکتیں کرنے لگتا ہے پھر اس کی جدوجہد ایسی ہوتی ہے جیسی دلدل میں پھنس جانے والا کوئی شخص کرتا ہے جتنی زیادہ وہ جدوجہد کرتا ہے اتنا ہی پھنستا چلا جاتا ہے۔

گراہم کے خلاف مجھے زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑی۔ اپنا ہاتھ چھڑانے کے لئے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا۔ میرے بڑھتے ہوئے دباؤ کے ساتھ ساتھ اسے اپنی پوزیشن تبدیل کرنا پڑ رہی تھی اور پھر چند ہی سیکنڈ کے اندر اندر وہ مطلوبہ پوزیشن میں آگیا۔ اس کا پشت کی طرف مڑا ہوا ہاتھ میری مضبوط گرفت میں تھا۔ اس موقع پر میں اس کا ہاتھ توڑ بھی سکتا تھا اور اس پر کوئی کاری ضرب بھی لگا سکتا تھا مگر میں نے ان دونوں میں سے کوئی کام نہیں کیا اور اچانک اسے زور دار دھکا دیا۔ اس نے بمشکل خود کو سامنے والی دیوار سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔

"میں نے تمہیں زندہ گرفتار کرنے کا عہد کیا ہے گراہم اور میں اپنا ہر عہد پورا کرتا ہوں" میں نے گراہم سے کہا جو سامنے والی دیوار سے لگا ہانپ رہا تھا "اب تم وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو۔ آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ کیوں نہیں کرتے۔ اپنے الفاظ کی صداقت کیوں ثابت نہیں کرتے۔ تم تو خود کو بڑا شہزور سمجھتے ہو نا۔ تمہارا تعلق تو سفید فام برتر قوم سے ہے اور میں ایک سیاہ فام کمتر نسل سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں تم ایک پیشہ ور قاتل اور تخریب کار ہو جب کہ میں تم جیسوں کو حقیر رقومات کے عوض تحفظ فراہم کرنے کا کام کرتا ہوں۔ اس اعتبار سے بھی تم ہی برتر ہوئے۔ جب چاہو مجھے قتل کردو لیکن معاف کرنا گراہم ڈیئر برتر وہ نہیں ہوتا جس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو۔ برتری کا تعلق ظرف سے ہے امن پسندی سے ہے اور جیو اور جینے دو کے اصول سے ہے۔ تم لوگ ہتھیاروں کی دوڑ میں لگے ہوئے ہو۔ خود تو تم نے ہتھیاروں کے انبار لگا دیے ہیں اور چھوٹے ممالک کو آنکھیں دکھاتے ہو کہ ہتھیار نہ بنائیں۔ ہتھیار تو ہتھیار ہوتا ہے مسٹر گراہم! خواہ بڑے ملک کے پاس ہو یا چھوٹے ملک کے قبضے میں...... جب بھی اسے استعمال کیا جائے گا یکساں تباہی پھیلائے گا...... لیکن یہ باتیں تمہیں کہاں ہضم ہوں گی تم تو برتری کے گھمنڈ میں ڈوبی ہوئی قوم سے متعلق شخص ہو۔ تمہارے گھمنڈ کا یہ عالم ہے کہ تم بزعم خود زندہ گرفتار کیے ہی نہیں جا سکتے۔ میں نے تمہارا یہ گھمنڈ چور چور کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔"

میری پوری گفتگو کے دوران گراہم نے اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ شاید اس نے میری باتیں دھیان سے سنی بھی نہیں تھیں۔ وہ تو مجھ پر قابو پانے کے منصوبے بنا رہا ہوگا۔ مجھ پر حملہ کرنے کے لئے نئے اور زیادہ موثر زاویوں کی تلاش میں مغز سوزی کر رہا ہوگا۔ ڈیوڈ ریان پوری طرح مستعد تھا۔ ولسن نے ابھی تک حرکت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسے خوب اندازہ ہوگیا ہوگا کہ میرے اور گراہم کے درمیان دخل اندازی اس کے لئے سراسر خسارے ہی کا سودا ثابت ہوگی۔

میری نظریں گراہم پر جمی ہوئی تھیں۔ میں نے محسوس کیا جیسے اس نے دل ہی دل میں کوئی فیصلہ کرلیا ہے۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ گراہم اچانک ہی جھکا تھا اور اس نے جھک کر اپنے بائیں موزے میں سے کوئی چیز نکال کر پوری قوت سے میری طرف پھینکی۔ کمرے میں گراہم کے اور میرے درمیان ایک چمک دار لکیری کھنچ گئی۔ گراہم نے میری طرف خنجر پھینکا تھا جو میرے کوٹ کی بائیں آستین میں دستے تک پیوست ہوگیا تھا۔ گراہم نے یہ کام اتنی پھرتی سے کیا تھا کہ ڈیوڈ کچھ سمجھ ہی نہیں پایا ورنہ ضرور دخل اندازی کر بیٹھتا جو مجھے کسی قیمت پر بھی منظور نہیں تھی۔ ولسن کے چہرے پر بے یقینی کا تاثر تھا اور گراہم پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ یوں جیسے اسے نشانہ خطا ہوجانے کا یقین ہی نہ آرہا ہو۔

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں نے بڑے اطمینان سے خنجر اپنی آستین سے نکالا اور گراہم کی طرف اچھال دیا "تمہارا نشانہ بہت خراب ہے گراہم! خیر کوئی بات نہیں، دوبارہ کوشش کرو۔"

چمکدار خنجر گراہم کے پیروں میں پڑا تھا اور وہ ساکت و صامت کھڑا تھا۔ شاید یہ اس کا آخری داؤ تھا۔ وہ یقینی حربہ تھا جس کے بے خطا ہونے کا اسے کامل یقین تھا۔

"مجھ سے مصالحت کرلو" دفعتاً اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میں تمہارا ہر مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔"

"بس اتنا ہی دم خم تھا" میں نے مضحکانہ انداز میں کہا

"ابھی تو میں نے اسٹارٹ بھی نہیں لیا تھا۔ صرف تمہیں ہی موقع دیے جا رہا تھا۔"

"مجھے ولسن کی بات مان لینی چاہئے تھی۔ سب کہتے ہیں کہ ولسن مجھ سے زیادہ عقل مند ہے۔ شاید لوگ ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ وہ واقعی مجھ سے زیادہ عقل مند ہے" گراہم نے سر جھکا کر کہا۔

"تو پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا "خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر رہے ہو یا نہیں؟"

"نہیں" اس نے جھٹکے سے سر اٹھاتے ہوئے کہا "میں کہہ چکا ہوں کہ میری زندگی میں تو کوئی مجھے گرفتار نہیں کر سکتا...... ہاں زباں بندی کے لئے میں تمہیں مطلوبہ رقم فراہم کروں گا۔"

"تم ایک شکست خوردہ فریق ہو گراہم!" میں نے سخت خیز لہجے میں کہا "افہام و تفہیم کا وقت تم اپنی حماقت سے گنوا چکے ہو۔ اب تو وہی ہوگا جو میں چاہوں گا۔"

"تم احمق ہو۔ اپنی جسمانی برتری کے باعث اس زعم میں مبتلا ہوگئے کہ مجھے گرفتار کرلو گے لیکن یہ تمہاری بھول ہے۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں۔ ذرا مجھے ہتھکڑیاں پہنانے کی کوشش کر کے تو دیکھو۔"

"ایک بار پھر سوچ لو گراہم! ممکن ہے اب بھی میری بات مان جانے کی صورت میں تم کچھ ایسے فوائد حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاؤ جو تمہیں ویسے میسر نہیں آسکتے۔ چاہو تو ولسن سے بھی مشورہ کرسکتے ہو۔"

"میں ایک بار پھر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس گدھے کو چھوڑ دو۔ اسے گرفتار نہ کرنے کے بدلے ہم تمہیں بڑے سے بڑا معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہیں" ولسن نے کہا۔

"یہ گدھا نہیں ہے ولسن! خنجر بازی کا ایکسپرٹ ہے۔ کیا تم نے آج تک اس کے پھینکے ہوئے خنجر سے کسی کو بچتے دیکھا ہے؟"

"نہیں" ولسن نے کہا "اور مجھے اس پر حیرت ہے۔ آخر تم بچ کیسے گئے۔ اس کا نشانہ آج پہلی بار خطا ہوا ہے ورنہ میں نے کبھی اس کا ہاتھ بہکتے نہیں دیکھا۔"

"اسی واسطے مسٹر ولسن میں تم سے کوئی رقم طلب نہیں کر رہا ہوں۔ گراہم کی حماقتوں نے رقم میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے کہ اب اس کی ادائیگی تمہارے بس کی بات نہیں رہی۔"

"تم مطالبہ کر کے تو دیکھو" ولسن نے بے صبری سے کہا "رقم کی ادائیگی کرنا ہمارا کام ہے۔"

"ون ملین امریکن ڈالر" میں نے ولسن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنگین لہجے میں کہا اور وہ چونک پڑا۔ اسے ہرگز یہ توقع نہیں رہی ہوگی کہ میں اتنی بڑی رقم طلب کر بیٹھوں گا۔ ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے وہ انکار کردے گا لیکن پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا اور گراہم کو خوں خوار نظروں سے دیکھنے لگا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جاسوسی ڈائجسٹ ٭ زندہ کرداروں پر مبنی
ایک روایت شکن سلسلہ

شکاری

تیسرا اور چوتھا حصہ کتابی شکل میں تیار ہے
قیمت فی حصہ ۶۰ روپے ڈاک خرچ ۱۴ روپے
چاروں حصے ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس 23 کراچی - 74200

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس کے علاوہ" میں نے اسے رضامند ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا "تم دونوں مجھے اپنے بارے میں معلومات فراہم کرو گے۔"

"معلومات" ولسن نے پلکیں جھپکائیں "تمہیں معلومات سے کیا مطلب؟ تم تو رقم لو اور اپنے کام سے کام رکھو۔"

"پہلے یہی ارادہ تھا مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ رقم ادا کرنے کے بعد تم لوگ مجھ پر قاتلانہ حملہ ضرور کرو گے لہٰذا اپنے تحفظ کے لئے میرا باخبر رہنا ضروری ہے۔"

"فرض کرو ہم تمہیں اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیں تو کیا یہ معلومات تمہاری جان بچا لیں گی" گراہم غرایا۔

"تمہارا جملہ ظاہر کرتا ہے کہ تمہاری نیت صاف نہیں ہے" میں مسکرایا "معلومات جان بچایا نہیں کرتیں مسٹر گراہم یہ تو آدمی کو مشکل میں پھنساتی ہیں۔ تمہارے بارے میں تمام معلومات محفوظ کر دی جائیں گی اور اگر میں حادثاتی موت کا شکار ہوا تو میرے ساتھی تمہیں دنیا کے کسی کونے میں نہیں چھوڑیں گے۔"

"ایسا کوئی نہیں ہوتا جو کسی کے لئے اپنی جان جوکھم میں ڈالے" گراہم نے کہا اور میں اسے گھورنے لگا۔

"یہ تمہارا موضوع نہیں ہے مسٹر گراہم" میں نے درشت لہجے میں کہا "یا تو میری ڈیمانڈ پوری کرو یا گرفتاری کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا "ساری مصیبت تمہاری وجہ سے آئی ہے" ولسن بڑبڑایا "اچھا خاصا صرف پچاس ہزار میں جان چھوٹ رہی تھی۔ اب اس مصیبت کو تم ہی بھگتو۔"

ڈیوڈ حیران تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیوں کر رہا ہوں۔ اس کے خیال میں میں وقت ضائع کر رہا تھا۔ معلومات تو خود ڈیوڈ بھی فراہم کر سکتا تھا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہودیوں کو اذیت پہنچا کر میں کس قدر لطف اندوز ہوتا ہوں۔ انہیں ہر محاذ پر شکست دینا ہی میری زندگی کا نصب العین ہے۔

"تم وہاں کب تک کھڑے رہو گے گراہم! ادھر ولسن کے پاس آ کر بیٹھ جاؤ اور میرے سوالوں کے جواب دو۔"

گراہم ولسن کے برابر جا کر بیٹھ گیا اور ڈیوڈ میرے پاس آ گیا "ریوالور جیب میں رکھ لو ڈیوڈ! اب اس کی ضرورت نہیں رہی اور تم بھی کان کھول کر سن لو گراہم کہ اگر اب تم نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو اس کے نتیجے میں زندگی بھر کے لئے اپاہج بھی ہو سکتے ہو۔"

شدید احساس ذلت کے باعث گراہم کا چہرہ تاریک ہو گیا مگر وہ کر ہی کیا سکتا تھا۔ مجھ سے شکست تو پہلے ہی کھا چکا تھا۔ اب بولتا بھی تو کیا بولتا۔

"اب شروع ہو جاؤ گراہم! انتظار کس بات کا کر رہے ہو" میں نے سخت لہجے میں کہا "تمہیں شاید اندازہ نہیں ہے کہ میرا وقت کتنا قیمتی ہوتا ہے۔"

"تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو؟" گراہم بھرائی ہوئی آواز میں بولا "تم انٹیلی جنس کے آدمی ہو۔ تمہارے ویزا سیکشن میں ہمارے بارے میں ہر قسم کی معلومات ہوں گی۔"

"مثلاً یہ معلومات بھی ہوں گی کہ تم یہاں تخریب کاری کی نیت سے آئے ہو" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا پھر دفعتاً سخت لہجہ اختیار کر لیا "مجھے اپنے گروہ کے بارے میں بتاؤ۔"

"گروہ!" دونوں نے حیرانی سے میری طرف دیکھا پھر ولسن بولا "لیکن ہمارا تو کوئی گروہ نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر یہی بتا دو کہ تم لوگوں نے کار میں بم کیوں فٹ کیا تھا؟"

"وہ ذاتی دشمنی کا معاملہ تھا" اس بار پھر ولسن نے جواب دیا "اس کے بارے میں معلوم کر کے تم کیا کرو گے؟"

"میری معلومات کے مطابق اس کار میں دو افراد سفر کر رہے تھے۔ ایک مرد اور ایک عورت۔۔۔ ان دونوں میں سے تمہاری دشمنی کس سے تھی؟"

"عورت سے" ولسن نے تیزی سے جواب دیا "شاید تم بھی اسے جانتے ہو گے۔ اس کا نام تہذیب ناظم ایکسی ہے۔ ایک زمانے میں وہ گرین پول نامی تنظیم میں ہوا کرتی تھی۔۔۔"

"اس عورت کے ساتھ ایک آدمی بھی تو تھا۔ کیا تم اسے نہیں جانتے؟" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"نہیں" ولسن نے نفی میں سر ہلایا پھر بڑے رازدارانہ انداز میں بولا "کون تھا وہ؟"

"جو کوئی بھی تھا اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ اگنیشن کی گھماتے ہی کار کے چیتھڑے اڑ گئے تھے اور ساتھ ہی ان دونوں کے بھی۔"

میری بات سن کر ان دونوں کے چہرے پر سکون کی جو لہر نظر آئی اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ اپنی کارکردگی کے نتیجے سے اب تک بے خبر ہی تھے۔

"سنو ہم تمہیں ہر قسم کی ضرورتوں سے بے نیاز کر سکتے ہیں" ولسن نے کہا "تم بہت باصلاحیت آدمی ہو۔ چھوٹی موٹی بلیک میلنگ کر کے تم نے خود کو محدود کیوں کر رکھا ہے۔ ہمارے ساتھ رہو گے تو شہزادوں کی سی زندگی بسر کرو گے۔"

"شہزادوں کی سی زندگی" میں نے یوں کہا جیسے میرے منہ میں پانی آ رہا ہو "لیکن نہیں" میں نے نفی میں سر ہلایا "تمہارے ساتھی نے میری توہین کی تھی اور اس پر شرمندہ بھی نہیں ہے۔"

"ارے میں تم سے معافی مانگتا ہوں میرے دوست" گراہم نے ترنگ میں آ کر کہا۔ وہ ترنگ میں کیوں نہ آتا۔ آخر اس نے علی یار خان کو موت کے گھاٹ اتارنے کا کارنامہ سر انجام دیا تھا۔

"میں نے تمہیں دل سے معاف کیا" گراہم نے دوبارہ کہا اور مارے خوشی کے الٹا بول گیا "ارے نہیں۔۔۔ میں دل سے تم سے معافی مانگتا ہوں۔ میں نے اپنا دل بالکل صاف کر لیا ہے۔ اگر تم میرے دوست بن گئے تو میں خود کو خوش قسمت سمجھوں گا۔"

"تمہاری بات پر کیسے یقین کر لوں؟" میں نے الجھے ہوئے انداز میں کہا "کچھ دیر پہلے تو تم میری جان کے دشمن ہو رہے تھے؟"

"اسے بھول جاؤ۔ میں بھی بھول چکا ہوں۔ تم نے ہمیں اس عورت کی موت کی خبر سنائی ہے' میرا جی چاہ رہا ہے تمہارا منہ موتیوں سے بھر دوں۔"

"میں تو بہت صاف دل کا آدمی ہوں۔ اگر تمہارے دل میں کچھ نہیں ہے تو میں نے بھی تمہیں معاف کیا۔ اب میں صرف پچاس ہزار ڈالر پر ہی اکتفا کر لوں گا۔"

"بڑے زبردست کاروباری آدمی ہو" ولسن ہنس پڑا "ابھی تک وہی دھن سوار ہے۔"

"یہ میرا سائیڈ بزنس ہے۔ اگر اس کی طرف سے غفلت برتوں گا تو نوبت فاقوں تک بھی آ سکتی ہے۔"

"میں نے تمہیں اپنے ساتھ کام کرنے کی آفر کی تھی مگر تم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا؟" ولسن نے کہا۔

"سوچے سمجھے بغیر میں کوئی کام کرنے کا عادی نہیں ہوں" میں نے کہا "پہلے تم ہر بات تفصیل سے بتاؤ' اس کے بعد میں غور کروں گا بھی کوئی فیصلہ کر سکوں گا۔"

"معقول بات ہے" ولسن نے سر ہلایا "تو پھر ایسا کرو کل اسی وقت آ جاؤ۔ ہم تمہیں کام کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیں گے اور رقم بھی تمہارے حوالے کر دیں گے۔"

"رقم والی بات غلط ہے" میں نے نفی میں سر ہلایا "کاروباری معاملات میں ادھار کرنا پسند نہیں کرتا۔"

"ارے یہ ادھار کہاں ہے بھئی! ہمارے پاس ٹریولرز چیک ہیں۔ کل تمہیں کیش کرا دیں گے۔"

"ٹھیک ہے" میں نے سر ہلایا "لیکن یاد رکھو کہ وعدہ خلافی نہیں ہونی چاہئے ورنہ نتائج کے ذمے دار تم لوگ خود ہو گے۔ مجھے الزام مت دینا۔"

○☆○

"یہ تم نے کیا کیا؟" کمرے سے باہر آتے ہی ڈیوڈ پھٹ پڑا "ان لوگوں کو تو چھوڑنا ہی نہیں چاہئے تھا۔"

"میں نے ان کے گرد گھیرا تنگ کیا ہے ڈیئر ڈیوڈ! ان بے چاروں کی اوقات ہی کیا ہے۔ جس وقت بھی جی چاہا ان کی گردن مروڑ دوں گا۔"

"تم اوقات کی بات کر رہے ہو" ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا "جانتے بھی ہو یہ لوگ کون ہیں۔۔۔ ان کا تعلق ایلگز کے ڈیتھ سیکشن سے ہے۔"

"تمہاری باتیں میں بعد میں سنوں گا۔ پہلے میں ایک ضروری فون کر لوں گا۔"

فون پر میں نے ضروری ہدایات جاری کیں جن کی رو سے کیپٹن بنس ڈلے انٹیلی جنس کے محکمے میں ہنوز ملازم تھا اور دو روز کی چھٹی پر تھا۔ دوسری اہم ہدایت یہ تھی کہ اصل بنس ڈلے کو اس کی رہائش گاہ سے عارضی طور پر ہٹا دیا جائے۔

فون کرنے کے بعد میں ڈیوڈ کے ساتھ ہوٹل سے نکل آیا۔ وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے بہت بے چین تھا۔

"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ اب تمہیں یقین آیا یا نہیں کہ تمہیں مروانے کی کوشش رینڈل نے ہی کی تھی" میں نے ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں بدمعاشوں کو دیکھتے ہی یقین آ گیا تھا" ڈیوڈ نے تیزی سے کہا "میں ان سے بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ خاص طور پر گراہم تو بہت چھٹا ہوا بدمعاش ہے۔ کئی افراد کو تو محض اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر چکا ہے۔"

"تمہاری باتیں سن سن کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اگر ایلگز کے ڈیتھ سیکشن میں ایسے ایسے گدھے پڑے ہوئے ہیں تو دیگر شعبوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔"

"جسمانی اعتبار سے تم نے ان پر اپنی برتری ثابت کر دی ہے لیکن آخر کار تم ان کے دھوکے میں آ گئے نا" ڈیوڈ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ہنس پڑا "ذرا مجھے بھی تو معلوم ہو کہ میں نے کیا غلطی کی ہے؟"

"وہ تمہیں ایک پیسہ بھی نہیں دیں گے۔ بہت ممکن ہے کل تک ملک سے ہی فرار ہو جائیں۔ تمہیں اسی وقت ان سے رقم لے لینی چاہئے تھی۔"

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا" میں نے ڈیوڈ کو گھورا "تم نے یہ کیوں سمجھ لیا کہ میں ان سے رقم وصول کرنے کے لئے گیا تھا؟"

"پ...... پھر کس لئے گئے تھے؟" ڈیوڈ نے حیرت سے کہا "تمام وقت تو تم ان سے رقم کی بات کرتے رہے۔ تمہارا سارا زور رقم پر تھا۔"

"میں تو صرف تمہارے اطمینان کے لئے یہ سب باتیں کر رہا تھا۔ تمہیں اس بات پر شبہ تھا نا کہ تمہیں مروانے کی کوشش کرنے والا ریڈل نہیں کوئی اور تھا؟"

O☆O

ٹیرس محل میں لنچ پر ہمارا انتظار ہو رہا تھا۔ مجھے بھی سخت بھوک لگ رہی تھی لہٰذا میں ڈیوڈ سمیت لنچ ٹیبل پر پہنچ گیا۔ جہاں تہذیب، کیتھی براؤن اور جنرل ٹیرس پہلے ہی سے موجود تھے۔

"تم نے تو بہت انتظار کرایا" جنرل ٹیرس نے شکایتی لہجے میں کہا "تہذیب بتا رہی تھی کہ تم جلدی آنے کو کہہ گئے تھے اور بڈ کہاں رہ گیا؟"

"بیٹھو ڈیوڈ" میں نے ڈیوڈ کے لئے اپنے برابر والی کرسی کھینچتے ہوئے کہا پھر جنرل سے بولا "بڈ بھی پہنچنے ہی والا ہو گا۔ مجھے آنا تو جلدی ہی تھا مگر اندازے سے ذرا زیادہ دیر ہوئی۔ تم نے نیند پوری کر لی؟"

"ہاں تین چار گھنٹے کی نیند کافی ہوتی ہے" جنرل نے کہا۔ وہ اور کیتھی براؤن شاید اتنی ہی دیر سوئے ہوں گے۔ ان کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا تھا جیسے ابھی ابھی سو کر اٹھے ہوں گے "تم ڈیوس ہوٹل کی روداد سناؤ۔"

"روداد ڈیوڈ سے سنو" میں پلیٹ میں سالن نکالتے ہوئے بولا "میں اس وقت صرف کھانا کھانے کے موڈ میں ہوں۔"

ڈیوڈ سے کسی کو کوئی سوال کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ وہ تو جیسے بھرا بیٹھا تھا۔ فوراً ہی کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح بجنا شروع کر دیا۔ ابھی اس نے چند ہی جملے بولے ہوں گے کہ بڈ آ گیا اس نے آتے ہی حسب معمول بکواس شروع کرنے کی کوشش کی تھی مگر کسی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود ہی برا سا منہ بنا کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ دیگر لوگوں کی طرح اس کی بھی تمام تر توجہ ڈیوڈ کی طرف ہی تھی مگر وہ بہت مردود تھا۔ یہی ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ ایک لفظ بھی نہ سن رہا ہو۔

"مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ گراہم جیسے شخص کو مسٹر علی کے ہاتھوں اتنی بری طرح ہزیمت اٹھانا پڑی" ڈیوڈ نے داستان تمام کرنے کے بعد کہا "یقین کریں وہ ان کے سامنے کسی بچے سے بھی بدتر نظر آ رہا تھا۔"

"اس بات پر تو اس لئے یقین کیا جا سکتا ہے کہ ہم علی کی صلاحیتوں سے واقف ہیں جن کے پیش نظر گراہم جیسے لوگوں کی علی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن علی کا رویہ سمجھ میں نہیں آیا" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"سنا ہے رات بھر جاگنے کے بعد ذہنی صلاحیتیں آدھی رہ جاتی ہیں" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

اور اس کے بعد مزید آدھا دن نہ سویا جائے تو چوتھائی رہ جاتی ہیں" میں نے مسکرا کر کہا۔

"ضرور رہ جاتی ہوں گی" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا "اگر پہلے اس بات میں کوئی شبہ ہو بھی تو تمہاری حرکت سے یہ فارمولا پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے۔"

"مذاق سے قطع نظر" تہذیب نے گفتگو میں شامل ہوتے ہوئے کہا "ان لوگوں کے ساتھ تمہارا رویہ کیا بہت زیادہ عجیب نہیں رہا؟"

"بہت ممکن ہے گزشتہ رات کی شب بیداری اور غیر معمولی صورت حال سے دوچار ہونے کے باعث میری قوتِ متفکرہ متاثر ہوئی ہو۔ ممکن ہے اگر میں تازہ دم ہوتا تو ان لوگوں کے ساتھ میرا طرز عمل مختلف ہوتا لیکن موجودہ حالات میں میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان لوگوں کے ساتھ اس سے بہتر سلوک نہیں کیا جا سکتا تھا۔"

"بالکل کیا جا سکتا تھا" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا "ان کی دعوت کی جا سکتی تھی۔ انہیں صدارتی مہمان کا درجہ دیا جا سکتا تھا...... اور یہ کہ ان کی شادی کرائی جا سکتی تھی۔"

"بکواس مت کرو" میں نے بڈ کو خشمگیں نظروں سے گھورا "ہم تفتیشی نکتہ نگاہ سے بات کر رہے ہیں۔"

"اوہ! میں سمجھا تھا یہاں سماجی نوعیت کی گفتگو ہو رہی ہے" بڈ نے چونک کر کہا پھر میری گھورتی ہوئی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے جلدی سے بولا "خیر کوئی بات نہیں، اب نہیں بولوں گا۔ مجھے ویسے بھی ان کاموں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔"

کیتھی براؤن کھل کھلا کر ہنس پڑی اور میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "اس قسم کی حوصلہ افزائیوں نے ہی اسے اس قدر بگاڑ دیا ہے۔"

"اسے کہتے ہیں بیوی کی طرف داری" تہذیب نے بے ساختگی سے کہا اور میں جھنجلا گیا۔

"یہ شخص شیطان سے کم نہیں ہے جو صرف انگلی سے شیرہ دیوار پر لگاتا ہے اور بقیہ ہنگامے خود بخود رونما ہوتے چلے جاتے ہیں" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "اس نے ہم سب کو موضوع سے بھٹکا دیا۔"

"پروموشن کا شکریہ چیف" بڈ نے بہت آہستہ آواز میں کہا تھا مگر میں نے سن لیا۔

"پروموشن تو شیطان کا ہو گا" میں نے بھنا کر کہا "جس روز اسے تم سے تشبیہ دی جائے گی۔"

"دوسروں کو روکتے روکتے اب تم خود اس کے ساتھ الجھ گئے" تہذیب نے ہنس کر کہا اور اس کے اس جملے پر سبھی ہنسنے لگے۔

"مستقل جاگتے رہنے کے باعث تمہاری خوش مزاجی رخصت ہو رہی ہے علی!" تہذیب نے مزید کہا "سارے کام چھوڑ کر پہلے تم اپنی نیند پوری کر لو۔"

"یہ جاگنے اور جگانے کا وقت ہے تہذیب! تم دوست ہو کر مجھے سونے کا مشورہ دے رہی ہو۔ کیا سب کچھ تمہارے اپنے سامنے نہیں ہے۔ میں کتنی سنگین صورتِ حال سے گزر رہا ہوں۔ میرے عزیز ترین دوست جنرل ٹیرس نے مجھے یہودیوں کا ایجنٹ سمجھ لیا اور جس نے مجھے اس حال کو پہنچایا ہے اس نے میری ہلاکت کا مکمل سامان کر دیا تھا۔"

"مجھے اندازہ ہے علی!" تہذیب نے کہا "لیکن تم آرام نہیں کرو گے تو حالات کا مقابلہ کیسے کرو گے؟"

"تمہیں اندازہ ہی تو نہیں ہے تہذیب! تم صرف یہ دیکھ رہی ہو جو نظر آ رہا ہے اور جو تمہیں نظر نہیں آ رہا وہ جتنا خوفناک ہے اس کا تم تو کیا کوئی بھی اندازہ نہیں کر سکتا میری شخصیت ہر ایک کی نظروں میں مشکوک ہو کر رہ گئی ہے۔ موشے ہاورڈ نے مجھے ہلاک کرنے کے لئے ایک قدم اٹھایا تھا وہ ناکام ہو گیا۔ فرض کرو اس کی طرف سے دو چار اسی قسم کی کوششیں اور ہوتی ہیں اور حسن اتفاق یا اپنی کوششوں کے نتیجے میں میں ان سے بچ بھی جاتا ہوں تو جانتی ہو میرے خلاف اس کا آئندہ قدم کیا ہو گا؟"

"نہیں" تہذیب نے نفی میں سر ہلایا "لیکن وہ اس کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا ہے کہ تمہیں قتل کرانے کی مزید کوششیں کرتا رہے۔"

"یہ تو وہ کرتا ہی رہے گا تہذیب! لیکن اس نے میری شخصیت کی تبدیلی کی جو فلمیں بنا رکھی ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ پے در پے ناکامیوں کے بعد وہ انہیں تمام عرب ممالک کے لئے جاری کر دے گا۔"

"اوہ" جنرل ٹیرس مضطربانہ انداز میں کھڑا ہو گیا "واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اگر اس نے ایسا کر دیا تو تم کہیں کے بھی نہیں رہو گے۔"

"لیکن یہ بھی کیا ضروری ہے کہ اس نے ان مناظر کی فلمیں بنائی ہوں" بڈ نے اعتراض کیا۔

"یہ ناممکن ہے کہ اس نے فلمیں نہ بنائی ہوں" ڈیوڈ نے کہا "وہ اس قسم کا آدمی ہے۔ آپ لوگ اس اعتبار سے اسے بلیک میلر بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو اپنے لوگوں کو ہی بلیک میل کرتا رہتا ہے۔"

"سن لیا تم نے" میں نے تہذیب سے کہا "یہی وہ بات ہے جس نے مجھے سب سے زیادہ تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔"

"صورتِ حال تو بے شک سنگین ہے" جنرل نے کہا "لیکن تمہارا طرز عمل بھی تو عجیب ہے۔ گراہم اور ولسن کو چھوڑنے کی کیا تک تھی۔ اب اگر وہ نگرانی کرنے والوں کو جُل دے گئے تو......؟"

"ان کی نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں رہی" میں نے جنرل کی بات کاٹ کر کہا "ان دونوں کی نگرانی ختم کرا دو اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔"

جنرل کے علاوہ تہذیب نے بھی مجھے حیرت سے دیکھا "اور اگر وہ ملک سے ہی فرار ہو گئے تو؟" تہذیب نے کہا۔

"تو میں کم از کم تم سے شکایت نہیں کروں گا" میں نے خشک لہجے میں کہا اور جنرل سمجھ گیا کہ اس موضوع پر میں اب مزید گفتگو نہیں کروں گا۔

"تباہ ہونے والی کار کا تجزیہ کیا جا رہا ہے علی!" دفعتاً جنرل نے کہا "دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔"

"اوہ!" میں چونک پڑا "کار کے ساتھ جو ڈرائیور مارا گیا تھا اس کا کیا ہوا؟"

"اس کی لاش کے ٹکڑے جمع کر لئے گئے ہیں اور انہیں یکجا کر کے تابوت میں بند کیا جا رہا ہے۔ پھر تابوت اس کے گھر لے جایا جائے گا تاکہ اس کے بیوی بچے......"

میں اٹھ کھڑا ہوا "تم نے اس کی بیوی سے تعزیت کی جنرل؟" میں نے کہا اور جنرل کچھ بوکھلا سا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نن۔۔۔۔۔ نہیں" اس نے گڑبڑا کر کہا "اتنی فرصت ہی نہیں مل سکی کہ۔۔۔۔"

"یہ بھی ایک ضروری کام ہے جنرل! اٹھو' ہم ابھی اس کے گھر چل کر اس کی بیوی بچوں سے تعزیت کریں گے۔"

ہم سب لنچ کے ٹیبل سے اٹھ کر متوفی ڈرائیور کے گھر کی طرف چل دیئے۔ اس کا گھر محل کی عمارت سے کوئی دو فرلانگ کے فاصلے پر تھا۔ یہ محل سے ملحق ایک احاطہ تھا جو باہر والوں کے لئے ٹیرس محل کی حدود میں اور ٹیرس محل میں رہنے والوں کے لئے محل کی حدود سے علیحدہ تھا اس احاطے میں سرونٹ کوارٹرز بنے ہوئے تھے۔ دوپہر کا وقت ہونے کی وجہ سے سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جنرل کو محل کے احاطے سے باہر جاتے دیکھ کر گیٹ پر موجود سیکورٹی گارڈز نے جنرل کے ساتھ ہونا چاہا تھا مگر میں نے انہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔ وہ میرے محکوم تو نہیں تھے پھر میری بات پر کس طرح عمل کرسکتے تھے۔

"انہیں واپس کردو جنرل" میں نے جھنجلا کر کہا تھا "یا تم اس وقت بھی ان کی ضرورت محسوس کررہے ہو؟"

پھر وہ لوگ جنرل کے کہنے پر ہی واپس گئے تھے اور ہم بغیر کسی رہنمائی کے متوفی ڈرائیور ایڈگر کے گھر کی طرف جارہے تھے اور مزے کی بات یہ ہے کہ ایڈگر کا گھر کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ جنرل نے چلتے وقت یہ مسئلہ اٹھایا تھا مگر میں نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ چھوٹی سی جگہ میں اس کا گھر ڈھونڈنا مشکل نہ ہوتا۔

میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ ہمیں ایڈگر کا گھر ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ جنرل ٹیرس کی وہاں آمد کوئی معمولی بات نہیں تھی اور وہ بھی بغیر محافظوں کے۔۔۔ وہاں رہنے والے تمام لوگ جنرل کے ملازم تھے۔ کچھ ایسے تھے جنہیں جنرل کے قریب جانے کا موقع ملتا رہتا تھا اور کچھ ایسے تھے جنہیں کبھی یہ موقع ملا ہی نہیں تھا۔ آج ان کی بھی چاندی ہوگئی تھی۔ وہ جنرل کو بہت قریب سے اور بلا روک ٹوک دیکھ سکتے تھے۔

وہاں رہنے والے ملازمین نے ایڈگر کے گھر تک ہماری رہنمائی کی جہاں سے بین کی صدائیں بلند ہورہی تھیں۔ پاس پڑوس کی عورتیں بھی جمع ہوکر بین کررہی تھیں۔ اندر جنرل کی آمد کی اطلاع پہنچی تو کھلبلی سی مچ گئی۔ ہمیں فوراً ہی اندر لے جایا گیا۔ ہم چھوٹے سے صحن سے گزر کر ایک مختصر سے برآمدے میں پہنچے جہاں زمین پر دری بچھی ہوئی تھی۔ ہماری آمد سے قبل اس دری پر خواتین بیٹھی ہوئی تھیں جواب اندر کمرے میں چلی گئی تھیں مگر ایڈگر کی بیوہ اب بھی وہیں بیٹھی تھی۔ اس نے سیاہ ماتمی لباس پہن رکھا تھا' بال بکھرے ہوئے تھے' آنکھیں سرخ اور متورم ہورہی تھیں اور نظریں دور کہیں خلا میں جمی ہوئی تھیں جیسے وہاں اپنے متوفی شوہر کو تلاش کررہی ہو۔

کیتھی اور تہذیب اس کے دائیں بائیں جا کر بیٹھ گئیں۔ اندر سے کسی نے ہمارے لئے کرسیاں لانے کی کوشش کی تھی مگر میں نے سختی سے منع کردیا تھا۔ میں' جنرل' بڈ اور ڈیوڈ بھی دری پر ایک کونے میں بیٹھ گئے تھے۔

"صبر کرو مونا" تہذیب نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا "مرنے والا تو مرگیا' اب تم اپنے بچوں کی طرف دیکھو۔ تم حوصلہ ہاروگی تو تمہارے بچوں کا کیا بنے گا۔"

وہ سسک پڑی "بچے نہ ہوتے تو میں یہ صدمہ نہیں برداشت کرسکتی تھی" اس نے سسکیوں کے درمیان کہا "شاید خودکشی ہی کرلیتی۔"

"زندگی بہت حسین شے ہے مونا بہن" میں نے بلند آواز سے کہا اور وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگی۔ جیسے پہچاننے کی کوشش کررہی ہو "اور خودکشی لعنت سے منہ نہیں موڑنا چاہئے۔"

"تم کون ہو؟" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ میرے منگیتر ہیں" تہذیب نے کہا اور اس کے چہرے پر خوشی کا ایک تاثر سا آکر گزر گیا۔

"یہ۔۔۔ یہ وہی مجاہد ہیں ناجنھوں نے اولیو ہاورڈ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔ میری خوش قسمتی ہے کہ یہ میرے گھر آئے اور بدقسمتی کہ اس موقع پر میں ان کی خاطر نہیں کر سکتی ہے۔"

"تمہاری خاطر کرنا میرا فرض بنتا ہے مونا" میں نے آہستگی سے کہا "تمہارے شوہر نے اپنی جان دے کر میری زندگی بچائی ہے۔"

مونا چونک پڑی "مجھے تفصیل بتایئے جناب" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"جو گاڑی اسے چلانے کو دی گئی تھی اس میں مجھے اور تہذیب کو سفر کرنا تھا۔ عین وقت پر پروگرام تبدیل ہوگیا اور جیسے ہی تمہارے شوہر نے چابی گھمائی۔۔۔۔"

"خدایا تیرا شکر ہے" مونا نے بڑی طمانیت سے کہا "آپ نے یہ بتا کر میرا غم ہلکا کردیا کہ اس نے ایک عظیم آدمی کو بچاتے ہوئے جان دی۔ میں اس سے اکثر کہا کرتی تھی کہ تمہاری زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ فلاں کو دیکھو' فلاں

SAHIWAL

سے سبق لو۔۔۔۔ مجھے معلوم نہیں تھا جناب کہ وہ ان سب کو پیچھے چھوڑ جائے گا۔ آپ تو مظلوموں کی مدد کرتے ہیں نا جناب! آپ جب بھی کسی مظلوم کی مدد کریں گے اس کا ثواب ایڈگر کی روح کو بھی پہنچے گا۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا جناب؟"

"ہاں مونا" کیتھی براؤن نے کہا "ایڈگر ویسے بھی اچھا آدمی تھا۔ آسمانی باپ اس کی مغفرت کرے گا۔"

"تمہارے بچے کہاں ہیں مونا؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے انہیں پڑوس میں بھجوادیا ہے لیکن اب میں انہیں بلوالوں گی۔ انہیں بتاؤں گی کہ ان کے باپ نے کتنی عظیم موت کو گلے لگایا ہے۔ میں انہیں آپ جیسا دیکھنا چاہتی ہوں جناب۔"

اس کے بعد جنرل نے مونا سے کچھ تعزیتی الفاظ کہے اور پھر ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں نے تمہیں بہن کہا ہے مونا اسے ہمیشہ یاد رکھنا۔ جب بھی تمہیں میری ضرورت پڑے بلا جھجک مجھ سے رابطہ قائم کرلینا۔ تم مجھے جنرل ٹیرس کی معرفت خط لکھ سکتی ہو یہ ایک بھائی کے نام ایک بہن کا ذاتی خط ہوگا جسے میرے علاوہ کوئی نہیں کھولے گا۔"

"آپ کے یہ الفاظ ہی میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہیں جناب" مونا نے کہا "مجھے معلوم ہے آپ بہت عظیم مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ میں یہ گوارا نہیں کرسکتی کہ آپ کی مصروفیات میں خلل ڈالوں۔"

"کیا تم یہ بھی نہیں چاہتیں کہ تمہارے شوہر کے قاتل کیفر کردار کو پہنچیں؟"

"کون نہیں چاہے گا جناب" مونا پھر سسک پڑی "میرا بس چلے تو ان کی تکا بوٹی کرڈالوں۔"

"ٹھیک ہے مونا! میرا تم سے وعدہ ہے کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر تمہارے شوہر کے قاتل تمہارے قدموں میں ہوں گے۔"

○☆○

"صبح سے اس وقت تک تم نے میرے ساتھ وقت گزارا ہے۔ میں تمہارے خیالات جاننا چاہتا ہوں۔"

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا علی! میں تو اندر سے ہل کر رہ گیا ہوں" ڈیوڈ نے کہا۔ مونا سے تعزیت کرکے آنے کے بعد میں ڈیوڈ سے اپنے کمرے میں گفتگو کررہا تھا تہذیب اور بڈ بھی کمرے ہی میں موجود تھے۔

"باہر سے تو آدمی ہلتا ہی رہتا ہے کبھی کبھی اندر سے بھی ہل لینا چاہئے۔ اس سے صحت بہت عمدہ رہتی ہے" بڈ نے ہمیشہ کی طرح بے تکے انداز میں دخل اندازی کی۔

"میں تم سے وعدہ کرچکا ہوں ڈیوڈ کہ میری طرف سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ نہ تو میں تمہیں قید کروں گا اور نہ ہی تم پر تشدد کیا جائے گا۔ تم جب اور جہاں جانے کی خواہش ظاہر کروگے' تمہیں پہنچادیا جائے گا" میں نے بڈ کا جملہ سنی ان سنی کرتے ہوئے ڈیوڈ سے کہا۔

"تم سے الگ ہوکر تو میں بالکل ہی غیر محفوظ ہوجاؤں گا۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ موشے ہاورڈ کے شکاری کتوں کا مقابلہ کرسکوں۔ وہ تو پہلے ہی مجھے مروانے کے درپے ہے۔"

"میں اس سے بہت مختلف آدمی ہوں ڈیوڈ! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں جبر کا قائل نہیں ہوں۔ ماتحتوں میں جذبہ پھونک کر ان سے کام لینا میرا شیوہ ہے اور غلطیاں تو ہم سب سے ہی ہوتی رہتی ہیں۔ پھر دوسرے کو معمولی سی بات پر موت کے گھاٹ کیوں اتار دیا جائے۔"

"موشے ہاورڈ کی اسی سخت گیری کی وجہ سے اس کے ماتحتوں میں بددلی پھیلی ہوئی ہے۔ بظاہر وہ جتنے ٹھنڈے مزاج کا مالک نظر آتا ہے اندر سے اتنا ہی مختلف ہے۔"

"کیا تم اس کے طریقہ کار سے مطمئن ہو؟"

"نہیں" ڈیوڈ نے نفی میں سر ہلایا "بہت سے لوگ نہیں ہیں مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ کسی اور کے سامنے موشے ہاورڈ کی مخالفت کرسکے۔"

"تم بھی اس کے خلاف اس وقت ہوئے ہو جب تمہاری اپنی زندگی کے لالے پڑگئے؟"

"میں بہت پہلے سے خلاف ہوں علی! لیکن میں اس کے خلاف کچھ کر بھی تو نہیں سکتا تھا۔ کرنا تو درکنار میں تو اس کے خلاف زبان تک نہیں کھول سکتا تھا۔"

"پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟"

"میں نے خود کو تمہارے رحم و کرم پر چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے علی!" ڈیوڈ نے کہا۔

"تم نے میرے بارے میں کیا اندازہ لگایا ہے؟" میں نے کہا "آیا یہ کہ میرے نظریات تبدیل ہوچکے ہیں یا میں اب بھی فلسطین کے حق میں ہوں۔"

"میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ نظریات کی تبدیلی کے مشینی عمل نے تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑا۔"

"اس کے باوجود تم میرا ساتھ دینے پر تیار ہو؟" میں نے ڈیوڈ کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"صرف موشے ہاورڈ کی بیخ کنی کی حد تک" ڈیوڈ نے بڑی صفائی سے کہا "تم چاہو تو میری اس صاف گوئی پر میرے لئے کوئی بھی سزا تجویز کرسکتے ہو۔"

"تمہاری صاف گوئی سے میں بے حد خوش ہوا ہوں ڈیوڈ! اس کے علاوہ کسی اور کام کے لئے میں تمہیں استعمال کروں گا بھی نہیں۔"

"میں سیکیورٹی کا آدمی ہوں علی!" ڈیوڈ نے کہا "جانتے ہو سیکیورٹی کا آدمی بنیادی طور پر کس فطرت کا مالک ہوتا ہے؟"

"جانتا ہوں" میں نے کہا "بنیادی طور پر وہ امن پسند ہوتا ہے' تشدد کے خلاف ہوتا ہے اور تحفظ فراہم کرنے والا ہوتا ہے۔"

"اگر وہ تشدد کرتا بھی ہے تو صرف تشدد کے جواب میں ــــ بلکہ تشدد کو روکنے کے لئے" ڈیوڈ نے کہا "میں شروع سے ہی سیکیورٹی سے وابستہ ہوں۔ موساد سے میری خدمات انگلز کو منتقل کردی گئیں۔ کچھ عرصہ میں نے موشے ہاورڈ کے ساتھ گزارا پھر مجھے گوٹے بل میں انچارج مقرر کردیا گیا مگر بنیادی طور پر چوں کہ میں سیکیورٹی کا آدمی ہوں اس لئے یہاں بھی میں ہوٹل میں چیف سیکیورٹی آفیسر ہی بنا رہا۔ میں اس عہدے کی ذمے داریوں سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔"

"تم نے دیکھا کہ تمہارے ہم قوم کتنی بے دردی سے انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ اس کے باوجود تم ان لوگوں میں شامل ہوگئے؟" میں نے کہا۔

"شاید تمہارا تاثر بھی یہی ہے کہ سارے یہودی برے ہوتے ہیں مگر یقین کرو ایسا نہیں ہے۔ یہودی پروپیگنڈہ بہت جان دار ہے۔ انہوں نے پروپیگنڈے کے ذریعے پوری دنیا کو باور کرا دیا ہے کہ فلسطینی دہشت گرد ہیں اور اسرائیل ان دہشت گردوں کے درمیان اپنے بقا کی جنگ لڑ رہا ہے۔ میں خود اس پروپیگنڈے کا شکار ہو کر موساد میں شامل ہوا تھا۔ اندر کی کہانیاں تو بعد میں معلوم ہوئیں۔ اس وقت جب میں موساد میں شمولیت اختیار کرکے اپنے ہاتھ پیر کٹا چکا تھا۔ یہ بات تم سے زیادہ بہتر طور پر اور کون جانتا ہوگا کہ ایک بار موساد میں شامل ہونے کے بعد کوئی بھی اپنی مرضی سے اس میں سے نکل نہیں سکتا۔ ایسی کوشش کرنے والوں کا مقدر موت ہوتی ہے۔"

"مجھے معلوم ہے ڈیوڈ! لیکن تم موساد سے انگلز میں کس طرح آگئے تھے اور اگر انگلز تمہیں ناپسند ہے تو موساد میں واپس کیوں نہیں چلے جاتے؟"

"یہی باتیں تو ابھی تک کسی کو بھی نہیں معلوم۔ ہم موساد سے اپنی مرضی سے انگلز میں آئے تھے۔ ہم سب سے آپشن مانگے گئے تھے۔ جن لوگوں نے انگلز میں آنے کی خواہش ظاہر کی انہیں انگلز میں بھیج دیا گیا تھا لیکن اب کسی کی بھی موساد میں واپسی ممکن نہیں ہے حالاں کہ انگلز کی پشت پناہی موساد ہی کررہی ہے۔"

"تم نے موشے ہاورڈ کی بیخ کنی کی حد تک میرا ساتھ دینے کی حامی بھری ہے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ اس کے بعد انگلز کے حالات تبدیل ہوجائیں۔"

"موشے ہاورڈ کے بعد انگلز ہی نہیں رہے گی۔ تو یہ حالات کہاں سے رہیں گے۔" ڈیوڈ نے کہا اور میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم اتنی بڑی بات کہہ رہے تو تمہارے پاس اس کے حق میں کوئی دلیل بھی ہوگی؟"

"واحد دلیل" ڈیوڈ مسکرایا "انگلزون مین شو ہے" اس نے کہا "آگے تم خود سمجھ سکتے ہو۔"

"ایسا نہیں ہے" میں نے کہا "اس نے خود انگلز کے بڑوں سے میرا تعارف کرایا تھا۔ انہوں نے مجھے مبارک باد بھی دی تھی۔"

"سب ڈراما ہے" ڈیوڈ نے برا سا منہ بنا کر کہا "اس نے ایس ون اور ایس ٹو والا ڈراما کھیل دیا ہوگا......"

"اس میں ڈرامے کی کیا بات ہے؟" میں نے کہا "سٹیلائٹ کے ذریعے اس نے ان سب سے میری بات کرائی تھی۔۔۔"

"ان میں ایک روسی ہوگا' ایک جرمن ہوگا' ایک فرانسیسی' ایک امریکی اور ایک برطانوی.... کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر تم انگلز کے کارکن رہ چکے ہو۔ ان سب باتوں کا تمہارے علم میں ہونا اسے فراڈ ثابت نہیں کرتا" تہذیب نے کہا۔

"لیکن میڈم یہ بات کسی اور کے علم میں نہیں ہوگی کہ وہ پانچوں دراصل ایک ہی شخصیت کے روپ ہیں جنہیں بعض خاص حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔"

"یہ بات قرین قیاس ضرور ہے مگر یہ بھی تو ممکن ہے تمہیں اس بارے میں کسی قسم کی غلط فہمی ہوگئی ہو؟" میں نے کہا۔

"نہیں' مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ ویسے بھی آپ

غور کریں تو آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ سٹیلائٹ لنک کا استعمال مذاق نہیں ہے۔ اس کی نشریات پوری دنیا میں کسی بھی جگہ دیکھی جاسکتی ہیں۔"

میں حیرت سے ڈیوڈ کو دیکھ رہا تھا۔ کس قدر سامنے کی بات تھی جو میری سمجھ میں نہیں آسکی تھی۔

"اگر ان پانچوں کے پیچھے کوئی ایک ہی شخصیت ہے تو ظاہر ہے کہ وہ خود رینڈل کی ہی شخصیت ہوگی؟" میں نے کہا۔

"آپ کا اندازہ بالکل درست ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ایسے پانچ افراد کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"

"تم تو معمائی قسم کی باتیں کررہے ہو" تہذیب نے کہا "پہلے ہم سے ایک بات منوائی اور اس کے بعد خود ہی اسے غلط کہنے لگے۔"

"میں ڈیوڈ کا مطلب سمجھ گیا ہوں تہذیب!" میں نے کہا "اگر ان پانچوں کو بیک وقت کہیں پیش کرنا پڑ جائے تو اس کے لئے رینڈل نے ملازم رکھے ہوئے ہوں گے لوز عام حالات میں وہ خود ہی ان پانچوں کا رول کرلیتا ہوگا۔ ان پانچوں سے میری ملاقات اس نے اسکرین پر کروائی تھی اور پانچوں افراد کے چہروں پر سنہرے رنگ کے ماسک تھے جن پر نمبر تحریر تھے مگر مجھے حیرت ہے کہ ڈیوڈ اس راز سے کس طرح آگاہ ہوگیا؟"

"میں موشے ہاورڈ کے پرسنل سیکیورٹی اسٹاف میں بھی رہ چکا ہوں جناب!" ڈیوڈ نے کہا "در میری ڈیوٹی عموماً اس کی کوٹھی پر رہا کرتی تھی۔ اسی دوران ایک بار اتفاق سے میری نظر ان کاغذات پر پڑ گئی۔ اہم ترین کاغذات اس کی خواب گاہ میں ہوتے ہیں جنہیں وہ ایک خفیہ سیف میں رکھتا ہے۔ اس کاغذ پر پانچوں سپر انگلز سے متعلق کچھ لکھا ہوا تھا جسے میں پوری طرح نہیں پڑھ سکا تھا تاہم اس سے مجھے یہ اندازہ ضرور ہوگیا کہ وہ پانچوں افراد موشے ہاورڈ کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔"

ڈیوڈ کے بیان نے مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا۔ رینڈل پہلے سی آئی اے میں ہوا کرتا تھا۔ وہ یہودی تھا اور یہودیوں کی لالچی فطرت ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ وہ خاصا باصلاحیت آدمی تھا لیکن اگر وہ امریکن سی آئی اے میں ہی رہتا تو تمام عمر یہ مقام حاصل نہیں کرسکتا تھا جو اسے اس وقت حاصل تھا۔ تمام یہودی اس بات سے واقف تھے کہ میرے اور اولیو ہاورڈ کے درمیان دشمنی چل رہی ہے۔ یہ دشمنی ذاتی بنیادوں پر نہیں تھی بلکہ نظریاتی تھی۔ جب رینڈل کو یہ اطلاع ملی کہ اولیو ہاورڈ میرے ہاتھوں مارا جاچکا ہے تو اس کے سازشی ذہن نے اس خلا سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کرلیا۔ شاید وہ پہلے سے ایسے کسی موقع کا منتظر رہا ہوگا۔ لہٰذا اس نے فوری طور پر اپنے منصوبے پر عمل شروع کردیا ہوگا اور چوں کہ دنیا بھر کے یہودیوں کے دلوں میں میری طرف سے آگ لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے رینڈل کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہوگا۔ شاید رینڈل کو اپنا نام موشے ہاورڈ رکھنے کا ڈراما کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی مگر اس نے اپنی کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے یہ حرکت کی ہوگی۔

"تم نے رینڈل کی خواب گاہ میں اتنے اہم کاغذات دیکھ لئے اور اسے پتا تک نہیں چلا؟" بڈ نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"یہ محض اتفاق تھا مسٹر بڈ! اس قسم کے اتفاقات روز روز تو ہوتے نہیں۔"

"بہرحال یہ بات بڑی عجیب سی لگتی ہے کہ اتنا محتاط آدمی اور اتنے اہم کاغذات کو یوں بے پروائی سے چھوڑ دے۔"

"مجھے جھوٹ بولنے سے کیا حاصل ہوگا مسٹر بڈ!" ڈیوڈ نے برا مان کر کہا "لیکن آپ کہتے ہیں تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ واقعہ کس طرح پیش آیا تھا۔۔۔"

"اس کی ضرورت نہیں" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "اگر ہم اس چکر میں الجھ گئے کہ کون سی بات کسی کے علم میں کس طرح آئی تو انتہائی حماقت کا مظاہرہ کریں گے۔ ہمیں تو صرف معلومات درکار ہیں۔"

"میں بہت صاف گوئی سے کہہ رہا ہوں مسٹر علی کہ میں صرف [illegible] کی حد تک آپ کے ساتھ تعاون کررہا ہوں۔"

"میں نے تمہیں اس کے لئے بھی مجبور نہیں کیا ہے۔ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک کرا دینے کے درپے ہے۔"

"میں یہ کب کہہ رہا ہوں کہ میں آپ پر کوئی احسان کررہا ہوں۔ میں تو جو کچھ بھی کررہا ہوں اس [illegible] کے سوا میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ رینڈل ایک بار مجھے مروانے کا فیصلہ کرلیتا ہے اسے مروا کر ہی چھوڑتا ہے اور میں خود کو اتنا باصلاحیت نہیں سمجھتا کہ انگلز کے ڈیتھ سیکشن کے افراد سے بچ کر کہیں جا سکوں۔ میں تو رینڈل کا بھی احسان مند ہوں۔ اگر اس نے مجھے بھی آپ کے ساتھ نشانہ بنانے کی کوشش نہ کی ہوتی تو میں اس خوش فہمی کے سہارے اس کے لئے کام کرتا رہتا کہ ممکن ہے وہ میرے لئے انتہائی فیصلہ نہ کرے۔ اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنے مقصد میں کامیابی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حاصل کرنے کے بعد آپ کا سلوک میرے ساتھ کیا ہوگا؟"

"میں احسان فراموش نہیں ہوں ڈیوڈ! خواہ تم مجبوراً ہی مجھ سے تعاون کر رہے ہو لیکن تم نے میرا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ جیسے ہی میدان صاف ہوگا تمہیں ہر طرح کی آزادی دے دی جائے گی لیکن رینڈل کے انجام تک تمہیں کچھ معمولی قسم کی پابندیاں برداشت کرنا پڑیں گی۔"

"میں سمجھتا ہوں جناب" ڈیوڈ نے سرہلا کے کہا اور میں اپنے آئندہ اقدام کے بارے میں غور کرنے لگا۔ وقت کم تھا اور بہت سے کام کرنا تھے۔ رینڈل بہت تیز رفتاری سے عمل کرتا تھا اور اس بار میں تیز رفتاری کے معاملے میں اسے پیچھے چھوڑنے کے درپے تھا۔ پہلی بار اس نے اس وقت مجھے حیران کر دیا تھا جب ہم عراق سے گوٹے بل پہنچے تھے۔ اس نے راتوں رات ہمارے خلاف نہ صرف منصوبہ بنایا بلکہ اس پر عمل بھی کر گزرا۔ دوسرا موقع آج آیا تھا جب جزیرے کی تباہی اور گوٹے بل میں اپنے تمام لوگوں کی گرفتاری کے بعد چند گھنٹوں کے اندر اندر اس نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرا دیا۔ اس معاملے میں بھی اس کا معترف تھا لیکن اب میری باری تھی۔

○☆○

اسی روز شام کو میں جنرل ٹیرس کے ساتھ ایک فوجی بیرک میں موجود تھا۔ بیرک کے اس کمرے میں ہم دونوں کے علاوہ دو افراد اور تھے۔ ان میں سے ایک تو فوج کا سینئر جنرل تھا اور دوسرا شخص ایک سیاست داں تھا۔ یہ انہی ڈھائی سو افراد میں سے ایک تھا جنہیں آج صبح گرفتار کیا گیا تھا۔

"مجھے کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟" اس سیاست داں نے کہا جو حزب اختلاف کا سرگرم لیڈر تھا اور اس کا نام بلیک اسمتھ تھا۔

میں نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔ اس کی عمر تیس برس کے لگ بھگ تھی اور اس کی آنکھوں میں ذہانت کی بھرپور چمک موجود تھی۔

"کسی شخص کو کیوں گرفتار کیا جاتا ہے مسٹر بلیک اسمتھ؟" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو؟" وہ جواب دینے کے بجائے مجھ پر الٹ پڑا۔

"اس کمرے میں نظر آنے والا شخص یا تو حکومت کا کوئی اعلیٰ عہدیدار ہو سکتا ہے یا پھر کوئی مجرم؟" میں نے استہزائیہ انداز میں کہا "کیا تم اتنی سی بات بھی نہیں جانتے مسٹر بلیک اسمتھ؟"

"میں تم سے واقف نہیں ہوں" اس نے اکھڑ لہجے میں کہا "حکومت کے تمام اہم عہدے داروں سے میرے مراسم ہیں اور میں ان سب سے واقف ہوں۔"

"تم نے دیکھا کہ بعض اوقات رواداری کے نتائج کتنے خراب نکلتے ہیں" میں نے جنرل ٹیرس سے مخاطب ہو کر کہا "میں نے شاید پہلے بھی تم سے کہا تھا کہ مروّت اور رواداری کا سلوک صرف ان لوگوں کے ساتھ کیا کرو جن کا ظرف اچھا سلوک برداشت کرنے کا متحمل ہو سکتا ہو۔ اب دیکھو یہ ہے تمہاری بے جا درگزر کا شاہ کار؟"

"تم جو کوئی بھی ہو مجھ سے تمیز سے بات کرو" بلیک اسمتھ نے سرد لہجے میں کہا "میں معمولی حیثیت کا آدمی نہیں ہوں۔ عوامی نمائندہ ہوں اور اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مجھے قائد حزب اختلاف منتخب کیا جانے والا ہے۔"

میں محسوس کر رہا تھا کہ جنرل ٹیرس خاصا نروس ہے۔ اس کا خیال اب بھی یہی تھا کہ بلیک اسمتھ کا نام اس فہرست میں یا تو غلطی سے شامل ہو گیا تھا یا پھر یہ کسی قسم کی انتقامی کارروائی تھی۔

"اگر تمہیں قائد ایوان بھی منتخب کر لیا جائے مسٹر بلیک اسمتھ! تب بھی میری صحت پر فرق نہیں پڑے گا۔ میں جنرل ٹیرس نہیں ہوں۔ اگر تم نے اب مجھے کوئی دھمکی دینے کی حماقت کی تو میں تم پر ہاتھ بھی اٹھانے سے دریغ نہیں کروں گا۔"

بلیک اسمتھ نے ہونٹ بھینچ لئے اور جنرل ٹیرس نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا۔ کمرے میں موجود دوسرے جنرل کے چہرے سے اس کے تاثرات کا اندازہ لگانا دشوار تھا۔

"پہلے تفتیش مکمل ہو جائے پھر اس کے بعد ہی کوئی سخت اقدام ـــــ" جنرل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہنا چاہا مگر میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"جہاں بات ملکی استحکام کی ہو وہاں صرف یہ معلوم ہو جانا ہی کافی ہے کہ یہ شخص مجرم ہے۔ جرم ثابت ہونے یا نہ ہونے کا رسک نہیں لیا جا سکتا" میں نے کہا۔

میری بات سن کر جنرل نے نہایت شدومد سے اثبات میں سرہلایا "ملکی سالمیت اور استحکام ان تکلفات سے بالاتر ہوتا ہے" اس نے کہا۔

"تم نے حکومت کے افسران کو بڑی بڑی رقومات دے کر انہیں بدعنوانیوں میں ملوث کیا ہے مسٹر بلیک اسمتھ! تم ملک میں کرپشن پھیلانے کے ذمے دار ہو" میں نے کہا۔

"یہ محض الزامات ہیں" بلیک اسمتھ غرایا "میرے خلاف

کچھ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔"

"تم نے بڑی بڑی رقومات کے عوض اراکین اسمبلی کو خریدا ہے تبھی تم اتنے وثوق سے دعویٰ کر رہے ہو کہ آئندہ اجلاس کے دوران تمہیں قائد حزب اختلاف منتخب کیا جانے والا تھا۔"

"یہ میرے خلاف حکومت کی سازش ہے" بلیک اسمتھ نے بڑے خراب لہجے میں کہا "حکومت مجھ سے خطرہ محسوس کر رہی تھی اسی لئے مجھے یوں پراسرار طریقے سے گرفتار کیا گیا اور اب مجھ پر بے بنیاد الزامات لگائے جا رہے ہیں۔"

"تم ایسا کرو، ایک پریس کانفرنس طلب کرو اور رائے عامہ کو جنرل کے خلاف کر دو" میں نے مضحکانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں سے جانے کے بعد میں پہلا کام یہی کروں گا" بلیک اسمتھ نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا "جنرل ٹیرس کو تو یہی ایک الزام لے ڈوبے گا کہ اس نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ملک کے انتظامی امور میں فوج کو ملوث کیا ہے۔"

"بات تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو" میں نے تشویش سے کہا "لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر تم نے ایسی کوئی حماقت کی تو تمہارے خلاف جو ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں انہیں بھی عام کر دیا جائے گا۔"

"یہ سراسر بکواس ہے۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ـــــ کیا ہوتا تو تمہاری اس دھونس میں ضرور آجاتا۔"

"تم پر غیر ملکی امداد لینے کا بھی الزام ہے بلیک اسمتھ! تم ملک دشمن ایجنٹوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہو۔"

"مجھ پر یہ تمام الزامات تمہاری موجودگی میں عائد کئے جا رہے ہیں جنرل ٹیرس اور تم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہو؟"

"میں تمہیں صرف ایک موقع دے رہا ہوں کہ خود ہی اپنی زبان کھول دو اور آئندہ کے لئے تائب ہو جاؤ تو تمہارے ساتھ نرم سلوک کیا جا سکتا ہے۔"

"تم نہایت احمق آدمی ہو" بلیک اسمتھ نے تنفرانہ انداز میں کہا "معلوم نہیں تمہارا تعلق کون سے خفیہ محکمے سے ہے لیکن تم سے زیادہ ذہین تو ایک معمولی پولیس آفیسر ہوتا ہے جو ایسی احمقانہ باتیں تو نہیں کرتا۔"

"کیا میں تمہیں ان پولیس افسران کے نام گنواؤں جو حکومت سے زیادہ تمہارے وفادار ہیں؟"

"اس سے زیادہ نام میں تمہیں گنوا سکتا ہوں جو تمہارے وفادار ہیں۔"

"تم تو بہت دلچسپ آدمی ثابت ہو رہے ہو مسٹر بلیک اسمتھ" میں نے ہنس کر کہا "کیا تم بتا سکتے ہو کہ پچھلے الیکشن میں تم نے کتنی رقم خرچ کی تھی؟"

"میں انتخابات کے دوران ہونے والے اخراجات کے گوشوارے داخل کرا چکا ہوں" بلیک اسمتھ نے کہا۔

"وہ گوشوارے غلط ہیں۔ تم نے جو رقم ظاہر کی ہے اس سے کہیں زیادہ رقم خرچ کی تھی اور اتنی خطیر رقم خرچ کرنے کا نتیجہ محض چند سیٹوں کے حصول کی شکل میں ظاہر ہوا۔"

"اگر تم مجھے اب بھی باعزت رہا کر دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ اس بے وقوف شخص کے بہکاوے میں آکر تم نے مجھے گرفتار کر لیا ہے۔"

"بالفرض ان گوشواروں کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقم تمہارے پاس کہاں سے آئی؟"

"اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ یا تو تم انتہائی احمق آدمی ہو یا پھر ـــــ"

"مجھے معلوم ہے تم نے پارٹی ٹکٹ فروخت کر کے الیکشن کے اخراجات پورے کئے تھے لیکن جن لوگوں کو تم نے ٹکٹ دیئے ان میں سے کتنے ایسے تھے جو اتنی خطیر رقم ادا کر سکنے کے قابل تھے جو تم نے ایک ٹکٹ کے عوض مقرر کی تھی؟"

جنرل ٹیرس کے چہرے پر پہلی بار دلچسپی کی چمک نمودار ہوئی۔

"اس بات سے میرے خلاف کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر ان لوگوں نے غلط ذرائع سے رقم حاصل کی تھی تو ان کے خلاف تفتیش ہونا چاہئے۔"

"ہوئی تھی" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "ان لوگوں میں سے کم از کم پندرہ افراد اعتراف کر چکے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو تم نے بڑی بڑی رقمیں دی تھیں اور ظاہر یہ کیا تھا کہ تم نے ٹکٹ فروخت کئے ہیں۔"

"حکومت نے دھونس دھڑلے سے کام لے کر میرے خلاف بیانات ریکارڈ کر لئے ہوں گے۔ اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔"

"عدالت میں ہوتا ہے مسٹر بلیک اسمتھ! میں نے تمہیں ایک موقع دیا ہے جو اب بھی برقرار ہے ورنہ تمہیں عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اچھی طرح غور کر لو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر جنرل ٹیرس کی طرف دیکھا "یہ ایک معمولی سی لاقانونیت کا معاملہ ہے جنرل! اگر میں اعتراف کراوں تو کیا مجھے چھوڑ دیا جائے گا۔"

جنرل نے میری طرف دیکھا اور میں نے کہا "مجھ سے بات کرو۔ میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں کہ اگر تم ہمیں تمام حقائق سے آگاہ کردو تو تمہارے خلاف کچھ نہیں کیا جائے گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری زبان پر بھروسا کئے لیتا ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے اپنے پیسے سے الیکشن لڑا تھا۔ پارٹی کے کسی امیدوار نے چندہ نہیں دیا تھا لیکن میں مجبور تھا۔ وہ ایسی رقم تھی جس پر ٹیکس ادا نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے میں اسے ظاہر نہیں کرسکتا تھا۔ مجبوراً میں نے یہ طریقہ اختیار کیا لیکن یہ تو بہت سے دوسرے لوگ بھی کررہے ہیں۔۔۔"

"اپنے ذرائع آمدنی سے آگاہ کرو" میں نے سرد لہجے میں کہا "تمہارا اپنا کاروبار تو بہت محدود ہے۔"

"میرا کاروبار بہت محدود ہے مگر اتنا محدود بھی نہیں ہے" بلیک اسمتھ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "تاہم یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ......"

"میں نے مختلف ناموں سے کچھ اور لوگوں کے ساتھ مختلف کاروباروں میں شراکت کررکھی ہے جس سے ہونے والی آمدنی کبھی ظاہر نہیں ہوئی" میں نے طنزیہ لہجے میں اس کا جملہ پورا کردیا۔

"ہاں" اس نے حیرت سے کہا "لیکن یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوگئی؟"

"اگر کہو تو ان لوگوں کے نام بھی گنوا دوں جن کے نام تم مجھے بتاؤ گے۔ بلکہ میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں" میں نے اسے کئی نام گنوا دئے۔

بلیک اسمتھ نے سر جھکالیا "ٹھیک ہے جنرل! میں اپنی اس غلطی کا اعتراف کرتا ہوں اور ٹیکس کی مد میں حکومت کا ہونے والا نقصان بھی پورا کرنے کو تیار ہوں۔"

"ابھی میرا دیا ہوا موقع باقی ہے" میں نے سخت لہجے میں کہا "تم چاہو تو اپنی زبان سے حقائق بیان کرکے اب بھی سزا سے بچ سکتے ہو۔"

"میں تمہیں تمام حقائق سے آگاہ کرچکا ہوں جنرل!" اس نے جنرل ٹیرس سے کہا "اب تو کچھ بھی باقی نہیں بچا۔" اس نے مایوسانہ انداز میں سرہلایا۔

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ معلومات جو انتہائی خفیہ تھیں مجھے کس طرح حاصل ہوئیں؟" میں نے کہا۔

"میں جانتا ہوں ـــ حکومت جب اپنے وسائل استعمال کرنے پر اترآتی ہے تو اس سے بھی زیادہ خفیہ معلومات حاصل کرلیتی ہے۔"

"تم نے موقع ضائع کردیا" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "اب مجھ سے سنو۔۔۔ تم صیہونی تنظیم ایگلز کے آلہ کار ہو۔"

"یہ کیا بکواس ہے؟" بلیک اسمتھ اچھل پڑا "میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ مجھ پر اتنا رکیک الزام بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔"

"تمہارے لئے سزائے موت تجویز کی جاچکی ہے مسٹر بلیک اسمتھ! اوٹے بل سے ایگلز کا قلع قمع کیا جاچکا ہے۔ ڈیوڈ ریان نے بعض ایسی دستاویزات ہمارے حوالے کی ہیں جو تمہیں پھانسی کے پھندے تک لے جانے کے لئے کافی ہیں۔"

ڈیوڈ ریان کے حوالے پر بلیک اسمتھ ساکت وصامت رہ گیا۔ ڈیوڈ کے ہی توسط سے اسے رقومات ملتی رہتی تھیں۔ وہ ایک ایسا ناکام سیاست داں تھا جو ملکی سیاست میں کبھی کوئی نمایاں مقام حاصل نہیں کرسکتا تھا لیکن پھر رینڈل کی نظر انتخاب اس پر پڑی اور ڈیوڈ ریان کے ذریعے مذاکرات شروع ہوئے۔ چوں کہ رینڈل بنیادی طور پر بلیک میلر تھا اس لئے ڈیوڈ کو ہدایت تھی کہ مذاکرات کا ہر لفظ ٹیپ ہونا چاہئے اور ڈیوڈ نے ان کیسٹوں کی نشان دہی کردی تھی جن میں بلیک اسمتھ کو موجودہ حکومت کے خلاف لائحہ عمل دیا گیا تھا اور اس نے بھی اس سے اتفاق کیا تھا۔

"شاید تمہارے علم میں نہ ہو کہ ڈیوڈ نے تم سے جتنے بھی مذاکرات کئے ہیں ان کا ایک ایک لفظ ٹیپ کیا جاچکا ہے جو ہمارے پاس موجود ہے۔"

بلیک اسمتھ کے علاوہ جنرل ٹیرس نے بھی چونک کر میری طرف دیکھا۔

"اگر یہی بات تھی تو تمہیں اتنا وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"تم نے سنا نہیں، میں اسے موقع دے رہا تھا لیکن اس نے وہ موقع ضائع کردیا۔"

بلیک اسمتھ سنبھل چکا تھا "تمہیں کہیں سے تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوگئی ہیں جن کی بنیاد پر تم مجھ سے بعض اعترافات کرانا چاہ رہے ہو" اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔ وہ اچانک ہی ہشاش بشاش نظر آنے لگا تھا۔

"گویا یہ بات غلط ہے کہ ڈیوڈ ریان کے توسط سے تم نے

ایگلز سے رقومات حاصل کی ہیں؟" میں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر کسی نے تم سے ایسی کوئی بات کہی ہے تو بھی یہ سراسر جھوٹ ہے" اس نے اطمینان سے جواب دیا "میں ملک دشمنی کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔"

"ان کیسٹوں کا کیا کروگے جو ڈیوڈ نے ہمارے حوالے کئے ہیں؟" میں نے کہا۔

"ایسا کوئی کیسٹ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر ہوتا تو تم مجھ سے ایک بات بھی نہ کرتے" بلیک اسمتھ عیاری سے مسکرایا "میں اتنا بےوقوف نہیں ہوں جتنا تم سمجھ رہے ہو۔"

"تم اس سے بھی بڑے بےوقوف بلکہ گھامڑ ہو" میں نے خشک لہجے میں کہا "میں نے تمہیں محض اس لئے موقع دیا تھا کہ تمہاری خدمات ملک وقوم کے لئے استعمال ہوں مگر تم نے نہیں سمجھا۔ اب جو کچھ بھی ہوگا عدالت میں ہوگا۔ وہاں کیا کروگے؟"

"عدالت کا دروازہ ضرور کھٹکھٹاؤ۔ میں کہہ دوں گا کہ سارے ثبوت جعلی ہیں۔"

"تم بھول رہے ہو اسمتھ! میں تمہیں اس کیسٹ کا حوالہ بھی دے رہا ہوں۔۔۔"

"میں اسے بھی جعلی قرار دے دوں گا" اسمتھ نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"ایک اصل چیز کو جعلی قرار دیتے ہوئے تمہارا ضمیر تمہیں ذرا بھی ملامت نہیں کرے گا؟"

"ضمیر وغیرہ سب بےکار کی چیزیں ہیں۔۔۔ کیا تمہارے خیال میں میں ان کے اصل ہونے کا اعتراف کرکے اپنی گردن میں پھانسی کا پھندا ڈال لوں؟"

"آخر کار تم پھنس گئے۔ تم نے بالواسطہ اعتراف کرہی لیا کہ تم ان تمام جرائم میں ملوث ہو جو میں نے تم پر عائد کئے ہیں۔"

"میرے اعتراف سے تم فائدہ نہیں اٹھاسکتے" اسمتھ نے فاتحانہ انداز میں کہا "عدالت ٹھوس ثبوت مانگتی ہے جو تم لوگوں کے پاس نہیں ہیں۔"

"شکریہ مسٹر اسمتھ" میں نے جیب سے ایک ٹیپ ریکارڈر نکالتے ہوئے کہا "تم نے یہ ریکارڈنگ کرانے میں مجھ سے تعاون کیا۔ میں تمہارا بےحد شکرگزار ہوں۔"

اسمتھ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ پھر اس نے اچانک ہی ٹیپ ریکارڈر پر جھپٹا مارا اور ٹیپ ریکارڈر زمین پر گر کر ٹوٹ گیا پھر جتنی دیر میں اس کے خلاف کوئی کچھ کرتا وہ کیسٹ بھی توڑ چکا تھا۔

"میں جیت گیا، تم ہار گئے" اس نے جنونی انداز میں کہا "اب تم عدالت میں کچھ بھی ثابت نہیں کرسکو گے۔ میں نے ٹیپ ضائع کردیا ہے۔"

جنرل ٹیرس اپنی سیٹ سے کھڑا ہوگیا "اسمتھ" اس نے غصیلے لہجے میں کہا "میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم غدار بھی ہوسکتے ہو۔"

"غدار میں نہیں تم ہو جنرل جو اقتدار سے چمٹے ہوئے ہو۔ جب کہ اس پر سب کا حق ہے۔"

"مجھے عوام نے منتخب کیا ہے اور جب تک چاہیں گے میں ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔"

"عوام کی بات مت کرو جنرل! وہ تو بےوقوف ہوتے ہیں اور تم نہایت کامیابی سے انہیں مسلسل بےوقوف بنائے چلے جارہے ہو۔"

"تمہارا نظریہ یہ ہے تو تم بھی انہیں بےوقوف بنالیتے۔ تمہیں کس نے روکا تھا مگر وطن دشمنوں کے ساتھ مل کر ملک کے خلاف سازش تو نہ کرتے۔"

"وہ وطن دشمن اس لئے ہیں کہ میرے دوست ہیں۔ اگر وہ تمہارے دوست ہوتے تو تم کبھی انہیں وطن دشمن نہ کہتے۔"

"تمہارے خیالات افسوس ناک ہیں اسمتھ" جنرل ٹیرس نے کہا پھر مجھ سے مخاطب ہوا "مجھے تم پر بھی حیرت ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ تم اتنی بےپروائی کا ثبوت بھی دے سکتے ہو۔ اس نے کتنی آسانی سے تم سے ٹیپ ریکارڈر چھین لیا۔"

اسمتھ نے ایک قہقہہ لگایا "میں کوئی جاگیردار یا سرمایہ دار نہیں ہوں جنرل! بنیادی طور پر میں ایک اسپورٹس مین ہوں۔ میری پھرتی کا راز بھی یہی ہے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی "پہلے اس نے کھل کر اعتراف نہیں کیا تھا جنرل اور مجھے پہلے ہی اس بات کا خدشہ تھا اس لئے میں نے دو ٹیپ ریکارڈر رکھے تھے۔ وہ ڈمی ٹیپ ریکارڈر تھا جو اس نے توڑا ہے۔ اصلی ٹیپ ریکارڈر تو میری جیب میں محفوظ ہے جو اس کے خلاف عدالت میں کام آئے گا" میں نے جیب سے ٹیپ ریکارڈر نکال کر اس کی نمائش کی۔ اسمتھ نے بےیقینی سے ٹیپ ریکارڈر کو دیکھا پھر پہلے کی طرح اس نے دوبارہ جھپٹا مارنے کی کوشش کی مگر میں نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کیا اور وہ اچھل کر پہلو کی دیوار سے اس بری طرح ٹکرایا کہ زمین پر ڈھیر ہوگیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں تم سے بڑا اسپورٹس مین ہوں اسمتھ" میں نے زہریلے لہجے میں کہا "اور چھوٹے اسپورٹس مین کو بڑے اسپورٹس مین کے زیر سایہ رہنا چاہیے" اسمتھ نے گردن ڈال دی تھی۔

○☆○

"اسمتھ پر تشدد کر کے بھی سب کچھ اگلوایا جا سکتا تھا" ٹیرس محل کی طرف واپس جاتے ہوئے جنرل ٹیرس کہہ رہا تھا "یہ ڈراما کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

"اس ڈرامے کے بغیر ہم اس سے کچھ بھی نہیں اگلوا سکتے تھے جنرل" میں نے سنجیدگی سے کہا "تشدد کا راستہ اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب کوئی اور متبادل نہ ہو۔"

"لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اس کی اور ڈیوڈ ریان کی گفتگو ریکارڈ کی گئی تھی ـــــ یا تم نے بلف کیا تھا؟"

"وہ کیسٹ میں تمہارے حوالے کروں گا جنرل جس میں ڈیوڈ اور اسمتھ کی گفتگو ریکارڈ ہے۔ عدالت میں تمہیں اس کی ضرورت بہرحال پڑے گی۔"

"مجھے یقین نہیں آتا" جنرل بڑبڑایا "تم آخر کتنی برق رفتاری کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ ابھی تو اسے گرفتار ہوئے بارہ گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔"

"یہ سب ڈیوڈ ریان کے تعاون کا نتیجہ ہے جنرل! اگر وہ تعاون کرنے پر آمادہ نہ ہوتا تو ہمیں بہت محنت کرنا پڑتی۔"

"اسے اس حد تک تعاون پر آمادہ کرنا بھی تمہارا کارنامہ ہے علی!"

"اس کا کریڈٹ خود رینڈل کو جاتا ہے۔ اس کا رویہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہی درست نہیں ہے" میں نے جنرل ٹیرس کو ڈیوڈ کے تعاون کے پس منظر سے آگاہ کیا۔

"تمہاری مشکلات میں اضافہ ہو گیا ہے علی!" جنرل نے تشویش سے کہا "تم تن تنہا ایک پوری تنظیم سے کس طرح ٹکراؤ گے؟"

"میری کیا بساط ہے جنرل! حقیقت تو یہ ہے کہ میری حیثیت ایک کھلونے سے زیادہ نہیں ہے۔ گوٹے بل جیسی جگہ پر ان کے ڈھائی سو ایجنٹ کام کر رہے تھے تو دیگر ممالک میں کیا عالم ہو گا۔"

"تم نے موشے باورڈ کو زیر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ تو ترتیب دے ہی لیا ہو گا؟" جنرل نے پوچھا۔

"اسے تلاش کرنا سب سے بڑا مسئلہ تھا جو ڈیوڈ ریان کے تعاون کی وجہ سے حل ہو گیا ہے۔ اب صرف یہ مرحلہ رہ گیا ہے کہ جلد از جلد ڈیوڈ سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کروں۔ اسے کل دوپہر تک رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا تھا۔"

"لیکن وہ تو ایک بوگس بات تھی۔ رینڈل اس رپورٹ کا انتظار کب کرے گا؟"

"تمہیں کیا معلوم جنرل!" میں نے مسکرا کر کہا "ممکن ہے وہ انتہائی بے چینی سے اس رپورٹ کا انتظار کر رہا ہو۔"

جنرل نے حیرت سے مجھے دیکھا پھر بے بسی سے کندھے اچکا کر رہ گیا۔

○☆○

"موشے باورڈ سے رابطے کے لئے ہم لوگ ایک مخصوص قسم کا ٹرانس میٹر استعمال کرتے ہیں" ڈیوڈ بتا رہا تھا "ویسا ہی ٹرانس میٹر جیسا تم نے ہوٹل میں دیکھا تھا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس سے رابطہ نہیں ہو پاتا۔ ایسی صورت میں ٹرانسمٹ کیا جانے والا پیغام ایک کمپیوٹر پر ریکارڈ ہو جاتا ہے۔ یہ کمپیوٹر رینڈل کا پرسنل کمپیوٹر ہے جو صوتی اثرات کو حروفی صورت میں ریکارڈ کر لیتا ہے۔"

"عام حالات میں کوئی پیغام دینے کے لئے تم لوگ عمومی انداز اختیار کرتے ہو یا ـــــ"

"نہیں' ہمارے کوڈ ہیں۔ عام حالات میں ہم یہی کوڈ کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ خاص حالات میں البتہ ہم کوڈ استعمال نہیں کرتے۔"

"اور خاص حالات کیا ہو سکتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہی موقع جب تم ہوٹل میں میرے پاس موجود تھے۔ تمہارے سامنے میں کوڈ استعمال نہیں کر سکتا تھا۔"

"تمہیں یاد ہے' کل دوپہر تک تمہیں میرے بارے میں اپنی رپورٹ پیش کرنی ہے۔"

"رینڈل نے مجھ سے یہی کہا تھا علی مگر اس کا یہ مقصد نہیں تھا۔ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی قتل کرانے کی کوشش کر کے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر قیمت پر دونوں کی موت کا خواہاں ہے' اسے کسی رپورٹ وغیرہ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

"اس کے باوجود کل دوپہر اسے رپورٹ ضرور پیش کی جائے گی" میں نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے رپورٹ دینے کے لئے مجھے واپس سول لائنز والی کوٹھی میں جانا پڑے گا۔ اس لئے کہ ٹرانس میٹر وہیں ہے؟"

"کیا ضروری ہے کہ وہی ٹرانس میٹر استعمال کیا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

معروف ادیب و صحافی شکیل عادل زادہ کہتے ہیں کہ
یہ کتاب موسیقی کی کلید ہے۔ موسیقی کا قاعدہ، لغت اور انسائیکلوپیڈیا بھی! یہ موسیقی کی تمہید بھی ہے تعارف بھی۔ اس کی سادگی اسے موسیقی پر لکھی جانے والی دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔
جواں نسل معروف شاعر جمال احسانی کہتے ہیں کہ:
اس کتاب کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ موسیقی سے بخوبی واقف ہیں تو بہت سی بھولی بسری چیزیں یاد آجائیں گی۔ آپ سیکھنے کے مرحلے میں ہیں تو یہ کتاب قدم قدم آپ کا ساتھ دے گی۔ آپ اگر موسیقی کا شوق صرف سننے کی حد تک رکھتے ہیں تو یہ کتاب پڑھ کر آپ میں موسیقی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت بڑھ جائے گی۔ مجھے اس کتاب کے ذریعے پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ طبلے سے گلوکار کا رشتہ کتنا خطرناک ہوتا ہے۔
ان حضرات کا تفصیلی اظہار رائے کتاب میں شائع کیا گیا ہے۔
کتابیات پبلی کیشنز
پوسٹ بکس ۲۳ سعید مینشن بلیموریا اسٹریٹ
آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی ۷۴۲۰۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے۔ پیغام کسی اور ٹرانس میٹر سے بھی نشر کیا جا سکتا ہے" تہذیب نے کہا جو بڑے غور سے ہم دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ بڈ اس وقت موجود نہیں تھا۔

"ریڈل کو نشر کیا جانے والا پیغام بہرحال ایک کمپیوٹر سے ہو کر گزرتا ہے جو یہ نشان دہی کر دیتا ہے کہ پیغام مخصوص ساخت کے ٹرانس میٹر سے نشر کیا جا رہا ہے یا نہیں۔"

"اوہ" میرے ہونٹ دائرے کی صورت میں سکڑ گئے "کچھ بھی سہی، مگر رپورٹ اسے ضرور دی جائے گی" میں نے کہا اور ڈیوڈ حیرت سے مجھے دیکھنے لگا۔

"آپ نے تو مجھے تحفظ فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا مسٹر علی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہاں جا کر مجھے کس قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا؟"

"مجھے معلوم ہے ڈیوڈ کہ وہاں سے پیغام نشر ہونے کے باوجود تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ بس اس کے لئے تمہیں وہ کوڈ مجھے فراہم کرنا پڑے گا جو تمہارے لئے مخصوص ہے۔"

"کیا تم خود میری طرف سے پیغام نشر کرو گے؟" ڈیوڈ ریان نے حیرت سے کہا۔

"یہ سب کچھ تو کرنا ہی پڑتا ہے ڈیوڈ! ورنہ ریڈل جیسے شاطروں کا مقابلہ کیسے ممکن ہے۔"

"ٹھیک ہے علی! کوڈ فراہم کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کل دوپہر تک تم اسے ازبر کیسے کرو گے؟"

"کیا وہ کوڈ اتنا ہی مشکل ہے؟" میں نے کہا "اور کیا تم خود کوڈ لینگویج میں اتنی ہی روانی سے گفتگو کر سکتے ہو جس طرح اس وقت کر رہے ہو؟"

"نہیں" ڈیوڈ نے نفی میں سر ہلایا "لیکن مجھے اس پر خاصا عبور ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر ہم مختصر پیغامات بھیجتے ہیں اس لئے زیادہ دقت نہیں ہوتی۔"

"کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے؟" میں نے کہا "تم کوڈ لکھ دو۔ میں اس کی پریکٹس کرنے کی کوشش کروں گا۔ ممکن ہے کامیابی ہو ہی جائے۔"

ڈیوڈ ریان نے کاغذ قلم سنبھال لیا اور میں بڈ کی طرف متوجہ ہو گیا جو اس وقت کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"میں انسان ہوں چیف!" اس نے آتے ہی غصیلے لہجے میں کہا "لیکن تم نے مجھے کوئی بھوت سمجھ رکھا ہے۔"

"کیا بات ہو گئی بڈ؟" میں نے ہنس کر کہا "بہت ناراض لگ رہے ہو۔"

"دو آدمیوں کی نگرانی کے لئے دو انسان ہونے چاہئیں۔ ایک اگر ہوٹل سے باہر چل دے تو میں کس کی نگرانی کروں؟"

"ظاہر ہے اس موقع پر تم اس فرد کی نگرانی کرو گے جو ہوٹل سے باہر جا رہا ہے" میرے بجائے تہذیب نے کہا۔

"بڈ نے یہی کیا چیف" بڈ نے فخریہ انداز میں کہا۔ "اس کے باوجود تم لوگ مجھے بے وقوف کہتے ہو؟"

"ہرگز نہیں بڈ! تم تو بہت عقل مند ہو۔ ہاں تو پھر کیا ہوا؟" میں نے کہا۔

"اس وقت تمہارا مطلب ہے نا اس لیے بڈ کو مکھن لگا رہے ہو" بڈ نے مجھے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "مطلب نکل جائے گا تو پھر آنکھیں پھیر لو گے۔"

"اب نہیں پھیروں گا" میں نے بڈ کو چمکارا اور تہذیب ہنسنے لگی۔ "تم رپورٹ تو پیش کرو۔"

"رپورٹ کیا خاک پیش کروں چیف! وہ دونوں کہیں گئے ہی نہیں" بڈ نے بڑی معصومیت سے کہا اور میں اسے گھورنے لگا۔

"تم فضول باتیں بہت کرتے ہو۔ اگر وہ دونوں کہیں نہیں گئے تو تم یہ بات سیدھی طرح نہیں بتا سکتے تھے؟"

"نگرانی کرانے کے لیے جنرل ٹیرس کے آدمی کیا برے تھے" بڈ بڑبڑایا "وہ کم از کم اس حماقت کا ارتکاب تو نہ کرتے جو مجھ سے سرزد ہو گئی۔"

"میرے پاس وقت کم ہے بڈ" میں نے سنجیدگی سے کہا اور بڈ اچانک ہی سنجیدہ ہو گیا۔

"سوری چیف! دراصل مجھے پہلے ہی خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ان لوگوں کی فون پر ہونے والی گفتگو سے باخبر رہنا چاہئے اس لیے میں نے آپریٹر کو رشوت دے کر اس بات پر رضامند کر لیا تھا کہ وہ ان لوگوں کی فون پر ہونے والی گفتگو سے مجھے مطلع کر دے۔ معمولی سے کام کی بھاری رشوت مل رہی ہو تو کون کم بخت انکار کر سکتا ہے اور خصوصاً اس صورت میں کہ آپریٹر ایک حسین سیاہ فام لڑکی ہو۔"

"مختصر گفتگو کرو بڈ" میں نے جھنجلا کر کہا اور بڈ سنبھل گیا۔

"تمہیں شاید یہ سن کر حیرت ہو کہ انہوں نے بیرون ملک دو کالیں کی ہیں جن میں سے ایک وہ پہلے بھی کر چکے تھے۔ آپریٹر نے آسانی سے وہ گفتگو نہ صرف سن لی تھی بلکہ اسے یاد بھی تھی اس لئے کہ گفتگو صرف ایک جملے پر مشتمل تھی اور وہ جملہ بھی بڑا عجیب تھا۔ "خرگوشوں کا جوڑا مل گیا ہے"۔۔۔ دوسری کال انہوں نے اس وقت کی جب شام کے اخبارات ان کے کمرے میں پہنچائے گئے۔ یہ کال بھی شی گورائے میں کسی مادام کلارا کو کی گئی تھی اور اس بار بھی گفتگو محض ایک جملے تک محدود تھی اور وہ جملہ تھا "خرگوشوں کا جوڑا بچھڑ گیا ہے" اس جملے کے جواب میں دوسری طرف سے بھی ایک ہی جملہ کہا گیا کہ "انہیں تلاش کرو۔"

"تم نے بڑی کارآمد معلومات فراہم کی ہیں بڈ" میں نے مضطربانہ انداز میں کہا "اس کے علاوہ اور کوئی بات؟"

"کرائے کی کار انہوں نے تبدیل کر دی ہے اور یہ کام ہوٹل کے اسٹاف کے توسط سے ہوا ہے۔ اب ان کے پاس سرخ رنگ کی کار ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کیپٹن جنس ڈلے کے متعلق بھی معلوم کیا اور محکمے سے انہیں جواب ملا کہ وہ دو دن کی چھٹی پر ہے تو انہوں نے اس کا پتا بتا کر تصدیق چاہی جس کی تصدیق کر دی گئی۔"

ڈیوڈ ریان سر جھکائے کام میں مصروف تھا "تم نے سنا ڈیوڈ" میں نے اسے مخاطب کیا اور وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگا۔ میں نے اسے بتایا کہ بڈ نے کیا اطلاعات فراہم کی ہیں۔

"انہیں شام کے اخبارات کے ذریعے علم ہوا ہو گا کہ آپ دونوں بچ گئے ہیں" ڈیوڈ نے کہا "اس سے قبل انہوں نے کیپٹن جنس ڈلے کی فراہم کردہ اطلاعات کو درست سمجھ کر مادام کلارا کو مطلع کر دیا ہو گا کہ ان کا مشن کامیاب رہا ہے۔ اس اطلاع کے ذریعے کے لیے خرگوشوں والا کوڈ مقرر کیا گیا ہو گا تاکہ فون پر محفوظ طریقے سے گفتگو ہو سکے۔"

"اور اس لئے انہیں جنس ڈلے کی تلاش ہے کہ اس نے انہیں غلط اطلاع کیوں فراہم کی" میں نے کہا "لیکن اصل مسئلہ مادام کلارا کا ہے۔ وہ کون ہے اور کیا ہے؟"

"مادام کلارا کا شمار ان ورکرز میں ہوتا ہے جو ریڈل کے منظور نظر ہیں۔ کہنے کو تو وہ عورت ہے مگر کارکردگی میں بہت سے مردوں کو مات کرتی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے شی گورائے میں انچارج ہے۔"

"کیا تم اس کے ایڈریس سے واقف ہو؟"

"نہیں، میرے لئے تو وہ فون نمبر بھی نیا ہے جو مسٹر بڈ نے بتایا ہے" ڈیوڈ نے کہا "لیکن تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"اس سے خط و کتابت کرنے کا ارادہ ہے۔" میں نے کہا اور ڈیوڈ مجھے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"اگر کبھی کوئی دستاویز وغیرہ بھیجنی ہو تو اس کے لیے ایک پوسٹ بکس نمبر مخصوص ہے۔"

میں نے مادام کلارا کا پوسٹ بکس نمبر نوٹ کیا۔ یہ مادام کلارا کے لئے مخصوص نہیں تھا بلکہ شی گورائے میں ایگلز کے انچارج کا مخصوص نمبر تھا اور چونکہ شی گوارے میں یہودی نواز حکومت تھی اس لئے ایگلز کے ایجنٹوں کو وہاں خاصی مراعات حاصل تھیں۔ انہی میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ان کی ڈاک کبھی سنسر نہیں کی جاتی تھی نیز یہ کہ جب بھی کوئی ڈاک آتی تھی انہیں فوراً مطلع کر دیا جاتا تھا۔

"تم نے اس بار تنہا سرگرم عمل رہنے کا تہیہ کر لیا ہے کیا؟" اچانک تہذیب نے کہا۔ اس کے لہجے میں شکایت تھی۔

"نہیں تو" میں نے کہا "میں نے بڈ سے بھی تو مدد لی ہے اور پھر جنرل ٹیرس بھی تو بھرپور طریقے سے میری مدد کر رہا ہے۔"

"علی گروپ کے تمام ممبر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ انہیں ہماری آمد کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ ہم سے ملنے کے لئے بڑی بے تابی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔"

"تم دیکھ رہی ہو، سر کھجانے کی فرصت نہیں مل رہی ہے۔ ریڈل ہے کہ وار پر وار کئے چلا جا رہا ہے اگر یہی عالم رہا تو وہ چھا جائے گا۔"

"یہ تم کہہ رہے ہو؟" تہذیب نے حیرت سے کہا "تمہاری وجہ سے ایگلز کو محض چند گھنٹوں کے اندر جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی برسوں نہیں ہو سکے گی۔ کیا اب بھی تمہاری تسلی نہیں ہوئی؟"

"نہیں تہذیب! میں اسے نقصان پہنچانے کا سبب ضرور بنا ہوں مگر جب تک اسے خود میرے ہاتھوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بات نہیں بنے گی۔"

تہذیب نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "میں تمہاری بات سمجھ رہی ہوں علی! مگر سوال یہ ہے کہ تم نے مجھے کیوں عضو معطل بنا رکھا ہے؟"

"آج صبح ہی تو تم ریڈل کی قید سے آزاد ہوئی ہو اور آج ہی یہ شکوہ کر رہی ہو۔ ایک آدھ روز آرام کر لو، پھر دیکھا جائے گا۔"

"کل کی پوری رات تم نے جاگ کر گزاری۔ آج دن بھر ایک لمحے کے لئے پلک نہیں جھپکائی اور معلوم نہیں ابھی کب تک تمہیں سونا نصیب نہیں ہو گا۔ جب تم خود اتنی بے آرامی سے رہے ہو تو میرا کیا قصور ہے۔"

"کوئی قصور نہیں ہے بابا" میں نے ہنس کر کہا "تمہارے کرنے کا کوئی کام ہو یا نہ ہو تمہیں مصروف ضرور رکھوں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کون سا ایسا کام ہے جو میں نہیں کر سکتی؟" تہذیب نے برا مان کر کہا "جب تم نے بڑے سے کام لے لیا تو کیا مجھے تمہارا ہاتھ بٹانے کا حق نہیں ہے۔"

"تو تم یوں کرو کہ علی گروپ کے ارکان کو ہینڈل کرلو" میں نے کہا "کسی کو شی گورائے بھیج کر مادام کلارا کے بارے میں معلومات حاصل کراؤ۔"

"جب یہاں میرے لئے کوئی کام ہی نہیں ہے تو میں خود ہی کیوں نہ چلی جاؤں؟"

"ٹھیک ہے" میں نے اثبات میں سر ہلایا "تم خود چلی جاؤ یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ ہمیں انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرنا ہے۔ تمہاری تجویز مجھے پسند آئی لیکن اس وقت ذرا نکیتا سے نمٹ لیں۔"

○☆○

کیتھی براؤن نے دروازے کے ہضمی قفل میں چابی گھمائی اور تالا کھل گیا۔ قفل میں سے چابی نکال کر وہ خود پیچھے ہٹ گئی اور تہذیب آگے بڑھی۔ اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا مگر اس مختصر سے کمرے کے اندر داخل نہیں ہوئی جس میں نکیتا کو قید کیا گیا تھا۔ یہ کمرہ ٹیرس محل کے تہ خانے میں واقع تھا اور نکیتا کو میری سفارش پر اس کمرے میں جگہ دی گئی تھی۔

میں اور کیتھی براؤن پیچھے کھڑے تھے اور تہذیب آگے تھی۔ اس نے دروازہ پورا نہیں کھولا تھا۔ نیم وا دروازے سے کمرے کے اندر پڑا ہوا بیڈ نظر آرہا تھا جو خالی تھا۔ دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی قد آدم چوبی الماری دکھائی دے رہی تھی جس کے پٹ بند تھے۔ الماری کے ساتھ ہی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی جو اس کمرے کی واحد کرسی تھی۔ کمرے میں سب کچھ تھا مگر نکیتا نہیں تھی۔ ملحقہ باتھ روم کا دروازہ اگر بند ہوتا تو سوچا جا سکتا تھا کہ وہ باتھ روم میں چھپ گئی ہوگی لیکن ایسا نہیں تھا۔

کیتھی براؤن نے میری طرف دیکھا جب کہ میری تمام تر توجہ تہذیب پر اور تہذیب کی کمرے کی طرف تھی۔ آگے رہنا اس کی خواہش تھی جسے میں نے رد نہیں کیا تھا۔

تہذیب نے چند لمحے توقف کرنے کے بعد دروازہ تھوڑا سا اور وا کیا مگر اب بھی نکیتا نظر نہیں آئی۔ شاید وہ دروازے کے عقب میں تھی تاکہ اندر داخل ہونے والے پر بے خبری میں حملہ کر سکے۔ تہذیب نے دروازے پر ہولے سے دستک دی مگر اس کا بھی کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں ہوا۔ کیتھی براؤن نے دوبارہ مضطربانہ انداز میں میری طرف دیکھا اور میں نے اس کا شانہ ہولے سے تھپ تھپا کر اسے پُرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔

دستک کا کوئی جواب نہ ملنے پر تہذیب جھپٹ کر کمرے کے اندر داخل ہوگئی تاکہ دروازے کے عقب سے کئے جانے والے حملے سے موثر طور پر نمٹ سکے لیکن اس پر حملہ نہیں ہوا۔ برق رفتاری سے اندر داخل ہونے کے ساتھ ساتھ تہذیب نے اپنا رخ بدلا تھا اور کمرے کے اندر داخل ہونے کے بعد وہ بڑی پھرتی سے دروازے کی طرف مڑ گئی تھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ دروازے کے عقب میں کوئی نہیں ہے پھر نکیتا کہاں گئی؟

تہذیب بہت تیزی سے گھومی اور اس کی نظروں نے اس ایک لمحے کے اندر اندر کمرے کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن اس بار بھی نکیتا اسے نظر نہیں آئی۔ میں اور کیتھی براؤن اپنی اپنی جگہ پر جمے کھڑے رہے۔

تہذیب کا ذہن اس وقت یقیناً بڑی برق رفتاری سے کام کر رہا ہوگا۔ کمرے میں نکیتا کو موجود نہ پا کر اس کا خیال سب سے پہلے بیڈ کی طرف مبذول ہوا تھا اور اس نے بیڈ کے کنارے فرش سے لٹکتی ہوئی چادر ہٹا کر بیڈ کے نیچے جھانکا تھا اور ٹھیک اسی وقت کیتھی براؤن نے بڑی مضبوطی سے میرا ہاتھ تھام لیا۔ وہ میری توجہ الماری کی طرف مبذول کرانا چاہتی تھی جس کا پٹ کھلتا نظر آرہا تھا اور اس میں سے نکیتا برآمد ہوئی تھی۔ اس وقت تہذیب کی پشت نکیتا کی طرف تھی اور وہ بیڈ کے نیچے جھانکنے کے بعد اٹھ رہی تھی یہ منظر دیکھ کر ایک لمحے کو میں خود بھی مضطرب ہوگیا مگر میں نے تیزی سے اپنی کیفیت پر قابو پالیا۔

تہذیب کو غالباً کسی گڑبڑ کا احساس ہوگیا تھا اس لئے اس نے اٹھتے اٹھتے پلٹنے کی کوشش کی تھی مگر اتنی دیر میں نکیتا اس پر حملہ کر چکی تھی۔ نکیتا نے تہذیب پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا تھا۔ وہ تہذیب کی گردن کو نشانہ بنانا چاہتی تھی لیکن اس کا نشانہ ذرا سا چوک گیا اور اس کا بھرپور ہاتھ تہذیب کے شانے پر پڑا۔ نشانہ چوکنے میں تہذیب کی پھرتی کو بھی دخل تھا۔ نکیتا کا نشانہ چوکنے کے باوجود شانے پر پڑنے والے ہاتھ نے تہذیب کو لڑکھڑا کر بیڈ پر گرنے پر مجبور کر دیا۔ نکیتا نے بڑی تیزی سے اس پر چھلانگ لگائی لیکن تہذیب نے بیڈ پر گرتے ہی لوٹ لگائی تھی ورنہ وہ نکیتا کی زد میں آگئی ہوتی۔

تہذیب اچھل کر بیڈ سے نیچے آگئی۔ اگر وہ چاہتی تو نکیتا کو بیڈ پر ہی چھاپ سکتی تھی۔ اس کے پاس اتنا وقت تھا

مگر اس نے نکیتا سے کھل کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

تہذیب کے دونوں ہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور نگاہیں نکیتا پر مرکوز تھیں جو شاید ذہنی طور پر اعتراف شکست کر چکی تھی۔ وہ اٹھ کر تو بیٹھ گئی تھی لیکن مقابلے پر آمادہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔

"آؤ" تہذیب غرائی "سامنے سے آکر مقابلہ کرو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم کتنے پانی میں ہو۔"

نکیتا کے انداز میں کچھ جھجک نظر آئی لیکن پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی مگر اس کے انداز سے لگتا نہیں تھا کہ وہ تہذیب سے مقابلہ کرے گی۔ اس کے ہر انداز سے شکست خوردگی ظاہر ہو رہی تھی۔

"نہیں" اچانک نکیتا نے کہا "میں تم سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

"لیکن چھپ کر حملہ کر سکتی ہو" تہذیب نے تنفرانہ لہجے میں کہا "یہودی قوم ہے ہی دھوکے باز۔"

"مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم پر دھوکے سے حملہ کیا" نکیتا نے کہا اور جملہ ختم ہوتے ہوتے اچانک دوبارہ تہذیب پر جھپٹ پڑی۔ تہذیب کی پشت میری طرف تھی اس لئے میں اس کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ سکا لیکن یہ اندازہ ہے کہ اس کی نگاہ نکیتا پر سے ہٹ گئی ہوگی اور نکیتا اسے غافل سمجھ کر اس پر جھپٹ پڑی ہوگی مگر تہذیب کے ردِ عمل سے ظاہر ہوتا تھا کہ نکیتا نے فاش غلطی کی تھی۔ اس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑا۔ تہذیب غافل نہیں تھی۔ وہ بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹی۔ نکیتا اپنی جھونک میں آگے نکلی تو پشت سے تہذیب نے اس کی کمر پر ایک زوردار لات جمادی۔ نکیتا نے سنبھلنے کی بہت کوشش کی مگر لڑکھڑاتی ہوئی کمرے سے باہر آکر گری۔

میں ایک قدم آگے بڑھ کر جھکا اور نکیتا کو بالوں سے پکڑ کر بڑی بے دردی سے اٹھایا۔ نکیتا پر شاید جنون کا دورہ پڑا تھا اس لئے کہ اس نے مجھ سے بھی لپٹ پڑنے کی کوشش کی تھی مگر میں نے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر ایک بھرپور تھپڑ رسید کیا۔ نکیتا کا منہ گھوم گیا اور وہ اچھل کر دروازے کی چوکھٹ سے ٹکرائی پھر زمین پر گر پڑی۔ میرے ایک ہی تھپڑ سے اس کی جنونی کیفیت ہوا ہوگئی تھی۔

"اٹھو نکیتا" میں نے سرد لہجے میں کہا "اور ایک بار پھر تہذیب کو دھوکا دے کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کرو۔"

نکیتا نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس کے چہرے کی سفید ملائم و نازک جلد پر میری پانچوں انگلیوں کے نشان بن گئے تھے اور اس کے ہونٹوں سے خون کی ایک پتلی سی لکیر بہہ کر اس کی ٹھوڑی کی طرف آرہی تھی۔

"تم نے میرے اوپر ہاتھ اٹھایا ہے علی!" نکیتا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔

"ہاں علی نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ تو اس میں کیا خاص بات ہوگئی؟" تہذیب نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"مجھے غور سے دیکھو علی! میں تمہارا آئیڈیل ہوں" نکیتا نے کہا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے تہذیب کا جملہ سنا ہی نہ ہو "میں وہی چہرہ ہوں جو تمہیں چودھویں کے چاند میں نظر آیا کرتا تھا۔"

"یہی تو مصیبت ہوگئی" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا "علی کو اب چاند میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں چاند کی طرف واپس روانہ کر دیا جائے۔"

نکیتا نے تہذیب کی طرف جن نظروں سے دیکھا اسے الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے، اس ایک نگاہ میں غصہ بھی تھا اور بے بسی بھی۔ قہر بھی تھا اور رقابت بھی۔ حسد بھی تھا اور احساسِ محرومی بھی۔

"مجھے غور سے دیکھو نکیتا! میں وہ شخص ہوں جس نے تم لوگوں کو کلین بولڈ کیا ہے۔ تمہاری مایہ ناز مشینوں کو دھوکا دیا ہے اور تمہارے موشے ہاورڈ کو احساس بھی ہوگیا ہے کہ میں نے اسے کیسی شکست سے دوچار کیا ہے۔ وہ تمہارا وقت تھا نکیتا جب مجھے ڈراما کرنا پڑا تھا۔ اب ہمارا وقت ہے۔ تم بھی کوئی ایسا ڈراما رچاؤ کہ ہم دھوکا کھا جائیں۔"

"تم سمجھ رہی تھیں کہ علی یار خان جیسا شخص تمہارے حسن کے دام میں گرفتار ہوگیا ہے" تہذیب نے طنزیہ لہجے میں کہا "کیا تمہیں معلوم نہیں تھا نکیتا کہ علی نے شکست کھانا نہیں سیکھا۔ تمہارا بے وقعت حسن اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تمہاری جسمانی رعنائیاں اس کے خرمن ہوش حواس پر بجلی بن کر نہیں گر سکتیں۔ تمہاری ادائیں اس کا سکون غارت نہیں کر سکتیں اور تمہاری بے باکی اسے بھٹکا نہیں سکی؟" تہذیب نے کہا۔

"یہ سب کچھ انہیں معلوم تھا تہذیب! بس ایک بات انہیں معلوم نہیں تھی کہ میں ان مشینوں کو دھوکا بھی دے سکتا ہوں۔"

"تم نے ہمیں دھوکا دیا تھا علی! اور ہم دھوکا کھا بھی گئے تھے لیکن یقین کرو میں یہاں سے نکلنے کے لئے تمہیں کوئی

 Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فریب نہیں دوں گی۔"

"واہ" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "تمہاری ڈھٹائی کی داد دینا پڑتی ہے۔ چند لمحے پہلے ہی تو تم نے تہذیب کو دھوکا دینے کی کوشش کی تھی؟"

نکیتا اٹھ کھڑی ہوگئی "وہ میری بھول تھی علی!" اس نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا "میں بھول گئی تھی کہ اگر میں نے تہذیب کو زیر کرلیا تب بھی یہاں سے نکل نہیں سکوں گی؟"

"تمہیں یہ اندازہ بھی ہوگا کہ تمہیں جذبہ خیرسگالی کے تحت یہاں نہیں رکھا گیا ہے" تہذیب نے کہا "انگلز میں تم خاصی اہمیت کی حامل ہو۔ یقیناً تمہاری معلومات بھی قابل رشک ہوں گی۔"

"میں جانتی ہوں" نکیتا نے کہا "اور ذہنی طور پر ہر قسم کے حالات سے گزرنے کے لئے تیار بھی ہوں۔"

"گویا تم نے زبان نہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے" میں نے کہا "لیکن فی الوقت میں صرف مادام کلارا کے بارے میں جاننے کا خواہش مند ہوں۔"

مادام کلارا کے نام پر نکیتا چونکی تھی "تمہیں مادام کلارا کے بارے میں کس طرح علم ہوا؟" اس نے حیرت سے کہا۔

"ہمیں اور بھی بہت کچھ معلوم ہے نکیتا" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "لیکن تم اس الجھن میں مت پڑو۔ صرف یہ بتاؤ کہ ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو یا نہیں؟"

"نہیں" نکیتا نے ایک جھٹکے سے کہا "تم لوگ چاہے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردو مگر تم میری زبان نہیں کھلوا سکو گے۔"

"اگر تمہیں میری معلومات کے بارے میں اندازہ ہوتا تو تم کبھی ایسی حماقت نہ کرتیں" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "تم شاید ہی میری معلومات میں اضافہ کرسکو۔۔۔ میں نے تو تمہیں محض ایک موقع دینا چاہا تھا معلوم نہیں کیوں تم سے ہمدردی محسوس ہونے لگی ہے۔ تم زبان کھول دیتیں تو۔"

"تم ایک فریبی اور مکار آدمی ہو علی! تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔"

"یہ تو اپنی اپنی قسمت کی بات ہے نکیتا! میں نے تمہیں موقع دیا تھا مگر تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی ایسا کوئی امکان نظر آتا ہے۔"

"تمہیں بالکل درست نظر آتا ہے۔ اب تم ہر امکان اپنے ذہن سے جھٹک دو۔ میں تمہارے کسی فریب میں آنے کے لئے تیار نہیں۔"

میں نے تہذیب اور کیتھی براؤن کی طرف دیکھا "اب کیا کیا جائے؟ تم لوگ تو کہہ رہی تھیں کہ نکیتا کو بے وقوف بنا کر اس سے بہت کچھ اگلوایا جاسکتا ہے۔"

"یا تو تمہاری سماعت میں نقص ہوگیا ہے یا پھر یادداشت کمزور ہوگئی ہے" تہذیب نے کہا "میں نے بے وقوف بنانے کو نہیں روسٹ بنانے کو کہا تھا۔"

"اور میں نے توسٹ بنانے کو کہا تھا" کیتھی کیوں پیچھے رہتی "اگر کہو تو ٹوسٹر کا بندوبست کروں؟"

"کیا خیال ہے؟" میں نے نکیتا کی طرف دیکھا "روسٹ بننا پسند کروگی یا ٹوسٹ۔۔۔ بے وقوف بننے سے تو تم نے انکار کردیا ہے۔"

نکیتا کے چہرے پر کرب کے آثار نظر آئے "مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم بے بس لوگوں کا مضحکہ بھی اڑا سکتے ہو؟"

"ابھی تو تم کسی بھی صورت زبان نہ کھولنے کے عزم کا اظہار کررہی تھیں اور اب تم نے خود پر مظلومیت طاری کرلی" میں نے حیرت سے کہا۔

"میں نے خود پر مظلومیت طاری نہیں کی بلکہ یہ تمہارے سفاک طرز عمل پر میرا ردعمل تھا۔"

"کمال ہے جن لوگوں نے لاکھوں فلسطینیوں کو بے گھر کردیا ان سے دوسروں کے دو جملے بھی برداشت نہیں ہوتے۔"

"تم فلسطینیوں کے ٹھیکیدار نہیں ہو۔ نہ ہی فلسطین سے تمہارا کوئی تعلق ہے" نکیتا نے غصیلے لہجے میں کہا "بلکہ تم تو عرب بھی نہیں ہو۔"

"جس طرح میں عرب نہیں ہوں اسی طرح تم بھی اسرائیلی نہیں ہو بلکہ کوئی بھی اسرائیلی نہیں ہے۔ کیا مذہبی رشتہ صرف یہودیوں کے لئے مخصوص ہے۔ دنیا بھر کے یہودی مل کر اسرائیل کے قیام اور اس کی مضبوطی کے لئے کام کررہے ہیں لیکن حیرت کی بات ہے کہ ان سے ایک غیر عرب برداشت نہیں ہورہا۔ حالانکہ بات برابر کی ہے۔ فلسطینیوں سے میرا بھی دینی رشتہ ہے۔ جب ایک رشتے کو تم لوگ اپنے لئے جائز قرار دے سکتے ہو تو دوسرے کے لئے اسے کس طرح ناجائز کہو گے؟"

"تم خواہ مخواہ وقت برباد کررہے ہو علی!" تہذیب نے کہا "اگر یہ مادام کلارا کے بارے میں نہیں بتاتی تو اس کا قصہ ختم کرو۔"

"نہیں تہذیب! میں اس کا قصہ ختم نہیں کروں گا۔ اگر ایسا ہوا تو اسرائیل پر ایک یہودی کی قربانی کا اضافہ ہوجائے گا اور میں کسی یہودی کو یہ سعادت نہیں بخشنا چاہتا البتہ۔۔۔" میں نے خاموش ہوکر نکیتا کے چہرے کی طرف دیکھا "البتہ اگر نکیتا کا یہ حسین چہرہ داغ دار ہوگیا تو مجھے خود بھی اس کا افسوس ہوگا۔"

"میں نے آج تک کسی ایسے شخص کو طویل زندگی پاتے نہیں دیکھا جس نے موشے ہاورڈ کی دشمنی مول لی ہو" نکیتا نے دانت پیس کر کہا۔

"اپنی دانست میں تو تمہارے موشے ہاورڈ نے آج صبح مجھے ختم ہی کردیا تھا لیکن شاید تم نہیں جانتیں کہ ہم مسلمانوں کے عقائد کے مطابق زندگی اور موت صرف خدا کے اختیار میں ہے لہٰذا اس طرف سے تو بالکل بے فکر رہو لیکن اللہ نے چاہا تو اب تم لوگوں کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ موشے ہاورڈ کو میں عنقریب منہ توڑ جواب دینے والا ہوں لیکن تمہارا معاملہ میں تہذیب پر چھوڑتا ہوں۔ تمہارے ساتھ وہ جو بھی سلوک کرے اس کی مرضی ہے۔"

○☆○

بنس ڈلے نشے میں دھت ہورہا تھا۔ گزشتہ ایک گھنٹے سے میں اس کے ساتھ تھا اور اسے یقین دلانے کی کوشش کررہا تھا کہ اس سے حاصل ہونے والی معلومات صیغہ راز میں رہیں گی۔

"تین سال پہلے مجھے ملازمت سے نکال دیا گیا تھا" بنس ڈلے نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا "اب مجھے کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟"

میں نے اپنا سر پیٹ لیا۔ یہ سوال اس نے شاید بیسویں دفعہ کیا تھا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں شراب کیوں فراہم کی گئی؟" میں نے جھنجلا کر کہا "اب تم اس قابل بھی نہیں رہے کہ کچھ سمجھ بوجھ سکو۔"

"نہیں ٹھہرو" بنس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ وہ کچھ سوچنے کی کوشش کررہا تھا "ٹھیک ہے میں نے تمہاری بات پر یقین کرلیا۔ مجھے گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مجھے شراب کیوں فراہم کی جاتی؟"

"شکر ہے" میں نے ایک طویل سانس لی "بات تمہاری سمجھ میں تو آئی۔ اب مجھے یہ بتادو کہ جس الزام میں تمہیں ملازمت سے نکالا گیا تھا اس میں کس حد تک صداقت تھی؟"

"تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو؟" بنس بھڑک اٹھا "یقیناً میرے خلاف کوئی گہری سازش ہورہی ہے۔"

"مجھے غور سے دیکھو بنس! میں تمہارے میک اپ میں ہوں۔ ملک کے کچھ دشمن میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ کیا تم یہ پسند نہیں کروگے کہ اپنے ملک کے کام آؤ۔"

"ضرور پسند کروں گا۔ مگر اس کے عوض مجھے کیا ملے گا؟"

"تمہیں ملازمت پر بحال کردیا جائے گا" میں نے بے ساختہ کہا "لیکن اس کے لئے تمہیں نہ صرف مجھ سے تعاون کرنا پڑے گا بلکہ آئندہ کے لئے صاف ستھری زندگی گزارنے کا وعدہ بھی کرنا پڑے گا۔"

"مجھے منظور ہے" بنس نے خوش ہوکر کہا "مگر میں شراب نوشی نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ میری کمزوری ہے۔"

"اور عیاشی؟" میں نے سوالیہ انداز میں کہا "میں نے سنا ہے لڑکیاں تمہاری کمزوری ہیں؟"

"یہ اس وقت کی بات ہے جب میں ملازمت میں تھا اور اوپر کی آمدنی بھی اچھی خاصی ہوجاتی تھی۔ لڑکیاں خود پروانہ وار مجھ پر گرتی تھیں لیکن جب ملازمت چھوٹی اور میرا ہاتھ

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تنگ ہونا شروع ہوا تو یکے بعد دیگرے ان سب نے مجھ سے منہ موڑ لیا۔ اب میں ہوں اور میری تنہائی ہے۔ گزر اوقات کرنے کے لئے محنت مزدوری کرنا پڑتی ہے۔ مجھ پر لڑکیوں کی حقیقت منکشف ہو چکی ہے۔ اب اپنے حالات سدھرتے ہی میں شادی کرلوں گا۔ مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ ملازمت کتنی اہم چیز ہوتی ہے۔"

وہ نشے میں تھا اور اس کی بات پر یقین کرنا آسان نہیں تھا مگر میں نے یقین کرلیا۔ ٹھوکر کھانے کے بعد آدمی کے سنبھلنے کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔

"تم نے بتایا نہیں کہ جس الزام میں تمہیں برطرف کیا گیا تھا اس میں کس حد تک صداقت تھی؟" میں نے کہا۔

"مجھ پر رشوت ستانی کا الزام تھا" بنس نے کہا "لیکن میں اکیلا ہی تو رشوت نہیں کھا رہا تھا۔ اپنے افسران کو بھی کھلا رہا تھا اور پھر محکمے میں ایسا کون پارسا ہے جو صرف تنخواہ پر گزارا کر رہا ہو۔"

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے افسران اور ساتھیوں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی تھی؟ تمہیں ملازمت سے نہیں نکالا جانا چاہئے تھا؟"

بنس سوچ میں پڑ گیا پھر جھجکتے ہوئے بولا "نہیں، میں ایسا نہیں سمجھتا۔"

"کیا اس لئے کہ تمہارے ساتھی اصل معاملے کو سامنے نہیں لائے تھے" میں نے بنس ڈلے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور وہ بری طرح چونک پڑا۔

"کون سا اصل معاملہ؟" بنس نے بوکھلا کر پوچھا۔ اس کا نشہ ہرن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کچھ نہیں" میں نے بے پروائی سے کہا "جو کچھ مجھے معلوم ہوا تھا اس کی تصدیق کرنا چاہ رہا تھا۔ سنا ہے تمہیں فنون سپہ گری سے بھی دلچسپی ہے؟"

"صرف شمشیر زنی سے" بنس نے کہا "مگر تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آرہیں۔ مجھے اپنا مستقبل خطرے میں نظر آنے لگا ہے۔"

"بے فکر رہو، میں نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم ہوں" میں نے کہا "اور تم بھی اپنی بات پر قائم رہنا، ورنہ بڑے خسارے میں رہو گے۔"

○☆○

رات گیارہ بجے کے بعد میں بنس ڈلے کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔ یہ اپارٹمنٹ جس بلڈنگ میں تھا وہ گوٹے بل کے ایک پس ماندہ علاقے میں واقع تھی جہاں زیادہ تر غریب لوگوں کی رہائش تھی۔ دو منزلہ اس بوسیدہ سی بلڈنگ کے آس پاس بچے کچے مکانوں اور تنگ گلیوں کے سلسلے تھے۔ بلڈنگ اگرچہ لب سڑک واقع تھی مگر وہ سڑک بھی کسی اسٹریٹ سے زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ بنس سے ملاقات کے دوران میں نے اس سے بہت سی مفید باتیں معلوم کرلی تھیں جو اس کا رول ادا کرنے کے لئے ضروری تھیں اس کے روپ میں چونکہ مجھے موشے ہاورڈ سے الجھنا تھا لہٰذا اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات کا حصول اشد ضروری تھا۔

بنس کا اپارٹمنٹ محض ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ اس بلڈنگ میں تمام کمرے ایسے ہی تھے جن میں باتھ روم تک نہیں تھا۔ ہر منزل پر ٹوائلٹ اور باتھ روم علیحدہ سے بنے ہوئے تھے۔ یہاں چونکہ شادی شدہ لوگوں کا گزر نہیں تھا اس لئے باورچی خانے کا تصور بھی معدوم تھا۔

میں نے دروازے کی کنڈی سے جھولتا ہوا تالا کھولا اور کمرے کے اندر داخل ہو کر لائٹ جلا دی۔ کمرے کے وسط میں ایک لمبے تار کی مدد سے جھولتا ہوا ساٹھ واٹ کا بلب روشن ہو گیا۔ میں نے دروازہ بند کرکے اندر سے چٹخنی لگائی اور اس واحد چارپائی کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک ٹسن دو چادر اور میلا سا تکیہ نظر آرہا تھا۔

میں جوتوں سمیت چارپائی پر لیٹ گیا اور جیب سے وہ کاغذ نکال لیا جس پر ڈیوڈ نے کوڈ لکھ کر دیے تھے۔ اب میرے پاس کوڈ ازبر کرنے کے سوا کوئی کام نہیں تھا مگر نیند سے لڑنا بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا۔

کوئی دو گھنٹے اسی عالم میں گزر گئے۔ کوڈ بڑی حد تک میں نے ذہن نشین کرلئے تھے۔ گزشتہ پوری رات اور پھر سارا دن جاگتے رہنے کے باعث اب میرے لئے آنکھیں کھلی رکھنا بھی دوبھر ہو رہا تھا۔ میں نے کاغذ تہہ کرکے جیب میں رکھا اور آنکھیں بند کرلیں۔ اٹھ کر لائٹ آف کرنے کو بھی جی نہیں چاہ رہا تھا۔

قبل اس کے کہ میں نیند کی مہربان آغوش میں پہنچتا، دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے؟" میں نے بلند آواز میں پوچھا مگر باہر سے جواب ملنے کے بجائے دروازہ اور زور سے پیٹا گیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کون ہے؟" میں نے اس بار پہلے سے بھی بلند آواز میں پوچھا مگر اس بار بھی جواب نہیں ملا اور دروازہ پہلے سے بھی زیادہ زور زور سے پیٹا جانے لگا۔

چارپائی سے اٹھتے وقت مجھ پر جھنجلاہٹ طاری ہو گئی۔ بنس ڈلے کے دوستوں کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ اگر اس کے دوست اتنے ہی نامعقول ہیں تو میرا یہاں رہنا دوبھر کردیں گے۔

میں نے دروازے کی کنڈی کھولی اور بے ساختہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ دروازے کے باہر کھڑے ہوئے دو افراد سیاہ لباس میں ملبوس تھے اور ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے ریوالور صاف نظر آرہے تھے مگر باہر روشنی اتنی نہیں تھی کہ ان کے چہروں کے نقوش نظر آسکتے۔

ان دونوں نے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے اور دروازے میں آکر رک گئے۔ میں نے ان دونوں کو پہچان لیا۔ وہ گراہم اور نیلسن تھے اور ان دونوں کے تیور بڑے خطرناک نظر آرہے تھے۔

گراہم ولسن کے خطرناک تیور دیکھ کر میں نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیے۔ یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی گولی چلا دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔

مجھے ہاتھ اٹھاتے دیکھ کر ولسن نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور تیزی سے پلٹ کر دروازہ کی چٹخنی لگا دی "ہم سے جھوٹ بولنے والا بچ نہیں سکتا مسٹر بنس ڈلے۔" ولسن نے چٹخنی لگا کر میری طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا مسٹر ولسن۔" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "اگر جھوٹ ہی بولنا ہوتا تو میں تمہیں یہاں نہیں مل سکتا تھا۔"

"تم نے کہا تھا کہ وہ دونوں کار بم کے دھماکے میں مارے گئے ہیں جبکہ مارا جانے والا شخص کوئی اور ہے ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں مر سکا۔"

"جلدی میں مجھے وہی کچھ معلوم ہوا تھا جو میں نے تمہیں بتایا تھا۔" میں نے پرسکون لہجے میں کہا "یہ تو شام کے اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا کہ دھماکے میں صرف کار کا ڈرائیور ہلاک ہوا تھا۔"

"تم بکواس کر رہے ہو۔" گراہم غرایا "تم نے کہا تھا کہ اگنیشن میں چابی گھماتے ہی ان دونوں کے پرخچے اڑ گئے تھے۔"

"ہاں، میں نے یہی کہا تھا لیکن اس وقت مجھے یہی معلوم تھا اور یہ خام فہمی کا نتیجہ تھا دراصل میری توجہ اس طرف تھی کہ کار میں بم فٹ کرنے والے کون تھے اس لئے میں غیر متعلق باتوں میں سر نہیں کھپا رہا تھا تم خود اندازہ کرسکتے ہو کہ مجھے دوسری تحقیقاتی ایجنسیوں سے زیادہ تیزی دکھانی پڑی تھی اور میں نے تن تناسب کو شکست دی۔"

میری دلیل ولسن پر اثر انداز ہوئی اور وہ سوچ میں ڈوب گیا تھا جبکہ گراہم جو عقل و خرد سے عاری معلوم ہوتا تھا اب بھی میری

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔

"تمہاری وجہ سے ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔" گراہم غرایا "اور اب تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"

"اگر میں نہ ہوتا تو ممکن ہے تم لوگ اس وقت زندہ نہ ہوتے اگر ہوتے بھی تو پولیس کی تحویل میں ہوتے۔" میں نے تلخی سے کہا "یہ بنس ڈلے کی ذہانت تھی جس نے تمہیں بچالیا پورے گوٹے مل میں تمہیں ایسا کوئی دوسرا نہیں مل سکتا۔"

"آئندہ یہ ایک بھی نہیں ملے گا۔" گراہم نے متفکانہ انداز میں کہا۔ اس کے دل میں انتقام کی آگ جل رہی تھی اسے آج صبح میرے ہاتھوں جو ہزیمت اٹھانا پڑی تھی اسے آسانی سے نہیں بھول سکتا تھا۔

"تمہیں میرا احسان مند ہونا چاہئے تھا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم انتہا درجے کی نامعقولیت کے مظاہرے پر تل گئے ہو۔"

"جو سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا اس کی کہانی کسی اور کو سنانے کے لئے تم زندہ نہیں رہو گے اس لئے ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔"

"میں زندہ نہیں رہوں گا تو تم بھی زندہ نہیں رہو گے تمہیں اتنی عقل بھی نہیں ہے کہ جو شخص سرکاری تحقیقاتی ایجنسیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک سکتا ہو وہ کیا نہیں کر سکتا۔"

"کیا مطلب۔" گراہم نے مجھے گھورا "اپنی زندگی کے آخری چند لمحوں میں بھی تم دھمکیاں دینے سے باز نہیں آؤ گے؟"

"اگر مجھے کچھ ہوا تو تمہارے بارے میں مکمل معلومات سرکاری اہل کاروں تک پہنچ جائیں گی۔"

"اس وقت تک ہم گوٹے مل سے نکل چکے ہوں گے۔" گراہم عیاری سے مسکرایا۔

"مجھے معلوم ہے۔" میں نے بے پروائی سے کہا "مکمل تیاریاں کرنے کے بعد ہی تم نے یہاں دھاوا بولا ہو گا مگر سوال یہ ہے کہ تمہیں خرگوشوں کا بچھڑا ہوا جوڑا ابھی تلاش کرنا ہے۔"

گراہم کے چہرے کا رنگ اڑ گیا ولسن بھی بری طرح چونکا تھا۔

"تم اپنے لئے گڑھا کھود رہے ہو۔" ولسن نے کہا "ہمارے فون سن کر تم نے اچھا نہیں کیا۔"

"مجھے اندازہ تھا کہ تمہاری نیت میں فتور ہے اس لئے میں مطمئن نہیں ہوا اور اب میرا دائرہ تفتیش تمہاری توقعات سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ سنو گے تو ہوش اڑ جائیں گے۔"

ولسن مجھے گھورنے لگا شاید وہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میری بات پر یقین کرے یا نہ کرے۔

"تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اب میری تفتیش کا مرکز شی گورائے کا پوسٹ بکس نمبر ۱۲۸ ہے۔" میں نے کہا اور ولسن کا ہاتھ لرز گیا۔

"یہ ۔۔۔ یہ پوسٹ بکس نمبر تمہیں کہاں سے ملا؟" اس نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کوئی چیز خود سے نہیں ملتی مسٹر ولسن! بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔"

"میں کہہ رہا ہوں کہ اس شخص کو ہلاک کر دو۔" گراہم نے ہذیانی انداز میں کہا "یہ بہت خطرناک آدمی ہے ہمارے لئے کوئی بڑی مصیبت کھڑی کر دے گا۔"

"بازی تمہارے ہاتھ سے نکل چکی ہے مسٹر! میرے آدمی پہلی فرصت میں فون نمبر ٹرپل فائیو سیون زیرو پر مادام کلارا کو تمہارے کرتوتوں سے آگاہ کر دیں گے۔"

ولسن کے ساتھ ساتھ گراہم کا چہرہ بھی تاریک ہو گیا تھا۔ انہوں نے کئی غلطیاں کی تھیں ان غلطیوں کی اطلاع اگر ریجنل ہاورڈ کو مل جاتی تو وہ ان دونوں کو مروا دیتا۔

ولسن کا ریوالور والا ہاتھ جھک گیا اور وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا "تم سے مصالحت کرنے میں ہی بہتری ہے۔"

"تم عقل مند آدمی ہو مسٹر ولسن۔" میں نے سر ہلایا اور اپنے ہاتھ گرا دیے گراہم پر سکتہ طاری تھا۔

"بہتر یہ ہے کہ تم بھی ریوالور جیب میں رکھ لو۔" میں نے گراہم سے کہا "یہ ہتھیاروں کی نہیں ذہنی صلاحیتوں کی جنگ ہے جس میں تمہیں مات ہو چکی ہے۔"

"تم نے ہمیں ناک آؤٹ کر دیا ہے۔" ولسن پھیکے سے انداز میں مسکرایا "کیا تم ہمیں بیٹھنے کو بھی نہیں کہو گے؟"

"ضرور کہوں گا مسٹر ولسن! تم دونوں پلنگ پر آ جاؤ میں کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں۔"

"مجھے یقین نہیں آتا کہ کوئی شخص محض ایک دن کی قلیل سی مدت میں اس قدر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔" ولسن نے پلنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو یہ بتاؤ کہ رات کے اس پہر تم دونوں نے یہاں دھاوا کیوں بولا ہے؟"

"ہم مشتعل ہو گئے تھے۔" ولسن نے کہا "تم نے ہمیں ان دونوں کی ہلاکت کی اطلاع دی تھی اور وہی اطلاع ہم نے مادام کلارا کو پہنچا دی جو بعد میں غلط ثابت ہوئی۔"

"تمہارا مطلب ہے خرگوشوں کے ملنے کی اطلاع؟" میں نے ولسن کی بات کاٹ کر کہا۔

"ہاں" ولسن نے پہلو بدلا "تمہیں شاید اندازہ بھی نہ ہو کہ تصدیق کئے بغیر یہ اطلاع اس تک پہنچانے کی ہمیں کتنی کڑی سزا مل سکتی ہے۔"

"بات سمجھ میں نہیں آئی مسٹر ولسن! آخر مادام کلارا اور

تنذیب ا لکم ایکس میں ایسی کیا دشمنی ہے کہ وہ اس کی جان کے درپے ہو رہی ہے؟"

"ہم تو ایک بہت بڑی مشین کے بہت چھوٹے سے پرزے ہیں ہمیں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمیں کون سا کام کرنا ہے وجوہات نہیں بتائی جاتیں۔"

"میں ان لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتا جو مجھے چالاکی دکھانے کی کوشش کرتے ہیں میرے خیال میں ہر شخص کو کم از کم ایک موقع ضرور ملنا چاہئے خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔"

ولسن نے میری بات سن کر حیرت سے پلکیں جھپکائیں "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا مسٹر بنس ڈلے!" اس نے کہا۔

"حالانکہ تم خوب سمجھ رہے ہو۔ تم اس شخص سے مخاطب ہو جس نے محض بارہ گھنٹے کے اندر اندر مادام کلارا کو کھوج نکالا آئندہ بارہ گھنٹوں میں جو کچھ ہونے والا ہے تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے میں نے تم دونوں کا سراغ لگایا۔ تمہارے خلاف عینی شاہد تک پہنچا ان کی زبان بند کی مادام کلارا کا پوسٹ بکس نمبر تک معلوم کر لیا تو کیا میں نے خرگوشوں کے جوڑے کی طرف سے بے توجہی برتی ہو گی؟"

ولسن اور گراہم مجھے خاموشی سے دیکھتے رہے ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھ سے کس انداز میں گفتگو کریں۔

"تم لوگ خود کو بہت چالاک سمجھتے ہو۔" چند لمحوں کے بعد میں نے دوبارہ کہنا شروع کیا "تمہارے دماغوں میں یہ خناس گھسا ہوا ہے کہ اب تک جو کچھ ہوتا رہا وہ محض اتفاق تھا اور کسی وقت بھی تمہیں کوئی ایسا موقع مل سکتا ہے جس سے فائدہ اٹھا کر تم بازی الٹ سکتے ہو لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ یہ محض تمہاری بھول ہے تم دونوں میرے شکنجے میں اس طرح جکڑے ہوئے ہو کہ میری مرضی کے خلاف جنبش بھی نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے ایسی حماقت کرنے کی کوشش کی تو اس کا انجام بہت بھیانک ہو گا۔ تمہیں بیک وقت تین محاذوں پر مقابلہ کرنا پڑ جائے گا۔ ایک طرف میرے آدمی ہوں گے دوسری طرف گوٹے مل کی حکومت اور تیسری طرف مادام کلارا ۔۔۔ تم کس کس سے بچتے پھرو گے؟"

"ہم سمجھتے ہیں مسٹر بنس۔" ولسن نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟"

"ایسے شخص کو کیا کہا جائے گا جو خود کو عقل مند اور دوسروں کو احمق سمجھ رہا ہو۔" میں نے خشک لہجے میں کہا "تم سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی مجھی سے پوچھ رہے ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں؟"

"صبح گراہم نے تمہارے ساتھ زیادتی کی تھی اس پر تم شاید ابھی تک ناراض ہو۔" ولسن نے کہا "میں نے گراہم کو بہت برا بھلا کہا ہے۔۔۔"

"اور اس وقت یہاں خیر سگالی کے جذبے کے تحت آئے ہوئے ہو۔" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں بتا چکا ہوں کہ اگر ہمیں تمہاری طرف سے غلط بیانی کا شبہ نہ ہوتا تو ہم کبھی ایسی حرکت نہ کرتے۔" ولسن نے کہا۔

"تم جھوٹ بول کر مجھے دھوکا نہیں دے سکتے تم لوگ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے یہاں وارد ہوئے تھے۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو بلاوجہ قتل کرنا ہمارا شیوہ نہیں ہے۔"

"بلاوجہ تو کوئی کسی کو قتل نہیں کرتا۔ تم لوگ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے یہاں آئے تھے تو تمہارے پاس مجھے قتل کرنے کا کوئی ٹھوس جواز بھی ضرور ہو گا کیا میں غلط کہہ رہا ہوں مسٹر ولسن؟"

"نہیں" ولسن نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی ہم سے جھوٹ بولے لیکن اب یہ بات صاف ہو گئی کہ تم نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ تم خود ہی غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے۔"

"گویا اگر یہ بات صاف نہ ہوتی تو تم مجھے قتل کر دیتے۔" میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"ہم اس کے لئے مجبور تھے مسٹر ڈلے۔" ولسن نے بے بسی سے کہا "ہم تمہیں ایک بڑی رقم ادا کرنے والے ہیں۔ ہمارے درمیان معاملات صاف ہونے بہت ضروری ہیں۔"

"کیا تم اتنے ہی سادہ لوح ہو کہ اتنی آسانی سے رقم ادا کر دیتے؟" میں نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا "جتنی رقم کا میں نے مطالبہ کیا تھا اتنی رقم کے لئے تو تم کئی قتل کر سکتے ہو۔"

"تمہیں وہم ہو گیا ہے اور وہم کا کوئی علاج نہیں ہے۔" ولسن نے کہا۔ گراہم ایک لفظ بھی نہیں بول رہا تھا بس وہ مجھے گھورے جا رہا تھا۔

"تم نے شاید غور نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ میں نے خرگوشوں کے جوڑے کی طرف سے بے توجہی نہیں برتی اور اس وقت میرے پاس ان کے متعلق بھی بہت سی معلومات موجود ہیں۔"

ولسن اور گراہم چونک پڑے "کس قسم کی معلومات؟" ولسن نے تجسس سے کہا۔

"تنذیب ا لکم ایکس کے ساتھی کا نام علی یار خان ہے جو فلسطین کی تحریک آزادی کا بہت بڑا علمبردار ہے۔ تم لوگوں نے اسی کو ہلاک کرنے کے لئے گاڑی میں بم فٹ کیا تھا مگر وہ ہوشیار تھا بچ نکلا۔ اس سے قبل بھی یہودی اس پر متعدد جان لیوا حملے کر چکے ہیں مگر وہ قسمت کا دھنی ہے ہر بار بچ جاتا ہے۔ یہودی کے علاوہ اس کی کسی اور سے دشمنی نہیں ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ تم لوگ بھی یہودی ہو اور تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا کہ تم علی یار خان سے واقف نہیں ہو۔ خود تم دوسروں سے جھوٹ بولتے ہو اور ان سے توقع

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھتے ہو کہ سب کچھ سچ سچ تمہارے منہ پر رکھ دیں۔"

"فرض کرو تمہاری معلومات درست ہیں۔ ہم لوگ [illegible] دونوں ہیں اور علی یار خان کا قتل ہمارا مشن ہے تو یہ جان کو تمہارا رویہ کیا ہوگا؟"

"میرا رویہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں ایک خود مختار آدمی ہوں کسی مشین کا پرزہ نہیں ہوں۔ موقع محل دیکھ کر کوئی بھی فیصلہ کر سکتا ہوں۔"

"تو پھر ہماری مدد کرو۔" ولسن نے مضطربانہ انداز میں کہا "تمہیں تمہاری توقع سے کہیں بڑھ کر معاوضہ ملے گا۔"

"تمہارا مطلب ہے علی یار خان کو قتل کرنے میں تمہاری مدد کروں۔" میں نے ولسن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا یہی مطلب ہے۔ تمہیں معاوضہ بھی ادا کیا جائے گا اور ہم تمہارے احسان مند بھی ہوں گے۔"

"تم نے کوئی اور کام کہا ہوتا تو میں سوچے سمجھے بغیر ہامی بھر لیتا لیکن یہ معاملہ بہت خطرناک ہے مجھے اس پر غور کرنا پڑے گا۔"

"ضرور غور کرو۔" ولسن بولا "اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنا اسے تمہیں اتنی رقم مل [illegible] برسوں میں بھی نہیں کما سکو گے۔"

"جہاں زندگی داؤ پر لگ رہی ہو وہاں رقم ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔"

"خطرات مول لئے بغیر تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور تم تو خطرات مول لینے کے عادی معلوم ہوتے ہو باصلاحیت بھی ہو پھر یہ موقع کیوں ضائع کر رہے ہو؟"

میں خاموش ہو گیا وہ لوگ سمجھ رہے ہوں گے کہ میں ان کی پیشکش پر غور کر رہا تھا جبکہ درحقیقت میں سوچ رہا تھا کہ میں نے چوبیس گھنٹے کی مہلت طلب کی تھی اور چوبیس گھنٹے پورے ہونے سے قبل مجھے متوفی ڈرائیور کے قاتلوں کو اس کی بیوہ کے سامنے پیش کر دینا تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ میں ان دونوں میں سے ایک کو زندہ رکھنا چاہتا تھا۔ وہ دونوں ہی قاتل تھے لیکن گراہم [illegible] زندہ تھا ولسن میں پھر تھوڑی بہت انسانیت تھی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ گراہم کو ہی قربانی کا بکرا بناؤں گا۔

"تم لوگوں کو اندازہ نہیں ہے۔" میں نے جھجکتے ہوئے کہا "اتنا بڑا کام میں تنہا نہیں کر سکوں گا۔"

"تم تو کہہ رہے تھے تمہارا اپنا گروہ ہے تم اپنے گروہ کے لوگوں سے بھی تو مدد لے سکتے ہو؟" ولسن نے کہا۔

"علی یار خان سرکاری مہمان ہے اور اگر اس کے خلاف میں نے اپنے لوگوں سے مدد لینے کی کوشش کی تو میرا کوئی آدمی مخبری بھی کر سکتا ہے ظاہر ہے وہ اسٹیٹ کے مہمان کے خلاف تو میرا ساتھ دینے سے رہے۔"

"ویسے تم کون سے قانونی کام کر رہے ہو؟" ولسن نے کہا اس کے لہجے میں طنز تھا جسے میں نے یکسر نظرانداز کر دیا۔

"چھوٹی موٹی قانون شکنی تو سب ہی کر لیتے ہیں۔" میں نے کہا "اور پھر غیر ملکیوں کو لوٹنا تو ہمارے ہاں ویسے بھی کار ثواب تصور کیا جاتا ہے۔"

"تو پھر اس مسئلے کا کیا حل ہوگا۔" ولسن نے کہا "تم خود تو ذہنی طور پر اسے قتل کرنے کے لئے تیار ہو نا؟"

"بڑے بڑے نامور یہودی ایجنٹ اس کے مقابلے پر نہ صرف ناکام ہو چکے ہیں بلکہ اکثر و بیشتر اپنے انجام کو بھی پہنچ چکے ہیں لیکن میں اس سے خوف زدہ نہیں ہوں۔ میرے خیال میں اس کے مقابلے پر آنے والے تمام ایجنٹ احمق تھے اور وہ سب کے سب اپنی غلطیوں کے سبب مارے گئے ورنہ درحقیقت اسے ٹھکانے لگانا کوئی بہت مشکل کام نہیں ہے۔"

"اتنے بڑے بڑے دعوے کرنے کے باوجود بھی تم اس سے ڈر رہے ہو؟"

"اس وقت وہ ٹیرس محل میں مقیم ہے اور جنرل ٹیرس کا مہمان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں تنہا ہی اس سے نمٹ لیتا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ڈیلے۔" ولسن نے کہا "ہم دونوں ہر طرح سے تمہارا ساتھ دیں گے لیکن یہ ذہن سے نکال دو کہ اس سے نمٹنا آسان ہوگا۔"

"تم دونوں نے بھرپور طریقے سے میرا ساتھ دیا تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم اس پر قابو نہ پا سکیں۔"

"ہمیں منظور ہے۔" ولسن اور گراہم نے یک آواز ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم لوگ جاؤ صبح کسی وقت میں تمہارے پاس آؤں گا ممکن ہے اس وقت تک میں کوئی منصوبہ بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔"

وہ دونوں چلے گئے اور ان کے جانے کے چند ہی لمحے بعد دروازے پر بڈ نمودار ہوا۔

"تم زندہ ہو چیف۔" بڈ نے کہا "میں تو سمجھ رہا تھا وہ لوگ تمہارا کام تمام کر چکے ہیں۔ اس کے لئے تمہاری طرف سے حکم نہیں ملا تھا۔"

"اس کی نوبت نہیں آئی بڈ! وہ لوگ ویسے ہی قابو میں آ گئے۔"

"تو پھر اب بڈ کے لئے کیا حکم ہے؟ سونے کی اجازت ہے یا اب بھی ان کی نگرانی جاری رہے گی۔"

"وہ لوگ پوری طرح میرے چنگل میں پھنس چکے ہیں اس لئے اب ان کی نگرانی کرنے کی ضرورت نہیں رہی تاہم ان کے فون کالز ٹیپ ہونے کا سلسلہ بدستور جاری رہنا چاہئے۔"

"یہ کہنے کی ضرورت نہیں چیف! ان کی فون کالیں تو بہرحال ٹیپ ہوتی رہیں گی۔"

"ٹھیک ہے بڈ! اب میں چند گھنٹے سونا چاہتا ہوں تم لوگوں سے صبح ہی ملاقات ہوگی۔"

بڈ چلا گیا اور اس کے جاتے ہی میں پلنگ پر ڈھیر ہو گیا اب میرے اندر مزید ایک لمحہ جاگنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔

چھ گھنٹے کی بھرپور نیند لینے کے بعد میں علی الصباح ہی اٹھ کر ٹیرس محل جا پہنچا تہذیب مجھے جاگتی ہوئی ملی تھی جبکہ بڈ سو رہا تھا۔

"کیا تم رات میں سوئی نہیں؟" میں نے تہذیب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"نہیں" تہذیب مسکرائی "لیکن تمہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تم نے اپنی نیند پوری کر لی ہے۔"

"تمہارا خیال درست ہے لیکن سوال یہ ہے کہ تم رات بھر جاگ کے کیا کرتی رہیں؟"

"تمہارے لئے ایک تحفہ تیار کر رہی تھی۔" تہذیب نے مسکرا کر کہا "میرا اندازہ ہے کہ تحفہ تمہیں ضرور پسند آئے گا۔"

میں نے تجسس آمیز انداز میں تہذیب کو دیکھا "کیا تم نے میرے لئے کوئی ڈش تیار کی ہے؟" میں نے کہا۔

"یہی سمجھ لو۔" تہذیب ہنس پڑی "لیکن اس تیاری میں بڈ اور کیتھی نے میرا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ وہ دونوں تو ڈش کی تیاری کے بعد سونے چلے گئے جبکہ میں تمہارے انتظار میں جاگ رہی ہوں۔"

میں یہ اندازہ کرنے سے قاصر تھا کہ تہذیب نے کیا کارنامہ انجام دیا ہے جس پر اس قدر خوش نظر آ رہی ہے۔

"زیادہ تجسس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔" تہذیب نے کہا "[illegible] صاف کرنے کے لئے تمہیں نیچے تہ خانے میں جانا پڑے گا۔"

"واہ!" میں نے طویل سانس لی "معلوم ہوتا ہے تم نے نکیتا کی زبان کھلوالی ہے؟"

"ایسے لطف نہیں آئے گا۔" تہذیب نے کہا "اپنی آنکھوں سے دیکھو گے تو پتا چلے گا۔"

میں تہذیب کے ساتھ تہ خانے میں آیا جہاں نکیتا اپنے کمرے میں بیڈ پر پڑی تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر میں سناٹے میں آ گیا۔ اس کے جسم پر برائے نام لباس تھا اور پورا جسم ادھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں شاید وہ بے ہوش تھی مگر اس عالم میں بھی اس کے منہ سے کراہیں خارج ہو رہی تھیں۔ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا تھا۔

"اب یہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔" تہذیب نے متنفرانہ انداز میں کہا "بڑا ناز تھا اسے اپنے حسن پر۔"

"سوال یہ ہے کہ اس پر تشدد کا کوئی نتیجہ بھی برآمد ہوا یا نہیں؟"

"نتیجہ کیسے برآمد نہیں ہوگا۔" تہذیب نے کہا "بڑی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں مادام کلارا کے بارے میں۔"

"اسی لئے میں نے اسے تمہارے حوالے کر دیا تھا۔" میں نے مسکرا کر کہا "میں شاید اس کا یہ حشر نہیں کر سکتا تھا۔"

"ان لوگوں کے حق میں انتہائی سخت ہونا ضروری ہے علی! جرمنوں اور جاپانیوں سے بھی زیادہ۔"

"تم نے بہت اچھا کیا کہ اسے ادھیڑ کر رکھ دیا لیکن خیال رہے کہ ہم اسے جان سے نہیں ماریں گے بلکہ رہا کر دیں گے تاکہ ریڈل کو اپنی بے وقعتی کا اندازہ ہو سکے۔"

"یہ ہدایت تم پہلے بھی دے چکے ہو اسی لئے میں نے اسے زندہ رکھا ورنہ اس وقت یہ تمہیں زندہ نظر نہ آتی۔"

"ٹھیک ہے اسے یہیں پڑا رہنے دو ہم اپنے کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں۔" میں نے کہا اور تہذیب کے ساتھ واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔ یہ کمرا میرے اور تہذیب کے لئے مخصوص تھا۔ بڈ اور ڈیوڈ ریان علیحدہ کمروں میں تھے۔

"اب بتاؤ۔" میں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے تہذیب سے کہا "تم نے نکیتا سے کیا معلومات حاصل کی ہیں؟"

"ان پانچوں افراد کا سراغ مل گیا ہے جو سپرا ایگلز کا رول ادا کرتے ہیں۔" تہذیب نے کہا اور میں چونک پڑا۔

"یہ تو بڑے کام کی بات ہے۔" میں نے کہا "تم نے ان کے ایڈریس نوٹ کر لئے ہوں گے؟"

"نہیں نکیتا کی معلومات اس حد تک نہیں ہیں البتہ اس نے یہ بتا دیا ہے کہ مادام کلارا ان پانچوں سے واقف ہے۔"

"اور ریڈل کے گروہ میں مادام کلارا کی کیا حیثیت ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نکیتا نے ڈیوڈ ریان سے حاصل ہونے والی معلومات پر اسے [illegible] یہ ہے مادام کلارا ریڈل کی منظور نظر ہے منظور نظر کیا اسے داشتہ ہی کہنا مناسب ہوگا ماضی میں اس کا تعلق موساد سے بھی رہ چکا ہے اور اس نے اسرائیل آرمی انٹیلی جنس کے لئے بھی کام کیا ہے۔ ریڈل سے اس کے تعلقات ایگلز کے قیام سے بھی پہلے سے ہیں نکیتا کا خیال ہے کہ ایگلز کے قیام کے معاملے میں مادام کلارا برابر کی شریک تھی مگر ریڈل نے کبھی یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی۔ خود مادام کلارا نے بھی اس بات کو عام کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ انتہا تو یہ ہے کہ ایگلز کے ممبر بھی مادام کلارا کی اس اہم حیثیت سے واقف نہیں ہیں۔"

"نکیتا کو یہ معلومات کس طرح حاصل ہوئیں؟" میں نے تہذیب کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ اتنی خفیہ باتوں کو جاننے والے دو مختلف افراد بیک وقت ہمارے قبضے میں آ گئے۔" تہذیب نے کہا "مجھے خود بھی شبہ ہوا تھا یا تو یہ باتیں خفیہ نہیں ہیں اور اگر خفیہ ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نکیتا کے علم میں کس طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئیں۔ میں نے نکیتا سے یہ سوال کیا اور اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے مجھے اس کی اچھی خاصی کھال بھی ادھیڑنا پڑی۔ اس نے بتایا کہ رینڈل کے متعدد لڑکیوں سے تعلقات رہے ہیں نکیتا خود بھی انہی میں سے ایک ہے۔"

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔" میں نے ہاتھ اٹھا کر بے زاری سے کہا "ان لوگوں کی جنسی بے راہ روی کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے اور جو لوگ خود پر قابو نہیں رکھ سکتے انہیں ایسے بڑے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔"

"شی گورائے میں مادام کلارا کا پتا معلوم ہوگیا ہے۔ اگر تم کہو تو میں شی گورائے چلی جاؤں؟"

"میرا پروگرام خود بھی یہی ہے۔" میں نے کہا "رینڈل کے خلاف اس سے بہتر لائحہ عمل ممکن نہیں ہو سکتا کہ اس کے گروہ کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلایا جائے۔"

"شی گورائے پہنچنے کے بعد مجھے مادام کلارا کے خلاف کیا اقدامات کرنے ہوں گے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"سب سے پہلا کام تو یہ ہوگا کہ اس تک پہنچنے کی سبیل پیدا کی جائے اس کی پوزیشن اتنی بلند ہے تو اسی مناسبت سے اس کے گرد حفاظتی حصار بھی مضبوط ہوگا جو ہمیں ہر حال میں توڑنا ہوگا۔"

"علی گروپ کے ارکان بے کار پڑے ہیں علی! ان سے کام کیوں نہیں لیتے؟"

"ان کا معاملہ میں تم پر چھوڑ چکا ہوں جس طرح چاہو ان سے کام لو۔"

"گراہم اور ولسن کے بارے میں تم نے کیا فیصلہ کیا؟ وہ بھی تو ایگلز کے ہی کارندے ہیں؟"

"ان دونوں میں سے ایک کو ہر حال میں قتل ہونا ہے اور میں نے اس کام کے لئے گراہم کو منتخب کرلیا ہے۔"

"ہاں تم نے مقتول ڈرائیور کی بیوہ سے وعدہ بھی تو کیا تھا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس کے قاتلوں کو اس کے سامنے پیش کردو گے۔"

"قاتل تو ولسن اور گراہم دونوں ہی ہیں تہذیب! مگر فی الحال دونوں میں سے ایک کو زندہ رکھنا ضروری ہے اور ان دونوں میں گراہم زیادہ سفاک اور خطرناک ہے۔"

میں اور تہذیب ایک گھنٹے سے زیادہ باتیں اور منصوبے بناتے رہے پھر ناشتے کے لئے جنرل ٹیرس کی طرف سے بلاوا آگیا اور ہم ناشتے کی میز پر پہنچ گئے جہاں جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کے علاوہ ڈیوڈ اور بڈ بھی موجود تھے۔

"اس بار ایسی افراتفری کا سامنا کرنا پڑا ہے کہ تم سے ملاقات کا لطف ہی غارت ہو کر رہ گیا۔" جنرل ٹیرس نے کہا۔

"حالانکہ صحیح لطف اس بار آیا ہے تم سے طویل عرصے بعد ملاقات ہوئی اور بھرپور طریقے سے ہوئی ہم نے کم وقت میں زیادہ کام کیا۔"

"پہلے تو ہم تمہاری زندگی کی طرف سے ہی مایوس ہوگئے تھے۔" کیتھی براؤن بولی "پھر جب تمہاری زندگی کی اطلاع ملی تو ہم نے تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے طرح طرح کے منصوبے بنائے تھے۔"

"جس آدمی کے پاس اپنے منصوبوں کے لئے فرصت نہ ہو وہ دوسروں کے منصوبوں کے لئے کہاں سے وقت نکالے گا۔" بڈ نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"تم دونوں نے رات جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اسے دیکھ کر میں بہت خوش ہوا۔"

"ان کا تو صرف نام ہے۔" بڈ نے کیتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ نکیتا کو منقش کرنے کا سہرا صرف اور صرف بڈ کے سر ہے۔"

کیتھی براؤن ہنسنے لگی "ہاں میں تو صرف زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کررہی تھی۔"

"اور بہت خوب کررہی تھیں۔" تہذیب بے ساختہ بولی "اگر تم نے نمک نہ چھڑکا ہوتا تو بڈ کے لگائے ہوئے زخم رائگاں چلے جاتے۔"

"تم نے تو رات مِس ڈلے کے گھر گزاری ہوگی۔" جنرل ٹیرس نے کہا "لیکن تم نے بتایا نہیں کہ وہاں کیا رہا۔"

"ہونا کیا تھا۔ حسب توقع ولسن اور گراہم مجھے قتل کرنے وہاں پہنچے تھے ان سے نمٹنے کے لئے میں نے جو انتظامات کر رکھے تھے انہیں استعمال کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی اور وہ میرے قابو میں آگئے اور نوبت یہاں جا رسید کہ وہ علی یار خان کو ٹھکانے لگانے کے لئے میرے تعاون کے طلب گار ہوگئے ہیں۔"

ڈیوڈ ریان نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس کی نگاہوں میں حیرت تھی "یقین نہیں آتا کہ وہ لوگ بھی کسی سے مدد کے خواستگار ہو سکتے ہیں!"

"میں نے انہیں اس مقام کو پہنچا دیا کہ وہ مجھ سے مدد طلب کرنے پر مجبور ہوگئے اور اس میں میرا کمال نہیں ہے یہ کارنامہ تو میں نے دوسروں کی تعاون سے سرانجام دیا ہے۔"

"ان لوگوں کے سلسلے میں تو تم نے بڈ کے علاوہ کسی اور سے کام ہی نہیں لیا۔" جنرل ٹیرس نے کہا "اور اس سے بھی شاید صرف نگرانی ہی کروائی ہے۔"

"نہیں میں نے انہیں معلومات کے بل پر زیر کیا ہے جنرل! اور معلومات بہم پہنچانے میں مرکزی کردار ڈیوڈ ریان نے ادا کیا ہے۔"

"ہاں میں نے تمہیں معلومات ضرور فراہم کی ہیں مگر ان کے اتنے بھرپور استعمال کے بارے میں تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔"

"ایسا ہوتا ہے مسٹر ڈیوڈ!" میں نے کہا "ایک ہی چیز کو بہت بھرپور طریقے سے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کی افادیت کو

ختم بھی کیا جا سکتا ہے دراصل ان دونوں کو ہنگامی طور پر یہاں بھیجا گیا۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جس گاڑی میں انہوں نے بم فٹ کیا ہے اس میں ایگلز کا مقامی انچارج بھی بیٹھنے والا ہے ممکن ہے اس بات سے وہ اب تک لاعلم ہی ہوں بلکہ میرا خیال ہے یہ بات انہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے پھر انہوں نے مادام کلارا کو میری فراہم کی ہوئی غلط اطلاع بھجوادی اور اس طرح انہوں نے اپنی پوزیشن خود ہی خراب کرلی۔ دوسری طرف میں نے انہیں دہلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ وہ بے چارے یہی سمجھ رہے ہیں کہ میرا کوئی بہت بڑا گروہ ہے جو بڑے منظم پیمانے پر سرگرم عمل ہے اور اگر مجھے ذرا بھی نقصان پہنچا تو میرے آدمی ان کی نااہلی کی کہانی مادام کلارا تک پہنچادیں گے میں نے خود کو ان کے سامنے جس انداز سے پیش کیا اس کے بعد میری باتوں پر یقین کرنا ان کی مجبوری تھی۔"

"تمہیں خوف محسوس نہیں ہوتا۔" کیتھی براؤن نے کہا "وہ لوگ شوقیہ قتل کرتے پھرتے ہیں کسی وقت تم پر بھی گولی چلا سکتے ہیں۔"

"وہ صرف شوقیہ ہی قتل کرسکتے ہیں۔" میں نے کہا "ان میں اتنی ہمت نہیں کہ کسی ایسے شخص کو قتل کریں جس کو قتل کرنے سے ان کی اپنی زندگی خطرے میں پڑنے کا امکان موجود ہو۔"

"کیا یہ بہتر نہیں ہوگا چیف کہ تم اپنے مستقبل کے منصوبوں سے ہمیں باخبر کردو تاکہ اگر تم کسی مشکل میں پھنسو تو ہم بھی اپنے طور پر ہاتھ پیر ہلا سکیں۔" بڈ نے کہا۔

"میں خود بھی یہی سوچ رہا تھا کہ میں جو کچھ کرنے والا ہوں اس سے تم لوگوں کو آگاہ کردوں۔ ابھی ناشتا کرنے کے بعد میں ڈیوس ہوٹل کی طرف نکل جاؤں گا اور مِس ڈلے کی حیثیت میں ان لوگوں کو بتاؤں گا کہ میں نے علی یار خان کو قتل کرنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت میں گراہم کو مقتول ڈرائیور کی بیوہ کے سامنے پیش کردوں گا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ ممکن ہے وہ گراہم کو اپنے ہاتھوں سے قتل کردے بہرحال اس کے بعد میں گراہم کا سر تن سے جدا کرکے اس پر اپنا یعنی علی یار خان کا میک اپ کردوں گا اور اس سر کو بحفاظت پیک کرکے ولسن کے حوالے کردوں گا تاکہ وہ اسے لے کر گوٹے بل سے نکل جائے اور شی گورائے میں مادام کلارا کی خدمت میں پیش کردے۔"

"ولسن تم سے گراہم کے بارے میں سوال نہیں کرے گا؟" بڈ نے کہا۔

"کرتا رہے۔" میں نے بے پروائی سے جواب دیا "اس کے لئے پہلے سے کچھ سوچنا ضروری نہیں ہے اور ولسن کو بھی گراہم سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوگی۔ ان دونوں ہی کے لئے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کسی طرح علی یار خان کو ٹھکانے لگادیں۔ میں ولسن کو بتاؤں گا کہ گراہم مارا گیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوگا اس لئے کہ اس طرح علی یار خان کے قتل کا پورا کریڈٹ اسے مل جائے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" ڈیوڈ نے کہا "لیکن ایک کٹے ہوئے سر سمیت گوٹے بل سے نکل جانا آسان نہیں ہوگا۔"

میں نے جنرل ٹیرس کی طرف اشارہ کردیا "اس قسم کی مجرمانہ سرگرمیوں میں مجھے ان کا تعاون حاصل رہتا ہے۔"

"اسے مجرمانہ سرگرمیاں کہہ رہے ہو۔" جنرل نے جھینپ کر کہا "تم تو بہت عظیم کام کررہے ہو۔"

"خیر... مقصد یہ ہے کہ گوٹے بل سے نکلتے وقت اس کی چیکنگ نہیں کی جائے گی اور شی گورائے میں تو ان کی اپنی حکومت ہے.... کیا خیال ہے؟" میں نے ڈیوڈ کی طرف دیکھا۔

"تمہارا اندازہ سو فیصد درست ہے۔" اس نے کہا "شی گورائے میں یہودی ایجنٹوں کو خاص مراعات حاصل ہیں لہٰذا وہاں سے نکلنے میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔"

"پس ثابت ہوا کہ میرا کٹا ہوا سر مادام کلارا کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔" میں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا۔

"دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہئے چیف۔" بڈ بولا "ممکن ہے ولسن دھوکا کھا جائے لیکن مادام کلارا تو اس سر کی اصلیت تک پہنچ جائے گی۔"

"اور اس کے ساتھ ہی ولسن بھی اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔" میں نے کہا "ہے نا مزے دار بات.... جو مجھے ٹھکانے لگانے آیا تھا وہ اپنوں ہی کے ہاتھوں کیفر کردار کو پہنچے گا۔"

"صرف ولسن کو ٹھکانے لگانے کے لئے تم اتنے لمبے چکر میں پڑ رہے ہو!" بڈ نے حیرت سے کہا اور میں نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم گدھے ہو... ولسن کو مروانا مقصد تو نہیں ہے یہ فائدہ تو ضمناً حاصل ہوگا اصل مقصد تو رینڈل کو الجھانا ہے۔ ایک طرف تو مادام کلارا کے ساتھ یہ کچھ ہوگا اور دوسری طرف میں آج دوپہر ڈیوڈ ریان کی حیثیت سے رینڈل کو علی یار خان کے بارے میں رپورٹ پیش کروں گا۔ تیسری طرف تہذیب یا مِس ایکس ہوگی جو شی گورائے میں مادام کلارا کے متقابل ایک مجرمانہ تنظیم کی داغ بیل ڈالے گی اور اسی آڑ میں ایگلز کے لوگوں کا صفایا کرے گی۔ میرے ذہن میں مادام کلارا سے الجھنے کی ابتدا کرنے کے لئے پروگرام موجود ہے۔"

"اوہ! مجھے خوشی ہے کہ اس بار تم مجھے کوئی باقاعدہ کام سونپ رہے ہو۔" تہذیب نے کہا۔

"ہر کام ضرورت کے تحت کیا جاتا ہے۔ تہذیب! اور اس وقت یہ ضرورت ہے۔ تمہیں آج ہی شی گورائے کے لئے روانہ ہوجانا ہے ولسن کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی تمہیں وہاں پہنچ کر اپنے قدم جمالینے چاہئیں۔"

"ٹھیک ہے علی! میں وہاں میک اپ میں جاؤں گی اور کوئی مکان کرائے پر لینے کی کوشش کروں گی تاکہ آزادی کے ساتھ اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بڈ تو تمہارے ساتھ جائے گا ہی اس کے سوا اور بھی جس جس کو چاہو ساتھ لے جانا اور وہاں پہنچتے ہی اپنے فون نمبر سے مجھے آگاہ کرنا تاکہ میں تمہیں ولسن کی فلائٹ سے مطلع کرسکوں۔"

"یہ سب کچھ تو ہوجائے گا لیکن ولسن کی فلائٹ سے ہمارا کیا تعلق ہے؟"

"ابتدا یہیں سے تو ہوگی۔ تم مادام کلارا کو بتاؤ گی کہ ولسن نامی ایک شخص کوسٹے ہل سے ایک بکس اپنے ہمراہ لا رہا ہے جس کے اندر ایک انسانی سر ہے اس اطلاع کو خفیہ رکھنے کے عوض تم اس سے رقم کا مطالبہ کرسکتی ہو اگر وہ تمہارا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کرے تو تم حکام بالا کو یہ اطلاع فراہم کرنے کی دھمکی دے دینا۔"

"وہ کسی دھمکی میں نہیں آئے گی۔" ڈیوڈ ریان نے کہا "اس لئے کہ ٹی گورائے میں ایگلز کا اثر و رسوخ بہت زیادہ ہے۔"

"مجھے اس کا بخوبی اندازہ ہے مسٹر ڈیوڈ! یہ تو محض چھیڑ چھاڑ کی ابتدا ہوگی اصل پروگرام تو بعد میں پیش کیا جائے گا۔"

"یعنی تمہارا مطلب ہے اگر وہ رقم ادا کرنے سے انکار کرے تو میں خاموش ہوکے بیٹھ جاؤں۔" تہذیب نے کہا۔

"اگر انکار کردے کا کیا مطلب ہے تہذیب! وہ کبھی تمہارا مطالبہ پورا نہیں کرے گی۔ اس لئے کہ ان لوگوں کو ٹی گورائے میں کسی قسم کا ڈر خوف نہیں ہے۔"

"تو پھر اس لایعنی حرکت کا کیا فائدہ ہوگا؟" تہذیب نے حیرت سے کہا۔

"لایعنی تو مت کہو... کیا یہ کم ہے کہ وہ خوف و ہراس میں مبتلا ہوجائیں گے۔ مادام کلارا ریڈل کو اطلاع دے گی کہ ان کا ایک انتہائی خفیہ مشن کچھ اور لوگوں کے علم میں آگیا اور جن لوگوں کے علم میں آیا ہے وہ نامعلوم ہیں۔ جانتی ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا... ان لوگوں کی توانائیاں ان نامعلوم لوگوں کی تلاش میں صرف ہوجائیں گی اور ہم بہ آسانی انہیں شکار کرسکیں گے۔"

تہذیب نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا "تم ٹھیک کہہ رہے ہو علی! اس طرح ہم فائدے حاصل کرسکیں گے۔"

"تم فالکن کے نام سے میدان عمل میں اترنا... ایگلز کے مقابلے میں فالکن" میں نے تہذیب سے کہا۔

"لیکن چیف۔ تم نکیتا کو رہا کرنے کو بھی تو کہہ رہے تھے؟" بڈ بولا۔

"ہاں، ہم اسے آزاد کردیں گے... تمہیں اس میں کوئی شبہ ہے کیا؟"

"نہیں" بڈ گڑبڑا گیا "لیکن تم نے شاید غور نہیں کیا کہ ڈیوڈ ریان کا بیان کچھ اور ہوگا جس کی تردید نکیتا کردے گی۔"

"تم نے اچھا سوال اٹھایا ہے بڈ! میں نے اس پہلو پر غور کیا ہے اور اس میں ڈیوڈ ریان کے سوا کسی اور کے لئے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے بارے میں ریڈل کو پہلے ہی یقین ہے کہ میں شخصیت کی تبدیلی کے عمل سے بچ نکلا ہوں۔ ڈیوڈ ریان کی طرف سے رپورٹ تو محض اسے چڑانے کے لئے ہوگی۔ اسے بے بسی کا احساس دلائے بغیر مزا بھی تو نہیں آئے گا۔"

"تو کیا تم ڈیوڈ ریان سے بھی کام لینے کے موڈ میں ہو؟" بڈ نے کہا۔

"ہرگز نہیں... ڈیوڈ اس کے لئے تیار نہیں ہے لہٰذا اس کا رول مجھے ہی کرنا ہوگا۔"

"تب تو تم اپنے لئے خود مشکلات کھڑی کرلوگے۔ ڈیوڈ ریان تو ویسے ہی ہٹ لسٹ پر موجود ہے..."

"میں تمہارا مطلب سمجھ رہا ہوں لیکن تمہیں بے فکر رہنا چاہئے۔ میرے ذہن میں اس کا شاندار توڑ موجود ہے۔ ریڈل کو بھی لطف آجائے گا۔ ڈیوڈ ریان کو فالکن کی سربراہ ریٹا سالومن اغوا کرلے گی۔"

بڈ حیرت سے منہ پھاڑ کر مجھے دیکھنے لگا "کون ریٹا سالومن؟" اس نے احمقانہ انداز میں کہا اور سب کے سب ہنس پڑے۔

"ٹی گورائے میں ایگلز کے مقابلے پر ایک فرضی تنظیم قائم کرنے کے بارے میں تم نے ہماری باتیں نہیں سنیں؟" میں نے کہا۔

"وہ تو... وہ تو میں نے سب سن لیا ہے چیف لیکن یہ ریٹا سالومن کون خاتون ہیں جو تمہیں اغوا کرلیں گی۔"

"فالکن کی سربراہ تہذیب بالکل ایکس ہوگی اور تہذیب کا فرضی نام ریٹا سالومن ہوگا" میں نے بڈ کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"تم نے تو بات اور بھی الجھا دی... میڈم کو کیا پڑی ہے کہ وہ اپنے ہی ساتھی کو اغوا کرلیں؟"

"میڈم کے بچے" میں نے دانت پیس کر کہا "ڈیوڈ ریان تو یہاں ٹیرس محل میں رہے گا اور میں یا تو جنس ڈلے کے میک اپ میں ہوں گا یا پھر ٹی گورائے چلا جاؤں گا۔ یہ تو محض ایک غلط اطلاع ہوگی جو تہذیب کی جانب سے مادام کلارا کو فراہم کی جائے گی۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہوگا کہ ریڈل اینڈ کمپنی بے بسی کا شکار ہو ورنہ کوئی کسی کو اغوا نہیں کرے گا اور اس طرح میں خود بھی محفوظ رہوں گا۔"

"اوہ! تو یہ بات ہے" بڈ نے اطمینان کی بہت زوردار سانس لی "میں تو تشویش میں مبتلا ہوگیا تھا۔"

"بکواس مت کرو۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تم کیا سمجھ رہے تھے اور کیا نہیں سمجھ رہے تھے۔"

"تم بہت خوش قسمت ہو علی!" کیتھی براؤن نے ہنستے ہوئے کہا "تمہیں ایسے ساتھی میسر ہیں جو ماحول کو کسی بھی وقت گمبھیر نہیں ہونے دیتے۔"

"مجھے ان سے اپنا مغز چھلنی کروانا پڑتا ہے اور تم ان کی تعریف کررہی ہو" میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "ذرا ماحول سنجیدہ ہوا اور بڈ نے بے تکی ہانکنی شروع کی۔"

"تم نے منصوبے تو بہت اچھے بنائے ہیں۔ بشرطیکہ ان پر اس طرح عمل ہوسکے" ڈیوڈ نے کہا۔

"اگر تمہیں کہیں جھول نظر آرہا ہو تو تم اس کی نشان دہی کرسکتے ہو" میں نے کہا "ممکن ہے میں نے کہیں کوئی سقم چھوڑ دیا ہو تو اس کی اصلاح ہوجائے گی۔"

"مثال کے طور پر تم میری حیثیت میں ریڈل کو رپورٹ پیش کروگے تو تم یہ یقین نہیں کرسکتے کہ اس کا رد عمل کیا ہوگا۔ ممکن ہے وہ تمہیں کوئی کام سونپ دے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تمہیں اپنے پاس فرانس طلب کرلے۔"

"تمہارا کہنا بجا ہے ڈیوڈ! اس کے رد عمل کا تعین واقعی نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کا رد عمل خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ریٹا سالومن کو تم نہیں روک سکتے اور نہ ہی ریٹا سالومن ڈیوڈ ریان کو اغوا کرنے کے لئے کسی خاص وقت کی پابند ہے۔ دراصل میں نے مادام کلارا کے رد عمل کا تعین کرلیا ہے۔ وہ تہذیب کا کوئی مطالبہ بھی تسلیم نہیں کرے گی... میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟"

"نہیں، اس حد تک تو تم بالکل صحیح ہو۔ کلارا کوئی مطالبہ نہیں مانے گی اور اپنی من مانی کرے گی" ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اس یقین کو بنیاد بنا کر میں نے یہ منصوبہ ترتیب دیا ہے۔ ریٹا سالومن نے ڈیوڈ ریان کو احتیاطاً پہلے ہی اغوا کرالیا تھا تاکہ اگر مادام کلارا اس کی بات نہ مانے تو اس کے خلاف انتقامی کارروائی کے لئے ریٹا سالومن کو بعد میں کوئی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔"

"یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ریٹا سالومن کو ڈیوڈ ریان اور مادام کلارا کے درمیان کسی قسم کے تعلق کا علم کیوں کر ہوا؟" ڈیوڈ نے اعتراض کیا۔

"بڑا بھرپور اعتراض ہے" میں نے مسکرا کر کہا "لیکن اس میں سر کھپانے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ ریٹا سالومن کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔ اسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس نے کون سی معلومات کس طرح اور کہاں سے حاصل کیں۔ یہیں تو ایگلز پر فالکن کی برتری ثابت ہوگی۔"

"ریڈل کی ذہانت سے انکار ممکن نہیں ہے علی!" ڈیوڈ نے کہا "وہ سمجھ جائے گا کہ فالکن کی پشت پر تم ہو۔ اس لئے کہ تمہارے علاوہ کوئی اور مادام کلارا اور میرے تعلق سے واقف نہیں ہوسکتا۔"

"اگر اس نے یہ نتیجہ اخذ کر بھی لیا تو وہ خود ہی اسے مسترد کردینے پر مجبور ہوجائے گا اس لئے کہ مجھے پوشیدہ رہ کر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ میں تو علی الاعلان اس سے مقابلہ کرتا اور اس کو شکست کا احساس دلاتا۔"

"تم بھول رہے ہو کہ نکیتا کے ذریعے اسے سب کچھ معلوم ہوجائے گا۔"

"نکیتا کبھی یہ اعتراف نہیں کرے گی کہ اس نے اپنی زبان کھول دی تھی... کیا خیال ہے؟"

ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا "ٹھیک کہہ رہے ہو، کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ ریڈل کے سامنے اس قسم کا اعتراف کرسکے۔"

"کوئی اور بات جو تمہیں کھٹک رہی ہو" میں نے ڈیوڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں" اس نے نفی میں سر ہلایا "تم نے خوب سوچ سمجھ کر منصوبہ بنایا ہے۔ بظاہر اسے ناکام نہیں ہونا چاہئے۔"

"بس اب میں ڈیوس ہوٹل کا رخ کروں گا" میں نے کہا "بڈ، ذرا معلوم تو کرو کہ ان لوگوں نے پھر کوئی فون تو نہیں کیا؟"

بڈ نے فون پر ہوٹل کی آپریٹر سے بات کی اور مجھے بتایا کہ انہوں نے ہوٹل سے کوئی فون نہیں کیا۔

"لیکن بے فکر رہو۔ صبح ولسن ہوٹل سے باہر گیا تھا۔ اس نے یقیناً باہر سے فون کیا ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔"

"کیا تم نے اس کا بھی انتظام کرلیا تھا بڈ؟" میں نے کہا۔

"مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ اب وہ اس ہوٹل کا فون استعمال نہیں کریں گے اس لئے میں نے انتظام کرلیا تھا کہ وہ خواہ کہیں سے بھی فون کریں ان کا فون ٹیپ ہوجائے۔ مجھے چند منٹ کی مہلت دو، میں ابھی معلوم کرکے بتاتا ہوں۔"

"دیکھا، میں کہہ رہی تھی ناکہ ساتھیوں کے معاملے میں تم بہت خوش قسمت ہو" کیتھی براؤن نے کہا "تمہارے کہے بغیر یہ لوگ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کیا کرنا ہے۔"

"میں تم سے متفق ہوں کیتھی" تہذیب نے کہا "لیکن علی کے ساتھی بھی تو خوش قسمت ہیں۔"

"اس میں کیا شک ہے" کیتھی براؤن مسکرائی "علی جیسا خیال رکھنے والا انہیں اور کہاں میسر آسکے گا۔"

"تمہاری یادداشت کچھ کمزور معلوم ہوتی ہے" میں نے شرارت آمیز انداز میں کہا "کیا تہذیب کے ہاتھوں اپنی بے ہوشی بھول گئیں؟"

"ہے تو وہ بھی تمہاری ساتھی" کیتھی براؤن جھینپ کر بولی "اور اس نے بھی تمہاری خاطر اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا۔"

"بات یہ نہیں ہے کہ وہ میری ساتھی نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ تم بھی میری ساتھی ہو۔ میں کسے کیا سمجھوں۔"

"شکر ہے، تم تفریح کے موڈ میں تو نظر آئے" جنرل ٹیرس نے کہا "ورنہ تم پر جو سنجیدگی طاری تھی اسے دیکھ کر تو ڈر لگنے لگا تھا۔"

"تم میری باتوں کو مذاق سمجھ رہے ہو جنرل!" میں نے حیرت سے کہا "جب کہ میں انتہائی سنجیدہ ہوں۔"

جنرل قہقہہ مار کے ہنس پڑا۔ کیتھی براؤن اور تہذیب بھی ہنس رہی تھیں۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں علی! مجھے تمہاری قسمت پر رشک آتا ہے۔ تمہیں کتنے پُرخلوص دوست میسر ہیں" کیتھی نے کہا۔

"تم نے اپنی زندگی یوں ہی ضائع کردی جنرل" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا "کیتھی سے کچھ بھی نہیں سیکھا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا مطلب؟" جنرل نے میرے اس اچانک تبصرے پر حیران ہو کر کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کیتھی کتنے خوب صورت انداز میں اپنی تعریف کرلی ہے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھا کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" جنرل واقعی حیران تھا۔

"علی کا مطلب یہ ہے کہ کیتھی براؤن نے علی کے دوستوں کو پُرخلوص کہہ کر خود اپنی تعریف کی ہے" تہذیب نے مسکراتے ہوئے کہا "وہ خود بھی تو علی کے حلقہ احباب میں شامل ہے۔"

کیتھی براؤن جھینپ گئی اور جنرل نے کہا "میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا لیکن اس لئے انجان بن رہا تھا کہ کیتھی نے اپنے ساتھ ساتھ میری بھی تعریف کی ہے۔"

"بہت خوب جنرل" میں ہنس پڑا "تمہارا جملہ ثابت کرتا ہے کہ تم نے کیتھی کے کچھ نہ کچھ اثرات ضرور قبول کئے ہیں۔"

"ولسن نے ٹیلی گراف آفس سے ٹی گوراے کال کی ہے چیف" بڈ نے آکر کہا "پوری گفتگو ریکارڈ کرلی گئی ہے۔ پندرہ منٹ کے اندر اندر تم کیسٹ سن سکو گے۔"

پھر پندرہ منٹ کے اندر اندر ہم سب وہ کیسٹ سن رہے تھے جو بڈ کی دوراندیشی کا شاہکار تھی۔

"خرگوشوں کے جوڑے کا کیا رہا ولسن؟" ابتدائی گفتگو کے بعد مادام کلارا نے پوچھا "میں بے چینی سے تمہاری کال کا انتظار کررہی تھی۔"

"ہم پوری تندہی سے کام کررہے ہیں مادام! لیکن یہاں ہمیں بڑے عجیب حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مجھے مشورے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے۔"

"حیرت ہے ولسن یہ بات تم کہہ رہے ہو..... تم تو بہت معاملہ فہم آدمی ہو۔"

"میں معذرت چاہتا ہوں مادام لیکن ہم ایک دشمن ملک میں ہیں' اور ہم پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ان کے پیش نظر ہمیں دشواریاں پیش آرہی ہیں۔"

"تم قابل اعتماد آدمی ہو ولسن! تمہاری ذہانت پر بھروسا بھی کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ پوچھنے پر مجبور ہوں کہ کیا فون پر اس طرح گفتگو کرنا ٹھیک ہے؟"

"میں ٹیلی گراف آفس سے فون کررہا ہوں مادام! یہاں بارہ بوتھ ہیں اور سب کے سب انگیج ہیں لہٰذا یہ امکان نہیں ہے کہ کوئی ہماری گفتگو سننے کی کوشش کرے گا۔"

"ٹھیک ہے ولسن..... اگر تم اسے محفوظ سمجھتے ہو تو بتاؤ' تمہیں کیا پریشانی ہے؟"

"ہمیں یہاں آئے ہوئے چوبیس گھنٹوں سے کچھ زیادہ ہوچکے ہیں مادام! ہمیں ہنگامی طور پر یہاں بھیجا گیا تھا۔ کسی سے مدد لینے کی بھی ممانعت تھی۔ آپ جانتی ہیں کہ ہم کتنی صفائی سے کام کرنے کے عادی ہیں لیکن یہاں حیران کن بات یہ ہوئی کہ وہ لوگ عین وقت پر مطلوبہ گاڑی میں نہیں بیٹھے حالانکہ اس کا کوئی امکان نہ تھا مگر انہوں نے دوسری گاڑی طلب کرلی۔"

"تم سے کہا گیا تھا کہ اپنا کام کرکے وہاں سے کھسک لینا پھر تم نے حکم عدولی کیوں کی؟" مادام کلارا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ہم نے ہر حکم پر حرف بہ حرف عمل کیا لیکن اس کا کیا علاج کہ گوٹے مل پہنچتے ہی ہماری نگرانی شروع ہوگئی تھی۔"

"کیا کہہ رہے ہو ولسن!" مادام کلارا کی چونکی ہوئی آواز آئی "تم لوگوں کا مشن تو بہت خفیہ اور ہنگامی طور پر ترتیب دیا گیا تھا۔"

"یہاں کے محکمہ انٹیلی جنس کا یہ بدعنوان افسر جس کا نام جنس ڈلے ہے اور جس کا کام ہی غیر ملکیوں کو بلیک میل کرنا ہے وہ ہمارے پیچھے لگ گیا ہے۔"

"ایسے لوگوں کو راستے سے ہٹادیا جاتا ہے ولسن" مادام کلارا نے سرد لہجے میں کہا "مجھے افسوس ہے کہ اتنی معمولی سی بات کے لئے تم نے مجھ سے رابطہ قائم کیا۔"

"بات اتنی سادہ نہیں ہے مادام! اس کا اپنا ایک گروہ ہے۔ اگر ہم نے اسے راستے سے ہٹایا تو اس کے ذاتی گروہ کے آدمی حکومت کی ایجنسیوں کو ہمارے بارے میں اطلاع فراہم کردیں گے۔ اس وقت تو ہم پھر بھی محفوظ ہیں۔"

"اگر وہ بدعنوان ہے تو اس کا منہ بند کرنا کیا بڑی بات ہے ولسن۔"

"اس نے ہم سے رقم کا ہی مطالبہ کیا تھا مادام! لیکن وہ بہت بڑی رقم طلب کررہا ہے۔" ولسن نے اسے وہ رقم بتائی جو میں نے اس سے طلب کی تھی۔

"ایک نامکمل مشن پر اتنی بڑی رقم ضائع کرنا مناسب نہیں ہوگا ولسن! تم لوگ واپس آجاؤ۔"

"وہ ہمیں فرار بھی نہیں ہونے دے گا مادام! بہت منظم طریقے سے کام کرنے کے علاوہ وہ نہ صرف پھرتیلا ہے بلکہ جسمانی اعتبار سے بھی بہت طاقت ور ہے۔ گراہم اس سے الجھا تھا لیکن کیا آپ یقین کریں گی کہ وہ ان کے سامنے بچہ معلوم ہورہا تھا۔ انتہا تو یہ ہے کہ وہ گراہم کے پھینکے ہوئے خنجر سے بھی بچ نکلا۔"

"تب تو پھر وہ بہت کام کا آدمی ہوا ولسن!" مادام کلارا نے مضطربانہ لہجے میں کہا "رقم کی پروا کئے بغیر اس کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔"

"میں اسے پیش کش کرچکا ہوں مادام! خرگوشوں کا نام سن کر وہ جھجک گیا تھا لیکن منہ مانگے معاوضے کے لالچ میں آکر وہ راضی ہوگیا ہے۔"

"اگر وہ یہ کام کرسکے تو ہم اسے بڑے سے بڑا معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہیں۔ اس سے معاملات طے کرلو۔ اخراجات کے لئے خطیر رقم آج ہی تمہیں مل جائے گی۔"

"شکریہ مادام! میں نے اسی معاملے میں آپ کی منظوری

حاصل کرنے کے لئے فون کیا تھا۔"

میں نے ٹیپ ریکارڈ آف کیا اور ڈیوڈ ریان کی طرف دیکھا "دیکھ لو' کیسا ان لوگوں کو رعب میں لیا ہے۔"

"بلاشبہ آپ نے بہت اچھے انداز میں معاملات کو ہینڈل کیا ہے" ڈیوڈ نے کہا "بصورت دیگر آپ کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔"

"اب وہ تم سے تم ہی کو قتل کرانا چاہ رہے ہیں" بڈ نے کہا۔

"زندگی میں ایسے مقامات بھی آتے ہیں بڈ جب آدمی خود اپنے ہی خلاف سازش کرتا ہے۔"

****

گراہم اور ولسن میرے منتظر تھے۔ اب ان کے رویئے یکسر تبدیل ہوچکے تھے اور دونوں مجھ سے خاصی گرم جوشی سے ملے تھے۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر جنس" ولسن نے بیٹھنے کے بعد کہا "ایک ایسی پیچیدگی پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے تمہیں شام سے قبل ادائیگی نہیں کرسکوں گا۔"

"اسے جہنم میں جھونکو" میں نے بے پروائی سے کہا "ادائیگیاں تو ہوتی رہیں گی۔ زیادہ فکر تو مجھے علی یار خان کی ہے۔"

"ہاں' اس کا کیا ہوا؟" گراہم بے صبری سے بولا "امید کی کوئی کرن نظر آئی کہ نہیں؟"

"میں نے نہ صرف منصوبہ تیار کرلیا ہے بلکہ اب تک اس پر خاصا کام بھی کرچکا ہوں۔"

"یار تم آدمی ہو یا جن" گراہم نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں "رات ہی تو ہمارے درمیان بات ہوئی تھی اور اب صبح ہوئے چند ہی گھنٹے گزرے ہیں۔ اس دوران تم نے کام بھی کرلیا؟"

"دولت کبھی آسانی سے ہاتھ نہیں آتی گراہم! اس کے لئے آدمی کو مشین میں تبدیل ہونا پڑتا ہے۔ گھن چکر بننا پڑتا ہے۔"

"ہر بات میں تم پیسوں کا تذکرہ کرتے ہو اور اتنی لمبی لمبی رقمیں طلب کرتے ہو لیکن اس کے باوجود اتنی گھٹیا جگہ پر رہتے ہو۔ کیا یہ بات تعجب خیز نہیں ہے؟" ولسن نے کہا۔

"میں سرکاری ملازم ہوں مسٹر ولسن اور ایک حساس ادارے میں ملازم ہوں۔ مجھے بہت احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ ورنہ میرے خلاف انکوائری شروع ہوجائے گی اور میری تمام محنت پر پانی پھر جائے گا۔"

"بات سمجھ میں آگئی" ولسن نے سرہلایا "ہاں تو تم منصوبے کے بارے میں کچھ بتارہے تھے؟"

"میں نے رات سے اب تک خاصا کام کیا ہے مسٹر ولسن اور مجھے یقین ہے کہ اگر میرے منصوبے پر حرف بہ حرف عمل کیا جائے تو کامیابی یقینی ہے۔"

"تمہاری صلاحیتوں کے پیش نظر ہم بھی بہت پُرامید ہیں" ولسن نے کہا "لیکن تم منصوبے کی تفصیلات تو بتاؤ۔"

"بہت سادہ منصوبہ ہے مسٹر ولسن! میرا تجربہ ہے کہ سادہ منصوبہ زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے" گراہم بے صبری سے بولا "لیکن اس کے خلاف ماضی میں ہر قسم کے منصوبے ناکام ہوچکے ہیں۔ ہر بار کسی نہ کسی وجہ سے وہ بچ ہی جاتا ہے۔"

"اب تک وہ محض اس لئے بچتا رہا کہ کیپٹن جنس ڈلے اس کے مدمقابل نہیں آیا تھا" میں نے اکڑ کر کہا "اب اس کی زندگی کے دن پورے ہوچکے ہیں۔"

"ضرورت سے زیادہ اعتماد آدمی کو لے ڈوبتا ہے مسٹر ڈلے" ولسن بولا "تمہیں ناکامی کا امکان بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔"

"اس کے خلاف آج تک کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوا اور میں بھی کبھی ناکام نہیں ہوا۔ میرے کریڈٹ پر بھی بڑی بڑی کامیابیاں ہیں اور ناکامی ایک بھی نہیں ہے۔"

"پھر بھی ہم نہیں چاہتے کہ کوئی معمولی سی بات اسے بچا جائے۔ ان دونوں کو اب ختم ہی ہوجانا چاہئے۔"

"بالکل ختم ہوجانا چاہئے۔ اس لئے کہ ان کی زندگیوں کا اختتام میری امیرانہ زندگی کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگا لیکن میں ان دونوں کی یکجائی کا انتظار نہیں کرسکتا۔"

"یکجائی کے انتظار سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ وہ دونوں ساتھ ہی تو ہیں" ولسن نے تیزی سے کہا۔

"پرانی بات ہوئی مسٹر ولسن! اب تہذیب ما کلم ایکس یہاں موجود نہیں ہے۔ صرف علی ہے اور میری اطلاع کے مطابق اب سے ایک گھنٹے بعد وہ مقتول کی بیوہ کے گھر جائے گا' تمہیں معلوم ہے اس کا گھر کہاں ہے؟"

"نہیں" ولسن اور گراہم دونوں کے سر نفی میں ہلے تھے "ہمیں کیسے معلوم ہوسکتا ہے؟"

"حالانکہ بہت سیدھی سی بات ہے۔ گوٹے مل کے صدر کا ذاتی ملازم صدارتی محل کے سرونٹ کوارٹرز کے علاوہ اور کہاں رہے گا؟"

"اوہ!" ولسن جھینپ گیا "واقعی یہ تو سامنے کی بات ہے۔ اتفاق ہے کہ اس طرف ذہن ہی نہیں گیا۔"

"خیر کوئی بات نہیں..... تو میں کہہ رہا تھا کہ وہ وہیں سرونٹ کوارٹرز میں رہتی ہے اور علی ایک گھنٹے بعد اس سے ملنے جائے گا۔"

"کیا ضروری ہے کہ وہ ایک گھنٹے بعد ہی وہاں جائے" ولسن بولا۔

"میں ہمیشہ ٹھوس ذرائع سے معلومات حاصل کرتا ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ علی نے اس سے وعدہ کیا ہے۔ میری معلومات کے مطابق وہ وعدے کا بہت پابند ہے۔"

"وہ وہاں کس سلسلے میں جائے گا" ولسن نے کہا' اس کے لہجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

[illegible] تھی۔

"اصولی طور پر میں یہ بتانے کا پابند نہیں ہوں، لیکن پھر بھی بتا رہا ہوں کہ میں نے اس سے مقتول ڈرائیور کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔"

"ٹھیک ہے، بات سمجھ میں آگئی" ولسن نے ایک طویل سانس لی "اس کے علاوہ اس کے وہاں جانے کا اور کوئی جواز ہو بھی نہیں سکتا تھا۔"

"لیکن اس معاملے میں وہ منہ کی کھائے گا۔ میں نے تم لوگوں تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیے ہیں۔"

"اس کے لئے ہم تمہارے شکر گزار ہیں مسٹر ڈلے" گراہم نے کہا "لیکن تمہارا وہ منصوبہ......"

"میرے منصوبے کی نوعیت ایسی ہے کہ میں اسے تم دونوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتا" میں نے کہا "پھر اس میں ایک سقم بھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ولسن سے گفتگو کرنے کے بعد ہی اس سقم کو دور کر سکوں گا۔"

"یہ کیا بات ہوئی" ولسن نے حیرت سے کہا "میں اور گراہم الگ الگ نہیں ہیں۔ ہمارے درمیان کوئی بات راز نہیں رہتی......"

"اس کے باوجود میں اصرار کروں گا کہ پہلے تم تنہائی میں اس منصوبے پر مجھ سے بات کرلو۔ پھر گراہم کے علم میں بھی لے آئیں گے۔"

"تم خواہ مخواہ اس پر مصر ہو...... اس کا فائدہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ نقصان البتہ ہو جائے گا۔ ہم دونوں کے درمیان خواہ مخواہ غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی۔"

میں اٹھ کھڑا ہوا "تم لوگ سنجیدہ نہیں ہو ورنہ اس معاملے میں مجھ سے بحث نہ کرتے۔ جب تم لوگ میری بات سے متفق ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ دوبارہ اتنا اچھا موقع کب ہاتھ آئے گا۔"

میں پلٹ کر دروازے کی طرف چل پڑا لیکن دروازے تک پہنچنے سے قبل ہی ولسن نے مجھے آواز دی "سنو، اتنی جلدی کوئی فیصلہ مت کرو۔"

"میرے پاس وقت زیادہ نہیں ہے مسٹر ولسن!" میں نے اس کی طرف مڑ کر کہا "مجھے جو بھی فیصلہ کرنا ہے جلدی ہی کرنا ہے۔"

ولسن اور گراہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ولسن مجھ سے بولا "میں گراہم کو باہر بھیجے دیتا ہوں لیکن اس کی عدم موجودگی میں ہمارے درمیان جو بھی گفتگو ہوگی وہ میں اسے بتا دوں گا۔"

"قطعی" میں نے رضامندی ظاہر کی "یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم اسے کیا بتاتے ہو اور کیا نہیں۔"

گراہم خود ہی اٹھ کھڑا ہوا مگر اس کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے میرا طرز عمل پسند نہیں آیا ہے۔

"اب بتاؤ گراہم کو باہر بھیجنے کی کیا وجہ ہے" گراہم کے جانے کے بعد ولسن نے پوچھا۔

"بات ہمارے محکمے تک پہنچ چکی ہے اور مجھے علی یار خان سے ملاقات کے لئے جانا ہے" میں نے کہا "معاملہ چونکہ بہت اونچی سطح کا ہے اس لئے ہم نے اسکاٹ لینڈ یارڈ سے مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا ایک تفتیشی افسر یہاں پہنچنے والا ہے۔ اس وقت معاملہ میرے ہاتھ میں تو ہے۔ اس تفتیشی افسر کو ائرپورٹ سے لے کر مقتول کے کوارٹر تک پہنچانا میری ہی ذمے داری ہے لہٰذا میں گراہم کو اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟" ولسن نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چونکہ علی یار خان خود کو محفوظ تصور کر رہا ہوگا اس لئے مطمئن ہوگا اور موقع دیکھ کر اس پر فائر کرنا گراہم کا کام ہوگا۔ یہ نہایت آسان کام ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی بھی نہیں ہے۔"

"یہ تم نے کس قسم کا منصوبہ بنایا ہے" ولسن نے حیرت سے کہا "اسے قتل کرنے کے بعد خود گراہم کی کیا پوزیشن ہوگی؟"

"اسے ایک سرکاری مہمان کو قتل کرنے کے جرم میں میں ہلاک کر دوں گا" میں نے بڑے سکون سے کہا۔

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ ہم نے تم سے علی یار خان کو ٹھکانے لگانے کو کہا ہے اور تم اتنے اطمینان سے خود ہمارے خلاف باتیں کر رہے ہو؟"

"اس لئے تو میں نے گراہم کو باہر بھجوا دیا ہے۔ اگر میں اس کے سامنے یہ سب کچھ بیان کرتا تو تم اس کے سامنے اعتراض داغ دیتے۔ اس کی اپنی عقل تو موٹی ہے لہٰذا میں اسے کسی نہ کسی طرح دھوکے میں رکھ سکتا ہوں لیکن تم سے میں صاف صاف گفتگو کر رہا ہوں۔ بڑی سے بڑی رقم کے عوض بھی کوئی شخص خود کو ہلاک نہیں کروا سکتا اور اگر میں نے علی یار خان کو ہلاک کرنے کی ناکام کوشش بھی کی تو مجھے بخشا نہیں جائے گا اور فی الوقت جو منصوبہ میں نے بنایا ہے اس کے سوا کوئی اور منصوبہ بنا بھی نہیں سکتا۔ دوسری طرف انتظار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم نہیں کس وقت وہ ملک سے کہیں اور چل دے۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ کسی ایک جگہ کبھی نہیں ٹکتا۔ لہٰذا اب یہ تم پر منحصر ہے۔ تم گراہم کی قربانی دینا منظور کرو تو یہ جھگڑا آج ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے۔"

"تم چاہو تو اس سے بہتر طریقہ بھی تلاش کر سکتے ہو" ولسن نے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں مسٹر ولسن مگر اس کے لئے وقت چاہئے اور ساتھ ہی یہ ضمانت بھی کہ وہ کوٹے ہل سے کہیں اور نہیں چلا جائے گا۔"

"اس منصوبے میں تم اتنی گنجائش نکال سکتے ہو کہ گراہم کی بچت کے امکانات پیدا ہو جائیں۔"

"میں سمجھ رہا تھا اسے قتل کرنا تمہارے لئے بہت اہم ہے" میں نے مایوسی سے کہا "مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس قدر غیر اہم

آدمی ہے کہ تم لوگ اس کی خاطر کوئی قربانی بھی نہیں دے سکتے۔"

"ہم...... میں تو محض امکانات کی بات کر رہا ہوں" ولسن ہکلا گیا "خواہ مخواہ ایک جان ضائع کرنے سے فائدہ؟"

"تم لوگوں کی انہی حرکتوں کی وجہ سے وہ ہمیشہ بچتا چلا آ رہا ہے۔ تم اپنے تحفظ کو زیادہ اہمیت دیتے ہو۔ میں بھی یہی حرکت کروں گا تو وہ پھر بچ جائے گا اس لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔"

"تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے" ولسن نے کہا "سوال یہ ہے کہ اس کام کے لئے تم نے گراہم کو ہی کیوں منتخب کیا ہے؟ تم مجھے بھی تو منتخب کر سکتے تھے؟"

"بے سوچے سمجھے کوئی فیصلہ کرتا تو تمہارا انتخاب کر سکتا تھا لیکن میں کبھی بغیر سوچے سمجھے کوئی کام نہیں کرتا۔ گراہم کو میں بہلا وا دے سکتا ہوں تمہیں نہیں دے سکتا۔ تم ذہین آدمی ہو، سمجھ سکتے ہو کہ علی کو ہلاک کرنے والا زندہ بچ کر نہیں نکل سکے گا جبکہ گراہم اس قسم کی قوت تجزیہ سے محروم ہے۔ اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اگر علی کو مارنا بہت اہم ہے تو گراہم کو بھول جاؤ۔"

"اگر تم چاہو تو ایسا انتظام کر سکتے ہو کہ علی کو مارنے کے بعد گراہم جائے واردات سے فرار ہو جائے گا۔"

"یہ کوئی ایسی بڑی بات بھی نہیں ہے لیکن اس کے بعد میری پوزیشن کیا ہوگی؟"

"پوزیشن تو تمہاری اب بھی خراب ہوگی۔ آخر ائرپورٹ سے تم ہی اسے وہاں لے کر جاؤ گے۔"

"علی کے قاتل کو ہلاک کرکے میں اپنی غلطی کی اس حد تک تلافی کر دوں گا کہ اس کے بعد میرے خلاف کوئی الزام یقین کی حد کو نہیں پہنچ سکے گا۔"

"ٹھیک ہے مسٹر ڈلے" ولسن نے ایک طویل سانس لی "معاملہ اتنا اہم ہے کہ میں اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔ مجھے ہر قیمت پر علی کا سر چاہئے۔"

"تو اب یہ بھی طے کرلیں کہ ہمیں گراہم کو کیا بتانا ہے۔"

❁❁❁✱✱❁❁❁

تمام انتظامات مکمل تھے۔ مقتول ڈرائیور کی بیوہ کو بڈ پہلے ہی ساری صورت حال سے آگاہ کر چکا تھا اور گراہم کو میں نے اور ولسن نے مل کر یقین دلا دیا تھا کہ اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میری لفاظی اور ولسن کی تائید کے باعث اسے یقین آگیا تھا کہ وہ علی یار خان کو قتل کرنے میں لامحالہ کامیاب ہو جائے گا اور یہ کہ اب اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔

مقتول ڈرائیور کے کوارٹر کا دروازہ بڈ نے کھولا تھا۔ یہ بات ہمارے منصوبے کے عین مطابق تھی۔

"اوہ! کیپٹن ہنس ڈلے" بڈ نے بہت خوش ہو کر کہا تھا "مجھے یقین ہے کہ اب قاتل نہیں بچ سکیں گے" "آئیے، اندر آ جائیے۔"

بڈ ہمیں ایک خالی کمرے میں لایا۔ مقتول کی بیوہ اور بچے دوسرے کمرے میں تھے۔

"ان سے ملئے جناب" میں نے بڈ سے کہا "یہ مسٹر گراہم ہیں، اسکاٹ لینڈ یارڈ کے مشہور سراغ رساں" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی جناب" بڈ نے بڑی گرمجوشی سے گراہم سے ہاتھ ملایا "دراصل علی صاحب کو اچانک ایک کام سے جانا پڑ گیا۔"

"یہ کیا طریقہ ہوا" میں بگڑ گیا "اس طرح تو تفتیش نہیں ہو سکتی۔"

"انہیں بھی اسی وجہ سے اچانک جانا پڑ گیا" بڈ نے پہلے سے طے شدہ بات کی "اب آپ کو ان سے ملنے کے لئے اس پتے پر جانا پڑے گا" بڈ نے ایک کاغذ میری طرف بڑھایا جس پر اس بنگلے کا پتا لکھا ہوا تھا جہاں ہنس ڈلے کو رکھا گیا تھا۔ میں نے اس کاغذ پر ایک نظر ڈالنے کے بعد گراہم کی طرف بڑھا دیا جو کچھ گھبرایا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔

"کیا خیال ہے مسٹر گراہم!" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "ہم وہاں بھی چلے جائیں گے۔ ہمیں تو اپنا کام کرنے سے غرض ہے۔ خواہ یہاں ہو یا وہاں۔"

"ہاں، ہاں...... بالکل بالکل" گراہم نے بوکھلائے ہوئے سے انداز میں کہا۔

"تو پھر مقتول کی بیوہ سے چند باتیں کرلوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو اسے بھی ساتھ لے چلیں گے۔"

گراہم بے بسی سے شانے اچکا کر رہ گیا۔ وہ کوئی سراغ رساں تو تھا نہیں۔ اسے تو میرے اشاروں پر ناچنا تھا۔

میں دوسرے کمرے میں آیا جہاں صرف مقتول ڈرائیور کی بیوہ تھی۔ بچوں کو پہلے ہی گھر سے ہٹا دیا گیا تھا۔ وہ مغموم نظر نہیں آ رہی تھی بلکہ بہت مطمئن تھی۔ اس کے شوہر نے ایک بڑے مقصد کے لئے جان جو قربان کر دی تھی۔

"اپنے وعدے کے مطابق میں نے قاتل کو تمہاری دہلیز پر حاضر کر دیا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟"

"اپنے شوہر کے قاتل کو نہیں بلکہ ایک یہودی کو میں اپنے ہاتھوں سے تہ تیغ کرنا پسند کروں گی" اس نے بڑے مستحکم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے...... وہ تمہارا مجرم ہے اور تم اسے اپنے ہاتھوں سے سزا دینے کا حق رکھتی ہو لیکن اس کے لئے ہمیں کہیں اور چلنا پڑے گا۔"

"بڈ صاحب مجھے سب کچھ بتا چکے ہیں اور آپ جہاں بھی کہیں میں چلنے کو تیار ہوں لیکن آپ کو میک اپ میں دیکھ کر عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔"

"بہت جلد تم مجھے میری اصل صورت میں دیکھ سکو گی، آؤ اب چلیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم چاروں گاڑی میں بیٹھ کر مطلوبہ بنگلے پر پہنچ گئے۔ بنگلے کے اندر داخل ہوتے وقت گراہم سخت مضطرب ہو گیا تھا۔ میں نے ڈرائنگ روم میں اسے بٹھاتے وقت اس کے شانے پر تھپکی دے کر اسے پُرسکون رہنے کا اشارہ کیا تھا اور مونا کو گھور کر دیکھا تھا جو خونی نگاہوں سے گراہم کو دیکھے جا رہی تھی۔ میرے اس طرح گھورنے پر مونا نے خود کو سنبھال لیا تھا اور دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔ گراہم اگر بدحواس نہ ہوتا یقیناً یہ بات محسوس کر لیتا۔

"تم یہاں بیٹھو.... میں علی کو دیکھتا ہوں" میں نے گراہم سے کہا اور اس کے کچھ کہنے سے قبل اس دوسرے دروازے سے اندر داخل ہو گیا' بڈ ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھ گیا تھا۔

میں تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کمرے میں آیا جہاں ہنس موجود تھا۔ صبح سے اسے شراب نہیں دی گئی تھی اس لئے وہ پورے ہوش و حواس میں تھا۔

"تیار ہو جاؤ ہنس" میں نے جلدی جلدی اپنا میک اپ صاف کرتے ہوئے کہا "گراہم ڈرائنگ روم میں موجود ہے۔ تم اپنا پارٹ پلے کرنے کے لئے تیار رہو۔"

"ہاں" ہنس نے کہا "مجھے پوری طرح سمجھا دیا گیا ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔"

"کوئی گڑبڑ مت کر دینا" میں نے ہنس کو گھورتے ہوئے کہا "میں گراہم کے ساتھ چند منٹ تک کھیلوں گا...."

"بے فکر رہو" ہنس نے برا مان کر کہا "میں اتنا اناڑی بھی نہیں ہوں۔"

چند منٹ بعد میں ہنس ڈلے کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو مونا' گراہم اور بڈ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ گراہم اب واضح طور پر نروس نظر آ رہا تھا۔ میں اپنا کوٹ اتار کر اندر ہی چھوڑ آیا تھا اور اپنے بال بکھیر لئے تھے۔ انداز ایسا تھا جیسے بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے مجھے خود پر توجہ دینے کا موقع ہی نہ مل پایا ہو۔

"ان سے ملئے مسٹر علی!" ہنس نے کہا "یہ مسٹر گراہم ہیں۔ کار کے دھماکے کی تفتیش کے لئے سیدھے اسکاٹ لینڈ یارڈ سے آ رہے ہیں۔"

"اوہ!" میں نے غور سے گراہم کو دیکھا پھر آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی بیٹھ گیا۔ مجھ سے ہاتھ ملاتے وقت گراہم کے ہاتھ میں ہلکی سی لرزش تھی۔ میں نے واضح طور پر محسوس کیا تھا۔

"یہ کوئی اتنا پیچیدہ معاملہ تو نہیں ہے جس کے لئے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں کو زحمت دی گئی" میں نے خشک لہجے میں کہا "تاہم تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ بتاؤ' تم ہمارے لئے کیا کر سکو گے؟"

میری نظریں گراہم پر جمی ہوئی تھیں۔ میں اس پر سے ایک لمحے کے لئے بھی نظر ہٹانے کے لئے تیار نہیں تھا۔

"یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ سے سیدھے یہاں آ رہے ہیں جناب!" ہنس نے جلدی سے کہا "یہ تو حالات سے پوری طرح باخبر بھی نہیں ہیں۔"

"میں نے تو اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کی بڑی تعریفیں سنی تھیں" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "یہ کیسے سراغ رساں ہیں کہ انہیں ابھی تک کچھ بھی نہیں معلوم۔"

میرے تبصرے پر گراہم پہلو بدل کر رہ گیا اور ہنس نے ایک بار پھر دخل اندازی کی "اسکاٹ لینڈ یارڈ والے کوئی جادوگر تو نہیں ہوتے جناب" ہنس نے ناخوش گوار انداز میں کہا "پہلے آپ یہ بتائیں کہ واقعات کس طرح پیش آئے تھے اس کے بعد ہی اس سلسلے میں کچھ کہا جا سکے گا۔"

"تم مجھ سے واقف ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہودی میرے دشمن ہیں۔ ان کا بس چلے تو میری بوٹیاں اڑا کر رکھ دیں" میں ہنس کی بات کا جواب دے رہا تھا مگر نظریں بدستور گراہم پر مرکوز تھیں "کل جو واقعہ ہوا اس کے پیچھے بھی کسی یہودی کا ہاتھ کارفرما ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ میں ان کے قابو میں آنے والا نہیں ہوں۔ میں نے اولیو ہاورڈ جیسے وحشی کو نہیں بخشا۔ تم اولیو ہاورڈ سے تو واقف ہو گے مسٹر ہنس؟"

"ہاں.... برسوں پہلے اس نے ییس گوٹے ہل میں آپ کا کمرا بم سے اڑا دیا تھا۔"

"ہاں وہی" میں نے اثبات میں سر ہلایا "اور تم تو اس سے بہت اچھی طرح واقف ہو گے مسٹر گراہم۔"

"کیوں' میں کیوں بہت اچھی طرح واقف ہونے لگا" گراہم نے کہا۔ اس کی آواز میں خفیف سی لرزش تھی۔

"اس لئے کہ تمہارا تعلق اسکاٹ لینڈ یارڈ سے ہے جن کی معلومات بہت وسیع ہوتی ہیں۔"

"ہر ایک کی معلومات اتنی وسیع نہیں ہوتیں" گراہم نے پہلو بدل کر کہا "لیکن میں چونکہ فلسطین کے حق میں اور اسرائیل کے خلاف ہوں اس لئے تم دونوں کے بارے میں بھی میں بہت کچھ جانتا ہوں۔"

"تب تو تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اولیو ہاورڈ کتنا بڑا کمینہ تھا۔ میں نے اسے بار بار ڈھیل دی' کئی بار اس کی جاں بخشی کی مگر اس کی عقل ٹھکانے نہیں آئی اور انجام کار وہ شام میں میرے ہاتھوں مارا گیا۔"

اولیو ہاورڈ کے خلاف اس قسم کی گفتگو سن کر گراہم کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا اور ہنس کو دخل اندازی کرنا پڑی۔

"میں نے آپ سے کل کے واقعے کے بارے میں پوچھا تھا' آپ معلوم نہیں کہاں کی باتیں لے بیٹھے۔"

"وہی بتا رہا ہوں۔ پیش منظر سمجھنے کے لئے پس منظر کا علم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں پہلے اولیو ہاورڈ کے بارے میں بتایا۔ اس کی موت کے بعد ایک شخص نے جس کا نام رینڈل ہے لیکن اس نے اپنے نام کو رینڈل ہاورڈ میں تبدیل کر لیا اور جو بزعم خود اولیو ہاورڈ کا جانشین ہے' اولیو ہاورڈ کا انتقام لینے کی ٹھانی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کل کے قاتلانہ حملے کے پیچھے اس کا ہاتھ تھا۔"

"آپ کا مطلب ہے اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے آپ پر حملہ کرایا تھا؟" ہنس نے کہا۔

"ہاں' میرا یہی مطلب ہے۔ میری جگہ جو ڈرائیور مارا گیا اس کا نام ایڈگر تھا اور یہ اس کی بیوی مونا ہے۔ میں نے مونا سے وعدہ کیا تھا کہ اس کے شوہر کے قاتل چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس کے قدموں میں ہوں گے اور اب چوبیس گھنٹے پورے ہونے میں محض چند گھنٹے رہ گئے ہیں۔ ویسے تو میں خود بھی یہ کام کر سکتا تھا لیکن پھر بھی میں نے تمہیں زحمت دینے کا فیصلہ کیا تاکہ میرا وعدہ یقینی طور پر پورا ہو سکے۔"

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آپ اس حملے سے بچ کس طرح گئے" ہنس نے کہا۔

"اس بات سے تفتیش کا کیا تعلق ہے؟" میں نے لمحہ بھر کے لئے گراہم پر سے نظریں ہٹا کر ہنس کو گھورا اور دوبارہ گراہم کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ممکن ہے آپ کو کسی ذریعے سے اطلاع مل گئی ہو کہ آپ پر حملہ ہونے والا ہے...."

"نہیں مسٹر ہنس! جو اطلاعات کے محتاج ہوتے ہیں وہ علی یار خان نہیں ہوتے۔ انہیں یہودی کہتے ہیں۔ مجھے کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی بلکہ میرے اندر ایک اضافی حس ہے جو ایسے موقعوں پر مجھے خبردار کر دیتی ہے۔ تمہیں معلوم ہے ایک بار میں یہودیوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا اور مجھے ایک فوجی کیمپ میں قید کر دیا گیا تھا۔"

"پھر تم وہاں سے کس طرح بچ نکلے" گراہم نے بڑی بے ساختگی سے پوچھا۔

"ہاں مسٹر گراہم! یہ بات تمہارے علم میں نہیں ہوگی اس لئے کہ یہودی خود بھی اس بات سے لاعلم تھے کہ انہوں نے کسے گرفتار کر لیا ہے۔ اگر انہیں علم ہو جاتا تو شاید میں کبھی ان کی قید سے فرار نہیں ہو سکتا تھا۔"

"مسٹر علی پلیز!" ہنس نے احتجاجی لہجے میں کہا "غیر متعلق باتوں کے نتیجے میں...."

"تم خاموش رہو مسٹر ہنس" میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا "میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں سے محو کلام ہوں۔ ہاں تو مسٹر گراہم اس فوجی کیمپ سے فرار ہونے کی کوشش میں میرا پورا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا لیکن دیکھ لو میں تمہارے سامنے نہ صرف زندہ سلامت بیٹھا ہوں بلکہ یہودیوں پر کاری وار بھی کر رہا ہوں۔"

مونا بڑی محویت سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ ہنس اپنے انداز سے بیزاری ظاہر کر رہا تھا اور گراہم واضح طور پر مجھ سے مرعوب دکھائی دے رہا تھا۔ شاید اس نے اپنے طور پر یہ نتیجہ بھی اخذ کر لیا ہو کہ وہ مجھ پر سامنے سے حملہ نہیں کر سکتا۔ میرے مستقل گھورتے رہنے کی وجہ سے وہ نروس ہو گیا تھا۔

"میں تم لوگوں کو ایک عجیب بات بتاؤں" چند لمحے بعد میں نے کہا "رینڈل نے مجھے قید کر کے مشینی عمل کے ذریعے میرے نظریات تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ناکام ہو گیا۔"

"یہ تو واقعی کمال کی بات ہے مسٹر علی" گراہم نے کہا "کسی سائنسی عمل سے بچ نکلنا حیران کن ہی کہلائے گا۔"

گراہم مجھ سے معلومات حاصل کرنا چاہ رہا تھا۔ تاکہ اگر اسے مجھ پر حملہ کرنے کا موقع نہ بھی مل سکے تو بھی اسے یہاں سے خالی ہاتھ نہ جانا پڑے جو معلومات وہ مجھ سے حاصل کر رہا تھا۔ یہودیوں کے نکتہ نگاہ سے وہ خاصی قیمتی تھیں لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ معلومات اس کے سینے میں دفن ہو جائیں گی۔

"رینڈل اس بات سے واقف ہے کہ اس کا عمل ناکام ہو چکا ہے۔ نہ صرف ناکام ہوا ہے بلکہ میں نے نہایت مختصر مدت میں اسے شدید نقصانات سے بھی دوچار کیا ہے۔ جزیرۂ مرگ پر رینڈل نے قبضہ کر رکھا تھا' وہ پورا جزیرہ تباہ کر دیا گیا ہے معلوم نہیں وہاں اس کے کتنے آدمی مارے گئے ہوں گے۔ اس کے علاوہ گوٹے ہل میں اس کی تنظیم ایگلز کے ڈھائی سو ایجنٹ بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔"

"نہیں" گراہم مضطربانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"یہ حقیقت ہے مسٹر گراہم" میں نے بڑے اطمینان سے کہا "لیکن یہ بات سن کر تمہیں اتنی حیرت کیوں ہوئی؟"

"حیرت کی بات تو ہے" گراہم گڑبڑا گیا "کسی بھی فرد کی ایک تنظیم کے مقابلے میں یہ کارکردگی حیران کن ہی کہی جائے گی۔"

"رینڈل بچہ ہے" میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "ایک بار اپنی غلطی سے میں اس کے چنگل میں پھنس گیا تو وہ اپنے بارے میں خوش فہمی کا شکار ہو گیا۔"

بڈ بہت زیادہ چوکنا نظر آ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی بھی حرکت پر گراہم کو شوٹ کر دے گا۔

"سوال یہ ہے کہ جب آپ اس کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے تو پھر آپ نے ہماری خدمات کیوں حاصل کیں؟" گراہم بولا۔

"تاکہ تم لوگ ان افراد کو گرفتار کرنے میں میری مدد کر سکو جنہوں نے کار میں بم فٹ کیا تھا" میں نے بڑی سادگی سے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں تفتیش کرنی پڑے گی" ہنس نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا "اور آپ ہم سے ذرا بھی تعاون نہیں کر رہے۔"

"باہمی تعاون کے نتیجے میں ہی وہ لوگ گرفتار ہوں گے مسٹر ہنس" میں نے بڑے سکون سے کہا "لیکن اس سے قبل میں آپ کو اس عورت کے جذبات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کا شوہر بے قصور مارا گیا" پھر میں مونا کی طرف متوجہ ہوا "انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کرو۔"

"مجھے اپنے شوہر پر فخر ہے کہ وہ ایک عظیم مقصد پر قربان ہوا"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مونا کے لہجے سے بھی فخر ظاہر ہو رہا تھا۔
"اگر تمہیں اپنے شوہر کے قاتل مل جائیں تو تم ان کے ساتھ کیا سلوک کروگی؟"
"اگر وہ مجھے مل جائیں اور مجھے ان پر اختیار دے دیا جائے تو میں انہیں سسکا سسکا کر ماروں گی۔ اس لئے نہیں کہ انہوں نے میرے شوہر کی جان لی ہے بلکہ اس لئے کہ وہ یہودی ہیں اور ہر یہودی ان لاکھوں معصوم افراد کی بربادی کا ذمے دار ہے جو اپنا وطن ہوتے ہوئے بھی بے وطن ہو گئے۔"
"سنا تم نے مسٹر ہنس! یہ کتنی عظیم عورت ہے جسے اپنے شوہر سے زیادہ مظلوم فلسطینیوں کا درد ہے۔"
"یہ ایک قابل ستائش جذبہ ہے" گراہم نے گھبرا کر کہا "لیکن اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے"
"تمہارا نہیں ہوگا لیکن میرا ہر وقت یہی موضوع ہوتا ہے۔ کچھ ایسے بے ضمیر لوگ بھی ہوتے ہیں جو مظلوموں کا سودا کر دیتے ہیں اور ایک یہ عورت ہے جسے اپنے شوہر کے خون سے زیادہ ان مظلوموں سے ہمدردی ہے۔"
گراہم نے گھبرا کر ہنس کی طرف دیکھا۔ اسے ڈر ہوا ہوگا کہ کہیں میری باتوں سے اس کا ضمیر نہ جاگ جائے لیکن اسے ایسی کوئی علامت نظر نہیں آ رہی تھی۔
"ہم مونا کے جذبات سے آگاہ ہو گئے مسٹر علی" ہنس بولا "لیکن اس سے مجرموں کو گرفتار کرنے میں کیا مدد ملے گی؟"
"مجرموں کو گرفتار کرنے میں تو تم میری مدد کروگے اور تم کیا سمجھتے ہو" میں نے تمہیں تفتیش کرنے کے لئے یہاں بلایا ہے؟" میں نے ہنس پر ایک نظر ڈالی "اگر تم یہ سمجھ رہے ہو تو یہ خیال اپنے ذہن سے نکال دو۔"
"تو پھر اور کس لئے بلایا ہے؟" ہنس نے کہا' اس کے لہجے سے الجھن ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ بہت اچھی اداکاری کر رہا تھا۔
"معلوم ہوتا ہے تمہارے محکمے کو کوئی غلط فہمی ہو گئی۔ میں اپنے آدمیوں سے کام نہیں لینا چاہتا۔ اس لئے تمہارے محکمے کی خدمات حاصل کی تھیں مگر وہ شاید یہ سمجھے کہ میں اس معاملے کی تفتیش کرانا چاہتا ہوں۔"
"آپ کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجرموں سے واقف ہیں؟" ہنس نے حیرت سے کہا۔
"کچھ ایسی ہی بات ہے" میں نے مسکرا کر کہا "یہودی خواہ کتنے ہی چالاک کیوں نہ ہوں وہ میری نظروں سے نہیں بچ سکتے۔"
گراہم کے چہرے پر مردنی سی چھا گئی تھی۔ میرے انداز نے اس کے اعصاب تباہ کر دیے تھے۔ اس کی حالت ایسے چوہے کی سی تھی جو کسی بلی کے سامنے کسی ایسی جگہ پھنس گیا ہو جہاں سے فرار ہونے کا امکان نہ ہو اور بلی اس پر حملہ نہ کر رہی ہو بلکہ اس سے کھیل رہی ہو۔ اس کے پاس امید کی محض ایک کرن یہ خیال تھا کہ ممکن ہے میں بلف کر رہا ہوں۔

"اگر آپ مجرموں سے واقف ہیں تو اسکاٹ لینڈ یارڈ کو زحمت دینے کی کیا ضرورت تھی؟" گراہم نے کہا۔
"محض غلط فہمی کی وجہ سے ایسا ہو گیا مسٹر گراہم" میں نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا "اگر مجھے شبہ بھی ہو جاتا تو میں انٹیلی جنس والوں کو وضاحت کے ساتھ بتا دیتا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔"
گراہم کے چہرے پر سکون کے آثار نظر آئے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ یا تو میں بلف کر رہا ہوں یا پھر کسی غلط فہمی کا شکار ہو گیا ہوں۔ اسے اپنے محفوظ ہونے کا یقین ہوا تو اسے پھر اپنے مشن کا خیال آیا۔ میں اس کی حرکات و سکنات پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔
"کوئی بات نہیں مسٹر علی!" گراہم نے سکون کا سانس لے کر کہا "کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ یہاں میری ضرورت نہیں ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔"
"ارے نہیں مسٹر گراہم! آپ ہمارے مہمان ہیں۔ میں آپ کو یوں تو واپس نہیں جانے دوں گا۔ بیڈ! ملازم سے کہو کہ مشروب لے آئے۔"
گراہم نے واپسی کے لئے اصرار کیا مگر میں نے اسے یہ کہہ کر روک لیا کہ وہ ایک خاص مشروب ہے جس کا ذائقہ وہ زندگی بھر نہیں بھولے گا۔
"اس کے علاوہ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہودیوں کو کس طرح شکست دیتا ہوں۔ اب آپ آ ہی گئے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ مجرموں کو گرفتار ہوتے دیکھ کر ہی جائیں۔"
"میرے لئے یہ تجربہ خاصا خوش گوار ہوگا۔ واپس جا کر میں اپنے ساتھیوں کو بتا سکوں گا کہ میں نے مسٹر علی کو کام کرتے دیکھا ہے۔"
"میرے سر کے لئے یہودی لاکھوں ڈالر بھی خرچ کر سکتے ہیں مسٹر گراہم لیکن وہ صرف خرچ ہی کر سکتے ہیں' میرا سر حاصل نہیں کر سکتے۔"
گراہم پر قیامت گزر رہی ہوگی مگر وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ آخر وہ ایک سراغ رساں تھا جو سرکاری دعوت پر یہاں آیا تھا۔ دوسری طرف وہ میری شخصیت سے مرعوب ہو گیا تھا۔ اس کا اعتماد متزلزل ہو گیا تھا۔ اعتماد متزلزل ہو جائے تو آدمی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کی مہارت بھی اس کے کسی کام نہیں آئی۔ گراہم ایک پیشہ ور قاتل تھا اور خنجر زنی میں خاصی مہارت رکھتا تھا۔ اس وقت اس کی جیب میں خنجر بھی تھا اور ریوالور بھی جو میں نے اسے خود دیا تھا۔ دونوں چیزیں موجود ہوتے ہوئے بھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مجھ پر حملہ کر سکتا۔ اس نے ایک آدھ بار جیب کی طرف ہاتھ لے جانے کی کوشش ضرور کی تھی مگر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ غالباً اسے اپنی کامیابی کا یقین نہیں تھا۔ یہودیوں کے لئے میں ویسے بھی کسی ماورائی کردار کی مانند تھا۔ ایک ایسے شیر کی طرح تھا جس کا شکار کرنے کے دعوے تو سب ہی کرتے ہیں مگر جب جنگل میں شیر کو اپنے مقابل پاتے ہیں تو بڑے بڑے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

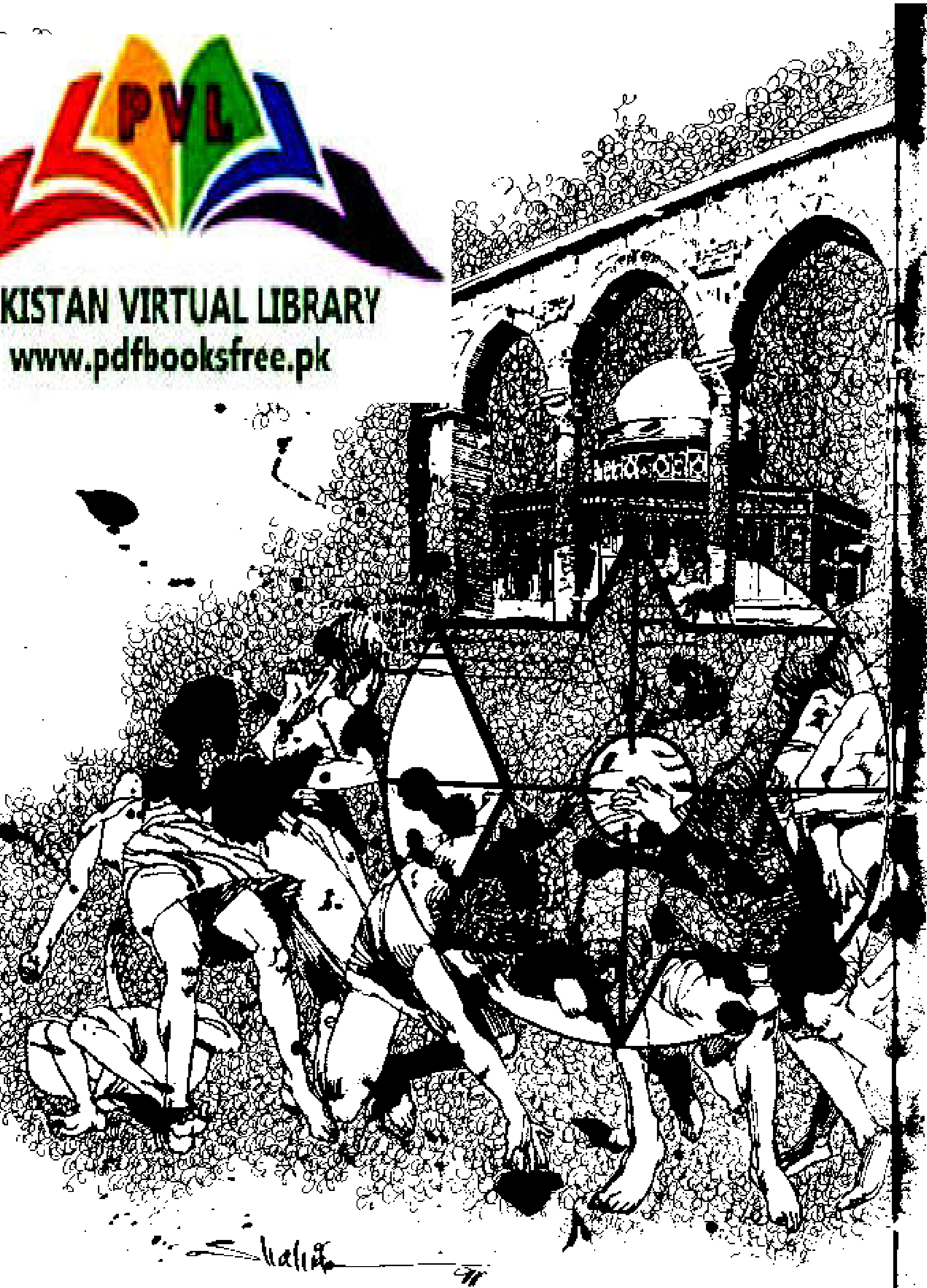

شکاریوں کے حوصلے جواب دے جاتے ہیں۔ چند ہی شکاری ایسے ہوتے ہیں جو شیر پر فائر کرنے کی ہمت کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر مسحور ہو کر فائر کرنا ہی بھول جاتے ہیں۔
گراہم کے لئے میں.... ایسا ہی ایک شیر تھا۔ وہ بڑے یقین کے ساتھ یہاں آیا تھا لیکن مجھے سامنے پا کر اس کے یقین کی عمارت زمیں بوس ہو گئی تھی۔ ممکن ہے اسے اپنی جان کی فکر لاحق ہو گئی ہو۔ مجھ پر ناکام حملہ کرنا اس کے لئے اپنی زندگی سے کھیلنے کے مترادف تھا۔ میں نے ابھی تک اس پر سے نظریں نہیں ہٹائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیں۔ شاید وہ انتظار کر رہا تھا کہ میری توجہ کسی اور طرف مبذول ہو تو وہ مجھ پر حملہ کرے۔ بزدل یہودی مجھ پر سامنے سے حملہ کرنے سے گریز کر رہا تھا۔ تمام یہودی ایسے ہی بزدل ہوتے ہیں۔ حملہ کرنے کے لئے پشت تلاش کرتے ہیں۔

چند ہی منٹ کے اندر اندر ایک ملازم سنہرے رنگ کا شربت لے آیا۔ اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا گیا تھا۔ وہ ملازم کوئی عام شخص نہیں تھا بلکہ حکومت کے ایک خاص محکمے سے تعلق رکھتا تھا اور یہاں ہنس ڈلے کی نگرانی اور حفاظت پر مامور تھا۔ گراہم کا گلاس مخصوص تھا جس میں اعصاب سن کر دینے والی دوا ملی ہوئی تھی۔ شربت کا پہلا گھونٹ لیتے ہی گراہم پر شربت نے اثر کرنا شروع کر دیا۔

"بہت خوش ذائقہ شربت ہے" گراہم نے کہا۔ شربت کا پہلا اثر یہ ہوتا تھا کہ پینے والا خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگتا تھا۔

"یہ ایک خاص مشروب ہے مسٹر گراہم! پورا گلاس پینے کے بعد اس کے اثرات واضح ہوں گے۔"

گراہم نے سب سے پہلے گلاس خالی کیا تھا "کیا ایک گلاس اور نہیں مل سکتا؟" گراہم نے کہا۔

"دس منٹ بعد" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا "صرف دس منٹ انتظار کر لو۔ اس کے بعد میں تمہیں شربت میں نہلا دوں گا۔"

"میں نے ایک سے ایک بڑھیا شراب پی ہے لیکن اس شربت کا سرور ان سب کے نشوں پر حاوی ہے۔"

میں جواب میں صرف مسکرا کر رہ گیا۔ جسے وہ شربت سمجھ رہا تھا وہ اعصاب سن ہونے کی ابتدا تھی۔

دس منٹ کے اندر اندر گراہم بالکل ساکت ہو چکا تھا۔ میں نے ہنس کی مدد سے اسے ایک اندرونی کمرے میں منتقل کیا جہاں اسے ایک خاص قسم کی کرسی پر بٹھا کر اس کے ہاتھ پیر جکڑ دیے گئے۔ اب وہ اپنی جگہ سے جنبش بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"اسے شربت کا اثر زائل کرنے والا انجکشن لگاؤ" میں نے بڈ سے کہا اور بڈ انجکشن تیار کرنے لگا۔

"یہ بے ہوش نہیں ہوا" میں نے مونا سے کہا "صرف اس کی قوتیں وقتی طور پر زائل ہو گئی ہیں۔ ابھی انجکشن لگے گا تو یہ دوبارہ نارمل ہو جائے گا پھر تم اس سے انتقام لے سکو گی۔"

"میں آپ کی شکر گزار ہوں جناب" مونا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا "ورنہ شاید یہ فرار ہو جاتا۔"

"کار میں بم فٹ کرنے کا کام اس نے تنہا نہیں کیا تھا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھی ہے جس کا نام ولسن ہے۔ اس سے مجھے ایک کام لینا ہے اس لئے میں فی الحال اسے زندہ رکھنا چاہتا ہوں لیکن اگر تم اصرار کرو تو میں اسے بھی حاضر کر سکتا ہوں۔"

"آپ کا کام اولیت رکھتا ہے جناب! میرے لئے یہی بہت ہے کہ میں اپنے شوہر کے ایک قاتل کے بخیے اپنے ہاتھوں سے ادھیڑ سکوں گی۔"

بڈ ایک سرنج سمیت کمرے میں داخل ہوا اور اس نے گراہم کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔

"مجھے گوٹے ہل ائرپورٹ اعصاب کو مفلوج کر دینے والی کوئی دوا استعمال کر کے گھیرا گیا تھا گراہم! آج ایسی ہی ایک دوا کے ذریعے میں نے تمہیں بے بس کیا ہے اور اب تم ہمیشہ کے لئے بے بس ہو گئے ہو۔ میں تمہارے باس کی طرح احمق نہیں ہوں اس لئے میں کسی اور چکر میں نہیں پڑوں گا۔ سیدھا سیدھا تمہارا سر قلم کروں گا۔"

"میرے ساتھ دھوکا ہوا ہے" گراہم نے نحیف سی آواز میں کہا "ہنس ڈلے نے ہمیں ڈبل کراس کیا ہے۔"

"بہت افسوس کی بات ہے مسٹر ہنس! تمہیں ان شریف آدمیوں کو اس طرح بلیک میل نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

"مم ۔۔۔ میں نے کب انہیں ڈبل کراس کیا ہے؟" ہنس نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں بھئی ۔۔۔ مسٹر ہنس تو الزام تسلیم نہیں کر رہے" میں نے گراہم سے کہا۔

"اس کے علاوہ کسی اور کو ہمارے بارے میں علم نہیں تھا" گراہم غرایا "اور تم دیکھنا اس کا حشر کتنا برا ہو گا۔"

"وہ تو بعد کی بات ہے گراہم! فی الحال تو تم اپنی خیر مناؤ۔ مونا تم سے نمٹنے کے لئے بے چین ہے۔"

"جو کچھ تم کر رہے ہو تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ تم ایک پوری تنظیم سے نہیں ٹکرا سکتے۔"

"اس سے پہلے بھی ٹکراتا رہا ہوں اور آئندہ بھی ٹکراتا رہوں گا۔ تم جیسے معلوم نہیں کتنے مجھے دھمکیاں دیتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں مگر میں وہیں کا وہیں ہوں۔ میرا کچھ بھی نہیں بگڑا۔ تم اپنی اصل حیثیت میں آؤ یا اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں کا بھیس بدل کر آؤ، میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔۔۔ مونا تم اپنی کارروائی شروع کر سکتی ہو لیکن خیال رکھنا گردن سے اوپر کا حصہ محفوظ رہے۔ اس کے کوٹ کی جیب میں خنجر موجود ہے۔ آگے بڑھ کر اس کی جیب سے خنجر نکالو اور اپنے انتقام کی پیاس بجھاؤ۔"

مونا آگے بڑھی گراہم کرسی پر کسمسایا اور کسمسا کر ہی رہ گیا۔ جنبش تو وہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔

"رک جاؤ مونا" اچانک گراہم دہاڑا "ورنہ تمہارا انجام بہت برا ہو گا۔"

مونا نہیں رکی۔ اس کے ہونٹوں پر ایک سفاک مسکراہٹ ابھر آئی تھی "اس کا فیصلہ تو وقت کرے گا کہ انجام کس کا برا ہوتا ہے" اس نے گراہم کی جیب سے خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں بے بس ہوں مگر میرے ساتھی بے بس نہیں ہیں۔ وہ

تمہاری کھال اتار دیں گے۔"

مونا نے خنجر کا دستہ مٹھی میں جکڑ لیا "تجھے ذرا احساس نہیں کہ تیری وجہ سے میرے شوہر کی جان گئی" مونا نے سرد لہجے میں کہا "اپنے کئے پر شرمندہ ہونے کے بجائے تو الٹا مجھے دھمکیاں دے رہا ہے" مونا اس کے بائیں بازو پر جھک گئی اور بڑی احتیاط سے اس کے کوٹ کی آستین کاٹنے لگی۔

"تم ۔۔۔ تم کیا کر رہی ہو" گراہم نے خوف زدہ لہجے میں کہا "مجھ سے مصالحت کر لو۔ میں تمہارا ہر مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔"

مونا کچھ نہیں بولی۔ وہ بڑے انہماک سے گراہم کے کوٹ کی آستین اس کے جسم سے علیحدہ کر رہی تھی۔ گراہم کے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کی وجہ سے اسے اپنے کام میں دقت ضرور ہو رہی تھی مگر وہ بڑی مہارت سے بندشوں کو نقصان پہنچائے بغیر کوٹ کی آستین کاٹ کاٹ کر علیحدہ کر رہی تھی۔

"میری بات سنو" گراہم نے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ کہا "میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔"

"ایک غریب عورت سے اس کا شوہر چھین کر اس کے خون کی سودے بازی کا رواج یہودیوں میں ہی ہوتا ہو گا" مونا نے سفاکانہ انداز میں کہا "ہم لوگ تو خون کے بدلے خون کے قائل ہیں۔"

"دیکھو، تمہارے شوہر کو مارنا ہمارا مقصد نہیں تھا" گراہم نے کہا "وہ تو اتفاقاً ہی زد میں آ گیا ورنہ ۔۔۔"

"تمہارا نشانہ تو علی صاحب تھے ۔۔۔ یہی کہنا چاہ رہے ہو نا" مونا نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ وہ گراہم کو گھور رہی تھی۔ اتنی دیر میں وہ گراہم کا بایاں بازو عریاں کر چکی تھی۔

"ہاں، علی یار خان سے ہماری پرانی دشمنی ہے اور اس کو نشانہ بنانے کے لئے ہم نے بم فٹ کیا تھا" گراہم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کوئی بات نہیں گراہم! اس قسم کے کھیلوں میں یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ دوسروں کے گھروں کو لگائی جانے والی آگ کبھی کبھی اپنا دامن بھی جلا دیتی ہے۔ اس خنجر سے معلوم نہیں تم نے کتنے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہو گا اب یہی خنجر تمہارے حق میں موت کا پیام بر ثابت ہو گا" مونا نے اس کی آنکھوں کے سامنے خنجر لہرایا۔

"میں ۔۔۔ میں تم سے معافی چاہتا ہوں" گراہم ہذیانی لہجے میں بولا "مجھے معاف کر دو ۔۔۔ مجھے معاف کر دو ۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔"

مونا نے خنجر کی نوک اس کے گلے پر رکھ دی اور گراہم کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ وہ انتہائی خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"میں تمہاری گردن میں خنجر کی نوک نہیں اتار سکتی" مونا نے دانت پیس کر کہا "اس لئے کہ یہ علی کی خواہش ہے لیکن تمہارا یہ بازو" مونا نے خنجر کی نوک اس کی گردن سے ہٹا کر اس کے بازو پر رکھتے ہوئے کہا "اس بازو پر تو میرا پورا حق ہے اور میں اپنا یہ حق بہت آہستہ آہستہ استعمال کروں گی" اس نے خنجر پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔ خنجر کی نوک گراہم کے بازو میں اتر گئی۔ گراہم کے منہ سے ایک سسکاری نکلی اور بازو پر خون کی بوندیں ابھر آئیں۔ گراہم نے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"تمہاری ایک سسکاری سے معلوم نہیں کتنے مقتولین کی روحوں کو سکون ملا ہو گا" مونا نے اس کے بازو پر دوسرا چرکا لگاتے ہوئے کہا "میرے اندر ایک آگ جل رہی ہے گراہم! جس کا تقاضا یہ ہے کہ میں تیری ایک ایک بوٹی تیرے جسم سے علیحدہ کر دوں مگر میں جلد بازی نہیں کروں گی۔ آج کا پورا دن میں نے تیرے نام کر دیا ہے۔"

گراہم کے چہرے پر وحشت برس رہی تھی۔ اپنا دردناک انجام اس کی آنکھوں میں گھوم گیا تھا۔ میں نے ایک طویل سانس لی اور مونا سے بولا "مجھے اجازت دو مونا بہن! مجھے کچھ ضروری کام ہیں۔ تم اسے جتنا ستا سکتی ہو، ستاؤ۔ یہ اسی قابل ہے۔ میں شام کو آؤں گا۔ اس وقت تک بڈ اور ہنس تمہارے ساتھ موجود رہیں گے۔"

****

دوپہر کے ٹھیک ایک بجے میں سول لائنز کی کوٹھی نمبر ۲۳ میں بیٹھا ٹرانس میٹر پر رینڈل سے بات کر رہا تھا۔

"میں نے ہر طرح سے اپنا اطمینان کر لیا ہے موشے" میں نے کوڈ ورڈز میں کہا "اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مسٹر علی نے جو کچھ بھی کیا مجبوری کے عالم میں کیا ہے۔"

"کیا تمہیں اس بات پر حیرت نہیں ہوئی کہ تم نیرس محل سے صحیح سلامت نکل آئے" رینڈل کی پُرسکون آواز آئی۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے موشے" میں نے کہا "وہ ہمارے ساتھ مل چکا ہے اور جب تک اس عمل کا توڑ نہ کر لیا جائے ۔۔۔"

"نظریات کی تبدیلی کا عمل اس پر کارگر ہو ہی نہیں سکتا تھا" رینڈل نے میری بات کاٹ کر کہا۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے جناب! اگر ایسا ہوتا تو وہ مجھے واپس نہ آنے دیتا۔"

"وہ بہت چالاک آدمی ہے ڈیوڈ! ایک آدمی کے عوض وہ اپنی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ کہ جزیرے کی تباہی اور گوٹے ہل میں اپنے تمام ایجنٹوں کی گرفتاری کو میں کس خانے میں فٹ کروں؟"

"وہ درحقیقت گھبرا گیا تھا جناب! اس نے مجھے نکیتا سے تنہائی میں ملاقات کا موقع دیا تھا اور نکیتا سے تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد ہی میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔"

"نکیتا سے تمہاری جو گفتگو ہوئی اس کی تفصیل بتاؤ تاکہ میں خود بھی کسی نتیجے پر پہنچ سکوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آپ کی ہدایت کے مطابق نکیتا سائے کی طرح اس کے ساتھ تھی لیکن جب وہ لوگ مجھ سے ملنے کے بعد محل واپس پہنچے تو جنرل ٹیرس بے چینی سے ان دونوں کا منتظر تھا۔ اس نے مسٹر علی سے کہا کہ وہ ان سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہتا ہے۔ پھر وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر ان کی واپسی صبح ہوئی تھی اور نکیتا کو گرفتار کرلیا گیا تھا۔ گرفتار ہوتے وقت نکیتا نے مسٹر علی کو آپ کا ایجنٹ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوئی۔"

"یہ نکیتا کی حماقت تھی" ریڈل نے کہا "لیکن اس سے علی کی بے گناہی کہاں ثابت ہوتی ہے؟"

"میں نے جنرل ٹیرس اور کیتھی براؤن کی گفتگو سنی ہے جناب جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر علی کے کمرے میں غلطی سے ڈکٹافون لگا رہ گیا تھا جس کے ذریعے مسٹر علی اور نکیتا کے درمیان ہونے والی ایسی گفتگو ریکارڈ ہوگئی جو ان دونوں کو مجرم ثابت کرتی تھی۔ وہ دونوں شہزادہ صائم کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ دوسری طرف بدقسمتی سے مسٹر علی کے بریف کیس سے وہ فہرست نکل آئی جو میں نے انہیں فراہم کی تھی....."

"اس تمام الجھاوے کی تہ میں تم ہو" ریڈل نے کہا "نہ تم نے وہ فہرست فراہم کی ہوتی اور نہ آج ہمیں فیصلہ کرنے میں دشواری ہوتی۔"

"میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں جناب لیکن مسٹر علی ہمارے لئے بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔"

"میں خوب جانتا ہوں کہ کون کتنا وفادار ہے" ریڈل کے لہجے میں طنز تھا جسے میں نے نظرانداز کردیا۔

"بے شک جناب" میں نے بڑے خلوص سے کہا "لیکن ایک اہم بات اور بھی ہے۔ جب ہم یہاں سے محل جانے کے لئے نکلے تو مسٹر علی اس کار میں نہیں بیٹھے جس میں یہاں آئے تھے۔ محل سے ایک دوسری کار انہیں لینے آئی تھی۔ مسٹر علی نے اس دوسری کار کے ڈرائیور کو وہ کار چلانے کو کہا جس میں وہ یہاں آئے تھے اور خود اس کار میں بیٹھ گئے جو ڈرائیور لایا تھا اور پھر ایک عجیب بات ہوئی جناب! ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کی ہی تھی کہ ایک زوردار دھماکے سے کار اڑ گئی۔ اگر ہم لوگ اس کار میں بیٹھ جاتے تو اس وقت میں آپ کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے زندہ نہ ہوتا جناب۔"

"یہ تو تم بڑی عجیب بات بتا رہے ہو..... تم نے اس سے اس کار میں نہ بیٹھنے کی وجہ تو پوچھی ہوگی؟"

"میں نے پوچھا تھا جناب! مگر انہوں نے کہا کہ ایسا محض اتفاقاً ہوا تھا۔"

"اور تم نے اس کی بات پر یقین کرلیا" ریڈل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یقین نہ کرتا تو اور کیا کرتا جناب! وہ کہہ رہے تھے کہ ان کا پروگرام طے شدہ نہیں تھا لہٰذا کسی کو یہ علم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ کب کہاں ہوں گے لہٰذا ان پر یہ حملہ حیران کن ہی کہا جاسکتا ہے۔"

"کیا اس نے اس حملے میں میرے ملوث ہونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا؟"

"میڈم تہذیب نے آپ کا نام لیا تھا جناب! لیکن مسٹر علی نے اس امکان کو سختی سے رد کردیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے آدمی پر کوئی بھی حملہ نہیں کراسکتا۔"

"اس کا مطلب ہوا کہ میرا شبہ درست ہی تھا" ریڈل کی آواز آئی "اس پر ہمارا عمل کارگر نہیں ہوسکا۔"

"یہ نتیجہ آپ نے کس بات سے اخذ کرلیا موشے" میں نے حیران ہوکر پوچھا۔

"وہ واقعی بہت چالاک آدمی ہے ڈیوڈ! تم اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ صرف اسی ایک بات پر غور کرو کہ وہ اس کار میں کیوں نہیں بیٹھا۔ یہ بات ذہن میں رکھنا کہ ایسا محض اتفاقاً نہیں ہوسکتا۔"

"میں بھلا اس بات پر کیا غور کروں گا موشے! میں تو بالکل ہی تاریکی میں ہوں۔ مجھے تو جو حکم دیا گیا تھا میں نے اسے بجالانے کی پوری کوشش کی ہے۔"

"میں تم سے بہت خوش ہوں ڈیوڈ! تمہیں انعام سے نوازا جائے گا لیکن چونکہ گوٹے ہل میں ہم نے اپنی سرگرمیاں عارضی طور پر بند کردی ہیں اس لئے تم جلد از جلد شی کورا کے پہنچ کر مادام کلارا کو رپورٹ کرو۔"

میں نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ میں اس کا مطلب خوب سمجھتا تھا۔ کہانی اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہی تھی۔

****

گراہم کا لباس تار تار اور خون میں تر بتر تھا۔ وہ اسی کرسی پر جکڑا ہوا تھا جس میں اسے چھوڑ کر گیا تھا۔ مونا نے گراہم کو لہولہان کردیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خون آلود خنجر تھا اور چہرے پر دنیا جہان کی سفاکی..... گراہم کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے وہ بے ہوش ہوگیا تھا۔

"کیا جان سے ماردیا؟" میں نے بوکھلائے ہوئے انداز میں گراہم کی طرف جھپٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں علی صاحب! یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں جان سے مارا جائے" مونا نے نفرت انگیز لہجے میں کہا "یہ تو اس قابل ہیں کہ انہیں زندہ درگور کردیا جائے۔"

"ٹھیک کہہ رہی ہو" میں نے مونا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا "بڈ اور جمس کہاں ہیں؟"

"ان سے شاید گراہم کی حالت نہیں دیکھی جارہی تھی اس لئے کسی اور کمرے میں چلے گئے ہیں مگر آپ نے تو شام تک واپس آنے کو کہا تھا۔"

"ہاں کام میرے اندازے سے قبل ہوگیا اس لئے جلدی چلا آیا۔ تم اپنی مشق جاری رکھو۔ میں ذرا بڈ کو دیکھ لوں۔"

بڈ اور جمس دوسرے کمرے میں ملے "تم لوگ یہاں کیا کررہے ہو۔ مونا وہاں اکیلی ہے" میں نے کہا۔

"اکیلی ہے تو کیا ہوا" بڈ نے بے پروائی سے کہا "اس نے گراہم کا وہ حشر کردیا ہے کہ اب اسے اگر کھول دیا جائے تب بھی وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔"

"وہ اسی قابل ہے" میں نے نفرت سے ہونٹ سکیڑ کر کہا "بلکہ اس کا حشر اس سے بھی زیادہ برا ہونا چاہئے؟"

"وہ تو ٹھیک ہے چیف لیکن میں مونا جیسی گھریلو عورت سے اتنی سفاکی کی توقع نہیں کرسکتا تھا۔"

"بڈ صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مسٹر علی!" جمس بولا "گراہم کی چیخ پکار تو مجھ سے بھی نہیں سنی گئی۔"

"تم لوگوں کو اپنا علاج کرانا چاہئے۔ ظالم کی چیخ پکار سن کر تو خوش ہونا چاہئے۔ اگر اس کے لئے کسی کے دل میں رحم کا جذبہ ابھرتا ہے تو یہ نہایت تشویش ناک علامت ہے۔"

"ہر بات کو اپنے فلسفے کی روشنی میں مت دیکھا کرو چیف! دنیا میں اور بھی بہت سے فلسفے ہیں۔"

"فلسفوں کا تقابل بعد میں کرنا۔ پہلے گراہم کے چہرے پر میک اپ کرنے میں میری مدد کرو۔"

ہم میک اپ کے سامان سمیت گراہم کے کمرے میں واپس آئے جہاں مونا بڑی سنجیدگی سے گراہم کے ہوش میں آنے کی منتظر تھی۔

"میں تمہیں یہاں مونا کی مدد کے لئے چھوڑ گیا تھا" میں نے بڈ سے کہا "اور تم دوسرے کمرے میں منہ چھپائے بیٹھے تھے۔ جاؤ گراہم کو ہوش میں لانے کا بندوبست کرو۔"

"دوسروں کے سامنے تو بڈ کی بے عزتی مت کیا کرو" بڈ نے سرگوشی میں کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

واپسی میں بڈ نے زیادہ دیر نہیں لگائی تھی۔ اس کے ہاتھ میں پانی کا جگ اور گلاس تھا۔ گراہم کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش میں لانا بڈ کے لئے زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوا۔ اس کے ہوش میں آتے ہی مونا نے خنجر سنبھال کر گراہم کی طرف جھپٹنے کی کوشش کی مگر میں نے اسے روک دیا۔

"ٹھہر جاؤ مونا" میں نے کہا "وہ پھر بے ہوش ہوجائے گا اور تکلیف سے بے نیاز ہوجائے گا جبکہ تم اسے زیادہ سے زیادہ تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتی ہو۔"

مونا نے اثبات میں سر ہلایا "آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب! مجھے ان کاموں کا تجربہ نہیں ہے اس لئے جلدبازی کررہی تھی۔"

گراہم بری طرح کراہ رہا تھا۔ اس کی آواز بیٹھ چکی تھی اور اس کے لئے اپنی آنکھیں کھلی رکھنا بھی مشکل ہورہا تھا۔

"میری طرف دیکھو گراہم!" میں نے بلند آواز سے کہا "تم مجھے قتل کرنے یہاں آئے تھے نا۔"

گراہم نے بدقت تمام آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ شاید میری بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

"کل تم نے اس کے شوہر کو بم سے اڑایا تھا اور آج یہ تمہاری بوٹیاں اڑا رہی ہے۔ ایک سفاک درندے کی زندگی ایک معصوم اور بے بس عورت کے رحم و کرم پر ہے لیکن افسوس کہ تمہارے انجام سے عبرت حاصل کرنے کے لئے یہاں کوئی نہیں ہے۔ کاش میں ان لوگوں کو تمہارا یہ عبرت ناک انجام دکھا سکتا جو طاقت کے زعم میں خود کو ناقابل شکست سمجھ کر دوسروں پر ظلم ڈھانے لگتے ہیں۔ جو لوگ خود کو مکافات عمل سے مبرا سمجھنے لگتے ہیں۔ جو نہیں جانتے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔"

"میں..... میں تنہا تو مجرم نہیں ہوں" گراہم نے کراہتے ہوئے کہا "ولسن بھی برابر کا شریک ہے۔"

"اس کا انجام تم سے بھی زیادہ بھیانک ہوگا اور تمہارے اپنے لوگوں کے ہاتھوں ہوگا ..... ہاں مونا ' تم انتظار کررہی ہوگی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے پیر ابھی تک محفوظ ہیں۔"

مونا تو جیسے تیار بیٹھی تھی۔ وہ جھپٹ کر آگے بڑھی اور گراہم کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی۔

"نہیں" گراہم بری طرح چیخا "خدا کے واسطے مجھ پر رحم کرو۔ مجھے قتل کردو" گراہم معلوم نہیں کیا کیا کہتا رہا مگر مونا تو جیسے بہری ہوگئی تھی۔ وہ بڑے انہماک اور بے دردی سے گراہم کے جوتے کاٹ رہی تھی۔ یوں جیسے کوئی مقدس فریضہ انجام دے رہی ہو۔ تیز دھار خنجر سے چمڑے کے جوتے کاٹنا ذرا بھی مشکل نہیں تھا اور اس پر مونا کا انداز..... اسے یہ بھی پروا نہیں تھی کہ جوتوں کے ساتھ ساتھ گراہم کے پیروں پر بھی زخم آرہے ہیں۔ اس نے گراہم کے دونوں پیروں سے جوتے کاٹ کر اتارنے کے بعد گراہم کے بائیں پیر کی چھنگلیا کاٹ ڈالی۔ گراہم کی لرزا دینے والی چیخ کمرے میں گونج کر رہ گئی مگر مونا کا ہذیانی قہقہہ اس کی چیخ پر بھی حاوی تھا۔

"اور زور سے چیخو گراہم" اس نے سفاکانہ لہجے میں کہا "یہاں کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔"

"مجھ پر رحم کرو..... میں تم سے فریاد کررہا ہوں۔ کیا تمہارے دل میں ذرہ برابر رحم نہیں ہے۔"

گراہم کے پیر کی کٹی ہوئی چھنگلیا سے بری طرح خون بہہ رہا تھا۔ میں نے بڈ کو اشارہ کیا کہ وہ خون روکنے کی کوئی تدبیر کرے۔

"علی صاحب کے آجانے سے مجھے بڑی تقویت ملی ہے اور اب میں تیری تمام انگلیاں ایک ایک کرکے کاٹ ڈالوں گی۔"

"نہیں" گراہم بہت زور سے چیخا "تم ایسا نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر سکتیں۔ خدا کے واسطے ایسا مت کرو۔"

"خدا ہی کے واسطے تو ایسا کر رہی ہوں ورنہ مجھ میں اتنی ہمت کہاں تھی اور تمہارا وہ خدا جس کا واسطہ تم مجھے دے رہے ہو اس وقت تمہیں کیوں یاد نہیں آیا جب تم کار میں بم فٹ کر رہے تھے۔ اس وقت یاد کیوں نہیں آیا جب تم دوسروں کو قتل کیا کرتے تھے۔ جب تم لوگوں نے معصوم فلسطینیوں کو بے گھر کیا۔"

"مجھے اس حال کو پہنچانے کا ذمے دار تو یہ کتے" گراہم نے مجنونانہ انداز میں بش ڈلے سے کہا۔

"کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے گراہم" میں نے کہا "بش نے اگر تمہیں اس حال کو پہنچایا ہے تو اپنے ملک سے وفاداری کی ہے۔"

جواب میں گراہم فحش گالیاں بکنے لگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اس پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہو۔

"ایک انگلی اور کاٹو تب یہ نارمل ہوگا" میں نے مونا سے کہا اور گراہم کی آواز یکلخت غائب ہو گئی۔

"کیوں مسٹر گراہم!" میں نے ہنس کر کہا "تم تو بہت کم ہمت آدمی ہو۔ کم از کم انگلی کٹنے کا انتظار تو کیا ہوتا۔"

"میری انگلی مت کاٹو" گراہم گھگیانے لگا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالوں گا۔"

"تمہیں منع کون کر رہا ہے" میں نے حیرت سے کہا "تم ضرور فحش کلامی کرو۔ یہ تو تمہاری فطرت ہے جو اس وقت ظاہر ہو رہی ہے۔ تم اپنا کام کرو اور ہمیں اپنا کام کرنے دو۔"

"میں تم سے التجا کرتا ہوں۔ فریاد کرتا ہوں، رحم کی اپیل کرتا ہوں۔"

گراہم کی اپیلوں سے بے نیاز ہو کر مونا نے خنجر اس کے بائیں پیر کی چھنگلیا پر رکھ دیا۔

"مان جائے... میری بات سن لو... ارے کتیا" گراہم پھر دھاڑنے لگا۔ مونا نے دوسرے پیر کی چھنگلیا بھی علیحدہ کر دی تھی اور گراہم بلبلانے لگا تھا۔

"ہر آدمی اس وقت اچھا لگتا ہے جب اپنی فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہو اور اس وقت تمہاری زبان چونکہ وہی کچھ اگل رہی ہے جو کچھ تمہاری فطرت میں ہے اس لئے تم بہت اچھے لگ رہے ہو... شاباش، اور گالیاں بکو، اور بدکلامی کرو لیکن اس بات پر یقین رکھو کہ اب تمہاری ایک انگلی بھی سلامت نہیں رہے گی۔"

"اچھا میں خاموش ہوا جاتا ہوں" گراہم نے بڑے درد بھرے انداز میں کہا اور پوری قوت سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایسا کرنے میں اسے زبردست کرب سے گزرنا پڑ رہا تھا مگر اس کی ذہنی حالت اس قابل نہیں رہی تھی کہ وہ کوئی صحیح بات سوچ سمجھ سکتا۔ وہ ایک ایسے شخص کی مانند تھا جو سمندر میں ڈوبنے سے بچنے کے لئے تنکے کا سہارا لینے کی کوشش کر رہا ہو۔

بش ڈلے اور بڈ سناٹے کے عالم میں تھے۔ گراہم کی ہذیانی حالت نے انہیں متاثر کیا تھا مگر مونا اس کی ہر اذیت سے پوری طرح محظوظ ہو رہی تھی۔

"اگر کوئی اور یہودی بھی آپ کے ہاتھ لگ جائے تو اسے میرے حوالے ضرور کیجئے گا" مونا نے مجھ سے کہا۔

"نہیں مونا — تم پر بہت ذمے داریاں ہیں۔ تمہیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر توجہ دینی ہے۔ تم ان چکروں سے دور ہی رہو تو بہتر ہے" میں نے کہا اور مونا بجھ سی گئی۔

"آپ کا ہر مشورہ میرے لئے حکم کی حیثیت رکھتا ہے جناب" اس نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"مجھے تمہارے جذبات کا بخوبی احساس ہے مونا! لیکن جذبات عقل کے تابع رہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔"

پھر گراہم پر تشدد کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ اس پر طاری نقاہت تیزی سے بڑھ رہی تھی اور وہ جلدی جلدی بے ہوش ہونے لگا تھا۔ اس نے مجھے قیمتی معلومات فراہم کرنے کی پیش کش بھی کی مگر میں نے اس کی پیش کش ٹھکرا دی۔ اسی دوران، میں اور بڈل کر اس کے چہرے پر طبع آزمائی کرتے رہے۔ کوئی دو گھنٹے کی محنت کے بعد وہ ہو بہو میری شکل اختیار کر گیا تھا۔

"یہ... یہ" مونا نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا "یہ تو بالکل آپ کی شکل کا ہو گیا ہے جناب؟"

"تو تمہیں اس پر اتنی حیرت کیوں ہے" میں نے ہنس کر کہا "تم تو مجھے بش ڈلے کے میک اپ میں دیکھ چکی ہو۔"

"لیکن آپ نے اسے اپنی شکل کا کیوں بنا دیا علی صاحب! اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔"

"بہت فائدہ ہوگا مونا! اس سے میں یہودیوں کو دھوکا دوں گا اور انہیں نقصان پہنچاؤں گا۔"

"لیکن مجھے اس سے نقصان ہو گیا جناب! اب میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کر سکوں گی۔"

"یہ کیا حماقت ہے" میں نے حیرت سے کہا "میں نے اس پر اپنا میک اپ کر دیا تو کیا ہوا... ہے تو وہ گراہم ہی۔"

"مجھے معلوم ہے جناب لیکن اس کے باوجود مجھ سے یہ نہیں ہو سکے گا لیکن اس سے کیا فرق پڑے گا۔ میرے دل میں تو خاصی ٹھنڈک پڑ چکی ہے۔"

"جیسی تمہاری مرضی مونا" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا "لیکن یہ بات اگر پہلے سے میرے علم میں ہوتی تو میں اس پر بعد میں اپنا میک اپ کرتا۔"

"یقین کریں ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب! مجھے اس بات کا ذرا بھی قلق نہیں ہے کہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کر سکوں گی۔"

****

ولسن نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے باکس کا ڈھکنا کھولا اور جھجک کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئی تھیں۔

"یقین نہیں آتا مسٹر بش" ولسن ہیجانی انداز میں بولا "تم نے وہ کارنامہ کیا ہے جو بڑے بڑے نہیں کر سکے۔"

"ہاں میں بہت معمولی اور چھوٹا آدمی ہوں مسٹر گراہم! صرف اس لئے کہ میں بین الاقوامی سطح تک نہیں پہنچ سکا۔"

"میں... میں تم سے وعدہ کر رہا ہوں کہ تمہیں بین الاقوامی سطح پر متعارف کراؤں گا — لیکن تم نے علی یار خان کا سر کس طرح حاصل کیا؟"

"میں اسی قسم کے کارنامے سرانجام دیتا ہوں۔ مجھ سے یہ مت پوچھو کہ میں نے کون سا کام کس طرح کیا۔ بس تم مجھ سے مشکل سے مشکل کام کہو، میں اسے کر دوں گا۔"

"ٹھیک ہے" ولسن نے تیزی سے کہا "ہاں اس سے غرض بھی نہیں ہے کہ کون سا کام کس طرح ہوا لیکن تم یہ تو بتا ہی دو گے کہ گراہم کا کیا بنا؟"

"اسے میں نے خود اپنے ہاتھوں سے گولی ماری ہے۔ تم سمجھ سکتے ہو اگر وہ زندہ رہ جاتا تو میں مستقل خطرے میں گھر سکتا تھا۔"

"مجھے اس کی موت کا غم ہے۔ زندہ رہتا تو معلوم نہیں کتنے کارنامے اور سرانجام دیتا۔ اگر اس کے بچ نکلنے کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی تو اچھا تھا۔ وہ کبھی تمہارا راز افشا نہ کرتا۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میں نے اسے اس لئے نہیں مارا کہ اس کی طرف سے مجھے افشائے راز کا خطرہ تھا بلکہ اسے بہت سے لوگ دیکھ چکے تھے۔ وہ بچ کے نکل جاتا تو بھی بچ نہیں سکتا تھا۔ میرے ساتھ ساتھ تم بھی خطرے میں گھر جاتے۔"

"تمہارا کہنا بھی درست ہے" ولسن نے ایک ٹھنڈی سانس لی "ہم سب مجبوریوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ گراہم کو ختم کر دینا ہماری مجبوری تھی۔"

"میں نے تمہارا کام وعدے کے مطابق کر دیا مسٹر ولسن اور بہت بڑا خطرہ مول لے کر کیا ہے۔ اب تم بھی مجھے ادائیگی کر دو۔"

"ضرور مسٹر بش! تمہیں ادائیگی ضرور کی جائے گی" ولسن نے کہا "تم مجھے اپنے معاوضے سے آگاہ کر دو۔"

"میں تمہیں کیا بتاؤں" میں نے کہا "یہ علی یار خان کا سر ہے جس کے لئے تم لوگ خود ہی بڑے سے بڑا معاوضہ ادا کرنے کی بات کر رہے تھے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں کیا معلوم کہ تم نے کتنی رقم ملنے کی توقع باندھ رکھی ہے۔"

"ممکن ہے جو معاوضہ میں کہوں اس سے زیادہ تم لوگ مجھے ویسے ہی ادا کر دو۔ کیا اس صورت میں میرا نقصان نہیں ہو جائے گا۔"

"نہیں مسٹر بش!" ولسن نے ہنس کر کہا "ہم نے تمہیں منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا اور میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔"

"میں اتنی بڑی رقم بھی طلب کر سکتا ہوں جس کی ادائیگی کرنا تمہارے لئے ناممکن ہو جائے۔"

"اس بات کا فیصلہ بھی میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ اگر تم اسے مناسب سمجھو تو اتنی بڑی رقم بھی طلب کر سکتے ہو۔ میں تمہیں اس سے روکوں گا نہیں۔"

"تم نے مجھے مشکل میں پھنسانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں" میں نے مسکرا کر کہا "میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس کارنامے کے عوض مجھے ایک ملین ڈالر سے کم رقم طلب کرنی چاہئے۔"

"میں تو یہ کہنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں کہ تم نے بہت بڑی رقم طلب کر لی ہے لیکن یہ ہے کہ اتنی رقم کے لئے مجھے شی گورائے میں ادام سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔"

"یہ تمہارا مسئلہ ہے مسٹر ولسن! لیکن تم میری کارکردگی دیکھ چکے ہو۔ یقین کرو تم مجھے ادائیگی کئے بغیر گولے بل سے نکل نہیں سکو گے۔"

"میں جانتا ہوں مسٹر بش! ہماری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ جو رقم تم نے طلب کی ہے وہ تمہیں ضرور ادا کی جائے گی۔"

"ٹھیک ہے ولسن! میں اب جا رہا ہوں لیکن تم بہت محتاط رہنا۔ یہ باکس سوٹ کیس میں رکھ لو اور ٹیلی فون پر ادام کلارا سے کم سے کم گفتگو کرنا۔"

"کیوں؟" ولسن نے چونک کر مجھے دیکھا "کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا؟"

"محض احتیاطاً کہہ رہا ہوں۔ گولے بل میں علی یار خان قتل ہو گیا ہے۔ جنرل ٹیرس معلوم نہیں کیا غدر ڈھائے۔ محتاط رہنا بہت ضروری ہے۔"

"ٹھیک ہے میں خیال رکھوں گا۔ تم صبح ساڑھے نو بجے آ جاؤ... مجھے امید ہے کہ اس وقت تک میں تمہیں ادائیگی کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔"

****

"اب میں قدرے سکون محسوس کر رہا ہوں جنرل" میں نے ٹیرس محل میں جنرل ٹیرس سے کہا۔ صبح سے اب تک میں نے انتہائی مصروف وقت گزارا تھا۔ ولسن کو اپنے میک اپ میں گراہم کا سر پہنچانے کے بعد میں سیدھا ٹیرس محل آ گیا تھا اور اب فوری طور پر مجھے کوئی کام نہیں تھا۔ کیتھی براؤن، تہذیب اور بڈ کے علاوہ ڈیوڈ ریان بھی وہاں موجود تھے۔

"مجھے مشکل میں پھنسا کر تم سکون محسوس کر رہے ہو" جنرل نے شکایتی لہجے میں کہا "بلیک اسٹون سے تو تم نے اعتراف کروا لیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہپناٹزم
اس علم کی مدد سے دوسروں کے لاشعور کو اپنے قابو میں کریں اور ان سے جو چاہے کروالیں
ہپناٹزم پر جامع اور مستند کتابیں
آسان اردو زبان میں
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تھا۔دوسرا کوئی اعتراف کر ہی نہیں رہا۔"

"غلطی تمہاری اپنی ہے جنرل! تم انہیں معززین سمجھ رہے ہو۔ان کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کرو وہ سب کچھ خود ہی اگل دیں گے یا پھر ڈیوڈ ریان سے مدد حاصل کرو۔"

"دوسری صورت زیادہ بہتر رہے گی جناب" ڈیوڈ ریان نے کہا "آپ نے پہلے مجھ سے تذکرہ نہیں کیا ورنہ اب تک میں ان سب کی زبانیں کھلوا چکا ہوتا۔"

"اب تو تمہاری مشکل حل ہو گئی جنرل! اب تو تم پریشان نہیں ہو؟"

"نہیں" جنرل ہنس کر بولا "پہلے مجھے واقعی خیال نہیں آیا تھا ورنہ میں ڈیوڈ سے ضرور مدد لیتا۔"

"میں دوپہر سے یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوں جناب کہ رینڈل سے آپ کی کیا گفتگو ہوئی؟" ڈیوڈ ریان نے کہا۔

"ہاں علی! دیگر باتیں تو بڈ کے ذریئے ہمارے علم میں آ گئیں لیکن یہ بات چونکہ بڈ کو معلوم نہیں تھی اس لئے ہم بھی اس سے لاعلم ہیں" تہذیب بولی۔

"ڈیوڈ ریان کی حیثیت سے میں نے اپنے حق میں ہی رپورٹ پیش کی تھی لیکن اسے یقین ہے کہ میں اب اس کے ساتھ نہیں ہوں تاہم اس نے مجھے ٹی گورائے پہنچنے کا حکم دیا ہے۔"

"پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟" جنرل ٹیرس نے کہا "کیا تم ٹی گورائے چلے جاؤ گے؟"

"جانا ہی پڑے گا جنرل! لیکن یہ تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں ڈیوڈ ریان کی حیثیت سے نہیں جاؤں گا۔ڈیوڈ ریان کو تو ریتا سالومن اغوا کرلے گی۔"

"ریتا سالومن تو تمام تیاریاں مکمل کئے بیٹھی ہے" تہذیب نے ہنس کر کہا "صبح چار بجے والی فلائٹ سے وہ ٹی گورائے کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔"

"بہت مناسب فلائٹ ہے تہذیب! وہاں پہنچتے ہی کسی محفوظ ٹھکانے کا بندوبست کر کے مجھے اطلاع دینا۔"

"اگر تم کہو تو میں اس سے قبل ہی مادام کلارا سے چھیڑ چھاڑ کا آغاز کر دوں؟"

"صرف اپنی موجودگی کا احساس دلا سکتی ہو ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی نوبت ہی نہ آنے پائے۔صبح ولسن مجھے ادائیگی کر دے گا اور اس کے بعد وہ یہاں سے روانہ ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ہی ساتھ تمہارا رول شروع ہو جائے گا۔"

"ٹی گورائے جانے کے سلسلے میں تمہارا کیا پروگرام ہے؟" تہذیب نے کہا۔

"میں ولسن سے پہلے وہاں پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ممکن ہے میں اس کے ساتھ ایک ہی فلائٹ پر وہاں پہنچوں۔"

"ہمیں اس بات کا غم رہے گا کہ تم ایک طویل عرصے بعد گوٹے بل آئے اور اتنی جلدی واپس چلے جاؤ گے" کیتھی براؤن بولی۔

"رینڈل عرف موشے ہاورڈ کا معاملہ ایسا ہے جسے میں ڈھیل نہیں دے سکتا۔تم سے میرا وعدہ ہے کہ اس سے نمٹنے کے بعد یہاں ضرور آؤں گا۔"

****

میں نے ولسن کے کمرے کے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔وہ صوفے پر تیار بیٹھا تھا۔میں نے وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا تھا اور ٹھیک ساڑھے نو بجے وہاں پہنچ گیا تھا۔تہذیب مالکم ایکس صبح چار بجے والی فلائٹ سے ٹی گورائے روانہ ہو گئی تھی۔اس کے ساتھ بڈ کے علاوہ علی گروپ کے چار ارکان بھی تھے۔

"ہیلو مسٹر ہنس" ولسن نے خوش دلی سے کہا "رقم کا بندوبست ہو گیا ہے۔یہ چیک ہے' بتاؤ اسے کس کے نام کراس کردوں؟"

"تم اس میدان کے پرانے کھلاڑی ہو ولسن!" میں نے بے تکلفی سے بیٹھتے ہوئے کہا "تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اس قسم کے سودے نقد ہوتے ہیں۔کوئی احمق ہی چیک وصول کر سکتا ہے۔"

"میں اچھی طرح جانتا ہوں" ولسن مسکرا کر بولا "میں تو محض اس خیال سے تمہیں چیک دینا چاہ رہا تھا کہ اتنی بڑی رقم لے کر نقل و حرکت کرنا مناسب نہیں ہوتا۔"

"تم مناسب اور نامناسب کے چکر میں نہ پڑو تو بہتر ہے" میں نے کہا "رقم کی حفاظت کرنا میں خوب جانتا ہوں۔"

"مجھے معلوم تھا کہ تم چیک قبول نہیں کرو گے اس لئے میں نے احتیاطاً نقد رقم بھی رکھ لی تھی" ولسن نے الماری سے ایک بریف کیس نکال کر میری طرف بڑھایا۔

میں نے ولسن سے بریف کیس لے لیا اور اسے کھول کر دیکھا۔ایک ملین امریکی ڈالر کے مساوی رقم گوٹے بل کی مقامی کرنسی کی صورت میں بریف کیس کے اندر موجود تھی۔پوری رقم بڑے نوٹوں والی نئی گڈیوں پر مشتمل تھی۔

"ہر طرح سے اپنا اطمینان کرلو مسٹر ہنس" ولسن نے کہا "یہ بھی دیکھ لو کہ کہیں نوٹ جعلی نہ ہوں۔"

"میں ہر حال میں اپنا اطمینان کر لینے کا عادی ہوں۔مجھے یقین ہے کہ تم نے میرے ساتھ کوئی دھوکا نہیں کیا ہے۔"

"تمہارا اطمینان میرے لئے اس واسطے بھی ضروری ہے کہ ابھی تمہارا کام مکمل نہیں ہوا۔"

"مجھے معلوم ہے ولسن کہ ابھی تمہیں علی یارخان کے سر کو لے کر یہاں سے صحیح سلامت نکلنا بھی ہے۔"

"ہاں..... اور تم نے وعدہ کیا تھا کہ گوٹے بل ائرپورٹ پر میری چیکنگ نہیں کی جائے گی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے اپنا وعدہ یاد ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ گوٹے بل میں ائرپورٹ پر کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔"

"مجھے تم سے یہی توقع تھی مسٹر بنس! تم ایک کھرے آدمی ہو۔ اسی لئے میں نے مادام سے تمہارا تذکرہ کردیا تھا۔ وہ تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتی ہیں۔"

"تم جانتے ہو کہ میں گوٹے بل میں سرکاری ملازم ہوں۔ کسی اور کی ملازمت کیسے کرسکتا ہوں۔"

"اس ملازمت کو چھوڑ دو بنس!" ولسن نے جوشیلے انداز میں کہا "اس ملازمت میں رکھا ہی کیا ہے۔ کیا تنخواہ مل جاتی ہوگی تمہیں؟"

"بات تنخواہ کی نہیں، معاشرے میں مقام کی ہے۔ تم نے دیکھا ہے میں کیسی جگہ پر رہتا ہوں تاکہ کوئی مجھ پر انگلی نہ اٹھا سکے۔"

"تمہارے پاس دولت ہوگی تو معاشرے میں مقام بھی بن جائے گا اور لوگ عزت بھی کرنے لگیں گے۔ تمام مسائل کا حل دولت ہے۔"

"تم لوگوں کے پاس تو دولت ہے پھر تم اس دولت سے اپنے مسائل کیوں حل نہیں کرلیتے۔ میری خوشامد کیوں کررہے ہو؟"

ولسن کا چہرہ سرخ ہوگیا مگر اس نے کمال ضبط کا مظاہرہ کیا "اسی دولت کی وجہ سے تو علی یار خان کا سر میرے قبضے میں ہے۔"

"مگر میں تمہارے قبضے میں نہیں آرہا" میں نے مسکرا کر کہا "اور نہ ہی فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ ہے۔"

"مادام کلارا تم میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتی ہے اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔"

"اگر میں کوشش کروں تو معلوم نہیں کتنی مادامیں اور کتنی کلارائیں میرے آگے پیچھے دُم ہلاتی پھرنے لگیں......"

"تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو" ولسن نے غصیلے لہجے میں کہا "تمہیں مادام کی توہین کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے واقعی اس کا حق نہیں ہے لیکن میں تمہیں یہ سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں کہ میں کسی کے ماتحت رہ کر کام نہیں کرسکتا۔ یہ بات تم مادام کلارا کو بھی بتا سکتے ہو۔"

"اگر تم کہو تو میں اس سلسلے میں مادام سے بات کرسکتا ہوں۔ ممکن ہے تم جیسے باصلاحیت شخص کو کسی شعبے کا سربراہ بنا دیا جائے۔"

"ملازمت ہر حال میں ملازمت ہے مسٹر ولسن! خواہ وہ چھوٹے عہدے کی ہو یا بڑے عہدے کی۔"

"مجھے حیرت ہے...... ایک طرف تو تم پیسوں کے لئے ہر کام کرنے کو تیار رہتے ہو اور دوسری طرف تمہارا یہ حال ہے کہ ملازمت ہی نہیں کروگے حالانکہ تمہیں بہت زیادہ معاوضے پر ملازم رکھا جاسکتا ہے۔"

"تمہیں اسی وجہ سے حیرت ہے کہ تم میرے مستقبل کے منصوبوں سے واقف نہیں ہو تاہم میں ایک آدھ روز میں تم سے رابطہ کروں گا۔ ممکن ہے اس وقت تک میرا ذہن تبدیل ہوجائے۔"

❋❋❋❋❋❋❋

میں گیارہ بجے والی فلائٹ سے شی گورائے کے لئے پرواز کرگیا۔ ولسن کی سیٹ دو بجے والی فلائٹ پر تھی۔ میں نے اس کے گوٹے بل سے نکلنے کے انتظامات مکمل کردیئے تھے۔ یہ ضروری تھا کہ گوٹے بل ائرپورٹ پر اس کی چیکنگ نہ ہوتی اور جنرل ٹیرس سے کہہ کر یہ انتظام کرانا میرے لئے زیادہ مشکل نہیں تھا۔

شی گورائے ائرپورٹ پر اتر کر تہذیب ما تم ایکس تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں پیش آئی۔ تہذیب کے بارے میں مجھے صبح ہی اطلاع مل گئی تھی۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تہذیب نے رہائش کے لئے کیا بندوبست کیا ہے۔

"یہ محض اتفاق تھا چیف کہ ہمیں یہ کوٹھی کرائے پر مل گئی" بڈ نے بتایا "اس کا مالک ایک تنہا آدمی ہے جو ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ ہم نے ایک سال کا پیشگی کرایہ ادا کرکے کوٹھی کرائے پر حاصل کی ہے۔ اس کے لئے ہمیں ایک بہت کڑی شرط منظور کرنا پڑی ہے اور وہ یہ کہ اگر مالک ایک سال کے دوران واپس آگیا تو ہمیں فوری طور پر کوٹھی خالی کرنی پڑجائے گی۔"

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے بڈ!" میں نے وسیع وعریض کوٹھی کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا "ہمیں کون سا یہاں مستقل قیام کرنا ہے۔ کام پورا ہوتے ہی یہاں سے نکل لیں گے۔"

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے ہمارا کام محض چند روز کا ہو" تہذیب نے کہا "کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہمیں زیادہ عرصہ قیام کرنا پڑجائے۔"

"اب میرے اندر زیادہ انتظار کرنے کی تاب نہیں رہی تہذیب! چھ ماہ کا طویل عرصہ جزیرے پر قید رہنے کے بعد اب میں ریندل کو سبق دینا چاہتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ اس کی ابتدا تو ہوچکی ہے۔ میں نے یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے مادام کلارا کو فون کیا تھا۔ مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ریسیور وہ خود ہی اٹھاتی ہے۔"

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ ممکن ہے اپنے آدمیوں سے براہ راست رابطہ رکھنے کے لئے اس نے یہ طریقۂ کار اختیار کیا ہو۔ کسی درمیانی واسطے کو وہ وقت کا زیاں تصور کرتی ہو۔"

"بات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو اصل بات یہ ہے کہ میں نے اسے فون کیا تھا۔ میں نے پوری گفتگو ریکارڈ کرلی ہے، تم خود سن لو۔"

بڈ نے ٹیپ ریکارڈر میں کیسٹ لگائی اور ٹیپ ریکارڈر آن کردیا۔ پہلے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر دوسری طرف سے ریسیور اٹھالیا گیا۔

"ہیلو!" مادام کلارا کی مترنم آواز میں نے فوراً ہی شناخت کرلی "کون بات کررہا ہے؟"

"ریٹا سالومن آف فالکن" تہذیب نے کھنک دار آواز میں کہا "میں کافی عرصے سے تم لوگوں کی غیر قانونی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔"

"میں تمہیں نہیں جانتی" کلارا کی آواز قدرے گھبرائی ہوئی تھی "اور تم کون سی غیر قانونی سرگرمیوں کی بات کررہی ہو۔"

"جو ریٹا سالومن کو نہیں جانتا اسے شی گورائے میں رہنے کا بھی حق نہیں ہے۔ شی گورائے میں ہونے والا کوئی جرم ریٹا سالومن کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔"

"معلوم نہیں تم کیا بکواس کررہی ہو" مادام کلارا غرائی "اور یہ فالکن کیا چیز ہے؟"

"یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسے میں تم سے یہ پوچھوں کہ ایگلز کس چڑیا کا نام ہے" تہذیب نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔

چند لمحے کے لئے سناٹا چھایا رہا۔ کسی اجنبی کے منہ سے ایگلز کا نام سن کر مادام کلارا کے ہوش وحواس پر بجلیاں گر پڑی ہوں گی۔

"میں نہیں سمجھ سکتی کہ تم کون ہو اور مجھے فون کرنے سے تمہارا کیا مقصد ہے" چند لمحوں بعد مادام کلارا کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اپنا تعارف تو میں کراچکی ...... رہی یہ بات کہ میں کیا چاہتی ہوں تو بڑی سیدھی سی بات ہے۔ ہمیں بھی کچھ حصہ ملنا چاہئے۔"

"اوہ! تو یہ کہو کہ تم بلیک میلر ہو...... شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ ہمارے ہاتھ کتنے لمبے ہیں" مادام کلارا غرائی۔

"چلو شکر ہے۔ بالواسطہ طور پر تم نے اپنے جرائم کا اعتراف تو کیا۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں لمبے ہاتھوں کو کوتاہ کرنے کے معاملے میں خاصی شہرت کی حامل ہوں۔"

"تم صرف احمق ہو۔ کہیں سے تمہیں ایگلز کے بارے میں کچھ بھنک مل گئی اور تم نے اتنا بڑا قدم اٹھالیا۔ ہمت ہے تو سامنے آکر بات کرو۔"

"اوکے ڈیئر کلارا" تہذیب نے ایک طویل سانس لے کر کہا "بہت جلد میں سامنے آکر بات کروں گی۔ اس وقت تک کے لئے خدا حافظ۔"

میں نے نگاہ اٹھا کر تہذیب کی طرف دیکھا "تم نے گفتگو کا اختتام بڑے خوب صورت طریقے سے کیا ہے۔ کم از کم اگلا فون تو ٹیپ نہیں ہوسکے گا۔"

"یہ بات تم اتنے وثوق سے کس طرح کہہ رہے ہو چیف!" بڈ نے کہا "ممکن ہے انہوں نے پہلے ہی اس قسم کا بندوبست کررکھا ہو کہ فون کال کا سراغ لگایا جاسکے۔"

"نہیں بڈ! یہاں ان کی پوزیشن بہت مستحکم ہے۔ انہیں کسی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس قسم کے انتظام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے انتظامات صرف اس وقت کئے جاتے ہیں جب مخالفین بھی موجود ہوں۔ کسی کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہورہا ہو۔ تہذیب نے بھی گفتگو کے اختتام پر یہی کہا ہے کہ بہت جلد سامنے آکر بات کروں گی۔ اس کے بجائے اگر تہذیب یہ کہہ دیتی کہ دوبارہ فون کروں گی تو امکان تھا کہ وہ آنے والی کالوں کے نمبروں کا سراغ لگانے کے لئے فوری طور پر کوئی بندوبست کرلیتی لہٰذا اب تم اسے ولسن کی آمد سے متعلق ایک دھمکی آمیز فون بلا خوف وخطر کرسکتی ہو۔"

میری ہدایات کی روشنی میں تہذیب نے مادام کلارا کا نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف سے کلارا نے خود فون اٹھایا تھا۔ میں اور بڈ اس آلے کی مدد سے گفتگو سن رہے تھے جو فون کی آواز بلند کردیتا ہے۔

"مجھے پہچانا نہیں... میں ریٹا سالومن ہوں۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد سامنے آکر بات کروں گی...."

"اس کو سامنے آکر بات کرنا کہتے ہیں تو پھر منہ چھپانا کس کو کہتے ہیں؟" کلارا کے لہجے میں طنز تھا۔

"تم ایک بہت بڑے جرم کی مرتکب ہونے والی ہو کلارا! اگر مجھے اپنے حصے کی رقم نہیں ملی تو میں تمہارا بھانڈا پھوڑ دوں گی۔"

"پہلے بھی تم ایسی ہی بے پرکی اڑا رہی تھیں اور اب بھی معلوم نہیں کہاں کی ہانک رہی ہو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ......"

"سنو کلارا" تہذیب غرائی "تمہارا ایک آدمی گوٹے بل سے تین بجے والی فلائٹ سے یہاں پہنچ رہا ہے۔ اس کے سامان میں جو کچھ موجود ہے اگر میں اس کی اطلاع ائرپورٹ کے حکام کو کردوں تو کیسی رہے گی؟"

"تم اندھیرے میں تیر چلانے کی عادی معلوم ہوتی ہو" کلارا نے ہنس کر کہا "اپنی بے سروپا گفتگو کے ذریعے تم مجھ سے کچھ بھی نہیں اگلوا سکتیں۔"

"اس بے سروپا گفتگو کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس آدمی کا نام ولسن ہے اور وہ اپنے سوٹ کیس میں ایک شخص کا کٹا ہوا سر لے کر آرہا ہے۔"

"بہت خوب" کلارا کی آواز خلاف توقع پُرسکون تھی "تمہاری معلومات قابل رشک ہیں۔ اب یہ بھی بتادو کہ تمہارا مطالبہ کیا ہے؟"

"صرف ایک لاکھ ڈالر" تہذیب نے کہا "بصورت دیگر اگلا فون ائرپورٹ کے حکام کو کیا جائے گا۔"

"ایک لاکھ ڈالر تو کیا ہم تمہیں ایک ہزار ڈالر بھی نہیں دے سکتے۔ تم بڑے شوق سے ائرپورٹ کے حکام کو مطلع کردو" اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ہی کلارا نے فون بند کردیا۔

"دوبارہ فون کرو اور اسے مزید دھمکیاں دو" میں نے تہذیب سے کہا اور تہذیب تفہیمی انداز میں سر ہلا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"سنو کلارا" رابطہ قائم ہونے پر تہذیب نے کہا "ممکن ہے تمہارے تعلقات بہت وسیع ہوں لیکن یہ یاد رکھنا کہ میرے پاس اور بھی ذرائع ہیں۔"

"تم بھی کان کھول کر سن لو کہ تم آگ سے کھیل رہی ہو۔ ابھی تک میں نے سنجیدگی سے تمہارے بارے میں نہیں سوچا ہے لیکن اگر ایسا ہوا تو تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہوگی۔"

"کیا یہ تمہارا حتمی جواب ہے کلارا" تہذیب نے سرد لہجے میں کہا "اگر تم چاہو تو میں تمہیں سوچنے کے لئے وقت دے سکتی ہوں۔"

"ہم نے بلیک میل ہونا نہیں سیکھا..... معلوم نہیں تم کس توقع پر مجھے فون کر رہی ہو لیکن کان کھول کر سن لو کہ نہ ہمیں کسی مہلت کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں تمہاری ہرزہ سرائیاں سننے کی متحمل ہو سکتی ہوں۔ تم جیسے معلوم نہیں کتنے ہماری راہ میں آئے اور مارے گئے۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ ہماری راہ سے ہٹ جاؤ ورنہ بے موت ماری جاؤ گی۔"

"میں تم لوگوں کی قوت پرواز سے واقف ہوں کلارا" تہذیب نے مضحکانہ انداز میں کہا "اور میں تم سے وعدہ کر رہی ہوں کہ آج ہی کی تاریخ میں تم پر پہلی ضرب لگاؤں گی۔"

تہذیب نے کلارا کا جواب سنے بغیر فون بند کردیا اور میری طرف دیکھ کر بولی "کیا خیال ہے؟"

"تم نے بہت عمدہ پرفارمنس دی ہے..... کلارا سے تو ویسے بھی یہی توقع تھی کہ وہ کوئی مطالبہ نہیں مانے گی۔"

"تم نے بھی سوچا ہے چیف کہ اب اسے فون کرنا خطرناک ہوگا۔ وہ ہمارا نمبر ٹریس کرکے یہاں تک پہنچ جائے گی" بڈ نے کہا۔

"اس کا حل یہی ہے کہ ٹرانس میٹر کا بندوبست کرو تاکہ فون نمبر ٹریس ہونے کا خطرہ مستقل طور پر ٹل جائے۔"

"تم حکم کرو چیف!" بڈ نے خوش ہو کر کہا "بڈ تمہارے لئے ابھی ٹرانس میٹر حاضر کردے گا۔"

"ابھی کہاں سے حاضر کردو گے؟" میں نے بڈ کو گھورا "خیال رہے کہ ہم گوٹے بل میں نہیں بیٹھے ہیں نہ گورا ئے میں ہیں۔"

"مزید خیال رہے کہ ہم سیاہ فاموں کے میک اپ میں ہیں اور یہاں کے ائرپورٹ پر کسٹم آفیسر کی مٹھی گرم کرکے ٹرانس میٹر تو کیا توپ بھی لے آؤ تو کوئی نہیں پوچھتا۔"

"سیدھی بات کیا کرو" میں نے بگڑ کر کہا "تم معموں میں گفتگو کرنے کے عادی ہوتے چلے جا رہے ہو۔"

"تمہیں تو ہمیشہ بڈ کا بولنا ناگوار گزرتا ہے" بڈ نے منہ بنا کر کہا "ادھر بڈ نے زبان کھولی اور ادھر تمہیں غصہ آیا۔"

"ابے خبیث اب بتا بھی دے" میں نے دانت پیس کر کہا "ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے اتنا وقت کہاں ہے؟"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چیف!" بڈ اڑ گیا "جب تک تمہارا موڈ ٹھیک نہیں ہوگا اس وقت تک بڈ تمہیں کچھ نہیں بتائے گا۔"

"تو مت بتاؤ" میں نے جھنجلا کر کہا "میں خود کوئی انتظام کرلوں گا۔"

تہذیب ہنسنے لگی "غصے میں عقل خبط ہو جاتی ہے نا اس لئے تم سمجھ نہیں پا رہے۔ بڈ کہہ تو رہا ہے کہ وہ کسٹم آفیسر کی مٹھی گرم کرکے ٹرانس میٹر نکال لایا ہے۔"

"بہت سور ہے" میں نے غصیلے لہجے میں کہا "لاؤ، مجھے ٹرانس میٹر دکھاؤ۔"

"بے فکر رہو چیف! بڈ بہت سوچ سمجھ کر کام کرتا ہے" بڈ اکڑ کر بولا "اس کے ذریعے ہر فریکوئنسی پر رابطہ کیا جاسکتا ہے اور میں نے احتیاطاً دو سیٹ رکھ لئے تھے۔"

"بس تو اگلا پروگرام یہ ہے کہ تم کلارا کو ڈیوڈ ریان کے اغوا کی خبر سناؤ گی اور اس کے بعد جنگ کا باقاعدہ آغاز ہو جائے گا۔"

"وہ تو ریںڈل کی ہٹ لسٹ پر ہے" بڈ نے کہا "اس کی صحت پر ڈیوڈ کے اغوا سے کیا اثر پڑے گا بلکہ وہ تو خوش ہوگا۔"

"کہ اس کا ایک اہم آدمی حریفوں کے قبضے میں چلا گیا ہے" میں نے طنزیہ لہجے میں کہا "کیا تمہاری عقل کہیں چرنے چلی گئی ہے بڈ!"

"نہیں، ابھی تو کھوپڑی میں ہی موجود ہے" بڈ نے بڑے اطمینان سے کہا "ان لوگوں پر تو کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ فرض کرو ہم نے ڈیوڈ ریان سے کچھ اگلوا لیا تو بھی کیا ہوگا؟"

"ان کی ظاہری بے نیازی پر مت جاؤ بڈ! کلارا اس وقت بھی اندر سے ہل کر رہ گئی ہوگی۔ اس نے ریںڈل تک اطلاع پہنچا دی ہوگی اور کچھ عجب نہیں ہے کہ وہ بذات خود شی گورائے پہنچ جائے۔"

"علی کا کہنا ٹھیک ہے بڈ! کلارا نے بے نیازی تو ظاہر کی ہے لیکن وہ تشویش میں ضرور مبتلا ہو گئی ہوگی اور اگر میں نے اگلا فون کرنے کی حماقت کی تو وہ فوراً ہی حرکت میں آجائیں گے۔"

"انہیں حرکت میں آجانے دو میڈم! بڈ بھی کسی سے کم نہیں ہے۔ ماضی میں بھی تم لوگ بڈ کی کارکردگی دیکھتے رہے ہو اور اب بھی دیکھ لینا۔"

"رہنے دو بڈ! جس وقت ہمیں گوٹے بل ائرپورٹ سے اغوا کیا گیا اس وقت تم کہاں تھے اور پھر جزیرے پر قید کے دوران تم نے کون سا تیر مار لیا؟" میں نے کہا۔

"دراصل اس وقت مجھے بھوک لگ رہی تھی اور اس وقت بھی مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ تم تو جانتے ہو بھوک کے عالم میں

آدمی ڈھنگ کا کوئی کام نہیں کرسکتا۔ لہٰذا پہلے کھانے کا بندوبست کیا جائے۔"

"جا کر کسی ہوٹل سے کھانا لے آؤ" میں نے کہا "اس وقت ہم کہیں باہر نہیں جائیں گے۔"

بڈ کھانا لینے چلا گیا اور میں تہذیب کے ساتھ آئندہ کے پروگرام بنانے میں مصروف ہو گیا۔ بڈ کی واپسی تک ہم اپنے پروگراموں کو حتمی شکل دے چکے تھے۔

****

شام کے وقت ہم تینوں کار میں بیٹھ کر چل پڑے۔ علی گروپ کے چاروں اراکین کو ہم نے بنگلے پر ہی چھوڑ دیا تھا۔ ابھی ان سے کام لینے کا وقت بھی نہیں آیا تھا۔

میں نے ایک ٹیلی فون بوتھ کے سامنے کار روکی اور تہذیب سے کہا "جاؤ، لیکن دو منٹ سے زیادہ مت لگانا۔"

تہذیب نے سر کی اثباتی جنبش دی اور فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی۔ میں نے اسے مادام کلارا کو فون کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ میں ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ذہنی دھچکے پہنچانا چاہتا تھا۔ وہ لوگ نمبر ٹریس کر بھی لیتے تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ وہ یہی سمجھتے رہتے کہ ریتا سالومن اس سے پہلے بھی ادھر ادھر سے فون کرتی رہی ہے۔

تہذیب ایک ہی منٹ میں واپس آگئی "میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ ہم نے ڈیوڈ ریان کو اغوا کرلیا ہے اور آئندہ گفتگو ایک گھنٹے بعد میں ہوگی۔"

"ٹھیک ہے" میں نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا "اس نے کسی رد عمل کا اظہار کیا؟"

"ظاہر ہے اسے یقین نہیں آسکتا تھا لیکن اس نے مجھے الجھانے کی کوشش ضرور کی تھی۔ ظاہر ہے وہ یہ معلوم کرکے کہ میں کہاں سے فون کر رہی ہوں، اپنے آدمیوں کو مطلع کردیتی۔"

"معلوم تو انہوں نے اب بھی کرلیا ہوگا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے" میں نے کہا "اور جس پیمانے پر ریںڈل کام کرتا ہے اس سے کچھ بعید نہیں ہے کہ فوری طور پر تمام ٹیلی فون بوتھوں کی نگرانی شروع کرادی جائے۔"

"بالکل ممکن ہے" تہذیب نے کہا "ویسے بھی شہر میں زیادہ ٹیلی فون بوتھ نہیں ہیں۔ نگرانی کرنے کے لئے انہیں زیادہ لوگوں کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ کھیل کی ابتدا ان لوگوں کے شکار سے کی جائے جو نگرانی پر مامور کئے جائیں گے" بڈ نے کہا۔

"ابھی یہ قبل از وقت ہوگا بڈ!" میں نے کہا "لیکن اگر ضرورت پڑی تو ہم یہ اقدامات بھی کریں گے۔"

میں بڑی آہستہ رفتار سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ رخ ساحل سمندر کی طرف تھا۔ آدھے گھنٹے بعد ہم ساحلی تفریح گاہ تک پہنچ گئے۔

"یہاں ایک ریستوران ہے تہذیب!" میں نے کار پارک کرتے ہوئے کہا "وہاں پبلک فون بھی موجود ہے۔ وہاں سے کلارا کے لئے ایک فون اور ہو جائے۔"

"کیوں نہیں" تہذیب مسکرائی "ان لوگوں کو ہراساں کرنے میں مجھے بہت لطف آرہا ہے۔"

تہذیب فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی اور میں بڈ کے ساتھ باہر ہی ٹہلنے لگا۔ میری نظریں وہاں تفریح کے لئے آنے والوں کے چہروں پر پھسل رہی تھیں۔ ہمارے لئے اپنے سایوں تک سے محتاط رہنا ضروری تھا۔ مقابلہ ریںڈل سے تھا جس کی ماضی کی کارکردگی میں فراموش نہیں کرسکتا تھا۔

"تم نے مادام کلارا کی رہائش گاہ دیکھ لی ہے بڈ!" اچانک میں نے بڈ سے سوال کیا۔

"ہاں چیف!" بڈ نے کہا "اس کی رہائش گاہ شہر سے ذرا ہٹ کر ہے اور جس جگہ وہ رہ رہی ہے۔ وہ کسی محل سے کم نہیں ہے۔ دو ایکڑ سے کم کا پلاٹ تو ہرگز نہیں ہے اور رہائشی عمارت سے باؤنڈری وال کا فاصلہ سو فٹ سے تو کہاں ہی کم ہوگا اور باؤنڈری وال بھی بارہ فٹ سے کم بلند نہیں ہے۔ گیٹ پر مسلح باوردی محافظ پہرہ دیتے نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی شہزادی کا محل ہو۔"

میری آنکھوں میں وہ دستی بم گھوم گئے جو گاڑی کی ڈکی میں موجود تھے۔ بریٹ گنیں بھی تھیں اور سائلنسر لگے ہوئے ریوالور اس کے علاوہ تھے جو ہم تینوں کے پاس موجود تھے۔ ہم ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کے لئے تیار تھے۔

"اب جلدی سے یہاں سے کھسک لو علی" تہذیب نے واپس آکر کہا "میں نے اس سے کچھ زیادہ ہی طویل گفتگو کرلی ہے۔"

"پروا مت کرو۔ میں غافل نہیں ہوں اور پھر کون سا ہمارے چہروں پر کوئی تحریر لکھی ہے جسے پڑھ کر کوئی ہمیں پہچان لے گا۔ یہ بتاؤ کہ گفتگو کیا ہوئی؟"

"میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اسے ڈیوڈ کے اغوا پر واقعی یقین نہیں ہے۔"

"تھوڑی دیر بعد اسے یقین آجائے گا" میں نے کہا اور اچانک چونک پڑا۔ میں نے ریںڈل عرف موشے ہاورڈ کو دیکھا تھا۔ میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں۔ وہ سرخ رنگ کی لمبی شیورلٹ سے اترا تھا اور اگرچہ وہ میک اپ میں تھا لیکن میں اسے اس کی چال سے پہچان سکتا تھا۔ وہ میری توقع سے بہت پہلے سامنے آگیا تھا۔ میں نے ذہنی طور پر خود کو ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کردیا۔

"ہم سے الگ ہو جاؤ بڈ!" میں نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔ بڈ نے فوراً ہی میرے کہنے پر عمل کیا۔ اس نے میرے لہجے کی سنگینی محسوس کرلی تھی اور یہ اس کی بہت بڑی خوبی تھی کہ عام صورت میں وہ جتنی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا خاص حالات میں انتا ہی سنجیدہ ہو جاتا تھا۔ اس کی سنجیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہم سے علیحدہ ہوتے وقت اس نے میری نگاہ کا تعاقب کیا تھا اور رینڈل کو دیکھ لیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ میک اپ کے باعث وہ اسے پہچان نہیں سکا تھا۔

"خیریت تو ہے علی!" تہذیب نے سرگوشیانہ آواز میں کہا۔ بڈ کی طرح اس کی نظریں بھی شیور لیٹ پر جمی ہوئی تھیں مگر وہ بھی رینڈل کو نہیں پہچان پائی تھی۔

"خیریت ہی سمجھو۔" میں نے سرسری انداز میں کہا اور ان دکانوں کی طرف دیکھنے لگا جو فٹ پاتھ پر خستہ کیبنوں میں کھولی گئی تھیں۔ ان دکانوں میں سیپیوں سے بنی ہوئی آرائشی اشیا فروخت کی جاتی تھیں۔ دن کے وقت یہاں سناٹا رہتا ہوگا لیکن اس وقت وہاں خاصا رش تھا۔ ہر دکان کے سامنے لوگوں کا جمگھٹا نظر آرہا تھا۔

"آؤ ہم بھی یہاں سے کچھ خرید لیں۔" میں نے تہذیب کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ اس وقت تک رینڈل کار کا دروازہ بند کرچکا تھا اور ریستوران کی طرف جارہا تھا۔

"تم مجھے یوں نہیں بہلا سکتے علی۔" تہذیب نے کہا۔ "میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ وہ رینڈل ہے۔"

تہذیب کی بات سن کر میں چونک پڑا۔ اگر تہذیب نے اسے نہ پہچانا ہوتا تو شاید میں اس جال میں پھنس جاتا جو میرے لئے بچھایا گیا تھا لیکن تہذیب نے اسے پہچان کر میرے لئے سوچنے کی نئی راہیں ہموار کردی تھیں۔ سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس کا میک اپ اتنا کچا کیوں ہے کہ اسے اتنی آسانی سے پہچان لیا گیا؟

"نہیں تہذیب!" میں نے ایک طویل سانس لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "وہ رینڈل نہیں ہے۔"

تہذیب نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا۔ وہ اب ریستوراں میں داخل ہو رہا تھا۔

"اسے اتنے غور سے مت دیکھو تہذیب! کسی کو یہ محسوس نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔"

"اگر وہ رینڈل نہیں ہے تو تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہے۔ اور پھر اگر کوئی یہ محسوس کر بھی لے کہ ہم اس میں دلچسپی لے رہے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا؟"

"پہلے یہاں سے ہٹ جاؤ۔" میں تہذیب کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ٹہلنے کے سے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ "یہ جو کوئی بھی ہے اس پر اس قسم کا میک اپ کیا گیا ہے کہ اس پر رینڈل کا گمان گزرتا ہے۔ پہلے میں خود بھی یہی سمجھا تھا کہ یہ رینڈل ہے لیکن جب تم نے بھی اسے رینڈل کی حیثیت سے شناخت کرلیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ تو ایک جال ہے جو ہمارے لئے بچھایا گیا ہے۔"

"یہ تو بہت تشویش ناک صورت حال ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ ہمیں پہچان لیا گیا ہے۔"

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں شناخت کرلیا گیا ہے بلکہ یہ حرکت ہمیں شناخت کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ رینڈل نے مفروضہ قائم کیا ہوگا کہ ریتا سالومن جو کوئی بھی ہے تنہا نہیں ہے اور ممکن ہے کہ وہ یا اس کے ساتھی رینڈل سے بھی واقف ہوں۔ اس مفروضے کے تحت ایک ایسا شخص تیار کیا گیا جس پر یہ گمان ہو کہ وہ رینڈل ہے اور کسی اور میک اپ میں ہے۔ پھر تمہارے فون کا انتظار کیا گیا اور اس شخص کو یہاں بھیج دیا گیا۔ تم نے یہیں سے فون کیا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے فون نمبر کا سراغ لگالیا ہے تبھی وہ شخص سیدھا یہاں پہنچا ہے۔ پہلی نظر میں تو میں دھوکا ہی کھاگیا تھا ورنہ بڈ کو علیحدہ ہونے کا مشورہ نہ دیتا۔"

"ایک طرح سے یہ ٹھیک ہی ہوا۔" تہذیب نے کہا۔ "معلوم نہیں اس شخص کی نگرانی کتنے لوگ کر رہے ہوں گے۔ مانا کہ وہ ہمیں شناخت نہیں کرسکتے لیکن بڈ تو اپنے قد کی وجہ سے الگ ہی پہچانا جاتا ہے۔"

"میرا خیال ہے بڈ نے بھی اسے پہچان لیا ہوگا اور کسی حد تک محتاط بھی ہوگیا ہوگا لہٰذا اب وہ ادھر کا رخ تو کرے گا نہیں۔ بس مجھے اس سے ڈر یہ ہے کہ وہ اس شخص میں دلچسپی نہ لینے لگے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ رینڈل کے آدمیوں کی نظروں میں آجائے گا اور یہ اچھا نہیں ہوگا۔ ہمیں ہر قیمت پر ان سے بچ کر کام کرنا ہے۔"

کچھ دور جانے کے بعد ہم ٹہلتے ہوئے واپسی کے لئے پلٹ گئے۔ شام کا وقت ہونے کی وجہ سے لوگوں کا خاصا رش تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ ہمیں چلنے کی جگہ نہ ملتی۔

"ہمارے میک اپ ایسے نہیں ہیں کہ کوئی ہمیں پہچان لے۔" میں نے کہا۔ "لیکن ہمیں کسی اور انداز سے پہچانا جاسکتا ہے۔"

"کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو ہمارے ہر انداز سے اس حد تک واقف ہوں کہ ہمیں میک اپ میں بھی پہچان لیں؟"

"بظاہر رینڈل کے علاوہ اور کوئی ایسا نہیں ہے اور وہ بھی اسی صورت میں ہمیں پہچان سکتا ہے جب خاص طور سے اسی مقصد کے تحت دیکھے۔ ویسے مجھے تو خود پر پورا کنٹرول ہے۔ رینڈل کا باپ بھی مجھے نہیں پہچان سکتا۔"

"کسی حد تک اپنی حرکات و سکنات پر مجھے بھی قابو ہے مگر تمہاری طرح میں ہر وقت ان پر قابو نہیں رکھ سکتی۔"

"فی الحال اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہمیں فوری طور پر ایسا کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے۔ رینڈل کی جگہ جو بھی شخص ہو وہ ہم سے واقف نہیں ہو سکتا۔"

"اوہ علی!" اچانک تہذیب چلتے چلتے رک گئی۔ "تم نے شاید اس پہلو پر غور نہیں کیا کہ اس شخص کی نگرانی کرنے والوں میں خود رینڈل بھی شامل ہو سکتا ہے۔"

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔" میں نے تشویش سے کہا۔ "جس انداز میں وہ سامنے آیا ہے اس کے بعد کسی اور پہلو پر سوچنے کی مہلت نہیں ملی۔ عین ممکن ہے کہ تمہارا خدشہ درست ہی ثابت ہو اور اگر ایسا ہے تو ہم شدید خطرے میں ہیں۔ گوسے ٹل ائرپورٹ پر ایک بار ہم اس کا کمال دیکھ چکے ہیں۔ وہ نہ صرف بہت پھرتیلا ہے بلکہ عقابی نگاہ بھی رکھتا ہے۔"

ہم دونوں ایک کنارے رک گئے تھے۔ پارکنگ کے مقام سے ساحل سمندر کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔ جس جگہ ہم کھڑے تھے وہ پکی تھی مگر اس سے آگے ریت ہی ریت تھی۔

"کیا سوچنے لگے علی؟" مجھے خاموش دیکھ کر تہذیب نے ٹوکا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ فی الحال یہاں ٹھہرنا ہمارے لئے کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہے۔ میں کسی جال میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ابھی تم نے یہیں سے مادام کلارا کو فون کیا تھا۔ فون طویل ہوگیا۔ اس نے جان بوجھ کر تمہیں باتوں میں الجھایا ہوگا اور نہ صرف نمبر ٹریس کرلیا ہوگا بلکہ اپنے آدمیوں کو تیزی سے حرکت میں بھی لے آئی ہوگی۔ یہ ان لوگوں کی ایک اندھی چال ہے اور اگر ہم اس اندھی چال میں پھنس گئے تو مجھے زندگی بھر اس کا افسوس رہے گا کہ میری وجہ سے رینڈل کو سرخ رو ہونے کا موقع ملا۔ میں ہر قیمت پر اسے نیچا دکھانا چاہتا ہوں۔"

"کیا تم ضرورت سے زیادہ احتیاط سے کام نہیں لے رہے؟" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھا۔

"نہیں۔" میں مسکرایا۔ "یہ احتیاط زائد از ضرورت نہیں بلکہ ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہ ممکن ہے کہ جن لوگوں نے فون کیا تھا وہ ابھی یہیں موجود ہوں۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ ریتا سالومن جو بھی ہے تنہا نہیں ہے۔ اس کے کچھ اور ساتھی بھی اس کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ لہٰذا ایک ایک شخص کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا جارہا ہوگا۔"

"کیا ہمارا اس طرح یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنا ہمیں مشکوک نہیں بناتا؟"

"ہمارے اطراف سناٹا ہوتا تو یقیناً ہمارا انداز مشکوک ہوتا مگر اس وقت تو دیکھنے والے ہمارے بارے میں یہی گمان کریں گے کہ ہم محبت بھری سرگوشیاں کر رہے ہیں۔"

تہذیب شرما گئی۔ "کیا محبت بھری سرگوشیاں کرنے کے لئے ہمارے پاس یہی ایک مقام رہ گیا ہے؟"

عین اسی وقت میں نے ایک شخص کو غیر محسوس سے انداز میں اپنی جانب بڑھتے محسوس کیا۔ اس کا انداز اگرچہ سرسری تھا مگر میری چھٹی حس نے مجھے بروقت خبردار کردیا۔

"تم ایک اشارہ کرکے تو دیکھو جانم۔" میں نے تہذیب کے کاندھے پر جھکتے ہوئے ذرا بلند آواز میں کہا "اگر میں تمہارے لئے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے نہ توڑ لاؤں تو کہنا۔"

تہذیب محض ایک لمحے کے لئے چونکی مگر اس نے بڑی تیزی سے خود کو سنبھال لیا۔ اس نے میرے انداز میں کوئی غیر معمولی بات محسوس کرلی تھی اور یقیناً اس کی غیر معمولی ذہانت کا ہی کرشمہ تھا کہ اس نے بھی کسی روایتی محبوبہ کا سا انداز اختیار کرلیا۔

"چھوڑو رہنے دو۔" وہ اٹھلائی۔ "میں نے تم سے ایک معمولی ہار کی فرمائش کی تھی وہ تو تم پوری نہیں کرسکے۔ آسمان سے تارے کیا توڑ کر لاؤ گے؟"

"بس چند دن اور ٹھہر جاؤ' میں تمہیں ہیرے جواہرات میں تول دوں گا۔" میں نے ٹھیٹ عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"چھ مہینے سے تم مجھے اسی طرح بہلاوے دے رہے ہو۔" تہذیب نے منہ پھلالیا۔ "تمہارے چند دن کسی طرح پورے ہی نہیں ہوچکتے۔ جاؤ میں تم سے نہیں بولتی۔"

"ارے ارے تم تو ناراض ہوگئیں۔" میں نے تہذیب کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ "یقین کرو اس بار میں تم سے جھوٹا وعدہ نہیں کر رہا۔ کل ہی وہ ہار تمہیں دلا دوں گا۔"

"سچ" تہذیب یوں کھل اٹھی جیسے اسے دنیا بھر کی دولت مل گئی ہو اور میں نے کن انکھیوں سے اس شخص کی طرف دیکھا جو اپنی دانست میں ہماری بے خبری میں ہماری گفتگو سن کر جارہا تھا۔ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہوچکا تھا اور اب کسی اور مشکوک شخص کی تلاش میں تھا۔

"معلوم نہیں اس قسم کے اور کتنے لوگ یہاں شکاری کتوں کی طرح گھوم رہے ہوں گے۔" میں نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

تہذیب نے متجسس نگاہوں سے اس شخص کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا اور بولی "مجھے اندازہ ہی نہیں ہوسکا کہ کوئی ہمارے قریب آکر ہماری باتیں سننے کی کوشش کررہا ہے۔"

"تمہیں اندازہ ہو بھی نہیں سکتا تھا۔" میں نے شرارت آمیز انداز میں کہا "اس لئے کہ تم اس وقت شرمانے میں مصروف تھیں۔"

"چلو اب یہاں سے تو چلو... یا یہیں کھڑے رہو گے۔" تہذیب نے جھینپ کر موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

"پہلے اس ہار کے بارے میں تو کچھ پتا چل جائے جس کی تم نے مجھ سے فرمائش کی تھی۔" میں نے شرارت آمیز انداز میں کہا۔

"پتا چلنے کا وقت تو گزر چکا۔ اب تو تم وہ ہار دلانے کا وعدہ کرچکے۔" تہذیب بھی شوخی پر اتر آئی۔

"چلو کوئی بات نہیں۔" میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی "محبت میں اس قسم کے نقصانات تو برداشت کرنے ہی پڑتے ہیں۔"

"اس وقت تو تجربے کاروں جیسی باتیں کررہے ہو۔" تہذیب نے ہنس کر کہا "مجھ سے پہلے کتنی لڑکیوں سے محبت کرچکے ہو؟"

"میرا خیال ہے اس قسم کی گفتگو کرنے کے لئے یہ جگہ ناموزوں ہے۔" اچانک میں نے چونک کر کہا "ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہئے۔"

"ہم تو یہاں سے نکل جائیں گے مگر بڈ کا کیا ہوگا؟" تہذیب نے قدرے پریشانی سے کہا۔

"بڈ اپنے لئے راستے بنانے کے فن سے خوب واقف ہے۔" میں نے بے پروائی سے کہا "بہت ممکن ہے وہ کہیں چھپا ہم پر ہی نظریں رکھے ہوئے ہو۔"

تہذیب کچھ نہیں بولی اور ہم دونوں کار تک آگئے۔ تہذیب میرے ساتھ اگلی نشست پر ہی بیٹھ گئی تھی۔

"ہاں' اب یہ بتاؤ کہ مادام کلارا سے کیا گفتگو رہی؟" میں نے کار ریک کرتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ایسی قابل ذکر بات تو نہیں ہوئی۔" تہذیب نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا "راستے سے میں نے اسے جو فون کیا تھا اس میں تو میں نے اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔ بس اس سے اتنا کہا تھا کہ ہم نے ڈیوڈ ریان کو اغوا کرلیا ہے۔ اب ہوٹل کے فون بوتھ سے اس سے جو گفتگو ہوئی تو اس نے پہلے تو ڈیوڈ ریان کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا۔ میں نے کہا کہ اگر تم اسے نہیں جانتیں تو کل اس کی لاش تم کوراسے کی کسی سڑک پر پڑی نظر آئے گی۔ بہرحال اسے یہ ماننا پڑا کہ وہ ڈیوڈ ریان سے واقف ہے۔ لیکن اس نے یہ ماننے سے انکار کردیا کہ وہ ہمارے قبضے میں ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے وہ یہ جاننا چاہ رہی تھی کہ ہم نے اسے کس مقام سے اغوا کیا؟ میں نے کہا کہ ہم نے اسے یہاں پہنچنے سے قبل ہی اچک لیا تھا۔"

"اس نے تم سے اتنی باتیں محض اس لئے کیں کہ اسے تھوڑی سی مہلت درکار تھی۔ اگر تم اس سے ایک آدھ منٹ اور بات کرلیتیں تو شاید رنگے ہاتھوں ہی پکڑی جاتیں۔"

"مجھے اس کا اندازہ تھا اس لئے میں نے فون بند کردیا ورنہ کلارا تو مزید باتیں کرنے کے موڈ میں تھی لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تم ڈیوڈ ریان پر ہی کیوں زور دے رہے ہو۔ گوٹے بل میں یہودی ایجنٹوں کی فہرست تمہیں فراہم کرنے کی پاداش میں وہ پہلے ہی زیر عتاب ہے۔ ریڈل نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کررکھا ہے۔ اس کے اغوا سے ریڈل یا مادام کلارا کی صحت پر کیا اثر پڑے گا؟"

"یہ درست ہے کہ ڈیوڈ کو قتل کرنے کا اصولی فیصلہ کرلیا گیا ہے لیکن یہ تو اندر کی بات ہے۔ ظاہری طور پر تو اس کی حیثیت ایک اہم کارندے کی ہی ہے۔ آخر وہ گوٹے بل میں انچارج تھا۔ اس انداز میں سوچو کہ ریتا سالومن اس بات سے کیسے واقف ہوسکتی ہے کہ ڈیوڈ ریان ایگلز کا مجرم ہے۔ اسے تو مادام کلارا کے آدمی کی حیثیت سے اغوا کیا گیا ہے۔ چاہو تو یوں بھی کہہ سکتی ہو کہ تم نے ان لوگوں کے منہ سے نوالہ چھین لیا ہے۔ کم از کم وہ تو اسی انداز میں سوچیں گے۔ دوسری بات یہ کہ ان کی انا کا مسئلہ ہے۔ وہ یہ گوارا کرہی نہیں سکتے کہ کوئی اس طرح ان کے مقابل آکھڑا ہو۔"

"اور تیسری بات یہ کہ ریتا سالومن کو ڈیوڈ کے بارے میں معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں؟" تہذیب نے ہنس کر کہا۔

"یہ بات بھی ہے۔" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "ہے انہیں یہ فکر ستا رہی ہوگی کہ ان کے اور کون کون سے راز ریتا سالومن کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔"

"تم اپنی خیر مناؤ چیف!" عقب سے بڈ کی آواز آئی اور میں چونک پڑا۔ "تمہیں معلوم ہے جس جگہ سے میڈم نے فون کیا تھا اس کے سامنے ہی ایک کاؤنٹر ہے جس پر مستقل ایک شخص کی ڈیوٹی رہتی ہے۔ ان لوگوں نے اس شخص سے پوچھ گچھ کی تھی۔ اس نے میڈم کو دیکھ لیا تھا اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ دوبارہ دیکھنے پر وہ اس عورت کو پہچان سکتا ہے جس نے تھوڑی دیر قبل فون کیا تھا۔"

"پھر کیا ہوا؟" تہذیب نے چونک کر پوچھا۔

"وہ لوگ اس کے ساتھ باہر تک آئے تھے لیکن اس وقت تک تم دونوں وہاں سے ہٹ چکے تھے۔ اب ظاہر ہے وہ اس شخص کو ساتھ لے کر اتنی بڑی جگہ تو گھومنے سے رہے۔"

"تمہیں یہ سب باتیں کس طرح معلوم ہوئیں؟" تہذیب نے حیران ہوکر کہا۔

"تمہارے پاس سے کھسک کر میں اسی طرف نکل گیا تھا۔" بڈ نے کہا "یاد رکھو بڈ کبھی اپنی ذمے داریوں کی طرف سے غافل نہیں رہتا۔"

"گویا ہمارا اس وقت کا مشن ناکامی سے ہمکنار ہوتے ہوتے بچا ہے۔" تہذیب نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" میں نے کہا۔ "جب ہم میدان عمل میں اترتے ہیں تو ایسی چھوٹی موٹی رکاوٹوں کا سامنا تو کرنا ہی پڑتا ہے۔"

"اور یہی چھوٹی موٹی رکاوٹیں بعض اوقات راستے مسدود کرنے کے کا باعث بھی بن جاتی ہیں۔" تہذیب نے جواب دیا۔

"جو کچھ ہوا اچھا ہی ہوا۔ مادام کلارا کو خوش فہمیوں کا شکار ہونے دو۔ اس وقت انہیں معمولی سی کامیابی ملی ہے جس کے بل پر انہیں یقین ہوگا کہ وہ جلد ہی ریتا سالومن کو بے نقاب کردیں گے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اب وہ تاپتے ہی رہ جائیں گے۔"

"تم نے انہیں گراہم کے سر کا جو تحفہ بھجوایا ہے اس کا معلوم نہیں کیا ہوا ہوگا۔" بڈ نے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ پہلے انہوں نے خوشیاں منائی ہوں گی پھر جب انہیں معلوم ہوا ہوگا کہ کس قسم کی چوٹ ہوئی ہے تو اب اپنا ہی سر دھن رہے ہوں گے۔" میں نے ہنس کر کہا۔

"ہمیں کسی نہ کسی طرح معلوم کرنا چاہئے کہ ان لوگوں پر اس سانحے کے کیا اثرات ہوئے؟"

"کیا ضرورت ہے۔" میں نے بے پروائی سے کہا "جو کچھ ان پر بیتی ہوگی ہمیں اس کا بخوبی اندازہ ہے۔"

"اس کے بغیر مزا نہیں آئے گا چیف! دشمن کی بوکھلاہٹوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ہاتھ سے نہیں گنوانا چاہئے۔"

"اول تو یہاں ایسا کوئی موقع ہے ہی نہیں اور اگر ہوتا تو بھی میں تمہیں اس کی اجازت نہ دیتا۔"

"جو تمہارے جی میں آتی ہے وہی کرتے ہو' بڈ کے جذبات کا ذرا لحاظ نہیں ہے۔" بڈ بڑبڑانے لگا۔

"میرا خیال ہے اسے اجازت دے ہی دو۔" تہذیب نے کہا "اپنے طور پر اس کا جو جی چاہے کرے۔ اب اجازت نہ ملی تو یہ ہمارے کان کھالے گا ہمارا دماغ چاٹ جائے گا۔"

"میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو ایگلز کی صفوں میں انتشار پیدا کیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت میں نے گراہم پر اپنا میک اپ کرکے اس کا کٹا ہوا سر مادام کلارا کی خدمت میں روانہ کیا۔ ریتا سالومن بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میرا موقف ہے کہ ہمیں اپنی تمام تر توجہ اپنے مشن پر مرکوز رکھنا چاہئے' اگر ہم یہ معلوم کرنے کے چکر میں پڑے کہ ہمارے اقدامات ان پر کس طرح سے اثر انداز ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اپنی توانائیاں غلط سمت میں ضائع کررہے ہیں۔ بڈ ہمارا بہت اہم ساتھی ہے لہٰذا میں اسے توانائیوں کے ضیاع کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"ہم اس وقت بہت اچھی پوزیشن میں ہیں چیف!" بڈ نے کہا "لیکن میں دیکھ رہا ہوں پوزیشن سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا رہے اور مجھے اس بات پر غصہ آرہا ہے۔"

"اب تم ایک بالکل مختلف بات کررہے ہو' اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہورہی ہے تو تم اس کی نشان دہی کرو۔"

"مادام کلارا اور اس کے تمام ساتھی ہماری نظروں میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ جو نظروں میں نہیں ہیں وہ نظروں میں آسکتے ہیں۔ ہم انہیں چن چن کر مارنا کیوں نہیں شروع کر دیتے۔"

"تم نے یہ کیوں فرض کر لیا کہ میں ایسا نہیں کرواؤں گا؟" میں نے پُرسکون لہجے میں سوال کیا۔

"بات فرض کرنے کی نہیں ہے۔ میں وہی کہہ رہا ہوں جو کچھ نظروں کے سامنے ہے۔ تم خود ٹیلی فون کر کے مادام کلارا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔" بڈ خاصا بھنایا ہوا نظر آرہا تھا۔

"میں نے کہا نا کہ میرا مقصد ان کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہے اور میرا مقصد بہت اچھی طرح پورا ہو رہا ہے۔" میں نے بڈ سے تفریح لینے کی غرض سے کہا۔

"یہ صرف تمہاری خوش فہمی ہے۔" بڈ نے جل کر کہا "اگر اس قسم کی بے سروپا حرکتوں سے انتشار برپا ہونے لگے تو ہر شخص گھر بیٹھے انتشار برپا کرنے لگے گا۔"

"معاملہ صرف ٹیلی فون تک تو محدود نہیں ہے بڈ! ہم نے ان کے ایک اہم آدمی ڈیوڈ ریان کو اغوا بھی تو کیا ہے۔" میں نے کہا۔ میرے لہجے میں بدستور شرارت تھی۔

"بس رہنے دو چیف! معلوم نہیں کیوں روز بروز تم کاہل ہوتے چلے جا رہے ہو۔ ہاتھ پیر ہلانا ہی نہیں چاہتے۔ شاید یہ میڈم کی قربت کا اثر ہے۔"

"شاباش۔" میں ہنس پڑا "تو اب تم مجھے اس طرح غصہ دلانے کی کوشش کرو گے؟"

"تم آخر چاہتے کیا ہو بڈ!" تہذیب نے کہا "ہم لوگ آج ہی تو یہاں پہنچے ہیں۔ ایک دن میں کتنے کام کیے جا سکتے ہیں؟"

"جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے اس سے تو منہ نہ موڑا جائے یا ہم لوگوں کے لئے کوئی کوٹا مقرر ہے کہ ایک دن میں اس سے زیادہ کام نہ کیا جائے۔"

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بڈ کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہوئے ہوں۔ ابھی تم دیکھنا تہذیب، مادام کلارا سے ٹرانس میٹر پر رابطہ کرے گی۔"

میں نے تہذیب کو سمجھانا شروع کر دیا کہ اسے مادام کلارا سے کیا کیا باتیں کرنی ہیں۔ اس دوران میں گاڑی شی گورائے کی ایک مضافاتی سڑک پر نکال لایا تھا جہاں سرِشام ہی سناٹا چھایا نظر آرہا تھا۔ تہذیب نے میری ہدایات اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد ٹرانس میٹر پر مادام کلارا کی فریکوئنسی ملائی۔ رابطہ قائم ہونے میں دیر نہیں لگی۔ دوسری طرف سے مادام کلارا اپنا کوڈ نمبر دہرا رہی تھیں۔

"اپنے کوڈ اپنے ہی پاس رکھو کلارا بھوری بلی! رینا سالومن تمہارے ان نمبروں کی محتاج نہیں۔"

"تم!" تہذیب کی آواز سن کر کلارا سناٹے میں آگئی تھی۔ "تمہیں میری فریکوئنسی کا علم کس طرح ہوا؟"

"بلیوں سے مجھے خاصا شغف ہے۔" تہذیب نے ہنس کر کہا "اور اگر بلی بھوری بھی ہو تو کیا ہی کہنے۔ پھر تو میں اس کے بارے میں وہ معلومات بھی حاصل کر لیتی ہوں جن سے وہ خود بھی لاعلم ہوتی ہے۔"

"فضول بکواس مت کرو۔" کلارا غرائی۔ "ابھی میں نے تمہیں سنجیدگی سے نہیں لیا ہے ورنہ تم ان لن ترانیوں کے لئے زندہ نہ ہوتیں۔"

"حالانکہ کچھ ہی دیر پہلے تمہارے کارندے رینا سالومن کی تلاش میں ساحلی تفریح گاہ میں جھک مار رہے تھے۔" تہذیب نے مضحکانہ انداز میں کہا "رینا سالومن کو سنجیدگی سے لو۔ ڈئیر کلارا بھوری بلی، ورنہ بڑے خسارے میں رہو گی۔"

"سیدھی طرح اپنا مقصد بیان کرو۔ یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کتنے پانی میں ہے۔"

"تمہیں اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ ہم نے ڈیوڈ ریان کو اغوا کر لیا ہے..... لو اب تم اس سے خود ہی بات کر لو۔" تہذیب نے ٹرانس میٹر میری طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو مادام" میں نے ذرا ٹیوننگ کرتے ہوئے نحیف سی آواز میں کہا "میں ڈیوڈ بات کر رہا ہوں، مادام!"

"میں تمہیں آواز سے تو پہچان گئی لیکن کیا ہم ایک دوسرے کو آوازوں کے ذریعے شناخت کرتے ہیں؟"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا مادام۔" میں نے حیرت ظاہر کی۔

"اگر تم میرا مطلب نہیں سمجھے تو تم ڈیوڈ ریان بھی نہیں ہو سکتے۔"

"میں ڈیوڈ ریان ہی ہوں مادام لیکن یہاں ان لوگوں کے سامنے..." میں نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"ہاں، انہی لوگوں کے سامنے۔" کلارا کی آواز آئی۔ "یہ سوچنا ہمارا کام ہے کہ کیا مناسب ہے اور کیا مناسب نہیں ہے۔"

"اوکے مادام" میں نے مردار سی آواز میں کہا اور ڈیوڈ کے کوڈ نمبر دہرا دیے۔ "اب تو آپ کو یقین آگیا ہو گا مادام؟"

"ہاں، یہ کوڈ نمبر ڈیوڈ کے علاوہ کسی اور کے علم میں نہیں ہو سکتے۔" کلارا کی آواز سے بے بسی ظاہر ہو رہی تھی۔ "مگر تم ان لوگوں کے ہتھے کہاں سے چڑھ گئے۔"

"مجھے حکم دیا گیا تھا کہ شی گورائے میں آپ کو رپورٹ کروں۔ اس مقصد کے تحت شی گورائے کے سفارت خانے جا رہا تھا کہ درمیان سے اسلحے کے زور پر مجھے اغوا کر لیا گیا۔"

"تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت تم کہاں ہو؟" کلارا نے بڑی تیزی سے پوچھا۔

"معلوم تو نہیں مگر اندازہ ہے کہ اب میں گوٹے بل میں نہیں بلکہ شی گورائے میں ہوں۔" میں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تہذیب نے ٹرانس میٹر واپس لے لیا۔

"تم نے سن لیا کلارا۔" تہذیب نے ٹرانس میٹر میں کہا۔ "تمہارا ایک اہم آدمی کسی بے بس چوہے کی طرح ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم نے اسے گوٹے بل سے اغوا کیا تھا اور ہماری کارکردگی دیکھو کہ ہم نے اسے انتہائی صفائی سے شی گورائے منتقل کر دیا اور اسے علم بھی نہیں ہوا، اگر ہم اس سے کہیں کہ تم گوٹے بل میں ہی ہو تو وہ اس پر یقین کرنے کے لئے مجبور ہو گا۔"

"تم جو کچھ کر رہی ہو اس کے نتائج تمہارے حق میں کچھ اچھے برآمد نہیں ہوں گے۔" کلارا نے دانت پیس کر کہا۔

"رینا سالومن تو کچھ کرنا ہی نہیں چاہتی۔ ہمیشہ دوسرے ہی اسے کچھ کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ تم نے شروع ہی میں میرا مطالبہ مان لیا ہوتا تو تمہیں یہ دن کیوں دیکھنا پڑتا؟"

"تم اگر ہم سے واقف ہو تو ہمارے وسائل سے بھی اچھی طرح واقف ہو گی اور یہ بھی جانتی ہو گی کہ ہم اپنے دشمنوں کا کیا حشر کرتے ہیں؟"

"بہت اچھی طرح جانتے ہیں..... مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ دراصل دہشت گردوں کا ایک ٹولہ ہو جن کی کھوپڑیوں میں مغز نامی کوئی شے نہیں پائی جاتی، اگر پائی جاتی ہوتی تو یہ دیکھ کر عبرت پکڑتیں کہ تمہارا ایک اہم مہرہ ہمارے قبضے میں ہے لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ ابھی تمہارے کس بل نہیں نکلے۔ تمہارے خلاف مزید اقدامات کرنے پڑیں گے۔"

"جو کچھ بھی ہوا بے خبری میں ہوا۔" کلارا نے کہا "لیکن اب ہم بے خبر نہیں ہیں۔ تم ہمیں پوری طرح تیار پاؤ گی۔"

"تو پھر کیا خیال ہے ڈیوڈ کو ہلاک کر کے شی گورائے کی کس سڑک پر پھینکا جائے؟" تہذیب نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"جو تمہارا جی چاہے تم وہ کرو اور ہم سے جو ہو سکے گا وہ ہم کریں گے۔ اب ہمارے درمیان کھلی جنگ ہو گی۔"

"ایک گھنٹے بعد میں تم سے دوبارہ بات کروں گی۔ اس وقت تک خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لو۔" تہذیب نے کہا اور کلارا کا جواب سنے بغیر رابطہ منقطع کر دیا۔

میں نے کار کا رخ واپس شہر کی طرف موڑ دیا تھا۔ کار کی ڈکی میں خاصا اسلحہ موجود تھا اور اتنے اسلحے سمیت گھومنا خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ کسی بھی وقت کوئی پولیس والا چیک کر لیتا تو لینے کے دینے پڑ جاتے مگر مجھے اس کی پروا نہیں تھی۔

"تم نے دیکھ لیا چیف! بڈ کی بات ہی درست ثابت ہوئی۔ کلارا پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا؟"

"مجھے معلوم تھا کہ اس پر یوں اثر نہیں ہو گا۔" میں نے بے پروائی سے کہا "یہ تمام حرکتیں تو اسے ذہنی کرب میں مبتلا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔"

"میں کہتا ہوں چیف اس کے خلاف کوئی ایکشن لو۔ ان لوگوں کے دو چار آدمی مارے جائیں گے تو خود ہی ان کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ ہم نے ان کے دو چار آدمی مار دیے اور ان کے ہوش بھی ٹھکانے آگئے۔ پھر اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟"

"انہیں ہمارا مطالبہ تسلیم کرنا پڑ جائے گا چیف اور ہمیں مال ملے گا۔"

"گویا ہم جو اس قدر محنت کر رہے ہیں صرف مال سمیٹنے کے لئے کر رہے ہیں؟"

"تو پھر اور کس لئے کر رہے ہیں چیف! آدمی کے پاس مال نہ ہو تو اسے کوئی نہیں پوچھتا اور بڈ کی تو عادت ہے کہ روزی ہمیشہ محنت کر کے حاصل کرتا ہے۔"

مجھے بڈ پر غصہ تو بہت آیا وہ خواہ مخواہ میرا وقت برباد کر رہا تھا۔ میں کچھ سوچنا چاہتا تھا مگر وہ سوچنے ہی نہیں دے رہا تھا لیکن میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے نرم لہجے میں اس سے کہا "تمہارے ذہن میں کوئی اسکیم ہو تو بتاؤ۔"

"یہ بات ہوئی نا چیف!" بڈ نے خوش ہو کر کہا۔ "سب سے پہلے تو ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ کیا ہر ٹیلی فون بوتھ کی نگرانی کی جا رہی ہے، اگر ہر ٹیلی فون کی نگرانی ہو رہی ہے تو کسی بھی بوتھ سے اگر کچھ کی ہو رہی ہے تو میڈم کسی ایسے ٹیلی فون بوتھ سے کلارا کو فون کر کے اس سے گفتگو کریں اور ہم نگرانی کرنے والوں کو ٹھکانے لگا دیں۔ کیا خیال ہے؟"

"معلوم ہوتا ہے تمہارے سر پر خون سوار ہو گیا ہے بڈ!" میں نے ہنس کر کہا "تاہم تمہاری اسکیم پر عمل کرنے میں اس کے سوا کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اس میں خطرات بہت زیادہ ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم تو خطرات میں کود پڑنے کے لئے ہی بے چین رہتے ہو چیف! اور کیا تمہیں بڈ پر اعتماد نہیں رہا۔ دو چار لوگوں کو تو میں یوں ہی ٹھکانے لگا سکتا ہوں۔"

"یہ ایک احمقانہ اقدام ہوگا۔" تہذیب نے کہا "شہر کی بھری پُری سڑکوں پر ان لوگوں سے الجھنا خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔"

"خطرے سے تو کچھ بھی خالی نہیں ہوتا۔ ہماری یہاں موجودگی کون سی خطرے سے خالی ہے۔" میں نے کہا۔

"میرا مطلب ہے ہمیں بے جا خطرات لینے سے گریز کرنا چاہئے۔" تہذیب نے جلدی سے کہا۔

"بڈ ہمیشہ آڑے وقتوں میں ہمارے کام آتا ہے۔ اگر بڈ کو ٹرانس میٹر ساتھ لانے کا خیال نہ آگیا ہوتا تو ہمیں تھوڑی بہت مشکل ضرور پیش آتی۔ اب بڈ نے ایک مشورہ دیا ہے تو اسے کیسے نظرانداز کردیا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ بڈ کو پوری طرح اندازہ نہیں ہے کہ ہم نے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا ہے۔ اس وقت ہر ٹیلی فون بوتھ کے آس پاس اس کے کارندے موجود ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کے پاس ٹرانس میٹر بھی موجود ہوگا۔ جیسے ہی کلارا کو فون موصول ہوگا۔ فوری طور پر نمبر ٹریس کرنے کے بعد بوتھ کے آس پاس موجود افراد کو الرٹ کردیا جائے گا اور وہ روبہ عمل ہو جائیں گے۔"

"کیا ہم میں اتنی صلاحیت بھی نہیں ہے کہ ہم نگرانی کرنے والوں کو پہلے ہی شناخت کرلیں؟" بڈ نے کہا۔

"اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ کوئی شخص ٹیلی فون بوتھ کے عین سامنے کھڑا بوتھ کو گھور رہا ہوگا تو یہ تمہاری حماقت ہے بڈ! نگرانی کرنے والے اگر ٹرانس میٹر سے لیس ہوں تو ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ ریتا سالومن کو کوئی بھی نہیں پہچانتا۔ کوئی ایکشن لینے کے لئے نگرانی کرنے والوں کو رہنمائی کی ضرورت ہوگی جو انہیں ٹرانس میٹر پر ملے گی کہ اس وقت فلاں ٹیلی فون بوتھ سے کال ہو رہی ہے اسے چیک کیا جائے چنانچہ نگرانی کرنے والوں کے لئے عین ٹیلی فون بوتھ کے سامنے موجود ہونا ضروری نہیں۔ وہ کسی بھی نزدیکی مقام پر بیٹھ کر انتظار کرسکتے ہیں۔ کسی دکان میں، کسی فلیٹ یا مکان میں یا پھر کسی ریستوران میں۔" میں نے ایک ریستوران کے سامنے کار روکتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ریستوران میں بھی ان لوگوں میں سے کوئی موجود ہوگا؟" بڈ نے احمقانہ انداز میں سوال کیا۔

"بے وقوف آدمی۔" میں نے جھنجلا کر کہا "یہاں تو ہم چائے پئیں گے۔ تھوڑا بہت وقت بھی گزر جائے گا۔"

ریستوران میں کچھ میزیں آباد تھیں، کچھ خالی تھیں۔ رش زیادہ نہیں تھا۔ میں نے ایک کونے کی خالی میز منتخب کی اور ہم اس پر جا بیٹھے۔

"تم کچھ غیر مطمئن سے نظر آتے ہو؟" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مطمئن میں کب ہوتا ہوں۔" میں نے مسکرا کر کہا "یہ عدم اطمینان ہی تو ہے جو انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔" تہذیب نے پہلو بدلا "لیکن میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ بڈ کی تجویز پر بادلِ ناخواستہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوئے ہو۔"

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے تہذیب! ان لوگوں کو یہ احساس دلانے میں کیا حرج ہے کہ ان کے آدمی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے؟"

"اگر تم نے بڈ کی تجویز دل سے قبول کی ہے تو میں کیا کرسکتی ہوں۔" تہذیب نے شانے اچکائے۔

"میں ہمیشہ دل سے ہی تسلیم کرتا ہوں تہذیب! اگر دل سے کوئی بات مجھے تسلیم نہ ہو تو میں اس پر عمل کرتا ہی نہیں۔"

میں اس دوران ریستوران میں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لے چکا تھا۔ ان میں سے ایک ہی شخص ایسا تھا جس پر ایگلز کا ایجنٹ یا مادام کلارا کا آدمی ہونے کا شبہ کیا جاسکتا تھا۔ شبے کی سب سے بڑی وجہ اس کی اوپری جیب میں رکھا ہوا پاکٹ سائز ٹرانزسسٹر تھا۔ یہ ممکن تھا کہ وقت پڑنے پر وہ ٹرانزسسٹر کسی ٹرانس میٹر میں تبدیل ہو جاتا ہو۔ اس شخص کے سامنے میز پر شام کے کئی اخبارات نظر آرہے تھے جن میں سے ایک اس نے اپنے سامنے پھیلا رکھا تھا اور اسے پڑھنے میں مصروف تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ وقت گزاری کرنے کے لئے اخبارات کا سہارا لینے پر [illegible] ہوگیا تھا۔ خالی بیٹھے رہنا بھی بہت مشکل کام ہے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ میرا اندازہ غلط ہو۔ بعض لوگ اتنے خبطی ہوتے ہیں کہ جیب میں ٹرانسسٹر رکھ کر گھومتے ہیں اور ہر میسر آنے والے اخبارات کے اشتہارات تک چاٹ جاتے ہیں۔ وہ ایسا ہی کوئی خبطی بھی ہوسکتا تھا لیکن اس کا حلیہ دیکھ کر یہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ شریف آدمی تو ہرگز بھی نہیں ہے۔

بڈ اور تہذیب نے بھی وہاں موجود لوگوں پر سرسری نظریں ڈالی تھیں۔ انہوں نے معلوم نہیں کیا نتیجہ اخذ کیا

ہوگا۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان دونوں نے یوں ہی نظریں دوڑائی تھیں یا اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد کارفرما تھا۔

"تم نے مادام کلارا سے سات بجے کے قریب گفتگو کی تھی۔" میں نے تہذیب سے کہا "اور اسے ایک گھنٹے کا وقت دیا تھا۔ اب ایک گھنٹہ گزرنے میں تقریباً پندرہ منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ پندرہ منٹ بعد تم اس سے فون پر بات کروگی۔"

"ٹھیک ہے۔" تہذیب نے کہا۔ "میں اس سے فون پر ہی بات کراؤں گی۔۔۔ لیکن کس جگہ سے؟"

"اس ہوٹل سے دائیں ہاتھ کی طرف دو دکانیں چھوڑ کر ایک کیسٹ کی دکان ہے۔ اس دکان میں بوتھ تو نہیں ہے لیکن پبلک ٹیلی فون موجود ہے۔ تم وہاں سے سکے ڈال کر فون کرسکو گی۔"

"اوہ!" تہذیب نے مجھے غور سے دیکھا۔ "اور اس دوران تم اور بڈ کیا کروگے؟"

"میں تو یہیں ٹھہروں گا لیکن بڈ ابھی یہاں سے چلا جائے گا۔ اطراف کا جائزہ لینے اور لائحہ عمل طے کرنے کے لئے دس منٹ بڈ کے لئے کافی رہیں گے۔۔۔ کیوں بڈ؟"

"بالکل جی!" بڈ نے خوش ہو کر کہا "بڈ کے لئے تو دس سیکنڈ بھی بہت ہیں۔" وہ کشت و خون کی اجازت ملنے پر بہت خوش تھا۔

"بس تو ٹھیک ہے، چائے پیتے ہی تم یہاں سے نکل جاؤ۔ چونکہ یہ تجویز تم نے پیش کی تھی اس لئے اس پر عمل پیرا ہونے میں بھی تمہیں ہی پیش پیش رہنا ہے۔"

"پیش پیش تو میں رہوں گا ہی چیف! لیکن مجھے اتنا بتادو کہ اپنے شکاروں کے ساتھ مجھے کس قسم کا سلوک کرنے کی اجازت ہوگی؟"

"وہ تمہارے شکار ہوں گے اور تمہیں اپنے شکاروں کے ساتھ ہر قسم کا سلوک کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔"

چائے ختم ہوتے ہی بڈ ریستوران سے نکل گیا تھا۔ اس نے چائے ہیجانی کیفیت میں بڑی جلدی جلدی ختم کی تھی۔

"بہت بے صبرا ہے۔" اس کے جانے کے بعد تہذیب ہنس کر بولی پھر یکلخت سنجیدہ ہوگئی۔ "مادام کلارا سفاک عورت معلوم ہوتی ہے۔ کہیں بڈ کے حرکت میں آنے سے قبل ہی وہ لوگ فائرنگ نہ کر بیٹھیں۔"

"تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔" میں نے مسکرا کر کہا۔ "میں بھی تو موجود ہوں۔"

"مجھے تو یوں لگا تھا جیسے تم نے اچانک ہی اس معاملے سے خود کو غیر متعلق کرلیا ہے اور سب کچھ بڈ پر چھوڑ دیا ہے۔"

"تمہیں ایسا نہیں سوچنا چاہئے تھا تہذیب!" میں نے بڑی اپنائیت سے کہا "جہاں معاملہ تمہارا ہو وہاں میں بھلا غیر متعلق کس طرح رہ سکتا ہوں۔"

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ صرف بڈ باہر جائے گا اور خود تم یہیں موجود رہوگے۔"

"ہاں، میں نے کہا تھا لیکن تم نے اس کا یہ مطلب کیوں نکال لیا کہ میں تمہاری طرف سے غافل ہو جاؤں گا۔ تم مطمئن ہو کر جاؤ اور صرف خدا کی ذات پر بھروسا رکھو۔ وہ بہتر کرے گا۔"

دس منٹ گزرنے کے بعد تہذیب بھی اٹھ کر باہر نکل گئی۔ اس کے باہر نکلتے ہی میں نے چائے کا بل ادا کیا اور کرسی تبدیل کرلی۔ اب میرا رخ اس شخص کی طرف تھا جو میری نظروں میں مشکوک قرار پایا تھا۔ بظاہر تہذیب کو یوں خطرے میں ڈال کر میں بہت بڑا جوا کھیل رہا تھا لیکن میں مطمئن تھا۔ مجھے یقین تھا کہ بڈ کا مطلوبہ شخص اس ریستوران میں ہی موجود ہے۔ مجھے یہ بھی یقین ہوگیا تھا کہ ٹرانس میٹر پر صرف کسی خاص قسم کا اشارہ موصول ہوگا جو اس بات کی علامت ہوگا کہ نزدیکی فون بوتھ پر پہنچو۔ اس کے بعد جو کچھ کرنا ہوگا اس کی ہدایت پہلے ہی جاری کی جاچکی ہوگی۔

چائے کا بل میں ادا کرچکا تھا اور اب مجھے اپنے منصوبے پر عمل پیرا ہونا تھا۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور اس میں سے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبالی۔ سگریٹ کا پیکٹ میں نے دوبارہ جیب میں ڈال لیا تھا۔ میں نے فوری طور پر سگریٹ نہیں سلگائی۔ میں اس قسم کی اداکاری کر رہا تھا جیسے سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر کسی خیال میں کھو گیا ہوں۔ درحقیقت میں کسی خیال میں گم نہیں ہوا تھا بلکہ یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے حرکت میں کس وقت آنا چاہئے۔ میں اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ تہذیب کو یہاں سے کیسٹ کی دکان تک پہنچنے اور پھر فون کرنے میں کتنا وقت لگے گا؟ اس کے بعد کلارا کو نمبر ٹریس کرنے اور اس شخص کو اشارہ دینے کے لئے کتنی مہلت درکار ہوگی؟

تہذیب کے باہر نکلنے کے تقریباً ڈھائی منٹ بعد میں نے اپنی کرسی چھوڑ دی۔ میرے اندازے کے مطابق اس شخص کو اشارہ ملنے ہی والا تھا۔ میرا اندازہ سو فیصد درست ثابت ہوا۔ میں نے اپنے کانوں سے بیپ کی آواز سنی تھی جو اس کے ٹرانس میٹر پر موصول ہونے والے سگنل کی آواز تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نے اسی آواز پر اسے چونکتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔ سگنل کی آواز سن کر اس نے بڑی تیزی سے اٹھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اگر وہ اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو جاتا تو میری اب تک کی محنت بے کار ہی کہلاتی۔ میں نے اس لئے تو اتنی محنت نہیں کی تھی کہ کوئی عقاب میری تہذیب پر اتنی آسانی سے جھپٹ پڑے۔ اس تک پہنچنے کے لئے بے شمار قربانیوں کی ضرورت تھی۔

ٹرانس میٹر پر سگنل موصول ہونے کے ساتھ ساتھ میرا ہاتھ جیب سے باہر آگیا تھا۔ اس وقت میں اس کی میز کے برابر سے گزر رہا تھا۔ جیب سے باہر آنے والے میرے ہاتھ میں سگریٹ لائٹر دبا ہوا تھا۔ میں نے ذرا سا رک کر سگریٹ جلائی اور منہ سے دھویں کے مرغولے چھوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ میں نے ایک بار بھی اس شخص کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی لیکن مجھے معلوم تھا کہ اب وہ اپنے پیروں پر کبھی کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ سگریٹ لائٹر سے نکلنے والی سوئی اتنی ہی زہریلی تھی۔ اس کے منہ سے محض ایک ہلکی سی سسکاری نکلی تھی اور روح آناً فاناً جسم سے پرواز کر گئی تھی لیکن موت نے اسے اتنی مہلت ضرور دے دی تھی کہ وہ اپنا سر میز سے ٹکا سکتا۔ اس کی اس حرکت سے یہ فائدہ ہو گیا تھا کہ کسی کو اس کے مرنے کا علم ہی نہیں ہو سکا تھا۔ دیکھنے والے یہی سمجھتے کہ اس نے تھک کر اپنا سر میز سے ٹکا دیا ہے یا یہ کہ بیٹھے بیٹھے اسے نیند آئی اور وہ میز پر سر رکھ کے سو گیا۔

میں بڑے اطمینان سے ریستوران سے باہر نکلا اور ٹہلتا ہوا کیمسٹ کی دکان کی طرف بڑھنے لگا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ نگرانی کرنے والوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو گی لیکن اگر ایسا ہوتا بھی تو بڈ موجود تھا اور وہ ایسے کاموں کا ماہر تھا۔

کیمسٹ کی دکان تک پہنچنے سے قبل ہی مجھے تہذیب دکان سے باہر نکلتی نظر آئی۔ میں سگریٹ پہلے ہی پھینک چکا تھا۔ تہذیب متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی باہر نکلی تھی مگر میرے سوا اسے کوئی ایسا چہرہ نظر نہیں آیا جسے وہ اہمیت دے پاتی۔

میں نے تہذیب کو گاڑی کی سمت چلنے کا اشارہ کیا اور تھوڑی دیر بعد ہم دونوں کار میں بیٹھے سفر کر رہے تھے۔

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا" تہذیب نے مایوسی سے کہا "معلوم نہیں بڈ کہاں رہ گیا؟"

"پہلے پچھلی نشست چیک کر لو" میں نے ہنس کر کہا "ایسا نہ ہو کہ وہ مردود پھر چھپ کر بیٹھ گیا ہو۔"

"اس سے کچھ بعید بھی نہیں ہے" تہذیب نے پلٹ کر پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا "نہیں، اس بار وہ یہاں نہیں ہے۔"

"تم کیا توقع کر رہی تھیں؟" میں نے تہذیب سے پوچھا "اس موقعے پر کس قسم کا ہنگامہ ہونا چاہئے تھا؟"

"کم از کم یہ توقع تو ہرگز نہیں کر رہی تھی کہ مادام کلارا یوں بے فکر ہو کر بیٹھ رہی ہو گی۔ اس کے پاس آدمیوں کی اتنی قلت تو نہیں ہو گی کہ شہر میں واقع چند ٹیلی فون بوتھوں کی بھی نگرانی نہ کرا سکے؟"

"یہ تم نے ابھی سے کیسے فرض کر لیا کہ اس ٹیلی فون بوتھ کی نگرانی نہیں ہو رہی تھی۔ پہلے بڈ سے ملاقات ہو جائے اس کے بعد ہی کسی نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے۔"

"بڈ تلاش کرتا ہی رہ جائے گا اور اسے کوئی نہیں ملے گا" تہذیب نے کہا۔

"بڑے یقین سے کہہ رہی ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہارے اس یقین کی وجہ کیا ہے؟"

"فون کرتے وقت میں تنہا تھی۔ اگر کلارا کے کسی آدمی کی نظروں میں آتی تو وہ مجھے یوں ہرگز نہ چھوڑتا۔"

"ممکن ہے کلارا ریتا سالومن کی کمین گاہ تک پہنچنا چاہ رہی ہو" میں نے معنی خیز لہجے میں کہا اور تہذیب چونک کر مجھے گھورنے لگی۔

"نہیں، یہ نہیں ہو سکتا" چند لمحے بعد اس نے قطعیت سے کہا "اسے میری کمین گاہ تک پہنچنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب وہ مجھ پر قابو پا لیتی تو اس کے بعد اسے کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہ رہ جاتی۔"

"تمہارا تجزیہ درست ہے" میں ایک طویل سانس لے کر بولا "اگر تم نگرانی کرنے والے کی نظروں میں آجاتیں تو وہ یقیناً تم پر ہاتھ ڈال دیتا۔"

تہذیب نے حیرت سے مجھے دیکھا "تمہارا مطلب کیا ہے؟ کیا نگرانی ہو رہی تھی؟"

"ہاں" میں نے مسکرا کر کہا "یہ کیسے ممکن ہے کہ ایگلز سے تعلق رکھنے والی مادام کلارا یوں ہی مطمئن ہو کر بیٹھ جاتی اور وہ بھی ٹی گورائے میں جہاں انہیں ہر قسم کی سہولت میسر ہے۔"

"تم یہ بات اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو جبکہ تم تو ریستوران میں ہی رک گئے تھے اور شاید آخر تک ریستوران ہی میں رہے تھے" تہذیب حیران ہو کر بولی۔

"ہاں میں آخر تک ریستوران ہی میں تھا لیکن میں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھی تھیں اس لئے میں بے خبر نہیں رہا۔"

"گویا نگرانی کرنے والا بڈ کے ہتھے چڑھ گیا اور اتفاقاً تم نے بھی اسے دیکھ لیا" تہذیب نے کہا "مگر بڈ مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا۔ تم نے اسے دیکھ لیا؟"

"میں نے بڈ کو نہیں دیکھا۔ تمہاری طرح میں بھی اس بات سے لاعلم ہوں کہ بڈ کہاں ہے اور کیا کرتا پھر رہا ہے۔ یقیناً وہ کہیں چھپا اس بات کا منتظر ہو گا کہ کوئی مشکوک شخص نظر آئے اور وہ اسے چھاپ بیٹھے۔"

"ریستوران سے باہر تم نہیں نکلے، تم نے بڈ کو بھی نہیں دیکھا اور اتنے یقین سے کہہ رہے ہو کہ نگرانی ہو رہی تھی پھر سوال یہ ہے کہ نگرانی کرنے والا خاموش کیوں رہا؟"

"خاموش رہا نہیں بلکہ میں نے اسے خاموش کر دیا ورنہ وہ تو اپنے جارحانہ عزائم سمیت تم پر نازل ہونے والا تھا۔" میں نے تہذیب کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا "اب تم خود ہی بتاؤ کہ بڈ بے چارے کے لئے کیا بچا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خالی ہاتھ ہلاتا ہوا آجائے گا۔"

"اسی لئے تم نے مجھے اس طرح فون کرنے کی اجازت دے دی کہ تم پہلے نگرانی کرنے والے کو تاک چکے تھے۔"

"ظاہر ہے ـــ اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ تمہیں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے تو کبھی تمہیں یوں خطرے کے منہ میں نہ دھکیل دیتا۔"

"لیکن تم نے بڈ کے ساتھ زیادتی کر دی۔ اس کے سر پر خون سوار ہے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اسے موقع فراہم کر دیتے" تہذیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تجویز خود اس نے پیش کی تھی لہٰذا اسے چاہئے تھا کہ گرد و پیش پر نظر بھی رکھتا مگر وہ بے پروائی کا مرتکب ہوا۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔"

اپنی عارضی قیام گاہ پر پہنچنے کے بعد ہم ٹھیک سے بیٹھنے بھی نہیں پائے تھے کہ بڈ بھی آگیا۔ وہ آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"میں نہ کہتا تھا" اس نے چنچناتے ہوئے کہا "ضروری نہیں کہ ہر ٹیلی فون بوتھ کی نگرانی ہو رہی ہو۔"

"میری یادداشت اتنی کمزور نہیں ہے" میں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "مجھے اچھی طرح یاد ہے تم نے یہ بات کہی تھی ـــ پھر؟"

"ارے پھر کیا پوچھتے ہو چیف!" بڈ نے ایک صوفے پر بے جان سے انداز میں خود کو گراتے ہوئے کہا "تم نے تو بیڑا ہی غرق کرا دیا ـــ اس ٹیلی فون بوتھ کی نگرانی نہیں ہو رہی تھی۔"

"تمہیں دھوکا ہوا ہو گا بڈ!" میں نے بے یقینی سے کہا "یہ ممکن ہی نہیں ہے۔"

"میں تو بھگت کر آرہا ہوں اور تمہیں یقین ہی نہیں آرہا۔ میں نے آخر وقت تک اسی توقع پر نگرانی جاری رکھی کہ ممکن ہے میڈم کا تعاقب کیا جائے لیکن وہاں کوئی ہوتا تب نا ـــ وہاں تو کوئی تھا ہی نہیں۔"

"تو پھر یہ بات ماننی پڑے گی کہ مادام کلارا انتہائی احمق عورت ہے۔ ایگلز جیسی بڑی تنظیم کے ایک اہم عہدے پر فائز ہوتے ہوئے بھی اس نے ٹیلی فون بوتھ کی نگرانی نہیں کرائی جبکہ اس کے پاس نفری کی بھی کمی نہیں ہے۔"

"اس نے نگرانی ختم کرادی ہو گی۔ میڈم نے اسے ساحلی تفریح گاہ کا حوالہ بھی دے دیا تھا اور پھر اس سے ٹرانس میٹر پر گفتگو بھی کی تھی۔ وہ سمجھ گئی ہو گی کہ اب نہ تو میڈم اسے فون کریں گی اور نہ اسے اس ذریعے سے میڈم پر ہاتھ ڈالنے کا موقع ملے گا لہٰذا اس نے فوری طور پر نگرانی ختم کرادی ہو گی۔ میری بات مان لو چیف! اس بار تم سے غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں۔"

"اب تو بڈ بھی سوچنے لگا ہے" میں نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے تہذیب سے کہا "تم نے دیکھا اس نے کتنا عمدہ تجزیہ کیا ہے۔"

"بری بات ہے علی!" تہذیب نے کہا "تمہیں بڈ کو اس طرح تنگ نہیں کرنا چاہئے۔"

"کیا مطلب!" بڈ نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں اور مشکوک نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"مطلب یہ کہ نگرانی کرنے والا اسی ریستوران میں پایا جاتا تھا جہاں ہم نے چائے پی تھی اور میرے ہاتھوں مارا گیا۔" بڈ نے بڑی حیرت اور بے یقینی سے تفصیلات سنیں اور اس کے چہرے پر مایوسی بکھر گئی۔

"قسمت سے کون لڑ سکتا ہے چیف!" اس نے سوگواری آواز میں کہا "محنت بڈ نے کی اور پھل تم نے کھا لیا" اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی "خیر کوئی بات نہیں، یہ تو ہوتا ہی آیا ہے۔"

"یعنی ہمیشہ محنت تم کرتے رہے اور پھل میں کھاتا رہا؟" میں نے بڈ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے چیف! میں کسی سے اس کا تذکرہ تھوڑی کروں گا۔"

"تم دیکھ رہی ہو اس کی حرکت" میں نے تہذیب سے کہا "اپنی جھینپ مٹانے کے لئے کس قسم کی گفتگو کر رہا ہے۔"

"اب کیا تم اس سے یہ حق بھی چھین لینا چاہتے ہو کہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گفتگو کے زور پر اپنی جھینپ مٹا لے" تہذیب نے ہنس کر کہا۔

"چلو کوئی بات نہیں" میں نے سرہلایا "تمہاری سفارش پر میں اسے معاف کئے دیتا ہوں۔"

"ایسے کام نہیں چلے گا چیف!" بڈ نے صوفے کے ہتھے پر گھونسا مارا "میں نے بہت عرصے سے کسی یہودی کا خون نہیں کیا ہے۔ اگر تم نے مجھے موقع فراہم نہ کیا تو میں خود ہی کچھ کر گزروں گا۔"

"میں سمجھتا ہوں بڈ" میں نے اچانک سنجیدہ ہو کر کہا "میری طرح تم بھی چھ ماہ رینڈل کی قید میں رہے ہو۔ میں تمہاری ذہنی کیفیات بہت اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں لیکن ہمیں آنکھ بند کر کے کسی اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے سے گریز کرنا چاہئے۔ ہماری زندگیاں اتنی سستی نہیں ہیں کہ انہیں یوں قربان کر دیا جائے۔ ہمیں بہت طویل جنگ لڑنی ہے۔ ہماری تو ایک ایک سانس امانت ہے۔ ہمارے وسائل بہت محدود ہیں۔ یہودیوں کے خلاف ہم بہت بڑے پیمانے پر صف آرا نہیں ہو سکتے لیکن جس حد تک بھی ہو سکتے ہیں ہمیں اس میں کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔ وہی ایک تجربہ جس کی بنیاد پر تم یہودیوں سے الجھ پڑنے کے لئے مضطرب اور بے تاب ہو رہے ہو۔ کیا اس تجربے سے ہمیں سبق نہیں لینا چاہئے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رینڈل کتنے منظم طریقے سے کام کرنے کا عادی ہے۔ تم نے اس کی پھرتی نہیں دیکھی۔ اس نے کتنی آسانی سے ہمیں اپنے جال میں پھنسا لیا تھا اور اس سے نکلنے کے لئے ہمیں کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی کسی جلد بازی سے ہم دوبارہ اسی مقام پر جا کھڑے ہوں؟"

"تمہارے ساتھ بس یہی تو ایک مصیبت ہے۔ تم سوچتے بہت ہو" بڈ نے بے بسی سے کہا۔

"جب سوچنے کا وقت ہوتا ہے تبھی سوچتا ہوں اور جب عمل کرنے کا وقت آتا ہے تو اس وقت صرف عمل کرتا ہوں۔"

"ماسٹر لی کو ان سے تربیت لینے کے بعد بھی تم یہ بات کہہ رہے ہو؟" بڈ نے حیرت سے کہا۔

"اس کے بعد ہی تو یہ بات کہہ رہا ہوں ورنہ پہلے بھی تم نے ایسی بات میرے منہ سے نہیں سنی ہو گی۔"

"تم پر جزیرہ مرگ کی آب و ہوا نے منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ شاید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ کسی وقت زائل ہو جائیں ورنہ اس کی امید تو نظر نہیں آتی۔"

"تم گدھے ہو" میں نے برا سا منہ بنا کر کہا "مادام کلارا نے اپنے گرد جو حفاظتی جال بن رکھا ہے ہمیں وہ جال کاٹنا ہے۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہم احمقوں کی طرح منہ اٹھا کر اس کی کچھار میں گھستے چلے جائیں۔"

"تم اس سے یہ احساس دلانا چاہتے ہو تا کہ وہ ناقابل شکست نہیں ہے؟" بڈ نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"احساس دلانا چاہتا نہیں ہوں بلکہ اس ضمن میں ہم نے عملی اقدامات بھی کئے ہیں جن کے نتائج بہت جلدی برآمد ہوں گے۔"

"یہ کام بڑے پیمانے پر ہونا چاہئے" بڈ نے کہا "ہم تینوں کے علاوہ علی گروپ کے اور اراکین بھی ان اقدامات میں شامل ہونے چاہئیں۔"

"بڈ کی اس بات سے تو میں اتفاق کرتی ہوں" تہذیب بولی "تم نے علی گروپ کے اراکین کو مستقل نظرانداز کر رکھا ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔"

"میرا کوئی بھروسا نہیں ہوتا تہذیب! معلوم نہیں مجھے کب کہاں جانا پڑ جائے اسی لئے میں چاہ رہا تھا کہ علی گروپ کے اراکین کو تم مستقل طور پر اپنے چارج میں ہی رکھو۔"

"تمہیں کب اور کہاں جانا پڑ سکتا ہے؟" تہذیب نے پوچھا۔

"کلارا میری منزل نہیں ہے تہذیب! میرا ہدف تو رینڈل ہے۔ کلارا کے بعد میں ان لوگوں سے نمٹوں گا جو ایگلز کے بڑے کہلاتے ہیں پھر رینڈل کا نمبر آئے گا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کل میں کہاں ہوں گا۔ ممکن ہے ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ مجھے فوری طور پر شی گورائے سے روانہ ہونا پڑ جائے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ انہیں تم خود بھی دیکھ لو۔"

"تم کہیں نہیں جاؤ گے علی!" تہذیب نے قطعی انداز میں کہا "تم سے دوری کا کرب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ جو مہم بھی درپیش ہو گی اس میں میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔"

227C Phone : 61940
Shaheen Ilmy
SAHIWAL

اس دلچسپ ترین داستان کے بقیہ حصے میں ملاحظہ فرمائیں جو کہ اس حصے کے ساتھ ہی شائع ہو چکا ہے۔